

طبع في دار المطبعه في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٨٥

Handwritten text at the top center, possibly a library or collection stamp.

ہر سنت کتب

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو فرست مطلوب سے جو علم و فن ہو اور
درخواست کرنے سے مل سکتی ہے جو کتب معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال میں نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے جو کتب
کتب تاریخ زمانہ اردو کی کچھ کتابیں ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ قدر دانوں کو معلوم ہو جائے کہ جس فن کی یہ کتاب
نایاب ہو اور بھی ذخیرہ کتب اس فن کا مطبع ہذا میں موجود ہے

مکتب تاریخ زبان اردو

<p>مکتبہ لٹریٹور گورنمنٹ کالج لاہور منشی پور کوٹہ بہادر شکر دہلوی و منشی و مالک کتب و برہما دلا میں پیشوا لاہور جلد دوم - مسبین عہد نامہجات و اقرا نامہجات و عطا سند مکتبہ انصاری شہلی و منشی ہندوستان دہلی و امپور اور فرخ آباد و بنارس اور دہلی و پنجاب و مالک سرحدی پنجاب وغیرہ ہیں۔</p>	<p>تاریخ لٹریٹوراجستان بافتشیات و لغویات - یہ تادار مکتبہ تاریخ راجپوتانہ کے یادگار مکتبہ تاریخ عالمات سے شوکت و مطبوعات قوم راجپوت کے آشکارہ قابل دیدہ کہ نذرتیں بچا بہ پاکیزہ طبع اہتہاستہ چپی۔ صورت افغانی - اردو اسمیں واقعات فرمانروایان ہندوستان و تحقیق اسباب افغانان ہند انجمن زراعت فنون ہند - خلاصہ تاریخ واقعات ہند ان عنایت حسین صاحب۔</p>
<p>جلد سوم - مسبین عہد نامہجات و عطا سند جلد چہارم - مسبین عہد نامہجات و عطا سند مکتبہ خاندانی ملک راجپوتانہ و وسط ہند و مالوہ۔ جلد پنجم - مسبین عہد نامہجات و اقرا نامہجات و عطا سند مکتبہ ریاست حیدرآباد و علیہ و گورکھ و مالک سرحدی اور جزیرہ سیلون و مکتبہ سکرکھ۔</p>	<p>اقوام الهند - بیان اقوام مختلفہ کا نہایت عمدہ تاریخ چین - جیس کا کن صاحبہ جو مکتبہ تحقیق سے حالات ملک چین ابتدا و خواتین نہایت مشہور مشترک حالات اور عجائبات ماکہ چین کے مندرج ہیں۔ تذکرۃ الکاملین - مشاہیر حکماء علمائے کائنات و شعراء عجائبات روزگار و تصنیف جناب سید احمد رضا سہارن پور اشیا و مقامات مع تصاویر ہے۔</p>
<p>جلد ششم - مسبین عہد نامہجات و اقرا نامہجات و عطا سند مکتبہ پرنسپل لٹریٹور گورنمنٹ کالج لاہور و مسانت دار و جاگیر و گلاب و منشی ورت و منشی و باسدا و جوار سند اور وراج و گلاب و داکٹر و گلاب و داکٹر و گلاب و پلین پور و ماہی کا۔</p>	<p>طلسم ہند جبین احوال تہا راجگان ہند و ازبکستان راہبہ شہر اور بعد اتمام سلطنت جملہ راجاؤں کے احوال سلطنت بادشاہان اسلام کا ہر تا عہد و اجداد علی شاہ۔ تاریخ عہد نامہجات و اقرا نامہجات و عطا سند مکتبہ ریاست ہندوستان و حدود ہندوستان کل سات جلد۔</p>
<p>جلد ہفتم - مسبین عہد نامہجات و اقرا نامہجات و عطا سند جلد اول - مسبین عہد نامہجات و اقرا نامہجات و عطا سند</p>	<p>جلد اول - مسبین عہد نامہجات و اقرا نامہجات و عطا سند</p>

فہرست مضامین جلد اول کتاب خزینۃ الاصفیاء

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۲	مورخہ و جلالت	۶۴	حال امام احمد رضا رحمہ	۱۰۱
۴	حزین اول عالم شریف	۶۶	حال امام علی نقی رحمہ	۱۰۲
۷	حال حضرت صدیق اکبر رحمہ	۷۰	حال امام حسن عسکری رحمہ	۱۰۳
۹	حال حضرت عمر رحمہ	۷۳	حال محمد ہمدانی رحمہ	۱۰۴
۱۳	حال حضرت عثمان رحمہ	۷۶	حزین دوم ذکری شاخ قادریہ	۱۰۴
۱۵	حال حضرت علی رحمہ	۷۷	حال شیخ مودت کریمی رحمہ	۱۰۵
۲۶	حال امام حسن رحمہ	۷۸	حال حضرت شیخ سرمی مغلطی رحمہ	۱۰۶
۲۸	حال امام حسین رحمہ	۸۱	حال جنید بغدادی رحمہ	۱۰۷
۳۰	حال امام زین العابدین رحمہ	۸۶	حال ابو بکر مشہدی رحمہ	۱۰۸
۳۵	حال امام محمد باقر رحمہ	۸۹	حال عبدالواحد تہجدی رحمہ	۱۰۸
۳۹	حال امام جعفر صادق رحمہ	۹۰	حال ابو الفرج طوسی رحمہ	۱۰۹
۴۳	حال امام ابو حنیفہ کوفی رحمہ	۹۱	حال ابو الحسن ہنکاری رحمہ	۱۱۰
۴۶	حال امام مالک رحمہ	۹۲	حال ابو سعید مخزومی رحمہ	۱۱۰
۴۸	حال امام یوسف رحمہ	۹۳	حال حماد ویاس رحمہ	۱۱۱
۵۰	حال امام شیبانی رحمہ	۹۴	حال شیخ بقا رحمہ	۱۱۲
۵۱	حال امام موسی کاظم رحمہ	۹۵	حال شیخ علی بن سہبائی رحمہ	۱۱۳
۵۲	حال امام شافعی رحمہ	۹۶	حال غوث الاعظم علی الدین گیلانی رحمہ	۱۱۴
۵۳	حال امام طے رقا رحمہ	۹۷	حال ابو عمر قریشی رحمہ	۱۱۵
۶۱	حال محمد بن علی نقی رحمہ	۹۸	حال شیخ تفسیل البان رحمہ	۱۱۶

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۱۲	حال شیخ حمی الدین عزمی	۱۵۴	حال شاہ معز و چشتی	۱۵۴	حال بیامیر لاہوری
۱۱۳	حال شیخ محمد جات بن احمد	۱۵۵	حال سید محمد نور گیلانی	۱۵۵	حال سید قلام غوث شاہ عالم
۱۱۴	حال امام عبداللہ ربیع	۱۵۶	حال شاہ قیس گیلانی	۱۵۶	حال سید شاہ یلادل
۱۱۵	حال شاہ نعمت اللہ دلی	۱۵۷	حال سید اسماعیل بریل	۱۵۷	حال سید عبداللہ قادری
۱۱۶	حال بہادر الدین حبیبی	۱۵۸	حال سید انور گیلانی	۱۵۸	حال شیخ عبدالغنی دہلوی
۱۱۷	حال سید محمد غوث ادبی	۱۵۹	حال شیخ خضر سید ستانی	۱۵۹	حال مسکن شاہ لاہور
۱۱۸	حال سید شاہ فیروز	۱۶۰	حال شاہ نور محمد سہ	۱۶۰	حال سید محمد قیس
۱۱۹	حال سید عبدالقادر ثانی	۱۶۱	حال سید موسیٰ پاک شہید	۱۶۱	حال شیخ زادہ لاہور
۱۲۰	حال سید محمود لاہور	۱۶۲	حال شیخ عبدالوہاب شہید	۱۶۲	حال خواجہ بہار لدی لاہور
۱۲۱	حال سید عبدالقادر گیلانی	۱۶۳	حال سید صدق گیلانی	۱۶۳	حال شاہ سیان قادری
۱۲۲	حال سید عبدالرزاق گیلانی	۱۶۴	حال سید کاظم شاہ لاہور	۱۶۴	حال سید جان محمد جھٹ
۱۲۳	حال سید مبارک حقانی	۱۶۵	حال شیخ حسین لاہوری	۱۶۵	حال محمد صالح اکبر آبادی
۱۲۴	حال سید محمد غوث پالپیر	۱۶۶	حال شیخ حسین قادری	۱۶۶	حال شاہ احمد لاہوری
۱۲۵	حال سید ابوالحسن بہاول شاہ	۱۶۷	حال شیخ نعمت اللہ سرسید	۱۶۷	حال شیخ ملا شاہ لاہوری
۱۲۶	حال محمد دم جمی قادری	۱۶۸	حال شاہ بدر گیلانی	۱۶۸	حال محمد داراشکوہ رح
۱۲۷	حال سید عبداللہ ربانی	۱۶۹	حال شاہ شمس الدین لاہوری	۱۶۹	حال شاہ صفی اللہ
۱۲۸	حال سید اسماعیل گیلانی	۱۷۰	حال سید عبدالقادر ثانی گیلانی	۱۷۰	حال حاجی جمیل لاہور
۱۲۹	حال سید حامد گیلانی	۱۷۱	حال شاہ ابو المعالی لاہور	۱۷۱	حال حاجی محمد مستم
۱۳۰	حال شیخ داود کرمانی	۱۷۲	حال میان بہتال لاہور	۱۷۲	حال سید سرور دین
۱۳۱	حال شیخ بہلول دریائے	۱۷۳	حال حاجی مسطفی	۱۷۳	حال سید عبداللہ گیلانی
۱۳۲	حال شیخ ابوالسحاق قادری	۱۷۴	حال شیخ عبداللہ	۱۷۴	حال شیخ حاجی محمد قادری
۱۳۳	حال سید میر میران	۱۷۵	حال شیخ عبداللہ	۱۷۵	حال شیخ حسن مولتا
		۱۷۶	حال شیخ عبداللہ	۱۷۶	حال سید جعفر گیلانی

صفحہ نمبر	مصنفون	صفحہ نمبر	مصنفون	صفحہ نمبر	مصنفون
۲۳۹	حال ابو اسحاق شامی	۳۰۸	حال شیخ محمد الدین صوفی	۳۰۳	حال حسام الدین بلخانی
۲۴۱	حال ابو احمد چشتی	۳۰۹	حال قاضی محمد الدین ناگوری	"	حال خواجہ فخر الدین بکوری
۲۴۳	حال ابو محمد چشتی	۳۱۳	حال محمد صاحب چشتی	۳۴۳	حال میر حسن علای بخاری
۲۴۴	حال ابو یوسف چشتی	"	حال شیخ داؤد پالے	"	حال مولانا ضیاء الدین بکوری
۲۴۸	حال مودود چشتی	"	حال عبدالغفر ناگوری	۳۴۴	حال شیخ برہان الدین بخاری
۲۵۱	حال خواجہ احمد چشتی	۳۱۴	حال سید امام علی ناحق	۳۴۵	حال شیخ حسام الدین صوفی
۲۵۲	حال شاہ محمد دہقان	"	حال شیخ برہان الدین محمود	"	حال عزیز الدین صوفی
"	حال حاجی شریف	۳۱۵	حال خواجہ علاء الدین علی	۳۴۹	حال شیخ شمس الدین بکوری
۲۵۳	حال خواجہ عثمان مارونی	۳۱۹	حال بہار الدین بن چشتی	"	حال ملک زاوہ احمد
۲۵۴	حال خواجہ عبدالعزیز بن بکوری	۳۲۰	حال خواجہ محمد بن چشتی	۳۵۰	حال شیخ دانیال چشتی
۲۵۶	حال قطب الدین بختیار	"	حال سید محمد کرمانی	۳۵۱	حال مولانا فخر الدین زرادی
۲۶۴	حال شمس الدین لکھنوی	۳۲۱	حال شیخ نظام الدین کزلی	"	حال ضیاء الدین بخشیشی
۲۶۸	حال شیخ جلال الدین بکوری	"	حال شیخ شمس الدین بکوری	۳۵۲	حال فرید الدین ناگوری
۲۸۳	حال محمد ترک ناروے	۳۲۵	حال قاضی محمد علی شانی	۳۵۳	حال شیخ کمال الدین علامہ
۲۸۴	حال فخر الدین چشتی	"	حال خواجہ علاء الدین چشتی	"	حال شیخ نصیر الدین چشتی
"	حال خواجہ محمود مومینہ دوز	۳۲۶	حال خواجہ شمس الدین چشتی	۳۵۶	حال انیس سراج الدین بکوری
۲۸۵	حال شیخ بکالدین غوفی	"	حال شیخ شرف الدین بکوری	۳۵۸	حال شیخ صدر الدین حکیم
"	حال شیخ جمال ہانسوے	۳۲۸	حال خواجہ نظام الدین بکوری	۳۸۹	حال قطب الدین مسور
۲۸۶	حال شیخ احمد زہد دانے	۳۳۹	حال خواجہ امیر خسرو	۳۹۱	حال خواجہ عبدالعزیز الدین بخاری
۲۸۷	حال شیخ فرید الدین گنج شکر	۳۴۲	حال مولانا مودب الدین	۳۹۲	حال علاء الدین نیلے
۲۸۸	حال شیخ بختیار الدین متوکل	"	حال وجہ الدین بکوری	"	حال سراج الدین چشتی
۳۰۰	حال شیخ نظام الدین ابو اللیث	"	حال خواجہ امام چشتی	"	حال شیخ جلال الدین بکوری

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۳۷۵	حال شیخ حمید قلندر	۳۹۰	حال قاضی شہاب الدین	۳۹۰	حال راجی حامد شاہ
۳۷۶	حال سید محمد بن مبارک	۳۹۱	حال میر سید بدایہ چشتی	۳۹۱	حال شیخ حسین طاہر
۳۷۷	حال یوسف چشتی	۳۹۲	حال شیخ نور الدین قسط عالم	۳۹۲	حال شیخ بختیار چشتی
۳۷۸	حال تاج الدین شہر سوار	۳۹۳	حال شیخ شبلی بانی	۳۹۳	حال شیخ محمد عیسیٰ
۳۷۹	حال شیخ عبد المتکدر	۳۹۴	حال علاء الدین قریشی	۳۹۴	حال شیخ عزیز الدین بک
۳۸۰	حال شیخ علاء الدین بک	۳۹۵	حال سہرام چشتی	۳۹۵	حال ابو الداد جوہری
۳۸۱	حال حسام الدین بک جوہری	۳۹۶	حال کبیر چشتی	۳۹۶	حال شیخ احمد محمد شیبانی
۳۸۲	حال قاضی سادی	۳۹۷	حال ابو الفتح جوہری	۳۹۷	حال شاہ سہروردی
۳۸۳	حال سعد الشکر کبیر دار	۳۹۸	حال شیخ عارف چشتی	۳۹۸	حال شیخ محمد حسن چشتی
۳۸۴	حال سید اشرف جاگگیر چشتی	۳۹۹	حال ابو الفتح قریشی	۳۹۹	حال شیخ عبد القدوس ناگوری
۳۸۵	حال اختیار الدین عمر ایچی	۴۰۰	حال شیخ پیار	۴۰۰	حال عبد الباقی پیر بانی
۳۸۶	حال مولانا خواجہ چشتی	۴۰۱	حال شیخ مینا چشتی	۴۰۱	حال بہاد الدین جوہری
۳۸۷	حال شیخ احمد قانی سہری	۴۰۲	حال شمس الدین طاہر	۴۰۲	حال خانوگوا الیاس
۳۸۸	حال شیخ فتح اللہ اودھی	۴۰۳	حال جلال الدین بکراتی	۴۰۳	حال شیخ علاء الدین بک
۳۸۹	حال عین الدین قتال	۴۰۴	حال شاہ کاکولا پوری	۴۰۴	حال جلال الدین بک
۳۹۰	حال سید محمد گنبد وراز	۴۰۵	حال حسام الدین ناگپوری	۴۰۵	حال سید سلطان بک
۳۹۱	حال محمد متوکل کنتوری	۴۰۶	حال سعد الدین خیر آبادی	۴۰۶	حال سید علی قوام
۳۹۲	حال شیخ یوسف بدہ ایچی	۴۰۷	حال شاہ میا بک	۴۰۷	حال عبدالرزاق جھنڈا
۳۹۳	حال شیخ احمد عبد الحق روٹو	۴۰۸	حال سید محمد بن جعفر بک	۴۰۸	حال شیخ یوسف چشتی
۳۹۴	حال شیخ شیر خان بک چشتی	۴۰۹	حال سید محمد ملاوہ	۴۰۹	حال شیخ انان بانی
۳۹۵	حال شیخ قوام الدین چشتی	۴۱۰	حال سید محمد حصارے	۴۱۰	حال شیخ حمزہ دہرہ
۳۹۶	حال شیخ ساجد چشتی	۴۱۱	حال حاجی امین ناگوری	۴۱۱	حال حسام الدین بک

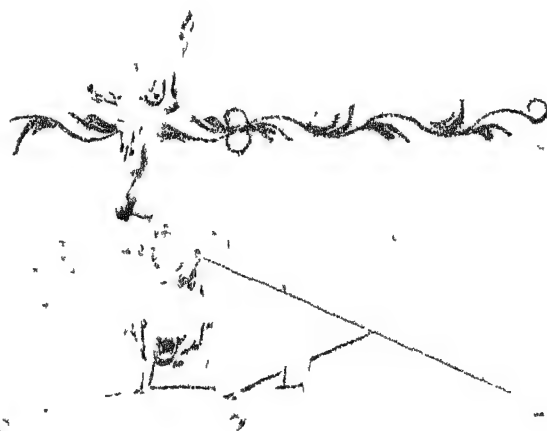
مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حال عبد الجلیل لکھنوی	۳۶۹	حال عبداللہ انصاری	۳۶۹	حال میر شیخ عبداللہ اول حبشی	۳۶۷
حال حاجی عبدالکریم لکھنوی	۳۷۰	حال اعتبار الدین جھڑی	۳۷۰	حال قاضی خان ظفر آبادی	۳۶۸
حال درویش پٹاری	۳۷۱	حال ابواللہ مریم ناسی	۳۷۱	حال شیخ عبدالعزیز ناہر	۳۶۸
حال بدلی شیخ ابو جعفر	۳۷۱	حال شیر مزل حبشی	۳۷۱	حال شیخ علی سنجہ	۳۶۹
حال شیخ الدواد ٹوہری	۳۷۱	حال شیخ سید جیو	۳۷۱	حال شیخ ادب بن جہنوی	۳۷۱
حال ملکہ احمد جاسی	۳۷۱	حال شاہ نعمان حبشی	۳۷۱	حال شیخ سلیم حبشی	۳۷۱
حال عبدالرشید جھڑی	۳۷۱	حال حاجی اوسین ٹوہری	۳۷۱	حال شیخ مسن محمد	۳۷۱
حال زید الدین ناہر	۳۷۱	حال ابو زید سعید ثوریانی	۳۷۱	حال شیخ تقی حاکم	۳۷۱
حال شیخ محمد صادق لکھنوی	۳۷۱	حال نظام الدین پانی پتی	۳۷۱	حال شیخ طاہر گجراتی	۳۷۱
حال شیخ عبدالواقد لکھنوی	۳۷۱	حال رحمت شوریانی	۳۷۱	حال شیخ نظام الدین لکھنوی	۳۷۱
حال شیخ عارف حبشی	۳۷۱	حال شیخ محمد بن فضل لکھنوی	۳۷۱	حال شیخ پیدار حبشی	۳۷۱
حال سماعیل البرکاتی	۳۷۱	حال شیخ احمد ثوریانی	۳۷۱	حال شیخ جلال الدین قادیان	۳۷۱
حال سعید خان میانہ	۳۷۱	حال محمد سلیم لاہوری	۳۷۱	حال شیخ رزق اللہ	۳۷۱
حال شیخ ہوگی نقان	۳۷۱	حال میر سید محمد کاپوٹے	۳۷۱	حال شیخ اسحاق حبشی	۳۷۱
حال شیخ محمد عارف لکھنوی	۳۷۱	حال شاہ اعلیٰ پانی پتی	۳۷۱	حال عثمان زندہ بیر	۳۷۱
حال عبدالکریم پٹاری	۳۷۱	حال بانو بیگم زئی	۳۷۱	حال شیخ دانیال حبشی	۳۷۱
حال شیخ پنجو پٹاری	۳۷۱	حال خواجہ نظام الدین ٹٹنی	۳۷۱	حال شیخ انور سنبھلی	۳۷۱
حال پیر محمد سلون	۳۷۱	حال شیخ جان لکھنوی	۳۷۱	حال شیخ نظام نارولی	۳۷۱
حال شیخ یحییٰ گجراتی	۳۷۱	حال سیدہ یار حسن مرئی	۳۷۱	حال شیخ طاہر حبشی	۳۷۱
حال شیخ جہنم موہانی	۳۷۱	حال سید محمد جھڑی	۳۷۱	حال شیخ منٹہ کاروٹے	۳۷۱
حال شیخ حبیب جنبہ	۳۷۱	حال شیخ اعظم	۳۷۱	حال شیخ کبیر جولاہہ	۳۷۱
حال پیر محمد لکھنوی	۳۷۱	حال خانہ زکریا	۳۷۱	حال شیخ ولی حبشی	۳۷۱

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حال خواجہ ادیب اکبر	۵۳۳	حال شاہ نادر احمد چشتی	۵۳۳	حال شیخ محمد صدیق چشتی	۵۳۳
حال خواجہ رنگے آغا	۵۳۴	حال خواجہ محمد سلیمان چشتی	۵۳۳	حال شیخ محمد داود چشتی	۵۳۳
حال خواجہ احمد صدیق	۵۳۹	حال مولانا غلام محمد چشتی	۵۳۳	حال حضرت شاہ ابو العالی	۵۳۵
حال خواجہ سلیمان	۵۳۹	حال مولانا یونس چشتی	۵۳۵	حال شیخ عبدالرزاق چشتی	۵۳۹
حال خواجہ حسین آغا	۵۴۰	حال شیخ حاجی مودان	۵۳۵	حال شیخ سیدنا جیستی	۵۴۰
حال خواجہ غریب آغا	۵۴۰	حال شیخ فیض بخش	۵۳۹	حال سید میرزا علی چشتی	۵۴۰
حال خواجہ یار کرے	۵۴۱	حال شیخ محمد علی چشتی	۵۴۱	حال شیخ یحییٰ چشتی	۵۴۳
حال محمد و الخیر چشتی	۵۴۱	حال حضرت بابا ایدہ تارک	۵۴۱	حال شیخ یحییٰ چشتی	۵۴۳
حال میر حسن میر خور	۵۴۲	حال امام ناسیم	۵۴۱	حال کلیم شاہ جہاں آبادی	۵۴۳
حال خواجہ علیہ راقش	۵۴۳	حال شیخ یحییٰ بیہانی	۵۴۱	حال نظام الدین اوٹک آبادی	۵۴۵
حال سید محمد بابا ساک	۵۴۵	حال شیخ ابوالحسن خرقانی	۵۴۲	حال شیخ محمد سلیم چشتی	۵۴۲
حال خواجہ میر علی کلال	۵۴۶	حال شیخ ابو علی فارسی	۵۴۲	حال شاہ بہلول برک چشتی	۵۴۸
حال خواجہ بہادر الدین	۵۴۸	حال خواجہ پیر سہیل	۵۴۸	حال شاہ لطیف انور چشتی	۵۴۸
حال یادگار حسن خرقانی	۵۵۱	حال غنیہ الدین شیرازی	۵۴۹	حال مولانا خیر الدین دہلوی	۵۵۰
حال خواجہ علاء الدین عطا	۵۵۱	حال خواجہ حسن ادراسی	۵۵۰	حال سید علیم انور چشتی	۵۵۵
حال خواجہ علاء الدین چاکری	۵۵۳	حال شیخ عبداللہ ربیعہ	۵۵۱	حال شیخ نور محمد چشتی	۵۵۶
حال خواجہ میر عمر	۵۵۳	حال خواجہ عبدالخالق غجدہ	۵۵۲	حال سید علی شاہ چشتی	۵۵۸
حال خواجہ شاہ امیر	۵۵۳	حال خواجہ حکیم آغا	۵۵۲	حال شیخ محمد سید شریف	۵۵۸
حال خواجہ عابد علی گڑھی	۵۵۳	حال خواجہ عبدالملک	۵۵۲	حال شیخ محمد سعید چشتی	۵۵۸
حال میر برہان الدین	۵۵۵	حال خواجہ منصور	۵۵۵	حال غیر شاہ چشتی	۵۵۸
حال خواجہ شیخ محمد	۵۵۶	حال خواجہ تلج آغا	۵۵۶	حال سید غلام چشتی	۵۵۸
حال بہادر الدین قنصلانی	۵۵۶	حال خواجہ سعید آغا	۵۵۶	حال حافظ موسیٰ چشتی	۵۵۸

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۵۵۷	حال خواجہ میر غلام	۵۵۳	حال صدر الدین کا شعری	۴۰۰	حال مولانا محمد تراری
۵۵۸	حال خواجہ میر غلام	۵۵۴	حال خواجہ نظام قاسمی	۴۰۱	حال ناصر الدین تراری
۵۵۹	حال خواجہ میر غلام	۵۵۵	حال خواجہ پور ناصر پادسا	۴۰۲	حال محمد زہاد و پستی
۵۶۰	حال خواجہ میر غلام	۵۵۶	حال مولانا شہاب الدین احمد	۴۰۳	حال مولانا درویش محمد
۵۶۱	حال خواجہ میر غلام	۵۵۷	حال خواجہ قاسم	۴۰۴	حال عبدالشہید نقشبندی
۵۶۲	حال خواجہ میر غلام	۵۵۸	حال غلام الدین ابهری	۴۰۵	حال مولانا خواجہ جگے
۵۶۳	حال خواجہ میر غلام	۵۵۹	حال برہان الدین خٹلاتی	۴۰۶	حال خواجہ محمد باقی
۵۶۴	حال خواجہ میر غلام	۵۶۰	حال مولانا جعفر	۴۰۷	حال شیخ احمد محمد و النبی
۵۶۵	حال خواجہ میر غلام	۵۶۱	حال خواجہ محمد اکبر	۴۰۸	حال شیخ محمد طاهر لاہوری
۵۶۶	حال خواجہ میر غلام	۵۶۲	حال خواجہ عبداللہ احرار	۴۰۹	حال خواجہ میرنگ
۵۶۷	حال خواجہ میر غلام	۵۶۳	حال مولانا عبدالرحمن جامی	۴۱۰	حال خواجہ ہاشم صالح
۵۶۸	حال خواجہ میر غلام	۵۶۴	حال سید میر عبدالاول	۴۱۱	حال ملا حسین کشمیری
۵۶۹	حال خواجہ میر غلام	۵۶۵	حال مولانا شمس الدین دہلوی	۴۱۲	حال خواجہ غلام ربیع اللہ
۵۷۰	حال خواجہ میر غلام	۵۶۶	حال خواجہ محمد سیکے	۴۱۳	حال خواجہ حاجی خضر
۵۷۱	حال خواجہ میر غلام	۵۶۷	حال مولانا اسماعیل فیکے	۴۱۴	حال سید آدم بنورے
۵۷۲	حال خواجہ میر غلام	۵۶۸	حال خواجہ سید حسن	۴۱۵	حال شیخ حامد لاہوری
۵۷۳	حال خواجہ میر غلام	۵۶۹	حال خواجہ احمد	۴۱۶	حال نذر محمد شاہد
۵۷۴	حال خواجہ میر غلام	۵۷۰	حال خواجہ جان جگے	۴۱۷	حال میر نعمان محمد
۵۷۵	حال خواجہ میر غلام	۵۷۱	حال مولانا محمد زبانی	۴۱۸	حال میر ابو العلامہ
۵۷۶	حال خواجہ میر غلام	۵۷۲	حال عبدالغفور اللہ	۴۱۹	حال شیخ ابو الفتح
۵۷۷	حال خواجہ میر غلام	۵۷۳	حال مولانا محمد علی	۴۲۰	حال شیخ عبدالحمید
۵۷۸	حال خواجہ میر غلام	۵۷۴	حال نذر الدین		

ردیف	مضمون	ردیف	مضمون
۴۳۸	حال شیخ احمد بن یوسف نقشبندی مجددی رحمه الله	۴۳۸	حال شیخ احمد بن یوسف نقشبندی مجددی رحمه الله
۴۳۹	حال شیخ محمد سلطان پوری قدس سره	۴۳۹	حال شیخ محمد سلطان پوری قدس سره
۴۴۰	حال شیخ محمد معصوم قدس سره	۴۴۰	حال شیخ محمد معصوم قدس سره
۴۴۱	حال میر سید علیم الله رحمه الله	۴۴۱	حال میر سید علیم الله رحمه الله
۴۴۲	حال شیخ محمد ابوالی قدس سره	۴۴۲	حال شیخ محمد ابوالی قدس سره
۴۴۳	حال شیخ محمد شریف شاه آبادی قدس سره	۴۴۳	حال شیخ محمد شریف شاه آبادی قدس سره
۴۴۴	حال شیخ محمد فاضل قادری مجددی ثباتی	۴۴۴	حال شیخ محمد فاضل قادری مجددی ثباتی
۴۴۵	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۴۵	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۴۶	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۴۶	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۴۷	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۴۷	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۴۸	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۴۸	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۴۹	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۴۹	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۵۰	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۵۰	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۵۱	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۵۱	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۵۲	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۵۲	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۵۳	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۵۳	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۵۴	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۵۴	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۵۵	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۵۵	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۵۶	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۵۶	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۵۷	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۵۷	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۵۸	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۵۸	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۵۹	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۵۹	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۶۰	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۶۰	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۶۱	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۶۱	حال شیخ محمد زبیر قدس سره
۴۶۲	حال شیخ محمد زبیر قدس سره	۴۶۲	حال شیخ محمد زبیر قدس سره

ردیف	مصنف	ردیف	مصنف
۴۸۷	حال مولوی احمد شاد مجیدی نقشبندی	۴۸۵	حال شاه عبدالرحمن مجیدی جالندهری
۴۸۸	حال شیخ محمد احسان قدس سره	۴۸۶	حال مولوی کریم الله محمدی قدس سره
۴۸۹	حال مولوی علیرضا گلپایگانی قدس سره	۴۸۷	حال ملا عبدالغفور جرجانی قدس سره
۴۹۰	حال مولوی شاد الله مجیدی نقشبندی	۴۸۸	حال مرزا رحیم الله یگانه مشهور درویش محمد
۴۹۱	حال شاه درگاهای مجیدی قدس سره	۴۸۹	حال عظیم آبادی قدس سره
۴۹۲	حال مولانا صفی الدین المشهور بصفتی القدر قدس سره	۴۹۰	حال سید منوره شاه لاهوری قدس سره
۴۹۳	حال شاه عبدالرشید المشهور بالکلام علی دهلوی	۴۹۱	حال مولوی خطیب احمد مجیدی قدس سره
۴۹۴	حال مولانا خالید مجیدی قدس سره	۴۹۲	حال مولانا محمد قبان شیخ الحرم قدس سره
۴۹۵	حال شاه ابوسعید مجیدی قدس سره	۴۹۳	حال شاه احمد سعید مجیدی قدس سره
۴۹۶	حال شاه پروتو رحمت الله	۴۹۴	حال امام علی شاه احسنی الحسینی الشامری
۴۹۷	حال شیخ محمد اصغر قدس سره	۴۹۵	الغفیندی المجیدی قدس سره العزیز
		۴۹۶	خاتمه الطبع



عبر کائنات مکین کمال فضل خلاق مبدیان

درین زمان میمنت اقتضای نسخه مستبرک علی المصطفیٰ المکرم حالات خاصان خدا اسمی به



مرصعیت نیست تا الیف تشریف حاصل السعی جبار کوی منعمی غلام سرور صاحب الاموری

درین میخانه کمال کشتو طبع مبدیان تبار

1
 2
 3
 4
 5
 6
 7
 8
 9
 10
 11
 12
 13
 14
 15
 16
 17
 18
 19
 20
 21
 22
 23
 24
 25
 26
 27
 28
 29
 30
 31
 32
 33
 34
 35
 36
 37
 38
 39
 40
 41
 42
 43
 44
 45
 46
 47
 48
 49
 50
 51
 52
 53
 54
 55
 56
 57
 58
 59
 60
 61
 62
 63
 64
 65
 66
 67
 68
 69
 70
 71
 72
 73
 74
 75
 76
 77
 78
 79
 80
 81
 82
 83
 84
 85
 86
 87
 88
 89
 90
 91
 92
 93
 94
 95
 96
 97
 98
 99
 100
 101
 102
 103
 104
 105
 106
 107
 108
 109
 110
 111
 112
 113
 114
 115
 116
 117
 118
 119
 120
 121
 122
 123
 124
 125
 126
 127
 128
 129
 130
 131
 132
 133
 134
 135
 136
 137
 138
 139
 140
 141
 142
 143
 144
 145
 146
 147
 148
 149
 150
 151
 152
 153
 154
 155
 156
 157
 158
 159
 160
 161
 162
 163
 164
 165
 166
 167
 168
 169
 170
 171
 172
 173
 174
 175
 176
 177
 178
 179
 180
 181
 182
 183
 184
 185
 186
 187
 188
 189
 190
 191
 192
 193
 194
 195
 196
 197
 198
 199
 200
 201
 202
 203
 204
 205
 206
 207
 208
 209
 210
 211
 212
 213
 214
 215
 216
 217
 218
 219
 220
 221
 222
 223
 224
 225
 226
 227
 228
 229
 230
 231
 232
 233
 234
 235
 236
 237
 238
 239
 240
 241
 242
 243
 244
 245
 246
 247
 248
 249
 250
 251
 252
 253
 254
 255
 256
 257
 258
 259
 260
 261
 262
 263
 264
 265
 266
 267
 268
 269
 270
 271
 272
 273
 274
 275
 276
 277
 278
 279
 280
 281
 282
 283
 284
 285
 286
 287
 288
 289
 290
 291
 292
 293
 294
 295
 296
 297
 298
 299
 300
 301
 302
 303
 304
 305
 306
 307
 308
 309
 310
 311
 312
 313
 314
 315
 316
 317
 318
 319
 320
 321
 322
 323
 324
 325
 326
 327
 328
 329
 330
 331
 332
 333
 334
 335
 336
 337
 338
 339
 340
 341
 342
 343
 344
 345
 346
 347
 348
 349
 350
 351
 352
 353
 354
 355
 356
 357
 358
 359
 360
 361
 362
 363
 364
 365
 366
 367
 368
 369
 370
 371
 372
 373
 374
 375
 376
 377
 378
 379
 380
 381
 382
 383
 384
 385
 386
 387
 388
 389
 390
 391
 392
 393
 394
 395
 396
 397
 398
 399
 400
 401
 402
 403
 404
 405
 406
 407
 408
 409
 410
 411
 412
 413
 414
 415
 416
 417
 418
 419
 420
 421
 422
 423
 424
 425
 426
 427
 428
 429
 430
 431
 432
 433
 434
 435
 436
 437
 438
 439
 440
 441
 442
 443
 444
 445
 446
 447
 448
 449
 450
 451
 452
 453
 454
 455
 456
 457
 458
 459
 460
 461
 462
 463
 464
 465
 466
 467
 468
 469
 470
 471
 472
 473
 474
 475
 476
 477
 478
 479
 480
 481
 482
 483
 484
 485
 486
 487
 488
 489
 490
 491
 492
 493
 494
 495
 496
 497
 498
 499
 500
 501
 502
 503
 504
 505
 506
 507
 508
 509
 510
 511
 512
 513
 514
 515
 516
 517
 518
 519
 520
 521
 522
 523
 524
 525

PF1788

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد مجید واحدی را که یگانگی صفیت اوست و پیا پس مجید فردی را که ظهور انواع تعینات الهی است
 مَا لَكَ الْفَلَكُ لَا شَيْءَ يَأْتِيكَ بِهِ وَلَا إِلَهٌ إِلَّا هُوَ ۚ وَخُذْهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَكَبِيرٌ كَبِيرٌ
 کمترین همین سایان بارگاه اویند مگر یک مگر آن ذیجاء و چشم بندگان درگاه او صافنی را یک
 امر کن از عرش تا فرس از کثم عدم بوجود آورده قادری که عقول عقلا در سر پرده قدرتش
 بزده صدیقان از آدای توصیف جمالش بجز معرفت قلوب عارفان از ادراک کینه ذاتش کاشتم
 لَمْ يَخْلُقْ إِلَّا الْإِسْمَ مُنْفَرِدٌ بِذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ كَيْسَ كَمَثَلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
 و نعمت متکاثر ناجد اریه که تاج لولا که سزاوار اوست شیفنی که ذنوب مذنبین هر چند که
 مثل کوه باشند در مقابل شفا عیش سبک و نسوخت ایمان که ذرات خفته سپهر کاهی نیز زند
 رحمة للعالمین کی بهر کات وجود ذمی وجود او کاخ امان کفایت چه اهل اسلام با وجود شفی
 وَبِكَلَامٍ كَلَيْتٍ بِاسْمِ اللَّهِ وَأَنْتَ فِيهِمْ اَنْزَلْدَلْ قَرَامُونَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَعَلَى
 اٰلِهِمْ وَخَلْبِهِمْ سَلَامًا كَثِيرًا اَمَّا بَعْدُ سَيُكْرِمُهُ بَعْدَ احْقَرِ الْاَشْيَاءِ اَبْعَبْ خَالِي اَزْهَرِ عَالَمٍ
 خلف مفتی الشرع الامجد غلام محمد بن مفتی رحیم الله علیه و آله و سلم اسدی الهامی الله به
 غفر الله له ذنوبه و ستر عیوبه بنی الدین و الاخرة که چون ایضا کاسا سراسر انکسایان و کاز

بهر چه بسیار ۱۲
 و سوره احزاب در حدیث است ۱۳
 در حدیث است ۱۴
 در حدیث است ۱۵
 در حدیث است ۱۶
 در حدیث است ۱۷
 در حدیث است ۱۸
 در حدیث است ۱۹
 در حدیث است ۲۰
 در حدیث است ۲۱
 در حدیث است ۲۲
 در حدیث است ۲۳
 در حدیث است ۲۴
 در حدیث است ۲۵
 در حدیث است ۲۶
 در حدیث است ۲۷
 در حدیث است ۲۸
 در حدیث است ۲۹
 در حدیث است ۳۰
 در حدیث است ۳۱
 در حدیث است ۳۲
 در حدیث است ۳۳
 در حدیث است ۳۴
 در حدیث است ۳۵
 در حدیث است ۳۶
 در حدیث است ۳۷
 در حدیث است ۳۸
 در حدیث است ۳۹
 در حدیث است ۴۰
 در حدیث است ۴۱
 در حدیث است ۴۲
 در حدیث است ۴۳
 در حدیث است ۴۴
 در حدیث است ۴۵
 در حدیث است ۴۶
 در حدیث است ۴۷
 در حدیث است ۴۸
 در حدیث است ۴۹
 در حدیث است ۵۰
 در حدیث است ۵۱
 در حدیث است ۵۲
 در حدیث است ۵۳
 در حدیث است ۵۴
 در حدیث است ۵۵
 در حدیث است ۵۶
 در حدیث است ۵۷
 در حدیث است ۵۸
 در حدیث است ۵۹
 در حدیث است ۶۰
 در حدیث است ۶۱
 در حدیث است ۶۲
 در حدیث است ۶۳
 در حدیث است ۶۴
 در حدیث است ۶۵
 در حدیث است ۶۶
 در حدیث است ۶۷
 در حدیث است ۶۸
 در حدیث است ۶۹
 در حدیث است ۷۰
 در حدیث است ۷۱
 در حدیث است ۷۲
 در حدیث است ۷۳
 در حدیث است ۷۴
 در حدیث است ۷۵
 در حدیث است ۷۶
 در حدیث است ۷۷
 در حدیث است ۷۸
 در حدیث است ۷۹
 در حدیث است ۸۰
 در حدیث است ۸۱
 در حدیث است ۸۲
 در حدیث است ۸۳
 در حدیث است ۸۴
 در حدیث است ۸۵
 در حدیث است ۸۶
 در حدیث است ۸۷
 در حدیث است ۸۸
 در حدیث است ۸۹
 در حدیث است ۹۰
 در حدیث است ۹۱
 در حدیث است ۹۲
 در حدیث است ۹۳
 در حدیث است ۹۴
 در حدیث است ۹۵
 در حدیث است ۹۶
 در حدیث است ۹۷
 در حدیث است ۹۸
 در حدیث است ۹۹
 در حدیث است ۱۰۰

و تالیف کتاب گلدسته کرامات اعیان مناقب حضرت محبوب سبحانی قطب عالمی حضرت مهدی علی
سلطان ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی آسنی الجیمی الجینی قدس سره العزیز ذرانت یافت
بعضی دوستان صداقت آیین حجاب محبت گزین مکلف حال نیاز آل شذوذ که مجموعه
دیگر در احوال مشایخ دین اولیای اهل یقین جمع آورده بنویسد بر حالات و ترقیم خوارق کرامات
آنحضرت جدا جدا سلسله وار پردازد تا سالکان طریقت و طالبان هدایت را بوقوف
حالات مشایخ عظام فیض عام و فائده تام حاصل گردد و شوق بر شوق و ذوق بر
ذوق بیفزاید و محبت بر محبت ترقی پذیرد و برای مولف یادگاری بر صفحه روزگار
بماند و چون رخت زندگانی ازین سرای فانی بریند و بجا خیر یاد شود و بقول سعدی شیرازی

سازماند سالها این نظم ترتیب	از ما هر ذره خاک افتد بجای	غرض نقشی است که ایام ماند
که هستی را نمی بینم بقا	لهمذا این کم هست بگفته مخلصان	اخلاص مند و محبان مجتهد
و علی الخصوص بامید انیکه	شیرینم که در روز امید و بیم	بدانزه نیکان پر بخشد کریم

توسل سخات بوسیلہ جمیلہ حضرات قصور نمودہ بنیر رحمت و رنج باجماع این گنج مشغول شد
و نفوذ احوال ہر یک بزرگ از کتب و الارتب متقدمین متاخرین جمع آورده بنیادین
گنج گوهر سنج نهاد و بہ خرنیہ الاصفیاء کہ نام تاریخی است موسوم ساختہ بہفت مخزن
مزد مخزن اول در ذکر قائم المرسلین شیخ المذنبین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم و خلفای راشدین و ائمہ دین رضوان اللہ تعالی عنہم جمعین دویم در ذکر مشایخ
خاندان قادریہ اعظمیہ مخزن سیوم در ذکر حضرات خانوادہ حشت اہل بہشت مخزن
چہارم در ذکر بزرگان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و مجددیہ مخزن پنجم در ذکر بزرگان
سہروردیہ عالیہ مخزن ششم در ذکر حضرات خانوادہ ہای متفرقات مخزن ہفتم
مشتمل بر جہاد حصہ اول و ازواج مطہرات حضرت سرور کائنات
علیہ السلام و الصلوٰۃ حصہ دویم در ذکر نباتات و الادرجات حضرت شاہ
رسالت علیہ الصلوٰۃ و السلت حصہ پنجم در ذکر عورات صالحات و عارقات
کہ از اہل ولایت و کرامت بودہ اند حصہ چہارم در ذکر مجسمین و مجادیب

زمانه سلف و حال و خاتمه کتاب و چون این همچو این سراپا لسیان در فن نظم
نظم یا تحریر نثر هراتی و لیاقتی ندارد و بنا بر آن از شعرا می نامد و روشیان با وقار
امیدوار است که در عبارت نثر یا قطعات منظومه مندرجه این کتاب که در حالت
احوال هر یک بزرگ در ماده ولادت یا وفات ایشان نوشته شده است
بر سنه های یا خطاهای دشت یا بنده بدست عطا پوشیده دست از انگشت
نمائی باز دارند بلکه اگر بتوانند اصلح فرمایند از مؤلف

من درین دنیا خطا دارم	بنده خاکی گنگار آسم	چون سراپا عیلم و یکسر خطا
در جنابت دارم این جنح دعا	گر خطای رفته باشد در کتاب	برده پوشی کن تو از راه تو
گرفتم بی عیب از راه کرم	از سر اصلاح ران بر من قلم	لطفت و احسان کنی عالمین
ضایع نکند اجر پاک محسنین	ایضا از مؤلف	جلوه گر شد چو این خزان غن
در جهان مثل ماه پیرانوار	در نظر نامی خلق شد منظور	گشت مقبول هر صفار و کبار
معدن فیض و منبع فضل است	کان معنی است مخزن انوار	و امن طالبان حق زدند
پیر گز مثل ابر گوهر بار	سال او غازن خرد فرمود	گو مهندس خزینة ابرار
ایضا از مؤلف	گشت چون غاز از فضل الکر	مخزن عالی بذکر اصفیا
بر که دیدن همچو زرشد سرخرد	هر که خواندش گشت خندان چرخ	چشمه فیضی است بهر خاص عام
سر سیر گنجی است گنج بے بها	معدن نورست از انوار حق	مخزن نریست ز اسرار خدا
در هزار دود و صد و هشتاد گشت	جمع این کنیز معانی باصفا	با دوتا باشد زمین و آسمان
جلوه گر این گنج معنی جا سجا	غازن دل گشت سرور مال	مخزن اسرار گنج اولیا

مخزن دل در ذکر خاتم المرسلین شفیع الله علیه و آله و سلم
عالمه که و خلفاء راشدین امیرین بن خوارزمشاه علیه السلام و جمیعین

و مخفی مباد که حضرت شاه رسالت خاتم النبوت علیه السلام و الصلوة و الخیرات
باسوا الله اند و وجود هر موجودات از نور وجود حق می جو و او است بکلم اول با خلق الله
دوری و کلام حق الیام نو ناک لما خلق الله الافلاک المبین برانست قوی و البلیست قاطع صریح علی

شش صد و هشتاد و دو سال و بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه از زمان حبس علی علیه السلام تا ولادت حضرت شاه رسالت شش صد سال گذشته بودند و بعد از چهل سال رحلی الهی بر آن حضرت نازل شد در ماه رمضان و بقول بعضی اهل حدیث تا نزول وحی ربانی بر روز دوشنبه سوم ماه ربیع الاول بسال چهل و یکم از عمر شریف آن حضرت است و بعد از آن که از آن سرور عالم صلی الله علیه و آله سلم ظهور آمدند این پنج پیغمبر مرسل بوقوع نیامده بودند و تفصیل مفصل آن در کتب متقدمین مثل سراج النبوت و مدارج النبوت و انجاء النبوی و صحاح ستہ و غیره مانند نزول قرآن فصاحت آن و شوق القوم و غیره مندرج است که زیاده از یکمتر از معجزه بیان کرده اند و عروج معراج آن صاحب استیع و التاج بقول اکثر علماء کرام شصین و در ماه ربیع الاول بسال دوازدهم از هشت نبوت بعضی در ماه شوال بسال یازدهم و اکثر شبست و هفتم ماه حبیب میفرمایند و این قول آخرین شهرت در قوی شمار کرده اند و درین باره پیگیری روایات هم بوقوع آمده اند و هجرت آن حضرت با ابوبکر صدیق اکبر رضی الله عنه در شبست و هفتم ماه صفر یا غره ماه ربیع الاول بسال سیزدهم از نبوت واقع شده و بیرون رفتن آن حضرت از مکہ معظمه در روز شنبه یا پنجشنبه بود و با قول بعضی خروج آن حضرت صلیت و اگر پنجشنبه و خروج از غار و توجہ بہت مدینه منوره بر روز دوشنبه یا بالعکس آن بوده باشد و روز احوال مدینه دوشنبه سیزدهم ماه ربیع الاول یا دوازدهم ماه مذکور است و وفات آن جامع الکملات علیه السلام و الصلوٰۃ بالتفاق اہل سیر نگام چاشت روز دوشنبه دوازدهم یا یازدهم ربیع الاول سال یازدهم از هجرت مدینه منوره بحجره بی بی عایشہ صدیقہ و بقول دیگر دوم ربیع الاول شب چارشنبه بوقت سحر و بقول بعضی روز سه شنبه بوقوع آمده و اصح آنست که روز دوشنبه وفات یافت و بر روز چارشنبه در شب صدیقہ مدفون شد و بنین عمر شریف بالتفاق اہل سیرت و سہ سال بودند و بعضی شصت و بعضی شصت و یک و بعضی شصت و دویم سال بروایات مختلف بنین عمر آن حضرت شمار کرده اند و بعضی علماء در جمع این اقوال فرموده اند کہ قول شصت و سہ بنا بر آنست کہ سال ولادت و وفات شمرده اند و قول شصت و پنج بنا بر اعتبار سال ولادت و وفات است و آنکہ شصت گفته اند ما فانی عشرت را شمرده اند از مولد رفت چون از جهان جناب نبی جدا شویم و گشت در زیر دست مستور بہ نورن بود و صل شد با ذات

حضرت رسول
صلی الله علیه و آله
و آله
و سلم
در روز دوشنبه
سوم ماه ربیع
الاول بسال
چهل و یکم
از عمر شریف
آن حضرت است
و بعد از آن
که از آن سرور
عالم صلی الله
علیه و آله سلم
ظهور آمدند
این پنج پیغمبر
مرسل بوقوع
نیامده بودند
و تفصیل مفصل
آن در کتب
متقدمین مثل
سراج النبوت
و مدارج النبوت
و انجاء النبوی
و صحاح ستہ
و غیره مانند
نزول قرآن
فصاحت آن و
شوق القوم
و غیره مندرج
است که زیاده
از یکمتر از
معجزه بیان
کرده اند و
عروج معراج
آن صاحب
استیع و التاج
بقول اکثر
علماء کرام
شصین و در
ماه ربیع
الاول بسال
دوازدهم از
هشت نبوت
بعضی در
ماه شوال
بسال یازدهم
و اکثر شبست
و هفتم ماه
حبیب میفرمایند
و این قول
آخرین شهرت
در قوی شمار
کرده اند و در
ین باره پیگیری
روایات هم
بوقوع آمده
اند و هجرت
آن حضرت با
ابوبکر صدیق
اکبر رضی الله
عنہ در شبست
و هفتم ماه
صفر یا غره
ماه ربیع
الاول بسال
سیزدهم از
نبوت واقع
شده و بیرون
رفتن آن
حضرت از
مکہ معظمه
در روز
شنبه یا
پنجشنبه
بود و با
قول بعضی
خروج آن
حضرت صلیت
و اگر پنجشنبه
و خروج از
غار و توجہ
بہت مدینه
منوره بر
روز دوشنبه
یا بالعکس
آن بوده
باشد و روز
احوال مدینه
دوشنبه
سیزدهم
ماه ربیع
الاول یا
دوازدهم
ماه مذکور
است و وفات
آن جامع
الکملات
علیه السلام
و الصلوٰۃ
بالتفاق
اہل سیر
نگام چاشت
روز دوشنبه
دوازدهم
یا یازدهم
ربیع
الاول سال
یازدهم از
هجرت مدینه
منوره بحجره
بی بی
عایشہ
صدیقہ و
بقول دیگر
دوم ربیع
الاول شب
چارشنبه
بوقت سحر
و بقول
بعضی روز
سه شنبه
بوقوع
آمده و اصح
آنست کہ
روز دوشنبه
وفات یافت
و بر روز
چارشنبه
در شب
صدیقہ
مدفون
شد و بنین
عمر شریف
بالتفاق
اہل سیرت
و سہ سال
بودند و
بعضی
شصت و
بعضی
شصت و
یک و بعضی
شصت و
دویم
سال
بروایات
مختلف
بنین عمر
آن حضرت
شمار کرده
اند و بعضی
علماء در
جمع این
اقوال
فرموده
اند کہ
قول
شصت و
سہ بنا
بر آنست
کہ سال
ولادت و
وفات
شمرده
اند و قول
شصت و
پنج بنا
بر اعتبار
سال
ولادت و
وفات
است و آنکہ
شصت
گفته
اند ما
فانی
عشرت
را
شمرده
اند
از
مولد
رفت
چون
از
جهان
جناب
نبی
جدا
شویم
و
گشت
در
زیر
دست
مستور
بہ
نورن
بود
و
صل
شد
با
ذات

که شصت و دویم سال ولادت و وفات شمرده اند و قول شصت و پنج بنا بر اعتبار سال ولادت و وفات است و آنکه شصت گفته اند ما فانی عشرت را شمرده اند از مولد رفت چون از جهان جناب نبی جدا شویم و گشت در زیر دست مستور بہ نورن بود و صل شد با ذات

پروا می شد ز احمد دور که گفت جبرئیل سال تحلیش بی ای گوید هر چند سر پا بود ایضا از رسول
 رسول امین سید دو جهان به جناب محمد علیه السلام به سفر کرد چون از جهان فناء شد بکبریا
 یافت جاسه مقام به صفارت ز آفاق از فتنش به دیگر ماند آل نبی بجام به از موهبت
 چون محمد از زمانه رخت بست به مثل خورشید جلوه گر اندر جهان به محمود بوده است ذرات کمال
 گشت از ده سال تحلیش عیان به چون دلش پر بود از حب خدا به سال توصلش به است بکبریا
 شد و صلش به مولی از زمین به نزار تجالشن رفت مظلومانه زمان به شیر از دوران سفر کرد
 اے دروغ به از وفات او در رفت از جهان به گشت پیدا سال وصل به جناب به شد حبیب
 حق چو از عالم روان به کعبه به مولی است از وصل نبی به آه اے سرور و وفات از زبان
 یار غار پیغمبر صدیق اکبر جانشین ختم المرسلین ابو بکر رضی الله تعالی عنه
 از اکابر اصحاب و عظامی احباب جناب رسالت اب علیه صلوة الملك الوهاب است
 و بعد از پیغمبر افضل البشر و از خلقی راشدین خلیفه اولین کینت وی افضل البشر بعد از انبیا
 ابو بکر و لقب صدیق اکبر و عتیق و نام نامی وی عبد الله بن ابی قحافة بن عثمان بن عامر بن
 عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مره و نام والده ماجده آنجناب ام ابی سلمی بنت صخر بن مرثد
 بن کعب بن تیم بن مره و نسب صدیق اکبر از جانب پدر و مادر که پسر عم و دختر عم یکدیگر بودند
 و مره که جد ختم حضرت پیغمبر و جد ششم صدیق اکبر است نسبت آبائی سید عالم صلی الله علیه
 و سلم می پیوستد ولادت با سعادت حضرت صدیق اکبر بر دایات تحقیق بعد از واقعه قبل بدو سال
 و چهار ماه بود و اول کسی که از ایران به طلب هجرت حضرت پیغمبر ایمان آورد و تصدیق نمود صدیق
 بود و بعد از وفات سرور کائنات علیه السلام و الصلوة با اجتماع صحابه کرام به مسند خلافت
 نشست تا دو سال و سه ماه و چهار روز و درین بین از صدق و تقیین جدید بلیغ نمود و خیل عرس
 که بعد وفات رسول صلی الله علیه و سلم میزد شده بودند نزد و رستمشیر براه راست آورد و میل
 کذاب را که دعوی دروغ نبوت کرده با جماع کثیر عظامه ابلی اسلام به داخه بود و پیرایه
 خون آشام آورد و ابو مسعود انصاری گفته که صدیق اکبر میفرمود که پیش از بیست حضرت
 شاه بهالکاشی در خواب دیدم که چنانچه عظیم از آسمان فرو آمده بر آیه کسبه فاد و منتشر شد

بر سر کعبه
 در مسجد کوفه
 در مدینه
 در کوفه
 در بغداد
 در قم
 در تبریز
 در مشهد
 در اصفهان
 در شیراز
 در اهواز
 در بصره
 در کربلا
 در نجف
 در سامرا
 در خراسان
 در فارس
 در سیستان
 در بلخ
 در بخارا
 در سمرقند
 در تاجیکستان
 در هندوستان
 در چین
 در ژاپن
 در کره
 در تایوان
 در فیلیپین
 در اندونزی
 در مالزی
 در سنگاپور
 در تایلند
 در میانمار
 در برونئی
 در مالزی
 در اندونزی
 در فیلیپین
 در تایوان
 در کره
 در ژاپن
 در چین
 در تاجیکستان
 در سمرقند
 در بخارا
 در بلخ
 در سیستان
 در فارس
 در خراسان
 در سامرا
 در نجف
 در کربلا
 در بصره
 در اهواز
 در شیراز
 در اصفهان
 در مشهد
 در تبریز
 در قم
 در بغداد
 در کوفه
 در مدینه
 در مسجد کوفه
 بر سر کعبه

و در یک هیچ خطه نماند که ازان نوز پر توی بآن نرسید باز آن نوز یک نوز شده بجای من در آمد چون
 هیچ شد حال این واقعه یکی از احبار یهود گفتیم او گفت که این خوابی است اصفاست احلام است
 هیچ اعتباری ندارد بعد از چند سال بسفر تجارت رفتم چون بدر بخرادره که مسکن بخرار است
 رسیدم بوی ملاتی شده بقیه این خواب از دیر رسیدم گفت تو کیستی گفتیم مریه از قریش که ام
 گفت خدا می تالی از شما پیغمبر خواهد برانگشت که تو وزیر وی باشی و بعد از وفات دے
 خلیفه وی چون رسول صلی الله علیه و سلم مبعوث شد و مرا باسلام خواند و لیلی خواستم فرمود
 و لیل رسالت من خوابی است که بقیه آن بجزیرا هب تیو گفت گفتیم این حال از که شنیدی خبری
 که از جبریل گفتیم لا اله الا الله انت رسول الله و صاحب شواهد النبوة میفرماید که صدیق
 اکبر فرمود که روزی در سایه درختی نشسته بودم ناگاه دیدم که شاخی ازان درخت میل
 بجانب من کرد و چنانچه بر سر من رسید و از وی آوازه شنیدم که در فلان وقت پیغمبر
 آخر الزمان ظهور خواهد کرد باید که اول تصدیق آن صدیق شوی گفت روشن تر گو که آن پیغمبر است
 و نامش چیست گفت محمد بن عبد الله قریشی کی باشی گفتیم وی جیب انیس من است پس
 ازان درخت عهد گرفتیم که هرگاه که وی مبعوث شود مرا بشارت دهی چون محمد صلی الله علیه
 و سلم مبعوث شد ازان درخت آواز آمد که بوشیا را باش ای پسر ابو قحافة که وحی بر محمد نازل
 شد پس شقت کن که از سابقان و تصدیق کن که از صدیقان باشی فی الحال بخدمت آنحضرت
 حاضر شدم و وی همان وقت مرا باسلام خواند گفتیم ان الله الا الله و اشهد انک رسول الله
 و نقل است که شبی چند هماتان در خانه صدیق اکبر رسیدند و وی بخدمت حضرت شاه
 رسالت حاضر بود چون بعد از نماز عشاء بخانه رسیدیم که هماتان نان شام خورده اند ما نه
 اهل خانه گفتند طعام حاضر کردیم نخورند و خواستند بپوشانیم خورد صدیق در غضب شد
 و سوگند خورد که وی ازان طعام که تا حال هماتان را نپوشانیم بودم و نخواهد خورد باز فرمود که این
 سوگند از شیطان بود و طعام خوردن آغاز نما چون طعام آمد که بود را وی گوید که هر گاه که
 می برداشتم از زیر هر لقمه طعام بیشتر از آنکه می برداشتم پیدایش تا همه حاضرین بر بخورند
 و آنچه باقی ماند بر برابر اول بود بعد ازان هم مردم بسیار ازان طعام بخورند و نقل است

که صدیق اکبر در من موت خود و فرزندان خود را بهایشه صدیقیه تعویض نمود و از خدایان
مال متروکه سده خیر بیان فرمود حضرت صدیقیه عرض کرد که مرا سوگند است که هرگز دستم را
که حصه دار مال متروکه نشاست فرمود خاتون من حامله است و غلبه است که دخترخواهر آورد پس چنان
بوجود آمد که خاتون منی خیر بزیاید و نقل است که حضرت صدیق قبل از وفاتش میست کرد که چون از این بیان
خانی خست قاست بر بنده مرا بدو از ده فیض اندازد بنویس و بگوید السلام علیک یا رسول الله و بگوید
باستان تو آمده پس اگر دروازه از خود کشاده گرد و مرا در جوار محمدی من کیند در نه در بیق بر پس
چون حسبیت صدیق اکبر تابوت را بر دروازه روضه بنویس بر دروازه آن کلمات تمام شده
بودند که دروازه از خود و اگر دیدند در رسید که حبیب البسوی حبیب آمد و نقش صدیق اکبر بخوار
حضرت پیغمبر دفن کردند و وفات آن نیکو فایده سال سیزدهم از هجرت بره ز در شب جمعه و روز
صبح شنبه شبینه و بقولی روز جمعه است دوم یا بیست و سوم ماه جمادی الآخر است و در
عمر شصت و سه سال است تاریخ وفات حضرت صدیق اکبر از سرور
حضرت صدیق اکبر یار غار حاکم دین و الی کون و مکان و صادق و صدیق و غوثی
در دلش عشق محمد مجو جان و یار دلدار جناب مصطفی و مولی پیغمبر آخر زمان بود و چون
احد آن ذوات پاک از آن حد شد سال ترحیلش عیان و باز سال انتقالش گفت
آه ای سرور ولی رفت از جهان پسر امیر المؤمنین فاروق الاعظم عمر این جناب
رضی الله عنه کینست ای ابو جعفر است و لقب فاروق الاعظم و اسم شریف عمر این جناب
بن فضیل بن عبد العزی ابن ریح بن عبد الله بن فزط بن زراح بن عدی بن کعب نام
ماور و حتمه بنت اشعم بن مغیره و قیل بنت بنام بن افریقه بن عبد الله بن عمر بن مخزوم و لقب
اول و مخترم ابو جیل و بقول ثاقب بن کعب ابو جیل بود و نسب حضرت عمر از جانب پدر به نسب
حضرت پیغمبر در کعب که چهل و هشتم پیغمبر است میرسد ولادت وی بعد از واقعه فیل سیزدهم
سال است و در سال ششم از ولادت آن حضرت شاه رسالت ایمان آورده و پیش از وی چهل گز
جایگاه اصحاب شریف سلام شریف شده بودند همان روز که عمر اسلام آورد این آیه کریمه نازل گردید
یا ایها البنی حبیب الله و من اقبل من المؤمنین و بر روز شنبه بیست و سوم جمادی الآخر

در روز شنبه بیست و سوم جمادی الآخر است و در سال شصت و سه سال است تاریخ وفات حضرت صدیق اکبر از سرور حضرت صدیق اکبر یار غار حاکم دین و الی کون و مکان و صادق و صدیق و غوثی در دلش عشق محمد مجو جان و یار دلدار جناب مصطفی و مولی پیغمبر آخر زمان بود و چون احد آن ذوات پاک از آن حد شد سال ترحیلش عیان و باز سال انتقالش گفت آه ای سرور ولی رفت از جهان پسر امیر المؤمنین فاروق الاعظم عمر این جناب رضی الله عنه کینست ای ابو جعفر است و لقب فاروق الاعظم و اسم شریف عمر این جناب بن فضیل بن عبد العزی ابن ریح بن عبد الله بن فزط بن زراح بن عدی بن کعب نام ماور و حتمه بنت اشعم بن مغیره و قیل بنت بنام بن افریقه بن عبد الله بن عمر بن مخزوم و لقب اول و مخترم ابو جیل و بقول ثاقب بن کعب ابو جیل بود و نسب حضرت عمر از جانب پدر به نسب حضرت پیغمبر در کعب که چهل و هشتم پیغمبر است میرسد ولادت وی بعد از واقعه فیل سیزدهم سال است و در سال ششم از ولادت آن حضرت شاه رسالت ایمان آورده و پیش از وی چهل گز جایگاه اصحاب شریف سلام شریف شده بودند همان روز که عمر اسلام آورد این آیه کریمه نازل گردید یا ایها البنی حبیب الله و من اقبل من المؤمنین و بر روز شنبه بیست و سوم جمادی الآخر

در روز شنبه بیست و سوم جمادی الآخر است و در سال شصت و سه سال است تاریخ وفات حضرت صدیق اکبر از سرور حضرت صدیق اکبر یار غار حاکم دین و الی کون و مکان و صادق و صدیق و غوثی در دلش عشق محمد مجو جان و یار دلدار جناب مصطفی و مولی پیغمبر آخر زمان بود و چون احد آن ذوات پاک از آن حد شد سال ترحیلش عیان و باز سال انتقالش گفت آه ای سرور ولی رفت از جهان پسر امیر المؤمنین فاروق الاعظم عمر این جناب رضی الله عنه کینست ای ابو جعفر است و لقب فاروق الاعظم و اسم شریف عمر این جناب بن فضیل بن عبد العزی ابن ریح بن عبد الله بن فزط بن زراح بن عدی بن کعب نام ماور و حتمه بنت اشعم بن مغیره و قیل بنت بنام بن افریقه بن عبد الله بن عمر بن مخزوم و لقب اول و مخترم ابو جیل و بقول ثاقب بن کعب ابو جیل بود و نسب حضرت عمر از جانب پدر به نسب حضرت پیغمبر در کعب که چهل و هشتم پیغمبر است میرسد ولادت وی بعد از واقعه فیل سیزدهم سال است و در سال ششم از ولادت آن حضرت شاه رسالت ایمان آورده و پیش از وی چهل گز جایگاه اصحاب شریف سلام شریف شده بودند همان روز که عمر اسلام آورد این آیه کریمه نازل گردید یا ایها البنی حبیب الله و من اقبل من المؤمنین و بر روز شنبه بیست و سوم جمادی الآخر

بسال سیزدهم از هجرت بر سنده خلافت شاه رسالت نشست مدت خلافت وی ده سال
 و هشت ماه بود و صاحب شواهد النبوة میفرماید که فرمود رسول خدا علیه صلوة الملك
 الاعلی که دوام سابقه محمدین بودند و خدای تعالی با ایشان سخن میگفت و درین است که
 خطاب است که حق بر زبان وی سخن میفرماید و مؤید این سخن است که در هر امری که اصحاب سخن
 میگفتند حکم الهی موافق سخن عمر نازل شدی ابو هریره رضی الله عنه میفرماید که فرمود رسول
 صلوات الله علیه و سلم که در خواب دیدم که دلموی در چاه انداختم و بدان آب کشیدم چندانکه
 خدا خواسته بود بعد از آن ابوبکر گرفت و یکدو دلو کشید و در کشیدن دست ضعیف بود و خدا ایضا
 بروی رحمت کند بعد از آن عمر گرفت و دلوها کشید و من هرگز چون وی در کشیدن آب
 مردی قوی تر ندیدم که همه حوضهای را پر آب ساخت و خلق را سیراب کرد و این اثبات
 بعد خلافت عمر بود که خلافت وی هزار و در هزار شهر از اقلیم فارس و روم و غیره مفتوح شده
 خلقی بیشمار مشرف باسلام شد و نقل است که روزی بر روز جمعه حضرت عمر بنیز بر آمد خطبه
 میخواند درین اثنا ترک خطبه کرد و سه بار گفت یا سائیه ابجیل و باز خطبه مشغول گشت
 و تمام ساخت حاضرین با تمکین از ظهور این معنی تعجب بودند تا آنکه عبدالرحمان بن عوف
 رضی الله عنه سجده است حاضر شده سبب ظهور این کلمات از زبان حق ترجمان وی پرسید
 گفت ویران حال دیدم که ساریه قوم وی نزدیک کوبی با کفار محاربه میکنند و قریب است
 مغلوب شوند چون چنین دیدم بپیشتر شدم و با ایشان آواز دادم که تا پشت بکوه واده از کفار
 خلاص یابند و یقین است که حق سبحانه تعالی قصد آسودگی ایشان رسانیده باشد چون یکشنبه
 برآمد و ساریه بعد فتح از سفر بزم مراجعت کرد گفتم که برو نزد جمیع کفار محاربه میکردیم و از وقت
 صبح تا وقت نماز محاربه در پیش بود و کفار از پیش لشکر مراد گرفته ناگاه شنیدیم که
 منادی ندا میکند که یا سائیه ابجیل پس پشت بکوه بایستاد چند آن محاربه کردیم که ظفر یافتیم
 گویند که از مدینه تا لشکرگاه ساریه یک ماه راه بود و نقل است که در آن وقت که مصر فتح
 شد عمرو بن عاص بحکم خلیفه ثانی حاکم مصر گردید در آن سال اهل مصر بفرقتش حاضر
 آمده عرصه پر از شدند که رود نیل را عادی است که هر سال درین ماه و خرمه ماه پیراسته

بکره پیداکینم و مادر و پدر و دختر را چندان مال و زر بهیم که راضی شوند و باز دختر را بنوب
 ترین جامه و زیور آراسته در دیا اندازیم بدین عمل آب رود نیل تا یکسال بخوبی جاری
 میماند و در خشک میگردد و لطفهان عظیم خلق عائد میشود درین سال هم اگر این امر انصرام نخواهد
 یافت دریای آب در عایا خراب خواهد گشت عمرو بن عاص طلاع این حال بعضو خلیفه حضرت
 نوشت بجواب آن فرمان خلافت نافذ شد که اسلام قاطع این چنین قاعده مای بدست
 داین امر نیست که هرگز مثل آن در اسلام نیست و نخواهد بود زنهار با تکاب این امر شیخ پذیرد
 پس عمرو بن عاص مصریان را از فرمان خلیفه بر حق مطلع فرمود و آنهارا در ارتکاب این
 حرکت بازداشت چون ازان روز سه ماه منقضی شدند آب نیل تمام خشک شد و از بی آبی دریا
 همه رعایا برباد شدند و وطن شدند آخر عمرو بن عاص بار دیگر عرضداشتی به جنور حضرت خلیفه
 ثانی باطلاع این حال تحریر کرد و نوشت که از بی آبی دریا اهل مصر غرق دریای فنا شدند
 اگر عزیزین باب امداد شود رعایا آباد شود ورنه تا وقتیکه دریای آبست رعایا با بجز و خراب
 باستماع این خبر حضرت عمر مکتوبی از طرف خود بنام دریای نیل نوشت که من عبد الله الامیر
 المؤمنین عمر بنی نیل مصر را بعد فاکل کنست تجری من قبلک فلا تجروان کان الله الواحد
 ان تجریک فقط و نیز بجا کم مصر تحریر فرمود که این قیمه را در دریا بیند از بفضل و سبحانه تعالی
 آب دریا جاری خواهد شد پس عمرو بن عاص رقیبه حضرت خلیفه را در دریا انداخت و زد دیگر
 بامداد آن شانزده در عمه بالا از سابق آب دریا روان در عایا آبادان شد و ازان روز باز آن
 عادت بدزدن را برخاست و در راحت القلوب حضرت سلطان الشایخ نظام الدین را
 تحریر میفرماید که روزی حضرت خلیفه ثانی در خطبه خویش پشت بسایه آفتاب ادهشت بود
 و خرقه خود بخیه میکرد چون ساعتی بگذشت بگذشت از گرمی آفتاب پشت مبارک گرم شد
 و بنظر گرم بجانیه کتاب نظر کرد و فی الفور آفتاب سیاه شد و تمام عالم تاریک گشت بوقوع این
 حال پرمال حضرت رسول مقبول صلی الله علیه و سلم از بس تفکر بود که روح الامین نیل
 گشت پیام رسانید که امروز آفتاب بر پشت مبارک عمر صنی الله عنه چندان تابافت که پشت آنحضرت
 گرم شد و بعضی آفتاب نگر نیست ازین سبب فی از آفتاب گرفته شد احوال اگر عمر گناه آفتاب

عقد بفرماید نور گمشده وی باز آید و در نه تاقیام قیامت بکین بلامتلا خواهد ماند پس حضرت
 شاه رسالت عمر رضی الله عنه را نزد خود طلب فرموده شفاعت آفتاب کرد چون امیر المومنین
 بعفو گستاخی آفتاب پرداخت فی الحال باز از سر نو آفتاب عالم تاب گردید و نیز
 در راحت القلوب مذکور است که چون خلیفه ثانی از قیصر روم خراج طلبید قیصر از سال آن
 تامل کرد و خیفه چند جاسوس در مدینه فرستاد که قیصر را از جاه و چشم و غیره احوال عمر خبر دهند
 چون جاسوسان در مدینه رسیدند حضرت خلیفه را در خطبه اش یافتند در حالی که خرقه میبافید
 پیوندمیکرد و چون دیدند در دل خود انکار آوردند و با خود گفتند که چنین کس بی عجب خرقه خود را
 خود میدزد و چه طور از قیصر روم طلب خراج میکند امیر المومنین بنو رباطین ایشان را شناخت
 و فرمود که مال از قیصر آور دید از ظهور این حال لرزه بر اندام ایشان افتاد و کل حال راست
 بی کم و کاست عرض کردند امیر المومنین دژ به برداشت و بجانب روم بر آورد و گفت بنی آدم
 بر قیصر روم را جاسوسان چون چنین دیدند راه خود پیش گرفته هنوز در راه بودند که خبر رسید
 که قیصر روم روزی بر سخت نشسته بود و آراکین در بازار حاضر بودند که یکایک بواشت تخت
 بشکافت و دست باد زده از دیوار بر آید و دژ به بر قیصر نزدیک سرش از تن جدا گردید و
نقل است که پیش از اسلام امیر المومنین عمر اهل اسلام بانگ نواز اندرون غار میگفتند
 چون عمر شرف باسلام شدند همان روز تیغ برهنه کرد و بدست گرفته بایستاد و بلال رضی الله عنه
 فرمود که بالایی کوه بر آید بانگ بآواز بلند گویند بلال بالای کوه بر آید و اذان گفت
 لرزه در کفزار افتاد که امروز چه آفت است که محمد بن ابی بکر نواز آشکارا گفتند درین میان
 خبر رسید که عمر ابن الخطاب اسلام آورد و چون این خبر شنیدند بدست ایشان گشت و گفتند
 که امروز دین احصا نمود و پاره و اسلام آشکارا شد **نقل است** که وقتی امیر المومنین رضی الله عنه
 عنه در راه میرفت و دژ به مبارک در دست داشت **جنگ** فزونی در راه میگرفت سبب
 وزاری پرسید عرض کرد که خفوات من بر زمین بر خفت و بر زمین خفوات مرا فرود برد لا اله الا الله
 هانجا بایستاده و دژ به برداشته بانگ بر زمین زد و فرمود که ای زمین اگر خفوات این نبوی
 بر می بهتر و نه باین دژ به شرع محمدی ترا عدل کنم فوراً از زمین بشکافت و تمام خفوات و

از جانب پدر و مادر به نسب حضرت پیغمبر در عبدالمنان که چهارم آن حضرت جد پنجم عثمان است
 میرسد و ولادت وی بعد از گذشتن شش سال از واقعه قبل و آن شده در سال اول از شت
 نبوت بنوی بدلال حضرت صدیق اکبر ایمان آورده و بفرقه محرم سال بیست و چهارم از هجرت
 برسد خلافت بنیشت و مدت خلافت وی دو اوده سال و دو اوده روز است نقل است
 که روزی یکی از اصحاب بخانه آن حضرت میرفت و در راه بزنی نامحرم ماه کرد چون بخانه وی
 آمد فرمود که چه بوده است شمارا که کی از شما بخانه من در آمده است و در چشم وی از زنا اثر
 می یابم آن شخص پیش آمد و گفت با خلیفه بر حق بعد از رسول الله چه هم می نازل میشود و تو
 این وحی نیست بلکه نور است که حق تعالی به بندگان خود عطا می نماید نقل است
 که در آن شبی که با مد او آن شهادت یافت حضرت شاه رسالت را بخوابید که میفرمایند
 عثمان امروز پیش از افطار خواهی کرد لا جرم روز دیگر کسان خود را بگذاشت که با مخالفان
 مقاتله کنند و سادات شهادت یافت در صاحب شواهد النبوت میفرماید که یکی از ثقات
 گفته است که در طواف کعبه بودم نا بینا می را دیدم که طواف کعبه میکرد میگفت خداوند مرا
 بیا نزد گمان ندارم که مرا بیا نزدی گفتم سبحان الله در چنین جای چنین سخن نا امیدانه
 میگوئی گفت از من گناهی عظیم صادر شده است که امید غمخو آن ندارم گفتم آن که است گفت
 آن روز که امیر المؤمنین عثمان را محاصره کردند من بایک از مخالفان وی سوگند خوردم که اگر
 عثمان کشته شود بر روی برهنه وی طبا بنجی بر من چون وی شهادت یافت بخانه وی در آمد
 دیدم که سر وی در کنار خاتون وی است بخاتون وی گفتم که روی عثمان را برهنه کن گفت
 مقصود تو چیست گفتم سوگند خورده ام که طبا بنجی بر روی برهنه وی نهیم خاتون بگریست و گفت
 پیچ نگاه میداری حق صحبتی با رسول خدا صلی الله علیه و سلم و حق اینکه دو دختر حضرت پیغمبر
 علیه صلوٰة الملك الا که در تلاح وی در آمدند و چند فضائل را بر او بیان کردند از استعاضه امینی مر
 مانیکه با من بودند شرم خورده از اینجا برگشتند و من بآن اثقات کرده در روی خلیفه بر حق
 برهنه نموده طبا بنجی بر روی وی زدم خاتون وی که می پرسید و گفت ای ظالمی بر من خدا بر تو
 رحم کند و گمان ترا تا مرز دست ترا نشکند و چشمت را کور گرداند و الله که هنوز از آن است

سہی و پنج یاسی و ششم از ہجرت پر سند خلافت اجلاس کرو مدت خلافت سی پنج سال و ستر
 ماہ بود و بعد از دیگر چار سال و نہ ماہ دوسے امام اول ستائند اثنا عشر و امام احمد حنبل
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ میفرمود کہ از پنج یک اصحاب کرام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آنقدر فضائل
 ہیں نہ سیدہ اند کہ از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ رسیدہ اند و صاحب کسیر الاقطاب
 تحریر فرماید کہ روزے ہر چار اصحاب کبار حاضر خدمت حضرت شاہ رسالت بودند کہ اول
 حضرت عقیلمتو بہ صدق اکبر شدہ فرمود کہ در شب معراج از جناب بانی خرقہ فرمایا عطا شدہ
 جالا اگر انشاء عطا کنیم حق آن چہ ادا خود ہند کہ عرض کرد کہ صدق و رزم و صداقت کہ من بعد
 بطاروق اعظم مخاطب شدہ ہمان تقریر از زبان گوہر افشان فرمود وی عرض کرد کہ عدل
 کم دد او ظلم از ظالم بستانم پس از ان یحسان بن عقیان مخاطب شدہ فرمود کہ اگر خرقہ
 فقر تو عطا کرد و شکر یہ آن حبیبیت او بعرض پرداخت کہ چار و رزم و تحمل پیش گیرم عرض چو
 نوبت جواب باصواب بحضرت ابو تراب رسید گفت کہ اگر خرقہ عطا لہ فقرا بین فقیر عطا فرمایند
 در شکر یہ آن پردہ پوشی کمتر و حتی الامکان در ستر عیوب بندگان حق سہمی مودہ بکار بریم
 و عفو تقاصیر خلق پیشہ خود سازم حضرت شاہ رسالت ازین تقریر پذیر بنجابت خود ہند شدہ
 فرمود کہ این جواب حسب مدعای فقیر محمد و رضای الہی گفتمی بگیر این خرقہ فقر الہی اگر حق
 و پویش کہ شاہنشاہ ولایت و پیشوای اولیای امت شدی و پروایات صحیحہ ثابت
 کہ چون آن حضرت پامی مبارک بر رکاب می نشاند اقتلاح تلاوت قرآن میکرد و چون پایہ
 بر رکاب گیرے بر حتم قرآن می نمود و نقل است کہ روزی جناب ابو تراب بعد ادا ای نماز با باز
 در مسجد کوفہ نشسته بود شخصی را فرمود کہ بفلان محلہ برو در انجا مسجدی است و متصل مسجد
 خانہ است و در ان خانہ زن و مرد با ہم جنگ نزاع میکنند ہر دو را پیش من حاضر کن
 آن شخص برقت و ہر دو را حاضر آورد و حضرت امیر با ایشان مخاطب شدہ فرمود کہ امشب
 چرا با ہم نزاع و فساد میدارنیتد مرد گفت کہ امشب نکاح من با این زن بستہ اند چون پیش
 وی در آمد نفرتی و طبیعت من پیدا شد خود را از دو باز داشتہ و خواستم کہ طلاق ہم ازین زن
 زن با من نزاع و جنگ میکند پس حضرت امیر زن را در خلوت بردہ بحالت تنہائی از وی پیچید

که سختی پیوسته بودیم باید که جواب باضواب بگوئی و دروغ و کذب را در آن راه ندهی و آن
 نیست که تو در آغاز جوانی با پسر عم خود محبت داشتی و او نیز شیفته محبت جلال تو بود و پدر تو خواست
 که ترا بزنی بوسی دهد آخر شبی با هم جمع شده مجامعت کردید و تو آبستن شدی و آن را زار اباد
 خود گفتی و از پدر خود پنهان داشتی چون وقت وضع حمل آمد شب بود مادر ترا از خانه بیرون برد و تو
 پسر زائیدی و در خرقة چمپیده بیرون دیوار خانه بینداختی گئی آمد و دوی را بوسی کرد شک
 بسوی سنگ انداختی آن سنگ بر سر کودک خورد و سرش شکست و خون روان گردید پس
 مادر تو پاره از ازار خود بردید و سر کودک بر آن بست و هاجنا پسر را گذاشته بماند خود رفتی
 بار دیگر از نسبت پدر کمال دی چه شد زن گفت که همچنین است یا امیر المومنین آنچه گفتی راست گوهر
 راستی گفتی و میخواهم که حالا بفرا می که آن پسر مرا که بر فرزند ماند یا بر دفرمود که داشت این کس را
 که شوهر خود کرده همان پسر است که سوداگر است او را از اینجا برداشت و با خود برد و پدرش نبود
 تا بزرگ شده و در کوفه آمد و ترا بخواند حق تعالی او را از زمین گناه داشت که با مادر خود مجامعت
 زن گفت اگر چه فرموده آن حضرت شامس را بدست و عین صدق است لیکن مرا بر این معنی
 برائی و دلیلی می باید تا بصدق و یقین قرین گرد و امیر المومنین بآن مرد خطاب کرد تا سر خود را
 برهنه سازد چون برهنه کرد و بر زن خطاب کرد که بین که نشان ضرب سنگ تا حال بر سرش
 باقی است زن چون نشان ضرب سنگ بر سرش موجود یافت سر در پان حضرت آورد و باز
 پسر گرفته راه خود پیش گرفت نقل است که وقتی اهل کوفه بخدمت آن حضرت آمده استغاثه
 کردند که آب فرات بطنیانی است ازین سبب زراعت ای امر دمان غرق در میان شده است
 و قریب است که آب جانب شهر هم رجوع کند بطنیانی آب شهر هم بریاید گردد از خدا بخواهید
 که آب دریا با نازه خویش که بود عود کند با شماع ابن التاج علی المرتضی علیه الصلوٰه و السلام بر دوش
 و پیراهن نبوی در آغوش و عصا گنجی در دست و عمامه احمدی بر سر کرده همراه اهل شهر
 بکناره فرات رسید و دو رکعت نماز بگزارد پس برخاست و بایستاد و بان عصا
 بطرف دریا اشارت کرد و بجزد اشارت یک ذره آب کمتر شد بحین بسته اشارت سه ذره آب
 از دریا کمتر شد چون نوبت اشارت چهارم رسید اهل شهر فریاد بردارند که یا امیر المومنین

پس زیاده این می خواهم که آب کمتر شود که این آب موافق اندازه اول است **نقل است**
 از بی بی اسامه بن عیسی رضی الله تعالی عنهما که فرمود حضرت خیر النساء خاتون جنت و اسے
 نیاز است فاطمه الزهرا که در شبی که علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه با من زفات کرد و زوی تبرسم
 زیرا که شنیدم که زمین با وی سخن میگفت با مراد ان اظهار این حقیقت نمود حضرت شاه رسا
 کردم آن حضرت چون شنید صبحه در آید از آن سر برداشت و گفت ای فاطمه بشارت باد
 ترا پاکیزگی نسل برستی که خدا تعالی فضیلت نهاد شوهر ترا بر سایر خلائق و زمین را فرمود
 که اخبار خود با و بگوید آنچه بر و میگذرد و خواهر گذشت از مشرق تا مغرب **نقل است**
 که حجاج بن یوسف که ظالم اظلم بود همه اصحاب و شیعیان می حضرت شاه را شنید ساخت آفر
 قنبر را که ظالم و فادار و خادم خود شکستار حیدر قرار بود پیش خود طلبیداشت و گفت که قنبر قوی
 گفت آری گفت مولای علی ابن ابی طالب هستی گفت مولای من حق تعالی است و علی ایست
 من است گفت از دین او بیزار شو گفت دینی فاضلتر از دین وی مرا شنا گفت ترا خواهم کشت
 بگو که بگذارم عذاب ترا بکشم گفت اختیار میدست تست بر عذاب که خواهی کشی لیکن هر خدا یک
 مرا خواهی کشت فردا بهان عذاب کشته خواهی شد و خبر کرده است مرا علی المرتضی که ترا میخواهد کشت
 که بدترین ظالمان روی زمین باشد حضرت قنبر از دست آن ظالم اکبر شهادت یافت
 و **نقل است** که وقتی علی مرتضی در بعضی سفر با پدر داشت که بلا رسید و بر است و چپ نگریست
 و گریان گریان از آن دشت پرا دیا برگزشت و گفت اندک همین است جا خوا بایندن نتران
 ایشان و محل کشته شدن ایشان اصحاب عرض کردند که یا امیر المؤمنین این چه جایی است
 فرمود که دشت کربلا است و اینجا قومی کشته شوند که بی حساب و برشت روند قاتلان ایشان
 را اندک درگاه آبی باشد **نقل است** که بروقت تو چه بیگ محض اصحاب شاه ابو تراب
 محتاج آب شدند بجای اشارت کرد که آنرا بکاوند این مقداری کاویدند سنگی نمودار شد
 که هیچ آفتی بر آن کارگر نمی گردید فرمود که این سنگ بالای آب است جدا کنید و بردارید
 لشکریان هر چند زور کردند نتوانستند برداشت آخر الامر حضرت امیر از فطرت خود سرود آمد
 و استین دست من پرست خود در روز دیده انگشتان زیر سنگ در آورد و در جیب برداشت

سنگ زایر داشته دور تر از خست از زیر سنگ چشمه آب شیرین و خوشگوار ظاهر شد تا همه
خوردند و برداشتند چون همه اهل لشکر سیراب شدند باز آن سنگ بالای چشمه نهاد و بجای بناشت
و متصل آن چشمه دیر می بود که راهی در اینجا سکونت داشت چون این حال بدیدند عظمای لشکر
پرسید که تو پیغمبر صلی گفت که تو فرشته مقرر می گفت که خیر گفت پس چه کسی گفت که
من علی امی و وصی پیغمبر آخر الزمان ام و دین ما اسلام است گفت دست بیاور و بدست من
ده که سلمان شوم حضرت امیر دست بدست داد و راهب مسلمان شد پس حضرت امیر از آب
پرسید که چه چیز ترا برین آورد که نزد آمدی و مسلمان شدی عرض کرد که بنای این دیر را چند
سال است و از بانی این دیر در اینجا کانی است که درین موضع چشمه ایست و در آنجا آن که
نگیست که کسی آنرا نداند و بزرداشتن نتواند مگر پیغمبر یا جانشین پیغمبر پس منتظر بودم که
آن شخص کی می آید امروز ترا دیدم که سنگ بر کنده و چشمه آب ظاهر ساختی وقت را که
قیمت داشت و اینچنینی جستم با فم حضرت امیر چون آنرا بشنیدم گریست چند آنکه محاسن مبارکش
تر شد و فرمود الحمد للہ الذی لم اکن عندہ غیبا و گفت فی کتبہ مسطور است پس آن راهب ملازم
حضرت امیر شد و پیش آن حضرت بابل شام مقامله کرد و چند آنکه شهادت یافت نقل است
که چون حضرت شاه رسالت از مدینه بکرمه متوجه شد بصرای رسید که آب نداشت مسلمانان
تشنه شدند رسول صلی اللہ علیہ وسلم از شتر خود آمد و فرمود که درین نزدیکی چاهی است
پس کیست از جماعہ مسلمانان که بر آن چاه برود و مشکها پر آب کرده بیاورد که رسول صلی اللہ
علیہ وسلم ضامن میشود او را به بهشت مروی بر فاست و گفت یا رسول اللہ من میرم پس
حضرت رسول اللہ را با جمعی از سقایان روانه سیوی آن چاه فرمود مسلمہ ابن الاکوع که
میگوید که من بآن جامعہ بودم چون نزدیک آن چاه رسیدیم آنجا چند درختان میوه دار بودند
از اینجا آدمی میب شنیدیم و آنرا بسیار دیدیم نتوانستیم که از اینجا بگذریم و با جماعہ باز گشتیم
و بعد از حضرت شاه رسالت عرض حال کردیم فرمود که آن جامعہ شیطانی بود که شما را از راه
اگر شما میرفتید هیچ گزیده بشما نمیرسید پس شخصی دیگر برخاست و عرض کرد که من میرم و رسول اللہ
وی نیز بجامعہ سقایان برفت و از اینجا باز گشت و درین اثنا شب در رسید و تشنگی بر اصحاب

و احباب آن حضرت علیه کرد آن حضرت شاه ولایت علی المرتضی ایامی رسول خدا باستان
 زاده است چاه گردید سلم بن الاکوع گوید که تا بیرون از لشکر آمدیم مشکها بر درش و شمشیرها
 در دست و علی پیش پیش نامیرفت چون نزدیک درختان رسیدیم آوازی بود که از آن
 عظیم بطور آمد به حضرت امیر بیچ خیال لغزمو و دوازدهم بود که مترسید و دل قایم دارید که هیچ
 گزند بر شما نخواستند رسید چون بمیان درختان درآمدیم آتش بومی عظیم افروختن گرفت
 بی آنکه هنرم سوخته شوند و بسیار سرمای بی جسم پیدا کردند و آواز بود که آواز میگردیدند پوش
 از برفت و حضرت امیر بای عد و فرمای خود بر آنها می نداد و میگذاشت تا بر لب آن چاه رسیدیم
 یک دلو داشتیم هرانی بن مالک یک دلو آب کشید آخر بسیار لبکست و دلو در چاه افتاد و آواز
 چاه آواز خنده و قهقهه برآمد حضرت امیر فرمود که کیست که در لشکر بایرد و دلو در سن دیگر ببارد
 اصحاب گفتند که کسی را طاعت آن نیست که از آن درختان بگذرد آخر حضرت امیر کمر بست
 و در چاه درآمد آواز خنده و قهقهه در چاه زیاد تر شد چون در چاه رسید بای آن حضرت با نوبت
 و غلظت عظیم از چاه برآمد و آوازی چنانچه کسی را خنق کرده باشد ظاهر میگذاشت تا که بفرمود
 با آواز بلند گفت الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله و الله رسول الله و با آواز داد که مشکها فرو گذار
 چون فرو گذار شدیم همه آب پر کرده بیرون آوردند بعد از آن آن حضرت و مشکها بروا شد و آواز
 یکبارگی مشکها بروا شد چون زید درختان رسیدیم از آنچه دیده و شنیده بودیم هیچ نبود چون
 از درختان بگذر شدیم آمد از می شنیدیم که آوازی بیچ می شنیدیم و آواز بود که آواز می شنیدیم حضرت امیر
 میخواند تا آنکه بگذشت حضرت شاه رسالت رسیدیم و علی المرتضی از دست با اسرار
 بحضور آن سرور بر اینیا عرض کرد قسم شده فرمود که هم این کار را نوازید مردان چنین کنند
 و الحمد لله که فتح یافعی و از جنگ جینان رو نشافتی و بروایات صحیح ثابت شده که
 خدا ایستاده بپاس خاطر حضرت شاه ولایت و دیار سقنفس فرسود و آفتاب از مغرب باز
 گردانید یکی بعد باب رسالت آب که حضرت نبوی بکلمت نزول وحی تبار برانوی شاه
 ولایت داشت چون حالت نزول وحی در کشید آفتاب مغرب سید و ناز عصر حضرت امیر تقی
 گردید چون آن حالت رخ گشت حضرت رسول علی منطاب و پر سید که نواز عصر گذارد و حضرت

که با شارت گذارده ام و ترک نمودم که سربارک آفتاب را از زانوی خود بردارم
 با سلاح این حال سید عالم صلی الله علیه و سلم دست مناجات برگاه قاضی الحاجات برآور
 و عرض کرد که الهی علی نماز عصر نگذارده است آفتاب را حکم شود که باز ظاهر گردد هنوز از
 و عافراعت حاصل نشده بود که آفتاب ظاهر گشت و پرتو آفتاب بر کوه دشت تابفت
 و علی المرتضیٰ حسب المدا با دای نماز پرداخت و آن روز بوقت غروب آفتاب وادی
 همچون آواز آیه شنیده میشد دوم بعد از نماز سرور کائنات بوقت توجیه حضرت امیر بسوی
 بابل چون خواست که از آب فرات بگذرد وقت نماز عصر بود با طالع اصحاب نماز عصر و اگر
 و دیگر یاران که بگذرانیدن چارپایان و غیره اسباب از روی مشغول بودند وقت نماز قضا
 کردند و آفتاب مغرب افت ازین ممر حیران و پدید نشان نجدت آن حضرت آمدند حضرت امیر
 دست بر عابد داشت و بختاب حضرت و ابی حمزه ای روز آفتاب کروی احوال آفتاب گشت
 و همه اصحاب نماز عصر بوقت او کردند چون از نماز فراغت یافتند آفتاب غروب و در وقت
 اوادی بودند که از آفتاب گوش زد میگشت همه شب و تبلیل برداشتند نقل است
 که حضرت امیر کرم الله وجهه شخصی را از لشکر خود بآن مہتمم پیدا داشت که اخبار لشکر و بیجاوی
 بن ابی سفیان میرساند و روزی از وی پرسید او انکار کرد فرمود که اگر راست میگوئی
 سوگند یاد کن آن شخص سوگند خورد و فرمود که قسم دروغ بر زبان آورده حق تعالی ترا کوگرد
 پس یک هفته نگذشت که نماینده نقل است که روزی امیر المومنین علی ساجد مجلس
 خود سوگند داد و گفت که هر که زبانی حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰۃ والسلام را تحقیر کند
 است که من کنت مولا علی مولا گوای و میده و پاس خاطر من دروغ نگوئی پس دو اذنه
 حق در حاضرین محفل گوای دادند چون شخص دیگر هم از واقعات این حال در آنجا حاضر بود
 خاموش ماند و زبان را به تکیه آن نکرد حضرت امیر بوی مخاطب شد و فرمود ای شخص
 با وجود و قوت این حال زبان شهادت نکشادی و گوای راستی ندادی گفت پیر شده ام
 و بسبب ضعیفی حواس قوت حافظه من گم گشته است و اینی از یاد من فتنه حضرت امیر چون این
 سخن آن کتاب شنید گفت الهی این شخص میده و دانسته حق را در پرده کذب پنهان است بسراغ پنهان

فی الحال کور شد و از مجلس برخواست مگر نابینا و سوکوی دیگر چند کسان هم که دیده و دانسته
 گواهی نداده بودند کور گشتند و از آنجمله زید بن ارقم بود میگوید که من هم در آن مجلس حاضر بودم
 و شهادت آن پنهان داشتم حق تعالی روشنی چشم مرا برده الحال بر فوت آن شهادت ایشیام
 و استغفار میکنم نقل است که روزی حضرت امیر بالایی منبر معلی میفرمود که انا عبد الله و الله
 رسول الله و انت بنی الرحمة و تاج سیدة النساء اهل الجنة و و جیاد و لیا فی العالمین پس هر که
 بن از من دعوی کند خدا یتعالی او را بید می گرفتار کند شخصی از آن مجلس برخاست گفت
 که کیست که از وی دعوی نماید که گوید انا عبد الله و الله رسول الله فی آخره بجز دین تقریر
 نور اجنبی و فساد می در دماغ پیدا شد و بنیاد چنانچه پامی او را درگفتند و از مسجد بیرون گشتند
 تا بزیست مجنون و دیوانه بود نقل است که چون حضرت امیر کرم الله وجهه اهل کوفه را بفرمود
 محمد بن ابی بکر رضی الله عنهما تحریض کرد اجابت نکرد گفت ای شخصی ابراهیل این شمشیر
 گردان که هرگز برایتان تراحم نمکند پس همان شب حجاج بن یوسف ظالم متولد شد و از دست
 او بر سر اهل کوفه رسید آنچه رسید نقل است که روزی معاذ بن ابی سفیان حاکم شام
 با خود گفت که تیری باید اندیشید که عاقبت کار خود بدنام حاضران مجلس گفتند که دین با
 شما از عهد و امانت کید گفت من آنرا از علی المرتضی معلوم می توانم کرد که هر چه بر زبان و س
 بگذرد حق خواهد بود پس کس را از معتدیان خود طلبید و گفت که با تان کید گیر کسی که برود و چنان
 مسافت یک مرحله باقی بماند از آنجا علیحد شده هر یک بعد از دیگری کوته و آید و خبر مرگ را بشنود یا در شهر
 کس با کید گیر متفق المفظ و کینه بان باشد در ذکر بیاری و روز مرگ ساعتی مضر قبر و گزانه نماز و غیره
 آن هر سه تن گفته معاویه و آن کوته شدند چون قریب رسیدند شخصی از آن تن اول در شهر آمد و بآل شهر
 خبر مرگ معاویه رسانید مردمان او را بخدمت حضرت شاد و الاجاه فرزند و خبر فوت معاویه بآل و بی بوض رسانید
 آنحضرت آن خبر تیغ التفات نفرمود روز دیگر شخص دوم داخل کوته شد و تصدیق خبر فوت معاویه نمود
 روز سوم شخص ثالث کوته آمد و خلفایان هر دو شخص تصدیق کرد و هجاء با کید بجناب حضور حضرت
 رفته عرض کردند که در سه روز کس متواتر از شما رسیدند و بجهت ظاهر کرده اند که معاویه قاتل اهل بیت
 و شمشیر در قوت و نیست مانده باستماع این معنی حضرت امیر رو شوق فرمود که کلاه او را داما میکشاس این کس

بخون شهادت نصاب کرده نشود و اشارت این کس بجانب خود کرد و چون این صبر
 بساوید رسید خوشحال شد و دانست که شهادت علی مرتضیٰ قبل از وفات وی است
 و در راحت القلوب تحریر است که روزی چند جوید در بازار مدینه نقشه بود
 و با هم ایشان گفتگو می احوال علی المرتضیٰ در میان بود و هرین اثنا مسلمانان سائل
 کردند و بروی جہودان آئود سوال طعام کرد جہودان متعجب گردیدند که تو مسلمانان و در دنیا
 نیکو آدمی نزد شاه مردان علی برد که هر چه خواهی بیایی هنوز سائل بجواب پیرداخته بود
 که شاه مردان از دور پیداشد جہودان گفتند که اینک شاه مردان می آید پیش او برو و سوال
 کن سائل از اینجا برگشت و بخدمت حضرت شاه حاضر شد قصه پر غصه خود بیان کرد چون حضرت شاه
 چیزی با خود همراه انداشت با خود اندیشید که این جہودان با سائل متعجب کرده او را نزد فرستاده
 حال حیف است که سائل محروم رود پس دست او گرفت و پنج بار صلوٰۃ خمسہ خواند و در دست
 دم کرد و بند نمود و فرمود که برو سائل از اینجا پیش جہودان آمد پرسیدند که از شاه مردان چه
 یافتی گفت آن مرد خدا پنج بار درود صلوٰۃ خمسہ خواند و بر دست من دم کرد و بنی من بند
 کرده رخصت ساخت و دست من تا حال بند است گفتند باز کن چون باز کرد دیدند که پنج
 وینار در دست سائل است حیران ماندند و فی الحال بخدمت آن حضرت آمد و هدایت یافتند
 عارف نامی مولانا عبد الرحمن جامی در شواہد النبوت میفرماید که یکی از صالحان گفته که
 شبی در خواب دیدم که قیامت قائم است و همه ظالمان را در میدان مشرط حاضر آورده اند و
 دیدم که حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بر حوض کوثر نشسته و یکتا بر او سید الکونین
 حضرت مسیح بن جعپ و راست سر و در کائنات ایستاده خلق را کوزه جامی آب عطا میفرماید
 من هم بخدمت ایشان رفتم و آب طلبیدم فرمودند که بلا اجازت جناب بآب نال ما بتیاب
 نمی شود پس بخدمت حضرت شاه رسالت رفتم از آن جناب آب خواستم فرمود که ترا آب
 حوض انقیاب نیست که آنگی تو شخص هستی که علی المرتضیٰ را بگریه بدو تو من نیکی عرض
 کردم که یا رسول اللہ تیرسم که اگر او را من کتبه او قصه ملاک من کند از استماع چنینی حضرت
 کار دمی مصقول از قبل بر کوزه من داد فرمود که برو باین کار و آن دشمن علی را بکش

با آن کار و پیش می آمد و او را یکشنبه و باز گذشته حال کشتن می بخیرست حضرت رسول مقبول عرض
کردم فرمود که با حسنین این محب علی را آب کوثر بید که حق محبت او کرده است من کوثره آب امام بن
گرفتم گر باندازم که نوشیدم یا نه که از خواب بیدار شدم و تمام شب از بول این خواب بیدار بودم
تا آنکه صبح دیدم ناگاه او از مردم برآمد که فلان شخص مشابیه جاسه خواب گشته شده وقت نمازگاه
حاکم آمد و همسایگان را بگذاشت که گرفتار کردند گفتیم سبحان الله این خوبست که من یدم و حق سبحان الله تعالی آنرا
راست کرده است حالا همسایگان بگذاشت گرفتار شده اند ایشان درین بار گرفتار گذشتن شرط دیدار می
بسیر با خاتم پیش حاکم رفته گفتم که این مقتول را من کشته ام دیگر مردان بی گناه که گرفتار پنجه بلا اند
ایشان را خلاص باید کرد و همه احوال شنیدند و بر حاکم ظاهر ساختم چون بشنید گفتم تو هم در محققه
بی جرم هستی و مقتول خود بسزای کردار خود رسیده است امام مستغفری درج کتاب
خود کرده که شخصی بنخیر در حق حضرت امیر مدام تقریر میکرد مسعود بن مالک رضی الله عنه در
حق دی دعای بد کرد تا آنکه روزی آن شخص بر شتر سوار شده در مسجد آمد و شتر خود بدو را از مسجد
گذاشته خود در حلقه مردم نشست درین اثنا شترش از جای خود جریست اندرون مسجد
آمده بهر دوست خود آن شخص را گرفت و زیر سینه خود نهاد و نشست استخوانش باره پاره
شدند و بگرفت و حضرت سید کوثین امام حسین رضی الله عنه میفرمود که چون بر تاج
بن هشام از طرف حاکم شام حاکم مدینه عالیه مقرر شد بر و زحمه همه اکابران مدینه را در مسجد خود
جمع میکرد و مرا نیز پیش منبری نفاذ و بعد خطبه در حق و الله ماجد بن علی ناسرائی گفت و سخنان
لا طایب فیهم و لا طایب فیهم و صبر میکردم روزی به پهلوی من نیز میگردید و بودم و بهمان
حال در خواب افتادم دیدم که در روضه عالیه نبوی صلی الله علیه و سلم حاضرم و قبر آن حضرت
بشکافت و مردی سفید پوش برآمد و گفت یا ابو عبد الله کلام ابن هشام نافه جام ترا گلین
می سازد گفتم آری بحالت ناجاری می شنوم و خون جگر میخورم گفت چنان خود بکشاد و بین
که خدا تعالی با او چه کرد چون چشمها کشادم دیدم که ابن هشام بدو انجام بدترین و بدتر
علی المرتضی علیه السلام بدتر جان خود دارد چون تمام کرد ویر خاست خواست که از منبر فرو آید
پایش از منبر بلغزید و بر افتاد و گردنش شکست و هل اسفل اسفلین گردید و نقل است

که چند سال بعد از وفات جناب ابو تراب کافر می سیاه دل که آباد اجداد او به پنج شیر کمر
 آمدند بقتل رسیده بودند و بن فیس نام بمقام نجف اشرف رسید و وقت شب اندرون
 روضه عالی رسیده خواست که مرقد مقدس آن حضرت را کند و نقش مبارک بر آورد و هنوز
 آسیبی به هزار پر انوار نرسیده بود که دو انگشت دست حق پرست از قبر بر آمدند و
 یک ضرب حیدرے کار آن کاره با تمام رسانیدند علی الصبح چون مجاوران حرم
 کوهر بار نقش پر ادا بار آورند چون روضه منوره یافتند آینه در احتیاط که مسیودت و گوشت
 که تا حال سوراخ که از اینجا انگشت های مبارک بر آمده بودند موجود است و او ثاب
 بران دو گوهر گران بها که با موت حسینی موسوم اند بران سوراخ بطور نگین نصب
 رده است و محقق می باد که حضرت مرتضوی پیشش خلیفه عالی داشتند یکی امیر المومنین حسن
 دوم امیر المومنین حسین سوم کیل بن زیاد چهارم خواجہ ابوالیس قربی پنجم قاضی ابوالقاسم سرج
 بن بانی بن زید انجاری ششم خواجہ حسن بصری رضوان الله عنهم اجمعین و سلسله با
 مالیه قزاقی عظام و مشایخ مذکور الاکرام روضه زمین همین خلفا بسته مرتضوی منتهی می شود
 و وفات آن جامع الکملات بقول صحیح تاریخ هفتم ماه رمضان المبارک سنه جلیم
 زنجیرت شاه نبوت بوقوع آمده و بیست و یکم ماه رمضان نیز گفته اند و آن حضرت از دست
 ابد الرحمن بن یحیی شریعت شهادت بخشید و عمر آن حضرت با اتفاق اکثر اهل سیرت و
 سالست تاریخ وفات حضرت شاه ولایت از مؤلف
 رفته شاه علی مظهر انوار جل جلاله و دین بنی یافت از آبادی که زاهد یک چوب تاریخ
 و حالش میتم از خرد باز نداشت که بادی با و می ایضا از مؤلف
 مرتضی شیر خدا شاه جهان عاشق الله و محبوب بنی حامی دین جانشین مصطفی
 شاه قازق پهلوان متقی که گشت چون از فرش بر عرش عروج شد از دل
 متعلق شد غلج نیز گفتم رفت محبوب از زمان که ما شود تاریخ و شش منجلی بنده حق
 رفت چون بیرون زد بهر که یافت آخر صورت مولی ولی از زمین چون رفت یار
 یافت از سال فوتش آگهی بدو و ذوال هر اهل ل از دقاتش مانند بیدل کیدی

تاریخ حیات
 حضرت شاه
 ولایت از
 مؤلف
 تاریخ
 هفتم
 ماه
 رمضان
 المبارک
 سنه
 جلیم
 زنجیرت
 شاه
 نبوت
 بوقوع
 آمده
 و بیست
 و یکم
 ماه
 رمضان
 نیز
 گفته
 اند
 و آن
 حضرت
 از دست
 ابد
 الرحمن
 بن
 یحیی
 شریعت
 شهادت
 بخشید
 و عمر
 آن
 حضرت
 با
 اتفاق
 اکثر
 اهل
 سیرت
 و
 سالست
 تاریخ
 وفات
 حضرت
 شاه
 ولایت
 از
 مؤلف
 رفته
 شاه
 علی
 مظهر
 انوار
 جل
 جلاله
 و
 دین
 بنی
 یافت
 از
 آبادی
 که
 زاهد
 یک
 چوب
 تاریخ
 و
 حالش
 میتم
 از
 خرد
 باز
 نداشت
 که
 بادی
 با
 و
 می
 ایضا
 از
 مؤلف
 مرتضی
 شیر
 خدا
 شاه
 جهان
 عاشق
 الله
 و
 محبوب
 بنی
 حامی
 دین
 جانشین
 مصطفی
 شاه
 قازق
 پهلوان
 متقی
 که
 گشت
 چون
 از
 فرش
 بر
 عرش
 عروج
 شد
 از
 دل
 متعلق
 شد
 غلج
 نیز
 گفتم
 رفت
 محبوب
 از
 زمان
 که
 ما
 شود
 تاریخ
 و
 شش
 منجلی
 بنده
 حق
 رفت
 چون
 بیرون
 زد
 بهر
 که
 یافت
 آخر
 صورت
 مولی
 ولی
 از
 زمین
 چون
 رفت
 یار
 یافت
 از
 سال
 فوتش
 آگهی
 بدو
 و
 ذوال
 هر
 اهل
 ل
 از
 دقاتش
 مانند
 بیدل
 کیدی

از دل و جان در دکن سرورده بنیاد علی مولی علی مولی علی امیر المومنین حسن بن
 علی المرتضی رضی الله تعالی عنه کینت وی ابو محمد و لقب و سنی و سید است
 ولادت با سعادت وی در مدینه منوره بسال سیوم از هجرت نبوی بوجود آمده در نیا و رمضان
 المبارک خیر علی علیه السلام نام نامی وی بخط طلاء بر قطعه حریر بشتی نوشته بطور هدیه بخدمت
 حضرت شاه رسالت آورد و گفت که نام این فرزند ولید حسن کیند و با قوال صحیح است
 شده که امام حسن رضی الله عنه از سینه تا فرق عینه شبیه آن حضرت صلی الله علیه و آله
 بود که روزی امیر المومنین صدیق اکبر حسن را بر دوش خود گرفته بود و سوگند میخورد که
 والله این شبیه رسول مقبول است و شبیه علی و علی رضی الله عنه آنجا ایستاده بود و دست
 و نقلست که حضرت حسن بیست و پنج حج پایاده گذارده بود و نقلست که روزی
 حضرت رسالت آب پیش بر آمد در حالتیکه حسن بن علی بادی بود و میفرمود که این پسر
 سید است زود باشد که خدا تعالی اصلح کند و واسطه وی در میان دو گروه از مسلمانان
 و این اشارت بواقعی بود که بعد از شهادت حضرت شاه ولایت در میان دو فریق یعنی
 شیعیان علی و فرقه معاویه صلح در میان آمد و حضرت حسن دست از خلافت برداشته بآباد
 تقویض نمود و عهد نامه بچند شرائط تحمید گشت و صاحب شواهد النبوت بر دست
 ابو هریره رضی الله عنه میفرماید که یک شب حسن بن علی پیش جناب سالت آب بود و چون
 یکپاس شب بگذشت بحسن فرمود که پیش مادر خود برو من عرض کردم که اگر حکم شود
 من پاره کلاب صاحبزاده و الا جناب بروم که شب تاریک است فرمود که لا اگاه برقی
 از آسمان روشن شد و امیر المومنین حسن در روشنی آن بجان خود رسید نقلست
 که روزی حضرت حسن بایک از اولاد زبیر رضی الله عنه در سفر بود شب زیر نخلی که خشک بود
 فرود آمدند این زبیر گفت کاش برین نخل خرمای تر بودی تا بخوردی فرمود که میخواهی
 که خرمای تر بخوری گفت آری پس دست بدعا برداشت و خرمای تر از دعا فارغ نشده بود
 که نخل خرمای تر شده بارور گردید و شتر باقی همراه بود گفت واه چه عجب سحر است فرمود که
 والله این سحر نیست دعای است سجاد که حق تعالی از فرزند ان پیغمبر قبول میفرماید پس

محسن دین حسن امام جهان پادشاه چشم علی دسلے زمان مہ چون محب جناب نبوی بود
بس محب دست مال جلالت آن مہ نیز گو سال جلالت آن شاه مہ انری یار سر کبر و در آن
امیر المؤمنین سید اقلین حسین بن علی رضی اللہ عنہ مکینت وی ابی عبد اللہ
و ابو الایمہ و لقب وی شهید و سید الشہداء است دومی امام سوم است از ائمه اثنا عشر
ولادت وی در مدینہ روز سہ شنبہ چارم ماہ شعبان سنہ سوم یا چارم از ہجرت نبوی است
و مدت حمل وی شش ماہ بود و در عالم ہیچ فرزند می شش ماہ بود و دنیا مدہ مگردی و حضرت
بیمبھی علیہ السلام و میان ولادت امیر المؤمنین حسن و علق فاطمہ رضی اللہ عنہا پامیر المؤمنین
حسین پنجاہ روز زبودہ است و با اشارت حق حضرت شاه رسالت اور حسین نام کردہ دوی
جملی بود کہ چون در تاریکی نشستی از بیاض حسین و بریق رخسارہ وی بوی راہ بردند
و در را از زمینہ تا پامشاہت بود یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شاه نبوت میفرمود
کہ حسین از من است و من از حسین خدا ایتالی دوست دارد و آنرا کہ حسین را دوست دارد
و غوار کند آنرا کہ دشمن حسین باشد نقل است کہ روزی سید اقلین حسن و حسین رضی اللہ عنہما
در محن خانہ نبوی پیش حضرت غاتم الرسالت کشتی میگرفتند رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مر حسن را میفرمود کہ بگیر حسین را بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا گفت کہ یا رسول اللہ بزرگی را
میفرمائی کہ خود را بگیر و رسول مقبول فرمود کہ ایک ببرل حسین را میگوید کہ بگیر حسن را و
نقل است از امام انجاریت رضی اللہ عنہما کہ گفت یا رسول اللہ من خوابی دیدہ ام کہ
از این سخت تر سپیدہ ام فرمود چہ دیدی گفت دیدم کہ پادہ از جہم مبارک تو بہریدہ نمود
و کتاہن نهادند فرمود کہ نیک دیدہ فاطمہ پسے خواہد آورد کہ در کت رتو پر در شش
خواہ یافت و بعد از تولد در کتاہ تو خواہند نهاد و نقل است کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
حسین علیہ السلام را بر این راست خود می نشانہ داد با ہم پیر خود را بر این پس پس
بمدینہ حالت روزی جبرئیل علیہ السلام در رسید و پیغام حق رسانید کہ ما این ہر دو را پیش
تو جمع نخواہم داشت یکی را ازین ہر دو خواہم گرفت اکنون ازین ہر دو یکی را اختیار کن
حضرت شاه رسالت و دول اندیشہ کہ اگر حسین وفات کند و فراق وی جان من جان علی

و قاتله میوز و اگر بر او ایم بود و در زمان صفت بجان من باشد من در دالم خویش
 اختیار کردم که طاقیت ندارم که علی و قاتله را نکشیم به بنیم پس بعد از سه روز از برائیم
 و ثبات یافت نقل است از امام سلمه رضی الله عنهما که شبی از رسول الله صلی الله علیه و سلم
 از خانه بیرون رفت و بعد از زمانه دراز باز آمد و پیده میوی و بخار آلود و چیزی در دست
 گرفته گفتیم یا رسول الله این چه حال است که بر تو مشا به میکنم فرمود که آن شب مرا یحیی
 بر دهنده از شریقی که آنرا که بلا گویند و حاجتی نقل حسین و دیگر فرزندانم بمن نمودند و من خود عباس
 ایشان بر حیدم که در دست موجود است و دست بگذاشت و گفت این را ایشان نگذاشت
 چون من او را از دست رسول الله گرفته خالی بود و سرخ آزار دیشیشه انداختم و سر آنرا محکم
 به بستم غرض چون حسین ابن علی را بسفر عراق التشریف برد آن شیشه را به دست و زیر چرخ آورد
 و نگاه میکرد و دیگر لیستم چون روز دهم محرم رسید اول روز آنرا دیدم که بحال خود بود
 چون آخر روز نگاه کردم آن خاک در آن شیشه خون تازه شده بود و دانستم که حسین شهید شد
 و از این عباس رضی الله عنه روایت است که رسول صلی الله علیه و سلم وحی آمد
 که یوحنا قتل یحیی پیغمبر علیه السلام هفتاد هزار کس را بقتل رسانیدیم و یوحنا خون فرزند تو
 حسین دو بار هفتاد هزار کس را خواهم گشت چنانچه همچنان بوقوع آمد و بر و ایات
 صمیمه ثابت شده که هیچکس از قاتلان حسین و از اصحاب ایشان نماند که پیش از مرگ نصیحت
 نشد و بیلا مبتلا گشت و به بدترین وجه هلاک گشت که تفصیل مفصل هر یک مودعی که بدین
 کتب پانزده مثل روضه الصفا و بیباک و غیره تحریر است نقل است که چون سران
 می آمدند زیاده اصحاب وی که قاتلان امیر المومنین حسین بودند در مسجد کوفه آوردند
 و به کینه در آنجا گشت بود تا گاه همه آواز بر آورده که آمد چنانچه ارمی سیاه نمودار گشت اول
 بر سر همه قاتلان گشت آنکه آن در سوراخ بینی عبد الله بن زیاد گرفت و ساقی
 در تنگ کرد و بیرون آمد و گرفت و غائب شد بعد ساعتی باز آمد و در گاتنه که اول کرده بود
 که در رفتن بچشمین چند بار آمد و رفت نمود نقل است که شرفی بخوش تمام حسین
 مقداری از سرش از غارت مال حسین یافته بود و قدری از آن در شرف خود

و صاحب شوهد البیوت میفرماید که امام علی بن الحسین وقتی وقت شریف نماز تجمعه بود
 البلیس بعین بصورت اثر دبا متمثل شده بیامداد بر از نماز باز دارد وی بوی التفات نکرد
 پس پاوی را گرفت و نمیش زد لیکن حضرت امام با وجود دور و شدید و آماس پا دست از نماز
 برنداشت پس حق تعالی بهانوقت بر او متکشف گردانید که این شیطان بعین است ملائجه
 بر روی وی زد و لاجول خواند صورت اثر دبا متمثل برود گشت و در هوا نماز گشت آواز
 او غیب شنید که یازین العابدین ازان روز لمقب یقیب بنی العابدین شد **نقل است**
 که وقتیکه حضرت علی اراده و هنو کردی و مستعدا دای نماز گشتی رنگه خساره اش نزد
 دلرزه بر اندام افتادی چون اصحاب باعث انجمن ترس و هراس پرسیدند فرمود که
 چون رفتن پیش حاکمان مجازی خالی از خوف و هشت نیست پس شخصیکه در نماز پیش
 حاکم بی نیاز استاده گردد و چگوندر خالی از ترس و هشت باشد **نقل است** که وقتی حضرت
 زین العابدین در خانه خود نماز میگذاشت از اتفاقات آتش در خانه اش افتاد هر چه که
 حاضرین مجلس فریاد فریاد کردند و گفتند که یا ابن رسول الله النار النار آن حضرت
 سر از سجده برنداشت و بطاعت مشغول ماند چون آتش بنشست دومی هم از نماز
 فراغت یافت اصحاب اجاب عرض پروا شدند که چه چیز ترا از انظار ای ابن آتش
 بازداشت فرمود که ترش آتش در رخ **نقل است** از زهری رضی الله عنه که چون عبدا
 بن مروان حضرت زین العابدین را محبوس ساخت و بندای گران بر دست برانداخت
 و نگهبانان شدید بجاظت آن حضرت مامور کردند من از راه فرط محبت که مرا بنده است
 آن حضرت بود بدروازه محبس رفتم و بهر از منست اجازت ملاقات آنحضرت از پاسبانان
 محبس حاصل کرده بخدمت آن پادشاه ولایت رسیدم و آغنا بجا جان غالب دیده بجنبان
 شدم و از فرماگر سر ای چشم و بین کردم که کاشکی من بجا شاور بجا بود حضرت امام باسلام این
 کلام بخندید و فرمود که بند بجان و کسل و هم و غیره بلا دولت موردنی ماست و درین بلاد رتبا
 ولایت ما عروج می یابند و ازین زنجیر که در پا و ازین طوق که در گردن و ازین دکل که در دست
 است هیچ اذیتی در نمی یابیم اگر خود را می بینم حق است از خود دور کنیم پس زنجیر از پا و دکل از دست

و طوق از گردن بسلترین و جوه بر آورد و درینداخت و قانع بنشست گفت که ازین بند
 که بر من است هیچ علم ندارم تو خوش و خورم برو پس سر در قدم آوردم و رخصت گشتم چون چهار
 روز برین حال بگذشتند شنیدم که حضرت امام از بند می خانه تشریف بر و روز پنجم و طوق و غیره
 به اینجا بگذشت نگهبانان هر چند بیستند نیافتند بعد از آن روزی پیش عبدالملک مروان
 رفتم از من حال علی بن حسین استفسار کرد گفتم که او سید است از پسران شاه رات صلی الله
 علیه و آله و عقبول ایزدی عبدالملک گفت که او در بند مایه از بند می خانه غالب شده همان روز
 و محض سست از خانه که دیگر کسی را در اینجا و علی بنو پیش من آمد و گفت او چرا در این سست بود
 یعنی این گفت و غالب شد من در آن وقت هر چند خواستم که سخن بگویم لیکن از فرط شرم
 رخت زبان من حرکت نکرد و نقل است که روز سه علی بن حسین رضی الله عنه بایست
 از او لاد و اصحاب خود برای تفریح طبع بصحرای تشریف برد چون در آنجا سفره نهادند و
 دست بطعام بردند آهویی از پیش آنها گذر کرد آن حضرت روی بسوی آهو کرد و گفت
 سست علی بن حسین بن علی ام و مادر من فاطمة الزهرا است بیاد با من طعامی بخونی احوال
 آب بخورست حاضر شد و قدری طعام تناول نمود من بعد برخاستم و روان شد و بچند
 از زنان آن حضرت باز عرض پرداز شدند که میخواهم که بار دیگر آهو را بخوانی فرمود
 که اگر شما او را پناه دهند دست تعرض بسوی ترسانند البته باز میخواهم غلامان قبول
 کردند پس فرمود که اسی آهوی من علی بن حسین بن علی بن ابی طالب و مادر من فاطمة الزهرا
 دختر رسول صلی الله علیه و سلم است باز بیا و چند قطعه طعام بیا بخور آهو باز آمد و طعام
 خوردن آغاز نهاد غلامی از غلامان آن حضرت دست بر پشت دی رسانیده آهوی
 را در دوان روان رو بصحرای آنها داد آن حضرت از وقوع این حال بر آشفت و گفت تو
 پناه مرا بر انداختی بار دیگر تو سخن نخواهم کرد چنانچه باز گاهی آن غلام هم کلام نشد نقل است
 که حضرت امام روزی یا صاحب خود بصحرای نشسته بود ناگاه آهویی ماده بیامد و رو خود
 بر زمین نهاد و فریاد کرد حاضرین عرض کردند که باین رسول الله این آهو چه میگوید
 فرمود که میگوید که قتلان ترشیده دیر در اینجا اسیر کرده بوده است و او از دیر در شیر خورده

اگر بچه امرا طلبی و من باو شیردهم از لطف و عنایت تو بنید نیست پس یکس را فرستاد
 و آن قریشی را با بچه طلب فرمود چون حاضر شد و آهوده به بچه خود شیر داد علی ابن
 الحسین بان شخص مخاطب شد و فرمود که اگر میخواهی که تو و فرزندان تو دایم از دست
 ظلم ظالم و بلامی قید محفوظ باشی این بچه را بپذیر و اخلاص کن که نزد مادر خود باشد و قبول کرد و
 آهوه با بچه خود و آن دو را در آن رو بصر انا و آباد از بلندی پیروی میگفت که بگویم کس نمی آید حاضرین
 با تکمیل عرض کردند که یا این رسول الله این آهوه چه میگویی فرمود که میگوید جزا که
 فی الدارین خیرا نقل است که چون علی بن حسین وفات کرد و اقامه سواری وی بر سر قری
 آمد و سر بر زمین نهاد و ناله میزد و امام محمد باقر رضی الله عنه تشریف آورده گفت اسی ناله
 بر خیز خدا ترا خیزد ناله سر بر زمین داشت و همچنان میگفت است آخر فرمود بگذارید این ناله را
 که بعد از احاطه به خرد میرود چنانچه بعد و روز ناله هاجها وفات یافت نقل است که بعد از
 شهادت امیر المومنین حسین محمد بن ابوجنیف پیش علی ابن الحسین آمد و گفت من از تو
 بزرگترم منصبی است حق من است قیرکات سلاح و غیره که از حضرت رسول الله صلی الله علیه و آله
 علیه و سلم و علی المرتضی نقل شده است این بدین فرمود که اگر چه بزرگتری لیکن منصب
 امامت حق خاندان رسالت است از خدا برتر و دعوی ابرو دعوی که حق تو نیست مشو
 محمد بن حنفیه نشیند و درین باب مبالغه کرد آخر علی ابن الحسین فرمود که بیایید ما و شما
 پیش حاکمی که میان فریقین با لضاف حکم کند برویم و او خود از دوسه بخوابیم گفت
 که آن حاکم کیست که منصب ما و شما باشد فرمود که حجر الاسود که پس هر دو فرقی پیش
 حجر الاسود بخوابید آمدند حضرت امام فرمود که شما بیست و سیتمه اول شما اظهار دعوی
 خود پیش حجر الاسود کنید محمد بن حنفیه دعوی خود پیش حجر الاسود ظاهر کرد و بیج جواب داد
 بعد از آن حضرت امام دست بر عا بر داشت و بعد دعا کرد و بوسی حجر الاسود کرد
 و گفت ای حجر الاسود بحق الله موافقت بندگان خود در قوامت نموده است بشن در آن
 و بگو که امانت و ولایت بعد از حسین ابن علی حق کیست و از ما برد که حاضریم که امام کس
 مستحق و نزار امانت است چون کلام حضرت امام تمام کرد حجر الاسود او را قبول برد و خود

بکنید چنانچه نزدیک بود که از جای خود بیفتد بعد از آن بزبان فصیح گفت که حق تعالی
 امانت و ولایت باطنی بعد از حسین ابن علی علی ابن حسین بن علی عطا فرمود و دیگر عی را
 درین حق نیست محمد بن حنفیه چون این شنید دست از خصوصت بازداشت لعل است
 که وقتی در طواف کعبه دستهای زنی و مردی بر حجر الاسود چسبیدند هر چند جید کردند
 علی بن ابی طالب شد آخر کار قرار یافت که دستهای ایشان می باید برید درین اثنا حضرت علی
 بن حسین بن علی در اینجا تشریف آورد و دید که زن و مرد هر دو مبتلای جریه حجر الاسود اند
 بسم الله الرحمن الرحیم بخواند و دست مبارک بر دستهای ایشان ببالیدنی احوال خلاص یافتند
 و از مهتدال ابن عمر روایت است که بچ رفته بودم و در آنکه بخدمت علی بن حسین بن علی
 حاضر شدم از من پرسید که حال جریه بن کامل الاسدی کیکی از قاتلان حسینی است
 چیست عرض کردم که او را در کوفه زنده گذاشته اند پس دست بدعا برد آورد و گفت
 اللهم اذق ناراً بعدی چون کوفه بازگشتم در آن ایام مختار بن عبید فرج کرده بود چون
 با او سابقه معرفتی داشتم برای دیدن وی رفتم ناگاه در راه با من ملاقات کرد و با
 یکدیگر میفریتم بموضع رسید و انتظار کسی می برد چنانچه بهمانجا جریه را حاضر آورد و گفت
 قاتل حسین محمد بنی که دست بر تو یا فتم این بگفت و بجلا در فرمود تا دست و پای این
 قاتل خاندان نبوت از تنش جدا سازند چون جدا کردند فرمود که آتش بفر و زید و جریه را
 بسوزند که سزای قاتلان حسینی ناراست پس آتش افروختند و جریه را بسوزند چون
 این حال بچشم ظاهر مشاهده کردم گفتم سبحان الله و بحمد مختار از من باعث گفتن
 سبحان الله پس رسیدن حال ملاقات علی بن حسین و بدعا کردن وی در حق جریه بسیار
 کردم باستماع این حال مختار فی الحال از اسپ فرود آمد و دو گاه شکرانه داد و پس از آن
 روانه شد و بخانه من رسید طعام حاضر آورد و فرمود و گفت که ای دوست امروز مرا
 خبر دادی که خدا یتیمای دعای علی ابن حسین در حق جریه استجاب کرد و من برای آن ترا
 از دست من باور رسید پس امروز روز آن است که روزه دارم بگزاره آنکه انتقام قتل حسین
 از قاتلان حسین گرفتم و صحبت پیوسته که حضرت علی بن حسین بن علی رضی الله عنهما تبارک

در حدیث
 ابو الحسن
 و از آنکه در آن

و حاکم بن دار از چنانچه او در بود متنی که سنگهای بتای این دار ظاهر خواهند گشت
 با جماع این کلام حضرت امام شجیب شدم و اندیشیدم که آیا در چشمم را که خواب خواهد کرد و اینچنین
 چون چشمم وفات کرد و لید بن من نام فرمود که این دار را خراب کنید و حاکم بن دار از این جا
 نقل کنید پس همچنان کرد و چنانچه سنگهای بتای وی ظاهر شدند و من آنرا بچشم خود دیدم
 و نیز را وی اندک روایت کرد که روزی بخیرست حضرت امام حاضر بودم که ناگهان زید بن
 از پیش ما بگذشت فرمود که در اندک می بینم که زید در کوفه خرج کند و دوسه بکشد و سر و پیر
 بگوید آندو در مدینه آرند و بر سر قصب نصب کنند مرا ازین سخن عجب آمدم که در مدینه قصب است
 چون چند بگذشت آن واقعه در پیش آمد و سرور را در مدینه آوردند و قصب همراه آوردند
 و بر قصب نصب کردند **نقل است** که امام بلند اختر محمد باقر رضی الله عنه فرمود که پدر بزرگوار من
 قبل از وفات وصیت کرد که بعد من رتبه امامست از حضرت حق تو عطا کردید چون من بمیم
 تو مرا غسل دهی که امام را بر امام غسل ندهد و زود باشد که بذر تو عبد الله سب از من دعای
 امامست گردد و مردم را بخود خواند پس باید که پدر بگذاری که عزا و کوتا خواهد بود چون
 پدر من بر حجت حق پیوست و مرا غسل داد و مرا عبد الله هم بنازعت من ریخت
 و دعوی امامست کرد لیکن عنقریب **نقل است** که وقتی حضرت امام بیک سفر کرد
 بکالتیکه خود بدولت برنگرد و شخصی از اصحاب وی بر دراز گوش سوار بود ناگاه گرگ از کوه
 نزو آمد و در و بر و دس آمد و بالستاد و تا دیر سخن کرد امام دست بر عابر داشت و گرگ
 را رخصت کرد و بهر اهی خود فرمود که این گرگ نزد من آمده التجا کرد که مادم من درین کوه
 هر روز آگر قرار است بروی وی دعای غیر بفرماید نیز از خدا بخواه که خدا بتالی پیچ ترا را
 از نسل من بر شمشیرهای تو مسلط نگرداند پس دعا کردم و گرگ بچرخو است از خدا بخواست
 و نیز از دیگر بے روایت است که بشی در دل من و من بای صلب در باب اختیار
 نه صلب افتاد و در دل اندیشه میکردم که آیا بسمت کدام نه صلب رجوع کنم بعد ازین فکر
 خوابم در بود علی الصباح چون بیدار شدم شخصی در دامن بگرفت و گفت که محمد بن
 علی بن حسین بن علی ترا طلب میفرماید چون حاضر شدم مشغول نماز بود بااست و

نماز گزاردم بعد نماز روزه بسوی من کرد و فرمود که ای دوست از عجم خواهب مناسب
 اهل بیت نبوی بهتر است پس قویا باز کرد و سر در قدم آورد و من معتقدان و سے شرم
 قلست کہ شخصے بخدمت آن حضرت آمدہ سوال کرد کہ ما صلح المؤمنین علی اللہ فرمود
 کہ حق مومن بخدا تعالیٰ است کہ اگر آن درخت خرماراکہ رو بر دے من است بگویند
 کہ بیا بروشت در آمدن خود توقف نکنند فی الحال درخت خرماراکہ حرکت آمد فرمود کہ ای درخت
 این سخن بر سبیل تمثیل از من صادر شدہ کہ امروز آمد تو بوقع آمدہ تو بجای خود سا کہ باش
 و صاحب شواہد البہوت میفرماید کہ ابو بصیر ثابٹا روایت کردہ کہ روز سہ
 بہرست امام محمد حاضر شدم و عرض کردم کہ شما از اہل بیت پیغمبر آید فرمود آسے گفتم
 پیغمبر آخر الزمان دارند ہمہ پیغمبران است فرمود آسے گفتم میراث پر خود گرفتہ آید
 فرمود آسے گفتم حضرت پیغمبر فرودہ رازندہ و علیل را تندرست میکرد در شما این کراست
 بہرست فرمود کہ باذن اللہ فائے پس دست حق پرست مسیحائی بر چشم من نہد و او را
 فی الحال بیا شدم و ہمہ مخلوق را بچشم ظاہر دیدم پس بار دیگر دست بر چشم بالید باز تا بینا
 گشتم و فرمود کہ حالا ازین دو حال کہ ام حال آرزوی تست یا آنکہ چشم تو در دنیا تا بینا
 باشد و بروز محشر بحساب در بہشت باشی و یا آنکہ چشم تو دنیا در دنیا باشد و بمحشر ماخوذ
 حساب شوے گفتم میخواہم کہ دنیا تا بینا باشم و بی حساب داخل جنت شوم **نقل است**
 از شواہد البہوت کہ شخصے از ثقات فرمودہ کہ روزے حضرت امام سوار شدہ میرفت
 و من پارکاب آنجناب میرفتم ناگاہ در راہ دو کس پیش آمدند فرمود کہ اینها دزدان اند
 اینہارا محکم بندید غلامان ہر دور اگر فرستند باز یکے از غلامان خود فرمود کہ بالای این کوہ
 برو و در آنجا غازی است چیزی کہ در آنجا بیابی بیار غلام ہر رفت و دو جامہ دان پر از آب
 از آنجا افتہ بخدمت آورد و فرمود کہ صاحب یک جامہ دان در دینہ حاضر است و یکی غائب
 بدینہ آمدیم صاحب آن یک جامہ دان جامعی را بہرست دزدی گرفتار کنانیدہ بیش
 حاکم می برد حضرت تمام جامہ دان بوی عطا کردہ خلق بے گناہ را خلاص داد و دزدان را
 بزرای قلع بردنایند پس یکی از اہل ہر دو دزد بخدمت حاضر آمد و گفت اسحہ اللہ کہ آن

ع
 حق مومن بخدا
 تعالیٰ است

قسم دست و تنویر من بر دست حق پرست فرزند حضرت شاه رسالت بوقوع آمده و من
 که دست بریده بود پیش از تو بیست سال در بیست رفته است پس آن شخص بیست
 سال دیگر بیست دیار و قات یافت و بعد از ستر و ز صاحب جامه دان ثانی حاضر
 شد فرمود که در جامه دان تو دو بزره هزار دینار است که یکی از آن قسمت
 دیگر از آن دیگر گفت که راست است لیکن میخواهم که نام وی نیز بفراوانی گفت نامش
 بن عبد الرحمن است و اکنون بیرون شهر در انتظار تو گشته است آن شخص از اسلام
 بیرون چون چنین گرامی بر مسلمان شد و شخصی دیگر روایت کرده که روزی
 عکاسه بخدمت آن حضرت حاضر شد چون در آن حال جعفر فرزند امام بخدمت ایستاد
 بنام عکاسه عرض کرد که فرزند ارجمند عمر یلغ رسیده است بخود نکاح آن باید کرد
 در آن وقت صرّه دینار سه مبر پیش آن حضرت بود بن عکاسه عرض کرد که در سخنان
 اگر کسی خواهد آمد از وی جاریه خرید خواهد شد بعد چند روز باز بخدمت حاضر شدم
 و آن عکاسه آمده است همان صرّه سه مبر را برید و جاریه بخود یا وقت من پیش
 می آید و رفتم و جاریه خواستم او گفت که دیگر همه اسباب فروخت کرده ام مگر دو کبوتر
 که هر یک از دیگر بهتر است باقی اند پس ازان هر دو یکی را اختیار کردم و از سوداگر
 قیمت آن پرسیدم هفتاد دینار قیمت گفت هفتم هر چه در صرّه من است خرید میکنم
 و بعد از آن که در صرّه چند دینار اندنحاسی گفت من از هفتاد دینار کمتر نخواهم فروخت
 آخر چون صرّه را بکشادیم و شمار کردیم هفتاد دینار برآمد حواله نحاسی کردم و کبوتر را
 گرفته بخدمت آن حضرت آوردم خوشدل شد و از کبوتر پرسیدم که چه نام دارد
 گفت حمیده گفت حمیده فی الدنیا و محموده فی الآخرة باز پرسیدم که بکدام نسی یا شب
 گفت بکره ام گفت از دست نتحسان چون بسلامت ماندی گفت هرگاه نتحاسه
 پیش من می آمد و قصد من میکرد میری ایجن الراس و آنچه می آید و اطاعت نمیزد
 و از پیش من دفع میکرد و این صورت بکار واقع شد پس آن حضرت حمیده را حواله
 حضرت جعفر کرد و فرمود که بکرا این جاریه را که کان برکت است چنانچه از جن عصمت و

که تو خود این سخن را از زبان صادق بخیند و او گفت آری گفت که سوگند منواتی خود
 گفت بی سبب غایب سوگند کرد که یا الله الذی لا اله الا هو عا لیه الغیب والشهادت
 هو الحق من انکم امام جعفر فرمود که یا چنین سوگند منظور ندارم و بطوریکه من سوگند ترا دهم
 بگو پس گفت که بگو من بحول الله وقوته والجنات الحی لی و قوتی لقد فعل کنذر
 کن جعفر و قال کنذر کما جعفر ان شخص از یگانه سوگند خوردن اول قرعے نال کرد آخر سوگند
 خوردن هاتر وقت از پادرا قناد و بر منصور گفت تا پاسی اورا بکشند و از مجلس بیرون اندازند
 بیج گوید که آن روز چون حضرت امام جعفر بر منصور آمد لب خود می جنبانید چیزی میخورد
 غضب منصور فرمودی نشست خبی که دیر بایر خود نشاند و نیز بیج گوید که از امام جعفر صادق
 پرسیدم که چه باعث است که آن شخص کاذب مفتری با وجودیکه برادر منم با سبک و گاه خود
 مگردل بابر از سرای آن محفوظ ماند و بار دوم پس رسید فرمود که اول بباراد حق تعالی را بگو
 و صفت رحانیت خواند حق تعالی عذاب و تاخیر فرمود که قلبه صفت رحانیت غالب بود
 و بار دیگر که من اورا شتم و آدم در ان الفاظ رحان و رحیم نبودند تا بران مفتری پس رسید
 و نقل است که روزی خلیفه منصور حضرت صادق را نزد خود طلبید و بجا حب حکم داد و گفتیکه
 امام داخل در دوازده محل شود و در ان مجلس چون امام تشریف آورد و پیش منصور نشست منصور
 متعجب شد که چرا حاجب اورا بقتل ترسانید چون باز پیش منصور حاجب را نزد خود خواندند
 و عتاب آغاز کرد که چرا امام را قتل ترسانیدی گفت والله که من امام را ندیدم که کی آمد و کی رفت
 اگر بدیدم قتل رسانیدم نقل است که شخصی از مفران خلیفه منصور میگوید که روزی
 پیش منصور در آدم دیدم که متحیر و متفکر نشسته است باعث آن پرسیدم گفت که جمعی کثیر را
 از علویان بقتل رسانیدم لیکن از پیشوای ایشان جعفر بحال زنده است تا او بمقتل
 مگرد و خاطر من از طرف ایشان قانع نیست گفتم وی من را است مشغول بخدا حاجت دینا
 و ملک نیاندار و در قتل با و چه فایده منصور است گفت معلوم شد که توهم با هست اورا کسی نمی
 دمن امروز سوگند خورده ام که تا خاطر از طرف او هیچ کنم خواب غور بر من حرام باشد بعد از ان
 گفت که امروز جعفر را بطلبم چون او حاضر شود و قیام من است خود را بر سر منم بایک که تو را قتل کنی

پس فرمود که امام جعفر را حاضر کن چون تشریف آورد و دیدم که بهای مبارکی می‌نویسد
 داشتیم که چیزی می‌نویسد و همان وقت قهر منصور در حرکت آمد و زلزله عظیم پیداشت و منصور را دیدم
 که سر و پا برهنه در میان و ترسان با استقبال شتافت و همراه خود آورده بر تخت نشاند و خود فرو
 نشست و عرض کرد که یا ابن رسول الله اگر چیزی حاجت است بفرما که روگردانم فرمود که حاجت
 همین است که بار دیگر مرا طلب کنی و اگر بار آورده خود بیا تم اعتماد دارم انگاه حضرت امام برخاست
 و بیرون رفت بعد از تشریف بردن وی منصور پیوسته گشت و تا نصف شب بهیوش
 ماند و چند ناز از وی فوت شد بعد از نیم شب بهوش آمد و نماز را اقامه کرد چون فارغ
 نشست باعث سرسبکی و ترس خوف از منصور رسیدم گفت که وقتی که جعفر بن محمد با تر
 تشریف آورد از وای دیدم که یکسایب وی بر زمین و دیگر بالای قهر من زبان فصیح
 گفت که مرا خدا بی‌قالتی فرستاده است که اگر تو نسبت حضرت امام گزنی رستاخیز تو را فرودم
 ازین سبب حال بزم تنگ گشت و نقل است که داود بن علی بن عبد الله بن عباس
 یکی غلام حضرت جعفر صادق را بکشت و مال او تمام و کمال در قبضه خود آورد آنحضرت
 به پیش داود آمده فرمود که تو غلام مرا کشتی و مال او را با حق گرفتی بر تو دعای پرخوابم کرد
 داود بر سبیل استهزا گفت که مرا از دعای خود میترسانی آنحضرت بجان خود با برگشت بهای
 غلامان داود را بکشتند و ابو نصیر رحمه الله علیه میگوید که بهرینه در آمدن و کینه
 داشتیم با وی جمع شدم چون برای نسل بیرون آمدم دیدم که جماعتی از اصحاب من بر
 زیارت حضرت جعفر صادق میروند من نیز همراه ایشان شدم چون بخیمت رسیدم
 متوجه من شده فرمود ابو نصیر در خانه اهل بیت پیغمبر کالت جناب آمدن مناسب نیست
 گفتیم یا ابن رسول الله اصحاب را دیدم که بخیمت می‌آیند ترسیدم که از دولت دیدار محروم
 گانم بنابر آن همراهشان می‌روم که اگر بعد از غسل می‌آید و دیدار و ثواب هر دو که
 میسر می‌شود پس برخاستم و برائے غسل روانه شدم و دیگری گفت که رواست که روز
 امام جعفر صادق در یک میز ختم ناگاه بر زنی که پیش من می‌گذاشتیم که مرده افتاده بود
 و میگفت و میگفت که من و فرزندانم بشیر این گاو گذار و معاش میکردیم امروز مرده است

حالا در کار خود حیرانم حضرت امام بحال وی متوجه شده فرمود که میخواهی که ماده گاوی باز
 زنده گردد و پیر زال گفت ای نیکوخت چرا با منی پیر زال سخریه و خنده میکنی که بصیبت خود گرفتار
 آیم فرمود که دانش سخریه نیکم بعد از آن دست برداشت و دعا کرد و ماده گاوی اول دست
 و پا برد بعد از آن برخواست پیر زال خوشحال شده دو گانه شکرانه بجا آورد و آسوده حال گشت
 و دیگری گفته که با امام جعفر صادق پنج میرفتم در راه پیاپی خرابی خشک فرو آمد و چون
 وقت چاشت رسید بخرابی خشک مخاطب گشت که ای خراب برای ما طعام کن بخت خراب
 فی الحال سبز شد و خوشه های تازه بر آورد و بسوی امام میل کرد حضرت امام در آواز داد
 که یا ولهم الله کج و بخور پس خوردیم خرمائی بود شیرین و خوشتر که گاهی مثل آن نخوردیم
 شخصی دیگری را اینجا حاضر بود گفت چه موثره سحر بیست که تو داری فرمود این سحر بیست بلکه ما
 ست مستجاب اگر تو خواهی تا این وقت دعای کنه صورت تو منع بصورت سگ کرد دعای
 از روی سگ طبعی که داشت گفت پس دعا کن آنحضرت دعا کرد فی الفور بصورت سگ گشت
 و روی بنجاء خود نهاد حضرت امام مرا فرمود که در عقب بگرد و فرستم اعرابی بنجاء خود آمد
 و پیش اهل خود بایستاد و دم جنبانیدن گرفت او عصاره دست و او را از خانه بیرون کرد
 پس از اینجا باز گشت و باز بخدمت حضرت صادق آمد و در خاک مغلطیه و اشک از چشم
 می بارید حضرت امام را بروی رحم آمد و دعا کرد و بصورت اصلی باز گشت و صاحب
 شواهد البیوت میفرماید که شخصی روایت کرده که من با جماعه سجدست حضرت جعفر
 یادم سخن در محضره ابراهیم علیه السلام افتاد که حضرت خلیل چهارم رغان را حسب حکم الهی بکبر
 دفع کرد و گوشت آنها ریزه ریزه کرده با هم آمیخت و باز بطرف خود بخواند آنها زنده شده
 حاضر آمدند فرمود که میخواهید که مثل آن بار دیگر به منید حاضرین گفتند آری یا ابن رسول الله
 پس آواز داد که ای طاووس فی الحال حاضر شد باز گفت ای غراب غرابی در رسید باز
 ای باز باز حاضر آمد پس گفت ای کبوتر کبوتر هم از هوا پدید آمد پس هر چهار را بکشتند و ریزه ریزه کردند
 و با هم آمیخت و سرهای ایشان را نگاه داشت بعد از آن اول سر طاووس را برداشت و فرمود
 طاووس بدم که گوشت و استخوان و پیرامی طاووس آن گوشت کوفته با هم آمیخته پدید آمد و کبر

چسبید و زنده شد و دیگر هر سه جانور به زمین زنده شدند و نقل است که شخصی از احباب
 انتخاب برای حج بکر رفت و بوقت زحف ده هزار درهم حواله آنحضرت کرد و گفت اگر
 من سرای خرید کنید که بوقت معاودت در آن سکونت ورزم آنحضرت بعد از دو هفته بهم راه
 خدا صفت کرد چون او رسید و طلب سرای خود کرد و فرمود که برای تو در پشت سرای خریدم
 که حداقل او بخانه حضرت شاه رسالت صلی الله علیه و سلم و حد ثانی وی بسرای علی المرتضی
 و حد ثالث او بخانه حسن و حد رابع او بسین طعن است و کاغذ کفاله هم بنویشته بود پس
 کاغذی بخط مبارک نوشت و حواله اش کرد آنکس کاغذ را نزد خود نگاه داشت و بوقت وفات
 وصیت کرد که این کفاله در کفن او نهند متعلقان او بچنان کردند و بر دگر آن کفاله بالای قبر
 وی دیدند که بر پشت و نوشته بود که جعفر بن محمد و کاغذی درین کاغذ نوشته بود و مخفی نهاد
 که وفات حضرت امام در مدینه منوره بر دزد و شنیه پانزدهم ربیع یابروز جمعه پانزدهم ماه مذکور
 در سال کعبه و چهل و نه و بعد از سال کعبه چهل و نه هجری است که رسالت بوقوع آمده و در واقع در مدینه منوره

از تاجیه الوالدین
 آنکه او در جعفر بن
 نقیب است ثابت
 سال بود آن
 بافت از اراج
 ذات او در مدینه
 سال نقل
 له فایده از حد
 نقد در آن که
 وکیلند اگر عدای نقد
 ولی الله که بعد داد
 از خارج کفایت
 و تاریخ وفات حضرت
 صادق که در آن

خود نوشت تاریخ وفات از مؤلف	امام با صفا صادق بن	که بود اندر طلب مطابقت
عطا و نیک تولیدش عیادت	ایضا از مؤلف	چون زد و نیا صادق بن
شاه رفت شیخ حق آگاه است	عقل سال از حال نجاش	کفایت دوران و اندر
حضرت جعفر آن چه صادق	همین خلق مشهور دوران	هم وی زمانه گشت عیادت
نیز از اختلاف خلق بگرد	والی نامی محتبان	نیز پیداست بنده محمود

حضرت امام ابو حنیفه اعظم کوفی رضی الله عنه کینت وی ابو حنیفه و لقب
 امام اعظم و نام عثمان ابن اثابت و وی از خیر القالعین است امام اول زائمه اربع وین با امام جعفر
 صادق رضی الله عنه صحبت داشت و فیض تمام از آن قیاض زمان حاصل کرد و وی
 کس از صحابه کنار نبوی که از امی گران ایشان این اندک بن مالک جابر بن عبد الله
 عبد الله بن انس عبد الله بن ابی عبد الله بن حرت عقل بن یسار و الله بن اسقع و یدیه است
 و از ایشان از احادیث روایت کرده و او را فضیل عیاضی بود و ابی الیم بن لویم بن جانی
 و داود و طای رحمهم الله و صاحبین نیز شاکر دوی اند که امام یوسف و امام محمد باشند و غیره حضرت

بدین نوع درج کتب تقدیرین است که امام ابو حنیفه همان کوفی بن ثابت بن قیس بن خزی
 بنی شهریار بن پرویز بن نوشریان عادل بود حضرت علی محمد دوم جویری صاحب
 کشف المحجوب در تقریرین حضرت امام اعظم امام الامان و مقتدای سینان شرف نقیایا
 نوشته اند و گویند که هرگاه که بطواف روضه رسول الله صلی الله علیه و آله می رفتی و بگوئی السلام
 یا رسول الله جواب آدمی که و علیک السلام و یا امام المسلمین و حضرت نجیبی بن معاوی اری
 رحمة الله علیه میگوید که پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم را بخوابیدم و عرض کردم که یا رسول الله
 الطلیک یعنی کجا جویم ترا قال عند علم ابو حنیفه یعنی فرمود که نزد علم ابو حنیفه و خواجہ محمد یار
 در قنول سسته نوشته است که در جو و مسعود امام اعظم رضی الله عنه زیر گسترین محبتات پیغمبر است
 بعد از نزول قرآن مجید نهی است که عیسی علیه السلام بعد از نزول تا چهل سال موافق آن
 ذهاب حکم خواهد کرد و در راحت القلوب ملحق حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سره
 منقولست که در آخرین حج چون امام اعظم بطواف نماز کعبه نمیشد و در آن کعبه دست میبایست
 گرفته بر آستانه و نصف قرآن بر یک پای و نصف دیگر بر پای دیگر ایستاده ختم کرد و گشت
 ما عرفناک حق معرفتک اعبداک حق عبادتک اهل حق آواز داد که ای ابو حنیفه شناسنی تویم
 آنچه حق شناختن بود و عبادت کردنی آنچه حق عبادت است پس بیامرزیدیم ترا با جان بود
 و نقلست که حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله پس مبارک خود را باش بن ملک ابنت سپرد و بود
 که این ابو حنیفه خواهد رسید رسانید و آن آیه نذر کون بهای حضرت انس رضی الله عنه چون آیه بشوید
 بود چون امام اعظم متولد شد حضرت انس آن امانت با امام رسانید و نقلست که حضرت امام هر
 هزار رکعت نماز که از وی و تاسی سال نماز با مداد را بر طاربت نماز عشا بجای میآورد و انود
 و نقلست که تا حضرت امام اعظم بر صدر حیات بود امام شافعی متولد نشد و تا چهار سال
 در بطن عفت والده ماجده خود ماند و بهمان شب که حضرت امام اعظم وفات یافت امام شافعی
 متولد شد و حضرت فرید الدین عطار در تذکرة الاولیاء میگوید که شب حضرت امام
 در خواب دید که بر سر هزار حضرت پیغمبر حاضر است و استخوان مبارک حضرت را از مغز برآورد
 و نزد آن در ده طبله عایده میسازد از سبب این خواب بیدار شد و تعبیر این خواب را از زبان شیرین

این خواب
 در آخر
 از حضرت
 پیغمبر
 است

کہ یکی از اصحاب جناب رسالت آب بود پر سید گفت کہ تو در علم پیغمبر علیہ السلام و خلفائے او و بدو
 رسی کہ صحیح را از سقیم جدا کنی و نقل هست کہ وقتی حضرت امام اراده مستحکم کرد کہ عزالت گیرد
 در خلوت نشسته و یاد حق مشغول گردد تا شبی حضرت شاہ رسالت را در خواب یک مرقع پدید
 ابی حنیفہ ترا بسبب این معنی ز تو گردانیدہ اند تا سنت من ایما کنی و طریق من ظاہر سازم و ذکر برائے
 قصد عزالت و خلوت پس از آن روز ترک این عزم نمود و نقل است کہ متصل مسجد امام کوکان
 گوی می باختہ اتفاقاً گوی ایشان در مجلس حضرت امام افتاد و پیچ کوک ریاری آن نبوی
 کہ گوی خود را از انجا بیرون آورد کوکے از انجا آن گفت کہ من میروم و بیرون می آیم و
 گستاخانہ برفت و گوی بیرون آورد حضرت امام چون چنین دید فرمود کہ این کوک حلال ندارد
 نیست چون شخص کرد و بدین بیان بود پرسیدند کہ یا حضرت چگونه دانستی فرمود کہ اگر حلال ندارد
 بودی حیا و رافع آدمی نقل است کہ حضرت امام را بر شخصی ملی قرص بود روزی در محلای
 شخصی از شاگردان حضرت امام وفات یافت و امام بجزا زہ او تشریف برد آفتابی عظیم بود
 و سایہ بی الاسایہ دیوار خانہ مدیون اصحابی احتمال بوجہ حق پر داشتہ کہ ساعشی در سایہ دیوار
 انیس آرام بفرمایند تا وقتیکہ استراحت حاصل فرمود کہ مراد صاحب دیوار مال است پس روا
 نیست کہ تا حصول مال خود از سایہ دیوار روی تنش بایم کہ آن شخص دخل سودمند و نقل است کہ شخصی
 مالدار حضرت عثمان فی النورین بعضی ائدعہ را دشمن داشتی تا بحدیکہ آنحضرت را جوہ خود اندی
 این سخن بانی حنیفہ رسید اورا بھو اندر گفت ای شخص دختر تو تھلان جوہ و خواہم داو گفت تو لام
 مسلمانان ہستی روا میداری کہ دختر مسلمانان بھو دہی و من کہ مسلمانم کی انھن روا میدارم
 سبحان اللہ دختر بھو داد و روا میداری پس حضرت پیغمبر کے روا میدارد کہ دو دختر خود بہ
 جہودی دہد آن شخص کیفیت حال بدانت کہ این سخن از کجاست فی احتمال توبہ کرد و از ان
 اعتقاد ثانی گشت نقل است کہ بیل شہر مسجدی تعمیر کردند و از بہر تبرک از حضرت امام ہم چہی
 خواستند حضرت امام ہزار کرامت درمی بدارد شاگردان عرض کردند کہ باوجود اینقدر سخاوت
 ایقدر زردادون بکار مسجد چرا پد آنحضرت گران آمد گفت مبد انتم کہ مال حلال بآب گل خرمچینید
 و من مال خود را حلال میدارم چون از من خواستند بر دل من کردہ گذشت چون روز چند بر این

بر بر بود و ولادت وی بمقام الوامیان که در مدینه و بر وز یکشنبه ناسخ هفتم ماه صفر
سن یکصد و بیست و هشت بوقوع آمد و نقل است که چون اول بار مهدی بن منصور
خلیفه بغداد آنحضرت را از مدینه به بغداد آورد و در مجلس کردشبی امیرالمؤمنین علی رضی الله
عنه را در خواب دید که فرمود ای محمدی نقل عسیم ان تولیت الله لعلی کاشف
و قتلهم ارجا مکمل بر سج گوید که نیم شب بود که خلیفه را بطلبید چون پیش وی رفتیم که ازین
آیت با و خوش میخواند و گفت برو موسی بن جعفر را بیا رجاء آنچه آوردیم ویرا معانقه کرد و نشان
و احوال خواب پیش می بیان نمود گفت میتوانی که مرا همین گردانی از آنکه بر من خروج کنی نزد
که و اندر هرگز نکرده ام و نخواهم کرد گفت راست میگوئی پس بیج رفت که ده هزار دینار
موسی بن جعفر ده و ساقی سفردی کن تا بدین برود و بیج گوید که شباهت کاروی بسیار
و امام را روانه مدینه نمودم از خوف آنکه مبادا الفتی پیدا گردد پس حضرت امام تا ایام خلافت
بارون رشید بگرام تمام در مدینه بود بار دوم چون معاندان در و غلو سخنان بیاز طرف آنحضرت
گوش بارون رشید رسانیدند بارون رشید باز آنحضرت را به بغداد طلبید و در مجلس کرد
و چندمی در مجلس با آنرا کار و نشان اهل بیت آنحضرت را زبرد و اندر پند بجان بارون رشید
شهادت چشید و نقل است که چون حضرت کاظم زایگی بن خالد در طلب موجب فرموده
بارون رشید زبرد و آنحضرت بعد تناول زهر فرمود که امر و رساندن اهل بیت رسول الله
مرا زهر داده اند فرمود این من زهر خواهد شد و پس فردا نصفی سرخ و نصفی سیاه خواهد گردید
آنگاه من ازین جهان فانی را را بقا حلت خواهم کرد پس همچنان شد که فرموده بود و نقل است
که بارون رشید علی بن لقیطن را که شخصی از امرای او بود جامه سیاهی فاخره داد و از آنجا بیرون
پیش قیمت از خزسیاه زلفتی بود علی بن لقیطن بنا بر کمال محبت که بحضرت کاظم داشت آن
خزسیاه زلفتی را با بسیاری از مال بخدمت آنحضرت بطور رسته فرستاد حضرت امام دیگر تالم او
را قبول فرمود مگر آن خزسیاه بجنبش پس کرد و نوشت که هیچ کار چاره را بیکه نزد خود دار
که بوقت مشکل و عین حاجت تو یکار خواهد آمد بعد از چند روز غلامی از غلامان علی بن
لقیطن براه خاکی این خبر به بارون رشید رسانید و گفت که علی بن لقیطن موسی کاظم را

امام میدانند و برای وی بسیار مال آمد و میگردید چنانچه پیر چرخ سیاه که از باد شاه بطور شکر بودی
 عطا شده بود و بخندست حضرت کاظم فرستاده است مارون ازین سخن بهم برآمد و علی را پیش خود
 طلب کرد و فرمود که پیر چرخ سیاه که بتو ازانی نوشته بودم همین وقت حاضر کن می غلامی را طلبید
 گفت که فلان حجره خادمین برود و در آن صند دانی است او را بکشد و در آن ظرفیست او را بکش
 نزد من بیا غلام برفت و ظرف را بکش حاضر کرد و علی رو بروی مارون خنسیه بکش آن ظرف
 برآورده پیش می نهاد غضب مارون فرو نشست او آذاردی و در گذشت و صاحب شوال الکلیه
 میفرماید که شخصی از معتقدان حضرت کاظم نقل کرده که در کرت اول که مهدی خلیفه بعد از حضرت کاظم
 را از مدینه طلب کرد من از مدینه تا مسافت بعید برای حضرت آنحضرت رفتم و میگفتم چه میفرمایند
 مرا بدین حال دید پرسید که ای شخص چه خبر ترا منموم کرد عرض کردم که چون منموم نباشتم پیش آن دشمن
 این است پیغمبر و می معلوم است که سر انجام کار چیست فرمود که هیچ باکی نیست فلان ماه و فلان روز
 و فلان وقت باز خواهم آمد تو همین جا آمده منتظر باشی این گفت و مرا رخصت کرد چون در روز عود نمود
 دوری آنجناب سید بهمانجا رفتم و انتظار میروم تا نزدیک غروب تا کتاب بکش از مدینه میبریدم که با
 چیست که این وقت موعود تشریف آوری آنحضرت است و میگردد ناگاه دیدم که از جانب عراق
 یابویی پیداشد و حضرت امام پیش آن سیاه برافروشد و تشریف می آورد و او از داد که اے
 الان گفتم لیک یا ابن رسول الله فرمود که نزدیک بود که شکی در دل تو پیدا شود عرض کردم
 انکسین است یا ابن رسول الله و الحمد لله که از پنجه ظالمان بی رحم خلاص شدی فرمود که آری
 لیکن باز دیگر هم مرا خواهند برد و باز نخواهم آمد و مخفی مباد که حضرت کاظم رضی الله عنه بتاریخ
 پنجم حجب در خند سیاه مارون رشید بعد از مرگ همدان یکی بن خاند که وی با جازت حکم مارون
 آنحضرت را در طلب از همدان و از همه سال یکصد و هشتاد و شش با اتفاق اهل خبر و اهل دیگر
 است یکصد و هشتاد و شش تشریف شهادت چشید و در بغداد مدفون گشت مشغولی از موفقت

از خنجر الوار میر
 بکشد و چنانکه در
 خود را در کار را
 حق را با حق می
 مال تو را در کار
 و در جوار آن
 در باب است و
 آنکه در حق خود
 مال تلاش بخواند
 و قرآن عام در
 در خطبه مبارک
 بی

موتی کاظم آن امام جهان	آن امام دومی لکرام جهان	بود این عالم کسب	گشت و شن آنجناب نجی
زنده و در حسین است او	مردم چشم و نور حسین است او	سرور و مهر و شید کونین	سال تولد و دست خیم حسین
سال رحلت آن حبیب شد	کن رقم سید ولی الله	باز سال آن سال آن	موتی ابدل خرد فرمود

عقل تاریخ دی چو گوهر است | سال ششم امام میگفت ایضا از مولف | شاهان و خاندان سید طهرانی
 کلام است نبوی و محبوب خدا نبوی | جلال بن ابوهازی حق تاریخ تو لیس | بر حلیش از آن حبیب و یار نبوی
 حضرت امام شافعی رضی الله تعالی عنه کشت وی ابو عبید الله است و لقب
 وی شافعی و نام نامیش محمد بن ادریس از قبیل قریش است و نسب و سبب و اسطرا
 جانب پر یبیر المطلب بن هاشم که پدر ماجد حضرت شاه رسالت است میرسد و نام مادر و نام
 بنت حمزه بن قاسم بن زید بن حسن بن علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه است و در اقریشی
 هاشمی علوی قاطمی میخواندند و امام سوم است از آنکه از عیدین متین و تادربین بود پیش امام اک
 درس کتب علوم بنمود چون بوقت آمد با امام محمد بن حسین شاگرد حضرت امام اعظم صحبت داشت
 و استفادہ نمید و کلاوت نوی بقام غزه و بقولی در عسقلان و بقولی در شاد سال یکصد و چاه
 هجری بوقوع آمد و نقل است که امام شافعی در سیزده سالگی در حرم میگفت سنونی بکشت
 یعنی پرسید از من هر چه بخواهید و در پانزده سالگی فتوی میداد و امام احمد بن حنبل که سینه چاه
 یازده داشت بشاگردی وی آمدی و ده قاشیه برداری سر برهنه کردی قومی بر او اعتراض
 که تو بدین علم و بدین مرتبه پیش طفلکی خورد سال بشاگردی می نشینی و صحبت مشایخ و استادان
 ترک کردی احمد گفت که هر چه بیاورید میرا بریم شافعی معانی آن میداند و در وازه فقر بسته بود
 معنای آنرا بوجود او بکشد و حضرت امام شافعی فرمود که جناب رسالت مآب را در
 خواب دیدم از من پرسید ای پسر تو کیستی عرض کردم که از کمترین پیروان تو فرمود که نزدیک
 یا چون نزدیک شدم آید به من مبارک خود دیدم من انداخت چنانچه بلب دمان و کام
 و زبان من رسید پس فرمود که برو بکات خدای جل علا بر تو باد و نیز حضرت شاه ولایت
 علی المرتضی را در خواب دیدم که انگشتی خویش از دست مبارک بیرون کرده انگشت من
 پوشانید و علم علی نیز در من برکت کرد و گفت که مادر شافعی زاهد و عابده و اینه بود
 که مردان امانت بامی خود بد و سپردندی روزی دو کس بیامدند و جامه ای پراخت بآن
 عقیقه سپردند بعد از آن یک کس از آن هر دو بیامد و جامه دان نبرد و بعد چندی دیگر کس هم
 آمد و جامه دان بخواست حضرت بی بی فرمود که برقیق تو داده ام گشت بدو جان ضری کس

که هلاک بودیم چرا یک کس حواله کردید مادر شافعی ملول شد درین اثنا حضرت شافعی که بمبرای نزد
سال بود و رسید و بعد دریافت حال بوالده ماجده گفت که چرا چنین حیرانی و پرنیانی است
و بعد می فرمود که چون در وقت تفویضی جامه دادن شرط بوقوع آمده بود که تا وقتیکه شما مرد
بالتفاق یکدیگر نیند جا به دادن نداده شود پس تو برو و رفیق خود را همراه بیا و تا جامه دادن شما
بشما حواله کرده آید مدتی متخیر نشو و برفت نقل است که بارون رشید بشی باز سیده مناظره
کردند سیده بارون را و دوزخی خواند بارون گفت اگر من و دوزخی ام قانت طالق و ایدیکدیگر
جدا شدند و بارون زبیده را عظیم دوست داشت و زبیده نیز عاشق بارون بود پس هر دو
در آتش جدائی بسوخته آخر علمای بغداد را جمع کرده فتویٰ حلت زبیده طلب نمودند و یکس
جواب نداشتند و گفتند که عالم انیب میداند که بارون و دوزخی است یا بهشتی که او دکن
دوازده ساله از آن مجمع برخاست و گفت من جواب میدهم خلق تعجب کردند و گفتند مگر
دیوانه است بارون او را بخواند و گفت که اگر میتوانی جواب بده آن کودک که نام شافعی بود
فرمود که آری لیکن تو حاجت مندی از تحت فرو دیار مرا بر تخت بنشان که علماء و ارباب انبیا
و جانشین نبوی اند بارون او تخت زیر کرد و شافعی را بر تخت بنشانند و جواب تمام خود بطور حاضر
پرسید شافعی گفت که اول من هر چه که از تو پرسم راست بگویم و کاست بیان کن بطوریکه کند
را داران و غلی نباشد و آن نیست که هرگز گاهی بر هیچ مصیبتی قادر شده که اندیم خدا از آن
باز ایستاده بارون گفت که ملی وقتی بروی خرمی از امرای شهر شیفه شوم و او سر من است
آخر تبراک و حمله او را نزد خود طلبیدم و بجای خالی از غیر بالله شستم و خواهم که نمکین نامش
تاگاه در دلم آمد که امروز روز پنجشنبه است نامه اعمال ایتقان بحضور جناب سالک ما بین
می بزرگ حیف است که امروز سر نامه اعمال من این زنا باشد پس از خوف خدا بر خود لرزیدم
و دست الان زن برداشتم شافعی فرمود که در صورتیکه درین سخن راستی حکم میدهم که تو را اهل
جنتی و اگر دروغ است بگردن است باستماع این سخن علماء شور برداشتند که بچند دلیل
و محبت این فتویٰ جاری میکنی و بدین اثر که بحمد بلوغ زبیده فرمود که حق سبحان تعالی
میراید و امان خات صفاء که نه و لکن النفس عن الحق و الحقیقه و الله اعلم

و اگر کسی بگوید که این
از ایشان است که بفرمود
باشند از ایشان است
که بفرمود از ایشان است
چنانکه است جای او
و غیره

حضرت امام رضا علیه السلام

ماور حضرت کاظم بود و نقل است که شبی حمیده رضی الله عنهما رسول صلی الله و سلم را در خواب
دید که میفرماید ای حمیده کینه که خود بخینه را به پسر خود موسی بخش کن که زود باشد
که از وی فرزندی بوجود آید که بهترین اهل زمین باشد و از امام رضا رضی الله عنهما نقل
کنند که فرمود که چون برضا عالمه شدم هرگز در خود نقل حل نمی یافتم و در خواب شکم خود آواز
بشیع و تلیل می شنیدم بول و بیست بر من غلبه میکرد و چون بیدار میشدم هیچ آوازی
نمی آمد و آنحضرت بروقت ولادت دستها بر زمین نهاد و روی بسوی آسمان کرد و بها
منبار که می جنبانید چنانچه کسی مناجات میکند و نقل است که چون خلیفه مامون حضرت
رضارا و لیعهد خود گردانید هرگاه که وی قصد ملاقات مامون کردی امرایان خادمان مبارک
خلیفه باستقبال آمدندی و پرده را که بر درگاه خلیفه آویخته بودی ایشان برداشتند
تا وی در آمدی آخر الامر بنا بر جسده و بغض امرایان در بار را نضرتی واقع شد و بایکدی گرفتار
کردند که من بعد بر قاعده معهوده استقبال دمی نکنند و پرده را بالا برند از این چون بار دیگر حضرت
امام تشریف فرمائی در بار شد همه امرایان بی اختیار بر خاستند و استقبال کردند و پرده را
برداشتند و بعد از آن رفتن امام بایکدی گفتند که این حرکت چه بود که ما کردیم آخر بار دیگر
باهم اتفاق کردند از روی قسم و تاکید قرار یافت که بار دیگر این حرکت گاهی از ایشان توقع
نماند پس روز دیگر چون اتفاق تشریف آوری امام در دربار افتاد بر خاستند و سلام
کردند و مادر برداشتن پرده توقف کردند خدا تعالی به آنوقت با وی بر آنجست که آن پرده
برداشت و امام بدر بار تشریف برد و چون باز قصد بیرون آمدن کرد باز با وی بر آنجست
و این پرده را بالا برد و داشت امرایان که انجین کرامت عظیم دیدند گفتند که امام عزیز کرده خدا
از خوار کردن ما خوار نگیرد و ناچار بجا د معهوده حرکت کردند و نقل است که بوقت و لیعهد
حضرت امام علی رضا علیه السلام بداران بنارید اکثرندای مامون که از معاندان خاندان
العلویه نبوی بودند بامر عن خلیفه رسانیدند که از آن روز که علی بن موسی را و لیعهد خود
کرده خدا تعالی باران را از ما برداشت ظهور این امر از شومی قدم اوست این سخن را مامون
پس گران گذشت و از آن حضرت عاصی نزول باران طلبید و آنحضرت عرض مقرون حاجت

فرموده بروز و شبته بصحرارفت و با جماع کثیر و حامی نزول باران بجناب حق سبحان تعالی
کردنی احوال اثر پیدا شد و رعد و برق ظاهر گردید مردم بجزکت درآمدند و خواستند که خود را
بجای محفوظ رسانند حضرت امام فرمود که ای بندگان خدا ای بجای خود باشید که این بار بر
فلان شهر نیست در اینجا خواهد بارید پس ابرار از اینجا بگریختند و دیگر می پید آمد فرمود که این بار هم از
برای شما نیست بلکه برای فلان زمین است همچنین ابرار متواتر گشتند چون ابرار از هم نال آسمان
شد فرمود که یا ایها الناس این بار خدا بیتیغالی برای شما فرستاده است شکر کنید و بر خیزید و باران را
با خود داشته باشید که این بار نخواهد بارید تا وقتی که شما بجا آید با آرام پذیر شوید و خود را هم آنحضرت از خبر
برخواست بجای خود تشریف برد چون مردمان جا بجا رفتند باران رحمت شروع شد و چندین
بارید که گاهی باریده بود و لعل است که شخصی از مقربان مامون که هوای ولیعهدی در سر
و خاطر حضرت امام در دل داشت با مامون گفت که تو خلع خلافت از خاندان عباسیه نموده
اولاد علی که بدخواهان دولت عباسیه اند انتفال ریاست خلافت کردی و علی بن موسی
جعفر را که مقتولان ریاست خاندان عباسیه اند ولیعهد خود ساختی و گمانان بادیه گمانی را
بار دیگر ظاهر نمودی و مرتبه اش از مایان که دولت او امان دولت خلافت ایم بلند کردی این
مسی از دعوی جو از روی و دلاوری و بلند بینی بسیار بعید اگر نه نمی سخن بود از پیرانست و ظهور
آدمی مامون بچوب پرداخت که ظهور امر ولیعهد ساختن علی و از من بیاعتنا گفت و محبت
است که بناندان علی دارم بلکه این مرد پنهان مردمان بهیست خلافت خود دعوت میکرد و خود را
که ولیعهدش کنم تا مردمان از ابوی خوانند و بیا شاه و خلافت ما اعراف نماید و از عدوت فایز
مادست بردارد و در صورت دیگر خوف آن بود که گفته بر خیزد که استداده آن منع گردد اکنون
می بینم که آنچه کردم خطا کردم لیکن چون او را فرستادم و ولیعهد خود ساخته ام حالا علاج چیست
که اندک اندک از قدر روی کم کنم تا مردمان دانند که این شخص ولیعهدی نبود و لهذا من
آن شخص گفتم که امر خاطر جودار دمن او را بعین اجتماع در بار شمر سار خواهیم کرد که او خود بخود
راه خود پیش گیرد و بعد از آن در بند او کسی او را نمیند و تو ابانش را نیز بگرد حیل و طمع از روی
جهل و پیش امیر حاضر خواهیم آورد چون تنها ماند کارش سهل است باسان ترین وجه پیش بر خیزد

از دست خاندان عباسی قتل بملک خواهد رسید یا در حبس جان خواهد داد تا روزی که حضرت امام
 زود یا مومن تشریف آورده بجای خود آرام گرفت بعد از ساعتی حاسد مذکور که آتش حسد و کینه
 در دل کافر کیش وی مشتعل بود روی کیو آنحضرت کرده آغاز سخن کرد که ای پسر موسی شنیده
 میشود که صاحبان و خادمان تو با ظلمت است باریدن باران رحمت الهی از شما بسیار فریاد میکنند و صفت
 شما از همه میگذرانند گویا در جهنم از پیغمبری هم بلند میدانند و حال نیست که تو با جمیع اهل اسلام دعا کردی
 باران ببارید در صورت این دولت تنها تراست بلکه همه مسلمانان راست پس آن نااهلان ازین
 حرکات ناسایسته منع باید کرد و حضرت خلیفه محض سبب لحاظ شما با کسی مواخذه نمیکند چه که ترا ازین
 برداشته آسان برود و بر تبه و لیهدر ساینده این چه ادوی حقوق است که جایزه درو امیداری که
 در عهد خلافت امیرالمومنین در و غلو باین مرتبه ترا بلند او خلیفه وقت اند حضرت امام باستماع این
 کلام فرمود که من منع نمی کنم بندگان خدا را از گفتگو و ذکر لغای الهی که او سبحانه تعالی بذات سن
 عطا فرموده و آنکه ذکر و لیهدی خلیفه است مثل آن مانند یوسف علیه السلام است که با دوشاه مهرور
 و لیهد خود ساخت گرد دنیا و نزد خدا تعالی آنچه رتبه او بود بود عزیز مهندران او کم یا بیش نشد
 حاسد بی پیر از استماع این نفرین در آن شکن بر آشفت و گفت ای پسر موسی هر آینه از عهد خود
 در گذشتی و از قدر خود تجاوز نمودی و مثل خود با دوست علیه السلام برادر ساختی بآنکه ظلمت کرمی
 که بدعا جل اهل اسلام حق تعالی باران رحمت فرستاد پس اگر تو صاحب کرامتی این هر دو شیرتیر
 را که بر قالین خلیفه منقوش اند زنده کن بر من مسلط ساز اگر این گمنی معجزه و کرامت باشد باستماع
 کلام آن بد فرجام در بای سیاه است قناری و موجب قلم جباری آن محبوب باری بچوش آمد و
 غضبناک شده بانگ بر آن هر دو شیر تصویر زد و فرمود که بگیرید این کذاب بدگوی اهل بیت نبوی
 را و طعمه خود سازید بنور اعدا حکم هر دو شیر تصویر بصورت شیران اصلی شده چسبند و آن ریخوار
 شاهنشاه ولایت را بپنجایمی قهرانی گرفته اعضایش و رجم شکستند و با همه گوشت پوست
 و استخوانش فرود بردند و خویش که بفرش زمین پخته بود پسیدند خلیفه از وقوع این حال
 حیرت مال بهوش بر زمین افتاد و بیخود گشت چون هر دو شیر دلیران کار خلع شدند و
 رو بکوی حضرت امام آوردند و بزبان قدرت حق گویا شدند که یا حضرت اگر بفراوانی این خلیفه خدا

و این منافق و دشمن اهل بیت اظهار کرد که از دل دشمن و بظاهر دوست
و گندم ثانی کار اوست فرمودیم فرمود که خدا بیانی را در حیات آنجا
آمد شاهر و یکایمی خود بر روی چنانچه بودید آفران هر دو شیر دلیر
پس آن جناب عطر و کلاب طلبد بر روی خلیفه زد و خلیفه بپوش آن
حال مقول تاتق شناس پیر داخست و نقل است که شخصی از
کوفه بفرست خواسان بیرون آمد و دختر من حله من داد و گاه
فیروزه بخیر چون بر رسیدم غلامان حضرت امام علی بن موسی
از خادمان حضرت امام فوت شده است حله که داری نزد ما
که من هیچ حله ندارم غلامان بار دیگر آمدند و گفتند که حضرت اما
حله است که دختر تو بتو داده است که بفروشی و برای وی فیروز
بگیر و حله را بکن از استماع این سخن حیران بازدم که این حال
آگاه می نداشت حله حواله ایشان نمودم و بادل گفتم که از ما
چند مسئله پرسیم و یقین است که جواب شافی خواهد داد و چند
بر در دولت خانه وی رفتم لیکن بسبب هجوم خلق مرا مجال آن نشد
مسئله پرسیم ناگاه غلامی از اندرون خانه بردار آمدیم من پرسیدم
و گفتم که این جواب مسئله ای است چون نگاه کردم جواب
بنابج روایت کرد که حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰة و آیت
تشریف از زانی دار و طبعی اندر برگ درخت غریب ساخته پیر از
گفتم مشتق از خرمین عطا فرمود چون شمار کردم هفتده بود پس
دیگر خواهم زیست بعد از چند روز حضرت امام علی بن موسی
شده در همان مسجد فرود آمد بخیرست وی رفتم دیدم که چنانکه
داشت نشسته است و طبعی از خرابی بهان صورت پیش می
گفت و ملازم یک خود بنشانده مشتق از خرمین عطا فرمود که

با حضرت زکریا ازین میخواستند فرمود که اگر جناب سالک آید صلی الله علیه و سلم زیاده ازین عطا کرد
 مرا هم پنج عدد بنماید و حال آنکه عمل نمیشود و شخصی از علما مان حضرت علی بن موسی رضا
 روایت کرد که روزی ریان بن ابی اهلست بر دوازده آنحضرت حاضر شد و مرا گفت که میخواهم
 که حضرت امام دو جامه از کسوت خاص بنماید و چند دراهم که بنام وی سکه آنها زده اند بمن عطا
 فرماید پس ای طلبا جاز تا آمدن بیان بروی آنحضرت بخدمت حاضر شدم بمنور سخن بیان آشنا کرده
 بودم که فرمود ریان بن ابی اهلست میخواهد که در آید و دو جامه کسوت چند دراهم سکه با طلبت بکشد پس او را
 در آید چون حاضر شد دو جامه کسوت خاص خودی در هم بوی بخش فرمود و نقل است که قاطعان طریقی خبری
 را در راه کرمان دریافت گرفته و دانی از برف پیر کرده مال بی شمار را چ پیرند ز بان و از سردی برف
 از کار برفت و سخن بخوبی نمی توانست گفت پس خراسان رسید و شنید که حضرت امام علی بن موسی رضا
 در نیشابور است با خود گفت که وی از اهل بیت نبوت است بخدمت و درم شاید که این را اصلاحی تواند کرد
 شب در خواب دید که گویا بخدمت آنحضرت حاضر است و آنحضرت میفرماید که علاج زبان که گوی و سحر و جادو
 این هر سه آتیه کنج و سه بار در دمان خود گیر انشاء الله شفا خواهی یافت چون بیدار شد اعتبار خواب نگذرد
 و در نیشابور رسید بخدمت آنحضرت حاضر آمد بمنور سخن نگفت بود که فرمود علاج زبان همانست که در خواب
 بتو گفته بودم عرض کرد که میخواهم که ببار دیگر هم از زبان گوهر فشان تو بشنوم فرمود که ببار دیگر بی و سحر و جادو
 و این آتیه کنج و سه بار در دمان خود بگیر بیک خدا شفا خواهی یافت آن شخص بچنان کرد و بهمان روز شفا یافت
 و روایت است که شخصی از ملک سنده بخدمت آنحضرت حاضر آمد و کل از زبان بی گفتن نمیدانست حرف بربا
 سندی کلام مینمود آنحضرت هم زبان سندی جوابش میداد و من بعد عرض کرد که زبان عربی نمیدانم میفرماید
 که زبان بی یاد گیرم آنحضرت دست مبارک لبهای منی لیدنی بحال سخنان بی زبان ضعیف گفتن آغاز نهاد
 و روایت است که روزی حضرت امام در صحن خانه خود تشریف فرمایند که عصفور سیاه و پیش آنحضرت بر زمین افتاد
 وی غلطی و آواز میداد حضرت با او که حاضر من بجان طلبش فرمود که این عصفور میگردد درین خانه ناری آید دست
 دارد و خوردن بچه های میکند از آن خلق آزار فرماید که نمیس کی از شما درین خانه آید و آن را بکشد و خبری
 برخاست و اندرون حجره رفت دید که فی الحقیقه تاری خود خواری در چوبهای سقف خانه میگردد و بگفت
 او بگشت و نقل است که شخصی بخدمت آنحضرت حاضر شده عرض کرد که اهل بیت من حلال است

و عاکن که خدا یتحالی مرا پسری عطا فرماید فرمود که ای منیقه تو برو و فرزند عالمه است آن شخص چون
از خدمت مرخص شد و چند قدم رفت در دل آورد که یکی فرزند را محمد نام کنم و یکی را علی
حضرت امام باور از منیقه بوی گفت فیانی یکی را علی نام کنی و دوم را ام عمر یعنی یکی پسرو
دیگر دختر خواهد آورد و وقته و قات آن نوزدهم سرور کائنات بقول عارف نامی
مولانا عبدالرحمن جامی بدین تمهید درج شواهد النبوت است که از ابوالصلت خادم خاص حضرت
مروی است که وی فرمود که روزی بخدایت حضرت امام ذوی الکرام علی بن موسی رضا ایستاد
بودم مرا فرمود که درین قبه که قبر بارون رشید در آنجا است برو در چهار جانب وی خاک بپاش
رفت و خاک آورد و بمویید و بنیداخت و گفت زود باشد که اینجا برای دفن من خسر کنند
و سنگی ظاهر شود که اگر هر کسندی که در خراسان است بیارند آنرا نتوانند کندید باز فرمود که فلان
از موضع خاک بیار آوردم فرمود که از برای من در اینجا خسر کنند پس تو برو وقت دفن من حاضر باشی
و بگوئی تا بهشت درجه فرو برند و در میان قبر شق کنند اگر بگذارند گوی تا لحد کنند و قبل از دفن از
بالای مقام بالین سر من تری آب پیدا خواهد شد پس بگامی که ترا احاطه تعلیم کنم حکم کنی
پس آب خواهد جو شید و تمام لحد پر از آب خواهد شد و در آب ماهیان خود خواهی دید و این
نان را که تو میدهم خورد خو دکتی و در آب اندازی تا ماهیان بخورد پس ماهی بزرگ پیدا خواهد شد
ماهیان خود را خواهد خورد و چنانچه پنج نماند چون ماهیان غایب شوند دست بر آغاج آنچه تعلیم کرده ام حکم
کن تا آب کم شود و لحد خشک گردد و آنچه گفته ام کنی الا در حضور مامون بعد از آن فرمود که ای ابوالصلت
خود من نزد مامون خواهی رفت چون از آنجا بیرون آیم و چیزی بر سر خود نپوشیده باشم با من
سنگ گوی و اگر چیزی بر سر خود پوشیده باشم با من سخن نگوئی چون شب یکم شست و آفتاب بر آمد
بیا ماهی تو پوشید و منتظرانه بنشست تا غلام مامون بطلب آنحضرت در رسید و باز خود نزد
مامون برگشت نزد مامون طبقه ای پیران انگور تازه نهاده بودند گفت یا ابن سول الله
ازین خوبتر انگور دیده فرمود که انگور خوب است و بیشتر است پس مامون گفت که ازین انگور چیزی
تبادل بفرما فرمود که مرا معان داید مامون درین باب با الله از حد گذرانید و گفت مانع چیست
که مرا دستم میداری و خود یک خوشه برداشتی و دوازده از آن شمشه خود بجز بانی آنحضرت دادی

دی هم سه دانه ازان بخور و باقی بنده است و از آنجا برخواست ایوان گفت کجا میری گفت
 هر جا که فرستاده و چیزی بر سر خود پوشید و بیرون آمد و رجوع بجای خود کرد و گویند که مامون در آن
 زهر لاهل کرده بود و بخوردن حضرت امام داد و دو سه دانه که خود خورد خالی از زهر بودند ابوالصلت
 گوید که چون مرا فرمان بود که در حالت پوشیدن سر با سخن نگویی ناچار خاموش بودم و آنحضرت
 بر سرای خود رسیده فرمود تا در سرای را بپنجه در فرستاد خود در از شدن من صحن بر سرای انگلیس
 ایستاده بودم که ناگاه دیدم که نو جوانی از در آمد که در شکل و شباهت با آنحضرت مشابیه
 تمام داشت آنحضرت وی دیدم و گفتم که از کدام راه تشریف آید وی که در سرای بسته بود فرمود
 شخصی که مرا یک لحظه از مدینه طلب کرد از در و از هم دور آورد پرسیدم کیستی و چه نام داری
 گفت جده آنکه محمد تقی بن علی بن موسی رضی الله تعالی عنهم پیش پیر بزرگوار آمد و مرا
 بنزد خود برد چون حضرت امام عیرا بدید برخواست و محافظه کرد و بپسینه خود کشید و میان
 دو چشم وی بوسه داد و پیر بستر خود دیر در دراز گشت وی روی پدر خود نهاد و با وی سخنان
 پنهانی گفت و در آنحال بر لبهای حضرت امام گفت دیدم سفید تر از برون که امام محمد تقی آن را
 می لیسید و دست بر سینه پیر اندرون پیر این کرد و چیزی مثل عصفر بر آورد و فرمود بعد از آن
 حضرت امام رضا بر حمت حق پیوست و امام محمد تقی فرمود که مای ابو الصلت برخیز و از خزانه آب
 و تخمه یار عرصن کردم که در خزانه آب است و نه تخمه فرمود که هست بسیار در خزانه تخم سلوی است
 سفید تر از شیر و تخمه از چوب صندل خوشبو تر دیدم برداشتم و حاضر کردم آنحضرت پیر بزرگوار
 را تنها غسل میداد خواستم که مدد کنم فرمود که با من شخصی است که مدد میکند حاجت مدد تو نیست بعد
 ازان فرمود که در خزانه جامه دانی است و در وی کفن منوط است بیرون از رنتم و آنجا جامه
 دیدم که گاهی ندیده بودم از وی کفن بیرون آورده حاضر کردم بآن کفن کفن کرد و نماز گزارد
 پس فرمود تا بوی بسیار عطر کردم که اگر حکم شود بخاری را بیارم تا تابوت بسازد فرمود که در خزانه
 بر و تابوتی خواهی یافت بیار در خزانه رنتم تا بوی دیدم که گاهی ندیده بودم برداشتم و سجده
 آنحضرت آوردم پس نقش حضرت امام را در تابوت کرد و پیش نهاد باز نماز آغاز نمود هنوز تمام
 نکرده بود که تابوت از جانی و برخواست و سقف خانه را بشکافت و بالا برد و از نظر نا پدید گشت

عزیز کردم که یا این رسول الله! من هم درین ساعت خواهر رسید اگر تابوت را میخواهد یافت چه
 خواهد گفت فرمود که خاموش باش تابوت همین ساعت می آید چنانچه بعد از ساعتی باز سفت خانه
 بشکافت و تابوت فرود آمد پس نقش را از تابوت برآورد و بر فرش بجا افتاد و تابوت و کفن
 همه از چشم من غایب شدند و نقش مبارک چنان شد که گویا او را تا حال غسل هم نداده اند پس
 فرمود که بر نیزه در کیشا چون در کیشاد مامون و غلامان وی بر در بودند اندرون آمدند
 و بگردید و دیگر بستند و پیچیدند و کفن آن امام دین پرور افشاد اول بجای که قبر کندند از زیر
 سنگی پیدا شد بسیار سخت و مستحکم هر چند خواستند که بشکنند ممکن نبود پس از اسباب گشته بجای دیگر
 بحفر قبر مشغول شدند و من حسب وصیت آنحضرت بر سر قبر حاضر بودم چون حدتیار شدند از زمین
 قبر بر آب نمود اگرشت من آن کلمات که از ان سید کاینات تعلیم یافته بودم خواندم آنکند زمین
 بجوشید و تا حدی پر شد و آبها بران خورد و نمودار شدند من قرص نانی را که از ان جناب عطا شده
 بود و خور و خور کرده در آب انداختم تا آبها بران بخوردند بعد از ان نانی کلان نمودار شد و همه
 آبها بران خورد و فرو برد و خود هم ناپدید گشت باز من آن کلمات تعلیم شده بر زبان آوردم
 فی الحال آب در زمین فرو ریخت و زمین لحد شکست گردید گویا گاهی آب در اینجا بود و مامون
 چون شنید این دید گفت که علی رضای موسی رضی الله عنه چنانچه در حیات خود ما را عجایباتی
 نمود و مرآت هم گزشتی عجایب ظاهر کردی شخصی از مقرران مامون که از محبان اهل بیت محمدی
 بود گفت که این کرامت اشارتی است که مملکت عباسیان و کثرت ایشان بچو ما میان بخورد
 که در آستانه مال و جاه دنیا ی غانی هستند چون وعده اجل خواهر رسید شخصی چون بی بزرگ
 بوجود آمده همه ما میان خورد و در خواهر خورد یعنی همه عباسیان از دست و کالعدم خواهند گردید
 حالانکه او را هم بقای نیست چنانکه ما بین بزرگ هم ازین آب ناپدید گشت بعد از ان تمامهای
 خورد است و بزرگ و نه آب صرف ملک خدا یا نیست مامون گفت که راست گفتی و
 حضرت امام راجان قبر دفن کردند و وفات آنحضرت محدث کرامت در ولایت طوس مقام فرمود
 سنایا بتاریخ نهم رمضان المبارک سن دوهصد و هشت بقول اصح بوقوع آمد و بعضی بتاریخ
 نهم ماه صفر سال دوهصد و سه و دوهصد و پنج و دوهصد و شش نیز گفته اند قطعه از موهف

سید افضل امام همام	عالم و فاضل و فقیه علی	سال تولد او محلی ۱۵۲	علتش سید و جید علی
ایضا از مؤلف	آن امام علی صنایع	قره دیدۀ بنی و علی	طالع ۱۵۲ علی است تولیدش
علتش گو امام ذینبی	ایضا از سرور	آن امام حق علی موسی	آنکه گشت از و عیان بین
سال و شش طالب پیوسته	سال مولود او اولاد علی	مکتوبی از مؤلف	ابن موسی علی امام حنا
آنکه راضی است با رضا علی	پیشانی طریقی علی	مقدامی روح خدا جوئی	سال تولیدش در بجا
است این طالع و الا جابه	گو محبت ماند تولیدش	توانی قلمش پیش	سال ترحیل آن شش و پنجم
گفته اند این بن علی	سال ترحیل آن موسی	با نعم زود علی محمود	ذات او بود بد چرخ کمال
بزرگش عیان سال	سال ترحیل آن شهر محمود	گفت افاق که در آن بین	بود جان و نقش سر اباد
سال و شش خرد بگفتاد	سال ترحیل آن مامولی	شدند از نده علی محمد	حضرت محمد بن علی

بن موسی بن جعفر رضی الله عنه کینت وی ابو جعفر و ابو جعفر ثانی و لقب و لقبی
 وجواد است و نام مادر وی خیران و در بمانه که از قبیله باریه قبطیه بود و وی امام همام است از
 ائمه اشاعره و ولادت وی در مدینه و بر وز جمعه دهم ماه رجب سن یکصد و نود و پنج بوقوع آمد
 و مدت عمر وی بیست و پنج سال و از کمال علم و ادب و فضل که داشت خلقی کثیر از فیض باطنش
 مستفید و مستفیض گشت و چون بر ناصیه حال مامون خلیفه بغداد داغ بدنامی زهر خورانی حضرت
 امام علی بن رضا رضی الله عنه لقب بود لهند انظر رفع داغ بدنامی دفتر خود امام الفضل را
 بزنای بومی داد و همراه وی بدرینه روان کرد و هر سال هزار سال دنیا را رست المال ابو جعفر
 بومی میداد و از آن حضرت نقلست که من در عمر یازده سالگی در بعضی کوچه های بغداد با جمعی
 از کودکان ایستاده بودم اتفاقاً مامون بقصد شکار بیرون میرفت گذروی در آنجا افتادیم
 کودکان از سر راه بگریختند و من بجای خود ایستاده ماندم چون مامون نزدیک رسید مرا دید پارگی
 خود نگاهداشت و پرسید که ای کودک تو چرا با دیگر کودکان از سر راه نرفتی جواب دادم که راه
 میست که برفتن آنرا بر تو کشاده گردانم و مرا بر می نیز خود که از آن ترس بگریزم و حسن ظن
 من تیر آنست که ناحق کسی آزار نمیرسانی مامون ازین گفتار خورسند شد و گفت نام تو
 چیست گفتم محمد گفت فرزند کیستی گفتم من اعلی رضا بن مامون از آنجا روان شد و با خود مبارکی

از ترحیل او است
 آنکه گشت از و عیان بین
 ابی موسی علی امام حنا
 ذات او بود بد چرخ کمال
 سال ترحیل آن شش و پنجم
 گفت افاق که در آن بین
 بود جان و نقش سر اباد
 حضرت محمد بن علی
 بود از مدینه و بر وز جمعه
 دهم ماه رجب سن یکصد و نود و پنج
 سال ترحیل آن شش و پنجم
 گفت افاق که در آن بین
 بود جان و نقش سر اباد
 حضرت محمد بن علی

شکاری داشت چون از شهر بیرون آمد بازی تمام من انداخت آن باز غائب شد و بعد از
 ساعتی از هوا فرو آمد و حالتی که در شکار وی ماهی خوردیم زنده بود و ما من از وقوع این حال
 تعجب کرده از ابراست خود گرفته باز گشت چون بآن موضع رسید که من ایستاده بودم رو
 بمن کرد و گفت یا محمد گفتم لبیک گفت این چه چیز است گفتم این الله تعالی بمشیتان
 بفرموده شما صفا رقصید ایندانه الملوک و الخلفاء و شیخ و نواب با سلاطین اهل البیت چون ما من
 این سخن شنید گفت انت این الرضا حق و نقل است که چون ما منی فخر خود ام الفضل
 را با حضرت نکاح کرد همراه ایشان بحدین فرستاد چون وی بکوفه رسید آخر روز بود مسجد
 تشریف آورد و صبح آن درخت سدر بود که گاهی بار می آورد پیش کوزه آب طلبید و یک
 جرعه از آن بخورد و باقی در هیچ درخت انداخت و بنابر مشغول شد چون از نماز فراغت یافت
 و بیای آن درخت رسید آن درخت میوه دار بار آورده بود شیرین و بی استخوان مردم فخر تبریک
 میگرفتند و صاحب شاه البیت فرموده است که شخصی از اسلاف روایت کرده
 که وقتی در عراق بودم شنیدم که در شرم کس دعوی پیروی کرده است و ویران بنا بنی محبوس کرده
 اند با نجا فخر و در بان را بجا داده پیش در رسیدم ویران شخصی فیم و ذکی و با بوش فیم رسیدم که فقه
 تو چون بوده است گفت من مردی بودم در شام بیاد حق مشغول و در آن مسجد که سر
 مبارک سید کزین امام حسین صلی الله علیه و آله بنزله نصب کرده بودند یک شب رو قیامه نشسته بودم
 و بعد از حق شغول ناگاه دیدم که شخصی از پس من پیدا آمد و مرا گفت برخیز بر خاستم چون آمد
 راه همراه آنرا بر رفتم خود را در مسجد کوفه دیدم که جای امامت حضرت شاه ولایت علی المرتضی
 فرمود میرانی که این چه جای است گفتم که مسجد کوفه است در نماز بایستادن هم در نماز بوی
 اتفاق کردم بعد از آن از مسجد بیرون آمده اندکی راه رفتم که پیرینه در مسجد نبوی رسیدیم
 در آن مسجد هم دو رکعت نماز بگذارد و روان شد و در اندک قدم برداشتن خود را در بیت
 دیدیم و بطوان خانه خدا پرداختم چون از آنجا بیرون آمدم آنکس از پیش من غایب شد و من خود را
 با نجا یافتیم که بودم از وقوع این حال تعجب شدم و هیچ ندانستم که آن در خدا که بود از کجا بود چون
 یکسال بر این حال گذشت بهمان وقت و بهمان شب باز آن شخص پیدا شد و مرا همراه برد و در

<p>و هر طاهل که حضرت تقی را با یاسی معصوم داده بودند ازین دار بر طال بفرستادند و حال پیر انامند و انالیه را چون از مولف قطع تقی آن متقی صاحب فرع امام باصفاء و شاه والا</p>			
رقم شد قطب این دین	پوشید بر رخ وین	در گذارده ز بهر سال	در ششم بود و مجنون
مثنوی از مولف	آن غیر تقی جواد ز من	کلیس گلشن حسین حسن	متقی و تقی است شورش
شاه نیردی است تویش	سال تولید او چنان است	گفت در امام قلاب است	سال تولید او است سلطان
توبه پیش از قبله بموس	سال تولید او فقیه بران	رطبتش گوید سیریم جوان	سال تولید آن تقی دو
گشت پیش از ناهین علی	سال ویش اگر گریختن	است غلام زانرا صدین	سال تولید آن شاعر عظم

هست مهدی دنی عالم حضرت امام احمد حنبل رضی الله عنه کینت دوی ابو محمد
 ابو عبد الله است و نام محمد و احمد بن حنبل و دوی امام چهارم است از امیرای دین و پیشین شاگرد
 امام شافعی است ولادت دوی با قول مختلف در سال یکصد و شصت و پنج
 بوقوع آمد قول اول از اصح ترین احوال است و بسبب مشایخ را دیده بودند و انذرو النون مری
 و بشرطانی و شری سقلی و معروف کرخی و غیره حضرت بشرطانی رحمه الله علیه در حق دوی
 میفرماید که احمد حنبل را سه خصلت است که مرانیست اول حلال طلب کردن برای خود
 و عیال خود بخلاف من که صرف برای ذات خاص خود میجویم و دیم احمد علم و بحق مشغولست
 و من صرف سخن مشغولم نه بعلم سوم او در علم و ادب پیمبر است و من پیر پیغمبرم نقل است که شخصی
 از شاگردان حضرت احمد را دیدی بسیار داشت که از زیست او با پرس بود مادرش گفت که ای پسر
 سجدت امام برو و برای من عامی شفا بطلب یقین میدارم که دعای دوی رو بخوابند کرد
 آن شخص به دروازه حضرت امام آمد و آواز داد گفت کیستی گفت محتاجی که مادر دوی بیمار است
 و امیدوار دعامی شفا است حضرت امام برخاست و غسل کرد و بنهار مشغول گشت خادم
 گفت ای شخص قم برو که امام بنهار مشغول است پس بی از انجا باز پس بنجاه خود رسید مادرش
 برخاست و در بکشد و تندرست شد چنانچه گاهی علیل نشده بود نقل است که روزی امام محمد
 که بر لب آب وضو میکرد و شخصی دیگر هم بالای دوی وضو می ساخت بحفظ حرمت امام برخاست
 و وزیر امام آمد و وضو مشغول شد چون آنروز وفات یافت او را در خواب دیدند گفتند

در خواب

که خدا ایتالی با تو چه کرد گفت رحمت کرد بان نگه داشت حرمت امام که از ابای و بی فاسد نیز
آمده و منکر دم نقل است که امام احمد و یقین بود می و نان بقدر و خور می و گفتی این سزایین را
امیر المؤمنین بخود گفت کرد و است بر غازیان زرب و وصل فرستادی و آورد طلب فرمود می از آن نان
خوردی پسرش صالح بن احمد تا یک سال در اصفهان قاضی بود بقایت زهد و تقوی داشت و عالم الدین
و قائم الیل در شب از دو ساعت پیش بختی و بر در سر خود خانه ساخته بود شب سوز را بجا نشستی این
مرد که اگر بوقت شب طالب داد بیاورد در بسته باشد بر او بی و پر داد و در کار تقاضا محض برضایندی
خدا کار میکرد چون ترک قضا کرد و بخدمت پدر آمد روزی از برای امام احمد نان می بختند و خیرایه اوطح
صالح پسر امام گرفتند چون نان پیش امام آوردند گفت این نان را چه شد که از دی بوی حیانت می
آید گفتند خیرایه از آن صالح پسر است گفت آخر او یک سال بکار قضای اصفهان مشغول بوده است
خیرایه و آورده اند انچه گفته اند این نان را چه کنم گفتند نهید چون سالی یا دیگر کنید که خیرایه از آن صالح
است و آن را آن احمد بن حنبل اگر میخواهی بستان خادمان حساب حکم نان در خانه بنهادند و تا پهل روز
افتاده ماند سالی بنامد که بستاند و نان بوی گرفت آخر به ظاهر افتد چون خبر از خشن آن نان به جلد حضرت
امام رسید از آن روز ترک خوردن ماهی و جلد کرد و نماز زنده بود خورد نقل است که چون قوم معتزله در بعد از
غلبه کردند امام احمد بن حنبل هم طاعت دادند که قرآن را مخلوق گوید چون گفت هر دو دست امام بر گفت
بستند و بر سرای خلیفه بغداد بر زنند سرنگی بر در خانه خلیفه بود گفت ای امام مردانه باشی که وقتی من
دزدی کردم و گرفتار شدم بدان علت مرا هزار چوب زدند و قرار کردند عاقبت را بی یافتن من که در اهل
چنین جبر کردم و را بی یافتن تو که جرحی اولی تر باشی پس حضرت امام را با وجود کبر سنی آنحضرت بقتل
کشیدند و هزار تازیانه زدند و گفتند که تا قرآن را مخلوق گوئی را بی نیایی لیکن آنجناب بان باین طریقه
باطل نکشاد و نقل است که وقتی که معتزله بر روی خلیفه تازیانه بر جسم مبارک آنجناب میزدند از اتفاقات
بنیاد آنحضرت کشاده شد آنحضرت بسبب آنکه دستهایش بر گفت بسته بودند بنیاد از استن نوشت
فی الحال دو دست از غیب پدید آمد و بنیاد ازارش بر بستند خلیفه چون اینچنین دید را کرد و بهمان
عقوبت بر حمت حق پیوست نقل است که حضرت امام در حالت نزاع بدست اشاره میکرد و فرمود
بمنزله بنزد آنحضرت گفت که ای پدر این چه حالت است که علیه حال هست فرمود که وقتی با خطرات

چو جای سوال است بر عامه دکن که از جمله حاضرانی که در بیوقت آنالک که برالین من از یکی ابلیس است
 که بر دهن استاده هر دو دست بر سر خود میزدند و میگویند که ای احمد جان ایمان برده از پیش من بسکات
 بروی من میگویم نه هنوز نه هنوز یعنی تا یک نفسی که باقی است جای خطر است و چون وفات
 یافت و جنازه وی برداشته مرغان سبز از هوای آلوده و خود را بر جنازه وی میزدند و آرزو
 میبردند که کس از اهل ضلال به هدایت اسلام مشرف شدند و وفات آن جامع کرامات
 در بغداد پچاشت روز جمعه دوازدهم ربیع الاول در سال دوهصد و چهل و یک هجری و یکصد و
 دوهصد و چهل و دو هجری از دست ظلم مستر لایق وقع آمد و مزار پر انوار در بغداد است و مدت عمر آنجا

بهشتاد و نه سال است قطعه از مولات

تولیدش در قم در قرن قلمبند	بر حلیش که بگوید قبول	مثنوی از مولف	احمد بنیل آن امام بهام
صاحب بیخ و الی اسلام	است تولید او عجیب نخواهد	افند من احمدی افند	سال تولید آن امام زمان
عالم پاک زین عالم خوان	سال ترحیل آن شه کمال	است محمود و احمد بنیل	سال ترحیل او در شاهی
صاحب علم و ممدی اتفاق	نیز سر در درد و درین دلال	الفت مقبول است	حضرت علی بن محمد

بن علی بن موسی بن جعفر رضی الله عنهم بیست و دی ابوالحسن و ابوالحسن ثالث الباق
 بادی و عسکری و قوی مشهور است والده ماجده اش شانزده دام الفضل و خرمایون خلیفه بغداد است
 ولادت وی در مدینه بقول صحیح سیزدهم ربیع سن دوهصد و دوازده و بقول بعضی نه دصد و سیزده و
 بروایت بعضی دوهصد و چهارده و پانزده بود و چنانچه در شواهد النبوت و بغیة الاولیا و معجز الوالین و غیره
 باقتان یکدیگر نظر را تم الحروف رسید و نقل است که روزی حضرت نفی در ویی از دیات نواحی
 رای قشرین برد و شخصی اعرابی بخد متی حاضر شده عرض کرد که فرموده من دینی است عظیم که از ادا
 آن عاجز ام حضرت امام براه ترجم تشکی باقرار ادا می سی هزار در هم اقراری خویش بنام سال نو شسته
 بهر خود من فرمود و حواله وی کرده ارشاد نمود که فردا چون من بهر من رای مراجعت کنم
 و در جماعتی ششست یا ششم پیش من بیای و تقاضای شدید طلب زرتند رجه تشک من کنی بخوان
 درشت گوی یقین است که تبری برای ادا می قرض تو بعمل خواهد آمد اعرابی تشک برگرفت
 و روز دیگر یوقیکه خلیفه بغداد با جمعی کشید بدین حضرت امام آمده بود بخدست حاضر آمد تشک محرز

صاحبیت
 از حواله
 که در ده جنین
 شاد و خوش خلق
 بود و پیش
 خلق بنی
 و از عظمای
 سال مولد او در کوه
 سال ترحیل آن امام
 شد صاحب جهان
 و در کوه
 و در کوه

بیرون آورده برای زرمندرجه تقاضای سخت کرد و سخنان ناگفتنی گفت حضرت امام باوی
 کلام نرم میکرد و دود عده آدمی آن سهولست مینمود متوکل خلیفه چون اینحال بریدسی هزار درهم بطریق
 و بخدمت حضرت امام پیشکش کرد امام آنرا با عرابی عطافروخت و تقاضاست که خلیفه متوکل بپایزد تیلی بران
 او نمود اگر گشت که اطلبان از چاره آن ناچار شدند و متوکل تذر کرد که اگر پسرش ازین مرض شفا یابد
 مالی از مال خود بخدمت آنحضرت نذر کند آخر روزی فتح بن قاقان که از قربان متوکل بود گفت که
 شخصی بخدمت علی بن محمد باید فرستاد و از وی استداد وانی برای سی مایین مرض باید نمود شاید که امام
 علایی بفرماید متوکل شخصی بخدمت آنجناب فرستاد حضرت امام چیزی بجناب علایج اطلبان فرمود و گفت
 که این را بسایید و در نیل طلائع نماید از ان الله تعالی شفا حاصل خواهد شد اطلبان چون شنیدند استغرا
 که در فتح بن قاقان گفت که تجربه کردن عیسیت پس آنجناب را حاضر کرده و ساسیده بردنیل نمازد بپایزد
 هر قدر نمود که در نیل نمود بیرون آمد و در روز دیگر زخم منحل گشت بروز سوم غسل شفا کرد و متوکل
 نیست دای نذر صده هزار دینار سر مهر خود کرده بخدمت حضرت امام فرستاد و بخدمت پدر خود ایاز
 بدخواستان طبعیت محمدی بمرض متوکل رسانید که امام مالی بسیار و خزانه بیشمار در دولتخانه خویش جمع
 کرده است و سلاح های لاتعداد و لاطحی فراهم آورده اگر فی الحال بر هر چه که زود است بدست آورد
 آری بمردم در دوسه روز فساد می بر پا خواهد گشت که امتناع آن از ممنوعات خواهد شد متوکل تبرید
 و سیدمقرب خود را نزد خود طلبید گفت که تو اگر بوقت شب پنجصد از امام سجاده آفندی الا که امام آفندی د
 همراهیان خود را بیرون در قایم کنی و آنچه از مال سلاح در خانه خود امام جمع کرده است بکست علی
 خود برداشته نزد من آری مورد عنایات سلطانی باشی سید میگردد که من هانوفت و همراهیان خویش
 متصل خانه آن امام زمانه رفتم و زردبانی نناده در خانه آنجناب رسیدم چون خانه تاریک بود و نداشتیم که چرا
 میباید رفت ناگاه از اندرون جبره آواز آمد که ای سعید بجای خود باش تا شمع روشن کنم چون شمع
 روشن شد حضرت امام را یافتیم جانشین پوشیده و بر سجاده از حصیر و قبله نشسته فرمود که خانه امیشت
 هست بهر چه هست بگیر من در تمام خانه بگردم هیچ نیافتیم سوای یک صرّ و دنیا که بهر ما در متوکل سدر
 و مادرش بطور نذر بخدمت آنحضرت فرستاده بود و یک اشمشیر که در زیر مصلاهی مبارک داشت
 برادر اگر قسم دیدیش متوکل بر دم متوکل چون آن صرّ را بمهر مادر خود بندید و یک بخت آن سکه را نذر

گفتند که بادر بوقت بیماری تو غرض نام کرده بود چون شفا یافتی بخدمت دی فرستاده بود
که تا حال سر به بر وجود بود گفت که یک هفته دیگر آن همراه کند و بیشتر و غلات بخدمت امام از
برید سبب میگوید که چون سن هر دو هفته یا بیشتر بخدمت آن بر و شفیق بر دم سرسار بودم سر در قدم
آوردم و گفتم که من اشتب بی اجازت شما بخدمت آمده ام ازین موجب شرمم لیکن بخدو
یووم که مامور بودم حضرت امام بهم شد و فرمود که ستم آید این ظلم برای منقلب منقلبون نقل است
که چون متوکل حضرت امام را از مدینه بلاق طلبد و بپرسن رای رسید و برادر من فرود آورد
که جای ناخوش ناپسند بود روزی شخصی از عجمان امام صالح ابن سعید بنام بخدمت حاضر
شده گفت که ای رسول الله در و پدر من فدای تو باد این خیل ناحق نشان در هر امور
اختای قدر و اطفای نور تو میخواهند که ترا درین منزل پر حشمت فرود آورده اند فرمود که ای این
سید تو هنوز درین قاعی بس بدست حق بدست خود بدست راست من اشارت کرد که برین چون
بنظر آمد دیدم که با عنای خرم و نبرای روان و قهرهای بلند و اشجار بدست گیداد و شستن
میداد ظلم است حیرت بر من غالب شد فرمود که جای جبر نیست هر جا که هستم این هر چه
که می بینی باماست ازین جای پر حشمت و حشمت چیست نقل است که شخصی از قاعی کوفه
بخدمت حضرت شاه امامت شکایت کرد فرمود که دو ماه دیگر صبر کن چون دو ماه دیگر بگذشت
قاصی بقضای ربانی ازین جهان فانی رحلت کرد نقل است که متوکل در خانه خود طایران
بر قسم جمع کرده بود و شور و غل از آواز مرغیان در آنجا میدی بود که سخن یکی گوش دیگری بدست
نرسید لیکن وقتی که حضرت امام در آن مقام تشریف می برد همه مرغیان خاموش می شدند و تا وقتیکه
امام در آن مقام تشریف میداشت هیچ مرغی آواز نمیکرد نقل است که شخصی مشبه از هندوستان
پیش متوکل آمد و مشبه بامی غریب می نمود روزی متوکل مشبه را گفت که اگر تو مشبه را خود
علی لقی بن محمد اشتر منده کنی ترا هزار دینار انعام کنم وی گفت که نانی چند گندین سبک تنگ تر
بمخت کرده برآید و بنید و مراب پهلوی امام بپاشانید تا من او را بخل سازم همچنان کرد و حضرت
امام را نیز طلبد بر سر آید و بشانند چون اهل محفل تبادل طعام آغاز نهادند حضرت امام هم
بطرف آنان دست بهارک دراز کرد و خواست که نانی بر دارد آن مشبه علی کرد که آن نان

در این سند از دست
علامه ابن سعید
برادر حضرت امام
نوشته شده است

این پیش امام پرواز کرد و بجای دیگر افتاد و بگویند که او را در حقش نان گردانیم هر چه میسر آید
 عمل بعمل آمد مجلسیان از اظهار این شکر و تحسین و بزرگداشت امام دانستند که آنرا در این عمل ازین شکر
 که بر پهلوی من جانفشین است سر برآورد و دید که برادرین از دیوارهای آنجا در بنشانی تقصیر
 شیر نشسته پس باگشت اشارت بآن شیر برآورد و فرمود که این را ببل عدد ایل مسیت بنویس و بگو
 بر نوجو داین ارشاد صورت شیر لبر اصلی سیده پرست و شعیب را بیک آینه زد و بر دیوار سیدی دیوار
 رفته بر دیوار پیوست و در صورت تصویر شد و چنانچه منقول در خواست کرد و شعیب را باز کرد و از قبول نفرمود
 که و افتد باز هر گاه او را کسی بخوابد و در کلمه سه شکر در این باشد است امام طعام ناخورد و از آن عین
 نقل است که روزی در ولیه یعنی از اهلا و خلفای انقاد جمعی کثیر حاضر بود و حضرت امام هم
 در آنجا تشریف شریف ارزانی میداشت شخصی بی ادب در آن مجلس سخنان بیوده بیعت و
 میخندید و حق ادب آنجناب بجای نمی آورد آنحضرت روی مبوسی وی آورد و فرمود که چه چیز میخند
 تو حالا که بعد از سه روز از اهل قیومستی پس آن شخص بهار روز بیمار شد و بعد از آن نقل است که وقتی
 حضرت امام در مجلسی از مجلسی عباسیه تشریف داشت شخصی بی ادب در آن مجلس سخنان بسیار
 میگفت و از حد تجاوز می نمود حضرت امام فرمود که این شخص ازین طعام هیچ نخواهد خورد و از خانه وی خبر
 خواهد آمد که نه نگرانی بر روی مردم نخواهد که چون آن شخص دست بشت و خواست که طعام بخورد و طعام
 وی نرساند آنرا بیدار نگذاشت و در آمده گفت که با تو از امام در اقا و در حالت نزاع است خود را در اقا
 برسان که در حالت حیات رویش به پستی آن شخص ناچار طعام ناخورده از آنجا برخواست و شخصی میگوید
 که وفات آن جامع الکرامات در زمان خلافت مستقر اند خلیفه بغداد بقام سرمن رای کرد و
 نوادجی بغداد بسلامه شهر است بر روز و شبینه آفراده جامدی الاخر سال دو صد و پنجاه و دو
 و اقرار دیگر در سال دو صد و پنجاه و چهار پنجاه و پنج بوقوع آمده عمر شریف آنجناب چهل و یک سال

که بود او شاه شاهان آن
 علی ادرسی امامش بود
 که بود و عالم آمد و ج
 حضرت که از این عالم
 ایضا از موهبت
 علی امام فقیه حین جان
 که بود و عالم آمد و ج
 حضرت که از این عالم
 ایضا از موهبت

که بود او شاه شاهان آن
 علی ادرسی امامش بود
 که بود و عالم آمد و ج
 حضرت که از این عالم
 ایضا از موهبت

آن حضرت بنی جعفر بنی بکر بنی میشو و امام اهل بیتین	مثنوی از مولف	مثنوی عالم و عظیم علی	شاه دین اهل علم و عظیم علی
سال تولد آن شه شاکت	سید عالم آمده است لیکن	سال تولد آن شه و سیاه	کرم عالم و لیکن
نیز تاریخ رحلت آن شاه	است سید و مثنوی آگاه	سال میلش خرد دل سپید	گشت ظاهر و مجتهد

حضرت حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی رضا رضی الله تعالی عنهم کتبت و
ابو محمد و لقب زکی و خالص و سراج و عسکری مشهور است و والدہ ماجده و سون نام داشت و او ایام
یازدهم است از ایام شاعرین و ولادت وی در مدینه بسال دو و صد و سی یک بقول بعضی و و صد و سی
بر قریه آمد و در آن وقت که در سال و بقول بیست و شش سال بود و از محمد بن علی بن سید عالم
بن موسی بن جعفر رضی الله عنهم نقل است که وقتی معیشت بر آب و باران شد پدر من بمن گفت
بیایید من حسن بن علی را دیدم که در سخاوت و کرم مشهور است پس آن خانه برآمده بر ملاقات آن حضرت در راه ابیت آمد
که اگر امام مرا بپند در هم ببرد و صد در هم را بیاورد و صد در هم را آرد و بخرد و صد در هم را در دیگر سالیان خرجات
صرف نماید من با خود گفتم که اگر او صد در هم ببرد و صد در هم را بیاورد و صد در هم را آرد و بخرد و صد در هم را در دیگر سالیان
و بجانب کوهستان و من چون در آمدن امام توقف شد پدر خانه وی سیدیم ولی آنکه با کسی سخن گویم خاموش بود ایستاد
ماندم و من از سخاوتش از خانه بیرون آمدم و گفتم علی بن ابی طالب و پسر وی محمد که بر در ایستاده اند از درون
بیایند چون در آمدیم سلام گفتیم فرمود ای علی ترا از آنچه چیز باز داشت که گاهی بعد از ما می بینیم پیش ما
نیامدی گفت من می سپردم و داشتم که باین حال پیش تو ایام چون ملاقات تمام شد و حضرت داشتند قدیم
دولت خانه اش بیرون نهادیم خادمی از عقب در رسید و صرجه پانصد و بیار حواله پدر من کرد و گفت
این پانصد در هم است و دو صد را جامه سازی و دو صد را آرد بخری و یک صد برای دیگر خرجات
نزد خود داری و صرجه دیگر بمن داد و گفت ویرین سه صد در هم است یک صد در هم بر جامه های
خود صرف کنی و صد در هم برای نفقه نزد خود داری و بعد در هم در از گوشه خرید کنی لیکن من
باید که بجانب کوهستان خروسی و قلان جامی بروی که قائده خواهد شد ان شاء الله تعالی
پس حساب لای شاد آن حضرت بکوهستان فرستم و بجای که فرموده بود سفر کردم در آنجا که خدا را
شدم و دو هزار و بیار من قائده رسید و شخصی دیگر گفته است که عیشت من غایت تنگ بود

بخدمت حضرت حسن عسکری رفته و از فقر و فاقه خود شکایت نمود تا زیاده در دست و او زمین را
 بآن بکا وید و صرة الفصد دینار از بیرون آورد و بن عطا فرمود و دیگری روایت کرده است
 که در زمان مستعین خلیفه بغداد ناحی در قید بودم از تنگی زندان دیگرانی قید جنگ مردم چون
 ناچار شدم بخدمت حضرت امام شکایت آن نوشتم و میخواستند که احوال تنگی معیشت خود را بگویم
 گفتم لیکن شرم داشتم و نوشتم در جواب این تحریر فرمود که امروز نماز پیشین در خانه خود خواهی کرد
 چنانچه قبل از نماز تظاهر از زندان خلاص دادند چون در خانه خود رسیدم دیدم که نادمی از خدمت حضرت
 امام نزد من می آید با استقبالش دویدم صرة صد دینار با رقمه امام حواله من کرد و بر خشت دیدم که در قفس
 کتیده است که نو در خط خود حال تنگی معیشت خود بنویشتی و شرم کردی پس این صده دینار بخرج
 خود آرد و شرم مدار که هر چه خواهی طلبی بآن خواهی رسید و شخصی دیگر روایت کرد که بدین بیطار بود
 اسپان امام را بیطاری یعنی چابک سواری میکرد و مستعین خلیفه بغداد را بفیله بود که بچکس آنرا
 آرام نمی توانست نمود و بکام برهان وی نمی توانست داد و چون چنانکه کسی بر سواری کند چنانچه
 بیطاران که بروی اراده سواری کرد و بجان بگشتند آخر شخصی از اندامی مستعین که دشمن آن
 امام دین بود مستعین گفت که چرا نمی فرمائی که حسن بن علی را حاضر کنند تا وی برین بفیله سوار
 شود و رام گرداند که درین کار دو فایده عظیم متصور اند یعنی اگر بفیله رام گردد تا هم کاری است که کسی
 بر نمی آید و اگر بفیله غالب آید حسن از دست وی بهلاکت رسد تا هم عین مقصود و دلالت است که از
 دست آزاد وی برهی و اندیشه خوف و هراس که از طرف امام در دل داری خلاص می گوی شد
 پس این خیال مستعین آن بادشاه دنیا و دین را نیز و خود طلب کرد و چون برایش تشریف آورد
 مستعین از راه نفاق با استقبال آنحضرت شتافت و نیز و خود را داد و بفیله را در محراب طلب کرد و دست
 با ابا محمد این استرا گام کن حضرت امام پیر مرا که پادشاه بنجاب بود فرمود که این استرا گام کن
 مستعین گفت که خود گام کن حضرت امام طلبسان خود بنهاد و برخاست و پیش بفیله تشریف برد و
 دست بر پشت وی مالید چنانچه عرق از جسم بفیله روان گردید بعد از آن گام در میان بفیله داد و باز
 و بجای خود نشست بار دیگر مستعین مکلف حال آن معدن بحال شده گفت که اگر پیش بفیله
 زمین هم به بندی از لطف و عنایت بعید نیست باز حضرت امام برخاست زمین کرد و بجا خود نشست

مستقیم با وجود ظهور این کرامت باز نیامد و گفت که چه شود که اگر برین بقله سوار نشوی
 و چند قدم اورا بگردانی حضرت امام به پدر من فرمود که برین بقله سوار شود و در غایت بگردان مستقیم
 گفت که خود اگر سوار شوی مهربانی است حضرت امام برخاست و بر بقله سوار شد و در همین سر
 بگردانیدی آنکه بقله هیچ سرکشی کند پس فرموده آمد و بجای خود تشریف آورد مستقیم به رسید
 که این بقله را چون یا منی فرمود که خوب تر و غریب تر ازین بقله بقله ندیده ام که هیچ شوی
 و سرکشی ندارد و گفت که این بقله لایق شما است گفت که بهتر هیچ پدر من فرمود که برین بقله
 سوار شود بجان ما پدر من بروی سوار شد و بجان امام آورد و بعد از آن گاهی از آن بقله شوی
 سرکشی بوقوع نیامد و شخصی نقل کرد که من برادر جل چند سایل خدمت آنحضرت رفقه نوشتم
 و میخواستم که برای دفع حتی بیل هم سوال کنم که از اموش کردم حضرت امام بجا آن تحریر نمود
 که جواب مسائل تو اینست و میخواستی که برای دفع تپه بیل هم سوال کنی لیکن از اموش کردی
 و نوشتی پس اگر است قلنا یا انا نونی بر او سلام علی ابی بیلیم نویسی و در بیلوی صاحب تپه
 بینداری و دفع خواهد شد ان شاء الله تعالی پس همان عمل کردم و محمود شفا یافت و شخصی
 روایت کرد که خدمت حضرت امام نمایی کردم و در آن نوشتم که منی مشکوچیت خاتون
 من حامله بود در خواستم که در حق وی دعای غیر کند و فرزند مرا نام نهاد و جواب آن رفقا مفرود
 که مشکوچیت قلب محمد است صلی الله علیه و سلم و در باب حال خاتون و فرزند من هیچ ارقام فرمود
 سواي این عبارت که آخر رفقه نوشتم بود اعظم الله اجرک و اختلف علیک بین خاتون من
 فرزند مفروده زیانید و بعد از آن چون باز حامله شد پس آورد و وفات آن سید کانیات انجام
 سر من ای بر و در سبب ششم یا هشتم ربیع الاول سال و صد و شصت از هجرت شاه ساسانی
 و قلع آمده و آنحضرت را بابای می حکم بنهاد و معان آن المیبت محمدی در طعام زبرداده و بصدقه

از عیال و اولاد
 من عیال و اولاد
 بجا نماند
 دارا شاهی
 عده مددیان
 سال سوار و اولاد
 عیال و اولاد
 سال شاهی
 کشته و قتل
 مانی شده

شربت شهادت چشید و شوی از سر مرگ	آن عیال و اولاد جهان	محسن و شهادت
نزدیک جناب حیدر بود گشت پیدار محمد هست عیال و اولاد	من سال لادت شاه سال تولد آن امام پیرادی سال تولد	جسم سرور شاه گفت سرور که پادشاهی نیز میرزا است

سال و شش چو بر ما گفتم	سرور پیر او یا گفتم	سال و شش چو خود گفتم	فرموده ام بن معنی گفتم
ذات او بود نیز اجلال	نیز اندکیان بیال وصال	سال و شش کریمین کریم	کرد لفظ کریم خود ترسیم
انچه در خاص و عام قبوست	سال و شش نام قبول	سال و شش در دل مشتاق	گفت چو بیا دی قات
سال و شش آن نام ز من	کو حبیب زل نام منت	سال و شش در محبت	گفته دل طالب حسن گفتم
سال و شش چو عیان گفتم	سرور او شرف جان گفتم	سال و شش آن شهر ظلم	گشت بیدار سید مسوم
باد بر جاننش تاب روز قیام	صدر دود و سلام و الاکرام	حضرت محمد بن حسن بن علی بن محمد	

بن علی بن موسی رضی الله عنهما گفتم وی ابو القاسم و لقب مهدی محجة الله و قائم و منتظر و صاحب الزمان خاتم الانبیاء است بقول بن سنیست جماعتی از تو اهل تحقیق و ولادت و در سرین کتاب تاریخ نیز در ماه رمضان سال و شش چو بهشت یحیی بر او گذاریدم و هم شعبان و قبل از صبح و پنجشنبه و پنج نام نامی الهه که کتاب قبیل و بقول موسی بن یحیی در واریه حکیمه عمر حضرت عسکری رضی الله عنه منقول است که روز من پیش حضرت عسکری در آمدیم فرمود که ای عمه شبت خانما باش که خدا تعالی با کسری خواهد داد و گفتم ای قرینم از که خواهد بود که از زمین هیچ اثری نماند و بی خبر فرمود که ای عمه شبت چنین همچون مثل ام موسی علیه السلام است که حمل و متی تا وقت ولادت ظاهر شد پس حلسه فرموده وی شب در اینجا بودم چون شب یاده از نصف گذشت برخاستم و تجدید گزاردم و زمین نیز تجدید گزارد و آسمان برال نماندیم که هیچ نزدیک سید و آنچه نام گفته بود و بخواهیم یا حضرت امام از جامی خود آواز داد که ای عمه تعبیل کن چون این سخن شنیدم متوجه حجره زحیبن شدم هر از راه پیش آمد در حالتیکه لرزه بر اندام مبارکش افتاده بود و بر لبینه در گرفت و قتل بخواه اندر آمد و انا انزلناه و آیه الکرسی خوانده بروی دم کردم در آن حال شنیدم که آنچه من نموده بودم بچه هم در شکم وی میخواند بعد از آن دیدم که خانه روشن شد نظر کردم فرزند از شکم بر نه زمین آمده بود و در سجده افتاده و بر او گریه و حضرت امام از حجره خود آواز داد که فرزند مرا نزد من بیا پیش وی بروم فرزند مرا در کنار خود نشاند و زبان مبارک در دهان وی کرد و فرمود ای فرزند من باذن الله تعالی گویا شوی اسحاق طفل گویا شد و گفتم بسم الله الرحمن الرحیم و نذران سن علی الذین استغاثوا فی الارض و البحر من بعد از آن دیدم که مرغان بستر از آسمان بیادند و ما را از گفتم حضرت امام یکی مرغ را از ایشان سخنان خواند

در این کتاب تاریخ نیز در ماه رمضان سال و شش چو بهشت یحیی بر او گذاریدم و هم شعبان و قبل از صبح و پنجشنبه و پنج نام نامی الهه که کتاب قبیل و بقول موسی بن یحیی در واریه حکیمه عمر حضرت عسکری رضی الله عنه منقول است که روز من پیش حضرت عسکری در آمدیم فرمود که ای عمه شبت خانما باش که خدا تعالی با کسری خواهد داد و گفتم ای قرینم از که خواهد بود که از زمین هیچ اثری نماند و بی خبر فرمود که ای عمه شبت چنین همچون مثل ام موسی علیه السلام است که حمل و متی تا وقت ولادت ظاهر شد پس حلسه فرموده وی شب در اینجا بودم چون شب یاده از نصف گذشت برخاستم و تجدید گزاردم و زمین نیز تجدید گزارد و آسمان برال نماندیم که هیچ نزدیک سید و آنچه نام گفته بود و بخواهیم یا حضرت امام از جامی خود آواز داد که ای عمه تعبیل کن چون این سخن شنیدم متوجه حجره زحیبن شدم هر از راه پیش آمد در حالتیکه لرزه بر اندام مبارکش افتاده بود و بر لبینه در گرفت و قتل بخواه اندر آمد و انا انزلناه و آیه الکرسی خوانده بروی دم کردم در آن حال شنیدم که آنچه من نموده بودم بچه هم در شکم وی میخواند بعد از آن دیدم که خانه روشن شد نظر کردم فرزند از شکم بر نه زمین آمده بود و در سجده افتاده و بر او گریه و حضرت امام از حجره خود آواز داد که فرزند مرا نزد من بیا پیش وی بروم فرزند مرا در کنار خود نشاند و زبان مبارک در دهان وی کرد و فرمود ای فرزند من باذن الله تعالی گویا شوی اسحاق طفل گویا شد و گفتم بسم الله الرحمن الرحیم و نذران سن علی الذین استغاثوا فی الارض و البحر من بعد از آن دیدم که مرغان بستر از آسمان بیادند و ما را از گفتم حضرت امام یکی مرغ را از ایشان سخنان خواند

برخی از اصحاب
 از جمله سید الشهدا
 و اولاد ایشان
 سال اولی از سال
 دومی که در کربلا
 با ائمه و اهل بیت
 مدتی در آنجا
 بود و بعد از آن
 به مدینه آمدند
 و در آنجا
 در کتب و تفصیل
 آن در کتاب
 شواهد النبوت
 و جامع الاصول
 و غیره مفصل بیان
 کرده اند و مختصر
 آنکه اهل تسنن
 حضرت امام
 را مهدی آخر الزمان
 نبیانیست و یو ذات
 آنحضرت کربلا
 دو صد و شصت و شش
 بطور آمده و قتل
 آنرا میفرمایند که
 مهدی آخر الزمان
 موسوم با اسم محمد بن
 عبدالمکرم قبل از نزول
 عیسی علیه السلام از آسمان
 در خانه سادات عظام
 پیدا خواهد شد بخلاف
 خرقه شعیب امامیه که
 مهدی آخر الزمان حضرت
 امام محمد بن حسن را می
 نمایند و تقیست و گفته
 اند که حضرت امام
 محمد بن حسن مانند خضر
 علی السلام عمر جاوید یافته
 از نظر مردمان غایب شده
 است و الله اعلم بحقیقه
 و میباید که فضیلت و کمال
 ولایت و کرامت حضرات
 اهل بیت حضرت شاه رسالت
 علیه الطلوه و التوحید را
 مختصر درین دو ائمه تن
 ندانی اگر چه ایشان
 بمنزله فضل و کمال
 اختصاص داشته باشند
 زیرا که اهل فضیلت و کمال
 از اهل بیت رسول الله صلی
 الله علیه و سلم چه در طبقات
 آئمه و چه در جمیع
 و چه از متاخرین از ایشان
 که کتاب اخبار از اخبار آنحضرت
 پر و ملو اند چون حضرت
 ابراهیم سید عالم و حضرت
 سید عبدالقادر جیلانی و غیره
 چنان قدس الله تعالی ارواحهم
 سال فات یا غیبت آنجناب
 با اقوال مختلف دو صد و شصت
 و چهار یا دو صد و شصت و شش
 است و قول آخرین باعتبار
 نزدیک است و مضمونی از
 ائمه و اهل بیت تمام نامی و
 محمودان

که غرق گرد و من دست بگیرم و از آب بر آوردم بعد از آن شخصی دیگر با آب نهاد و بخواست
 که بوی رسد از منم و خطه با خورد و قریب لنگ شد دست او نیز بگیرم و بیرون آوردم پس من چنان
 بماندم و با او بلند گفتم که اسی صاحب خانه از خدا تعالی و از تو عذر میخواهم و الله که ما ندانستیم که
 چیست و از آنچه کردیم بخدایا بگشایم و تائب شدیم هر چند همچنین سخنان گفتیم هیچ با التفات نکرد
 ناچار باز گشایم و پیش مقصد رفتیم و قصه را باز گفتم گفت این را ز پوشیده دارید و رنه گردن شما
 خواهم زد و مخفی مباد که در باب غیبت و وفات حضرت امام بن محمد بن حسن در خرقه اهل سنت
 و جماعت اقوال اند که تفصیل آن در کتاب شواهد النبوت و جامع الاصول و غیره مفصل بیان
 کرده اند و مختصر آنکه اهل تسنن حضرت امام را مهدی آخر الزمان نبیانیست و یو ذات
 آنحضرت کربلا دو صد و شصت و شش بطور آمده و قتل آنرا میفرمایند که مهدی آخر الزمان
 موسوم با اسم محمد بن عبدالمکرم قبل از نزول عیسی علیه السلام از آسمان در خانه سادات عظام
 پیدا خواهد شد بخلاف خرقه شعیب امامیه که مهدی آخر الزمان حضرت امام محمد بن حسن را می
 نمایند و تقیست و گفته اند که حضرت امام محمد بن حسن مانند خضر علی السلام عمر جاوید یافته
 از نظر مردمان غایب شده است و الله اعلم بحقیقه و میباید که فضیلت و کمال ولایت و کرامت
 حضرات اهل بیت حضرت شاه رسالت علیه الطلوه و التوحید را مختصر درین دو ائمه تن ندانی اگر
 چه ایشان بمنزله فضل و کمال اختصاص داشته باشند زیرا که اهل فضیلت و کمال از اهل بیت
 رسول الله صلی الله علیه و سلم چه در طبقات آئمه و چه در جمیع و چه از متاخرین از ایشان
 که کتاب اخبار از اخبار آنحضرت پر و ملو اند چون حضرت ابراهیم سید عالم و حضرت سید
 عبدالقادر جیلانی و غیره چنان قدس الله تعالی ارواحهم سال فات یا غیبت آنجناب با اقوال
 مختلف دو صد و شصت و چهار یا دو صد و شصت و شش است و قول آخرین باعتبار نزدیک
 است و مضمونی از ائمه و اهل بیت تمام نامی و محمودان

از غش گشت جهان روشن	شده میروشن آسمان روشن	سال تولد آن خیر مسعود	طریقه سلطان حق خرد فرمود
ساقی لیدر او چاه گشته	عقل مندی حق ناکفته	سال تولد او چه گوهر گشته	عقل سلطان لی مهدی
بود او را هم حسیس	سال تولد او است نام بر خرم	سال تولد سید والی	گشت ظاهر بدین بیجلی
شهر چو غایب شد اهل من	هر سالش سرچشمه روشن	بیش سال غیبتش نمود	ار شاری ابدی معصوم

فصلست که روزی حضرت معروف روزه دار بود و بعد نماز عصر بجزورتی در بازار مفتی ستای
 آورد و او که رحمة الله من اشیر پسر بنی برال الله یعنی رحمت خدا بروی مادر هر که چیزی ازین آب بنوشد
 معروف چون شنید کاسه آب گرفت و نوشید و نوشیدان خود و پسرانش گفتند که نه آخر تو روزه دار بودی
 گفت بلی لیکن من بدعای رحمت رحمت کردم آخر چون وفات یافت در خوابش نمیدانید برسدند
 خدا یتالی با تو چه کرد گفت رحمت کرد از آن دعای رحمت که از زبان ستایشیدم و بوی مل کردم
 آبش بنوشیدم و وفات حضرت معروف تاریخ دوم محرم و بقوی هشتم محرم با قوال صحیح در
 سال دوم هجری است که صاحب اخوات الانس و سفینه الادب و روایات صحیح تحریر فرمایند بعضی
 بیال و دود و شش نیز گفته اند از مولف شیخ معروف پیر و الی کرخ گشت چون بجهان دنیا طاعت
 زهد و تقوی است تاریخش شصت و یک سال نیز زبده آفاق **ایضا از مولف**
 شیخ و الاحقرت معروف کرخی مقدر الکاشان قالیش که عیان جهان هر احوال در سال وصالش از غیر
 قطب کامل نیز قطب الدین متقیان جهان حضرت شیخ سری سقطی قدس الله سره العزیز
 کین شیخی ابو الحسن و مرید معروف کرخی و مقدر اسی زمان و شیخ وقت و امام اهل طاعت و در
 اوصاف علم کامل است و اول کسیکه در بغداد سخن توحید و حقایق بالا گفت و او بود و بیشتر شیخ
 عراق مرید او بودند و حال حضرت سید الطایفه چند و نیز مرشد او بود و شیخ سری سقطی کاغذ تجارت
 کردی و بازار شصتی و دو کانی داشت پرده بر در آورده و هر روز نماز رکعت نماز کرد
فصلست که در خرید و فروخت از ده دینار نیم دینار پیش طبع نداشتی و حق حضرت
 شیخ شصت دینار با دادم خرید کرد و بهای با دادم گران شد و لال بیامد و گفت با دادم بفروش
 گفت بچند دلال گفت بود و دینار شیخ گفت عهد من با خدا آنست که برده و دینار زیاده از نیم دینار
 سود بر ندم دلال گفت من مال تو بقصان نمی فروشم شیخ گفت من عهد خود را نقض نمیکنم پس
 نه دلال فروخت و شیخ **فصلست** که وقتی بازار بغداد بسیار خست این شیخ را آوردند و
 گفت مقام شکر است که از متاع دنیا خلاصی یافتیم چون آتش منطفی گشت معلوم شد که دوکان
 شیخ سری سلامت ماند و این سخن بجهت شیخ رسانیدند بسیار ملول شد و گفت باید در آن سال
 در نقصان مال موافقت کردن از واجبات است و همه مال خود را بر خدا بر و ایشان **فصلست**

که این شیخ سری پر سید نکره ابتدای حال تو بگوید بود فرمود که روزی حبیبی با عی قدس سره بیاض
 بگذشت چیزی بوی دادم که بدر دیشان بنده گفت بزرگ شد خیر از آن روز دنیا بر سر گذشت
 روز دیگر حضرت معروف من آمد که وکی تیم با او بود گفت این تیم را جامه بدین صاحب بوی اوم گفت
 خدا تعالی دنیا را بر دل تو دشمن گرداناد و تر از این شغل احسن ما و من بیکبارگی از دنیا و اهل دنیا فارغ
 گشتم و از سید الطایفه جنید بغدادی قدس سره نقلست که من بیکبارگی اندیدم در عبادت کامل
 تر از سری سقطی که نود و هشت سال بگذشت و پهلوی بر زمین نهاناد و گرد و جباری مرگ نقلست
 که شیخ خواهری داشت روزی بدین بوی بیاید و دستوری خواست که در خانه تونس و
 خاشاک بسیار است اگر گونی جارب و بکم شیخ اجازت نداد و تار و زری باز خواهر شیخ حاضر شد
 پیر هرنی را دید که بجان شیخ جارب و ب میدر گفت اے برادر مرا دستوری نداد که که خانه تو
 برویم خاک و کون با هم را برای جارب و ب کردن بجان خود آوردی شیخ تقسیم کرد و فرستاد اے
 خواهر این پیر زن دنیا است که در عشق ما میخورد و از ما محروم بود اکنون از حقیقت عالم
 دستوری خواست تا از روزگار با بوی بعضی حاصل گردد پس کار جارب و ب خانه با بوی او تم
 نقلست که یکبار حضرت یعقوب علیه السلام را بخواب دید گفت ای جدیترین این چه شور است
 است که در جهان از عشق یوسف بر خود انداخته و با یکدیگر عشق یوسف است عشق حق چگونه میخورد
 از غیب آید از آمد که ای سری خاموش جمال انکال یوسف را بهین پس جمال یوسف را
 بوی نمود و بجز در معاینه حسن جمال یوسف نپرد و بپوش افتاد و چنانچه تا سیزده روز بجز بود
 چون بپوش آمد بزمی شنید که این سزای شخصی است که عاشقان حق را ملاست کند نقلست
 که روزی شیخ سری در مجلسی نشست بود که شخصی از ندای خلیفه بغداد که باسم احمد موسوم بود
 از انظار بگذشت حضرت شیخ بخدمت باطن او را بجانب خود کشید فی الحال از اسب فرود
 آمد و را بر کمر آویخت و نشست شیخ فرمود که در شرده هزار مخلوقات الهی ضعیف تر از یکبار آدمی
 نیست بجز یکبار این نوع خلق در فرمان خدا تعالی چنانچه عاصی نشود که دی بن ضعیف عاصی میگردد
 پس این کاره قدر خود نمی شناسد که چه چیز است و از چه چیز بود گذشته فتاویل بن سخن تری
 بود که از کمان زبان شیخ بر جبهه برهون دل احمد آمد و چندان بگریست که از پیشش فیت چون بپوش

همچنان گریان بر خاست و بخانه خود رفت و در شب بهیچ نخورد و سخن نگفت و دیگر فریاده
 مجلس شیخ در گذر و شده و نگین گفت ای اوستا و این سخن تو مرا رفته است و دنیا بر دل
 من سر گذشت میخوام که ترک دنیا گیرم مرا راه نمانی کن شیخ فرمود که راه عام است و خاص عام
 آنست که هیچ نماز بجاعت بگذاری و اگر مال باشد زکوة بدهی و روزه رمضان داری و توبه
 خدا اقرار کنی و تسلیم کنی که محمد رسول خدا است صلی الله علیه و آله راه خاص آنست که دنیا را
 پشت پا زنی و هیچ آرایش مشغول نباشی و اگر بدین قبول نکنی اول باشد (بندی از شیخ)
 بر داری گفت ای اوستا و راه خدا که خاص است اختیار کردم جز آن الله خیر این گفت راه
 صحرا پیش گرفت بعد چند روز پیره زنی شکسته حالی گریان و نالانان بجهت شیخ آمد و گفت
 امام اهل اسلام فرزند دوازدهم جوان دولت روزی مجلس قیام و دیوانه گشت حالا میگردم که کجا
 حضرت شیخ را دل بروی بسوخت فرمود که دل تنگی کن چون خواهد آمد ترا خود را خواهد آورد
 مدتی بر خیال بگذشت شبی شیخ احمد بجهت شیخ آمد خادمی را فرمود تا بر در و در و درش را باز
 چنانچه مادرش با عیال او بیاید و پس و ایل و داد را بخواهد برداشتند و گریه نمودند و هر چند
 خواستند که شیخ احمد بخانه خود رود و سودی نداشت و شیخ احمد بجهت شیخ گفت که ای اوستا
 چرا این بلا باراکو بل جان من انداخته کردی که وقت مرا خراب کردند و ساعتی مرا زیاد
 حق باز داشتند حاصل مملو شد شیخ احمد گفت که مرا با وجود حیات خود پیوه کردی فرزند دوازدهم
 ساختی بحال هر چه که بر سر من خواهد آمد خواهد گذشت لیکن فرزند خود را با خود ببر شیخ گفت که بپس
 پس شیخ احمد جامهای تیکو از فرزند بیرون کرد و پاره گلیم کند بر و انداخت و زنبیل دست دی
 نهاد و روان شد مادرش چون چنین بدید و فرزند خود را بگرفت شیخ احمد راه صحرا پیش گرفت و باز
 بجهت سری هم نیامد تا بعد چند سال روزی بوقت نماز عشا شخصی بجایگاه شیخ سری رسید
 و گفت شیخ احمد مرا فرستاده است و میگوید که کار من با خورید حالا وقت ملاقات است مرا در راه
 شیخ سری بصورت رفت دید که شیخ احمد در کوستان بر خاک خفته است و نفس آخر سیه و زبان می
 چنانچه گوش می کرد شنید که میگفت اللهم ارحم الراحمین عالمون حضرت سری سر برداشت و بپنا خود
 نهاد شیخ احمد ششم باز کرد و گفت ای اوستا بوقت آمدی که ملاقات آخرین بود این گفت جان من کی فرستادی

[illegible]

از منتهی حاکمیت
عبدالدیاب و بی
فردا اصفهانی
سوز و غم و بی
گلزار و بی
بود و بی
روز و بی
بیگانه و بی
شد و بی
روز و بی
بیگانه و بی

نماز بایزاد گذاراد سکه و حضرت جنید قدس سره میفرمود که خدا تعالی تاسیال بزبان جنید
 یا جنید سخن گفت جنید در میان بنود و خلق را هم خبری نبود و صاحب تذکره الاولیاء میفرماید
 که یک روز یکی از بزرگان حضرت شاه رسالت علیه الصلوة و التحیات را در خواب دیدنشست و شیخ جنید را فرمود
 در آن خواب شخصی فتویٰ جابری که حضرت رسول مقبول فرمود که فتویٰ بکنید بده که صحیح خواهد بود و عرض
 کرد که رسول الله صلی الله علیه و آله فتویٰ جابری بفرمود که بکنید بده که صحیح خواهد بود و عرض
 بود در این حدیث بایات است که جنید سماع شنید می و و خبر کردی و بظاہر باطن بشرع
 مقدس آراسته بود روزی در توحید سخن میفرمود و مردمی از آن فرقه بیرون میروند و گفت اگر بار دیگر فرمود
 زنی بر او توبه کرد و باین کیفیت و باین سخن مشغول شد و آن جوان خود را از آن فرقه زد و نگاه میداشت حال
 بجای کسی که عاقبت نیاورد و بپاک شد مردمان رفتند و او را دیدند توده خاکسری شده بود
 ابتدای حال حضرت جنید این بود که روزی از همیستان بجا آمد پدر را دید که باین گفت
 ای پدر چه چیز ترا باین کرد گفت امروز از زکات مالی پیش ظال تو سری سقطی بدم قبول نکرد پس
 گریه می کنم که بفرماید پدرم بفرماید و این هم لایق آن نیست که دوستان خدا را شاید شیخ جنید
 گفت پس ده تا بده و هم پس زر گرفت و پدر خانه شیخ سری رسید و در یک وقت گفت کیست
 گفت جنید است سری در نکشاد و جنید گفت این فرقه زکات بستان شیخ سری فرمود
 که نمی ستانم جنید گفت بحق آن خدا می که با تو فضل کرد و با پدر من عدل کرد بستانی گفت یا جنید
 بگو که خدا با من چه فضل کرد و با پدر تو چه عدل کرد گفت با تو آن فضل کرد که ترا در ویشی و ترک دنیا داد
 و با پدرم آن عدل کرد که او را دنیا مشغول ساخت پس آن اگر خواهی قبول کنی یا نکنی و پدرم اگر چه
 نخواهد بیا بخوابد بلکه ادای فرقه نکات بدهی فیض است که از مال خود جدا سازد و مستحقان را حضرت سری
 ازین سخن بسیار خشمند شد و فرمود ای پدر پیش از آنکه مال خانه قبول کنم ترا قبول کردم و در کیشاد و مال زکوة
 میگرفت و او را در دل خود جانی او و جنید هفت سال بود که او را با خود هیچ نبرد و در حرم محرم در میان جانی پدید میسر شد
 بخت سلسله شکر بود و در حق ادای شکر هر کسی تقریری دیگر میکرد شیخ سری در آن مجمع بود فرمود که ای
 نور این جمع درین باب سخنی بگو جنید سر بر آورد و گفت که شکر آن است که نعمتی که خدا ترا داده باشد بدان گفت
 عاصی نشوی و نعمت او را سبایا حیست نسازی هر چه از پدر با جماع این تقریر گفتند ای پدر این عاصی نشوی

و هم برین سخن اتفاق کردند و نقلست که چون احوال توحید حضرت جنید زبان رد خاصه عام
شد مخالفان نابکار زبان طعن و مزحی و سی دراز کردند و خلیفه بغداد گفتند که این شخص با تو الیکه
از قبول عقل غالی اند خلق خدا را از راهی برد پس انجمنی در آنجا از میان ما بایر برد
خلیفه گفت که بی حجت شرعی این کار خیلی مشکل است آخر علیه آنحضرت که خلیفه کنیز کی داشت خود
که بیست هزار دینار ش خریده بود او را بر زور یور یار است و لوی گفت که نزد جنید برو و خود را بر
عرضه کن نقاب از روی حقیرت مهابت خود دینار دگر که مال بسیار دارم و میخواهم که مال خود را
کنم و نایات خود که بخرم است و توبه بندم پس مرا قبول بفرما که از کنیز گاهم عرض حقیقه از دقایق که
د فریب فرو نگذاری و بطوریکه باشد جنید ابرام خود آری این گفت و کنیز با قادی از خدمت
معتبران خود پیش جنید فرستاد چون کنیز بخدمت آنحضرت رسید بچاپ شد جنید را بی اختیار
نظر بر روی و لافیش افتاد و لا حول خواند و سر در پیش افکند کنیز حسب التعلیم خلیفه زبان بچرخ
و انگار بکشد و آنچه خلیفه تعلیم کرده بود صد چندان بران مزید کرد جنید چون همه بنشیند سر برآورد
و آه آه سه بار از دل پند سوز خود برآورد و فی الحال در کنیز آتش افتاد و در یکدم تو ذلک است
شد قادم همراهی چون کنیز را بدید خیال دید بگریخت و پیش خلیفه رفته اظهار حال کرد خلیفه بچاپ
و بخدمت جنید آمد و گفت ای شیخ چرا با اینچنین بی رحمی آن نصبت نازنین السبوحی فرمود که تو حجت
بودی که ریاضات و بیخوابی و جا نکلدن چهل ساله مرا برآوردی پس ای شیخ آنچه کردی از من و شفقت
مردی بکار محض بی رحمی جال خود بود و نقلست که چون کار شیخ جنید تکمیل رسید حضرت سری بفرست
ارشاد کرد که بر منبر برآید و بخلق خدا سخن گوید جنید به لحاظ ادب پیر دستگیر خود در نیاب تامل کرد
که با وجود شیخ سخن گفتن من ترک ادب است تا شبی حضرت سنا ه رسالت صلی الله علیه و سلم
را در واقعه دید که میفرماید ای جنید سخن گوئی که خدا ای قالی سخن ترا جان داده است باید ادا آن برخاست
تا بخدمت شیخ رود و حال واقع باز گوید شیخ را دید بر در خانه ایستاده چون جنید ابرید گفت تو در دنیا
بودی که دیگران ترا بگویند من تو بگویم که سخن گوئی که گفتی اکنون بگفته پیغمبر صلی الله علیه و سلم خواهی گفت
شیخ جنید استقامت کرد و سخن گفتن مشغول گشت و در مجلس اول از حاضران مجلس که چهل تن بودند
پرسید که کس جان برآورد و بیست و دو کس میپوش شدند نقلست که چون حسین بن منصور حلاج

و قلبه حال از شیخ عمرو بن عثمان کی تیز کرده بجزمت جنید آمد فرمود بچه آمده و چنان نیا بر
 که با سهل بن عبد الله شتری و عمرو بن عثمان کرده حسین گفت صحر و سکر و صفت از ریزه
 را چه بپوشه بنده از خداوند خود با و همان وی فانی می شود جنید گفت ای پسر من خود خطا کردی
 در صحر و سکر از ان غلام نیست که صحر عبادتی است از صحبت حال با حق دارن در سخت
 صفت و کتاب خلق نیاید من ای پسر من خود در کلام تو بسیار فتنه دلی می بینم و عبادت
 بی معنی که از آن نیک بنظری آید نقل است شیخ جنید فرمود که در دل آنزد و داشتم که ابلیس را
 به منیم تازه ز می بر سر سجده بودم که پیری از دور می آمد روی من کرد چون نزدیک آمد چوشتی از آن
 در دل من پدید آمد گفت کیستی گفت از روی تو گفتم ای ملعون چه چیز ترا از سجده کردن آید مانع
 آمد گفت وحدت حق تعالی و نخواستم که بغیر حق دیگر کسی را سجده کنم من بجز اب او توحیدم فی الحال
 در صحر و سکر اگر دگر که بود دروغ میگوئی اگر بنده بود از امان سر نه چیده ای ابلیس چون این می شنید باگی
 کرد و گفت با الله که را بسختی و غلبه نقل است که شبی در دی و خانه جنید آمد بنده بر سر سجده
 نیافت روز دیگر جنید در بازار می رفت پیوسته خود بدست دلال و دیگر می فروخت و خریدار میگفت
 آشنا می خواهم تا گواهی دهم که این پیر است از ان است تا بخرم جنید گفت من میدانم که این پیر است
 از این است و زود حیران بماند و بجزمت شیخ آمد و تا بگشت نقل است که مریدی از مردان
 جنید در ویرانه صومعی ساخت و از خلق تنها شده در آنجا ماند تا چنان شد که هر شب شتری میش
 و آرد و زنی و گفندی که مالایکان آسمانی ایم برین شتر سوار شو تا مرا در بهشت بریم و او بران شتر
 سوار شدند و میراندی تا جایی خوشتر مقامی و گلش با صوفیه تمامی نیاید و طعام با می و غذا و لذت
 و گلش می شکفته و آب که دان پدید آمدی و تا سحرگاه او را در آنجا برداشتند ای پسر من بجزمت
 چون پیدار شدی خود را در صومعه خویش یافتی از ظهور نمینی در دل می جا گرفت که من بر چه کمال
 رسیده ام و پوی رحمت در دماغ وی پیدا گشت رفته رفته این خبر به سمع حضرت جنید رسید بر سقا
 و بصومعه وی رفت او را دید با کبری و هنداری مغرور نشسته حال می پرسید او جمله احوال خویش
 گفت فرمود که اشب چون بدان موضع رسی سه بار لا حول و تجوالی چون شب شد بر عادت
 معهود بچنان شتر یا در دند بر آن مقام دای آرام بردند چون بدان رسید بر آن حال کماله حواله لا قوه

بر زبان آوردن شایطین که موکل بنکار بودند و بر روی بفرار نهادند و او را تنها گذاشتند و او خود را
 در منزله دید و استخوانهای مردار پیش خود نهاد پس بر خطای خود واقف گشت و توبه کرد و باز
 بخدمت شیخ پیوست نقل است که یکبار از مریخی ترک ادبی نسبت حضرت شیخ بوجود آمد از
 شهر ونداست بیرون رفته در مسجد شونیزیه نسبت شیخ را بروی گذارفت و در و در و گریست
 آن مرد از بسبب شیخ نیت داده سرش شکست و چند قطره مایه خون که بر زمین چکیدند جلالت نظر
 نوشته شدند شیخ چون این بدید فرمود که پیش من جلوه گری میکنی و مینمایی که من بکدامی رسیدم
 حقا که کوهانی که نزد من بکار مشغول اند در بنیام با تو برابر اند این سخن بر جان مردید شد و بر تقیاد
 و جهان بردار نقل است که حضرت جنید را در سوره مریخی بود روزی خطره گناه را قاطع و خطره
 کرد و روی او سیاه شد چون در آئینه بر میخیزد هر حلیه که کرد سود نداشت و از شرم روی
 مخفی نموده چون سه روز بر بختال گنبد شدند آن سیاهی اندک اندک ایل شدن گرفت بچند روز
 رویش سپید گشت و همه از حضرت شیخ بامش سید که چرا در حضرت رب العزت در مقام عبودیت
 یاد بختی باشی که امر تو پذیرد و ز است که مرا گذری میاید کرد تا سیاهی روی بت مبدل السپییدی
 کرد و نقل است که شیخ جنید را بنیشت مرید بود و با اتفاق از فاضان و کامل الاولیا را در روزی
 بهر گیر و عرض برداختند که نعمت شهادت عجیب لغتی است بنوعی باید رفت پس شیخ با اتفاق
 ایشان بر دم رفت چون هر دو لشکر صفایر کشیدند گبری آمد و هر شب مریدان شیخ را بشهادت
 رسانید شیخ جنید فرمود که نه بود و دیدم در هوا ایستاده از اربابان من هر کس را که کشته شدی کوچ
 او را در آن بود و می نهادند و بر آسمان می بردند پس یک بود و بماند و انستم که ستایه از آن من
 خواهد بود بیک پیوستم همان گیر بیرون آمد و گفت یا ابوالقاسم آن بود و نیم از آن من آن
 توبه بفرموده و باز کرد شیخ قوم خود باش و ایمان پیش من عرض کن تا آنکه تلقین سالک بشود و او
 مسلمان شد و بهمان شیوه که یاران مرا شهید کرده بودند گفت کس را از قوم خود بکشت و خود دیر
 شربت شهادت چشید روح او در هودج نهم نهادند و بالا بردند و فاطمه سید الطاهرین
 بقول صاحب نعمات الانعم دیگر اهل توارث بر و ایات صحیح بر روز شنبه نیست و به تمام ما و
 سال دو صد و نود و هفت از هجرت شاه رسالت صلی الله علیه و سلم است و در هجرت و کتبت

از شبیه فرسان است و مولودنی ساده و پیر روی در ابتدای صاحب الحیا خلیفه بغداد و خورشید
 ششیل در نهادند امیر بود و زهی حساب اطلب خلیفه بغداد و خلیفه بغداد و پسر وی حسن
 خدمت بلوی خلعتی عطا فرمود و خدمت ساخت چون از پیش خلیفه بازگشت شیخ راعطسه آمد
 و به آستین جامه خلعت عطا بپوشید و بهی پال که و معاندان این سخن بخلیفه رسانیدند فرمودند
 از وی بازگیرند و از عمل معزول کنند ششیل ازین آگاه شد اندیشه کرد که کسی عظیمه غافقی را دست
 مال کند معزول گردد پس خلعت فاخره معرفت الهی که بهی نوع انسان عطا است کسی که
 دست مال کند و قدرش نداند حال او چه خواهد شد ازین اندیشه تارک الملک دنیا شده بخت
 حضرت غیر شایع رفت و توبه کرد و غیر شایع ویرا بسبب آنکه از خویشان خدیو بود بزرگوار
 چند فرستاد چون بخدمت رسید پیوست گفت که حقتا ای گوهر آشنای بتو داده است یا پیش
 یا بفروش فرمود و نفروشم که توبه بانی آن ندارم و اگر به بخشم مغفرت بدست تو آید و قدر آن غرا
 پس چون مرد آن قدم از سر کن خود را درین دریا اندازد گوهر آشنای بدست تو آید گفت پس بچه
 باید کرد گفت برو یکسال که بهت فروشی کن چنان کرد چون یکسال بگذشت پیش چند آمد
 فرمود برو یکسال دیگر در یوزه گرمی کن بطوریکه بکاری دیگر بشوئول نباشی ششیل همه سال
 باز را بغداد گدای کرد و یکس بوی چیزی نداد و بعد از انقضای یکسال بخدمت شیخ آمد و سر بود
 اکنون قیمت و قدر و عزت خود دانستی که نزدیک خلق بیع نمی از وی لیکن چون در نهادند
 حکومت کرد و در آنجا برو تا یکسال دیگر گدای کن حضرت ششیل در آنجا هم رفت و تا یکسال
 گدائی و در یوزه گرمی بسر برد و یکس بوی غنیمت کرد و من بعد بخدمت آنحضرت آمد و فرمود که هنوز
 بوی حکومت در دماغ تو باقی است تا یکسال دیگر گدائی کن حضرت ششیل میفرماید که تا یکسال
 گدائی میکردم و پاره های نان که می یافتیم بخدمت شیخ می بردم شیخ آن پاره ها را بعد از ویش
 میداد و مرا هر شب گرسنه میداشت چون آن سال تمضی شد شیخ فرمود که اکنون لایق صحبت
 شدی بشرطیکه خدمت در ویشان کنی پس تا یکسال بخدمت ویشان کردم بعد از آن شیخ
 فرمود که یا ابابکر اکنون قدر و حال افش تو نزد کست چیست عرض کردم که خود را اکثرین خلق بغداد
 میدانم فرمود که این وقت ایامت درست شد و صاحب آنکه کرة الاولیای است بایک خدمت ششیل

و خلقی بسیار برای نماز بخانه برد و از هفتصد اندازده آن حضرت حاضر شد چون این بجوم دید
 بخندید و گفت عجب کاری است که مردگان بر خانه زنده می آیند پس گفتند این شیخ وقت است
 که بگوئی لا اله الا الله گفت لا اله الا الله و نفی نکند گفتند در این وقت سوا این کلمه گفتن چاره نیست گفت
 سلطان نسبت میدهد که رشوت بگیرم و بپذیرم پس یکی شخص آواز برداشت و گفت شهادت
 تلقین کرد شیخ فرمود سبحان الله مرده زنده را تلقین شهادت میکند پس چون ساعتی برآمد گفتند
 چو فرمود که حالا محبوب پیوستم این گفت جان بجان آفرین تسلیم نمود و فات آن جامع الکائنات
 بقول صاحب نفحات الانس در ماه ذی الحجه سال سده صد و سی و چهار بقول مولف سفینه الاولاد
 بر روز جمعه بیستم ماه ذی الحجه سده مذکور بقول صاحب خبر الواعظین سال سده صد و سی و چهار
 بوقوع آمده و قول صاحب نفحات الانس است و بعضی در خان فات آنجا بایستاده
 دسی پنج نیز گفته اند و مدت عمر آنجا باقی جمیع اهل تاریخ هشتاد و هشت سال است قطعه اول

شیخ دین شایسته پیر بزرگ	رهبر و بناد و در مقام	سید و در آن سال طبع شد	هم صاحب فایاد دسی امام
نیز سال شایسته پیر محبوب	امم بخوان محرم و لی	هم ولی الله بود که آمده است	نیز عهدی که صلح السلام
شیخ عبد الواحد شمس قندس سره گشت دی	ابو الفضل نام پیر و محمد الفریز بن اسیر		
و خلیفه اعظم شیخ ابوبکر شایسته	خادم شریعت و سالک طریقت و ادهت حقیقت	امام این سنت	
و جماعت بودند در سبب خلیفه داشت	و بعضی بر آن اند که بر سبب بنید بود شیخ شایسته چون حجت		
حق پیوست وی بر سزا رنار و بنشست	در راه شریعت طریقت قدم بر قدم پیر و شیخ خود داشت		
و خلقی کثیر را بهدایت ظاهری و باطنی رسانید	وفات دی بقول صحیح در ماه جمادی الاخر سال هجری		
و بیست و پنج بنجر بیست و مرقد مقدس	در مقبره حضرت امام محمد بن علی است	بعضی میگویند	
سال وفات وی چارصد و بیست و شش	هجری هم گفته اند قلموی از مولف	جمعی میگویند	
که روشن بود چون ماه انوار	چون عالم بفرود آمد	و کوی این بر زمین رفت	تا پنج وصال آن گریها
بگویند ولی الله نامی	شو تا پنج تر جلیش	و دیگر در میان شاه	و وصل آن جناب بهر دین
همه آنکه بادی نامزدین	چو آن جهان اندر خفا شد	چو شمشیر بر خفا عیان شد	چو تاریخ وصال در میان کرد
زبانها به عارف بیان کردند	حق چون کشف فیض عالم	نار و عارف میباشند	و رساله وصال در میان کردند

بفرشتا و احد زنگنه دل گفت عیان تاریخ او چون باگفتیم | هر یک شاه عالیجاه گفتیم | عجب تاریخ و جلال و عظمت
 گوید و در اصل مهربانست شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس سره و از اعظم خلفای حضرت ابو الفرح طرطوسی است
 شیخ عبد الوالد همدانی است با قدوه و اولیای زمان در زبده مشایخ جهان صاحب مقامات بلند و کرامات
 از چند بود و در توکل قدم محکم داشت و در تجرد و تقوی و یگانگی وقت و فصلی از طرطوسی بود و وفات
 آن جامع الکرامات در سال چهار صد و چهل و هفت با اتفاق اهل قوابع است از موفات

حضرت ابو الفرح طرطوسی	سید الامام شهید پروچوان	شرح چو از دنیا بفرودین بود پیر پیر بابا الشیخ ان
هم گوید ابو الفرح محبوب بنی	نیر محمد الدین طرطوسی	شیخ ابو الحسن قمیشی هنگامی قدس سره

نام نامی وی علی بن محمود بن جعفر الزکری است و از اعظم خلفای حضرت ابو الفرح طرطوسی است
 از بزرگان مشایخ وقت و مقتدای اهل زمان صاحب شرح کرامات عالم الدی و قائم اللیل بود
 گویند که بعد سر و زلف طعام خوردی و دو ختم قرآن بعد از نماز خفتن تا نماز عشاء کردی و وفات
 آنجناب ماه محرم سال چهار صد و شصت و شش بود و کمال چهار صد و شصت و چهار و پنج خفته از راه

ابو الحسن بن سید	مقتدای اهل زمان	شرح چو از دنیا بفرودین بود پیر پیر بابا الشیخ ان
هم گوید ابو الفرح محبوب بنی	نیر محمد الدین طرطوسی	شیخ ابو الحسن قمیشی هنگامی قدس سره

شیخ ابو سعید مبارک مخزومی قدس سره نام وی مبارک بن علی بن حسین مخزومی است
 سلطان الاولیاء و برهان الاصفیاء قدوه عارفان زبده سالکان پیر طریقت اهل حقیقت جامع
 علوم ظاهر و باطن هست و از خضر علیه السلام و جناب الهی است میر شیخ ابو الحسن هنگامی قدس سره
 حضرت محبوب سیمانی قطب بانی محی الدین عبد القادر جیلانی است و از حضرت غوث الاعظم
 رضی الله عنه منقولست که در ابتدای حال با خدا بیعتی عالی عهد کردم که بخورم و نیاشامم تا بخورم و نیاشامم
 دنیا شامنده و تا وقتیکه کسی تقدیر و مان من نه مندا از دست خودم نمکب کل و شر نفیوم چون
 چهار روز بر بنیال بگذشت شخصی نزد من آمد و قدری طعام بگذاشت بر من و یک بود که نفس از
 گرسنگی بالایی طعام نیفتد گفتیم و الله از عهدی که با خدا بسته ام بخورم گشت ناگاه از باطن خود داغ
 شنیدم که کسی بگوید از بلند میگویی مجموع مجموع درین اثنا شیخ ابو سعید مخزومی بر من بگذشت آن آواز

گوش بطن شنید و گفت یا عبد القادر ایچیز آور است گفت این اضطرار نفس است الماروح من
برقرار و در مشاهد الوار خداوندگار خود است گفت بخانه من باید رفت گفت من از اینجا بیرون
نخواهم رفت ناگاه ابو العباس خضر علیه السلام تشریف آورد و گفت به خیره و پیش ابو سعید بود
بر خاستم و بخانه شیخ ابو سعید رسیدم دیدم که ابو سعید بر در خانه خود ایستاده در انتظار آمدن است
چون مرا دید گفت یا عبد القادر آنچه من ترا گفتم پس نبود که خضر را نیز باستی گفت پس مرا به خانه
خود در آور و دو طعمی که داشت حاضر آورد و دو لقمه لقمه در دامن من نهاد تا سیر شد من بوی مزه
خضر پویشانید و صحبت او را لازم گرفتم و فاقات حضرت شیخ ابو سعید با اتفاق اهل تواضع در سال پانصد
و سیزده هجری است و با قول بعضی در سال پانصد و هشت بوقوع آمده و بنامی مدرسه تبرک
باب الاربع که بکثرت عوث الاعظم منسوب است از اول بنا کرده شیخ ابو سعید است در حیات
خود بکثرت عوث الاعظم عطا فرموده بود و فرار گویم بر حضرت عوث ثانی اعظم سیم در مدرسه کور

قطعه از مؤلف	ابو سعید آن کتاب بن حجت	ابو حسن ارجال ماه خید	گفت سرور بهر سال جلالتش
عایدت مبارک ابو سعید	ایضا از مؤلف	ابو سعید آن مبارک نفس	که از غیر حق بود یکسر سعید
بی سال تحویل آن شیخ دین	گویی و محبوبی صاحب سعید	و گویا به اختلاف جهان	رقم کون صاحب سعید
ایضا از مؤلف	آن مبارک شیخ بوسید	مقتدای اولیا و القیا	سال جلالتش عایش با خیزد
مادی محبوب پیر پیر	نیز با قول بعضی از عوام	با تقیم فرمود پیر شهنما	شیخ حماد و یاس

بن مسلم قدس سره گینت وی ابو عبد الله است و نام حاد بن مسلم د یاس و شاب
فروش را گویند پیری بود از پیران کبار و عارف اسرار مقتدای وقت صاحب خوارق و کرامات
ویر صحبت حضرت عوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سره العزیز و با وجودیکه آنجا
اما و سبانه تقالی علم لدنی بوی که است کرد و دوازده هزار مرید کامل و اکمل است و نقل است
که روزی شیخ حماد فرمود که مراد دوازده هزار مرید است هر شب ایشان را یاد میکنم حاجات ایشان
از خداوند تعالی میخواهم و هر که از ایشان بگناهی مبتلا می بینم و عاید میکنم تا در آن اعتقالات او را
توفیق تو بهر از جهان بر دار و تا در گناه نماند حضرت عوث الاعظم چوین از زبان شیخ ایضا شنید
در خاطر دریا مفاط خود گزینانید که اگر حق سبحانه تقالی مرا قریبی و منیریتی بکثرت عوث اعظم کند و خوا

از کبریا ان من تا قیام قیامت بی توبه نیز نرود من برین ارضان ایشان باشم شیخ حاد بنو باطن
 برین اظهرا نیک که بر خاطر آنجناب خطور کرده بود مشرف شده فرمود که حق سبحانه تعالی اینچنین فرمود
 کرد و آنچه طلب کردی یا منی نقل است که در اوایل حال چون حضرت غوث الاعظم در محفل غلدر منزل
 شیخ حاد تشریف می برد و در مجلس و عظم شیخ حاضر بود که شیخ حاد بحضرت غوث الاعظم متوجه شد و مخاطب
 بحضرت مجلس شده فرمود که اینجی را قلمی است که بوقت عروج او برگردان جمله اولیاء الله باشد
 و ماور شود با نیک گوید قدیمی نزه علی رقبه کل ولی الله و چون این کلمه زبان آورد همه و با نیک گوید که در محفل
 از بر قدم و بنده وفات شیخ حاد در ماه رمضان بقول صحیح سال با صد و سی و پنج و چوبی بقول
 الله تعالی یک بوقی آمده قطعه از مولف شیخ حاد پیر و شندل بود در ستر معرفت ستور
 سال رحل دست پیر طریق هم قسم کن نهی چه خبر بود شیخ بقایم بطور قدس سره
 از مریان تاج العارضین شیخ ابوالوفا بود من بعد بخیرت حضرت غوث الاعظم قدس الله سره و انوار
 حاضر شده مستفید گشت و کرامات مبینة مقامات ارجمند رسید و در هر دو طاق و شهره آفاق گردید
 صاحب انیس القادریه میفرماید که فرمود شیخ ابوالوفا قدس سره که روزی در محفل غلدر منزل غوثیه
 عظم حاضر بودم و وقتیکه حضرت غوث الاعظم در پای اول بنیض علی اجلاس فرموده و عظم فرمود ناگاه
 قطع سخن کرد و ساعتی خاموشی نزه بر زمین فرو آمد من بعد بالایی منبر تشریف رزانی فرموده بر نیاید
 دویم اجلاس کرد در آنحال مشاهده کردم که پای منبر خیزد آنکه نظر کارمیکه دکنشاده شد و فرشت از سندس
 حضرت بلکن بگشودند و ارواح جناب رسالت آبا و اجداد کبار بر تاج غلدر فرمودند و حق سبحانه تعالی بر دل محبت
 منزل حضرت غوث الاعظم تجلی کرد و حضرت غوثیه از تجلی انوار قریب بود که از منبر نیفتد حضرت شاه
 رسالت حضرت را بگرفت و نگه داشت من بعد جسم مبارک حضرت غوثیه چنان خورد و لا غشود که
 مانند کجنگه بقرمی آمد بعد با لیدن گرفت و چندان بزرگ شد که از نظاره آن صورت سیمین
 ترس و خوف بحال بنیده غالب میگسست پس از آن همه عالمه از چشم من پوشیده گشت و حضرت
 غوث و عظم گفتن آغاز نهاد و اصحاب اجاب چون ایحال از زبان گوهر فشان شیخ بقاشیند
 کیفیت رویت آنحضرت صلی الله علیه و سلم پرسیدند گفت خدا تعالی تأکید کرده است
 ایشان از بقول کمال ارواح عظم ایشان مشکل کرد و تصور اجداد و صفات عیان مجید ایشان را

اول اهل بغداد مشهور همان بن است و من همان شیخ علی بن ابی حمزه نقل است که در روزی
 شیخ علی به شهر ملک میرفت دید که میان اهل دود هر زمره مردی مقتول و نواح و نسا در میان
 و سنگهای هر دو دود بود بیکدیگر اهتمام قتل مقتول می نمودند شیخ علی بر سر آن مقتول رسید فرمود که
 بنده خدا چرا از زبان خود نیکوئی که قاتل من فلانی است آن مرده فی الحال چشم بکشاد و گفت
 که قاتل من فلان ابن است این گفت و باز چشم پوشید و بعد دو دو قاتل آن
 جامع الکملات با تفاق اهل سیر در سال پانصد و شصت و یک هجری است و عمر
 شریف او یکصد و ده سال و قبر در زیر آن است از مولف علی رهنائی خفه و جل
 علی رازدار علی و بنی اگر کامل عشق رحیل او و اگر بود مقتول در آن علی ایضا از مولف
 مقتدر ای جهان علی و بنی بود و عشق نشان علی الی سال صلیح از خردم گفت شاه زمان علی
 غوث الثقلین محی الدین سلطان شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سره
 رضی الله عنه کینت آفتاب در طریقت امام ائمه و در شریعت محبوب سبحانی و ابو محمد
 و محی الدین و نام نامی و اسم گرامیش قطب ربانی و غوث صمدانی سید عبدالقادر جیلانی است
 الحسینی الحنبلی الشافعی بن آبی صالح بن سید موسی بن سید عبدالقادر بن سید عمر زاہد بن سید
 محمد زوی بن سید داود بن سید موسی ثانی بن عبدالقادر ثانی بن موسی ثالث بن سید
 عبدالقادر محسن بن سید محمد مشهور کجمن مثنی بن امام حسن بن اسد الله الغالب علی بن ابی طالب
 رضی الله عنهم اجمعین است و سبب لقب شدن آفتاب لقب محی الدین نیست که آفتاب
 فرمود که بر در پیشگاه از بیرون بغداد در شهر آمد ناگاه در راه بر سر عیاری نجف الدین
 بتغیر اللون بگذشتم پیار لبوی من متوجه شد و گفت السلام علیک یا عبدالقادر گفتم علیک السلام
 یا عبدالقادر گفت نزدیک من آئی نزد وی رفتم گفت مرا بنشان بنشاند من چون نشینست فی الحال
 حیدر او تازه و صورت او روشن گشت و رنگش صاف گردید و گفت مرا می شناسی گفت من
 گفت من دین حیدر تو ام پیش از تو ضعیف شد و بیمار گشتم زار چنانکه دیده حالا مرا خدا تبارک
 بیکت وجود مسعود تو بار و بگذراند و دانید و انت محی الدین پس او را بهایا بگذراند و در حجب جامع
 رفتم شخصی ظالمین پیش من نهاد و گفت یا محی الدین چون نماز بگذردم و خلق از طرف من می آیند

و

دوست بای مرا می بودید میگفت یا نوحی الدین این لقب بخواند زمین است در آسمان لقبش را در
 در غوث الثقلین بقدر آبخواب چون ملک طالع و پنج پانچ آدمیان مجلس حاضر شده مستقیض مشی و جنان
 نیز صفت حضرت حاضر می گشتند و اسلام می آوردند و آبخواب می فرمود که به خیرالسنن شایخ اند و جماعت
 و ملایکات شایخ و من شیخ حین السن ملایکام و شیخ ابوسعید عبداللہ بغدادی رحمتہ الہ علیہ فرمود
 است که عاجزه داشتم شانزده ساله فاطمہ نام روزی بالای بام برآمد و غائب شد هر چه می یافتیم چون بالا
 آمدیم برادر استمداد بخیرست حضرت غوث الاعظم فرستاد برای عقده کفالی کار خود عرض کردم
 فرمود که مشرب در خرابی که بر روی زمین دایره کشی و بخوان بسم الله علی نیست عبداللہ قادر
 در آن نشین در تاریکی شب طوائف جنیان بر تو خواهد گذشت بصورتی که هر چه خواهی بگو
 لکنی و وقت فجر بادشاه جنیان بالشکر حاضر شود و از تو حال خواهد پرسید با او بگویی که شیخ عبداللہ قادر
 مرا بر تو فرستاده است و قصه خود با او بگو راوی گوید که چنان کردم جنیان صفت به صفت
 بصورت مختلف تمام شب از پیش من میگذاشتند و هیچ نمیوانست که کسی نزدیک دایره بیاید
 بادشاه ایشان بالشکر انبوه حاضر آمد و بیرون دایره بایستاد و پرسید که چه حاجت داری
 پیغام آبخواب حال خود با او گفتم فی الحال بالشکر خود فرمود که زیوی که آن دختر برادر ده است
 فی الحال حاضر کنید جنیان همانوقت او را حاضر کردند و گفتند که این دیوانه بولان چنین است
 بادشاه با او گفت که ترا چه باعث شد که این دختر از پیش مرید غوث الاعظم بروی گفت حسن
 و جمال دختر را خوش آمد و در دل من جا کرد فرمود که آن دیوانه اگر در زنند و دختر را بخواهند پس کرد
 و اصل آنحضرت معتمد برکت از ولایت جنبل است و ولادت با سعادت آنحضرت
 هم در آنجا واقع شده و آن ملکی است و راسی طبرستان که آنرا جیلان نیز گویند و جیل
 هم میخوانند و بعضی گویند که جیل موصی است برکناره دجله یک دزد راه از بغداد و نیز جیل طای است
 نزدیک مدائن بحسب این مواضع آنحضرت را جیلی و جیلانی نیز میگویند شاید که درین مواضع جمع
 روز قیام فرموده باشند چنانچه برج عجمی واقع بغداد که بسبب سکونت آبخواب احوال مشرب با حضرت
 است اما اصل آبخواب از ولایت گیلان است و ترمذیست آن حضرت نیز اسطوره روایت
 حضرت شاه رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیّات است و پیر خرقه آبخواب شیخ ابوسعید خدری

و از شیخ ابو سعید اسامی که بالا تیرت مذکور شده اند نسبت غرقه به شیخ معروف کرخی رسید
 بحضرت امام علی رضا بن موسی رضی الله عنه میرسد و بحسب آنحضرت شیخ حماد و یاس
 رحمه الله علیه و نیز با حضرت علیه السلام بسیار صحبت داشت و جنلی مذہب بود و فتویٰ بر مذہب
 امام شافعی و امام حنبل میداد و کینست والدہ ماجده حضرت غوثیہ ام الخیر و لقب آنحضرت
 و نام فاطمہ بنت شیخ عبد الله صومعی است که از گیاره شاخ گیلان وقت مدامی اولیا
 زمان مستجاب الدعوات بود چنانچه عبد الرحمن جاسی در نفحات الانس سے فرماید که شیخ عبد
 صومعی رضی الله عنه از بزرگان مشایخ گیلان و روسا از با و وقت بود و مستجاب الدعوات
 هر چه که بر زبان گوهر افشان خود در اندی بهمانطور بوقوع آمدی و صاحب کرامت موقر بود
 چنانچه جماعتی از اصحاب وی بقصد تجارت به سمرقند رفته بودند و در آن سمرقند را چنان با
 غارت مال تجارت دارد وقت ایشان شدند اصحاب آنجناب چون بموضع رسیدند
 شیخ ابو عبد الله را آواز دادند و استمداد بستاند ناگاه دیدند که حضرت شیخ بمباری اسب در آن
 تشریف آورده با و از بلند میفرماید سبوح قدوس ربنا در بملک کیمه و اگر سبوح دور شود
 ای را بر زبان از میان جامه اصحاب مازد ان را چنان رعیت و هشت ارد حال شد که همه
 متفرق گشتند و راهی خود گام کرده بکوه افتادند و اصحاب اجاب آنجناب چنان بال بسلا
 بردند چون بحال خود باز آمدند هر چند هستند حضرت شیخ را در آنجا یافتند و استمداد
 باطنی حضرت شیخ است که بحال بابکیان میزد و گشت و تولد حضرت غوث الاعظم در سال
 چهارصد و هشتاد و یقوی چهارصد و هشتاد و یک هجری است بوقتیکه عمر والدہ ماجده آنجناب شصت
 سالگی که ایام یاس تولد مولود دست رسیده بود و بر دایت صحیح ثابت شده که ولادت آنحضرت
 در گیلان بتاریخ اول ماه رمضان المبارک بوقوع آمد و تا ایام شیر خوارگی آنجناب هرگز بماده
 رمضان بروز شیر نخوردی و چون عمر آنجناب بشده سالگی رسید از گیلان بانفرد تشریف آورد
 بتفصیل علوم مشغول گشت و در آنک زمان در علوم ظاهری و باطنی طاق و شرف آفاق
 گردید و در همین سفر اول شخصت از را برین برد دست حق پرست آنحضرت تو پر کرده مرشد
 و در سال با یصد و بیست و یک هجری بارشاد باطنی نبوی و مقنونی بر منبر آمده بهر لایت

مضروب نشد و اکثر آنجناب در حالت وعظ فرمودی که ای اهل آسمان زمین باینکه در سخنان
 مرا بشنویید که نایب و وارث رسول الله صلی الله علیه و سلم منم و در هر مجلس عظم آنجناب قریب
 هفتاد هزار کس حاضر میشدند و چهارصد نفر کلام الیتام آنحضرت اراحمی نوشتند و از تاثیر کلام
 حقیقت نظام اینقدر وجد و ذوق عاید حال سامعین میشد که اکثر از ایشان بخت وصل میشدند
 و جنازه های آنها برداشته می بردند و اکثر اسی آلفه ریهوشی و خجری بوقوع آمدی که تا جزو
 از خود بخیزد و در هوش بودندی و شیخ ابوسعید قلبی میفرماید که در محفل خلدنزل حضرت غوث الاعظم
 ابراهیم ارواح حضرت پیغمبر علیه الصلوة و السلام لاکبر و دیگر پیغمبران علیهم السلام و خیل ملائکه و اجنیان را
 مشاهده میکردم و کتاب غنیه الطالبین و فتوح الغیب و جلاء الخواطر و غیره تفصیله کتب
 از تواریف او تفصیف حضرت غوثیه بسیار اند و اهل اجناس مبارک آنجناب سخیف الیدین
 میانه بالا عرض الصدور کشاده پیشانی گندمگون پیوسته ابرو و تحریر کرده اند و از آنجناب
 بلند بود و باس بطریق علمی پوشیده و گاهی طبلسان و گاهی جامه در میگرد و قیمت آن
 بایر جفتی در صد یک دینار می ارزید و آنجناب میفرمود که منی پوشتم تا منی پوشانند منی خورم تا منی خورند
 منی گویم تا منی گویانند و در آورده خلق غیر از سلاطین قبول فرمودی و تناول کردی و صدقه قبول
 فرمودی لیکن تناول نکردی و بجا حاضرین مجلس تقسیم کردی و بکسین شرف خلق و بکسین کریم و معربان
 از آن حضرت بود و چنانچه هر یک کس از اصحاب اجاب آنجناب همین گمان برد که بحضور آنجناب زیاده
 تر از وی دیگر کسی عزیزتر نیست **فکست** که روزی دزدی بخانه آنحضرت در آمد تا بدینا شد
 در راه یافت درین اثنا حضرت علیه السلام در رسید و گفت باولی الله امر دزدی از ابدال فوت
 شده است هر که ارشاد گردد بجایش نصب کرده آید فرمود که در خانه ما شخصی میدارد آمده است
 و بگوشت خانه پنهان است برو و او را برون آرد و بجای ابدال متوفی نصب کن حضرت علیه السلام آمد
 حجه رفت و دزد را گرفت و بخدمت باریک آنحضرت حاضر آورد و آن دزد گریه نظر کیا
 آن شاهنشاه بدرجه ولایت رسید **نقل است** که روزی یکی از رجال الغیب در پیرامین
 چون بسیمت الراس بغداد رسید و دل گذرانید که در شهر بغداد هیچ مردی نیست حضرت غوثیه
 از خطر وی مطلع شده سلب حال وی نمود و آنجناب از هوا بر دروازه فیض انداز و آنجناب افتاد

و چند می نمود شانه افتاد و باز آخر التماس شفاعت حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام را نمود و بطور آید
 و آن ابدال بسلب لبحال باز بحال و کمال خود نمود و نقل است که روزی حضرت
 غوث الاعظم رضی الله عنه بر در مسجد بالاسی منبر علی تشریف داشتند و عظمی فرمود و در باب
 و وصرتن از او یار الله مثل شیخ علی بن ابی طالب و شیخ ابوسعید خدری و شیخ ابوالخیر و شیخ
 السمر در وی و شیخ جاکیر و قصبه ابان و شیخ حماد بن مسلم و ابان و شیخ جاکیر و قصبه ابان و شیخ حماد بن مسلم و ابان و شیخ جاکیر و قصبه ابان
 متقی و شیخ صدق بنیادی و شیخ مبارک بن علی و شیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله علیه
 اعمیمن و غیره حاضر بودند و درین حال تکی الفوار حقانی بر قلب محبوب سبحانی منجم شد و دست باده
 شده فرمود که قدمی بده علی رفته کل ولی الله خواجه اول از همه و یار الله شیخ علی بن ابی طالب
 برنگرد و قدم بدار که حضرت را گرفته برگردن خود نهاد و بر دامن آنحضرت در آمد بعد از آن جمیع
 اولیاء الله برخاستند و گردنهای خود باز بر قدیم الشریفین حضرت غوث الثقلین نهادند و پشت
 سجادت دارین مشرف گشتند و نقل است که اکثر از مشایخ عظام که پیش از عهد حضرت غوث الاعظم
 رونق افزادی عالم دنیا شده بودند بنور باطن از ظهور پر نور غوثی گاه شده از حال آنحضرت بنورین
 خود باخبر داده بودند و بخیله آنها شیخ ابو بکر بن مراد البطایخی است که از کبار مشایخ متقدمین
 عراق است صاحب کرامت ظاهره و مقامات باهره بود و در خواب حضرت صدیق اکبر علیه السلام را
 غیر از آن حضرت خرقه خلافت یافت و خبر داد که بنده از حق بجانب و قالی عهد گرفته که هرگز در پیش
 کبر سوزش آتش در وی اثر نکند و قبر حضرت ابابکر در بطایح کشت و گوشت گاویا ماهی و غیره نشاید
 که در روضه عالیله وی می برزند هرگز بختی نرسد که در جرداد که او تا و عراق هفت کس نمیکند محروبت
 کوفی و درم حضرت امام احمد بن حنبل پیغم بشرعانی چهارم منصور بن عمار بن حنبل بنید فیدادی ششم
 سبیل بن عبد الله شتری هفتم شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس الله سره هم الغزوات و العین
 و صوفیه و از شدت که شیخ عبد القادر است و از که نام خاندان عالی شان است فرمود که شخصی است
 شریف عجمی که عهد ظهور سر پافردی در قرآن خاس است و فرمود حضرت غوث الثقلین محبوب
 سبحانی قدس سره که تا بیست و پنج سال در بیابانها بقدیم تجرد و تفریر باضیت نمود و تا هجده سال
 بوضو نماز نماز با مراد گذارده ام و پانزده سال بعد از نماز عشا یکبار استاده ختم قرآن میکردم و شب

سردر اولیاد آن پیر کلو	ایستین سید و صلات کلو	طرف تر اولیاد آن شاه زمان	در برترین آمد از انصاف زمان
شیر عیان و صلتش بصدور	از ابرارینین بادی دین	سال وصل آن شیخ بالا هم	استان باین امیر شد رقم
گشت سال تقاضای منجلی	پیر محلی الدین علامت خلی	سال حلیش اگر دانی کلو	ماه عالم قطب بتانی کلو
گفت سال وصال چنین	الهدل محبوب العالمین	سال حلیش خرد با صفا	گفت سال مده باج اولیا
سال تاریخ وصال آن بنیاب	عشر رقم محبوب بادی آقا	سال حلیش صفا نیاک	سردر امثال قطب امده است
قطعه بر در شصت و نود و هفت	ذوالعطا ذوالکرام محلی کلو	گفت سال علت آن شاه	شاهادی امام محلی الدین

مستحق آن عالم
مستحق آن عالم
مستحق آن عالم
مستحق آن عالم
مستحق آن عالم
مستحق آن عالم
مستحق آن عالم
مستحق آن عالم
مستحق آن عالم
مستحق آن عالم

شیخ ابو عمر قریشی قدس سره نام وی عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامه است
جلی ندرت مرید و شاگرد حضرت غوث الاعظم قدس سره و از کبار مشایخ عصر و صاحب خراج ارب
و کرامت جامع علوم ظاهر و باطن بود نقل است که سالی آب و دنیل طینانی نمود اهل مصر خیرت
رفت و التماس کی آب کردند شیخ بر کنار رود نیل آمد و آب دریا طهارت کردنی الحال آب گشت
و بسال دیگر آب معمولی هم بر یا نیل از زراعت باغ و شک شدند اهل مصر باز بخدمت شیخ حاضر شدند
استدعای زیادتی آب کردند شیخ بر لب رود نیل فتح آب بریقی که همراه داشت در دریا انداخت
برکت آب برین آب زیاده شد و زراعت باهمه ها شدند و قات شیخ در سال پانصد و شصت
و چار هجری بوده و مدت عمر زیاده از هفتاد سال است و قبر منور در مزار پر انوار حضرت امام

شافعی است رحمه الله علیه از مولف ابو عمر شیخ مقتدا می جان پیر والا کمر ولی مقبول
جلالتش است بوعمر مصوم ^{۵۹۳} ابراهیم زهه بوعمر ولی مقبول شیخ قضیب لیان موصلی کینست

ابو عبد الله از مریدان کامل حضرت غوث الاعظم است خوارق و کرامات عجیب از و بطور آرد
نقل است که قاضی موصی را بادی انکار تمام بود و در امد از ارباب جناب یکو شیر و در
قاضی در راه میرفتید که شیخ در کوچه از کوچهای موصی لشکرهای آرد با خود گفت که این وقت شیخ
را بیاید گرفت و حکام میاید سپردن بسیار است رساند ناگاه دید که آن شخص شیخ نیست بلکه یکی
است که بر از غرور و تکبر آید چون نزدیکی آمد صورت گرد و صورت اعرابی مشکل گشت بعد از آن
بصورت علما و فقها نمایان گردید قاضی از ظهور آئینی هر سان متحیر بود که حضرت شیخ قاضی
رفیق فرمود که قاضی ازین هر سلسله کمال که دیدی کدام کس پیش نهادی بوی و دیار سلسله

قاضی بهانوقت از انکار خود تائب و مریه گردید لعل است که مردمان از طرف نصیب البان
 بخدمت حضرت غوث الاعظم شکایت کردند که وی در گذاردن نماز نوقت میکند فرمود که همیشه
 سراور در خانه کعبه در سجود است وفات حضرت شیخ در سال یا فصد و هفتاد و هجری و قبر
 در موصول است قطعه از موقوف آن نصیب البان شد هر دو سال خردین خرنهان الی الی
 پیر دین مرحوم گوتمیل او هم بچو سرور زبانی متقی شیخ احمد بن مبارک قدس سره
 صاحب کشف و کرامت بود و خادم حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه و بیل بزرگی و کس
 همین کافی است که بسعادت خدمت آنحضرت مشرف بود و گویند که چون حضرت غوث انقلین
 و عظم بزرگوار طوبس فرمودی وی مرقع خود را برای آنحضرت بر منبر خرش کردی وفات
 وی در سال یا فصد و هفتاد و دو هجری است قطعه از موقوف شیخ احمد بن مبارک چون
 بفضیل نزدی یافت از دینای دون در حینت الاعلی مکان رطقتش احمد مقدس مبارک بن شرف
 نیز احمد نور ربانی شد از سرور عیان سید احمد رفاعی بن سید ابی احسن قدس سره
 صاحب مقامات علیه و احوال حلیم شیخ الصلحا بادی الاقیانام الاولیا از اولاد حق بالام
 الایم علی بن موسی کاظم بود و نسبت خرقه وی به پنج واسطه بحضرت شیخ شبلی میرسید و در او اثر عظم
 حضرت غوث الاعظم حاضر شده فائده های عظیم برداشت و از غایت محبت الدله اش حضرت
 غوث انقلین همیشه خود خواندی و ویرا همیشه زاده خود گفتی و بار بار که وی فرمود شعر
 کذا بن الرفاع کان منی لیساک لی طریقه داشتقاله شیخ ابوالحسن علی
 که خواهر زاده سید احمد رفاعی است لعل است که روزی بر در خلوت سید احمد نشسته بودم
 چون نظر کردم پیش وی شخصی نشسته دیدم که هرگز او را ندیده بودم حیران بماندم که از کدام راه
 شخص نزد شیخ رسید پس ساعتی با هم سخن گفتند چون آن شخص فراغت یافت از روزی که
 در دیوار خلوت بود بیرون رفت و چون برق خاطف در هوا بگذشت بمیان ایستاد
 بخدمت سید احمد آمد و پرسیدم که این مرد که بود فرمود که تو او را دیده گفتی که می گفت و شخص
 است که خدا یتالی او را حافظه بحر محیط مقرر فرموده است شخصی است از رجال الغیب عالمی است
 است که از هر گاه کبریا می مجور شده است اما او را بر خیال خبری نیست گفتیم بعد مجوزی از

حضرت حق جل جلاله فرمود که روزی در مقامی از جزایر بحر محیط که او در آنجا مقیم است تا سه روز باران بسیار
دی گذشت که کاش این باران آلوده می بین بارید تا ظن را از دفع تمام حاصل شرعی بسبب این غرض
گردد که غم جز او را برین حال خیزد و زکری فرمودم و ششم که پیش من حال عبودیت و بیان کنم اگر بقای من در
برین حال خبر دار کنم گفت میکنی گفت آری گفت پس سرودگر بیان خود در کشنی احوال هشتم بودیم و سرودگر
گفتم بعد از آنکه از من شنیدم که ای ابو الحسن علی سرود دار و ششم بکش چون برداشتم و ششم دارم خود را در
از جزایر بحر محیط دیدم در کار خود حیران بماندم بر خاستم و اندک راه رفتم آن مرد را دیدم نشسته برو
سلام گفتم و آن قصه را سرای پیش منی بیان کردم سوگند میکنم داد که آنچه من ترا بگویم همان کنی قبل
کردم گفت خرقه مراد گردن من انداز و مرا بروی زمین کنش و بگو که این سزای شخصی است
که بر حق تعالی اعتراض کنی پس خرقه اش انداختم و خواستم که دیر از زمین کشم تا فتنی
آوردند که ای ابو الحسن علی این را بگذار که ملائکه آسمان زمین زاری میکنند و خدا ایتالی بروی
نخوشند است چون آن آواز شنیدم بچو و شدم و وقتی که بخود آمدم خود را پیش سید احمد رفاعی یافتم
و هیچ از حال آمدن در فتن خود آگاه نگشتم و صاحب مناقب غوثیه حضرت شیخ
محمد صادق شیبانی میفرماید که روزی حضرت غوث الاعظم نقضی از خدام خود فرمود که
پیش سید احمد رفاعی برو و بگو که ما لعشق یعنی عشق چه چیز است و جواب این بیار چون خادم
بخدمت سید احمد رسید و پیغام داد که سید احمد کی آید و نگاه از سینه بر سوز خود بردارد و گفت
العشق فدا بحرق ما سوا الله بخود این تقریر بدخستی که حضرت سید زبیر آن تشرف داشت
آتش در گرفت و من بعد سید احمد هم تمام و کمال بسجده و تودیه خاکسترش و باز آن خاکستر
آب شده بجای خود بصورت برف بچرخشت خادم چون این حال بدید بر سرید و باز پس بخدمت
حضرت غوث الاعظم حاضر آمده حال واقع عرض کرد فرمود که باز همان مقام دلا را برود آنجا را
بخود عطر معطر کنی جسم سید احمد باز رجوع به عالم عنقریب خواهد کرد خادم در آنجا رفت و حسب حکم آن
مقام را بعط و گلاب و دیگر عطریات معطر کرد چون سکنه بگذشت آنی که بجای سید احمد بنویس
صورت بچرخشت و سید احمد باز زنده گردید نقل است که چون حاجتمندی سید احمد را
و توفیق طلبیدی شیخ توفیق را قدام فرمود می بوی عطر کردی و اگر خامه و سباجی خرمنودی کاغذ

بدست برضی و بگشت بی سیاسی نبوشتی و قتی برای شخصی کاغذی سیاسی بخیر کردی به
 ندی باز بنظر استخوان همان کاغذ را بگشت آورد و دستهای خرد و نوید نمود چون کاغذ بگشت
 دی آمد فرمود که ای فرزندان کاغذ سابق نوشته شده است اگر کنونی میخوانی یک کاغذ یاد و بیار
 برین کاغذ حرفت سابق بخط و موجود از نقل است که شخصی بخدمت سید احمد حاضر آمد و گفت
 میخواهم که بشناخت تو از آتش دوزخ آزاد شوم و همین وقت خط از او می آید از آسمان بیاید
 همین گفتگو بود که ناگاه در قی سفید از آسمان فرود آمد و پیش شیخ میفتاد شیخ آنرا بدست سائل
 داد و گفت این خط ازادی تو از آتش دوزخ است و می گفت این کاغذ سفید است و شیخ
 نوشته ندارد و فرمود که بند قدرت الهی بسیاری نمی نویسد و این کاغذ بنور نوشته شده است هر که
 دیده ای باطن را در می بیند و وفات سید احمد رفاعی بر روز پنجشنبه است و دوم ماه
 جمادی الاول سنه یاقده و میفتاد و دویجری است رحمة الله علیه **قطعه از مولف**
 سیر جرفاعی سرور زبان **اگر کسی در شرح دوست در زمین** **قطعه از این سائل** **هم گویا جرفاعی سید احمد**
عاشق نامی است بحال طلال بخت **بیز یا ماه رشاد است از اهل حقین** **شیخ سید شرف الدین علی**
قدس سره العزیز فرزند دلبند حضرت غوث الاعظم است و جمیع علوم را در خدمت بابر است
 حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه کسب نموده در حدیث و فقه و عظمیفرمود کتاب جو ابرار اسلام
 در علم صوفیه که مشتمل بر جقائق و معارف است تصنیف حضرت وی است و حضرت غوث صمدانی
 کتاب افتوح البیت بحبت وی تصنیف فرموده است وفات آنجناب سال یاقده و میفتاد و
 سه بجری است **قطعه از مولف** **شیخ شرف الدین جوهرت اندر جان** **سالم صل آن شهر**
عز و کمال **اگر رقم مسعود سید پیشوا** **منتهی پاک هم سال وصال** **شیخ صدقه بقدر اهی**
قدس سره کینت و شمس ابو الفتح و نام پدر وی یسین است مقیم بغداد بود همیشه
 در محفل خلد شریل عوفیه حاضر بوده مستفیذ شتی نقل است که روزی شیخ صدقه بحالت بکر
 و جبریا سخن بر زبان آورد که ظاهر اخلاف شرع نموی بود و لذا اعلامی دین مبتین بخالفست
 وی بر خاسته دعوی انجمنی پیش خلیفه بغداد بر دوزخ خلیفه شیخ را طلب کرد و با اتفاق علما
 حکم داد که شیخ را از دانه زند چون جناب مسعود است که شیخ را از دانه زند و جامه از دین مبارک شیخ کرد

وی ابو عمر زود باشد که خدا بشارتی ترا میدی و هر که نام وی عبدالغنی بن ثقفی بود و صاحب جلیل
 باشد و بسیاری از اولیای الله را رادت وی مفاخرت کند بعد از آن طایفه خود بر سرین و کرجست
 آن بر باغ من رسید و عالم ملکوت بر من شکفت شد شنیدم که نام عالم و هر چه در عالم است شیخ
 حق سبحانه و تعالی با اختلاف لغات یکتد از وقوع اینجی نزدیک بود که عقل من زایل گردد و حضرت
 غوث یاره پند که در دست داشت بر من دنا عقل برقرار بماند بعد از آن چند ماه در قنوت نشاند
 و کار من تکمیل یافت و بعد از سی سال عبدالغنی بن ثقفی پیش من آمد و خرقه یافت از خلفا من شد
 و این ثقفی پیش از رسیدن من همچنان بود که شیخ فرموده بود و وفات حضرت ابو عمر
 در سال پانصد و هشتاد و پنج هجری است قطعه از مولات ابو عمر آن مخزن نور خدا
 تافت بر پاک دلش و در شایسته این سال و هشتاد و پنج هجری آن نیز فرما مطیع او
 و حضرت شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القايد قدس سره و از اکمل مریدان
 و خلفا و کاملین حضرت غوث الاعظم است صاحب کرامات و مقامات و از بزرگان صوفیه بود
 و در فتوحات کئی مذکور است که حضرت غوث الاعظم در باجی فرمودی که محمد بن القايد از منفردین
 و منفردین جامعین اند که از اداره قطب خارج اند و حضرت علیه السلام هم از ایشان است و در
 صلی الله علیه و سلم هم پیش از بعثت از ایشان بود و حضرت ابن القايد فرمود که همه چیز
 را پس گذاشتم و روی بحضرت حق آوردم ناگاه پیش روی خود نشان پاسه دیدم
 مرا غیرت در گرفت و گفتم پیش از من این نشان قدم کیست که هیچکس بر من سابق نیست گفتم این
 نشان قدم نبی است صلی الله علیه و سلم پس خوار گردیدم و گفتم و وفات شیخ در سال پانصد و هشتاد و پنج
 هجری است قطعه از مولات ابو عمر آن مخزن نور خدا تافت بر پاک دلش و در شایسته این سال و هشتاد و پنج هجری آن نیز فرما مطیع او
 و حضرت شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القايد قدس سره و از اکمل مریدان
 و خلفا و کاملین حضرت غوث الاعظم است صاحب کرامات و مقامات و از بزرگان صوفیه بود
 و در فتوحات کئی مذکور است که حضرت غوث الاعظم در باجی فرمودی که محمد بن القايد از منفردین
 و منفردین جامعین اند که از اداره قطب خارج اند و حضرت علیه السلام هم از ایشان است و در
 صلی الله علیه و سلم هم پیش از بعثت از ایشان بود و حضرت ابن القايد فرمود که همه چیز
 را پس گذاشتم و روی بحضرت حق آوردم ناگاه پیش روی خود نشان پاسه دیدم
 مرا غیرت در گرفت و گفتم پیش از من این نشان قدم کیست که هیچکس بر من سابق نیست گفتم این
 نشان قدم نبی است صلی الله علیه و سلم پس خوار گردیدم و گفتم و وفات شیخ در سال پانصد و هشتاد و پنج
 هجری است قطعه از مولات ابو عمر آن مخزن نور خدا تافت بر پاک دلش و در شایسته این سال و هشتاد و پنج هجری آن نیز فرما مطیع او

که در بلاد آسب عبادت میگذشت و من از ایشانم و من مردی بودم از قدام که برکتی که برکنار از ملک است
 و حق تعالی مرا مقرر کرد که از شهر یزدیم و در آسب عبادت کنم چرا که مقدر است که بعد از پانزده روز دیگر است
 حادثه عظیمی ظهور آید و حق تعالی مرا از آن حادثه نگاهد و این بخت و باز در آسب فرو رفته است
 چون پانزده روز میگذشت حادثه عظیمی در بکریه بوقوع آمد و آتش عظیمی بر سنگهای بکریه سید
 و جانها مشتعل شد و لعل است که شیخ ابوالسعود را مریض از جن برسدیدی روزی که
 طعام مکلف نمودی و لباس فاخره پوشیدیدی روزی شخصی پیش روی آمد و دستارهای یزدی بر سر او
 که بر او دستارهای از یزدی و گفت که این دستار است که خلاف حکم قرآن است و دستار
 که از قمیست آن دو دستار در پیش را جامه نیتوان ساخت که در پیش چه ابر سر نه و شیخ از خطبه
 بنور باطن آگاه شد و فرمود ای فلان من این دستار را بار آورده و بر سر نه و ایام اگر بخوای بر
 این وقت برای درویشان طعام دهی که آنکس دستار شیخ بگیرد و باز از رفیع خشت سوره مکلف
 راست کرد و یا چون من مردی شیخ آمد به این دستار بر سر نه و دستار شیخ فرمود که چه
 تعجب میکنی از فلان کس که حاضر است پس که این دستار را آورده است در پیش حال
 آنرا ندیده دستار پس گفت که در سال گذشته من در کشتی بودم با مخالفان بر فاسد نذر کردم که اگر
 بسلاست از کشتی بر ایام دستاری خوب عده شیخ ابوالسعود و هر چه هم اکنون شش است
 که در بغداد دستار عده طلب میکردم منی یافته ام و روزی این دستار بر فلان دوکان دیدم
 خریدم و بخدمت شیخ آوردم گفت دیدی که این دستار من خود بر سر نه ام دیگر نمی است
 که می بیند و فاسد شیخ در سال پانصد و هفتاد و نه هجری است قلم از من است
 شیخ زنی رتبه عالیه ابوسودا که بود در جن عاشق حق بگو بخت او هم شهبود و شهبود و شهبود
 شیخ حیات خبرانی قدس سره از عالم خلا را کل مریدان حضرت شیخ خورشید
 صاحب کرامت و خوارق و کبار مشایخ وقت خود بود و شیخ ابوالحسن قریشی از یزدی که در
 چهار شیخ اند که در قبور مثل احیاء می کنند شیخ معروف کرمی دوم حضرت شیخ عبدالقادر
 جیلانی سوم شیخ عقیل منجی چهارم شیخ حیات خبرانی و صاحب سفینه الاولیاء و شاید
 که شخصی از صلحای خبران نقل کرده که من از زمین در کشتی شستم چون بمیان دریاهند رسیدم

با و خاندان برخواست و موج غلیم ظاهر شد که کشتی اشکست من بر تخت بنامدم موج دریا را
 از اخص دریا باری بسیار گشته هیچ آبادانی ندیدم ناگاه در آن برآه سجده کردم که چون اندو
 رفتم حایه کردم که چهارم حسین و جمیل و با هیبت نشستند از فریبشان رفتم و سلام
 گفتم جواب سلام گفتند و احوال من پرسیدند و هرگز نشسته خود بیان کردم و تمام روز نزد ایشان
 گذرانیدم چون شب شد شیخ حیات خیرانی در آنجا آمد و سلام گفت هر جا که من استیصال و
 زاهد و اندرون مسجد بر ندم و اتفاق بهیاد و نیاز ایشانند چون نماز عشا تمام شد هر یک از
 پنج کس از در نماز عسجد علیحدہ ایستادند و اطلوع صبح در نماز بودند بعد از آن شنیدم که
 شیخ حیات در مناجات در آمده میگفت یا حبیب یا انیس و یا العابدین یا قریب یا مجترب
 و یا محب یا عاشقین بعد از آن که گریه گریه می نمود و انوار ظاهر شدن گرفت چنانچه آن
 مکان تمام روشن شد من بعد نماز صبح ادا کردم و شیخ حیات از مسجد بیرون برآمد و آن چهار
 کس را گفت که در عقب شیخ برو منزل خود خواهی رسید بر فتم و دیدم که زمین بسیار بلند
 و دریا و کوه و امون در زیر پای دی نور دیده میشدند و در آنک زمان بخیران رسیدیم
 به فتنه گردان هنوز در خواندن نماز مشغول بودند و قات شیخ حیات در سینه
 با اندر داشتند و یک هجری است قطعه از مولف چون سفسه کرد از جهان فناء
 در جهان ممدی زمانه حیات را طیش منج حیات گویم بخوان ممدی زمانه حیات
 شیخ ابو عبد الرحمن عبد الممد فرزند سعاد شونده حضرت عوفا الاظم است کتاب
 علوم غریبی و دعوی از خدمت والد بزرگوار خود که در محدث عظیم عالم فقیه بوده است
 و در علوم ظاهری و باطنی در وقت خود ثانی نداشت و قات وی در میت و فتنه ما صفر
 سال پانصد و هشتاد و هفت هجری است و هزار برافزارش در بغداد است و ویرا و ویرا و ویرا
 شیخ ابو محمد بن عبد الرحمن دم شیخ ابو محمد عبد القادر که کتب نام ایشان موافق جد بزرگوار است
 و این بر و حضرات کسب جمیع علوم از والد با پدر خود شیخ عبد الزکری که در عالم کامل شد و قطعه از
 جواز و تالیف و دس برین حیات
 شهاب الدین مقبول جان
 شیخ جمال متباین با حق
 بلکشا جبین مقبول جان
 دیبا که جنت پوز دنیا فانی
 شیخ وی من مقبول جان
 عیاض نامه مقبول جان
 دیگر باده بسال از تالش

<p>بنایخ وصالش گفت سزا کل اهل دین محسوب خان حضرت سید شمس الدین عبدالمعز قدس سره کینست وی ابو بکر است پسر والا گوهر حضرت عوث الاظم و در علوم ظاهری و باطنی شاگرد و مرید بزرگوار خود است و نفیس اخرا از خوان یغای والد بزرگوار خود یافت و بعد از آن بجانب سجا غنیمت فرموده چند می در آنجا متوطن شد و همان جا بر خمدت</p>	<p>حق پیوست و فات وی در سال با فصد و نه شتاد و نه هجری است قطعه از مولف سید زیاده عالی مرتبت مرشد حق حقیقی بنی بر طاعت متعالی گفته اند نیز شمس الدین عزیز</p>
<p>شیخ ابوبیرین مغربی قدس سره نام وی شعیب ابن حسن یاسین است مرید و خلیفه شیخ ابوبقرائی مغربی و نیز شیخ محی الدین ابن العربی است و از جمله مشایخ زمین مغربی است کشف و کرامت و خوارق بود و در ولایت و جسم بلند مقام ارجمند داشت و اینجانب عوثیه فائده عظیمه شفیق تمام حاصل نمود نقل است که روزی شیخ ابوبیرین بعضی از دیار مغرب گردن خود خسم کرد و گفت اللهم انی استهدک و اشهدک مسلمک فی سمک و طاعت اصحاب وی پرسیدند که سبب این چه بود فرمود که حضرت عوث الاظم علیه السلام در جلیانی در بغداد کلمه قدسی بده علی رقیبه قل ولی الله بر زبان آورده و جمله اولیاء الله حسب الحكم حقانی گردنهای خود بر قدم محبوب سبحانی ختم کرده اند من هم تعقیب حکم الهی کردم و عارف نامی عبدالرحمان جامی در نقفات الامس آورده که روزی شیخ ابوبیرین مغربی بر کنار دریا گذشت جماعتی از کفار ویرا سیر کردند و محسوس کرده بر کشتی بردند و جماعه دیگر از مسلمانان هم بران کشتی ماخوذ و اسیر بودند چون شیخ در کشتی قرار گرفت کفار بادبان کشتی بر کشیدند تا روانه شوند هر چند جهد کردند کشتی از آنجا بجنبید ایشانرا یقین کلی شد که توقف کشتی بواسطه این درویش است شیخ را را کردند شیخ فرمود منیر و مایه مسلمانان را را بانی نکرد و کفار را پس لاچار شده همه مسلمانان را رخصت دادند چون کشتی از اهل اسلام هتای شد روانه گردید و فای</p>	<p>شیخ در سال با فصد و نه هجری است قطعه از مولف شیخ ابوبیرین شعیب مغربی آن امام دین شیخ و در زمین است تاریخ وصال آنجناب زاهدی شعیب ابن حسن سید طیب ابوبیرین شعیب است سال و چهل آن خسته نه من هم رقم کن معدن تو یقین</p>

سال ترحیلش اگر خواهی من شیخ تاج الدین عبد الرزاق قدس سره یدکنت
 و بی عبد الرحمان و ابو الفرج فرزند سعادتمند حضرت غوث الاعظم و شاگرد پدر و الدماجد خود است
 و در ولایت و امامت درجات عالی مقامات بلند داشت معنی عراق بود در علوم دینی از
 همه علمای عصر گوی سبقت برو کتاب جلالت الخواطر که ملفوظ حضرت غوث اقلیدین است و
 جمع کرده است و از وی منقول است که روزی والدین حضرت غوث الاعظم بر اسب
 نماز جمعه بیرون آمدند و برادر همراه آنجناب بودند و ناگاه دیدم که سه بار خمر برد و آبپاش
 کرده برای خلیفه بغداد می آید و سرنگان محافظ همراه اند چون بوی خمر غارت خمر است حضرت
 والدین را معلوم گشت که در وی چیست پس سرنگان آواز داد که بایستد ایشان نایستادند
 بلکه دو آب را بتجیل را ندان آغاز کردند چون سرنگان ایستاده نشدند حضرت غوثیه بدو آب
 مخاطب شده فرمود که ای دو آب بفرمان خدا تعالی بایستید فی الحال ایستاده شدن هر چند
 سرنگان میزدند از جا حرکت نمی کردند چون بنین پدر حضرت غوثیه بغضب تمام بسوی
 سرنگان نظر کرد و همانوقت سرنگانرا قولنج گرفت و بر زمین افتاده چون مایه بی آب
 می طپسیدند و فریاد برآوردند که ما توبه کردیم که باز نافرمانی شما نکنیم قولنج ایشان بر طرف
 شد و خمر سبدل بسر گشت چون این خبر بخلیفه رسید بخدایت حضرت حاجده آمده از جمیع
 منبئات توبه کرد و نقل است که روزی سید عبد الرزاق مردان غیبی در محفل حضرت غوث الاعظم
 در هوا دیده بر سید حضرت غوث فرمود که جای خوف و هراس نیست که این مردان غیبی اند
 و تونیز از ایشان و در کتاب انیس القادریه روایت شیخ ابوالمعالی صاحب تحفه القادر
 روایت است که حق تعالی شیخ تاج الدین عبد الرزاق شیخ فرزند دیندار عطا فرمود شیخ
 ابوالمعالی شیخ ابوالقاسم شیخ عبد الرحیم شیخ ابو محمد اسماعیل شیخ ابوالحسن فضل الله شیخ مسعود
 جمال الله قدس الله سرهم الغزیز و جمله این هر پنج حضرات شیخ جمال الله در صورت حسن جمال
 بحضرت غوث الاعظم بسیار شایسته داشت و حضرت غوثیه را بادی بسیار محبت و عشق
 خاطر بود چنانچه بدعای آنجناب شیخ جمال الله را عمر دایمی نصیب میشد و تا امروز زنده و
 عیان است و بحیات المیرا ششمار دارد و سکونت دمس که اکثر دربار میفرستد و غیره بسیار

<p>سید محمد تقی صاحب تجربه و غیره بسیاری از اولیاء الله سبحانه و تعالی و وفات حضرت تاج الدین عبدالرزاق در سال پانصد و نود و بیست و پنج هجری است قطعه از موهف شهر دنیا چو دیشته برین دالی شمس تاج الدین کاسف صدق سال ایش گو نیز سید حبیب تاج الدین شیخ سید ابو الفضل محمد قدس سره فرزند بلند حضرت غوث الاعظم است و علوم ظاهری و باطنی از والد ماجد خود کسب نمود و در بغداد بسال شصت و هجری وفات یافت مزار پیرانوارش</p>		
در بغداد است قطعه از موهف	سید ابو الفضل فضل الرحمن	ابو فرزند علی آل بنی
میرزا دس است سال حلتش	ایم بخوان سر در محبت	ایضا محمد ابو الفضل فضل جهان
شهر اولیا فخر ارباب علم	چو رفت از جهان سال اصل از خرد	نداشد یگو بود محتاب علم
<p>شیخ سید ابو زکریا یحیی قدس سره و بلند حضرت غوث الاعظم است و اکتساب علوم و حدیث از والد بزرگوار خود نموده فاضل و کامل و عالم عامل و مقتدای زمانه گشت ولادت وی در ششم ماه ربیع الاول سال پانصد و پنجاه و وفات در شب برات سال شصت و هجری است و مزار پیرانوار وی در بغداد متصل مقبره مقدسه برادرش شیخ عبدالوهاب است قطعه از موهف</p>		
شیخ زکریا ابو یحیی که بود	شاه عالم قره چشم علی	همچو نه چون بعالم جلوه گر
سال تولدش بگفتیم تقی	بهر سال انتقالش گفت دل	عارف حق سید حبیب دلی
<p>سید سیف الدین عبدالوهاب قدس سره وی بزرگترین فرزندان حضرت غوث الاعظم است و بر سجاده حضرت غوث نشسته بهدایت خلق مشغول شد و در درجه معلی و عظیم فرمود و از وی منقول است که وقتی در بلا و عجم مسافر بودم و بجهت حصول علوم بر بغداد آمدم و از والد ماجد خود اذن خواستم که در حضور ایشان و عطف گویم حضرت دادند بالا منبر برآمدم و انواع علوم و مواظبات بیان کردم هیچکس را در دل اثره نکرد آب از دیده بر نیامد ایل مجلس از حضرت والد در خواست کردند که وعظ فرمایند من فرود آمدم و حضرت ایشان بمنبر برآمده فرمود که صبر یک ساعت است که از بنده در وقت نزول بلا بوقوع آید از استماع این کلمه از اهل مجلس فرای و فغان برخاست چون مجلس موقوف شد از طور بیغنی پرسیدم فرمود که تو هنوز مشکل هستی بخود من مشکلم نفیر و ولادت حضرت سید عبدالوهاب ماه شعبان سال پانصد و نود و</p>		

و وفات بیست و پنجم ماه شوال سال ششصد و سه هجریست و حضرت وی و پسر وی است یکی ابو منصور عبدالسلام دوم شیخ ابو الفتح سلیمان که در وقت خود عالم و عامل شیخ کامل و دیگران		
شاه سیف الدین شمس برادر	بادشاه و سید روس زمین	سال تولدش بیشتر عیان
تاج حق فرادهم متاب دین	کفت سیف الدین میر حق خرد	ارتحال آن شد دنیا و دین
مقتدای اولیا گو واصل او	عالم سراردان با صد یقین	شیخ یوسف موسی قدس سره
آخرین فرزند حضرت غوث الاعظم است و تحصیل علوم بخاست والد خود نموده عالم عامل و عارف کامل و فقیه و محدث شد و از بغداد به شوق رفته متوطن شد و بهانجا وفات یافت و والد وی در سلخ برج الاول سال با صد و سی و نه و وفات بیست و شش سال ششصد و سه		
هجری است قطعه از مولف	حضرت یوسف بر با کمال	در سیر عالم شمس روس زمین
شزدل مقتضی تولدش عیان	صاحب تولد و هم سرگردین	رحلتش بود معتبر و نام
نیز شد پیر از متاب یقین	شیخ موفق الدین مقدسی قدس سره نام و	
عبدالله بن محمد بن احمد بن قدامه اقبلی است صاحب تصانیف و مقامات بلند جامع علوم ظاهری و باطن مرید و شاگرد حضرت غوث اعظم است و وفات وی در سال ششصد و بیست و دو		
هجریست قطعه از مولف	چو آن شیخ موفق بن محمد	که در چشم دو عالم بود منظور
سفر در بر زمین نیا سوسه خلد	تاریکش بگو نور علی نور	شیخ ابو اسحاق و ابراهیم
قدس سره فرزند ارجمند حضرت غوث الثقلین است قدوة اولیا و اکمل القیام بود علوم ظاهری و باطن از پدر بزرگوار خود نمود و خلق کثیر از حقین صحبت وی بکمال حال قوال رسید تفکر و سکوت بر مزاج حق افراجه وی غالب بود و در هر دو بع بر مرتبه کمال داشت و از فرزند و شرم پرور دگر خود ناسی سال سر بالا نکرده و ولادت وی در سال با صد و بیست و هفت و وفات بیست و ششم ماه شوال سال ششصد و بیست و سه هجری است مرقدا پاک وی نزدیک		
زار و الدیر شریف وی است تاریخ از مولف	سید ابراهیم پیر بهنا	حامی دین بیشتر اعیان
کاشف دین بی تولد او است	رحلتش دان کاشف عالی مکان	ایضا از مولف
چون ابی اسحاق ابراهیم دین	یافت در حجت لفضل حق مکان	سال رحلتش چو بیستم از خرد

گفت ابراهیم نور محمد بن جوان	شیخ صدر الدین قوی کدنت و ابو المعالی است
و بهترین مرد آن حضرت غوث الاعظم است جامع بود میان علوم ظاهری و باطنی و عقلی و نقلی و فقه و حدیث و زهد و تقوی و ریاضت و مجاهدت مولانا قطب الدین علامه شیرازی در حقه شاکر دوی است و کتاب جامع الاحوال را بخط خود نوشته پیش می خواند و آن افتخار میکرد و شیخ مودب بن جندی و مولانا شمس الدین ابکی و شیخ فخر الدین عراقی و شیخ سعید الدین فرغانی و دیگر اولیا کرام در صحبت وی مستفید و مستفیض مانده اند و با شیخ سعد الدین حموی و مولانا جلال الدین رومی بسیار صحبت داشت و وفات وی در سال ششصد و سی و هجرت	قطعه از موقوف
گفت ابی صدق صدر الدین	ایضا از موقوف
گفت سر و بسال تریاش	مادی فتاب بن
گفت سر و بسال تریاش	حضرت شیخ محی الدین ابن العربی
<p>فارس سر سهره العزیز نام اصلی دی محمد نام پدرش علی بن محمد عربی است صاحب مقامات ارجمند و درجات بلند قطب زمان و هوید بگانه مادی طریقت و مقتدای حقیقت عارف معرفت بود و در وحدت وجودی کلام عالی داشت و مشایخ صوفیه او را نام موجدان و در رفاهات خود مانوشته اند و نسبت خرقه وی بواسطه شیخ ابو محمد یونس فزاری با شمس بخت غوث الاعظم رضی الله عنه میرسد و بعضی بر آنند که بواسطه مرید حضرت غوث اقلین است و نسبت به وی در خرقه بیک واسطه بخت خضر و نسبت ثالث بواسطه بخت خضر علیه السلام قایم میگردد و در اصطلاحات کاشی نوشته است که شیخ محی الدین عربی در کتاب خود ذکر کرده است که خرقه اقصی از دست ابو الحسن علی بن جامع پوشیدم و آواز خضر علیه السلام و در مشایخ غوثیه شیخ محمد صادق شیبانی قادی میفرماید که علی بن محمد پدر شیخ محی الدین عربی اول محض الاولاد بود تا آنکه عمرش به پنجاه سال رسید و هیچ اولاد نشد آخر بامید حصول اولاد پنجم است حضرت غوث الاعظم حاضر شد و استدعای دعا کرد و حضرت غوث دست بر عابد رگه کبریا برداشت با تف غیب آواز داده که در سمت این سایل اولاد نیست مگر آنکه شخصی دیگر از اولاد خود محمد بودی عطا کند کند حضرت غوث الاعظم پشت خود</p>	

صوفی بن سید السادات سید محمد بن الدین عیسیٰ بن سید السادات والارضین
 محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالی عنده صاحب عظمت و کرامت و ابرهه جلالت
 و ولایت بود و سطوتی ظاهر و عظمی بامردانست و در سخاوت و شجاعت مشهور و واقع معقول
 و منقول سید احمد غفر علی کیلانی صاحب شجره الانوار میفرماید که از بزرگان حضرت سید
 محمد اول سید ابوالعباس احمد بن سید صوفی مع برادر خود سید ابوسلیمان احمد که سلسله
 شیخ سلیم شیبی در طریق قادریه عالیله بوسی فتمی است در هنگامه هلاکوخان و قتل عام و تاراج بغداد
 از بغداد برآمدند و در مکه شریف بر دو بعد الطغاسی آتش نشاد هلاکوخان از آنجا در شهر حلب که در
 اقلیم شام و ملکات روم واقع است رفته و توفیق در زید تولد سید محمد غوث نیز در حلب بود و قریب آمد
 و در آنجا از آن جناب بخدمت تجرید سیر مسمومه عالم پرداخت و در ربع مسکون از ممالک
 هند و سنده و خراسان و ترکستان و عرب و عجم سیر کرد و چند بار زیارت طواف
 حرمین شریفین مشرف گشت و چندی بآه بور در محله کوفکران و مدتی در ناگور سکونت
 ساخت و در آنجا مسجدی تعمیر فرمود و بعد سیر اقلیم باز در حلب مراجعت بخدمت پدر بزرگوار
 خود نمود و عرض کرد که خاطر این فقیر برای سکونت اقلیم هند بسیار راغب است اگر اجازه
 شود و در آن دیار توفیق کنیم فرمود که چندی تاخیر کن تا آفتاب عمر مغرب گردد و بعد از آن
 اختیار بدست است پس چندی در حلب ماند و بعد وصال پدر عالیقدر از راه خراسان به ملکات
 آمد و با مایمی غیب بتمام دل آرام اوج سکونت و زید و بهدایت خلق مشغول شد چنانچه
 صاحب شجره الانوار سال او خال آنجناب در او چه هشت صد و هشتاد و هشت و نوزده
 و آن حال سلطان حسین بن مرزا بادشاه مرید آنحضرت شد و نیز سلطان سکندر بودی بادشاه
 و بی ازاه متقدان آنحضرت گردید و بغایت مرتبه بندگی و اخلاص نسبت آنحضرت بهرسانید
 و از وجود معدن جود و بی باغ فیض خانراان قادریه بر روی اهل هندوستان بکشاد و آنجناب
 را بعالم شهر نیز بیل بود اکثر مناقب غوث الاعظم نظم میفرمود و دیوان اشعار نیز ترتیب داد
 و قادری مخلص میکرد و ترجمان نیز دارد و عارف نامی مولانا عبدالرحمان جامی باستماع خبر
 فضایل آنجناب اشارات تصنیف کرده خود بکاتب آنجناب میفرستاد و در حجب شجره الانوار است که در

ایام شہادت حضرت سید محمد قدس سرہ سلطان قطب الدین لنگاہ درملتان حاکم دیکھا ہے
 از امرای لنگاہ بکومت قصیدہ وچ نامور بودی سلطان قطب الدین لنگاہ در خواب دید
 کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تشریف آورده فرمود کہ دختر خود را بنگاہ سید محمد پیرم برده کہ سعادت
 تو درین است پس سلطان حب الارشاد و خوشیہ دختر خود بی بی دین کسائیں را بنگاہ
 آنحضرت داد اما از بطن عفت و کرم فرزند پیدا ہووید بعد از ان سید ابو الفتح حسینی
 کہ نسبت آبادی وی بچمار واسطہ بسید صفی الدین بانی مقام اوچہ و ہمیشہ زادہ بلوچستان
 گازرونی میران بادشاہ لاہوری کہ اندرون مسجد نوایب وزیران مغل آسودہ است سید
 دختر خود بی بی فاطمہ بنگاہ آنحضرت داد و از بطن عصمت آن معصومہ سیدہ چار بچہ پیدا
 بزرگترین پسران سید عبد القادر ثانی دوم سید عبد اللہ بانی سیوم سید مبارک حقانی
 چہارم سید محمد نورانی بود و آمدند و منجملہ ہر چار سید محمد نورانی لاہور فوت شد و سید ابو الفتح
 کہ مالک و اولاد بانی قصبہ اوچہ بود زمین متعلقہ اوچہ ہر چار صبیہ سعیدہ خود کہ در خانہ خود
 تقسیم کردہ داد و آبادی اوچہ گیلانیان کہ علاحدہ از اویچ بخاریان است در زمین
 حصہ بی بی فاطمہ زوجہ محترمہ حضرت سید محمد عیسیٰ بن مریم بود و ابتدای حال آبادی قصبہ
 اوچہ بر فیض درج اخبار الاخبار است کہ چون سید ابو اسحاق گازرونی لاہور میں ہووے عطا
 نعمت و خرقہ خلافت بسید صفی الدین ہمیشہ زادہ خود اور از نزد خود حضرت فرمود حکم داد
 کہ بر اثر سے سوار شود بہر جانب کہ آن شتر برد و تو نیز برد بجا یکہ بشیند مقام سازد و قیام
 کن چنانچہ سید صفی الدین ہجرت لعل آورد چون بر سر زمین متعلقہ آبادی سابقہ مقام اویچ
 رسید شتر نشست پس ہما بجا حکم پیر دستگیر خود توطن فرمود و آبادانی علیحدہ آباد ساخت
 و شیخ ابو الفتح ہم مرد متبرک و صاحب کرامت و عالی ہمت بود و در دعوت اسماعیلی
 ہم پر بیاض داشت و در تصرف جنیان و احضار ارواح اورا دستگاہی تمام حاصل بود و قیام
 حضرت شاہ محمد عیسیٰ بن مریم صاحب شجرۃ الانوار و تشریف الشرفا در سال ہندو بست و وہ
 ہجرت فرماں از اہل مقام اویچ مبارک است و صاحب شجرۃ الانوار تا ریخ دفات و از ماہ محمد بنی
 پاک رفت بر آورده از مؤلف لفظ لفظ برین پن کرد ملت محمد عیسیٰ بن مریم سید دین

محمد شاه میران قلی قاسم	ابو تارخ او با طرز نگین	ابو سلطان الکبیری گو	باسال حلتی شایعین
دو بار پیرزاده و شکیراست	وصال کیا و باز پیرزین	ایضا پیرزاده جهان برین	جناب محمد امام زمان
شوالیصلی بن شاه دین	از خردم عالم محمد عیان	میسر سید شاه فیروز قدس	مستتره جامع علم
و علم سیاست و نجابت و ریاضت و از سادات عظام کیلانی بود و در لاهور سکونت داشت			
اول پیرزاده گاردی بطریق سیر از بغداد لاهور تشریف آورده و از بنیاد در ملی و غیره رفیع بنیاد			
مقابر اولیای عظام و مشایخ نزام پرداخت بوقت محاربت با بیکه پور آمد و همین جا بکونت			
در نزد چون برکت حق پیوست شاه فیروز بر سزار شاد و تدریس قیام فرمود و تمام روز تعلیم			
طالب علمان و تدریس ایشان پرداختی او بعلوم فقه و حدیث و تفسیر و ادبی و از آغاز شام			
تا نصف شب توجیه و تلقین از باب معنی مشغول ماندی و پیر و جمعه بعد از نماز جمعه تا نماز عصر			
و فصیح مصروف بود و خلق کثیر بوسیله جمیل وی کمال فایده و باطن رسیدند و محبت آنحضرت			
پیوست شاه عالم جد خود و دیر آنحضرت شاه نواز الدین و دیر آنحضرت شیخ احمد و دیر آنحضرت			
شیخ حامد و دیر آنحضرت شیخ عبدالرزاق و دیر آنحضرت سید عبدالقادر کیلانی و دیر آنحضرت			
احمد قادری و دیر آنحضرت سید میر و دیر آنحضرت سید مسعود و دیر آنحضرت سید علی			
و دیر آنحضرت سید صوفی و دیر آنحضرت سید السادات عالیجناب سید عبدالوهاب رزقین			
سید الکونین غوث الثقلین عبدالقادر کیلانی بود و وفات شاه فیروز در سال نهصد			
و سی و سه هجریست و مزار پیران در تاجه در کنگره دیر می گران واقع است از موهبت			
چون در دنیا بگذشت	کتاب شاه جهان فیروز	ابو از دل سال حلیه بنیم	ابو تارخ سید شاه فیروز
اینها مشهورند و در دنیا بگذشت	معدن شاه فیروز شاه	علاء شریف تارکش گویا	پیر قطب الاصفیاء فیروز شاه
خردم سید عبدالقادر ثانی بن سید محمد غوث حسنی حلیه او حنی قدس سره			
صاحب کرامات ظاهره و برهان باهره بصفات کمالات موصوف و بشیخ و محبت معروف			
صاحب خوارق و کرامت و الی اقلیم ولایت بود و ارادت آنحضرت پیر بزرگوار خود داشت			
و از اشهر ترین کرامت و خوارق وی آن بود که هر شخصی که از کفار یا احدی از ضلالت و فجور			
بنظر فیض اثر میگذشت مشرف باسلام و نائب توبه بفضوح میگشت چون بر ولایت			

دارت حقیقی حضرت غوث الاعظم است لهذا بخطاب سید عبد القادر ثانی مخاطب گشت
صاحب اخبار الانبیاء میفرماید که دس و عشقوان شباب بغایت تنعم و ترفه نمودی با سبب
نیش و طرب التفات بسیار داشت تا بعد یک چند بار شتر از آلات نفی و عزای سر به جایگزین
همراه می بردند و در آخر حال که بر سیاه میشوخت قیام کرد و اجتناب کلی از سماع نفی نمود و میران
و طالبان را ازین امر بسیار منع و زجر میفرمود و اگر گاهی اتفاق می افتاد چندان که بی بیقراری
دست میداد که نوبت با نزاع روح میرسید و ابتدای حالت جذبه وی آن بود که روزی در
بیابان آنچه شکار میکرد ناگاه دید که دراجی بصورت عجیب آواز غریب مینالده فریاد میکند درویش
در آن بیابان میگشت میگفت سبحان الله روزی باشد که این جوان نیز از قلوب محبت مسو
همچو این در لاج نالده فریاد کند چون سید از درویش این سخن بشنید تیری بود که بر نشاء دل
وی نشست و حالنی دست داد که دل از همه تعلک ماسوی الله سرگردید و روز بروز با سبب
جذب و آثار شوق و انوار محبت بر دل فیهن منزل وی شتافت و نازل میگشتند آخر بجلای خاطر
از دنیا و از اهل دنیا فارغ ساخته بولی تعالی پیوست و بدین غایت سیر که روزه و الهام
چند قطعه پارچه مخمل نزد وی فرستاد و ارشاد کرد که برای خرقه و ابره پوشین بکار برد چون پارچه
بخدمتش رسیدند فرمود که ازان پارچه با جلیامی رنگان شکاری تیار کنند و اله بزرگوار
از وقوع این حرکت در غضب آمد و بحضور خود طلبیده عتاب آغاز نهاد و هر ران شب حضرت
غوث الاعظم را در خواب دید که تشریف آورده و فرمود که سید عبد القادر فرزند من است و از بیت
ظاهری و باطنی وی بزم ما است ترا یاد می گاه می نیست و ترا که دیگر از زندانان نترسیت
ایشان مشغول شوی پس از آن روز پدر عالی گوهر دست از دی برداشت و برده حایت غوثیه
اعظمیه تعویض نمود و نقل است که چون سید محمد غوث ازین دارنا پا بدر حلت فرمود
منصب سجادگی و خلافت بذات بابرکات سید عبد القادر قرار یافت و وی بکلی از صحبت
امتداد اهل دنیا روی بر تافت و بکن مشغول گشت برادرانش که در سلک مصاحبان
شاهی انتظام داشتند و اکثر حاضر باش میمانند و می گاهی رودادار عاضری و ملاقات
با پادشاه فخرالدین سبب غباری بر اخلاص با پادشاه نشست و با پادشاه برای طبع خلافت

و سجادگی از ان جناب در دل تدبیری اندیشید آنحضرت بنور باطن اذین حال آگاه شده
 جمیع فرامین را ساینده مواجب و وظایف و جاگیر را پیش بادشاه فرستاد و فرمود که ما را
 باینها حاجت نیست هر که خواهد جزو بسیارند بعد از ان سالها سال هم بر بنیوال گذرانید
 و هر چه که از بار و اغیار شد آید با آنحضرت میرسد صبر میکرد و نقل است که یکبار بادشاه هزار
 النجا آنحضرت را نزد خود طلبید آنحضرت بجواب نوشت سه هیچ باب ازین باب سر و گشتن نیست
 هر آنچه بر سر ما میرود مبارک باد کسیکه خلعت سلطان عشق پوشیده است + بجهای می بهشتی
 کجا شود و لشاد نقل است که وقتی حضرت سید بر آگزاردن ناز با مادر برخاست و بعد
 و ضویر دمان خانه آواز داد و گفت که بیدار شوید و سعادت کوئین دریا بیدار لیکن تار و پود
 مردمان آن دولت تمام شده بود چون بعضی از ایشان بهلازمست رسیدند فرمود که همین
 ساعت سید عالم صلی الله علیه و سلم بنده را در عالم بیداری بمشاهده حال با کمال خود حشر
 ساخته بود و خودم استم که شمار این دولت دیدار سید ابرار حاصل گرد و آناشاور حاضری خود بگریه
 و آن دولت قبل از حاضری شما با تمام رسید نقل است که روزی قوالی خوش مقالی بخدمت
 آنحضرت حاضر آمد تا سماع بگوید فرمود که بسماع حاجت نیست اما صفائی قلب تو میخواهم برود
 تو بکن در باب بالشک تو سر تراش و در ویش شود نردن آقوال را توفیق رفیق نشد
 و باز نیامد اما شخصی دیگر از امر اقوم نگاه که در آنوقت فرمان فرمای ملتان بودند بنحیرت حاضر
 بود این سخن خوشی اثر کرد و بر رفت و سر تراشید و از مال و دنیا برخاست و تائب شده بار
 آمد و در بندشست چون لمح بگذشت گریه و زاری آغاز نهاد و گفت مرا برادری بسیار در گجرات بود
 حالامی بینم که از گجرات جنازه او بر آمده است و بهر فن می برند حقیقی میر که نفس مبارک آنحضرت
 چنین کشف جلی بهمان وقت او را عطا فرمود و نقل است که یکبار در ملتان طاعون داشت
 گشت و کار بر فلن تنگ آمد مردمان از جای وضو آنحضرت سبزه می بردند و میخوردند و شفای
 همه یافتند چون سبزه با تمام رسید خاک آنجای پاک داری مرض طاعون شد هر که میخورد
 فی الحال شفا ییافت و آنحضرت میفرمود که حقیقی بورا نشد عوث الاعظم در دست من خایه
 عطا فرموده است که بهر علیلی و بهر یعنی که دوست برسانم شفا حاصل کند نقل است که وقتی

در اوج و ملتان در دواستخوان پهلوان لاجق حال سکناد آنجا شد که بیماری آنحال سجد شد
 در دهلک میر سید و دومی این در دلا و این پنج بخت ال طبا نیکد مشنت آخر بشی غیاث الدین
 نامی میر از میران وی حضرت سید عالم صلی الله علیه وسلم را بخوابید و حضرت شاه رسالت
 علیه الصلوٰة و الخیرت چوبی از قسم فی مقدار درازی یکدست بوسی عطا کرد و فرمود که این چوب
 بفرزندم عبدالقادر حواله کن و بگو که بهر جامی مرض که این چوب برسانی و ذاه بار سوره اخلاص
 خوانده دم کنی حق تعالی شفا خواهد داد چون غیاث الدین از خواب بیدار شد چوب عظیمه رسول
 صلی الله علیه وسلم بدست خود موجود یافت فی الحال سجدست آنحضرت حاضر آورد و آن باره
 چوب آنحضرت بهر جانی در دوا مرض که رسانیدی شفا حاصل گشتی و خلافت بسیار از آن مرض
 در دواستخوان پهلوان بیلاست بر دند و لا دست با سادات سید عبدالقادر ثانی در سال
 هشت صد و شصت و دو و فاست آن معدن البرکات بقول اخبار الاخیار و کتاب
 شجرة النور بتاریخ هزار و پنجاه و یک سال بنص و جیل و مدت عمر هفتاد و هشت سال فرار از

در او چه مبارک است از موالفت	عبدالقادر ولی لا تمانی	مقتدر ابیر سید معصوم
طرف مشکک شایع عالم شد	سال تولد آن ولی مرقوم	میر محمد و مگو تبرجیش
هم بخوان ماه علم وین محمد و م	شاه خلد اسرار و پنهانی غله	ترکمنی سال رحلتش معلوم
اینها شیخ نامی پیچید القادر است	سید عالم شمر بر روی زمین	طرف تاج الفقیر ولی شد رقم
سال تولد رثر ابرار آن اهل دین	سال رحلتش با قول صحیح	دان خدا دان سید اهل دین
اینها عبدالقادر ولی گیلانی و	آنکه ثانی نباشدش ثانی	سال تولد او عجیب و دشمن
گشت مهر شیر نور است	رحلتش شد عیان سخن کریم	نیز سردار شاه حقانی
سال ترصیل او سنده پیدا	نور احسان تاج سلطانی	ارحمتش شد از خود مرقوم
کاشف زهر ستر با سنی	خوان بتاریخ رحلتش سرور	فانی خضر سیر حقلی
ایضا جناب عبدالقادر همدان کبر	که در عالم نیاید انیش دیگر گشتی	بر تولد آن شاه ولایت پیر
نرا اندر بافت میرادی شاه دانی	بگو محمد و مقلب الحق بسال	و حال در رقم کن نیز از کبر
سید محمود و حضور می لا هو می قدس سره از سادات صحیح انسیه سوی است و سلسله آبی		

دومی بچند واسطه پادشاه عالم موسی کاظم رحمه الله علیه منتهی میگردد و نام پدرش شمس الدین المشهور بن شمس العارفین غفر له موسی که در علوم ظاهر و باطن عارف نامی و اوستادگری بود بعد وفات پدر عاقل قدر سید محمود بذات بابرکات خویش از دلائل عجز بطریق سیر و در ملک چند شد و بلاهور آید در محله حاجی سوانی بیرونی شهر که حالا از دست سلمان جابل و بوزرانی آورده است سکونت دهد و چون آواز میشنخت و گراست وی در اقصای عالم اتفاقاً غرضی کینه دست بران ارادت وی زد و چون طالب بر دوازده بیت بهیدار پیر انوار سید ابرار علیه السلام و ملائک اختیار مشرف میگشت ازین سبب بخطاب سید محمود حضور وی مخاطب شد و قبولی عظیم یافت و بهمنش در دلهای خلوت جا پذیر گردید و تسلسل پیران کبار و می بچند واسطه به حضرت عوث الثقلمین محبوب سیمانی شاه عبد القادر گیلانی میرسد به طریق که سید محمود حضوری مرید سید شمس الدین المشهور بن شمس العارفین و دومی مرید سید یعقوب و دومی مرید عبد القادر دومی سید علی و دومی مرید سید محمود و دومی مرید سید احمد و دومی مرید سید محمد و دومی مرید سید عابد و دومی مرید سید اکوین الم دارین عوث الثقلمین محلی الدین عبد القادر گیلانی قدس الله سره و مرید است وفات سید محمود با قول صحیح در سال منصرف و هیل و دود و بحر است و مزار پیر انوار دلاهور در مقبره سید

چنانچه حضور وی موجود از مولف	رفت از دنیا چو در غلدرین	سید محمود پیر کمال	صاحبشانی تائید
بن شمس العارفین اهل جلال	هم بکریم مرشد محمود خان	باز فضل تائید وی تش وصال	

سید عبد القادر گیلانی دلاهوری فقیری روشن ضمیری صاحب تقرب ظاهر و باطنی بود و ارادت بخدمت سید جمال الدین پر خود داشت اول در بغداد سکونت داشت بعد از آن بابل سیر و دلاهور آمد آرام گرفت و مرجع خاص عام گشت سید حاجی و سید سلطان اکبر و سید عیاض الدین المشهور دولت شاه و سید فرید الدین اکل است وفات وی بتاریخ پنجم ذی الحجه الاولی سال منصرف و هیل و دود و بحر است از مولف عبد قادر سید والا هم قطب و ران سالک بالی است که در حلت چون زواری ثبات سال و شش بخدمت قادر ثانی است سید عبد الرزاق گیلانی بن عبد القادر ثانی قدس الله سره السامی برادر سید عبد القادر ثانی گیلانی اوچی است صاحب فضایل و مناقب مقارن بود بهی عالی داشت ثانی عظیم وقت

پند بزرگوار خود در ناگور تشریف داشت روزی در ناگور نشسته بود که چیزی از احوال پدر
بر وی ظاهر شد فرمود که امروز حضرت مخدوم مرا آواز داده اند و بگوش ظاهر می شنیدم که مرا
طلبیده اند تا واقع چه باشد چون آنکس تاخیری در توجع بصوب اچراغ یافت بوقت طلعت
نخواست رسید بعد از چند روز تشریف آورد و به حکم و الله بهاس خرقه و اجازت خلافت
و شمع مشیخت مشرف شده و فاست وی بقول صاحب اخبار الاخیار تا سرخ بیختم
جمادی الثانی سال منصرف به بلخ و در پیگری است از مولی ^{عبد رزاق شاه والا} هفت
رفت چون از جهان بلخ بنیان ^{در عیش کنی قمار میباشانی} نیز خدمت قطب عالم خیران
میران سید مبارک حقانی کیلانی اوچی قدس سر که فرزند کبیر سید محمد عوف است
کیلانی اوچی علمی است صاحب زهد و تقوی و عبادت و ریاضت و ترک تجرید و جامع سیادت
و نجابت و عشق و محبت و ذوق و مشرق بود و خرقه خلافت و اجازت از پدر عالم بقدر خود داشت
چون جذب و استغراق بر مزاج حق از مزاج آفتاب عالم بکمال در حالت شکر از اچراغ برآمد و در
لکمی شکل مجرور از بنشست بحدی که احدی را از بنی آدم نزد خود راه ندادی و از محبت خلق بیگانه
مستزاده و تنهاده بود و باید خالق مشغول ماندی و چند سال در اسخال گذرانیده و صاحبی که در توفیق
میفرماید که در اسخالت تجرید میبکس را تا بکمال بنده که بود و بخت بخت و اگر کسی میرفت مدتی
و مخبر و بیگانه میگشت ازین عمر تا و و ازده و و ازده کرده احدی از بنی آدم گردان نشد
عالم بنیکشت چون آواز کمال آفتاب صاحب کمال در مشرق و غرب رسید شیخ معروف چشتی
که از اولاد حق یاد فرید الدین گنجشک بود در ریاضت و کرات در جبهه داشت از اچراغ
در جنگل لکمی بخت است آنحضرت مستفید گشت و بیک نظر کیمیا اثر آن والا گوهر مراتب اعلی
رسید و آنحضرت بیک توجع کارش تکمیل رسانیده خرقه مبارک خود را فرمود و بشارت داد
که از تو خوانوده جدید پیدا خواهد شد چنانچه از شیخ معروف آغاز خاندان نوشاهی شد بعد از آن
حضرت سید مبارک در لاهور تشریف آورد و همین جا وفات یافت و نقیض مبارک که در از لاهور زاپ
مبارک برده در روضه عالمیاه پدر بزرگوارش دفن کردند و وفات سید مبارک بقول صاحب کفره شاهی
در سال منصرف به بلخ و شمس بخت است از مولی ^{چرا و بنا برده} هفت شد عالم مبارک پیر کیمیا

از فضل الله سرور طریقت است | اگر فضل الگمی گشت گویا | در باره ان الدین بن سید | اسال طریقت شایع و الا
 بگو سید مبارک پیر رهبر | ولی دو جهان شتاق زنا | کرم بار حق سید مبارک | عیان شد دل شاه معالی
 سید محمد غوث بالاپیر بن سید زین العابدین بن سید عبد القادر ثانی قدس سره
 از سادات عظام و مشایخ ذوالکرام قادر است در عبادت و ریاضت و کرامت معروف
 و باوصاف اولیا موصوف بود پدر بزرگوارش سید زین العابدین در عین جوانی رود بر
 سید عبد القادر ثانی پدر خود در راه ناکو از دست قطع الطریق شربت شهادت چشید بعد
 شهادت پدر تعالی قدر خود روی در سایه عاطفت پدر بزرگوار و والده ماجده خویش که یکی از
 صلحات و قنایات بود پدرش یافت و تعلیم علوم ظاهر و باطنی از جد امجد خویش نمود و
 در اوج سکونت داشت آخر بسبب یو قریع بطنی امور نارضا مندی از قسم سجاد گنج دست از بند
 و غیره از سید حامد گنج بخش سپر علم بزرگوار خود رنجیده از اوج برآمد و بمقام سنگره که قضیه مشهور
 در پنجاب است سکونت ورزید و بهر ایت خلق مشغول گشت و بهایا بتاریخ پنجم شوال سال
 نهضت خواجه زنجری در عهد سلطنت اسلام شاه بن شیر شاه وفات یافت و در سنگره است آرامگفت
 رفت از دنیا بفرود آمدن | چون محمد غوث پیر و شکیم | اوانصالش میر محمد مستقیم | نیز صادق شاه بالاپیر
 سید بهاء الدین گیلانی المشهور به بهاول شیر قاندر قدس سره از سادات عظام و
 مشایخ ذوی الاکرام قادریه است و نسب آبی کرام دی بچند واسطه بحضرت غوث الاعظم
 محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سره میر سید بهر طریق که سید بهاء الدین بهاول شیر بن سید محمد
 بن سید تلامذ الدین المشهور زین العابدین بن سید مسیح الدین بن سید صدر الدین بن سید
 ظمیر الدین بن شمس العارفین شمس الدین بن سید مومن بن سید مشتاق بن سید علی بن علی
 بن سید عبد الرزاق بن سید الکونین غوث الثقلین بن عبد الله در جیلانی قدس سره بابر اله اسکا
 و شیخی بود صاحب طایفه عشق و شوق و ذوق و محبت جامع کمالات ظاهری و باطنی و زهد
 و عبادت اکثر احوال در حالت خیریه استغفار و بهوشانه میگذاشت و ایند مولودی اشرف البلاد
 بغداد است چون پدر و عمه بزرگوار روی از بغداد بطریق سیر برآمده و به هندوستان شدند و در
 بایون متوطن گرفتند و در حالت صغیر سنی همراه ایشان بود آخر سید محمود بزرگوار آنجا بایون محبت

و چهارم آنکه چون گشت و مزار پر انوارش در بدامون زیارتگاه خلق گشت و سید بهاول شیردر
 فقر فرید و خلیفه پدر و الا گوهر خود است و بعد از وفات پدر بر تربیت و تکمیل علم معصومه خود
 بکالات کامل رسید و صاحب شجره الا انوار و تذکره حضرات حجره میفرماید که
 سید بهاول الدین بهاول شیر بسیار عمر طویل یافت که زیاده از دویصد و پنجاه و یکم از دویست و هشتاد و
 پنج سال بود و از حضرت شافعی شایخ قادریه آقا رفیع الدین عمر طویل ثانیه که او را از حق حلال علما
 عطا گردید و چون در این سن شصت و یکم از دوازده سال عمر بود و در حقیقت در حالت جذبه استغراقی تا
 پختن سال پشیماننگ ننهاد و در غار کوه نشسته چنان مدت مدید بگذشت جانوران صحرایی بر سر و شاخ
 و میوه آنجا ساختند و پشت مبارک آن سنگ چسبیده بعد از هفتاد و سال چنان قرار داشت جلالت مبارک
 آن سنگ بر جای ماند و نفوذ گشت که چون سید بهاول شیر از غار کوه برآمد باشارت حقانی بقایم که
 حالا حجره شاه قیوم مشهور است تشریف آورد و بکناره دریای مقام نمود زنان میندان آن قوم و بهاول کلب
 دریا را اگر خنجر آب آمدند بخانه خود را رفته پیش مردان خود شکایت کردند که بکناره دریا فقیر و غنی و در
 سر و پایر نه آمده باشد است و صورت سهمناک میدارد ازین سبب در آب گرفتار ما از آنجا سنج
 واقع میگردد و مردان ایشان بر لب آب آمده حضرت سید را از آنجا بر خیزانیدند ناچار از آنجا رفتند
 و بجای دیگر قیام کردند در آنجا نیز همین واقع بوقوع آمد آخر چون از تقاضای بار بار زمینداران
 ناهموار جنگ آمد چو بر سستی خود که بدام در دست مبارک آنحضرت می بود بهار زود فرمود
 که از اینجا دور شو و جای برای قیام باغالی کن فی الحال دریا از آنجا دور تر رفت و زمین دریا
 بالکل خشک گردید و کوه بلند از زمین دریا ظاهر گشت آنحضرت بفرار غایب و آنجا قیام
 کردند زمینداران چون این گرامت کبری و خوارق عظمی بریده نه طبع و متفاد نشدند آنحضرت
 بجای مقام خود سه همدیج چوب یک از چوب درخت آزاد یعنی نیم دیمی از چوبان اود
 یعنی بزره و سیدم از چوب درخت کوهستانی که بزبان چندی آنرا پاه میگویند در زمین بر
 بستن اسب خود قیام کرد فی الحال مگر ایست آنجا صاحب کمال بر سه چوب سیخ درختان سرسبز
 و کلان برآمدند که چنانچه از درختان المرواحب و کوهستان ناغالی و سرسبز و از آنجا
 شده و موجود است و بهشت است بهیچ نیست که سید بهاول شیر را بگوید که در آنجا از این مبارک

دسوارسی آبختاب اکثر اوقات بر شیرین و دو بجا می نایند و فرخنده و در دست بود و در همین حالت بر
 ملاقات داند و چون وال بر دوازده خانه اش نشیند بر دانا شیخ و او از غایت رحمت و بیست قلندر را در
 خانه بجزیره بیرون ناید بعد از نظر فرمود که مرغی بر بچه های خود نشسته است اگر برنی آید چه مصداق این
 نبیست و برگشت از آنجا فرین کلام حق الیام آنحضرت شیخ داد و صاحب دلا دیکثر شد و وفات
 سید بهاد دل شیر باقیال معترف صاحب خزینة الاسرار و شیخه الازهر و غیره تاریخ همد و هم شوال
 سال نصد و هفتاد و سه هجری است که بعد سلطنت جلال الدین محمد اکبر پادشاه هند بوقوع آمد
 و از لفظ و جمله عبد القادر گمانی اند کرده اند و در این روز شش به مقام حج رفته نگاه حق است از مولف
 چون با والدین و یاران است رفت در دوشین بیسی آمدی بر شیر ادیان سال و شش نیز شیرین
 شیر عرقان بی گوشتش نیز پدر شیر سلطان کو باز گو حیل او سر و پشت نیز قطب کربین شیرین و حی
 ایضا رفت چون جهان و بالید یافت سان بخت و الا بیابان صفا بهاد دل شیر گشت تاریخ حلقش سید
 نیز شیر و دیر حق عالمی هست تاریخ آن شیر الا ایضا شد با دل شیر و قطب از جهان بلا چون گشت سید
 سال تاریخ وصال آبختاب گفت سر و قطب حق بیابان محمد و م جمی قادری قدس سره
 صاحب اخبار الاخیار میفرماید که وی بزرگی در شهر بزرگ در دیار دکن است سکونت داشت
 بزرگه عابد و زاهد و سن و متبرک و عالی همت بود با دنیا و اهل دنیا کاری نداشت شیخ عبد الله
 متقی میفرمود که ویر از غایت کبر سنی و ضعف طاقت نشست در فراست هم نبود اما از راه
 بلند فیهی تا نصف شب در فوافل الینادی و بعد نماز تجمید تا فجر در یک مجلس ختم قرآن کرد
 آنقدر سال نصد و هفتاد و سه هجری ازین دار بر ملال بقرب این و متعال بنوست از مولف
 رفت چون بجزیره از دنیا بختون گشت در فردوس اللجایی حلقش محمد و قطب عالم است از جهان بلا چون گشت سید
 سید عبد الله ربانی قدس سره با سراره السامی بن سید محمد غوث گیلانی طبعی
 ادبی قدس سره است جامع بود میان علوم معقول و منقول و هادی فروع و اصول و صاحب
 علم و عمل اهل توکل در ولایت مراتب بلند و مقامات ارجمند داشت از دنیا و اهل دنیا بی نیاز
 حدیث شریف قدسی الاحترام ممتاز بود و بمقام ادب سکونت داشت و خلق کثیر بود سید جمیل
 و بی کمالات صوری و معنوی رسید و وفات آبختاب در سال نصد و هفتاد و سه

و شجاعت و خلافت خاندان عالیه قادر بر میزد و آنکه بادی دهم مخالفت زوی انجام کار خود
غیر از پیشانی ندرت خلق کثیر بحلقه ارادت وی در آمد بادشاهان وقت بر دروازه فیض انداز
وی خاک روی را تاج افتخار خود میداشتند تمام عمر در یاد خدا و کار خدا صرف فرمود و بهر ایت
ظلم معصوم ماند آخر در حالت حیات خود در خلافت و سجاده نشینی بود شریف خود رسید
احمال الدین ابو الحسن موسی قدس سره نقویض فرمود از جهت صریح اذان بادالاست این امر
که از جناب عالیه قادریه اعظمیه درین باب یافت و بعد از نقویضگی این امر محلی بشیخ مسید
موسی عنقریب در سال نهم صد و هفتاد و هشت ازین دار بر آفت بر حمت حق پیوست مقام
آوج مدخون مشرد و آنحضرت را خلفای صاحب کمال بسیار از چنانچه شیخ شیر علی شاه که
روضه معبر که او هفت کرده بطرف غری ملتان واقع است و شیخ داود کرمانی که در شیر گنده

آسوده است از خلفای حق سید عالم گنج بخش هستند از مؤلفان		
شاه کلید نیر فانی سر	شیخ محمد بن است سال صلوات	نیز عالم شاه سید مقتدا
سال اول از آل ابوبکر	سید عالم محمد بن ابوالجلال	ابر سال صلوات شد دعا
فضل نبوی زین العابدین	شیخ داود کرمانی چونی	وال قدس سره استقال

مرید غلبه نموده شیخ سید عالم قدس سره است صاحب طالع صحیح و کشف صریح در چین ملک
ریاضات شاف و مجاهدات عظیم کشید و چندان کار بر نفس تنگ گرفت و بر خلافت مراد اورفت
که از حد تحریر و تفسیر خارج است گاهی از اول شب تا صبح بقیام گذرانیدی سبب آنکه در
رکوع و سجود و ایستاده گاه به نام شب بر کعبه و گاه به سجود و گاه به در قده بی قیام بسر برد
چون چند سال برین سوال گذرانید خاتم غفرش از جمیع و ساد من نعلقات ماسوی العشر
آسوده شد و تفرقه و تشویش از باطن نهیض موافقتش برفت آنگاه براسه اقامت سنت
اتاب و سیرت که ایضا که به شایع طریق است متوجه جناب اقدس اگهی شده بشارت
باقیه که خاندان عالییه قادریه معصیت کند باید دیگر متوجه بشود و عرض نمود که سجدت که اسم یک
از خلفای این خاندان بزرگ حاضر شده دست بپشت دهر حکم شد که بخارست خاندان گیلانی
که از اول العبد القادر فانی و از مقلدان درگاه بانی است حاضر شد و هر یک که در پس

شیخ داؤد بکرم زبالمعجود پاشی چشم روان شده شرف یاب خدمت بابرکت آنحضرت بشده و مرتبه
گشت و طریق سلوک سلسله قادریه را تکمیل رسانید و مشرف به سمت خلافت و خرقه اجازت شده
و از اولیای نامدار و مشایخ ذمی الاقدار گردید و صاحب شجره الاوار که در ذکر خیره
انساب حضرات گیلانی و خلفائے ایشان کتابی معتبر است میفرماید که شیخ داؤد بانشاد
باطنی حضرت عویش عظیمی بخدمت حضرت سید حامد گنج بخش حاضر شد و خسر قر خلافت
یافت و نسبت آبای شیخ داؤد کرمانی بچند واسطه بامام موسی کاظم میرسد بطریق که سید
داؤد کرمانی بن سید فتح الله کرمانی بن سید مبارک بن سید فیض الله یافعی بن سید صفی الدین
اکبر کرمانی بن سید تقی الدین احمد بن سید عبد المجید بن سید عبد الحفیظ بن سید عبد الرشید
بن سید ابوالفتح بن سید ابوالکارم بن سید ابوالحسن بن سید ابوالفیض بن سید
ابوالفضل بن سید عبد الباقی بن ابوالعالی محمد بن سید ابوالواهب بن سید ابوالنجات
بن سید محمد بن سید محمد ماه بن سید شاه محمد میر بن سید سمود بن سید محمود بن سید ابوالاحمد
بن سید داؤد بن سید ابوالبراهیم اسماعیل بن سید محمد بن موسی مبرق بن امام موسی علی رضا
رضی الله عنهم اجمعین امام موسی مبرق پسر حضرت امام رضا یافته نمیشود شاید که امام موسی کاظم
است و امام زاده همین یک پسر دارد و اصل بدین نوع تطبیح رسیده که سید محمد اعرجی بن موسی مبرق
بن امام محمد تقی بن امام علی موسی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد
باقر بن امام علی زین العابدین بن سید الکونین امام حسین بن امیر المؤمنین سید الله العالی
علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و صاحب سفینه الاولیاء میفرماید که اول و اند
بزرگوار سید داؤد سید فتح الله از عرب بهندوستان تشریف آورد و بمقام ائمهیت پور رسید
و زمره صبر از آن در تقصیه چونی که بفاصله چهل کرده از لاهور بکنوب واقع است توطن پذیرفت
و تولد شیخ داؤد بن زکوات پدر عالیقدر پنداره بوقوع آمد چون پس بلوغ رسید پیش مولانا
اسماعیل که از شاگردان عارف نامی مولانا عبد الرحمان جامی بود کسب علوم ظاهریه
عمود من بعد با فواید حقیقی او را بخود جذب کرد و در درجه چند سال بزره و ریاضت بسر برد
نسبت ائمه ابرو دانیست حضرت عویش عظیمی الا عظمی الدین عرانیان پیلانی پیداکرده فیض

فقیه و فایزہ بزرگوار از روحانیت آن جناب با ملت آخر با شارب عویشہ اعظمیہ شریف ملکہ
 شیدہ تاجہ گنج بخش گیلان مشرف گشت و کمالات رسید و صاحب اخبار الاخبار
 میفرمایند کہ وی در مجلس بیان مضطرب و منتظریم نشست کہ گو با چیزی کم کرده است و
 بر سامان محبوبی روی انتظار آورده ناگاہ او را فوقی و عالی در گنجی و در بیان جمالی
 و معارف در آموخت و سخنان بلند و نکته ای از بلند گفته و فرمودی کہ از جانب عراق با و کچھ ملکہ
 سے و زد کہ لغو از انفعالات الہی با و ہمراہ است و اکثر احوال بجانب عراق منتظر بودی و این سنی
 مہنی از نسبت منویہ است کہ اورا بحضرت عوث الان اعظم رضی اللہ عنہ بودہ نیز درج اخبار الاخبار
 کہ شیخ قطب عالم میفرماید کہ چون ملازمت شیخ داؤد رسیدیم بحکمت تہلیلہ و غلہ و فیضیت
 از خدمتش بجا طر من ظهور کرد کہ مگر شیخ داؤد بطریقہ ممدویہ وارد بخیر و این طریقی انکہ در عینا
 تقریری بظہور آید سر بر آورده فرمود کہ ممدویہ طریقیہ ضار و مظلہ است روش با پس القاس
 بطریق متعارف میان ایشان بسبب صحیح از حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت نشدہ
 وفات شیخ داؤد با قول صحیح در سال ہنصد و ہشتاد و دو ہجری است کہ صاحب اخبار الاخبار
 تاریخ وفات آنحضرت از مادہ مشتاق نشان اخذ نموده است مگر گوہر بار و بمقام شہید گدہ
 کہ دہی از مصافات قسیمہ چونی است واقع شدہ کہ صد ہا کر است و خوارق احوال از مرتبہ
 معلی دی جاری است و بعد یکسال بر عرس سالینہ شیخ خلقی کثیر و جم غفیر جمع میشوند و میران
 اہل ارادت و از ایشان با سعادت از اقالیم و وزر و یک ہزار و ہزار برادر و برادران شیخ الہی
 حاضر سے آیند و چون شب عرس یک پاس شب بیکندہ مشعل و چراغ و شمع کہ اندر
 روئے منورہ روشن ستہ باشند گشتہ میشوند و تمام خلق منتظر جلوسہ الوار از وزن روئے
 منورہ کہ بالائی روئے منورہ است ایستادہ میشوند کہ بجا یکجا جلوسہ فوارہ و بجا و زان
 روئے منورہ مبارک ظہور سے یا بر تمام خلق بچشم ظاہر سے بیرون دیند کہ ایام ساجد از روئے منورہ
 معلی چہرہ مجربہ حضرت شیخ تام و کمال ظاہر سے گردید و این نقل زبان زد خواص و عام است
 اما احوال اظہار از وزن روئے منورہ منورہ حضرت شیخ آکا بر باقی است کہ با
 وجود تاریکی جلوسہ فوارہ از وزن روئے منورہ ظہور سے یا بر ائمہ اہل حضرت داؤد شیخ با کمال

شده بود و دنیا بخت یافت با کمن رقم ذی اکل فاعل غلظت
 ذره دین محترم پیر است هم نیز پیر حق پرست آمدند
 از مشایخ عظام و اولیای دومی الاحترام بچاب است بغایت عابد و زاهد تقوی صاحب
 ریاضت و عبادت و خوار بنی کر است عدت الامر لیسای محی کفرانید و از بسیاری مشایخ عظام
 فیض باطنی یافت و از اولیای اهل کمال گشت و نسبت پیران کبار خود را سلسله پیوست
 عوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سره صید کرد و بی شیخ بملول مرید
 و خلیفه حضرت شاه لطیف برمی قادری است و دوی نسبت ولایت از حضرت شیخ جمال اشرف
 المشهور ریاست المیر که زنده جاوید است یافت و شیخ بملول هم یکبار مشرف زیارت حضرت
 جمال شد ریاست المیر شده خرقه بزرگ حاصل نمود و حضرت شاه لطیف بری سوا ازین فیض
 که در خانوان قادریه عظمیه حاصل نمود از سلسله عالیه شهر رویه از شیخ نصیر الدین قریشی نیز
 فرایند عظیم یافت چنانچه صاحب مارج الولایت شیخ بملول و شاه لطیف را از دست شیخ سرور
 شمار نموده است و از کتاب حقیقه الفقر منقول است که چون شاه لطیف بر
 قدس سره رخت اقامت از بخان فانی عالم جاد دانی بر بست شیخ بملول برای حل بعضی
 عقده های مقام ولایت در بخت اشرف بر روضه عالیه شیر خدا علی المرتضی رفت و نادان
 در آن مقام دل آرام متکلف ماند و بنده مست جاوید کشتی ممتاز گشت چون بقصد رسید
 کبریا در روضه نام انجمنی سید الشهدا حاضر گشت و بعد از یک ماه از آنجا که معتکف رسیده بنا ساخت
 حج بجا آورد و از آنجا روانه سمت سریه مشرف شده اشرف زیارت روضه حضرت شاهکات
 علیه الصلوة و التحیة مشرف گردید و نسبت سید باو عطا یارت الله اول شخص مخصوص گشت
 من بعد در اشرف الهاد دله او آمده بر روضه عالمه غوثیه عظمیه تا یکسال متکلف ماند و بعد حصول
 فرایند عظیم در مشرف قدس آمد و چند می بود که تماند فیض نشان حضرت امام هادی علیه السلام
 که بر کوه چغشیر قرار داشت بر بلندی کوه در آنجا فغیری رو شده اند و معجزاتی مجوی صاحب
 جذب کمال متکلف سلسله قادریه میماند که لازم که خدمت حوی حاضر شودی و خدمت خودی
 شیخ بملول این منزله جانفراستیده و در آنجا رسید و به کبریا رسیدن مشرف به مراقبه انداخت

در محله مغلان که بچله پیر عزیز نیک مشهور است سکونت ورزیده و دراز بنا و چهار بیت طالبان
حق مشغول گشت و صد هاکس از خون کرامت وی بهره وافر یافته آخر در لاهور به نام شیخ
بنجم محرم سال بنصد و هشتاد و پنج وفات یافت و بجای قیام خود دفن گشت که روضه عالییه
وی بطرف شرق نیز گنج گنبد دیگر که مزارات صاحبزادگان عالی نشان در آنجا است

موجود در یارنگاه خلوت	اشرف از مولا	اشرف از الفنا چو درخت	شیخ دین شاه پیر بهیچ
گفت در رسالت انجیش	شاه عالی فقیر تو	ایضا شیخ پیر بهیچ	شیراز دنیا می آید
حالتش گفتم فقیه معرفت	هم ابو اسحاق تاج عارف	سید میر میران	سید مبارک حقانی

گیلانی قدس سره مردی بزرگ صاحب علم و علم و شرافت و نجابت و عطا و سخاوت
بود کرامت و خوارق و ولایت موردی داشت خرقه خلافت و ارادت و اجازت از پیر بزرگوار
خود پوشید آخر از مقام اچ در لاهور آمد و قبولی عظیم یافت و سر رشته تعلیم و تلقین جاری کرده
خلق خدا را بکمال ظاهری و باطنی رسانید و در سال بنصد و هشتاد و شش در لاهور وفات یافت
و دفن گورستان میانی مدفون شد از مولا

بجست روضه نیر نای قانی	چو آن مقبل مبارک میر میران
و هاشم مخزن الاسرار فنا	چو آن مقبل مبارک میر میران

حضرت شاه معروف چشتی

وقا در می قدس سره از اولاد امجاد خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سره است اولاد
عالیه چشتیه طے مقامات سلوک از پیر بزرگوار خود نموده بعد از آن چون آوازه کرامت حضرت
سید مبارک حقانی اوچی گیلانی بن سید محمد غوث حلّی اوچی گیلانی در سماع جان و رسید
از دل مشتاق گردید و احرام حاضری خدمت بابرکت وی بست چون بکنار صحنه لکمی جنگل
رسید اکثر مردمان آن نواح مانع حال وی شدند و گفتند که احدی را از بنی آدم طاقت آن
نیست که بحضور سید مبارک حقانی حاضر شود که بیکدم از انوار تجلیات حقانی میسوزد و جان بجان
آفرین میسازد چون توفیق رفیق حال شیخ معروف بود از آن قصد باز نیامد و گفت مصروع
هر چه بادا باد کشتی در آب انداختیم اما حالا که آدمم باز رفتن مشکل است این کیفیت سرد بیابان
جنگل بناد چون حاضر خدمت شد حضرت شید در مرقبه بود و بنور باطن از آتش آگاه شده
سر برداشت و تبسم شده در روی شیخ معروف نظر کرد و بعد نظر کردن شیخ از پا در افتاد

دو تا به شبانه روز در پیش ماندند از آن بوش آمد و مرید گردید و کمالی از ظاهر و باطنی
 رسید و بعد عطاسی خرقه خلافت بطلب شاه معروف مخاطب شد و رحمت یافت و با هم
 طریقه عالی نشانی شد و قاضی شاه معروف قبول صاحب تذکره شاهیه در سال ۹۵۵
 و ۹۵۶ هجری است از مولف | **بخت نیت زمین نیانی** | چو شیخ دین الزمان
 عجب تاریخ جلالت جلوه گر شد | از قدس شاه عالیجا معروف | شیر محمد نورین سید بهاول
 شیر گیلانی قدس الله سره فرزند کلال و صاحب سجاده پیر بزرگوار است و در علم ظاهر و باطنی
 از دیگر فرزندان عالیشان پیر گوی بخت بر دل اله ماجده اش و خیر حضرت شاه
 شاه کمال بجای است که در قصر چونی سکونت داشت و مزار پیرانوش هم با غازیار نگاه
 علی الله است و پیر جانیان رشتنهار دارد و صاحب تذکره حضرت است و چه وید باید
 که چون سید بهاول شیر ازین دار فانی رخت اقامت برست شاه محمد نور حاضر بود چون بعد
 چند روز تشریف آورد و خواست که بدر بار پیرانوار پیر بزرگوار است و در بارگاه
 علی را و افزوده و بوقت شگفتن زمین حکم کرد که احدی و متغی از میران و برادران
 قبر نیاید پس همه متوسلان خود را از آنجا علاحد نمودند سواى شخصی سمارنگار که بنابر حیل خود
 و از نزدیک مرقد مقدس بجای پنهان ساخت و خواست که او هم بدولت دیر رشتن نگرد
 آخر چون قبر کشادند و دامن کفن از روی مبارک بر انداخته سید نور پیر بزرگوار و ولایت
 مشرف شد و همه نظر بر جان با کمال حضرت سید انداخت و بجز نگاه آن بی ادب با هم
 رسید و در چشمش کور شد و در خباثت تا چند سال بنایینی گذرانید بعد چیرین مدت چون
 شاه نوبت تعمیر گنبد مزار گوهر پیر بزرگوار پرداخت حمای کامل و او متاد ملل دستیاب
 نمیشد بجان معمار که نور البهار در کار ویدار رسید بزرگوار از دست داده بود و بزمست حاضر آمد
 و عرض کرد که من سرانجام این کار با حسن ترین وجوه کردن میتوانم اما اگر بصارت او چشم فتنه
 من باز آید فرمود که تا وقتیکه در کار حمای مشغول باشی بنیاباشی بعد از آن باز کور خواهی شد
 پس بچنان بوقوع آمد که تا وقتیکه معمار بکار حمارت مشغول ماندی بنیابی چشم روی و میگرد
 بصیر گردیده تمام روز تعمیر عمارت می پرداخت چون از کار برخاستی باز بنیاباشی و قاضی

شیخ عبد القادر بیلانی رضی الله عنه و صاحب اخبار الاخبار سے فرماید کہ اول کسی از سلاسل
خاندان عالیشان قادریہ اعظمیہ روح افزای ہندوستان شدہ بزرگان سید اسماعیل علیہ
کہ قبل از ایشان احدی از اولاد حق یاد حضرت خوشتر رخ بہند و شان نکرد و اگر در قیام
در پذیرفت و برگشت نفس پاک آن سید الاولیاء خلقی کثیر ہدایت دار شد و رسید و فیض
وافر نصیب طالبان حق شد چنانچہ از اعظم خلفای سید اسماعیل شیخ محمد حسن و شیخ ابان
پانی پتی و شیخ عبدالرزاق جہانہ اند کہ اسمعی گرامی این ہر سہ عزیزان و در مخزن جشت اہل
بہشت ذکر کردہ خواہند شد انشاء اللہ تعالی و این ہر سہ اولیاء جمع البحرین اند یعنی فیض نام از سلسلہ
جلیلہ قادریہ و چشتیہ یافتند و فاسات سید اسماعیل قدس سرہ اسماعیل بقول صاحب اخبار الاخبار
در سال ہند و نو و چار است و مزار بزرگوار در قلعہ تہور از مولف شد جو اسماعیل زبیر در افغانا
جائی سکین یافت و در اسلام ^{۹۹۲} رحلتش کرد عیان ممتاز وقت نیز اسماعیل محمد و نام ^{۹۹۲} سید الکبیر
کیلائی قدس سرہ بقول صاحب اخبار الاخبار از فرزندان سید محمد بن زین العابدین بن
عبد القادر ثانی است و وی بابرادران روح افزای لاہور شد و علم شجاعت افرخت و خلقی
کثیر را ہدایت رسانید و در وقت خود مقتدای عالم بود آخر در سال ہند و نو و چار ازین دارنا پاید
در ولایت بگلہ رحلت فرمود از مولف الکبیر ^{۹۹۲} آن ولی دین احمد زوناشد جو در نظر مسلم
چو بہتر از خرد و تاریخ و صلش ^{۹۹۲} از قیام زمان گشت پیدا ^{۹۹۲} الکبیر است نام آن گرامی ^{۹۹۲} محمد بخش شد سالش ^{۹۹۲}
شیخ خضر سیوستانی قادری قدس سرہ شیخی بود در سلسلہ عالیہ قادریہ اعظمیہ و در
کوہ سیوستان سکونت داشتی و زہد و ریاضت و اتقا بدین حد رسانید کہ در وقت خود گمانہ زنا
و مقتدای ہند و پنج مالی از مال دنیا نزد خود نگہداشتی و مدام در گورستان بجاہم تنہائی
نیا و آبی بسر برد و از بزرگ در خان صحرانی بقدر سدر متق تناول فرمودی و گاہی نانے
برای خود در تنور بپختی و از جامہ نازرت بیکتافند اکثرا میکرد کہ از انان تا بزرگ بستی و
نزدی از سنگ ساخته بود و او را بہیدامی مباح صحرانی گرم ساختی و در وی شمشیر ہدایت
حق مشغول گشتی و بآبوی میلی نہاشت گاہی بہدما ہی ہم در شہر و قریہ نہادے و فیض
حق آشنائی نہاشتے و جانوران و وحشیان صحرانی ہم دم ہم جلیس وی بودند در موسم تابستان

<p>بر سنگی که مقابل تونزنامه بود اجلاس فرموده عبادت کردی و آن سنگ گاهی از گری آفتاب گرم نگشتی و در بستان در تنه گرم نشسته هنگام عبادت گرم ساقی و از پیغمبر الهی و لیا منقولست که روزی که حاکم سیستان برای زیارت خدمت آنحضرت حاضر آمد دید که شیخ در آفتاب گرم بر سنگ نشسته بدو پیغمبر منقولست رفته بایستاد و سایه خود بر شیخ انداخت شیخ در یافتند سر بالا کرد و گفت که کیستی و در پیش غرض از آمدن چیست گفت که زیارت آمده ام و مطلب آنست که خدمتی بمن فرمایید که در انصرام آن سعادت و این حاصل کنم فرمود که هیچ خدمت ندارم که متعلق بشما باشد او درین باب الحاح کرد فرمود که بهتر است اگر منظور باشد میگویم گفت منظور دارم فرمود که خدمت اول این است که سایه خود از سر من دور کنی و از جائیکه آمده بردی که شخصی کبر است و سایه ای است نباید دیگری حاجت دهد و سایه خود دور کرد و در ایستاد و گفت که وقتی که شما با حق مشغول شوید برای من هم و حاضر بایند فرمود متقانی وقت انصیب من نمکند که از نور الوقت یاد کنم و غیر حق در دل من بگذرد و خات مشغول صاحب سیر القادر به در سال نصد و نود و چهار است از مولف</p>	<p>توضیحات این کتاب و دهان</p>
<p>مقدمه ای درین کتاب که چون جلیست ازین الفنا سال اول آن کی منقبتی</p>	<p>آفتاب خان حق بگو</p>
<p>نیز پاک متقی نور الدلی</p>	<p>سید شاه نور حضور سی قادم سره فرزندار پند سید محمود</p>
<p>چند روزی که عروسی است مردی عالم و قاضی عارف و متقی بود و از ادب و خیر است و نور خود داشت و در راه نور و اوقات پیر بزرگوار بر سجاده نشسته و در آن وقت مانند پیر بزرگوار همچنان از دی جاری بود که هر کسی که به محبت مشرف میشد بشب اول بود پیران نور سید ابیرار صلی الله علیه و سلم بهره در میگردد و وفات سید نور بموجب شجره عالمیه سادات حضور می در سال نصد و نود و هفت هجری است و مزار پیران نور در راه نور زیارتگاه</p>	<p>خلی است از مولف</p>
<p>شرح از دنیا بفر دوس برین</p>	<p>سید و سرور سید و شاه نور</p>
<p>کشت تاریخ به سال و عیان</p>	<p>مادی احسن منور شاه نور</p>
<p>هم در آن قبول</p>	<p>سید موسی پاک شهید قدس سره فرزندار پند</p>

و جانشین سید جامع گنج بخش شیخی گیلانی است و بخطاب جمال الدین ابو الحسن بنی اطمین و شیخ
 عالمی قدام و بادسی خاص و عام باوصاف هدایت و ارشاد موصوف و بزم و ریاضت معروف
 در خلوت و خلقت و ارث حضرت شاه رسالت و صاحب بیت پادشاه استثنی عنونه علیہ و ولایت
 خود در ممالک هندوستانی نداشت و دیر اینجناب حضرت غوث الاعظم سوامی نسبت اولاد
 نسبتی دیگر هم بود که اهل خصوص را پادشاه و بار پادشاه حضرت شاه رسالت مشرف بر دیت
 حضرت غوث الاعظم بنجواب و بیداری مشرف گشت و نیز شیخ عبدالقادر ثانی بطریق
 قنور ملاقات نمود و فیض با حاصل میکرد بلکه مشرف مشرف بعیت هم گردید و شیخ عبدالحق
 محدث دهلوی صاحب اخبار الانبیاء که مردی کامل و کامل در علوم ظاهری و باطنی بود
 مریدان پاک اعتقاد و بی است و در سال نهصد و هشتاد و پنج مشرف به بعیت شد که در
 خاتمه کتاب اخبار الانبیاء شیخ عبدالحق قال بعیت خود به حضرت آخوند مفضل و مشرف
 اندراج فرموده و اقصیه شهادت آخوند حضرت در سال یک هزار و یک بعد سلطنت
 اکبر بادشاه است که در نواح ملتان از گولہ بندوق لنگان شهادت یافت و مرید
 پیران در ملتان است اندرون پاک در و از به لطف جنوب شهر مذکور و اولاد ایشان
 هم در اطراف مزار سکونت پذیر است از مولف چوبی بخان شریف است عیان شد که کمال حق
 زقطب الاصفیاء ثانی [در موسیقی ثانی تیر دین شیخ عبد الوهاب متقی قادری
 شاذلی احسنی المدینہ قدیس مسند مرید و خلیفہ شیخ علی بن جہام الدین متقی است
 که ذکر خیر وی در مخزن چشتیه عالیہ خواہد آمد انشا اللہ تعالی و چون بعیت شیخ علی بن جہام الدین
 اول بخاندان عالیہ چشتیہ است اندازندگان سلف و مورخان زمانہ قدیم
 اور از شایخ چشت اہل بہشت شمار کرده اند اگر چه از دیگر سلاسل ہم فیض افزایند و در
 عبد الوهاب مرید و خلیفہ شیخ علی است و ارادت بخاندان قادریہ اعظم داشت و اولاد
 دیر بایر مند است والدوسے شیخ ولی اللہ از اکابر دیار مند و بود بعد از ان بجاوشت و در کار
 در بر آن پیر آید و وفات کرد و شیخ عبد الوهاب را صغیر السن گذشت و ہم در عرصہ
 بپادشاه عشق الہی اور بخود کشید و بجانب گجرات و دکن مسرانید و غیرہ میرنمودہ در عرصہ سال

ب علوم طریقت پرداخت چون خط خوش داشت
 ظاهری و باطنی شیخ مخصوص شده نسخه کتاب
 سب اخبار الاخبار میگوید که تا و دوازده سال شیخ
 یکم و بعد از شیخ تا بست و هشت سال گذرانید
 و نشد و یکبار که بعد از فوت پیر و سنگیر خوشیش برآ
 رفیق آمد و هر آن سال یکم معظمه را جهت فرمودن حج
 ن از آن طرف شانزده روز و مدت رفتن چهل روز
 پنج نه کرد و بعد از آن متاهل شده پیش از تزویج هر دو
 می بعد از تزویج از مال فتوح حصه اهل خود هم بوی
 یغرمایه که شیخ عبدالوهاب میفرمود که یکبار همراه والد
 بانی افتادیم بکالتی که پیر از جنس طعام و شراب
 ت طفلان در گریه آمدیم و الد بزرگ دلدار می میکرد
 در ریختن شب در آمد از خوف درندگان بالاسی
 ح دیدیم که قریب آن درخت شیشه آب شیرین جاری است
 آن لاله دید دو قرص گرم از بغل برآورد و باداد
 پیر رفت پس آن قرص را خوردیم و آب شیشه نوشیدیم
 قریه رسیده آسوده شدیم درین اثنا باز شوق پیر
 روانه شده باز بر آن درخت آمدیم نه آن چشمه در آنجا
 نه مردی حاضر بود و نیز شیخ از حال خود فرمود که در ایام
 یم قاضی شهر مدی شافعی از مذهب عبید العزیز امام
 بهم آذکرده در ویشان دید نزد ما می آمد و صحبت با
 دت باشد از صلیح دقت که با وی صحبت و موجب
 طعن که اگر ما مع خوار می دادیم از بهر ظاهر میشد

و معتقدان بسیار دارند اما در ظاهر از کتاب توایی الهی میگذرد و شراب بسیار در این سبب مراد
 با وی سرخوش نیست پس روز دیگر حسب نشاندگی قاضی نزد آن شخص فتم دیدیم که چندی از
 مکان ساخته با دیگر دوسه کس در آنجا میمانند و جماعه کثیر از مرد و زن نزد وی نشسته اند چون از پیش
 در آمدیم مردی گفت و خوشحال شد بعد از ساعتی نپایه در میان آن روز و در خوردن شراب باز
 نهاد و ما را نیز اشارت نمود که بخورید گفتیم که این حرام است خود را نشانید هر چند با لطف کرد
 اشتهای بیشتر میشد آخر گفت که بخوری خواهی دید که ترا چه پیش خواهد آمد از پیش می مغصوم میخورد
 بر خاستیم چون شب شد در خواب دیدیم که بوستانی است لطیف که نمونه بهشت بلکه بهشت
 توان گفت خواستیم که اندرون باغ رویم همان مرد شراب خوار بر در ایستاده بود و سالی بر
 داشت و گفت که اگر شراب بخوری ترا بر فتن اندرون باغ اجازت است الا فلا هر چند این نشانه
 بیدار شدم و لا حول خواهم و باز خواب رفتم باز همان حالت حسب بظهور آمد بر خاستم و التماس
 بسور کاینات علیه السلام و الصلوة کردم و استغاثت از آنحضرت خود استم و باز بخواب فتم
 دیدیم که سید عالم صلی الله علیه و سلم تشریف میدارند و عصا بر دست مبارک آنحضرت است
 دینده نیز در بر وی آنجناب حاضرند پس این اشنا آن مرد و شراب خوار نیز حاضر آمد و حضرت پیغمبر
 علیه الصلوة و السلام الا که عصا بجانب او انداختند فرمود که سگ شای نامبارک فی الحال او
 بصورت سگ شده و از آنجا فرار کرد بعد از آن به فقیر خا طلب شده و ارشاد کرد که حالا او را از نزد
 خود در اندیم و او آمده در آن شهر هم نخواهد ماند چون از خواب بیدار شدم دو گانه بنگر اندام نمود
 و علی الصبح بجانب منزل آن شخص فتم دیدیم که هیچ آفریده در آنجا موجود نیست و منی غلبه
 از آنجا فرار کرد و وفات شیخ عبد الوهاب در سال یک هزار و یک و سیست از مولود الهی
 ز دنیا شد و در غلظ علی جناب شیخ الطیر عبد الوهاب رضی الله عنهما و کمال بوالش در کربلای معلی علیه السلام
 سید صوفی بن سید بدر الدین بن اسماعیل کیلانی قدس سره صاحب بهت
 و قوت و شجاعت و توکل بود قد می راسخ و دعوی مستحکم داشت مودت بکلمات ظاهره
 و باطنی و موصوف بتابعیت شریعت و طریقت توجیه و بی صد با طالبان خدا بخدا رسیدند
 و در راه پر هنگام شریعت گرم داشت و وفات وی در سال یک هزار و دو و چوبیست از مولود الهی

شاه خوارزمشاهی که در سال ۱۴۱۱ هجری قمری در کابل بود
 سید کاظم شاه لاهوری قدس سره از سادات عظام بخارا است اسم با اسمی کامل
 و شیخ کامل بود اول در طریقه عالییه قادریه بیت گرد و تکمیل رسید بعد از آن بخدمت شیخ اله داد
 دلاوی حاضر شد و از وی تفرقه خلافت و فقر یافت و دیر اقلین سید و یوان کامل می گفتند
 و بعد محمد جلال الدین اکبر شاه از بخارا وارد لاهور شد و در میان نیشاب متصل موضع
 بابو سا بوطح اقامت انداخت و خلقی کثیر در طایفه ارادت وی در آمد چون فوت شد با نخواست
 دفن کردند و عبدالرحیم نامی شخصی سپرد از خاص شاهی که مرید وی بود خواست که گنبد بسازد
 هزار آنجناب تعمیر کردند چون این اراده مستحکم کرد حضرت سید شب در خواب رفته تشریف آورد
 و فرمود که بر هزار گنبد تعمیر نباید کرد بلکه همین بسند است که خاک توده خام گلی هزار بایا باشد
 و قاضی آنجناب بخارا پنج هزار سال یکم از این است و هزاره الزام متصل موضع بابو سا
 بیرون شهر لاهور است از موقوفات جناب شیخ کاظم صدر و از آن بعلم عشق عالم قطب عالم
 در اندر سال متعالش که شاهنشاه کاظم قطب عالم شیخ حسین که تهرمی قدس سره
 از عظامی خلفای شیخ بهلول در بانی است موقوفه صاحب و بعد بختون و بعد و سماع بود و طریقه
 ملائمه داشتی بعد بر گواروی سمسری یکس ایلی از هندوان لاهور بود و در عهد حکومت فیروز شاه خلج
 زیور اسلام پوشید بعد از آن شیخ عثمان پیر بزرگوارش از کسب با فزندی قوت حلال حاصل کرد
 و شیخ عثمان دهر که قومی از با فزندگان است اشتهار داشت و شیخ حسین سال هفتصد و چهل و پنج
 بنام شیخ عثمان متولد شد و بعد حضرت سالکی بعد مدت شیخ ابو بکر که حافظ و عالم در شهر لاهور بود
 بخواهاند قرآن مشغول گشت و تا عمرده سالگی مشش جزو قرآن حفظ نمود در این اثنا شیخ بهلول
 در لاهور تشریف آورد و در مسجد شیخ ابو بکر نزول کرد و شیخ حسین را برای آوردن آب دریا
 که متصل آن مسجد بیرون دروازه نمکالی جاری بود فرستاد شیخ حسین فی الحال آب را بردیا
 آورد و کوزه آب بخدمت حاضر ساخت شیخ بهلول بعد و ضوادی وی دو گانه تخت و وضو در حق
 حسین عا کرد که آبی این طفل را عارف کن و عاشق خود سازد و بعد و حاجت رسیدن
 بعد ده سالگی بشرف بخت مشرف گشت و بهمان ایام چون ماه صیام نمودار شد شیخ بهلول حسین را

در نماز ترجیح امام کرد و دوی توجیه پذیر و شفقیر تمام قرآن حفظ در تراجیح بخواند و صاحب
حقیقه الفقه را رقم ناقص ایحال از کتاب دوی است میفرماید که نسبت حسین بنده است شیخ بهلول
در سال منهد و پنجاه و پنج بود و قریب آن میفرماید که در زمانه که شیخ سوی حسین
آمد از تبریز میفرستاد حسین وقت خوش بود ساعتی سوزد سال پنجاه و پنج و منهد بود سال هجری و سی و هجده
حق شده بود و حسین بن فقیه در چند سال حسین را بکمال رسانیده شیخ بهلول روانه وطن خود
شد که وطن مبارکش فاصله هفت میل از قصبه چند پوشت است بعد از شریعت بر سر
شیخ خود حضرت حسین تالست و شش سال در راه بود و ریاضت گذرانید و در بیان و بیان
کناره دریای رادی و شب بر مزار پیرانوار شیخ علی محمد و گنج بخش بجویری میگذرانید و قریب
شب تنها بر مزار شیخ علی حاضر بود که تمام مکان مزار پیرانوار شد و حضرت محمد دم خود نمود و از
شده توجیه کامل بحال حسین کردند و بخوار رسانیدند و حسین را از عرش تافرش انچه که بود شکفت
گشت بقول صاحب حقیقه الفقه که بنا که زمره پیرانوار اگر در دیده حسین ظهور
بیکر خوش بنور نورانی مظهر نور پاک رحمانی گشت از پیش چشم حسین بخود از جانی خوش نشین
از ارادت فتاد و پایش سر حضرت نهاد و پایش نقل است که روزی شیخ حسین بمهری و شش
سالگی سبق تفسیر مدارک از شیخ سعد الله لاهوری میخواند و چون بآیه ثانیة الدنیا الالهیة
شید از او متاد معنی آیت پرسید و معنی ظاهر بیان کرد گفت مراقب احوال مطلوب نیست حال بیاید
این بگفت و درست جام حال شده از مسجد برخاست و در قفس آغاز نهاد و در دو گویان از
مسجد برآمد و کتاب تفسیر در چاه انداخت از کتاب در چاه انداختن دیگر درویشان مدرسه ملا متاکر
آخر حسین بر چاه آمد و گفت اسی آب از انداختن کتاب در آب درویشان مرا بهر نیکی و پیکان
بمن واپس ده فی الحال آب بخوشید و بکناره چاه آمد بحالتیکه کتاب بر سر آب بود حسین آن
کتاب از دوی آب گرفت و حواله درویشان نمود چنانکه هیچ اثر آب بکتاب نرسیده بود و از نو
سبین طریقه ملا عتیقه پیش گرفت در ویش دردت تیرانید و جام بردست حق پرست خود نهاد
و داد ملاست و بدنامی در حق خود میداد و مستانه وار گاه در مسجد و گاه در خانه خار گاه
و در چاه و گاه در دشت خود بخواره خندان و گاه از کبار سیکیش نیز در حقیقه الفقه

که روزی حسین یاران خود فرمود که اگر مرضی شما باشد آن بزرگوار را وی رفته سینه
 گفتند که اگر آن مرغان بخورانی و سیریم حسین منظور کرد و باز وی را وی در موضع شایسته
 تشریف برد چون در آن ایام امسال بارش باران از صید و بهار خان سردار بود و گفت که اگر
 قوم زمینداران منته بود و هم باران حسین را گرفتار کرده باز بخیر ساخت و حسین گفت که تا وقتیکه
 باران رحمت نبارد و باران شما را خلاص نیکم اگر چه بهار خان مخلص فقر از دل بود اما بر
 بارش باران این حیل را نیکست پس حسین نزد یاران خود تشریف برد و گفت که یاران جان
 بر عکس افتاد شما امید خوردن نان مرغان داشتید بر عکس آن در قید گرفتار آمدید و یاران
 نزد بهار خان تشریف آورد و فرمود که باین حیل که بر نیکخته باریدن باران ممکن نیست
 بلکه از آسمان آتش خواهد بارید باین اگر نان مرغان شیر و شکر و غیره لازم صنایع است
 یاران من حاضر آری یقین است که باران بار دیش بهار خان یاران حسین را خلاص کرد و بهار
 مطلوب حاضر ساخت چون حسین با یاران خود سرگشته رفتند و آسمان کرد و گفت که حسین با یاران
 خویش سرور است حال حاضر است که باران رحمت بفرستی و لایا خدا دود را آبا و کنی بی نیازی
 ابر پدید آمد و باریدن باران شروع شد و چندان بارید که خلق سیر گشت نقل است که شخصی
 حاجی یعقوب نام در مدینه منوره سبکوت داشت و در ام شیخ حسین بن ابی بکر مدینه سکاف میرفت و
 و آشنائی پیدا کرده بود اتفاقا با تقرب سیر با اتفاق آمدن هندوستان افتاد و بلا هوفا
 گشت روزی حسین را در عین چوک بازار دید که سرست شراب محبت شده و با او از دل یقین
 میکرد نهایت تعجب شد و از شخصی دریافت نام و نشان و نمود گفت که نامش حسین است
 لا هو است باز نه دست حسین رفت و گفت که آفرین آئی که به پهلوی دهنه عالی بنویس محکمت بود
 حالا آنچه حال است که بر حال آید و او است فرمود که ای حاجی چشم خود ببند چون بهر گزین
 در مدینه هم همان لباس که بریده بود و بر سر و پا آورد و در مدینه مقبوض است که بعضی معاندان
 مسینی بگوشت اکبر بادشاه رسانیدند که در لاجور فقیری حسین نامی است که پیش و بهر دست
 می تراشید و لباس سرخی می پوشید و ظاهر هر یک مایه می شود و شخصی مرد که ماد بود
 نام دارد و صحبت دارد و با او از مدینه است او و گرفته نقل میکند و با وجود این همه دعوی دارد

باطنی است با متلع این معنی بادشاه ملک علی کو قوال لاهور فرمان نافذ کرد که حسین بیست
 را پایز بگیر کرده روانه حضور نماید بعد در فرمان کو قوال پادگان را بگرفتاری حسین مقرر کرد
 لیکن با وجود یک در لاهور بود برست نیامد تا آنکه روزی ملک علی عبداللہ بیست را بہرین را
 حسب حکم بادشاہ در بازار خاص بردار می نمود و چون عام بود حضرت حسین ہم از آنجا گذر
 کرد و قوال چون دید گرفتار کرد و در مجلس فرستاد و مان چون زنجیر در پائی آن پیوسته شد
 از اخذ فی الحال می شکست بجای این کہ برست ملک علی گفت کہ امی حسین برود و بعد از
 ترنجیر را بہرین پس اگر من ملک علی کو قوال می بخای آہنی در بر و باہمی کزہ نزد بادشاہ خواند
 فرستاد و فرمود کہ از خدا خواستہ ام کہ عقرب بخای آہنی در جسم تو کنند و بہان بعد کہ کس
 پس بخین اتفاق افتاد کہ در فرمان شاهی کہ در باب قتل عبداللہ بیست بنام ملک علی صادر
 شد و بود و چون بود کہ ہر سخنی کہ عبداللہ بوقت بردار کشیدن بر زبان آورد ملک علی نقل آن
 بحضور بادشاہ عرض دارد در اتفاقات عبداللہ بوقت اخیر نہر را دشنام مغلط در حق بادشاہ
 بر زبان آورد و ملک علی در عیبت خود ہمہ دشنام الفاظ بلفظ درج کرد و بخاندن عیبت بادشاہ
 غضبناک شد و فرمود کہ ملک علی عیبت ادب است کہ دشنام ای عبداللہ را لفظ بلفظ درج
 عیبت خود ساخت و از سیاست شاهی اندیشہ نگری پس بنام ناظم لاهور حکم صادر شد کہ ہر خای
 آہنی در مقعد ملک علی زدہ بکشند و زن و بچہ ہای او نیز بردار کشند پس تمیل حکم شاهی آن
 معاند فقر البیاض سیر کہ قبر ملک علی با متعلقانش با حال در گورستان میان فی خیر گاہ خلق است
 چون ملک علی کشتہ شد بادشاہ حضرت حسین را بطور خود نزد خود طلب کرد و آنحضرت بہرین
 کہ بیکہ است صراحی شراب و بیکہ است جام نہروی بادشاہ تشریف برد بادشاہ فرمود کہ با خود
 بیعت سلسلہ قادیہ داری اینچہ حالت است حسین جامی از صراحی پیر کرد و برست بادشاہ را
 چون دید پیر آب سرد بود و جامی دیگر پیر از شربت و جامی ثالث پیر از شیر و ہم بادشاہ داد باد
 گفت کہ صراحی دیگر پیر از شراب لطایب ایند و برست حسین و سید پس اگر از ان صراحی ہم شربت
 و آب و غیر برآید البتہ کرامت است فی الحال صراحی بدست حسین داد و حسین بہرین
 جامہای آن شربت و شیر از ان پیر کرد و برست بادشاہ داد و آن بعد بادشاہ بہرین کرامت

که اگر چه صاحب کرامت است حبس بدافع اوست چون باده شاه در محفل زنا و تشرف بود
که حسین نزد شاه بیگم ایستاده است فی الحال در حبس آمد و شخص حال حسین نمود و محبس
هم حسین را موجود یافت از کرده خود تائب شد و با عذر از محبس کرد و نقل است که چون
عبدالرحیم خان سامان حسب الحکم باده شاه تهنیت ملک شهنشاه امور شد بخدمت حسین آمد و
پا بصدور پیس نزد گذرانید و استمداد خواست فرمود که ملک شهنشاه را با پا بصدور پیس نزد تو فرستیم
منظور منظور خواهی شد اما بدین ازین از کسی ولی استمداد کنی عبدالرحیم از آنجا حضرت بند
و بهمان رسید و بخدمت شیخ کبیر بالا پیر سجاده نشین مزار باه الدین زکریا ملتانی قدس سره
با امید فاتحه رفت و یکصد روپیة نزد گذرانید شیخ نیز آن قبول نکرد و فرمود که ملک شهنشاه از
پیشگاه حسین لاهوری بخواهد و دیده است حالا حاجت گرفتن نذران نیست و صاحب
معارض الو لاییت میفرماید که وقتی محمدم الملک قاضی لاهور در بازار حسین را دید که
با و از قبل رقص میکند خواست که او را بیتی بزرساند حسین بر حسب و عنان اسفانی گرفت
و فرمود که ای قاضی ارکان مسلمانی هیچ اندر اول کلمه توحید و اقرار رسالت حضرت سرور صلی
علیه سلم در خواندن کلمه بالتو شریک ایم دوم نماز و روزه از این ترک کرده ام و حج و زکوة
تو ترک کرده پس تفریر صرف برای حسین میراست قاضی بخدمت رفت و در حج حقیقه الفقیر است
که خدایان حسین قریب به هزار کس بودند که بتصدق حسین بعبادت کونین رسیدند و بعضی
که یک لکه و سبست و پنج از اولیای صاحب کمال از حسین بکمال رسیدند تا شاهزاده خلفا
بنامی و گرامی که چهار از ایشان معروف بخطاب غریب و چهار بخطاب دیوان و چهار بخطاب
خاکی و چهار بخطاب بلاول مخاطب اندر زیاده تر شهنشاه اندر از آن چهار غریب است اول
شاه غریب بمقام رنجی شهنشاه فاصله سیر کرده از وزیر آباد دوم شاه غریب در موضع لنگوی
دلی خلع وزیر آباد سوم شاه غریب بمقام اچیل پور قلم و کن است و در چهارم شاه غریب در
در لاهور متصل مزار انجمن است و از هر چهار دیوان دیوان اول مادی و دوم دیوان کوک
در لاهور و در هر دو دیوان بخشی بمقام بیجا پور چهارم دیوان دلاله پور از این است
و دیوان مادی و بیجا پور و بیضاوی حضرت بود و از خلفای خاکی اول مولی بخش خاکی دوم

خاک شاه در لاهور بجوار مزار سیدم خاکی شاه در وزیر آباد چهارم حیدر بخش خاکی در اقلیم دکن
آرام پذیر است و از هر چهار بلاول اول شاه رنگ بلاول دوم بهر بلاول سیدم شاه بلاول
است مزار هر سه بجوار مزار آنجناب است چهارم شاه بلاول که باقلیم دکن مزار است و لاوت
باسادات حضرت حسین بقول صاحب حقیقه الفقر در سال بنصد و حیل و پنج است چنانچه
از مصرع به صبح صادق بر اوج فقر رسیدند اخذ کرده است و وفات آن جامع الکمال
بقصدین قول مصنف مذهب و دیگر اهل اخبار تاریخ سلخ ماه جمادی الثانی سنه یک هزار و شصت
معداری و مملکت جلال الدین اکبر بادشاه بوقوع آمد و عمر شریف بنصبت و سه سال رسیده
بود و صاحب حقیقه الفقر از اده مست عشق ازل و از می محبت مست تاریخ وفات آنجناب

برآورده است از مولف	طالب عشق عاشق جانناز	ماه عالم حسین نقین	گشت شحال آن نویسنده
نیز سلطان سید شتالین	هم رقم شد انیس دین	طوفان لیدر و زینت دین	گفت سر و جفت سر
سال تریل آن بنده کونین	شیخ محمود و شیخ نان	خلتش هست عشق حسین	هست فیض حسن وصال
ابدل بی نیا خلق حسین	ایضا انا بنده حسین	خوشیزدین حسین محمود	در سال لادش رقم کن
مادی انیس حسین محمود	در سن وصال اولیفا	مادی انیس حسین محمود	شیخ حسین قادی

و چشتی قدس سره از مردان شیخ عبدالوهاب مستقی قادری شاذلی بود و در پی قید
و الا همی خصوصیت تمام داشت صاحب اخبار الانبیاء میگوید که شیخ حسین از مردان
قربان شیخ عبدالوهاب بود و عجب حالتی و همت عکرم داشت و وقتی شیخ حسین از آب
نبرد امیکدشت و بکنار دریا میشه بود و در او شیر میاند و مجال عبور مردان تنگ آید و همگی از راه
گذشتن نمیتوانست شیخ حسین چون این چنین حالت برید بیک دست خود کار دی برگرفت
و برست دیگر چادر خود به پیچید و درون میشه در آمد و میشه که در آن میشه بود برگرفت و بکار و هلاک
ساخت ثقل است که وقتی شخصی بر جای بلند ایستاده نماز میگذارد و در نیت نماز و سوا اس
میتواند الفاظ نیت را تکرار میکرد و چنانچه وقت بر حاضران مجلس تنگ ساخت شیخ و سستی بقدر
بر سینه می زد و چنانچه در درون آب که در پایان بندی بود میفتاد بعد از آن اثر
اثر آن و سوا اس در خاطر وی نماند وفات شیخ حسین بقول صاحب شجره چشتیه در سال

کینر از دینده بخری بسال وفات اکبر بادشاه است از مولف	حسین بن محمد حسن بن محمد حسن
ولی و د جهان شیخ زمانه	چو از دنیا بفر دوس برین رفت
شیخ نعمت الله سرهندی قادری قدس سره	اوصال شش عیان شیخ زمانه
<p>لاهوری است و اول کسیکه دست بجهت برست میا نیر داد و بود کمال در ع ذره و تقوی اشتهار داشت و کبر است و خوارق موصوف بود صاحب سکنیه الاولیا میفرمایند روزی شخصی تاجر اسپر خود بجهت حاجی نعمت الله حاضر آمد و گفت که من بمبلغ کثیر بر کار تجارت حواله سپر خود کرده بکار تجارت فرستاده بودم الحال سپرم نیکو بود که آن مبلغ را از دزدان در راه هار برده اند این کار خیر اتم باستماع این معنی شیخ رو به اسپر تاجر کرد و گفت که چه با پدر خود دروغ بگوئی در حالیکه آن زر را در فلان گنبد بفلان جاد فن کرده بود و زر را حواله پدر کن سپر چون ایشین در پای شیخ افتاد و زر حواله پدر نمود نقل است که شخصی بخدمت حاجی نعمت الله آمد و عرض کرد که کینر که خبر و داشتیم و شیهه جمال او بودم حالا از چند روز گریخته رفته است توجه فرمایند که باز آید فرمود که امر و زلفان جارفته بنشین و منتظر باش بعد ساعتی یکبار به خواب رسید نزدیک آن رفته بگو که کینر که من که درین مهل است بیرون آید و مشغول تحقیقات مهل مشو آن شخص بچپان کرد و کینر که خود یافت و وفات حاجی نعمت الله بقول صاحب سکنیه الاولیا در سال کینر از بفرقه بخری بعد سلطنت نور الدین محمد جهانگیر بادشاه است</p>	
از مولف	چو از دنیا بفر دوس برین رفت
دو بار امیر عالم	شاه بدر کیلانی قدس سره از اولیای کاملین بجا ب است
<p>جامع سیادت و شرافت و کرامت و خوارق و در سلسله عالیه قادریه پیر طریقت بود ولایت و نسبت موردنی داشت نسبت اباسی و چند واسطه بحضرت عوث الاعظم قطب العالم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سره میرسد بدین طریق که سید شاه بدر الدین بن میر شرف الدین بن میر بکشی بن میر علاء الدین علی بن شمس الدین محمد بن سید شهاب الدین احمد زهره جبین بن علاء الدین علی ثانی بن سید قاسم بن بکشی سکنه تاتار بن سید احمد شفی بن سید ابی صالح بن سید ابی نصر بن قطب الاقاف سید عبدالرزاق بن عوث الارض و السما</p>	

محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ و آنحضرت بعد از کبر بادشاه در لاہور
 تشریف آورد و بسیار سے از ساکنان پنجاب و خاص لاہور بجلالت ارادت می درآمدند و خواہی
 و کر است و پیش از آن مقبول پروردگار بطور آمدند و اگر چه صاحب تشریف الشرف
 و شجرۃ الافکار را رقم ناقص اینحال از کتاب و است تاریخ و قاتل دی تحریر فرموده اما
 از شجره شخصی که میر این خاندان بود و بطور پیوستہ کہ حضرت شاہ بدر تاریخ و داد ہمہ بیج الاول
 سال یکزار و ہزار و در عمد مملکت جہانگیر بادشاہ بر حمت حق پیوستہ و از ریزہ انوار در موضع مسایا
 علائقہ ٹیالہ زیر نگاہ ظن است از مولف است ابو عبد الدین ازین نیا فانی اسفند در زید و شہر و شہنشاہ
 رقم شد فضل حق تاریخ سالش اگر سید ولی بدر اگر است شاہ شمس الدین قادیانی
 لاہوری قدس سرہ از عظمای اولیای و کبرای خلایق شیخ ابواسحاق قادری ہمدانی
 است و شیخ ابواسحاق خلیفہ اعظم شیخ داد و جونی وال صاحب شیر گزہ است کہ ذکر خیرش
 سابق بر بیان قلم آمد و می شخصی بود از حد بزرگ عالم و عامل و عارف کامل فرود یگانہ زمانہ
 در علم شریعت و طریقت طاق یگانہ آفاق از سماع و کشف کرامت بغایت محترم بود و در لاہور
 فتوحی عظیم یافت و طالبان خدا فوج در فوج بخدمت آن بحر پر موج حاضر نشدند و بادشاہ
 وقت شاہ جہانگیر نیز از معتقدان و گردید گاہی از حکم او مستثنای و آنجناب برای عارضہ
 بیوسید و سیلہ جیلہ شدہ حاجت مند از ریزہ ریزہ رقیہ خود نزد بادشاہ فرستاد و بادشاہ نیز در رسید
 قبول نموده حاجت آن اہل حاجت روا فرمودی و قاتل آن منظر کلیات با قوال صحیح در
 سال یکزار و ہشتاد و یک تاریخ یازدہم جیلہ مر جیب است و فرار پر انوار در لاہور و قطعہ تاریخ
 وفات تاریخ آنحضرت کہ اندرون روضہ منورہ تحریر است نیست سہ شوال المہمل نہجیان
 بیا ر است از در ایش شہنشاہ
 از مولف
 سال ترحیلش عیان شد از نزد
 باز محمد علی کہ ہم آمد ندا
 شہ شمس الدین جلی با صفا
 ہادی محبوب شمس لا تقیا
 صاحب کرامت ہم عارف حق
 شیخ عالی شیر نادی رضا
 سید جیلہ المستور سید عبدالقادر ثالث کیدانی قدس سرہ و رسادات عظام

و او یاسی ز دوی الکرام کلبانی بی نظیر و لائانی است شیخی بزرگ متقی و زاهد و عابد و عالم بود چنان
 که است و شرافت و شجاعت و سخاوت و زاهدانه داشت بسید عبدالقادر ثانی مشهور است
 ترتیب و تکمیل ظاهر بی و باطنی از دال و ماحد خویش سید محمد عثوث بالا پیر صاحب شکر و یاقوت
 و بعد وفات پدر بزرگوار بسیر اقلیم هندوستان تشریف برد و فواید صحبت از اکثر مشایخ عظام
 و او یاسی کرام یافت من بعد در لاهور آمد و آبادی بیرون شهر لاهور در گنیز لنگر خان توطن
 فرمود محله نو آباد موسوم با اسم رسول پوره آباد کرد و بها پنج سال یکبار و بسبت دو و وفات
 یافت و در لاهور بقا میکرد حالاً بر دهن حضرت شاه چرخ بن عبدالوهاب بنزه وی مشهور است و چون
 شد سید عبدالوهاب و سید محمد پیران آنحضرت بودند و بی بی فاطمه ثانی مشهور بی بی کلان
 و بی بی دولت هر دو دختر والا گوهر آنحضرت اند چنانچه فاطمه ثانی زوجه پیران محمد شاه موج ریا
 بخاری و بی بی دولت زوجه سید نظام الدین بن سید میران بن سید بارک بن سید محمد عثوث او
 چیس از بیعت عبد قادر جو شکر فنا یافت ابو الحق غلام الاغا فیض السلام که تبارکش هم بخوان عبد قادر
شاه سید خیر الدین ابو المعالی قادری کرمانی لاهوری بن سید حرمت بن سید فتح
بن سید فتح الله قدس سره ولی لائانی از سادات صحیح الشب کرمانی است صاحب
 کرامات بلند و مقامات ارجمند و زهد در دینی و تقوی و ریاضت بود و در مدینه و خلیفه و برادر زاده
 حقیقی شیخ داود صاحب شیر گزده است و بعدیت تاسنی سال در ریاضت شاکه و نجابت
 نائمه گذرانید چون تکمیل یافت و بمنزل اعلی و درجه معلی رسید از پیشگاه پیر روشن ضمیر
 بعد عطای شرفه خلافت مامور بسبت لاهور گردید و در راه بهر جایکه مقام کرد چاه و تالاب
 و باغچه تعمیر ساخت که از شیر گزده تالاب و چند چاه مقامات و می بیمار و بخت تعمیر اند و بچه که با سه
 شاه ابو المعالی اشتهار دارند چون در لاهور رونق افراشت خلعتی کثیر بجله ارادت وی در کرد
 و قبولی عظیم یافت و ادنی کر است و می آن بود که هر کس که بدست حق پرست و مصلحت
 میکرد جهان شب بزیارت حضرت عثوث الاعظم حمی الدین عبدالقادر جیلانی اندر عنده فایز
 میشد و فقیر بی اندوه محمد دارا شکوه در سفینه الاولیا میگوید که عارف حق آگاه ملا شاه
 نقل کرد که روزی ما بهر لاهی اخوند خود ملا نعمت الله که عالم و عامل و فقیر کامل بود زیارت

عاشق لادبالی شاه ابوالمعالی به قیام در آنجا نشسته بودیم که شخصی مرید پیچیده بختی
 حضرت شاه بطور پدید آمد و بگوید که از این قبول فرمود و پیش خود نهاد در دل من گذشت که اگر شاه ابوالمعالی
 کشف قلوب داشته باشد این تسبیح بمن عطا فرماید چون حضرت شده به خواست مرا پیش خود طلبید فرمود
 که این تسبیح حسب مدعا خود بگیر و اگر هم رسد به روزی این تسبیح صد مرتبه جمله بخوانی که با و شاه
 و شخصی که این تسبیح آورده است صواب عظیم حاصل گردد و نیز درج سفینه الاولیا است که
 از خدمت آنکه میفرمود که روزی در خاطر من خطور کرد که من ارادت و اعتقاد حضرت غوث از
 رضی الله عنه از بس دارم آیا حضرت غوثیه هم از ارادت من خبر داده اند بویانه و چه خواهند
 بود که آنحضرت خود میفرمایند که اگر من در مغرب باشم و مریدین از سرعیان در مشرق خواب بپوشید
 شب در خواب بیدم که در بیابانی از سر برهنه ایستاده ام و حضرت غوث الاعظم تشریف آورده
 دستاری سفید بمن عطا کرد و فرمود که ما در خیال از حال تو خبر داریم که سر برهنه ایستاده و هستیم
 که ستر را بپوشیم چون صبح شد شاه ابوالمعالی مرا نزد خود طلبید و دستاری سفید بمن داد و فرمود
 که این همان دستار است که امشب ترا از غوث الاعظم عطا کرده است و محضی میاید که حضرت
 شاه ابوالمعالی نهایت منظور و محبوب حضرت محبوب سبحانی بود و کمال ارادت اخلاص و محبت
 غوثیه عظیمه داشت و بطریق ادیسی فائده های عظیم از آنجناب حاصل میکرد و حسب الامور آنجناب
 غوثیه کتابی در ذکر مناقب و کرامت غوث الاعظم تألیف نموده به تحفه القادریه موسوم داشت
 و موسوی آن دیگر تصانیف هم دارد که کتاب علیه سید عالم صلی الله علیه و سلم که محرر مسطور هم به خط
 آن مشرف شده است از عمده تصانیف وی است و دیوان اشعار آنحضرت هم نزد اولاد
 آنجناب موجود است و لادت با سعادت آنحضرت با قوال صحیح بر روز دوشنبه هجری ۱۰۰۰
 سال از صدر شخصت هجری است و سال تاریخ ازاده گدای تسبیح را و حاصل میگردد و واقعه
 وفات آن یکذرات تاریخ شانزدهم ربیع الاول سال یک هزار و هشت و چار هجری در عهد جمالی
 بر قریع آمد و در وضع مطهره وی در لاهور است بیرون موتی در دوازده در روز عرس بر روز عین
 صد با خلق از خاص عام زیارت آنحضرت مستفید میشوند و اولاد حق یاد وی سید مراد الدین غفر
 در لاهور میقیم است از مولف ابوالمعالی خیر دین احمد که شریک نور زور و دلی عزین

سال تو رو صباش چون دل	بجست و بنده بس کسین	خیز ز منی لیست تو لیدین	جلتش فراموشی نروین
اینها با جمالی شیخ عالی دین	سب و لاشه کون مکان	سال تو لیدین با قول صحیح	بیا جمالی حق پرست و عیان
ماز تو لیدینست محدوم کریم	نیز خلدین ایست جوا	و حضور بی فصل خطاب نیز	سال اول آن شهر دوزخا
بوالعالی متقی میرا جل	نیز خلدین حسن کن بیان	میان شما قادری قدر سب ستره	

مرید خاص و عام خاص الحاصل میان میرا بالا پیر لاهوری است و تمام عمر بخدمت پیر و مقنن صرف کرد
و میان میرا عدد از اربابان و مریدان خود بوقت شب پیش خود نگذاشتی سوای میان تنها که هم نام
و یار و مساز حضرت بوده و حالت استغراق و بیخودی چنان غلبه کلی بروی داشت که از دنیا و اینها
خبر نداشته نقلاست که در دیشی از جو پور بخدمت میان تنها از دی پرسید که تو کیستی و چگونه
آمده گفت بزیارت شما آمده ام فرمود که مرا بهین و بر و گفت میخواهم که از نام عرف احوال
شما نیز خبر دار شوم فرمود نام من تنها است و از قوم پیرا که بکوش و از کسین خادمان
میان میرا بالا پیرام و احوال من نیست که او سبحانه تعالی کلمه باسی عالم جبروت و ملکوت و لاوت
پرست من داده است و قتی که میخواهم در دانه ملکوت و کرده داخل بشوم و اگر میخواهم بکبروت
و اگر میخواهم به لاوت میروم و محمد و آراشکوه صاحب کینه الودیکه را قلم اقلای عیال از دست
میفرماید که در خان و سنگ و نباتات و جهادات جلد با تنها سخن میکردند و چنانچه روزی در صحرا
میگذشت درختی آواز داد که اگر برگ مرا بستانی و در از زیر یعنی قلمی انداخته بر آتش منی نقره
خام خواهم بر شریج جواب نداد از آنجا بگذشت همچنین دیگر درختی آواز داد که اگر قدری بچوب
درس انداخته بر آتش منی طلای خالص گردد میان تنها بوسی هم اتفاق نکرد و روزی
گنبد نشسته بود چون خواست که بیرون آید آوازی شنید که ساعتی توقف کن گفت تو
کیستی و باعث امتناع چیست گفت من همین گنبدم که در انوشسته و باعث نیست که گنبد
وقت بارانی عظیم خواهد آمد اگر بیرون روی آزار می کشید درین گفتگو بود که باران شروع
شد نقل سبست که روزی میان تنها در راه میگذشت دید که موخی دیر فرود و پرست استخوان
دی از بهم جدا شده در راه افتاده است بموش مخاطب شده گفت که چرا با خیال در راه افتاد
برخیز و بجای خود برو موش فی الحال زنده گشت در و انشد نقل سبست که وقتی میان تنها

بجاست حضرت میانمیر حاضر شد پرسید که میان تنها درین ایام بکدام سمت رفته مشغول میشوید
عرض کرد که پیش ازین در حوالی خلستان موضع اچره رفته مشغول میشدم اما در اینجا جمیعت تمام
که شکلا با آواز بلند تسبیح سبحان الله و الحمد لله میگویند بسبب غوغای ایشان در اشتغال من
خالص اندر حال در محله خلیفه جنید بگوشه رفته مشغول میشوم باستماع این تقریر میانمیر
تبسم شد و فرمود که پسینید کار عصاره سیرت تا یکجا رسیده است و چه حرفهای بلند میگوید
که روزی میان تنها و میانمیر و آمله میرزا لکونی بیرون حجره در سایه دیوار نشسته بودند و وقت
خوش بود ناگاه ابرسی و بادی پدیدار شد میانمیر فرمود که حالا چار و ناچار اینجا باید بماند
میان تنها گفت که اگر بفرمایید این آبر و باد و باران را بر من نیتیم تا هو اصفانه شود میانمیر ازین
سخن بهم برآورد و فرمود که اظهار کرامت و خود فروشی میکنی اگر باز اینجا بمانی در حجره رویم که اگر
نقصان است که در کار آبی دخل دهیم که فعل محمود محمود و محقق مباد که میان تنها اتمی بود و اما
با وجود آن خواندگی علم لوح محفوظ بچشم ظاهر میخواند و وفات میان تنها بقول صاحبکتابه الاولیا
در سال یک هزار و بیست و هفت هجریست از واقعه وفات و حضرت میانمیر چشم برآب کرد و فرمود
که رونق فیتخانه فقیر میان تنها بر دلکته بنامان بوقت خیر و صیبت فرمود که بجا یک میان

نتها مخون است متصل آن مراد فرزند کنیز از مولف حضرت تنها که ولی خداست

عارف حق واقف علم الیقین ز عاشق مستانه بجز در عشق نیز محبوب نیست برین

حاجی مصطفی سرسندی قدس سره صاحب زهد و تقوی قانع نفس و هو از احاطه
مریدان میانمیر بالا پیر است حالت سکوت و بیرونی بر دوی غالب بود و استعراق تمام داشت
نقل است که روزی شیخ حاجی مصطفی امام جماعه شده نماز میکرد و در حالت رکوع برپا شد
و استعراق بر کعبه غالب آمد همچنان در رکوع ایستاده بماند مقتدران چون دیدند که امام در رکوع
دیگر است نماز خود را تمام کرده بر فتنه دوی تا هفته روز پنجشنبه در رکوع بود و وفات
و بی تاریخ چهار دهم صفر روز چهارشنبه سال یک هزار و سی و نه و بقول بعضی سی و نه و بیست و نه

از مولف مصطفی چون نقل را بانی شد و دنیا بگشت بالا علی

گویند چیل آن سبب و الی باز تاریخ آن زنی نان تاج ابرار مصطفی و وفات

<p>سید عبدالمعز باب کیلانی قدس سره از عبادات عظام و اولیای ذوی الکرام بود و تربیت و تلمیذ سید عبدالقادر ثالث کیلانی بن سید محمد غوث بالیبر یافت و در راه علم و شجاعت فراغت و خلق کثیر بخلق ارادت در آمد آخر رسال یکیزاروسی بهشت اجمری فاتی یافت</p>	<p>از مکتب</p>
<p>عبدالمعز باب چون فضل الحق رفت از بخت لایسته طاعتش گواهم من قیاس</p>	<p>فضل سید ولی فرما</p>
<p>سید شیخ عبدالکدیمی قدس سره از عظام عبادات کیلانی است نسبت ابایی وی بخنده اسطه بخت غوث الشکین محبوب سبحانی محی الدین عبدالقادر کیلانی میر سید بنظری که سید عبدالکدیمی بن سید عمرو بن سید حسن بن سید عثمان بن سید مبارک الدین بن بن سید عبدالواسط بن سید شهاب الدین احمد بن سید مبارک بن سید حسن بن سید علاء الدین علی بن سید شمس الدین محمد بن سید ابو ذریا محی شمس الدین بن سید احمد بن سید احمد بن سید احمد صالح بن سید شیخ سید آفاق عبدالرزاق بن عویش الاعظم محمد سید سبحانی قطب بانی محی الدین ابو محمد عبدالقادر کیلانی رضی الله عنه و هم بزرگان و خرقه ارادت از دست پدران خود باو بشیده اند و قدیم بر قدم جد بزرگوار خود داشتند و وی بمرمانزده سالگی بطلب حق از بغداد برآمده به هندوستان تشریف آورد و اکثر مشایخ این دیار را دریافت و در علوم ظاهر و باطن کمال سیده و معرفت بهشت که از قول او ملی است طرح اقامت انداخت و همیشه در بزم مراقبه مستغرق می بود و خلق کثیر ارادت دی در آمد و در است و خواری بسیار از وی ظهور آمدند چنانچه صاحب سفینه الاولیاء میفرماید که چون کسی از دیار هنر اراده آمدن به بزم سید میکرد و او را بیرون ده مرده با نایاب میآورد و احدی را قدرت نبود که بر اهل مسکن و دوست نظام اول و ظلم دراز کرد و فاتی انتخاب بقول صاحب سفینه الاولیاء در سال یکیزاروسی و بهشت اجمری و مدت عمر یکصد سال و قبر در موضع بهشت بر کنار دریای جون است</p>	<p>از مولف</p>
<p>شیخ یا اختصاص عبدالکدیمی</p>	<p>سال تاریخ طاعتش سرور</p>
<p>الفن صبرین خاص عبدالکدیمی ملا احمد قادری قدس سره قاسمی بود میان علوم ظاهر و باطن در موز طریق و حقیقت در خواندن قرآن ثانی در شریعت اول از مکران حضرت میا نیر بود بعد از آن از غوارق باطن بخدمت آنحضرت آمد و مرید شد و کمال خلاص بهرسانیده ترک درس فرزندان نموده بعبادت حق مشغول گشت و در اندک مدت</p>	<p>از مکتب</p>

عالم ملکوت بر او تکشف شد و بمقام کمال و لایزال رسید آخر در سال کبیر و جمادی چهار
تاریخ هجری مقدم رمضان یقربا یزد و مقام بیست و چهارم از او آید و در آن کریم از حضرت یاسین است
از مؤلف **جناب شیخ حامد میر حق بن** **ابن شریف پیشوا علی بن** **چو تاریخ وصال**
عبدالله مقدس بن **شیخ محمد میر المشهور بمیا نمیر بالا پیر قادری لاهوری**
قدس سره از مشایخ عظام و ثقاتی دودی الاکرام مرید شیخ مخفی سید ستانی قادری است
نام پدر بزرگوار دوی قاضی سائده بن قاضی قلندر فاروقی است و والده ماجده کنی بی قاضی
بنیت قاضی قاری نام داشت و نسبت آبایی دوی بحضرت عالیجناب عمر ابن الخطاب خلیفه ثانی
جناب سالت آب صلی الله علیه و سلم منتهی میشود و تولد میا نمیر بالا پیر در شهر سیدستان بمیل کمر
و بر سن هفت سالگی پدر هالقدر بر شرف قات یافت و مادر عمر دوازده سالگی دوی علوم دینی طاق
و بکانه آفاق شد و اول تعلیم طریقت بسلسله عالیقدریه از مادر مهربان خود یافت و در ترک
نمان بر تبرک کشف عالم ملکوت قایم گشت بعد از ترک خلافت نموده بعد حصول اجازه از اجداد
از شهر برآمد و بکوه سیوستان قدم نهاد و بخدمت شیخ مخفی مرید شده تکمیل سید و خرقه خلافت یافت
حسب الارشاد پیر و شفیع روانه لاهور گشت و در باطن بمرتبه ولایت حضرت غوث الاعظم فرما
یافت که هر آن و هر وقت که خواستی بشرف دیدار غوث الثقلین مستفیض شدی در عمرت و پنج
سالگی در لاهور رسید و بخدمت مصروف گردید بعد که گاهی اشب خواب کردی تا شب
و کنش گذرانیدی و بعد که بقیه اخبار میکرد و چون حالت استغراق زیاده تر میشد تا یک ماه
اتفاق خوردن طعام نمی افتاد حضرت مجدد دار الشکوه میفرماید که در آن حالت ریاضت روز
برادر میا نمیر از وطن سید چون نزد خود رسید ندانست بغایت مضطرب بود و در آورده نشانه خود
بناغ رفت و بعد طهارت و ادائیگی دو گانه دست دعا بجا میا نمیر برداشت که آلتی میگیرد بیا
و غیره دیگری ندارم و چیزی موجودی که بهماننداری همان پردازم درین اثنا از خانه شخصی رسید
و گفت که شخصی براس تو طعام آورده است و منتظر است چون در خانه رسید آرنده طعام خود
طعام پیش آورد و قدری نقد هم پیش نهاد و گفت از هر که این وقت خواستی برای تو طعام نقد فرست
است اگر چیزی بخواهی بگو بگو که بر ما هم شیخ دو گانه شکر انداد کند و طعام با همان کنی بخور و بگو

که روزی شیخ محمد میر کماره در پای راوی نشسته بود که ماری سیاه دراز بیامد و بر روی
 ایشان دراز بایستاد و کپس تفهیم سخنان گفت بعد از آن سه بار گرد آن حضرت طواف کرده و خود
 پیش گرفت حاضرین چون دریافت کردند فرمود که این ماری بن گفت که من با خود قرار کرده بودم
 که اگر شمارا به پیغمبر سارگر دشمن طواف کنم چون اجازت دادم سه بار طواف کرد و رفت نقل است
 که روزی حضرت میانمیر در باغ زمین مشغول بود و فاخته بر درخت نشسته از غایت سوز و
 کوه میگرد شخصی شکاری بیامد و بسوی آن فاخته غلوه بنیاخت غلوه بر سر فاخته آمد و بر روی
 زمین بنیاد و صیاد چون برداشت دید که مرده است لایق فسخ کردن نیست بنیاخت و رفت
 میانمیر بخادمی فرمود که برو آن فاخته مرده را بیا چون آورد دست حق پرست خوشن بخت
 مالیدی الحال پیرید و بر جاک خود نشسته که کوه کردن آغاز نهاد شکاری چون باز از فاخته شنید
 بار دیگر تقدیر شکار فاخته بیامد و خواست که غلوه بنیازد حضرت میانمیر او را منع فرمود که دست ازین
 فاخته بردار قبول نکرده و خواست که غلوه بنیازد که در عظیم و حج الیم و دست آن خود پرست ظاهر
 شد و از غایت درد بر زمین بنیاد و میغلطید میانمیر بر سر او رفت و فرمود که ای بیدر و این درد
 از بهمان بیدردی است که بحال فاخته دل تا فاخته بکار بردی چون منع کردم گفته مرا قبول نکردی
 آخر صیاد سر در پا آن حضرت نهاد و تا شب شد که آئینه حاجات از کار شکار جاست برداشته و
 درین باب تمام عظیم یاد کرد و باستماع این تقریر حضرت میانمیر و شکیه دست مبارک خود بر دست آن
 بیدر و مالیدی الحال در دساکن شد شکاری چون آمیختن کرست بیدردی الحال مرید گردید
 و بر لب بلند رسید نقل است که روزی شخصی بخدست میانمیر بالا پیر حاضر شده بر آشفتمی سپر
 بیمار خوش عرض کرد آن حضرت بر کوزه پیر آب چیزی بخواند و دم کرده بوی داد و فرمود که بیدر خود
 بنوشان انشاء الله شفا خواهد یافت بیمار چون نوشید فی الحال تندرست شد بنیختن شخصی را که
 خود را بر روی آورد و گفت که این طفل گنگ است گویا نمیشود توجه ببالش فرمایند آن حضرت طفل
 مخاطب شده فرمود که بگو بسم الله الرحمن الرحیم طفل فی الحال بسم الله بخواند و گویا گشت در
 اندک ایام حافظ قرآن گردید نقل است که روزی میانمیر بالا پیر و مالی خود که بهر دو کوه و بار
 بر آن پاک میکرد و بخادمی عطا کرد و فرمود که هرگاه آسبوی یا بیماری بفرزدان تو برسد بفرز

بر سر روی بنیچی انشا الله صحت خواهد یافت خدا دم آن عطیه الیه گرفت هرگاه کسی عیال در
نیاز شدی بر سر روی بچیدی فی الحال شفا یافتی سو آن دیگر بسیار بیاران آید که گاه آن
رو مال بجال صحت سیدند نقل است که روزی میانین بالا پیر باب غنچه لطف برد و بر خست سر
مخاطب شده فرمود که از پیشگاه حق بدارم ذکر ما مؤثر هستی درخت در سخن آنکه گفت که یا حضرت
اسم یا انی بشی میکنم نقل است که روزی نفسی از قوم مثل سر و پا برهنه که سوای یک تنه بند
نداشتند محرمیت حاضر آمده و در بر نشست بعد از آن ضی و دیر از در آمد و میان بستن خود
نذرانه پیشکش کرد میانین غلاف عادت که گاهی ز نذرانه از کسی تنگرفت ز نذرانه وی قبول فرمود
و آن نقل داد و فرمود که ایسی خرید کن و بخدمت فلان شاهزاده بر ده که او بخواری شد و در پیش
دیگر که حاضر آنوقت بود بر آشفت و عرض کرد که یا حضرت شما این زرتام و کمال بان مثل غیر مستحق
دادن این حق جمیع فقره بود و منک پیش از او حاضر بودم نیز مستحق بودم که مرا میدادند همچنین بیان کرد
بر بخند و رفت و بعد رفتن او حضرت میانین را حاضرین مجلس فرمود که این شخص کیست و بستم و نیم دهم
در کمر خود دارد و با وجود آن لفظ استحقاق بر زبان می آرد و لافهای دروغ میزند پس خبر لغو است
که همان وی گم شود و جهان او نیز در محبت ز تلف گردد و در تیر ضایع شود و ریشاست آن دو
کس دیگر نیز کشته شوند بعد در روز روزی آن در ویش غلبه خانه رفت بعد شمل خر قره پوشید
و همان خود را در غسلخانه فراموش ساخت و از آنجا بخدمت حضرت میانین آمد آنحضرت تاسم شد
بر ویش فرمود که ای فقی که خود را و اکن و لغو غنچه نشین در ویش چون است بر کمر نه همان
تیر تیر شد و از آنجا برخاست میانین فرمود ای عزیز این قبل که امیر وی عرض کرد که چیزی از غلبه
فراموش کرده ام میگویم چون در غسلخانه رسید هیچ نیافت فریاد برداشت گریه را کرد و بگریه
میانین گریه بر می یافت همان خود تضرع و زاری نمود و از آنجا آمد و با او است
چون تمام روز به خیال بگذشت اسهال غونی بر و در مفارقتی این عاید از ویش شدند
و قریباً لکن شد حضرت میانین را بروی هم آورده فرمود که بنام در یاب و در آنجا لشکر کلان بر کنایه
خواهی یافت و کشتی فخر را خواهد دید از وی همان خود و بیان انشا الله خواهد یافت و در پیش
بر پادشاه دید که در کشتی در ویشی نشسته است در دل تصور کرد که این شخص حمالی است یا مرفوع

همیان من نزدیکی کجا خواهد بود آن شخص سر برآورده گفت آری من حاکم و همیان تو نزدیست
 و میدانم که ترا میامیزد ستاده است بیا و همیان خود بگیر و در پیش نزدیکی می رفت و دید که بسیار
 همیان با نزد وی نهاده اند همیان خود پیشناخت و بگرفت و شمار کرد یکصد و بیست و دو نیم درهم
 پوره برآورد داشت و بخدمت آنحضرت آورده شکرانه ها گفت و بر رفت و بهمان شب عیال بر طبقه سال
 که نغمه مال عارض حال وی شده بود و او دنیا را در گذشت آن همیان بیست و یکس و یکس و یکس و یکس
 و شخصی ثالث هم که مصیبت ایشان بود برین حال افاق گشت و طبیب معالنه بر دعام این هر دو کرد
 و بگشت و خود و بخصاص آن گشته شد و همیان در بیت المال سرکار بادشاه ضبط شد و شخصی
 ثور محمد خادم آنحضرت نقل کرد که شبی میان میرالایر بالا می جره تشریف برد و بمن فرمود که کوزه آب
 و با کوش و فلین در بالا بگذارد و بر خواب کن من با کوش و فلین ایشان را بالا گذارم تا کوزه آب آنجا
 کردم چون از شب حصه باقی مانده برآرگشتم و بیاوم آید که کوزه آب برآورد آنحضرت بالا نگذاشته ام
 کوزه آب پر کردم و بالا رفتم و دیدم که میان میرالایر در خواب نیست و بگفتم که شاید در بیت المال رفته است
 در بیت المال رسیدم و آواز دادم هیچ اشاز نشد ناچار چراغ روشن کرده و تمام حجره را غلیظ نگاه داشتم که دم
 آنحضرت را نیافتم متحیر شدم که آیا کجا تشریف برده است چون صبح شد از بالای آواز داد که کوزه آب بیاید
 کوزه آب بیاید بر دم و بی اختیار شده است غصه نمودم فرمود که امشب در غار خوابیدی که در آن
 است که از عبادت کردن در آنجا ثواب عظیم حاصل میگردد و این از نیست از اسرار الهی حیات با بر زبان
 منقول است که در ایامیکه جهانگیر بادشاه در شیراز بود بعضی مردمان سخنان غیر واقع از طرف شیخ عبدالحق محمد
 دهلوی مزاراحسام الدین که از احاطه مریدان آنجا باقی باشد بود بعضی بادشاه رسانیدند و بادشاه فرمود که
 شیخ عبدالحق و مزاراحسام الدین از دهلوی در شیراز بیاورید و شیخ نورالحق پسر شیخ عبدالحق در کابل برود
 و چون شیخ عبدالحق از دهلوی با هور رسید با خاطر ایشان بخدمت میان میرالایر آمد و حال واقع عرض
 کرد فرمود که در شیراز نخواهی رفت و نه پسر تو در کابل نه مزاراحسام الدین از دهلوی جدا گردد همه خوش فرم
 در دهلوی باشند بعد چهار روز خبر وفات جهانگیر بادشاه در لا هور رسید و نقش بادشاه در لا هور آورد و زمین
 کردند و آن هر سه کس بطرف دهلوی معاودت کردند و منقول است که شخصی از امرا لا هور چایس
 در دهلوی بخورد که میر آب چاه مشهور برآمد بسیار پریشان شد و کوزه آب پر کرده بخدمت میان میرالایر

در نفس حال کرد آنحضرت سوره الحمد بخواند و بر آب دم کرد و قدری از آن بنوشید و فرمود که این
 آب را در چاه بینداز آن شخص همچنان کرد و آب چاه شیرین و سرد گردید و منقول است
 که اهل اسلام قتلگاه آنکه در چند سال محاصره داشتند فتح پیدایش آن شخص را از افسران فتح که خبر
 آنحضرت بودند بزرگوار عرضی الناس فتح قلعه کرد و بر پشت رخت خواب نوشت که انشاء الله قلعه
 از دست تو فتح خواهد شد بعد چار روز قلعه فتح شد و منقول است که محمد فاضل ناستی
 شخصی مرید حضرت میا نمیر بود پیش فو ت شد فرمود که نگین مشوا هلیه تو عالمه است بپوش
 آورد و خادم چون در خانه رفت دریافت که فی الحقیقت الهیه تو عالمه است بعد انقضای محنت حل
 پسری زانید آنحضرت او را بنام افضل موسوم ساخت و با فضل فرمود که تقدیر چنین بود که در خانه
 تو دقتی برای لیکن سبب از خدا یقانی در تو است تو را بپر کردم قبول فرمود پس بتو عطا کرد
 و منقول است که کنیز شخصی با مال بسیار که امانت بگانه بود فرار کرد چون پنج چاره ندید بگریخت
 آنحضرت حاضر آمد و استغاثی دعا کرد فرمود برود که کنیز که تو در خانه هست آن شخص چون
 در خانه رسید دید که کنیز موجود است از کنیز که حال واقع استفسار کرد گفت که از اینجا باصله
 دور تر رفته بودم امروز همین وقت شخصی باز بمن گرفت و مرا در بنجاره باند منم از وقوع
 این واقعه حیرانم که اینقدر مسافت بپوشیده بودم و منقول است که شخصی عالم فضل
 ملاسکی روستای نام خادم آنحضرت بود و از مدت مدید بخدمت آن حضرت حاضر بود روز
 شیخ کبیر میان میر میوه فرمود که یک بار شمارا بر دوستاق وطن خود باید رفت و خبر
 متعلقان خود باید گرفت اگر چه دل ملاسکی بر این معنی راضی نبود اما بتقیل ارشاد روانه
 وطن شده به بدخشان رسیده بعد از شام داخل روستاق شد و نزدیک خانه خود رسیده
 دید که هجوم کثیر در خانه وی است و شمعها افروخته اند و طعام بکثرت پخته میشود و از شخصی صحرایی حال
 استفسار کرد او گفت که اینجا ملاسکی نام شخصی است که او از بسبب دو سال به بندوستان رفته بود
 چند ماه گذشته اند که خبر فوت او رسیده بعد از ایام عدت امروز شخصی دیگر خواستگاری بحال
 نموده است مجلس نکاح ترتیب داده از استماع این معنی ملاسکی بمصروف کشف خوارق
 حضرت پیر از خود رفت درین اجتماع خویشان آشنا یان ملا را خبر شد همه حیرت مند و بهشت

تمام اورا در غایت بر دندوان مجلس که مستقر شده بود بر ایشان نشست پس ملا چند گاه و خانه خود
 بماند و خاطر از زمان و لحظه وزن و قدر ندید که ده باز میخواست میامیر حاضر شد هنوز سختی بر زبان
 نیاروده بود که آنحضرت فرمود که اسی ملا اگر کیاست خود در بر میرسانیدی قیامت عظیم واقع شده
 بود ملا سر در پایی آنجناب آورد و شکرانه عظیم داد کرد و منقو لست که روزی حضرت میامیر
 با ملا شاه خلیفه خود بقرستان تشریف برد و بر سر قبری میروید با هم نشسته مشغول گشتند ملا شاه
 اندر آن گفت که آنحضرت صاحب این قبر میگردد که من آن جوانی از دنیا بر رفتم
 و بنسب ای کردار ناشایسته خود بدستاب گرفتارم الحال شما عزیزان بر سر قبر این آید و چه بکنید
 در عذاب با نام فرمود از صاحب قبر پرس که عذاب تو از چه رفع میشود ملا شاه توجه نمود و گفت
 که میگویند که اگر هفتاد هزار بار کلمه طیب لا اله الا الله محمد رسول الله بخواند عذاب آن بن بخشید
 عذاب بن رفع میشود پس حضرت میامیر حله خادمان و مردان یاران خود را طلب کرد و فرمود
 که همه با اتفاق کلمه طیب بخوانید چون با تمام رسید ملا خواجگفت که صاحب قبر میگوید که بکرت
 طیب انفس پاک شما عذاب قبر از من برداشته و لادست با سعادت میامیر را لا یرقبول
 صاحب سکینه الاولیا بسال نهمدد پنجاه و هفت بمقام سیستان و وفات بر روز شنبه بعد از نماز
 ظهر تاریخ هفتم ماه ربیع الاول سال یکصد و چهل و پنج در عهد مملکت شاه جهان بادشاه است در
 خالیکه فرمانفرمایی لاهور و اب وزیر خان مغل بود و در آنروز در لاهور است و عسکری شهادت
 و هفت سال بود و آنحضرت زیاده از شصت سال در شهر لاهور قاضی و وزیر و حضرت میامیر
 چهار برادر و دو خواهر داشت برادرانش یک میان قاضی و دوم قاضی عثمان سوم قاضی طاهر
 چهارم قاضی محمد تقی محمد میرینی خود آنحضرت قدس سره و خواهرانش یکی بی بی بادی میامیر بی بی
 جمال خان که دلیه هار فخر بود و ذکر خیرش در محضرین هفتم خواهد آمد انتشار الله تعالی و تاریخ وفات
 آنجناب که از تصنیف ملا فتح الله قادری درج کتاب سکینه الاولیا است این است

میامیر سید فخر خان	که خاک رشتن شد	خز و برسان	هاتر نشین	بغ و وس	الامیا نیشد
از مؤلف	میر و نیا و بن میامیر است	واقف از محمد اسرار	است	بهر بیعت	تولید
هم میامیر حشمته النور	باز فرمود شیخ والا جاده	عقل تولد او بعد مکار	بند	مقتدر	میامیر است

سال توليد آن شهباز	الماوراء النهر	و صل آن شاه بنده	دین فاضل حجت علی آمد
همینا نیز در شکاری یار	ایضا شهباز و زینال	میان آن کی اهل قیصر	زیر همین قیصر پیداست سرور
کسی تا هیچ توليدش چو شهباز	بجویند و صل آن شهباز	نماز آن شاه بنده	سید غلام عیون

و شاه حاکم قدس سرهم العزیز بر دو حضرات والادرجات صاحبان مقامات بلند و کرامات از جمله در سلسله عالییه قادریه از اولیای کاملین بود و سید غلام عیون نیز و شاه حاکم برید بود اول جده ایشان سید ظهیر الدین بخاری از مقام اوج در لاهور کتشف آورده و او را کسیر علی را که امیر کبیر محمد اکبر بادشاه بود و سید ظهیر الدین شد و در مقام علی پور که از لاهور بفاصله چهار کرده بطرف شمال آن روی در پای راوی است برده متوطن ساخت سید محمد عیون از ابله اولیای محمد جلالیه و شاهجهانی بود قبولی عظیم یافت و خلایق از دور و نزدیک بخیرت و حاضر شده مرید گشتند خصوصاً دعای هر دو حضرات در باب حصول اولاد بر آمدن حاجات نهایت مستجاب و چنانچه شخصی نظام الدین نامی که از امرای دولت شاهجهانی بود بخیر شاه حاکم حاضر آمد و استدعای عیون عیون فرمود که بفضله تعالی و خاندوی فرزند متولد شود و فاست سید غلام عیون در سال یکصد و چهل و پنج و وفات شاه حاکم در سال یکصد و چهل و شش است مزار گوهر بار مقام علی پور جویند است که ائمت و خوارق تا حال از خاک دستان خدای است کسی را یارای آن نیست که از درختان خالقه شامی یا چوبی تنه خود آرد و در نه بسراپس بر آید چنانچه در عهد حکومت رنجیت سنگه چون موضع علی پور در جایگاه و هیان سنگه در بر آید شخصی نامدار را راجه مذکور از درختان مزار پاک بجز و در شا مسواک چوبی بتراشید فی الحال از درخت خون جاذبی مشهور تراشیده مسواک بر حق تب که خوار شده بود و روز آن شخص باز بر قد علی آمده چنین سالی کرد و در زمانه گذرانید تا از آن عذاب خلاص یافت و نیز زبانی سید قطب شاه و غیره مروج همین شهباز بوده که بعد وفات آنحضرت دو صد و ده سال در یار او قریب مزار گوهر بار علیه و قریب بود که در ارات منهدم شوند و اندک سید تقی شاه و دیگر اولاد ایشان نفس نامی سنگه کسی یکی نقش سید غلام عیون دویمی سید قویض علی بنیر و آنجناب سید قویض سید صدر الدین و سید عیون علی از درخت بر آورده و دیدند که نقش هر سه کس همچنان تازه و تر بود و

وفاات سید غلام غوث

غلام غوث قطب بود عالم	اولی پاک حق آگاه فریاد	وصال شیش شیخ حق آگاه گفتم
دوباره نیز با وی شاد فریاد	تاریخ وفات سید عالم	شاه حاکم حاکم دور زمان
شده چون از دنیا بخت شریف	سال وصال دست آلودی غلام	هم کل شیخ و فضل حق حبیب

سید شاه بلادل بن سید عثمان بن سید محمد سی قادیانی لاهوری قدس سره
از کبرای مشایخ متاخرین و پنهانی ادبیای دین بنیاد حق و تشریع و صایم و قائم و عابد
و زاهد و ممتاز و الوقت بود و خرقه ارادت و فلاحت از سید شمس الدین قادری لاهوری یافت
که خلیفه شیخ ابوالسحاق لاهوری بود و مرقد مقدس و مقام محله فرنگ واقع است و صاحب
محبوبان و مسلمین که کتابی صرف در ذکر شاه بلادل است میفرماید که بزرگان شاه بلادل هزاره
هزار و بادشاه از اقلیم هرات بمنزله آمدند و موضع شیخ پوره که دیهی بقاصله کرده از لاهور است
از بادشاه در جاگیر یافته بها متوطن شدند و شاه بلادل نیز در شیخ پوره بوجود آمد و وی و
مادر او بود چون بسن مفسد سالگی رسید و در طفل هم همسایه و وفات یافت آنحضرت
بر بالین و تشرف برد و فرمود که ای یار خفتن بیوقت چه معنی دارد و برخیز تا با هم بازی کنیم طفل
متوفی فی الحال چشم باز کرد و برخاست و همراه آنجناب از شد باستماع ایحال بعد بزرگوار و
سید عیسی دیر برای خواندن علم در لاهور فرستاد چنانچه شاه بلادل بحسن سعی شیخ فتح محمد
که از علم علمای لاهور بود در اندک ایام بحکالات علوم ظاهری موصوف شد و شوق ذوق یاد
مولی در دل حق منزل دی پدیدار گشت اتفاقاً روزی بکناره دریا راوی میرفت شیخ شمس الدین
از کشتی فرود می آمد با هم ملاقات واقع شد و شیخ شمس الدین بحسب تمام دست و گرفت و فرمود
که او بجهان تعالی ذات شمار برای معرفت ذات خود آفریده است پس شمار الایم است که بحسب
ما با شید و حده خود از فیض باطن که نزد امانت شاه است بگیرد پس شاه بلادل بهما قیامت
دست ارادت بر امان آنحضرت زد و بحسب طریقت مشغول شد و گفت که روزی
شاه شمس الدین بکنتاره دریا در سایه درختی بنوا بست و راست بود شاه بلادل بخدمت رسید و چون
نگاه دهقان در رسید و بالاسی درخت برآمد و چوبهای خشک درخت شکسته بر آفتاب آن خانه

و شاه بلا دل هر چه میخواست کرد و فرمود که از این حرکت در خواب بشهرت پیروز و مقرب من جلالی و لایق
 میشود تا وقتیکه از خود بیدار شود و تو وقت کن بر همان پنج خیال بگرد آخر بنگاه نیز در ونگه است
 و همان از درخت بریز افتاد و بمرد و شاه شمس العین چون از خواب بیدار شد سینه زانها را
 آن شخص کرد آینهاب حال واقع عرض نمود فرمود که با فقر را چنین جلال و عظمه بمن بیاور پس شما را
 مناسب که تا وقتیکه این حالت جلال شما فرو نگردد در محله شاه ابوالاسحاق و حجره بنیاد و تیشینی
 و تبادلت قرآن مشغول باشی پس شاه بلا دل تا چند سال در خلوت بماند و بقیام نماز و صیام
 دوام میگذرانید و نیز در حج مجبور بود صلین است که در محله شیخ ابوالاسحاق بنامه میسر است حضرت شاه
 پسری تولد شد نقالان حساب را رسم پنجاب برای گرفتن زرمبار کبابی برد و از او آمدند
 و رقص سرود میگردید چون دخی فلس محض بود تکمل شد حضرت شاه بنور باطن از این حال
 آگاه شد و آفتاب گل پرست گرفته از حجره بیرون آمد و آفتاب بدیوار همسایه زد و شکستنی الحال
 همه ریزهای آفتاب به زرخا لیس شدند و نقالان قراصه زربیداشتنند و راه خود پیش گرفتند و همسایه
 کم بایه از تقاضای نقالان خلاص یافت منقول است که در خانقاه و الاهی حضرت شاه
 عام جاری بود فلاحت بسیار نان دو دقه میخورند و حضرت هم پوشاک شاهانه نمی پوشیدند اسباب
 بسیار از ششم ظروف و غیره در مطبخ آینهاب موجود می ماند شبی دزدی باراده دزدی اسباب
 در مطبخ آینهاب در آمد تا بنیاد شد و بگوید که خود را پوشیده ساخت چون روز شد از تقسیم طعام
 فراغت حاصل گشته آنحضرت در وعده مطبخ را نزد خود طلبیده فرمود که شخصی نابینا در مطبخ
 با پوشیده شده گشته است او را بیرون آورد حصه مضاعف بومی بداد که از شب گرسنه است
 و او وعده چون او را ملاش کرد و یافت او نان نگرفت و البتای حاجری خود بخود حضرت شاه
 کرد چون رو برد آورد در دهنش را کرد و سر در قدم آورده مرید گشت بنیاد شد و نیز در حج مجبور بود
 است که اوقات شبانه روز حضرت شاه متقسم بود و آنکه از صبح تا چاشت بر اقامه عبادت مشغول بود
 بعد از آن به تقسیم طعام از دست خود مصرف می گشت بعد و بهر تانیک ساعت قیام میکرد
 بعد از آن نماز ظهر اجماعت او امیکرد من بعد بجلقه مریدان حج توجیه حال ایشان متوجه میگشت
 درین اثنا خلقی کشید کوزه های آب بدست گرفته حاضر میشد و دخی هم مبارک در هر کوزه میداد

و این عظمی که آن آب بر اشکهای بیمار آن اکثر عظم می بود و هر روز وقت دو نفرشان حاضر
 و این حاضر شدند که با آنی را که خدمت بادشاه وقت یا امرای عهد حاجتی بود و حسب استعدادهای ایشان
 سفارش نامه یا تحریک گشته عطا میشد و در لوح سفارش نامه اندکس باقی بود که ششده هر کس آن
 سفارش نامه از طرف آنکه خدمت بادشاه یا امیر شاهی بروی فی الحال حاجت روائی او
 می رسیدی بعد نماز عصر باز بوقت شغل و عبادت تا شام می برداشت و وقت شام افطار صوم
 بخورد و بعد از نماز مغرب در حجره خاص نشسته تا دو ساعت با دای نماز و اعلی و صلوات ادا بین
 توبه می نمود و بعد از تقسیم طعام مشغول میگشت خود به باره مان جوین و ساکب جولانی گرفته
 کرده که دو نواله تادل میکرد و بعد نماز عشاء رطلات تشریف می برد و تا وقت نماز فجر می نشست
 قرآن می خواند و فحاشی که روزی شیخ ابوطالب بنصب کرده هزاری که مرید آنجناب بود و خدمت
 عرض کرد که امسال در دیهات جاگیر من باران رحمت بوقوع نیامده در بنیاد حق چه فرمایید ای پادشاه
 انجمنی رو با سنان کردن فی الحال باره ابری نمود و ابر شد و با بر حاطب شده فرمود که برو و در دیهات
 جاگیر ای دیهات آب بارش کن ابر ناپدید شد و همان روز در دیهات جاگیر ابوطالب چندان باران بارید
 که خلق سیراب شد و قاصت شاه با مدول بقول صاحب مخبر ابوالصلین و سفینه الالودیا در سال
 یکصد و چهل و شش وقت عشاء شد و در شب تبارخ بسمت و ششم ماه شعبان بود و عمر مقتدر
 و فرزانه پیران و پیران در روز دهمی است و چون سالیان مقبره عالیة بختاب لایه بار و می بود
 در سال یکصد و دودصد و پنجاه و دو آب و بار و نزدیک مقبره رسید و خون مساری نزار گوهر بار شد
 پس صندوق مفتوحی آنحضرت از آنجا بر آورده بجای دیگر نزدیکی از آن جناب کردند از موهبت

زود باشد چو در خلد علی	عنا به بلاد شاه نای	بلو مقبول حق مست نای	در کمال فضل است بجا
بلاد اول قلی دین شاه عشق	در مقبول عشق آمد نایان	بغیر است نایا بلاد اول	گوهر عظم بلاد اول حلتان
بلاد اول پیر پیر	وصال از نیشه دین شاه عرفا	سید عبدالقادر بخاری	که آبادی قلدی

قدس سره از اسمهای مشایخ خاندان قادریه اعظمیه است و در آنجا آباد سکونت داشت
 شیخی بود صاحب کمال و علم و عمل و زهد و تقوی و ریاضت و عبادت تمام روز در تکرار تسبیح
 و شب نصف در تلقین و توجیه بران و نصف روز عبادت گذرانیدی سو قیلوله نصف النهار

خواب نکردی و از روزی که عتبات اوقات گاهی در روزهای مختور دینی فرمودی صاحب الامر
 سال کمینار و بنجاه ازین دایره آفت بر حجت حق پیوست مزاریر و اودی در کربلا است ازین
 شیخ عبدالقادر آن بزرگوار اندر دایره نبوت است **اما** گویند که ملائکه را دوی صدق عبدالقادر
 مولانا شیخ عبدالحق محمدی دایره می کشد البیاضی علیه السلام حجت الله الباری

از قول علماء و غیره نقل کرده و بوقت خود در علم و عمل و زهد و ریاضت ثانی اندر ائمه ائمه اعدا
 بنجاب عتبات عظیمه بزرگساییده بود و اول بخدمت حضرت شیخ سید جمال الدین ابوجعفر موسی بن
 گیلانی خلف الصدوق شیخ فاضل گیلانی قدس سره می رسید و فاضل را برداشت و در آن صفت
 عبدالوهاب مرضی فاضله شیخ عالی مرتبت شنیدند و فیض بانی کامل حاصل کرد و فرمود که یافت
 در علوم ظاهری و باطنی کامل و کامل گشت و در شریعت و حقیقت و حقیقت معتدلی وقت شد

علی الخصوص در علم حدیث و تفسیر باقی القایت کلیل بزرگساییده بود و او را تصانیف بسیار است
 چنانچه شرح مشکوٰه عربی و فارسی از عمده تصانیف وی است که بسیار قبول و شهرت و اکثر مؤلفین
 و محال را از جمله بزرگان اهل قریه و سواد آن کتاب صراط المستقیم و اخبار الایمان و مستخرج
 فتح العیوب کتاب جزیب القلوب الی دایره الحبوب و احوان مفصل مدینه کعبه و غیره و رسائل در

علم تصوف و سایر تصنیفات کرده اند چون در زمان بهائیکیر بادشاه قبولیست تمام داشت
 چنانچه آنرا در مساکین بوض میر سائیده و در دفع زندقه و اتحاد بسیار می کشید چون شیخ احمد کابلی سمرقانی
 محمد دلف ثانی قدس سره معاصروی است شیخ عبدالحق ابونکران که بود بر مغانین کتاب
 شیخ احمد سیار عتبات از روی ظاهر نوشت و با هم جواب سوال بسیار بود و آنرا خواجه

در کتاب معارج الولاية تفصیل ذکر کرده اند و آخر ما هم سرود بزرگوار صفائی که بوقوع آمد و شیخ
 عبدالحق ابومعتمد آن حضرت شد و فاضله شیخ عبدالحق بقول صاحب کبریا علیه السلام در کمال
 جمیع در سال کمینار و بنجاه و یک است بعد شاهجهانی و مزاریر و اودی در علم است ازین
 زود چارعت در علم علی چوبی الحق بی پال مصوم عجب تاریخ صالطه و کشید از عبدالحق امام دین کندوم
 و در شتاد حق اوست و رضا الشریع خالقه شریعت منوم و با اهل بیت علی نبی زود کرد و سال صالطه
 میر عنایت الله المشهور مسکین شاه امری لاهوری قدس سره در مغانین کتاب

مقتضی از حاضریین ذکر کرد که فلان عابد بنزد من دارد و هر شب پیش هر کس که میسر شود در وقت
 حجب خاص نیز بعبادت مشغول میماند و همیشه دیگر ازین سخن در دل انگار کرد و محبت تمام انگار در دل
 بنور باطن دریافت و فرمود که از کرامت او لیا انگار نباید کرد و آنحضرت چندان اشکال ندارد بزرگوار
 این درخت نگاه کن که تسلی یابی در دلش سیر آرد و در بطن درخت نظر کرد و دید که شاخه محبت
 بر هر شاخه بزرگ موجود و بمقام خود نیز کرامت پذیر است و فطرت است که متصل موضع محبت
 نرسد از این در زمین خویش زرد که کاشته بود و شش محبت برادر لطف گذار افتاد و نادان
 خود فرمود که این همه زرد که از زمین بر آید و با سپان با بخور این خدا و مان سبب کمال آرد و نه
 لیکن در دل ایشان بغایت استعجالی و انگاری بود که حضرت شاه بی جازت مالک مال بیگانه محبت
 خود آورد علی الصبح مالک زراعت مستقیم شانه بخت است آمد و عرض کرد که من در زمین خود زردی
 نیت نذر خدا مان حضرت کاشته بودم و داده آن شتم که تمام دکان بخت است با علم است
 آمد و بلا اجازت من زردی که زمین بکشد و بر دواز استماع یعنی شاه محبت تمام شد و فرمود که خوب شد
 حق بخت دارد سید نقل است که آنحضرت زنده پیر بود و حقیقی حضرت شاه عالم بود چون وقت
 رسیدن رسید و در دزد آواز شد خدا و سه بعرض شاه رسا شد که زود برادر شمارا در حمل است عا
 کنید و زردی که فرمود که در خواهد دید و در خواهد ماند انشاء الله تعالی بجز داین سخن حل غایب شد
 گو با حضرت بی بی گاهی حال نشده بود و نتایج بود و حاله شد و فوات شاه محبت تمام شد و در آن وقت
 صحیح ده سال گنزار و پنجاه پیچ بخت است که صاحب بخت که حضرت حجه سال فوات است بخت با زاده
 بدل داغ داده افکند و است و هزار پیر انوار در حجه شاه محبت تمام شد و شریف پیر بود و سال از غوا

چون محبت تمام کردین	شده زار فانی محبت	جلست و شد از فقر آمد	انیز جان جهان محبت
شده عیان نیز افضال اقطار	سال محبت آن محبت	شیخ مادمولاهوری	قدس سرور از غلظ

از حجت و محبوبان و پسند شیخ حسین لاهوری است صاحب عشق و محبت جذب مشوق و دوزخ
 ذکر و فکر بود احوالش اندوی کتاب حقیقه الفقرا بدین لفظ تصدیق پیوست که دی پسند بود و در
 شاه دره سکونت داشت و بغایت جلیل و سیم بود در دزی سواد میرفت که شیخ حسین انظر جلال کمال
 وی افتاد و بنابر جان مفتون محبت دنی گشت و در شاه دره سکونت اختیار کرد و کار محبت

درین غایت رسید که تمام شب بطواف خانه ماد و پدر صرف میبماند و روزی هم بجایگاه میسید که از آن
 در آنجا است بپای چشم روانه شده در آنجا میرسد لیکن در آنجا هیچ رجوعی و محبتی بجا حسین نبود
 و خود را بیگانه داند و نمیبرد است اما آنچه مادر و بوقت شب با اهل خانه خود تقاریری کرد و روزها
 پوشیده میداشت حسین علی الصبح آنرا بر سر بازار فاش فاش میگفت چون چند سال برین
 حال بگذشت شهر عشق حسین در عالم افتاد و فسانه آن دیوانه مشهور زمانه شده بحکم القللب
 پدید می آید القللب عشق حسین در دل مادر و نیز موثر گشت و گاهی بعد ماهی بخیرت حسین
 حاضر گشتی آخر کار چنین حالت در پیش آمد که شبی روز بخیرت حاضرمانزی و گاهی مفارقت
 نکردی بمعاینه اینحال مادر و پدر شیخ مادر و بوجان بر بخیرت و باقناع پیش آمدند و ترغیب داد آخر حیا
 بزرگتر شد و باد هو گفتند که ما برای غسل در بای گنگ میرویم شما را هم همراه رفتن خواهد بود مادر و
 از حکم الدین ناچار شده بر حصول خیرت بخیرت حسین آمدند و الدین خود را بگرفت و آن
 گنگا شود و روز غسل انشاء الله ترا بر بای گنگ ساندند و خواهد شد پس مادر و الدین رفت
 و بنظر امتحان که است حسین بر لاهور جانزد چون روز غسل رسید بخیرت حاضر آمده التماسی سید
 خود در آنجا کرد شیخ حسین با مادر و بیرون شهر رفت باد هو گفت که قدم بر قدم من بنه چشم بچسب
 او بچنان کرد چون چشم بکشد خود را حسین بر لب بای گنگ یافت غسل خود داد و پدر خود ملاقات
 کرد و باز بخیرت حسین آمد و بطوریکه زفته بود و در یکساعت بله و آند و هاتر و زبیر تصدیق سلام
 مشرف گشت و بعد دو ماه چون موسم بسنت و هولی رسید و هندوان بدیش و عشرت مشغول شدند
 حضرت حسین هم بخاطر مادر و مجلس سماع و رقص گرم نمود و بر یکدگر رنگ گللال انداخت چنانچه تا
 حال رسم جاری است که بر بد بسنت هجوم کشید برادر حضرت حسین میشود و رنگ گللال بر برادر می
 و در آن مجلس سماع از خلفای عظام و بختاب شیخ مادر و میان شیعیان و شیعیان ثانی و ابراهیم
 و میان محمود و شیخ یعقوب بهار خان قوم مندر او قاضی شاه تاجا با حاجی و عبد السلام و شهاب الدین
 و شیخ کالو و شیخ باسین و شیخ صالح شامل بودند که همه حضرات بتابعیت پیروی و تفسیر میکرد یکدیگر رنگ
 انداختند و در سماع و رقص کردند و بهان محفل حضرت مادر و مشرف بعیت حضرت شیخ مشرف
 گشت و بیک نظر کیمیا اثر کلمات رسید نقل است که چون شیخ مادر و کلمات نامر رسید

در این
 حالت
 بود

و پدرش میان منگو در موضع بیلو وال سکونت داشت اتفاقاً روزی شیخ معروف در موضع منگو
 تشریف آورده بخانه منگو شب بانش شد و تمام شب منگو بخدمت حاضر ماند در آن اثنای شاه سلیمان
 که خور و سال بود و چون سراسی بازی میکرد چون نظر شیخ معروف بر حال پادشاه سلیمان افتاد
 از قایت حیرت دست برداشتنش مایده بوسه بر پیشانی او و بیان منگو فرمود که این پادشاه است
 و این پسر مروی خواهد شد که عالمی از فیض او بهره و درخواهد گردید چون شاه معروف رخصت شد میان
 منگو در تربیت پسر و الا گوهر مشغول شد و شاه سلیمان را اکثر اوقات در عالم طفولیت هم حالت جد
 عاید میگشت چون بحد بلوغ رسید بخدمت حضرت معروف حاضر آمد و تکبیل یافت و از کمالان وقت
 شد و خرقه خلافت قادریه حاصل کرد و شاه سلیمان سماع شنیدی و وجد تو اجد کرده و در وظیفه
 کامل و اکمل یکی مولانا کریم الدین دوم حاجی محمد نواز گنج بخش قرس سوره الغزیه اخست و در کتاب
 تذکره نوازشی که تفسیر کرده حافظ محمد حیات بن جمال الدین بن حافظ بر خود در این حاجی نواز
 گنج بخش است مذکور است که در ایام پادشاه سلیمان در موضع منگو تشریف میداشت بخانه تعلیم روز
 قیام پذیرفته بود و همه وقت و همه حال سر در مراقبه انداخته میماند شخصی بافنده و گنج باطنی که به اسم
 تعلیم دوز بود از راه بباطنی نقل حال شاه سلیمان میکرد و بوقت نقل کردن همانطور گردن خود
 کج کرده در مراقبه می نشست و تسخیری نمود روزی شاه سلیمان در راه میرفت از اتفاقات همان
 بافنده در راه پیش آمد بوی مخاطب و فرمود که نقل حال فقره کردن و تسخیر نمودن بهره نیک نگیرد
 ازین حرکت باز آورده سزاخواهی یافت بافنده گستاخ شد و گفت که مانند تو بسیار فقرای مکار
 دیده ام بر دو کار خود کن شاه سلیمان فرمود که بطور کیفیت من نقل حال من میکنی رو بر من
 هم کن تا به منیم بافنده از راه چهل زیاده تر گستاخ شد و بهمان وضع بهر دوزانه نشسته گردن
 کج نموده سر در مراقبه انداخته فی الحال گردنش کج نهاد بدان حال که باز تا وقت مرگ
 راست بقدر چند بجز و نیاز پیش آمد سودمند است و شیر منقول است که چو دهری هماره در موضع
 چک چهار فرزند داشت و فرزند چهارم او ساهنپال نامی بود چون شهره که است خوانی شاه
 سلیمان شنید اراده حاضری بخدمت بابرکت وی کرد و بوقت روانگی چهل و پیر بر او اندرانه
 شاه سلیمان از پدر خود خواست چون چو دهر از مریدان شیخ سلیمان چند بر او بایگرفت که تو نزد کسی

میر و بی که از قوم غلین و دوز است بخیرست و چهل و پیم نذر است
 کافی است بان اگر بخیرست شیخ سلیمان چندی که از قوم ایشان است بر دانه قدر نذر است
 مصایقه ندارد و آخر ساهپال فرزند همان سخن پدر نشیند و چهل و پیم از خانه گرفته بخیرست شاه سلیمان
 موضع بیلودال مشرق شد و چهل و پیم نذر است که از این حضرت شاه چار و پیم غلبه آن قبول فرموده
 فرمود که چون اجازت پدر تو برای دادن چار و پیم بود چار و پیم گرفت و از خدا خواستم که سرش
 بچوب چرم که پانلین و دوزان را شکسته گرد پس بچپان بوقوع آمد که بعد چند روز چوب در همان
 برز و وجه شکوه خود که مادر ساهپال بود بسبی من الاسباب غصه کرد و بر زبان آورد که فسرده
 ترا از جان خواهم کشت چون همان عادت چلی داشت که خفی که از زبان میگفت باز ادا آن باز
 نمی آمد ز نش را فکر جان خود امتیاز حال شد و گفتش درسی همسایه خود این را از در میان نهاد و حال
 کشته شدن خود ظاهر ساخت و امداد خواست کفش دور قلمی که کرد و گفت خاطر جمع دار که اگر
 کار آن مودی تمام خواهم کرد چون پاسی از شب بگذشت آن کفش مژ در رسید و بحالت خراب
 چو دهری همان را بجز بچرم که یک شش یکضرب چرم که بکار دی با تمام رسانید و وفات
 شاه سلیمان با قول صحیح در سال یکزار و شصت و پنج است از مؤلف

سلیمان مقتدرای هر دو عالم	شهر دین پیشوای اهل دران	وصالش عارف دین مستقیم است
دگر شد شیخ دین کامل نمایان	دگر بر وصال آن بشه نشاه	سلیمان پیر شاهنشاه بر خوان
سید جان محمد حضور منی بن شاه نور بن سید محمد حضور سی لاهور قدس سره		
از عظمای مشایخ فاندان عالیشان قادریه است و نسبت بائی کریم وی بحضرت امام موسی کاظم		
رضی الله عنه میرسد که سابق بتشیخ تمام در احوال سید محمود مفصل درج کرده شده است و در		
تربیت ظاهری و باطنی از شاه نور پدر بزرگوار خود یافته و هر کس مرید گشتی بر دواول زیارت		
حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم مشرف گشتی وفات سید جان محمد با قول صحیح در سال یکزار		
و شصت و چار هجری است و بسال یکزار و شصت و پنج نیز گفته اند از مؤلف		
جان هر دو جهان محمد جان	کرده چون جهان بخانه نور	فیض دین است که در پیش
محمد صالح اکبر آبادی قادری قدس سره از اکابر مشایخ قادریه آنرا با لقب ملقب		

شیخ الشیخ
است عالم علوم ظاهری و باطنی و واقف رموز شریعت و طریقت بود و در سکر و جلال
و شرف و محبت و قناعت و صبر و توکل در عهد خود ثانی نواب است خلقی کثیر بکلمه ارادت و سعه در آمد
وفات وی بقول صاحب منبر الواصلین بتاریخ سیزدهم ماه ذی قعدة روز جمعه سال یک هزار
و شصت و هفت هجری است و مزار پیرانوار در اکبر آباد است از مؤلف

مرشد الارشاد شیخ دهم جهان پیر حق آگاه صالح متقی اکشت سرد سال چهل و نه از بده بن صاحب شرف
سید عبد الرزاق المشهور بشاه چراغ لاهوری قدس ستره از کبرای اولیاء الهام
مشایخ قادریه است و نام پدر عالیقدر وی سید عبد الوهاب بن سید عبد القادر ثلث بن محمد
عوث بالاپیر بن زین العابدین بن سید عبد القادر ثانی بن سید محمد عوث اوچی گیلانی است جامع
میان علوم ظاهری و باطنی و شرافت و کمالت و سیادت و شجاعت و سخاوت و خرد ارادت
و خلافت از پدر بزرگوار خود داشت چون متولد شد جزا محدودی حیات بود و فرمود که در خانه چراغ
پیدا شده است که خانه خاندان ما از نور گردد پس از آن روز خطاب چراغ شاه خطاب شد و آنحضرت
سیاحت بسیار کرد و زیارت حرمین الشریفین مشرف شده از مشایخ حرمین المحترمین فواید کثیر
و فیض وافر حاصل کرد و شاه جهان بادشاه که از معتقدان آنحضرت بود هر چند خواست که بگذارد
فرزندان ایشان دختر خود منسوب سازد و قبول نیافت وفات آن جامع الکمال بتاریخ
بست و دوم ماه ذی قعدة سن یک هزار و شصت و هشت هجری است و در لاهور متصل مزارات پیر و جده
خود مدفون شد و شاه جهان بادشاه روضه عالی بر مزار آنجناب تعمیر ساخت که مشهور است و دیده
محقق بن شاه چراغ پنجاه فرزندان وی که هفت کس بودند بسیار بزرگ صاحب کرامت و خوارق
بود و بتاریخ سیزدهم شعبان سال یک هزار و هشتاد و چهار وفات یافت از مؤلف

شاه دنیا شاه عجبی شده چراغ	رفت چون اواز جهان اندر جهان	گشت روشن سال حیاتش در دل
سید حق آفتاب عارفان	ایضا چراغ هر دو عالم بزرگان	چو روشن گشت اندر خلد عالم
عجب تاریخ وصلش جلوه گر شد	سراج الیقین قطب مشایخ	تاریخ وفات سید مصطفی
بن شاه چراغ از مؤلف	رفت چون مصطفی ز دامن	یافت از فضل حق کمال است
است تاریخ خلقتش سرور	سید مصطفی جمال نبوت	شیخ شاه محمد المشهور بالمشاهیر

قادری قدس سره از خلفای نامدار و باران غمخوار و عجبان ذوی الاقدار میانه پیر
 لاهوری است صاحب حالات و مقامات و خوارق عادات بود نام وی شاه محمد گنیش
 وی افخوند و لقبی لسان الله و نام پدر وی ملا عبدی مولود و موطن و کجمنه صنع ارکسان
 از مصنفات روستاق اقلیم بدخشان است از سقسنی بطلب حق از وطن برآمده در کشمیر
 رسید و تا سه سال در آنجا مانده روانه هندوستان شد و از لاهور گذشته متوجه اگر گشت و در
 راه از شخصی توفیق حالات میا نیز شنید و خواست که باز پس بلاهور آید لیکن همراهیانش
 نگذاشتند که بلاهور آید آخر در اگره رسید و بی شل مقصود باز پس شد و در لاهور آمده شرفیاسپ
 بیعت حضرت میا نیز گشت و در ریاضت و مجاهده و ترک دنیا از همه یاران میان میر ممتاز
 برین غایت که هیچ غلامی و خدمتگاری همراه نداشت و در خانه اش گاهی دیگر برانند
 و چهل و افزون نشست تا هفت سال تمام شب بیکس میگذرانید و یکس دم ذکر خفی می کرد
 و برهنه عشا نماز فراموشی نمود و در تمام عمر گاه پیشش بخواب آشتا نشد و گاهی حاجت غسل
 ضروری لاحق حال وی نگذرد و میفرمود که غسل اقلام بحالت نوم است و غسل غایت
 بحالت قرب زن من نه خواستارم و نه زن ازین سبب از غسل غایت اقلام پاک است
 و حضرت ملا شاه را در گفتن اشعار و حدیث و عارفانه بسیار شوق و اشتیاق و استعداد حاصل بود
 چنانچه دیوان ملا شاه از مشاهیر تصانیف وی است و چون تکمیل رسید در خرقه خلافت یافت
 در کشمیر وطن گرفت و آدازه کمال ولایت وی در انصافی عالم افتاد خلق خدا فوج فوج بمکتب
 آنحضرت حاضر شدند و مستفید گشت و وی مرجع هر چهار خلفای راشدین خاتم النبیین بر مجلس
 فرمودی ازین سبب مردم قوم کشمیر متزعزع وی برخاستند و بار آده هزار و هشت و نزارع
 در مجلس می آمدند اما بامداد آبی هر کسی که در بر می آمد تا بی می شد و یکیشم ظاهراً بریدار و از
 سیدالابرار و اصحاب کبار و زیارت حضرت غوث الاعظم مشرف میگشت ازین سبب نیز از
 هزاران بیکه نقد و دینار از اهل برکت داخل فرقه اهل اسلام سنت جماعت میشدند و میر
 ابن خاندان تاهال در کشمیر حجت نظیر وجود اند و صاحب سید و اراکله در سکنه الاولیاء
 میر میاید که روزی مراد مسئله رویت من مشکلی بوقوع آمد و منبهم سخت بخاطر سید خواستم

نقل است که چون حضرت شیخ الریحان اراده نمیکرد مزار دالیه را چو خود کردیم بسیار فرمود
 که کاغذ فرود خراج عمارت روهه منوره نویسن برقم عمارت قایم کن که همدا در خراج بیکبار پیشگی حواله
 تو کرده آید مزاری العزیز کاغذ طیار ساخت فرود خراج بقدر چند هزار روپیه نوشته بخدست آورد
 و آنحضرت چون کاغذ را دید اسب عطا برداشت و فرمود که از مطاوع بهستان چهار بر صلاصه از خزان
 موجود یافته برداشت و شمار کرد مطابق بقدر فرود خراج خویش یافت نه کم نه زیاد بود چند روز
 باز مزار بخدست حاضر آمد و عرض داشت که آنروز در تحریر کاغذ تکمیل عمارت منسوب بود که خراج
 سفیدی روهه منوره درج کاغذ نوشته داشت زیرا دیگر در کار است تا کار با انجام رسد فرمود که آنروز
 بموجب کاغذ نوشته تو آنچه از غنیمت عطا شده بود حواله تو کرده شد حالا شرم میدارم که باز مکلف
 حال ملا یکان ملا اعلی شوم الحال بن خراج از جای دیگر بمرسانده خواهد شد و قات آن
 جامع الکملات بقول صاحب تذکره حضرات حجره تاریخ منزه به بیع الاول سال یکم از وراثت است
 و مدت عمر بخانه و نه سال مزار بر انوار بقیام جبهه واقع است از موقوفات چون صحنی از دینار خدشت
 رحلت آن شاه معصوم سعید خان صفی الله و علی محتشم هم صفی الله محمد دوم سعید
 شیخ حاجی عید الجلیل قدس سره از عظامی خلایق خاندان قادریست و مرید شیخ
 رنگ بلادل دوی مرید شیخ ماد بود و مرید شیخ حسین لاهوری است صاحب مقامات
 بلند و کرامات است و روهه عالی قدم رسول صلی الله علیه و سلم که در لاهور بزرگ بی دروازه
 تعمیر کرده دوی است دوی قدیم مبارک حضرت شاه رسالت علیه الصلوة و التحیت را که از چند
 پشت در خاندان دوی بود در بختاناد و گینه عالی تیار کرد چنانچه بالای گینه بختاناد و عبارت
 سزنی تحریر است که این قدم رسول اول نزد شیخ مسعود و آذوی بدست شیخ سالم و آذوی
 بدست شیخ مسلم و آذوی بدست شیخ عاقل و آذوی بدست شیخ جابر و آذوی بدست شیخ ابرار
 و آذوی بدست شیخ اسعد و آذوی بدست شیخ لطف و آذوی بدست شیخ و آذوی بدست شیخ
 طیب و آذوی بدست شیخ مجید و آذوی بدست شیخ حبیب و آذوی بدست شیخ جمیل و آذوی
 بدست شیخ جمیل و آذوی بدست شیخ سیاح و بسیار کرد و بهشت ابرار بارت و مرید شیخ و شیخ
 و شخصی عظام رسول تباری بود اگر کمال بسیار داشت و در لاهور و سمرقند و نیز از راه حج

کعبه کرد و برای حصول تخصص آن شیخ بوی شخصت نداد و فرمود که بمجلس هفتاد و پنج نفر از بزرگان و اعیان
 یثرب یک بنوختشیدم او گفت که مرا علامه از حج مشوق آستانه بوسی سر در کائنات
 علیه السلام و اهللوة بسیار دامنگیر حال است اگر اجازت شود عین عنایت شما است^{۱۷۳} فرمود که آن شب
 در اینجا باش فردا اگر مرضی تو شد اختیار باقی است چون شب شد علام رسول در خواب بر
 که اول در بیت المنیر رسید و حج کعبه بجا آورد و از آنکه در مدینه منوره مشرف شده بزیارت
 روضه منوره حضرت شاه رسالت علیه الصلوة والسلام ممتاز شد و هجوم بسیار که در آنجا جمع است
 ندانید هر که حج در زیارت علام رسول مقبول شد چون بیدار شد بهانوقت بخندست حاضر آمده
 سر در پا آورد و مرید شد و آنچه که داشت براه خدا صدقه نمود و از همان مال حلال که در مدینه علیه
 قدم رسول صلی الله علیه و آله سلم گشت و وفات شیخ جمیل در سال یکینزار و هشتاد و دو بود
 سلطنت اورنگ زیب عالمگیر بادشاه بوقوع آمد و در راه منور و فضل روضه قدم رسول است

از وفات جمیل آن جمال جمیلان^{۱۷۴} | چو جایان در غلبد به قال قبل | دم رحمتش گفت عشق آستان
 در باره محبوب شیخ الجمیل | حاجی محمد با ششم گیلانی قدس سره از سادات علمای

گیلانی و کربای مشایخ قادریه عظیمه است نسبت آبایی وی بچند واسطه پسند محمد غوث جلی
 ادبی گیلانی میرسد بدین طریق که سید محمد با ششم بن سید صفوی علی بن سید بدرالدین بن سید
 اسماعیل بن سید عبداللہ ربانی بن سید محمد غوث قدس سره سید سید سید سید سید سید سید
 سال عمر داشت و دوازده سال در سیر ملک عرب و عجم و شام و عراق گذرانید و در حلب وفات و زیارت
 مرآت المسالک بن محمد جلی بزرگوار خود مشرف گشت و از صحبت بسیاری از مشایخ عظام مستفید
 مستفید گشت بعد از آن بلاهر آمد و مقام کرد و قبولی عظیم یافت و ثانی کثیر کلمه ارادت و در آن آفرین
 جویندگان با محمد الحرام دقت چارگه ای و بزرگوار سال یکینزار و هشتاد و هفت حیرت من پیوست دلاهوری و چون

از وفات شد چو از دنیا بفرود آمد | سید با ششم دلی مقتدا | سال تریلیش بسوزد عیان
 با هتاسب با ششم قطب صفا | سید سرور دین حضور دلی لاهوری قدس سره

از صدر بزرگ و متقی صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند بود و نسبت ارادت حضرت
 سید جان محمد حضور داشت که بزرگوار و مرشد وی بود و از عمد سید محمد و محمد دلی تا سید

سرور دین که است رسول نامی تاجا بر پشت در خانه ان این حضرات قائم ماند و صدر ابا طالبان
دیدار رسول الله صلی الله علیه و آله مشرف بزیارت شد و وفات سید سرور دین بموجب
شجره اولاد سید جان محمد صفوری بتاریخ است دیکم شوال روز جمعه در سال یک هزار و یکصد و بیست
و هزار و نود و نوار در لاهور در روز دهنه عالی پیر بزرگواروی است از مملکت | جواد دنیا بزرگواروی
جناب سرور دین شیخ نقی بن | ای تاریخ و حشش بر فیض است | اگر سردار سرور سید الدین
سید محمد امیر قدس سره از سادات جمیع النسب گیلانی است داد اولاد سید باول شرف
قلندر جان نشین سید سیف الرحمان بن شاه محمد مقیم محکم الدین نقی ای اهل باریت باد شاه کشور
ولایت هادی شریع طریقت عارف معرفت بود و بعد وفات سید الرحمان بر تخت سجادگی
نشینست که سید سیف الرحمان سواد چهار دختر اولاد فرزند داشت و صاحب تذکره
حضرات مجره میفرماید که شیخ اشرف لاهوری که صاحب عوالت ساسی آتقی بود یکی از اجله امر
عالمگیری شده خواست که دختر شخصی از روستا قوم که کمر ساکن بجا نیاید که در حسن جمال شهره افتاد
بود و نکاح خود در آورده و دختر منظور نداشت و ازین سبب انکار کرده و خواست که قبل از آنکه
نکاح دختر شیخ اشرف بوقع آید دختر را بنکاح شخصی دیگر از خاندان کرام مشایخ یا سادات
دهد بدین اراده بجهت سجاد نشین مراد حضرت گنج شکر و غیره این درخواست پیش نهاد بکن
بخیال مال انوشی و خوف جاد و چشم شیخ اشرف منظور نکرد که سید محمد امیر التاجا پیر و دختر قبول
و دخترش را بنکاح خود در آورده شیخ اشرف با ستاع این حال بجهت عالمگیری باد شاه بجهت خاطر خوا
خواه شد و حسب الطلب عالمگیری سید امیر در دلی تشریف برد و بدینون شریفی این شهر نیز تشریف آوری
آجناب به باد شاه فرسیده بود که مریدی از مریدان آنحضرت که پاسبانی باد شاه قرار بود بگذشت
ما هز آمد و عرض کرد که باد شاه بلحاظ و قاطع داری شیخ اشرف بکن شمار داده دیگر دارد که شایان
شان شایسته از عیوب ترسانم و بخواهم که کار باد شاه همین شب با تمام سلام اطا اطا العار نام
با ستاع این معنی حضرت شاه دل آگاه فرمود که باد شاه پاسبان بخل خداست لطیف است که چون
نخواهد گذشت و اگر تجاوز کرد از خدا خواسته ام که پاسبانی او دیگر برافروخته آید پس آن پاسبان خبر
تشریف آوری سید امیر عالمگیری را به باد شاه با اطلاع این شیخ اشرف دلی که دختر شایسته

میگویند داشتند فرمود که از امر و بیرون شهر بجا بیاورید سید میردعی علیه السلام شریفین شود تا
 انفصال مقدمه بلا طلب حاضر حضور کرد که در سرشته عدالت و حکم شرع مقدس علایت داری
 آحاد از مصاحبان نخواهد شد شیخ اشرف السید انتقال مقام که موجب بر باد می عزت او بود از خود
 نسبت دست بردار شد و حضرت سید ظفر و منصور و الهی تشریف بوطین خود آورد نقل است که چون
 محمد میر حندی در دلی قیام پذیر شد و آوازه کمال و ولایت آنحضرت در آنوقت عوام افتاد و در
 بادشاه تیر باراده زیارت آنحضرت سوار شد حضرت میر از اراده شاه عالمگیر بنور کرامت حاضر شد
 به بهانه فرج حاجت در بیت الخلا تشریف برد و از آنجا غایب گشت بادشاه چون غل خیز گشت
 انتظار تشریف آوردی آنجناب از بیت الخلا میگرد آنفریز ندر گسترین آنحضرت سید نور محمد و باب
 اشارت اشارت رفت وی بر دروازه بیت الخلا رسیده آواز داد چون هیچ اشارت اشارت
 نشد و نشست که در بیت الخلا تشریف میدارد و آنجناب بادشاه رسانیده بادشاه بی حصول زیارت
 و این وقت فرزند آنحضرت چون توجیه آنحضرت معروف شد و تلاش بسیار معلوم کرد که حضرت میرا لای
 ینا حضرت قطب الاقطاب که بلا شطرب شاه شهر است در هوا ایستاده است سید نور محمد و باب
 ارشاد کرد که قول آغاز کنند چون قول آغاز شد و سبحان مبارک در آمد و در تشریف آنحضرت که چون
 از حجره ردانند دلی شد شب در منزلی فرود آمد و همه هدام بخواب افتادند و شخصی از همدان بخبر حضرت
 و پایی مبارک میاید ناگاه دید که بطرف پای آنجناب شخصی بصورت عجیب و هیبت غریب با قامت
 دراز ایستاده است خادم پرسید که یا حضرت این کیست که در درگاه جانا حاضر شده است خادم
 که ترا یارین چه کار برود و در خواب شوخادم بخواب رفت لیکن سید به هیبت ترس خواب کرد چشم می
 میگشت بار دیگر بوی بر داشت و همان جواب یافت چون شب منتهی شد علی و صاحب خادم
 بیدار آمد و دست بسته از حال آن شخص استفسار نمود فرمود که او بادشاه همدان بود و مرا
 میگفت که اگر شاه شود سلطنت عالمگیر را بر منم اما اجازت ندادیم و کار خود متعلق بخدا
 جل جلاله داشتیم وفات سید محمد امیر تاریخ است و هفتم جادی لثانی سال یک هزار و یکصد و سیست
 از مؤلف شد کشت جو میرا لای طرف تر سال اول تشریف آنجناب حقیقت است که
 محیی میر حق جلال گزید شیخ حاجی محمد قادری المشهور بنوشته است که پیش قدم سید

از عظامی خلفای سلیمان بن داود صاحب جذبه و صحرای مجتبی عشق شوق و
درد دریا منت و تقوی صاحب عبادت والی و لایزال خوار در استقامت و فتای طریقه
نوشایه قادریه است در خدمت فاطمه بانو دستان ارجمند داشت پدر عالم بقدر حاجی علاء الدین
عابد بزرگ و هفت حج گذارده بود و الله با چهره خوبی بی جویی در موضع گلیانوالی سکونت میداد
و چون بی بی جویی بوی عالمه شد پدر حضرت نوشاه را اتفاق سفر به بیت الله افتاد بوقت حضرت
بابلیه خود تاکید نمود که فرزند بی که در لیل عفت است مقتدرای زمانه و فردی گمانه رود کار خواهد شد
چون بوجود آید پرورش تربیت و سعی موفوره بکار برسی من بعد شاه سلیمان از مسکن
خود نزد بی بی جویی آمد و بشارت داد و در باب تربیت فرزند تقید نمود و چون متولد شد
باز شاه سلیمان تشریف آورد و نوشاه را در لیل مبارک گرفته عنایت با کرد و بار چاره خود و جگر
بوی پوشانید و برفت و منقول است که چون حضرت نوشاه هجده ماه رسید پدر در مهر خفته بود
مادرش آمد و خمیر میکرد ناگاه زن همسایه که از واقف حالان بی بی جویی بود در رسید
و نزد یکا آمد چادر از روی مبارک برداشت و خواست که در لیل بر دارد و ناگاه دید
که ماری سیاه از سر تا پا حضرت نوشاه پیچیده است بر سید و فریاد برآورد بی بی جویی چون
فریاد شنید نزدیک تر آمد و بجانب فرزند نگاه کرد و هیچ ماری نیافت متعجب شد درین اثنا از گوشه خانه
آواز آمد که این زن بکالت پلیدی جنب خواست که دست بحکم دوست ما برساند ازین سبب
او را ازین امر باز داشتیم دیگر هیچ جای حیرت نیست بی بی باستماع این آواز از ان استفسار
کرد و می اقبال کرد که در بینه قاتل بکالت جنب بودم نقل است که چون نوشاه گنج بخشش
همه پنجگانی رسید پدر بزرگوارش از سفر که باز آمد و در بعضی حافظ و قاری بخواندن قرآن
تفویض نمود که در چند ماه قرآن حفظ کرد و بعد کیسال شیخ اسماعیل برادر عالم بقدر نوشاه متولد شد
و چون شاه هجده سالگی رسید در کنینا و هجعت اقربا بمنوده در غیستان نازل باریجا نمیکرد
عظیم بود تشریف برد و بنزد پدر بیاخت شوال گشت به الدین جید شوی تمام در انجا رسیدند و بهر شکل
نزد خود آوردند و موضع نوشهره بخانه یکی از بزرگان وقت که خدا نمودند و وی سکونت نمود و در
موضع نوشهره اختیار کرد و مدت شش سال تمام مشغول با ایستاد و دیار حق میگذاشت تا تمام نمود

نوشته تملکات قرآن مشنول و شیخ محمد حیات صاحب تذکره نوشاهی در کتاب خود میفرماید
 که چون اقامت نوشاه عالیجاه در موضع نوشهره که موضع مشنول و بجود قرار یافت روزی
 شخصی بگوشت حق نبوش در سائید که ملا کریم الدین لکن موضع چوکالی بخدمت فقیر روشن ضمیر
 که در موضع بهیلوال متعلقه پرگنه بهره میباند رسید و فائده عظیم برداشت و از مقبولان حق شد
 اگر شما هم در اینجا تشریف برید خالی از فائده نیست پس حضرت نوشاه بر پنهانی ملا کریم الدین فرستاد
 رسید و بخدمت شاه سلیمان حاضر گشت شاه سلیمان چون میفرمود ای جوان بسیار انظار داد
 بیا خوش آمدی که خانه ما فائده است و هر چه نزد ما است امانت شما است پس مرید خود کرد
 و نزد خود جای داد و تکمیل رسانید و بدین غایت سائید که شاه سلیمان فرزندان خود و تاج محمد
 و رحیم داد و دیگر مریدان و خاندان خود را برای تربیت و تکمیل حواله وی نمود و خطای شاه
 گنج بخش محاسب شد و فیروز از تذکره نوشاهی منقول است که اگر چه بزرگان نوشاه عالیجاه اشتها
 بقوم گلگویی داشتند اما در اصل گلگو نبودند بلکه از قوم ککرو حال بودند و بسبب اشتها ایشان بقوم
 گلگو ایست که کسی از بزرگان آبخواب بوقت راج و سرداری عشق مجازی و دختر گلگو
 زنیفته شده از خاندان آواره گشت و بمخله گلگویان شده یکسب گلگویی اشتغال نمود و من بعد از
 عشق مجازی بمنزل حقیقت رسید و از اولیای حق و عاشقان خدا گردید از آن روز در بزرگان
 آبخواب در هر یک بیست بزرگی صاحب لایت بوجود می آمد چنانچه عم بزرگوار حضرت نوشاه شیخ
 رحیم الدین بسیار بزرگ و عزیز الوجود بود و کبر برادر خود علاء الدین پدر آبخواب بطور پیشین
 گوئی خبر داد که ای برادر من می بینم که بخانه تو فرزندی بوجود آید که بادشاه ظاهر یا بادشاه باطن
 گردد و منقول است که شخصی ساربان الهیه خود را که نایب بود برادر و داد اسیر شفا بخدمت آن
 محبوب کبریا حاضر آورد آنحضرت الهیه او را بر سر خود نشانید و فرمود که چشم بکشا و بجای بیای آن
 زن چشم بکشا و در حالتیکه پنهان بود و حافظ امور می خیره نوشاه و الاجاه میفرماید که روزی
 بخدمت حاضر بودم که در دل من گذشت که برادر حشر چه قوام فرقه فرقه خواهند بود و سرگردان
 آن قوم را علماء خواهند داد و هر فرقه زیر علم سرگرد و خود خواهد بود آیا این سلسله راست است یا
 چون شب بخواب دیدم که قیامت قائم است و هجوم خلق بسیار و علمای ایشان بنظر می آید

مستطاب آن علمی بلند تر دیدم و گفتند که این علم غوث الاعظم محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی است
چون علم نوحاه عالیجاه تلاش کردم حیرم که زیرا آن علم آنحضرت بایاران خود بر تخت بلند
نشسته است چون برادر فرمود که بیافشین که جای که نوزیرین علم است چون صبح شد حرکت
حاضر شدم و هنوز خاموش بودم که پیشتر شده فرمود که حافظ این مسئله بودم که حضرت نصیب علمها است
و همان طور که دیدی بطور خواهر پیوست و نیز در کتاب تذکره نوشاری مذکور است که شخصی
چون نامی جاکم آنحضرت در موضع ماهوکی میان روزی عرض کرد که اگر آنجناب در منزل
من تشریف برید موجب ظهور نیک است استعجالی و قبول شد در آن گردید چون موضع ماهو
از دوشه بفاصله دو کرده و وقت عین نماز عصر بود بایاران بر آدای نماز عصر عرض کرد و فرمود که در
زمین جیون حجام رفته خواهیم گذرانید بایاران خاموش ماندند و دانستند که تار سیرن به مقام بود
آفتاب غروب خواهد شد و نماز وقتا خواهد گردید اما چون در آنجا رسیدند آفتاب بهمان مقام بود
که بود تا دید در آنجا آرام یافت و هیچ خیال گذاردن نماز نبود و آفتاب هم از آن مقام تجاوز نکرد
پس از آنجا بر زمین جیون حجام رسید و بآدای نماز پرداخت چون فارغ شد بایاران خود خطاب
گشت و فرمود که ای یاران خدا عزوجل و جلالت را بنده گان انکه اگر آفتاب و ماه تاب بگویند
که ایستاده باش چه محال دارد که از جای خود حرکت کند و نیز تذکره نوشاری زبانی شیخ
تاج الدین فرزند حافظ عموری که نواسه نوحاه عالیجاه بود منقول است که شبی حضرت نوحاه در خواب
استراحت بود و بایاران بخیرست نشسته بودند که ناگاه از زبان مبارک برآمد که فرزند زینب دوست
مبارک برداشته و گفت بنود بایاران ازین راه آگاه بودم چون پنج شده به اتفاق استقامت
حال این راز نمودند فرمود که معلوم خواهد شد بر صاعقه نگذاشته بود که شمشیر نامی بود که در موضع پانزده
مربع آنحضرت بخیرست حاضر آمد بوسی فرمود که چه دهری شب بخیر گذشت عرض کرد که از تو میوه
حسن و جان بخشی شد و تفکر که که امشب در خواب بودم که دشمنان بقصد کشتن من آمدند و هجوم
کثیر نموده بخویش نمودند که اول چیل یا پنجاه کس بر موضع پانزده وال تاخت نمایند مرا با همراهم
و بنال خود کرده بیرون آرند و دیگر همراهم ایشان بیرون دید و کین گاه ایستاده باش
و بار اتفاق هرگز مرا قتل رسانند چون تاخت بر دیده آورند فرار نمودند و من با همراهم خود

بیرون ده رفت بسبب تاریکی شب از هر گریه افتادیم پس از آنکه از او دم که عمر بیان من کردم طرف
 آن دشمنان که در کین گاه بودند مرا آواز دادند که این طرف بیا ای نشان را همراهیان خود پنداشته
 با نظرف دفع چون نزد یک ای نشان رسیدم نیزه و شمشیر گرفته بر من حمله آوردند در آنوقت در اختیار
 از زبان من نام حضرت نوشاه برآمد دیدم که آنحضرت بذاست بابرکات خود در آنجا نشیبت آورد
 چون مشرف به دربار شدم از خود بگو و شدم چون بهوش آمدم اثر می از معاندین ندیدم ^{نکست}
 که روزی زمینداران قریه سنبال شکایت کم ذرا عتی و خسته حالی و گران جمع عامله سرکار بقدر
 دو هزار روپیه بود بخیر است آنجا بیا کرد و فرمود که چه قدر جمع قریه خود بخیر بیاید عرض کردند که اگر بخواهیم
 مقرر گردد و بسیار سهولت است فرمود که نه مصدر و چه جمع مقرر خواهد شد انشاء الله تعالی بجا بیاید
 روز صبح لایور و وهری ده را طلب کرده جمع ده مصدر و پیه تمام مقرر ساخت ما چو در برابر من
 خود یکبار روپیه بکنای ده ظاهر ساخت چون این خبر بحضرت نوشاه رسید چو وهری اهل کج و ترمو که
 که مصدر و چه جمع سانبال بر لوح محفوظ نوشته شد و خبر اکیترار روپیه ظاهر کنی چو در شهر منده شد
 قبول نمود و نیزه نکرده نوشاهی است که چون عادت حضرت نوشاه عالیجاه آن بود که اگر چند فقرا
 یا مساکین در مسجد جمع میشدند آنحضرت برای گذاره قوس ایشان این تبریر میکرد که اول ما حضرت
 از خانه خود میگرفت و برای یانی از تمام ده بذات بابرکات خود که الی میکرد و بقدر گذاره طعام
 مسافران جمع میساخت روزی برای گدای در موضع تشریف برده بود چون بر دروازه خانه
 مسی مستی نایکچر رسید و طعام خواست زن مسی که مسکی محض بود او ترا در بران خود نهاد
 و جواب داد که یا حضرت امر و خانه ما آر و نیست آنحضرت از آنجا برگشت و ران آن زن آورد
 که در بچید هر چند چهره کرد و نزد و زور نمودند جدا نمیشد و نه نکست آخر کار شوهر آن زن مکار
 بحالت زار و نزار بخدست نوشاه و الاجاه حاضر آمد و عجز و نیاز بسیار کرد و برود که زن تو
 قلاص خواهد شد بیا بچه خلاص شد و قلاص حضرت نوشاه بقول صاحب تذکره
 نوشاهی در سال یکبار و یکصد و نصد و نصد بخرنی در عهد سلطنت او رنگ زیب عالم گشت ^{نکست}
 حضرت شاه باکمال از فرمان بان چون یک جوان از پیش او گذشت ^{نکست} و چون یک جوان از پیش او گذشت ^{نکست}
 باز سال الحال آنجناب ^{نکست} و چون یک جوان از پیش او گذشت ^{نکست} و چون یک جوان از پیش او گذشت ^{نکست}

در شست های آنرا فروخت نمودند از راه بزرگ خلیج امیر خیال سبیل کشیدند و ذیل ایشان نیامد
 و در دهنه مقدسه هم که بهار است سنگ قهیر شده بود و سکمان سنگین دل تخته های سنگ را از رو هند
 مقدس کنیده و دهنه مقدس را منهدم کردند و در دهنه مقدس
 شد چون از دنیا می دوانند در جهان | قبله دین فاجعل الله عملهم خیر | نیز زیبا اصفیا فاضل بخوان
 عاقل فاجعل الله کتبهم خیر | بار قطب المشرق فاضل کن بیان | خواجه محمد فضیل قاضی قوری

نوشاهی قدس سره از کبار اصحاب و اعظم احباب حاجی محمد نو شاه است و در کابل کشته
 داشت و بطلب خدا دارد و هندوستان شد و چندی بنو کبری عالمگیر اشتغال نمود پس این ترک
 علایق نموده بخیرت حضرت نو شاه رسید و مرید شد و غایت سوز و گداز و جد و جود و شوق و ذوق
 و جذب بهم رسانیده بعد کسب خرقه خلافت یافت به بطن خود شرف ترخیص یافت صاحب
 ترک نو شاهی میفرمایند که خواجه فضیل در کابل بملقب بملقب و بود بدین باب که اگر فاسق را
 بنظر فیض اثر می بیند از آنرا ولی و اگر مرده را بخندش کند و در دهنه زنده می شود و اگر نظر عبرت
 بر زنده افکند می بردی نقل است که روزی چند دهقان کابلی بنظر امتحان کرامت و
 شخصی زنده را بر چارپایی غلط اندیده مرده قرار دادند و جنازه او برداشته او پیش آنحضرت گذارند
 خواجه بنظر آنکه ادای نماز جنازه فرستد گفت نه است همراه جنازه شد چون موقع ادای نماز جنازه
 رسید خواجه را نام کردند و بمردی بلی ایما رفتند و که چون خواهر بکسیر آغاز کند بر خیزد و گوئی که توبه
 موجب شادمانه شده ام و با جمله خنده و دستخوابیم که در غرض چون تکبیر گفت فاضل ارواح روح مرده
 جمعی قبض کردند و بر رخاست همه حیران ماندند و سرور بامی شیخ آورده اظهار حال نمودند و التماس
 آوردند که حال این مردم باز زنده گردد قبول نفرمود و گفت چنانچه آفتابها هو کاین نقل است
 که در باغ بادشاهی کابل قطعه کوهی از بالای کوه بفتاد و کسی را یاد می آن نزد که او را بر دارد آخر
 باغبانان بخیرت خواجه آمده درین باب میروند و خواستند خواجه در باغ تشریف برد و در کوه
 پاره کوه کرده نفره الا الله بر آورد پاره کوه پاره پاره شده بهوش شده و از آنجا دورتر پاره کوه
 بفتاد و زمین باغ خالی شد حاکم کابل چون از چنین کرامت دید همه باغ نیز خواجه نمود و
 نظر بست که چون خواجه فضیل برآمد مسرت و مدبرش جام محبت میماند و حکم لایق به حاکمان

چون خواجه از دنیا می دوانند در جهان

و انهم شاکری اکثر اوقات فراغ این نیاز هم از وی ترک کرده میشدند ازین سبب علما کمال شکر
از وی میشدند درین باب فتویٰ ارقام نموده خواجهر را نزد خود خواندند و گفتند که ترا خواند
نماز فرض است اگر خوانی حدیث شرح بر تو جاری میکنم فرمود که نازنی و من جایزه نیست پس علما
برای وضو بطلبیدند و خواجهر وضو کردن مشغول شد چون آب بر دست خواجهر ریختند آب دستها
خواجهر روان نمیشد و چنان خشک میشد که گویا بر آتش افتاده باشد فرمود که هرگاه که آب بر اعضا
روان نگردد وضو درست نیست ازین سبب من معذورم آخر علما دست از خواجهر برداشتند
وفات خواجهر بغضیل باقوال صحیح در سال یکمیزا و یکصد و یازده دیاد و از ده چهارم شش هزار و

یاد کابل است از ولادت	خواجهر دین فقیل و اصل حق	شد ز نیاجو در بهشت برین
رحلتش بست عارف سرست	نیز فراغت و اصل برین	باز فرما کرم اخیار

سال تیریل آن شش حق برین	شیخ رحیم داد قادیانی قدس سره پسر بزرگ پیران
-------------------------	---

شاه سلیمان قادری است متوکل مصاحب علم عالم جامع اوصاف و کمالات پد و بوفات
شاه سلیمان بخدمت حضرت نوشاه عالیجاه تربیت و تکمیل یافت لفظی است که شیخ رحیم داد از آن
بخدمت نهایت داشت و یاس لقمه بجدی بود که سودای لقمه حلال که از دست خود پدید آمد کرد
نخوردی و پوشش وی یک چوبند و یک چادر و یک دستار سفید یک عبود که قیمت تمام پانچا
بر و روپیه هم نمی اندید و از محمد شفیع نیره آبنما منقول است که وقتی شیخ رحیم داد در اعراس
خبر پوزه کاشت کرد و یکی از فرزندان خود را بنگارانی زراعت مامور فرمود شخصی سپاهی را در آن
شده خواست که خر پوزه بگیرد صاحبزاده مانع آمد سپاهی تاجیه بر روی صاحبزاده زد و خر پوزه بتر
صاحبزاده نالان و گریان بخدمت آمده احوال ظاهر کرد و فرمود که عبید کینه را در اندامی کرده
خواجهر یافت چون شب شد سپاهی را حلقه زد و داد که دیوانه شد و پیش هر یک
کس میرفت و هزار الحاج میگفت که برای خدا چادر یا پوشش بر سر من بزنید تمام شب او را
بهین حال گذشت چون صبح شد متعلقانش بخدمت شیخ آمده بعد مستفق پیش معائنات
کنانید و سپاهی بخال خود باز آمد وفات شیخ رحیم داد در سال یکمیزا و یکصد و یازده
هجری است دفن ازبدر الوار در موضع بیلا و ال مشغول بخدمت شاه سلیمان است از ولادت

مشایخ کردی ترمین است در علوم ظاهر صاحب فتوی در علوم باطن بل ارشاد بود در دعوت
اسامی الهی و نظام ارشاد و خلافت و ادعیه انور حکم حکم داشت نقش مبارک می گویی خط
نرفتی و هر چه که از زبان بزرگوارشان فرموده همانطور رویت می کردی که اسامی و خوارق بی افتاد از
بطونیت که نزد ایشان شیخ ترمین هر قدر که نوشته ها بر می ری باطنی و نفسانی گشتند و در کمال
آلاء و احادیث الهیه پششت اسامی پیران کبار و بی اختیار در اسطوره حضرت شاه محمد قزوینی که از آثار
قادر و دشتقاری میرسد بدیناری که شاه محمد رضا قادر می شمرند قاضی شیخ محمد فاضل الهی
و دمی ترمین شیخ اردوباد و دمی که آبادی و دمی شیخ محمد جمال و دمی که ترمین و دمی که ترمین
زین العابدین شیخ قوی ترمین شیخ عبد الغفور قوی ترمین شیخ حمید الدین ترمین قوی ترمین
محمد قزوینی که الیاری قدس الله سرهم است و قاضی حضرت شاه رضا باقر الیه السلام
دوازدهم چادی الاول سال یک هزار و یکصد و شصت و هزار اند و این اسامی از اسامی

از دار قاجار حضرت	آن شاه رضادلی و الا	اول گفت که قاضی محمد	تاریخ وصال او چه زیبا
محمد جهان مبارک	مادی ازین رضا	شیر محمد صالح	قادر و دمی نوشاهی

قدس سرور از سادات عظام و شرفای کرام و یاران کبار و مجانب و مخلوق و خلایق با و قادر
ندام تا در حضرت حاجی محمد نوشاه است و عنایت حضرت شاه بر آن عالیجاه زیاده از حد بود و قاضی اکثر
میرسد که عرف و دوس طلبد قدر از دما بهشت صادق اند از یکی محمد صالح و دمی شیخ محمد صادق
چشمه دهمین دوس بهره وافر و فیض کامل از ابا افتد و قاضی محمد صالح بنجول صاحب مدرسه
نوشاهی در سال یک هزار و یکصد و شصت و هجری است و در از انوار و چاک ساد که از اجرات خود

بجانب با فاصله و کرده است	واقع شده از سواد	شیر ازین دنیا بود	در سید برین
شیخ صالح مقتدر	دو جهان	طریقه سال	کشت شیخ الادب صالح عیان

شیخ صدر الدین قادری نوشاهی قدس سرور از قریب آن عالی نشان و خدام
بازندگان حضرت نوشاه عالیجاه است حالات عجیب و مقامات رفیعیه ایشان و حضرت نوشاه اکثر
اوقات در دعوت و دمی از دمی که اگر در روز و شب است و در میان ما و صدر الدین و فرخ باطل باشند
یقین کلیه می که در الدین با پدر و فرزند و از آن زمانه با پدر و شیخ با پدر و شیخ با پدر (که از آن سگی)

و چون به شد ساعسی نگذاشته بود که ابرینید انگشت و باران رحمت شمع شد چون پاچات شیخ
 برگشتند مردمان التجا آوردند که اندرون حجر و تشریف آرد برخواست و اندرون حجره آمد باران
 بهم موقوف شد حاضرین غمگین شدند فرمود که اگر بار دیگر باران مطلوب است بیرون میرود پس
 بار دیگر بیدار رفت باران آغاز شد همچنین سلسله بار اتفاق اند و رفت افتاد چون باران از کشت
 باران میرشدند شیخ از میدان برخاست و اندرون حجره آمد و باران هم می کشید و در کشت
 که ملا غازی مرید شاه سلیمان شیخ رحیم داد پسر کالان شاه سلیمان از تاج محمد و زیاده بخت
 داشت و وقتی به بیست و نه آهسته آهسته فیما بین بر دو صا جزا و برادران قفقز تکرار واقع شد ملا غازی
 که حامی شیخ رحیم بود و بدین عزور که شاه سلیمان او را بشمار عزیز میداشت بفرزندی یاد میکرد و
 از زمین برداشت و خواست که بر تاج محمود و زنده حاضرین بمافتنه پیش آن مرد در آنوقت تاج محمود
 فرمود که از خدا خواستم که هر است مالیکه چوب برین بر داشتی دستهای تو شکسته شوند و تا هشت ماه
 بیمار مانده میری و اینکار شدنی است و درین کار حمایت رحیم داد و خطاب فرزندش شاه سلیمان
 سخاوت انداخته تا باریز ملا غازی برای در کنا نیدن غله خود بر سیرایه دریا میرفت تا گاه شری
 دلبر است از عیب پنداشد و بوسی ملا غازی روندا و از مردم بهر بیانش در گذشت نزد
 آمد و هر دو دست وی به چوبهای خود گرفته به چوبه تکه شکست بعد از آن گذشت بر پشت پس
 ملا غازی بهمان بیماری تا هشت ماه بیمارانه من بعد وفات یافت و صاحب تذکره نوشت
 از زبان شیخ آفتاب صاحبزاده شیخ تاج محمود نقل میکند که وقتی شیخ محمود در موضع پانزده
 بر جای کجالت خدیب و بهوشی نشسته بود که جمله عروسی نوکر خدا از آزاره گذر کرد چون پیش
 بنایت حسن بیست و عشق دوست افتاده بود در آن حالت بچالان جمله فرمود که برده حمله بر واید
 که یک جلوه صاحب حقیقی از این تصویر است نفرینیم شود هر عروس باستماع این سخن بر آن شفت
 و زشتاها غیظ افکند تا غار نهاد چون قدری راه رفت عروس خود بنود از چالان بیرون افتاد و در
 شده بر خاک میفالتید و جامهای خود پاره پاره کرد و شوهرش از کرد و خود پشیمان شد و بخت
 آرد قایب گشت و غم و تقاضایه خواست فرمود که بر و عروسی تو باز بمال و صلی آسمان
 همچنان بوقوع آمد و قاضی شیخ تاج محمود در سال یک هزار و یکصد و بیست و هشت و بی در آخر

سلطان شاه عالم بن عالمگیر بادشاه قوچ	از ترمو لفت	اگر دوازدهمین در جنت
سالیان	سال اول	سال اول
مقامت محمود نایب	شیخ محمد	شیخ محمد
و شایع عهد و افضل ترین خلفای حاجی محمد شاه است	و شایع عهد و افضل ترین خلفای حاجی محمد شاه است	و شایع عهد و افضل ترین خلفای حاجی محمد شاه است
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب
و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب	و بعد از وفات پیر و شایع نایب

<p>وفات وی در سال یک هزار و یکصد و بیست و هفت هجری است از مولف</p>	<p>جوادی نیا بفرموده بی نوشت از جناب شیخ حسن آگاه خوشحال الحسین سالک شریف که در شهر امداد علی بن شمس خوشحال</p>
<p>حافظ بر خوردار نو شاهی قادری قدس سره فرزند عالمجاه و فایده من آگاه حاجی محمد</p>	<p>نوشاه است و صاحب زهد و ریاضت و دوق مشوق و دوق مجرب و سماع و تحقیق و ممان نواز بود</p>
<p>شعبه روز و خدایت استغراق و توجه الی الله میکرد زانند و خوارق و کرامت بسیار از وی بطور</p>	<p>آمدن نقل است که روزی حافظ بر خوردار را حضرت سیراب کردن زراعت خود بود که</p>
<p>از پیوسته نام زمیندار برای یکروز خرج چوب چاه بعاریت طلبید او انکار کرد و گفت که چاه من</p>	<p>خراب میگردد فرمود که انشاء الله تعالی خواب خواهد شد چنانچه همانروز عمارت چاه بستاند و باز</p>
<p>هر بار که تعمیر میکرد فایده میگشت و نیز درج تذکره نو شاهی است که روزی حافظ بر خوردار در حالت</p>	<p>استغراق در فناء مشغول بود و متفلسل آن دختر زمیندار را که چهره میسرند و چو چرخ</p>
<p>در سینه و در اسرار و در آن خنجر فروختند و حالت و حید طاری گشت و فرمود که اسی دختر با دیگر</p>	<p>همان سرود که در دفتر شرمناک شد و بار دیگر نگفت چون دختر خانه خود رفت بدو شکم گرفتار شد</p>
<p>بعد که بجا آمد نزع و او طالع اقبال میبخت فایده گشت آخر کار مادر و پدر دختر بمسجد رفت حضرت</p>	<p>حافظ حاضر شده مستزعی معانی تقصیر شد فرمود که او را بر تو بیار چون آوردند از شاد کرد</p>
<p>که همان سرود که در سینه میبخت بگو انشاء الله شفا خواهی یافت دختر چون سرود آغاز کرد فی الحال</p>	<p>شفا یافت وفات حافظ بر خوردار با قول شیخ در سال یک هزار و یکصد و سی و هفت هجری است از مولف</p>
<p>شیخ بر خوردار بر کارگاه انچه جواز دنیا بخت یافت حافظ عالم گویند تاریخ او نیز فرموده مستند از معتبر</p>	<p>سید عبد الوهاب بن سید سرور الدین بن جان محمد حضور الی هجری قدس سره</p>
<p>از سادات عظام و مشایخ ذوی الکرام بود و در زهد و تقوی شانی بلند و مقام ارجمند داشت</p>	<p>و در لایمور بیدایت خلق اشتغال می نمود خلق کثیر بوسیله حمید و سلسله سلوک هدایت شد</p>
<p>وفات وی بر روز جمعه تاریخ بیست و یکم شوال سال یک هزار و یکصد و سی و یک هجری است</p>	<p>و فرار در لایمور است از مولف</p>
<p>یکی از ذوی سالک شاه تفرید</p>	<p>دگر افضل مکل عبد الوهاب</p>
<p>شیخ محمد تقی قادری</p>	<p>دو تاریخ و حال دست در باب</p>

<p>بابی از اخبار جزیره و گویند که در آنجا لشکر سوره ملک تمام بود اندیش چار و بار و در آنجا سوره ملک تمام گردن شافقت و صاحب تذکره نوشاهی میفرایند که شاه با ششم را ششم پسر بود و یکی فضل الله و دهم محبت الله و سوم محمد سعید و ازین هر سه حضرت الله بعد از دهم بر جای شخصت فایم شد و وفات است و خواه با ششم در سال یک هزار و یکصد و سی و پنج سال</p>	<p>محمد شاه با شاه ولی است از مولفین خود از دنیا بردن برین پیر با ششم شاه عجموت سال تیر حاشی که در کابل سید احمد دله گاه شیخ احمد کیلائی قدس سره</p>
<p>از عظمی ساسی مشایخ قادریه اعظمی است و از عرب هند تشریف آورد و در نجاب قریب وزیر آباد دینی نام کوئله آباد کرد و در آنجا سکونت داشت نسبت آبامی کرم و سنی بخت واسطه حضرت عوث الاعظم قدس الله سره میرسد بنظر آنکه شیخ احمد بن سید عبد الرزاق بن تاج الحارثین نجفی بن شهاب الدین احمد بن علاء الدین علی بن احمد بن شمس الدین قاسم بن محی الدین محمد بن علاء الدین علی بن شمس الدین شهید بن تارمی بن سید احمد بن سید صالح بن ابی نصر صالح بن سید عبد الرزاق قطب الافاق بن حضرت عوث الاعظم رضی الله عنه وفات آن جامع الکمالات در سال یک هزار و یکصد و سی و شش هجریست که بهر ای شیخ عبد الکرم عباسی از دست سکهان نجاب شریف شهادت پذیرد و اولاد حق ومی در خانیور میان کوستان کوئله قبا این ملک کشمیر و آنک سکونت میدارد و سید یاسین شهید کرامت و بزرگی وی در اقصای عالم رسید از برادران دهم است از مولفین</p>	<p>رفت چون از جهان بگذرید شیخ احمد دله حق آگاه سال تاریخ حلقش سرور کنتم شیخ هند امین الله سید بدر الدین کیلائی قدس سره لاهوری</p>
<p>نام والد برزگوار وی سید علی بن حاجی سید با ششم است ولی وقت و فاضل متبحر و متوکل بود و درس میگفت و گاه گاه به عطا و هند مایل دینی هم بر داشت شیخ بود با عیش و بهیبت که در و بر او اهدیرا تاب کلام نبود و گذران قلندر اده داشت و سخن بی باکانه میگفت و محمد بن عبد الدین بن بهادر شاه بن عالمگیر بادشاه یک کمر رویه نقد با پسر اقطاع زمین بود جا که نذرانه آنجا گذرافید مطلقاً قبول نکرد و وفات سید بدر الدین بقول صاحب شجره النوار در سال</p>	

جذب فایز گشت که هر کسی که نظر حق اثر میکرد دست و پرورش میشد و چون در خانه می نشست
 از راه کشف خبر میداد که حضرت شیخ فلاح است و فلان کاری کند و در حالت وجد اکثر حال از بالا افتاد
 بر زمین افتاد و آسید عاید نشدی و چون آواز کشف و کرامت و در اقصای عالم رسید
 شاه محمد غوث ولد سید حسن از پیشاور پنجه تنش آمد و فیض کمال یافت و دیگر شیخ محمد عظیم قرز شیخ
 ابوسعید که بجناب و سوسه سواسه را بطلم شیره زردگی نسبت و نادوسی و قرز زردی داشت آن قدر
 کامل شد که ثانی نداشت و شیخ سلطان محمد برادر زاده ثانی شیخ توحید و سوسه ناد و زاده
 سال طعام خورد و شیخ عبد الحلیل همیشه زاده وی را نیز آنچنان حالت جدا حاصل گشت که سالها
 لغت طعام بخلقتش زلفت آخر در کثیر رفت جان بجای آن فرزند شیخ محمد حیات صاحب کربه نوشا
 میفرماید که روزی بنماظر من گذشت که شیخ نجم الدین کبری هرگاه که بر بدوسی قام نظر انداختی بچته شد
 و اگر بچته انداختی لشکستی آیا این سخن راست است یا نه شیخ بر خطره من مشرف شده فرمود که اگر می
 حقتا علی را بندگان اند که این تاثیر در نظر ایشان نهاده اند و سر بر داشت بجانب شیشه که بر طاق
 حجر نهاده بود نگاه کرد و فی الحال شیشه بشکست و بر زمین افتاد و فایده آنحضرت بتاریخ
 و از دهم جب الرحب مطابق نوزدهم ماه جمیعت بروز و شبته وقت نماز شام در عین نماز ظهور کرد
 که در رکعت نازل بقیام بخواند و در سجده رکعت سوم وفات یافت و ببال و فاقش سن هجری
 یکزار و یک صد و سی و هفت بود و از دوسه سده صاحبزاده عالیقدر با نذ اول شیر محمد که بود
 از دوسه بر سده سجادگی قیام فرمود و دوم شیخ گل محمد که اسم با سسی سیوم محمد عظیم که صاحب مراتب
 عظیم بود و خطاب بحضرت شیخ عصمت الله از پیشگاه شیخ عبد الرحمان امیر حمزه پهلوان نوشا
 ثانی عطا شده بود از مولف از عالم شری در حصار معانی جناب شیخ صادق عصمت الله
 ز دل جستم چو سال از تاملش خرد فرمود عاشق عصمت الله شیخ احمد بیگ نوشاهی
 قدس سره مخاطب بخطاب نور محمد نوریست و از کبار خلفای حاجی محمد نوشا دست اول
 بهام ظاهر می شاگرد حضرت نوشا بود بود از ان مریدان و کمال حال رسید فلاح است
 که بر دومی شیخ بلال نام معلم موضع نوشه و پنجه دست حضرت نوشا همانند فرزند راگز را بنده و حسن
 کرد که برای خدا در حالتی مثل حال محمد بیگ عطا شود حضرت نوشا بمشردن سر بود که هر یک را

مراتب حسب حوصله او میسر شد و گویا پیش از آنکه در این حال بیرون میزد بر زمین بختا و طایفه
 تا آنکه از مسکن مکان بیرون افتاد و تا چند روز بهوش ماند بعد از آن او را حالتی رو داد که چون در
 خانه خود نشست به یاد یکبار بر غایت ابل خانه اش برسد ندی که باین زدوی با عشت بر خاستن
 چیست میگفت که در این وقت حضرت پیر در خانه خود از جای خود برخاسته اند بر ای عظیم خاسته اند و در
 آن حال بسیار بیتاب شده بودند حضرت شاه حاضر شده عرض کرد که میخواهم که حال من بدان حوصله
 من باشد والا خواه هم سوخت حضرت شاه آسالت کرد و قدری نوشتید و باقی بوی بنوشاید
 چون نوشت کرد حال موافق حوصله خود یافت و تحقیق مباد که شیخ اطرکیت که در مریدان
 کامل و کمال بسیار اند و بسیار خلق از او فائده ظاهر و باطن یافت چنانچه سیدان و رتبه سنی بولا و زری
 رتبه سنی و محمد و صدیق و پنهانی که نام بران و جابردان و صاحبان الدبیر و قائم الدلیل بودند و بر و زشت
 اظهار میکردند از کمالین خردان و اندوید بر موی نام مرید خود را در شاگردی که در وقت شمع تو جانوران
 هوای هم است خوابید شد چنانچه بچنان بوقوع آمدی که بوقت سماع او جانوران از هوا می افتادند
 و حافظ محمد دوم رتبه سنی ملکین یک حافظان مرید و چنان است با دعا است بود که کسب
 آمده تا یک یک مقلد پیروی و سبک شایان جای خلیفه و چنان سید الهیان بود که هر چه از زبان
 بفرمودی بچنان بوقوع آمدی و هر چه میخواست صاحبان ذکره نوشای هم مرید و خلیفه و سبک بود
وفات آن جامع الکالات در سال یکصد و هجده و بیست و نه از کوفه در سیالکوستان
 از موالف چون در عهدی حیدر از دنیا می رفت شد تعلیم برین | بخوان سال تحویل و غیره
 در کوفه در نور نور | شاه عنایت قادری شطاری قدس سره
 از عظامی خلفای حضرت شاه رضا قادری شطاری لاهوری است و منتهی به مدیریت
 پیر و شصت و نه خاندان کبیر رسید و شصت و نه خلافت حاصل ساخت و نام و لقب و شصت و نه
 رتبه و درایت خلق مشغول گشت در انعام قبولی عظیم یافت و صد لاکس خلیفه ارادت و در آمد
 و در آخر عمر خویش از حسین خان افغان حاکم قشور مکرر خاطر شده در لاهور آمد و سکونت در نزد
وفات حضرت شاه عنایت در سال یکصد و هجده و بیست و نه از کوفه در سیالکوستان
 دی این در کوفه رضا قادری مرقوم گشت از نجاران قوم باغیان که در کوفه و خفا کامل سیدان از کوفه

یافت و در خواب بجا است امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی الله عنه شرف شد دوم شیخ بزرگوار
صوفی سیوم شیخ نظام الدین چهارم شیخ امام الدین که قلندر مشرب و قید بود و درام در طالع فنی
مولا تازی دوم بکیرا شد و وفات شیخ معمری در سال یکزار و یکصد و چهل و پنج است از موالف
در جانش از جهان با صفا شیخ معمری جوان شیخ نظام الدین در طالع فنی تاریخ احوال مجتبی محمد دوم در آرم جان
شاه محمد غوث لاهوری کیلائی قادری قدس سره فرزند ولید سید حسن
پشتادوی جامع عالم ظاهر و باطن کاشف رموز طریقت و حقیقت بود در خاندان قادریه عظیم خلعت
و اجازت از پدر بزرگوار خود داشت و در طلب حق سیر تمام هندوستان نمود چنانچه خدمت پیران سید
بیکمیه نشستی و عبدالغفور نقشبندی و قاضی حاجی محمد شاه و غیره صدایزگان قیام فرموده و همین
اندر وقت و شرف باطنی مشرف شد و اجازت تلقین سلسله حشید و نقشبندیه بهم داشت خوان
بکر است بے اختیار از وی سر بر زمین چنانچه در رساله غوثیه که تصنیف کرده خود آنحضرت است میفرماید
که چون من تلاش حق در لاهور رسیدم شب در مقبره عالیایان میر لاهوری که بلاهور است میگذرانیدم
شیخ حضرت میان میر من ظاهر شدند و توجیه و بصورت فرموده و شغل عطا کردند و ایشان را که در آن
شغل مشغول باش و پیش کسی اظهار کنی یا بداد آن از آنجا برخواست خدمت شیخ حاکم لاهوری آمد
استفاده نمودم شیخ اندر آنکه است دریافت و گفت آنچه بوقت شب میان میر بالا میر بشما شغلی
غایت کرده است همان کافی است و شیخ حاکم میزدی بود در دیش صاحب ل و محمد خان
قادریه و متصل میرا میر علی گنج بخش بجزیری قدس سره میماند و منقول است که شخصی از میر
شاه محمد غوث که آن هم محمد غوث نام داشت در پناه در میان و میر و بزرگ بود در ایامیکه نادر شاه
در کابل سلطه شده به تخمین هندوستان مستعد شد اول بمقام پشاور آمده و استمداد این معنی
از کابلان وقت نمود و حاضرین وقت عرض کردند که درین زمان شاه محمد غوث در کابل مکمل
در لاهور موجود است اگر برای استمداد همراه باشد نهایت مفید است پس نادر شاه شاه محمد
غوث را در پشاور طلب کرد آنحضرت انکار داشت که طریق پیرانیست که نادر باد شاه برده
و با استمداد و بے پردا نزد که براسه هر یک استمداد حق جل و علی کافی است نادر شاه با استماع
این انکار بر آنشت و گفت که اول در لاهور رسیده و بعد از آن حکم پشاه محمد غوث را بنام پسر از آن

قدم بطرف دلی خیمه و از پیشاور کوچ کرد چون بر لب آب آمد رسید دید که در پای ابله
 در غایت الخیانی است طاقت عبور نیست لکن از چند روز بکنا رود را اقامت کرد اما از خبر و در
 آب و ترقی بود و آخر ناچار شد و بر آب نهاد و عا بن خدمت محمد غوث که مرید شاه محمد غوث بود
 شخصی فرستاد و بگوید خدمت که این همه توقف از شماست ما را ده بد باد شاه است که نسبت
 سید محمد غوث اندر شیده است اگر شاه از آن اراده باز آید ممکن است که از آب رها بگویند
 بادشاه چون شنید بنائب شد و در لاهور رسید و خلعتان ملاقات کرد و احوال چشم بر داشت
 که بوقت غلظت می نمودنال سنگه میره و نیت سنگه دلی لاهور اصلاح تجویز داد و س فرنگی تجویز شد
 که بیرون شهر لاهور تا فاصله دور و در هر قدر که در خان عمارات باشند شدم و قطع کرده میدان
 بکف دست شست تجویز کرده آید چنانچه بسیار عمارات و در خان قطع نمودند و نوبت بسیاری عمارت
 و قطع و در خان هزار برادر شاه محمد غوث رسید اول عمارت را بر سر بیرون باطل نمودند و در خان هم
 قطع شدند چون نوبت بسیاری چار دیواری اندرونی رسید که کنگرنگه دال و نهال سنگه فوت گردید
 چون نهال بر سر بیرون شهر رفت بوقت و پس آمدن کنگرنگه دال و نهال سنگه فوت گردید
 از دیوار سیاه و در سر نهال سنگه آمد و آن نهال باغ جوانی جوان بمرد و مراد حضرت شاه محمد غوث
 ایشان سلام سلامت بماند بکام کارخانه اندام و قطع و در خان دریم و بر سر شد و قات و حضرت
 شاه محمد غوث قبول صحیح و صلوات و دایت صاحب شریف الشرف در سال یکزار و یکصد و پنجاه و دو
 بجز نیست و عزایر انوار در لاهور است و بعد از آمدن تاور شاه بمندوستان یکسال حیرت حیرت
 از مولف چون محمد غوث زنت از داران سال و دل آن و دل بیست عمارت محمد غوث و سالکین هم
 هم بفراراه بر سر بیست و پنج پیر محمد شاه و پیر محمد شاه و پیر محمد شاه و پیر محمد شاه
 نو شاه است و در نور دسالی خدمت وی رسیده تربیت و کسب یافت و در درج سماع و ذوق
 و شوق غلو تمام داشت از آنجا که برستی و صدق دروغ و تقوی مودع و بود و حضرت شاه اورا بپیکر
 بسیار مری است که محتاط کرد و هر که بخیر است وی حاضر میشد یکسایه نظر به نعل شری صاحب جود
 و مالک گشت و چون حضرت شاه بر حیرت حق پیوست پیر محمد در وضع و نشو و نهال کبر و بر
 چنان واقع است سکونت داشت که از گجرات بطرف مشرق بقاصد شمش که ده واقع است

وفات پیر محمد در سال یک هزار و یکصد و پنجاه و دو هجری از مولف شیخ زین العابدین محمد بن محمد
شد چو از دنیا بخت راه گیر سال چهل و پنج و شصت از خرد شد عیان مصمم پیر و شکر قاضی
راکن الدین نوشاهی قدس سره از یاران همد و دستان محرم و خلفای امام عابدی محمد
نوشاه است در علم و علم و در بدو القوی شهر آفاق بود اول همد و تقی تقی زبیر آباد و سوره و بلبلان
استغفار نموده به بنین بلوچ بنی آورد و در حیدر حضرت نوشاه شد و صاحب دوق شوق و عشق محبت
و دود و دوا بگشت و بود وفات حضرت نوشاه بهدایت خلق مصروف ماند و وفات وی سال یک هزار
و یکصد و پنجاه و دو هجری است از مولف ابرفت از بیرون بخارین راکن برین صاحب قاضی
سال تاریخ از تحال و است صاحب اهل این قاضی شیخ محمد ارحمان مشهور به پاک
رحمان نوشاهی قدس سره از کتب خلفای حاجی محمد نوشاه است در ولایت بکالی
در درجه معلی دشت و عنایت و مهربانی حضرت پیر چیدانکته بحالی مصروف بود و کمال کمال
از خلفای عظام نبود بحدیکه نوشاه عالیجاه مریدان خود را بر این کسب بخدمت می مامور فرموده
و بعد وفات آنجناب نیز بسیاری از خلفای نوشاهیه از خدمت عبدالرحمان تکبیل سید و یک
پسران حافظه خود را در پیروی وی نوشاه نیز تربیت تکبیل از عبدالرحمان یافتند و هر کسی که بخدمت
وی حاضر میشد به برهمنی ماند چون هفتصدیت به حال آنجناب علیه دشت نسبت بایام نمیکرد
پنجاه و پنج حیات صاحب تذکره نوشاه میفرماید که روزی بخدمت شیخ رحمان حاضر شدم و دیدم
که باعث بخور در طعام آنجناب است فرمود که ما رغبت طعام نمیشود و اگر گاهی بخدمت در آن
می خورم از خلق فرود میروم و تقصیر است که روزی حضرت نوشاه که بسبب قرابت بهر چه در موقع
پنجاه و پنج حیات بهر در راه بیفیع پیری که در کسب شیخ عبدالرحمان است شب باورش در راه
شیخ عبدالرحمان بچهار بود و در راه یکبار شد نوشاه عالیجاه را نظر به بر روی نهاد و دست باموش
شده و در کسب وی به بر حمان دید و آنه شوگر گشت چون دارد پدرش از آن طفل امید شد و بخدمت
حضرت نوشاه حاضر آورد و در خدمت نوشاه او را بخدمت قبول فرمود و مادر و پدرش را
نخست نمود و به تربیت ظاهر و باطنی وی میسر داشت و بخدمت تان رسانیدن مراد از
برزخین کرد و بهر که در چنانچه شاه رحمان هر روز بوقت چاشت نانهای زمین را از آن

بر سر برداشته می برد و نان خود را از مطبخ میگرفت اما نمی خورد و فقط میداد و بزرگان
 میگفت که من از مطبخ نان خورده اندم و نامت چهل روز هم برین عنوان گذرانید که بگذرد
 در زمان وی گرفت آخر حضرت شاه از راه کشف بر خیال مطبخ شد و از راه غایت غایت
 نان رو بروی خود خوراند و از دنیا رفتی متنبی ساخت و در نیست مجاهد شیخ عبد الرحمن
 بدین حد کمال است که در شبها بجا آمدت میگویند و پناه آورده اند و تمام شب بخال از شهر
 و چون خلوت میگرفت در زمین قبر کند و از سر بر میگردد و تا چهل میل دور میماند و نیست
 و گاهی خود را دنبال گاو دانسته بر زمین میگشایند و در تمام تابستان در آفتاب در زیستان
 عربان تن در ویرانه شب نمیشد و گاهی برستان در دایا پستاده دیگر حق خور و گاهی
 و اگر کسی ذکر آنجا بآید را گرم شدی و بر سر که نگاه میداشتند و نمیشد که در وقت
 نشست که در عبد الرحمن بر جان میسختی و او هم خود را بان میبرد و فرزند و از
 خود میجای خواسته ام که هر میباید که نظر اندازی شفا حاصل کند و بر سر خود میباید و زنده گردد
 و بهر فاشی که دست بر سانی ولی الله شود و در میان اینها که در وقت زنی و در سر فاشی و در وقت
 شیخ سدی می آورد و در وقت در راه خود نشسته و چون نشسته است و در وقت در راه میباید
 شد شیخ سدی توجه و در وقت در سفری کمال زنده شد و در وقت در راه میباید و در وقت در راه
 بیشک که در شیخ سدی گرفت و در وقت بی بی میباید و در وقت در راه میباید و در وقت در راه
 اینجاست شیخ عبد الرحمن در شب نشسته و گاهی سدی لائق و طایر اینجاست که از زمانه
 خدا شود گرفت و در کمال آن که از زمانه سدی گرفته شد و غایت حضرت عبد الرحمن است
 یکبار در کعبه پنجاه و سه مرتبه از آن گوهر باقیام بگری عبد الرحمن است و شیخ از داد و در شب
 مرید خلیفه بود و در وقت شوق بکمال است و هم در چهار روز از وی مدح است و غنی میباید که در وقت
 عالیله قشایه به هر دو مان صاحب حال و فوق و معالج اندام و در وقت عالیله پاک رحمانی از حد زیاد تر
 مستحق است و غنی است که حالت و بعد در میدان بزرگ و در کعبه انداخته و در گونی آورند و اگر این
 عمل هم بهوش نیاید و در پانزده مرتبه بزرگ شود و در وقت در کعبه صاحب حال است
 اندامانیت دوستی ندارند از مولف چون جناب عبد الرحمن شیخ پاک است و غایت از میان غنی و مال

مجلس عالی تربت تا صبح اقامه کرم داشت عثمان جلیل سید عبدالقادر المشهور بشاه
 کل کیلانی بن سید عمر بن حاجی محمد ششم قدس سره چکانه روزگار و عیب
 آفرینش آفریدگار جابج شریعت و کفریت و اقف اسرار حقیقت شایب که بلند پرواز معرفت بود
 از عمد طفولیت تا یوم ببال بر ریاضت و مجاهد که گذرانید و بیکار سیلی تمام داشت و قوت جسمی هم
 زیاده از حد بود و چنانچه وقتی هر دو نیمه شیر را بهر دو دست خود گرفته تاد و کثری نگاه داشت
 و شیر را به دو دلیری خود حرکت کردن نتوانست آخر شیر را چنان فشانده که بهر دو دست
 دست شیر از هم جدا شدند و اگر شرب نامور گویان سواحل دریای راوی بحالت تنهائی
 میگذازانید و عبادت میکرد و اظهار روزی اکثر اوقات بگذرانید و میفرمود و وقت طعام زیاده
 از دو لقمه تناول نمیفرمود و تمام روز طبابت میکرد و به چهار داری بخاران مشغول میماند اول
 در خوردن مالی از سید عبد الله علی که بکناره دریایمان فیض کرد چون سید عبداللہ در شرف
 سمیت بیت الله شد و بر اثر تکیل حواله سید عبدالرحمان نموده بن سید عبدالرحمان فدا
 یافت بخدمت سید محمد بن سید علاء الدین حسین که در محل خلیفه بلامه میماند و عالم عامل و شریف
 دولی محل بود و حاضر شد و نذر جوهر خسته سراج لها کلین علم جفر و کسیر و غیره کرد و چنانچه در اثر سید محمد بن
 علاء الدین بخله کاغذ کوبان بلامه بود و دو سید پیشتر شمار دارد و وی سید شیخ عبداللہ صاحب
 سراج لها کلین و وی مرید و ساگر و شاه و محمد غوث گوا الیاری صاحب جوهر خسته شریف
 از شاه عبدالرسول زنجالی لاهوری نمود و بسند علوم حدیث و تفسیر و فقه از حال با کمال خود رسید
 اسماعیل کیلانی بن قاسم بن سید صفی علی نمود و فرقه خلافت خاندان عالی قیاد را پذیرفت و در
 خود حاصل کرد و کتب کشف الاسرار و کشف الاسرار بزرگ از تصانیف و تالیفات اوست
 و رساله اسرار الکتمانی را نیز در علم حقایق و وقایق تالیف کرد و سید محمد یار مجذوب حافظه باقی
 و محمد خان عم عصر و جمعی من صاحبان آنحضرت بودند و لاوت با سادات وی بودند و در
 شرفی الحج بوقت یک سال و نیز آمده سال هزار شصت و سه و وقایع شایسته بسیار بگذرانید
 و یکصد پنجاه و چهار حج بیت صاحب شجره الانوار ازین صریح تاریخ وفات وی افزوده است
 صریح آه رفت از دار دنیا قطب عید و اولاد و زینت بخت چارلسر یک سید و سید شریف و جمعی

اول

شیخ محمد غوث قدس سره علی مولف کتاب بحره الانوار چهارم پنداری صالح بود و در وقت انوار

اجمعین از مولف	شاه عالم شیخ عبدالعزیز است	میر اکبر شیوا در پند
شد با قولید برحق	باز فراموش شد درین مجتبی	ارتخاش گویمان نورست

شاه فرید نوشاهی لاهوری قدس سره

از خلفای نامدار پیر محمد بجا است صاحب حدیث استغراق و عشق و محبت و جود و صلح بود
 را قبل بنجد است امرای نوکری نشان چنانی مشغول بود و آخر دست زد نیا بردست اول نهاد
 است و بنجد است شیخ پیر محمد سیار آمده مرید گردید و تکمیل رسید و از اولیای وقت شد و پدید
 بزرگوار دی سید محمد علی بن سید علی بن سید فتح علی از اولاد سادات بهاکری حسین بود
 و بقیام رسول نگر بکنار و در یاسه جناب سکونت میداشت بعد عطا خلافت چون شاه فرید
 حسب الارشاد پیر و شنفیه در لاهور آمد و بی بنام کوه شاه فرید آیا و کرد و در انجا سکونت کرده
 بعد از فانی معروف گشت و وفات آن صاحب الکلمات قبول صاحب تذکره نوشاهی رسال کنیز از پیر

بنجابه و پشت مجری است و مزار پیرانوار پیرانور است از مولف چون فرید زمانه سید دین

شد ز دنیای ددن بخلد سید از خسر دهر اشغال او شد عیان آفتاب تهر فرید

شیخ فتح محمد نوشاهی قدس سره از مریدان نوشاه عالیجاه است و قیقه
 هدایت و توبه دی این است که حضرت نوشاه در خواب و بار بوی ارشاد کرد که حق باطنی تو
 نزد است حاضر شو و گیر لیکر بی متناقل میگذاشتید چون با رسوم مردم ارشاد و اندک گشت
 بیتاب شده از حاسه خود روانه شد چون به مقام یکس پناهی رسید شنید که در بنجا فقیه
 روشنفیه فوت شده است و جنازه وی بردوش گرفته می آوردند شال جنازه شد و باز
 که موقع دفن رسید مردم بر سر او دیدار آخرین ندانند می هم و آنجا حاضر شده بدیدار شریک گشت
 و شناخت و گفت که شخصی که در خواب مرا مراد عطا ی حق باطنی به بار نزد تو خواند به همین
 بزرگوار است و نام آنحضرت را حاضرین پرسید گفت که نام این باه شاه آلمی حضرت نوشاه عالیجاه است
 چون بشنید بیوش بر زمین افتاد تا چند روز بیوش ماند چون بهوش آمدستانه و دیگر
 بیابان نهاد و از عرش تا فرش برده مکشوف شد و یکی از کمالان وقت گردید آخر کار کمال

سید شاه حسین بن سید نور محمد بن شاه امیر خاوه شین مجروح قدس سره
از عظمای شایخ قادر بیست و در کرامت و خوارق و شکر بر خلق چنان خاق بود که پیش
برادران خود در ظاهر و باطن گوی سبقت ربوده نقل است که وقتی بسبب جد و جود
ضرب سخت که بر جسم سپه سوارای از سواران وی رسید به او شد و له چیم سپه رخا نه چشمه
افیا و دو فرمود که زود تر بیخو له چشم در خانه چشم گذارشته بر فاد و محکم به بندید و بچنان بود
چون رخاوه را کشادند چشمه تفریق سابق به پیش و درست بود و نقل است که وقتی شاه حسین
در سفر ملک پنجاب بود و در محاسن شب باش شد جمیع قلع و اقلین آمد جمیع شیبا
و اسباب و برافزارت بر زنده خاوی از خواب بیدار شد و حضرت شاه را درین حال گاه است
فرمود که با کتبت آنا که برده اند و خا پسند آور و بعد ساعتی در دوان دیوانه شده همه با
والس آردند چون سگهان خود جو میکردند چون اسباب و الس گرفته شد و کتبت آنا که
بگرفت و بر روی ایشان زد و همه پیش آمدند و سر در قدم آورده از کار در روی نایب گشتند
و قات شاه حسین بقول صاحب سبع الاولیا در سال یکین از شصت و دو تا پنج بست یکم با جابو اش
است و مزار او را بقیام مجروح زیارتگاه خلق است از مولف حیدر جهان تیرت چون گشت

تاریخ آن پیر کامل حسین | ای که مبتنی شاه عرفان بگو | اگر سید او انضام حسین

میان رحمت الله قدس سره مسافراده میبوم حافظ بر نور زارین حاجی محمد
نوشاه است حاجی بود میان کرمت و خوارق و در هر دور و دور و تقوی و سخاوت و بشیعت
و چون متولد شد حضرت نوشاه در حق وی دعای عمر درازی کرد و چنانچه عمر درازی یافت و بر
غرض حق استخراج وی جلالت غالب بود و چنانچه یکبار حکم برگزیده پیا ده خود و طلبت و ملازمین
بخیرت می فرستاد این سبب رهبالت آمده و نو حکم تشرف بر و فرمود که با هر فعلی که
خود بخود او یکم سال چو پیا ده نزد ما فرستاد و پس از آن دست و حکومت بر و شتم چنانچه همان
بر و اندر و ولی وی از صوبه لاهور رسید و نقل است که در مجروح که از خادمان می بود درین
موضع با هوکی اراضی خود کاشت داشت و در میان نامی مقدم موضع با هوکی برای شراست بر زمین نور محمد
سالمه افاده کرد و سوارای بچان نور محمد فرستاد و اظهار انحال بخدمت آنحضرت کرد و بر و در میان

مقدم رفت نصیحت کرد و باز نیا ما زمین بسبب شیخ در جلالت آنکه هر دو دولت بر زمین نژاد گفت
شمار اخذاتی عالی در بران کشاد و بر فراسته آمد بنور در راه بود که انجلیب کش در ده افتاد و ده تمام
و کمال بیوفت **نقل است** که روزی شیخ رحمت الله از کشکارتش رفیق می آورد در زمین در آن
سینپال همراه بودند و در راه محمد علی پسر ساجند پال زمیندار مقدم سپ مادی خود را در پی
تیش از شیخ شد یک پاکب بر سپ شیخ بنمیزد شیخ بنظر غضب روی دید و فرمود که کشکارتش
بر سپ سوار نخواهی شد فی الحال سپ مادی نه که نمی شناسد و سپه در پیه و از پا در افتاد و
پان ساعت نبرد و بعد از آن آنچنان افلاس و شکی و انگیز حال ایشان شد که گاهی بر سپ سوار
نشدند و فوات آن دوران بیکرکات در سال یکزار و یکصد و هشتاد و هفت بحسب حریت از موفت

شد و رحمت از خجانبان پیروان است تاریخ آن شبه ایلام رحمت الله علیه بر سپه نیز

جست الله مدد الانوار **شیخ نصرت الله قادری نوشاهی قدس سره**

ما مجزاه چهارم جان نظیر برادرین حامی محمد نوشاه عالیجاه است عالم البحر و فیض کامل الاکمل بود
در شهر بیکوشت تحصیل علم کرد بعد از آن کسب حصول ولایت باطنی از خدمت والد ماجد خود
چه به جلد بیخ بکار برورد و بیکامی بدقت شد چون پدرش وفات یافت چند نفیض از هم جدا
نور می هم حاصل نمود و وفات وی در سال یکزار و یکصد و هشتاد و هفت بحسب حریت از موفت

ذات نرونیایه در غلام برین ام نصرت الله در میر کون و مکان رستم عشق است الش کن رقم

بیر نصرت و اصل کامل بخوان **امیر سیملی شاه قادری شطاری قصوی قدس**

سمرق از عطای خلای حضرت شاه عنایت قادری لاهوریست و در قصه قصور سکونت داشت
و نسبت بران کبار در سه عین واسطه بشاه محمد غوث گو الیاری میرسد که ساهی گای هر حضرت
در ذکر محمد رضا قادری لاهوری مندرج شده اند شیخ بود مابده و زاهد صاحب جذبه و کرم
عشق و محبت و در جود و سماع در توحید و سخنان بلند و تقیایر را از چند دهشت و شهادت
بر زبان نیجائی که ملو از سمارت و توحید اند زبان زو خواص معوام اند و کافی ای مجرب بود
در مجالس احتیاق و الان میخواند که موجب زیاتی شوق و ذوق میگردد و خوارق و کرامت بسیار
از و سه فضل میکنند و وفات وی در سال یکزار و یکصد و هشتاد و هفت بحسب حریت از موفت

و یکصد و شصت و یک است از مولف	رفت چو زین بر خلد برین / سر و خدا پاک محمد عظیم
گشت تبارنج و مالش میان اهل با پاک محمد عظیم	شاه سوار قادری قدس سره
<p>از مریدان کاتبین صاحب خان قادری است و صاحب خان محلی بود که نعمت الایمان خود نایب حضرت شاه میر تحفه نشین حضرت حجره یافته بود و به صاحب خان کلام تهنیت و شاد مریزاد میبرد و به کلمات رسید و در علوم ظاهری و باطنی و فقه و حدیث و تفسیر طاق بیکانه آفاق شد و حسب لایعای پیران عظام مقام با یک ال که از لا بور فیها شکر کرده بطرت شمالی زردی و در کارهای است سکونت پذیر شد و بتدریس تلمذین باطنی و بیرون گشت و بعد وفات پیر شریف خیر خود صاحب را شاد گشت و با جازت دوی بر تبار و در شصت و مقصدی خلق خدا شد و تقاضاست که چون احمد شاه درانی در پنجاب آمد و تاراج آغاز نمود و زمینداران با یک دال و غیره دیات قربت جوار خدمت آنحضرت آمده و متعهد و عا کر که جان و مال ایشان از دست تاراج افغانان در امان بماند آنحضرت به اطلاع اتجای ایشان روایه مبارک از دوش برده پوش خود بر آورده و زمینداران مذکور عطا کرده و فرمود که دیار که شما را در امان و آسایش آید منظر است این چادر را اگر دیگر دانسا بگردانید انشا الله بسلامت خواهند ماند چنانچه همچنان بوقوع آمد که بر قدر دیات که زیر و امن پناه بود ای آنحضرت آمده بودند در امان ماندند و احدی از معاندان گرد مواضع مذکور گشت و وفات آن مظهر البرکات در سال یکین از و یکصد و شصت و چهار بوقوع آمد و عزایر افواری مقام با یک از</p>	
زیاد نگاه خلق است از مولف	شاه سرداران دلی شفق
گشت رهش از فرد خوشید وین	سال صل شاه یحیی و همراه
سید مادی پشوا سر از شاه	سید محمد شاه رزاق گیلانی خلف شاه محمد
<p>برادر شاه حسین صاحب حجره قدس سره نام اصلی میسر محمد و لقب سید رزاق است و در تجرید و تفرید و فیه الدبر و در زهد و تقوی و خیر و بهر او و بدینا و اهل نیابت داشت و در اخفای کشف و ذکر است بسیار که شیدی چهار فرزند داشت اول شاه صدر الدین شیر خدا دوم شاه سعد الدین ثابته قدم سیدم شاه سیف الدین چهارم شاه طالب الدین پنجم الدین</p>	

شاه سیف الدین رسال کینار و یکصد و شصت و شش شربت شهادت چشید و خود حضرت شاه	
عبدالرزاق رسال کینار و هشتاد و چهار هجری وفات یافت و مدت عمر هشتاد و چهار سال بود	
که صاحب الاسرار الاولی تاریخ وفات این باب از جمله خوشیادین و تاریخ عمر از نظر سید احمد	
کرده است قطعه تاریخ پیر سیف الدین از مولف	سیف دین رفت ز دنیا چرخ بجا
ذات او گشت ز طالب طلب اسال تاریخ و حالش سرور	گوشت شاه ولایت محبوب
تاریخ وفات میر محمد عبدالرزاق از مولف	عبدالرزاق میر عالیجاه
ذات او گشت به جهان طاق اسال تاریخ و حالش سرور	سیف میر عبدالرزاق است
شیخ مصاحب خان خور و لاهوری قدس سره از خلفاء کاملین سید مراد است	
جامع علم و حکم و زهد و تقوی بود و وفات پیر و شفیع بر مسند ارشاد نشست	
و بتدریس تفسیر خلق مشغول گشت و تا شش سال به هدایت غلو مشغول ماند و با انصاری	
حافظ قرآن بیکرت آن دلا در بیت حفظ قرآن مستفید و مستفیض شدند و وفات آن جامع الکرامات	
با قول صحیح در سال کینار و نو و دو قریب آمد و مرزاد و موضع با یکال انصاری که در آن کشته	
بجانب شمال از مولف	شد بفضل خدا بجلد میهم
گفت تاریخ و حالش سرور	از ده در بران مصاحبان
میر محمد عبدالرزاق قدس سره سیدی اهل سخاوت و شجاعت و محبت بود و بکار سیاه گری	
شوق تمام داشت و بنزد او یکار کفار گریسته ماندی و در کشت و کرامت شهادت و تمام عمر	
در هدایت و استر شاد طالبان خدا گذرانید و هر که خدمت می یافتند می نمودن خفی و لا و	
باسعاد و آنحضرت در سال کینار و یکصد و شصت و شش وفات در سال کینار و یکصد	
و نو و مدت عمر شصت و هفت سال است از مولف	شاه عبدالدین سیف الدین
قره چشم نبی است و علی	شد عیان ز دل به دستار خلد
سال میل آن شه عالی جناب	است عبدالدین امیر شفق
عبدالرزاق صاحب بحر قدس سره صاحب صدق و صفات و در وجود و سخا	
مخزن خلق و حیا بود تمام عمر در جاد ظاهری و باطنی و کبر و احسان را نیندختی الا مکان	

در فرخ دین چنین که شید فطرتی کثیر را بدین سانید آفرید و سالی کنیز را که چو فو و پنج بخت افروزی
خرامید تا پنج وفات صاحب سراسر اولاد از او سپید شد ثابت قدم اخذ کرده تا از بخت
رفت بعد از این چو از دنیا رفت اگر چنانچه در وقت طریقه سال از پیشتر سپید شد عیان
سیدالابرار ^{۱۴۰} شیع نور شیخ جان محمد قادری لاہوری قدس سرہ
از خلفائے نامدار و صاحب خان خود بہت صاحب خانات بلند و کرامات عظیم بدو و جہ
وفات پیر شیع نور خود بہت جادہ شیعہ شست و دہدایت ملت مشغول شد تھلست
کہ چون سلطنت شاہان ہندوستان در وقت حاکمی باریعہ نامدار ازین سبب
وزدان و بہتران و بہر جا و مقام دست خارت و تانیاج دراز کردند ازین سبب ہمہ انرا
با یکدیگر دیگر دیہات و احمی آن شکایت این نام تجریت نامید بر دند خفیت عداوتی خود
بر زمینداران نہ کرد و عطا کرد و فرمود کہ این چو بہر جا رسد دیہات خود علی کشید انرا عداوتی
اندرون خطم تیغ وزد و عطا نکرد اعلیٰ خواہ شدین چنان بفرمود کہ فرمودہ بود و وفات
در سال کنیز او و دود شیش و چوبیہ ہمزاد را از او بقیام با یکدیگر از بارگاہ خلقی است از مولا
زدنیا شد چو در خطم علی شہ عالم ولی جان محمد وصال و شیعہ دنیا چو دگر ز افغانی جان محمد
شیخ عبداللہ شاہ بلوچ لاہوری قادری قدس سرہ در فاندان قادریہ علیہ
مرید شیخ شریف الدین قادری پانی پتی و سلسلہ پیران کبار و سہ چار و سہ بخت میامیر
لاہوری میر سہ شخص عابد و زاهد صاحب خوارق و کرامت بود و در خطم پیر غیر فرنگی سکونت
اول کار سار باقی مشغول بود و اموال دنیا بسیار جمع کردہ چون جادہ حقیقی او را بخود کشید
از مال دنیا برخواست و از اموال جمع کردہ خود و سہی نام گوشت عبداللہ متصل فرنگ آباد
ساخت و میرید شیخ شریف الدین شد و تکمیل رسید چون صاحب اجازت شد خلق کثیر را بر خلق
راہ ہنگشت تھلست کہ کتبہ عامل دعویٰ جنی کہ غیر خود بہت دیکھ خود چون از زیر زمین کردہ سیکو بآید
و شہور شد کہ این شخص صاحب کرامت بہت مرده مارا در قبر زندہ میکند چنانچہ دی بدین شعبہ
بسیاری را از قبائل لاہور مرید خود ساخت و کہسی کہ بخوست بر قبور اقرای شد ذقتہ زانی جن
با مرہ قبر خنما میکرد آخر روزی نزد عبداللہ شاہ آمد و گفت ای حقیر تو خلق کثیر را مرید خود کردی

در وقت

و در دوکان شخت گرم ساخته اگر ز بسیارین بدی خاموشم و در دوکان تو سر دکنم بدین نهایت
 که اجدد از بنی آدم نزد تو نیاید عبد الله شاه قیسم شد و شیخ فیض خادم خاص دارشاد کرد
 که مبلغ ده روپیہ باین شخص بده و در خدمت کن که درین سنگ بلقمه و خوشه و شیخ فیض دم برپند
 پیش شیخ حاضر آورد و او نگفت و زبان در او کرد و گفت که اگر تو دعوی فقیری کنی چنانچه
 بخار تو در کسبت نهاد یا به من سر بزم سوگمن نموده و صد سار را گو یا یکم و این که راستی است
 از من بامان ظهور آید آفر عبد الله شاه او را همراه گرفته بگوستان مهابادی کشیدند و در آنجا
 نشان داد و گفت که اگر مدفون این قبر گویا شود و از حال خود خبر میدهند تو بشنوی آن
 شعبده باز بر سر قبر یا نیست و گفت یا سین از اندرون قبر آید از شد و القرآن حکیم جانان
 بوسید الله شاه مخاطب شد و گفت که حال مرده مدفون این قبر زنده شده است هر چه که خواهی از او
 بپرس که جواب خواهد داد و با تسلع این کلام عبد الله شاه بای مبارک بر زمین نهاده فرمود و شیخ
 از زمین داخل کرده این شخص است بیرون آید فی الحال که و کی بمر چهارده ساله و برود و پیش
 فرمود که تو کیستی عرض کرد که من جنی ام از بخیان کوستان و از چند سال بر قید این شخص ام و یکم
 و سه و دوازده روز من رفته بطوریکه بگوید کلام حکیم فرمود که حکم ربانی ترا از قید این شخص خلاص کردم
 و عمل این بد عمل هم باطل نمودم فی الحال آن جن از نظر غائب شد و خود عبد الله شاه بر زبان
 آورد یا سین از همه گورستان آواز برآمد و القرآن حکیم و آن شخص گفت حالا از هر صاحب قبر که خواهی
 احوال و پرسش بوقوع انحال غوغا از حاضرین وقت برخاست آن شعبده باز شرساژ را کرد
 تا بکار خود تائب شده مرید گردید و شیخ مراد بخش و شیخ فیض خادم آنجناب و ایستادیکه در خدمت
 من بمر نور و سالی خدمت آنحضرت قرآن بخواند و من بگویم از من و آن لایق بود و افشاید
 و عرض کرد که من سابق حکم کیاستم و از چند سال بدین شوق و خیال کیا سرگردانم اما ظهور
 می آید نمیدانم که فی حقیقت این عملی بطوری آید یا نه اگر کسی غافل من کند یا غیر من است
 فرمود که بهتر یک پیسہ راسم الفاء و کوگردیاری و یک روپیہ امرادی حاضر کن ام ها وقت بوقت و بیجا
 مطهره حاضر آورد پس عبد الله شاه بفرمود که پیا که می که در آن طوام بخیریم حاضر آورد
 فلک سناسی سی و روی انداخته سم الفاء و کوگردی و رات داخل کن و بالاسه آن را از آنجا

روشن کن چنان کردم چون مرادی صرخ شد یک فلوس بدست پناه از پالایه برگردود و بر زمین
 و آن شخص خبر نمود که این را بکوب چون کوفت پرده سیاه از بالاس آن در شده و صرخ
 نمود و ارشد آن شخص چیران بماند و زبان تبصیر سلام بکشد و مرید شد شیخ مراد بخش
 میگفت که در آنوقت بمرده ساله بودم در دلم هم شوق عمل کیمیا نمودم و در دهم که این عمل
 از بس سست بوقت شب چون بخت نمود آدم بهمان طریق یک پیسه اسم الفار و گوگرد و دانه
 یا زار آوردم و پیسه ادراوندی انداخته دسم الفار و گوگرد و دانه انداختم و در کالان بالا
 آن نماده با آتش روشن کردم چون صرخ شد و یک پیسه از آنها برآورد و دهم که پیسیم او
 کار رفته بود و محض ناکاره شده از پس ایشان شدم و این را زرد و دل خود بهمان نام علی الصالح
 چون باز بخدمت آنحضرت رفته سیم آغاز نمودم آنجناب بستم شد و فرمود که شیخ صاحب شام
 شب در خانه خود عمل کیمیا کردید و خوشید که بکین عمر کیمیاگر شود یا نشاء الله در چند سال
 شتا چنین کیمیاگر کرده خواهد شد که این کیمیا را بچشم تو جمعه میاید و بدو محض میاید و از کل
 مریدان و خاقد حضرت عبداللہ شاه اول امام غلام محمد المشکو کامون امام سید نورانی ریخان
 بود که روضه مطهره وی اندرون لایق متصل سید در ریخان است دوم حافظ الی یا نشاء الله که آنحضرت
 بایامی ربانی خود در دنیا و رفته او را مرید کرد و تکمیل رسانید سیم شیخ فیض بخش قریشی پدر
 جد مادری این فقیر جامع این اوراق است که خادم خاص مرید خاص الحاصل آنجناب بود و در
 روز و شب گاهی از آنحضرت جدا نمی شد و مراد بر او اوردی متصل و فقه حضرت عبداللہ شاه
 و عالم عامل فقیر کامل بود نسبت ابائی آنجناب هم بخیر و اهل در میانی بختی کمال الدین محمد بن
 میر سید بن بطریق کاشی فیض بخش بن شیخ اعظم بن شیخ مفتی محمد اکرم بن مفتی محمد کرم بن شیخ محمد اکبر
 بن مولانا مفتی کمال الدین قریشی لاہوری چون شیخ فیض بخش فات یافت شیخ امام بخش هدایت
 این فقیر و مراد بخش برادرش باقی ماندند شیخ امام بخش گذار و معاش خود بخیر قرآن شریف
 پیدا میکرد و یک جزو قرآن هر روز را احاطه تحریری آورد و بعد یک ماه ختم نموده و بدین کرد و تو
 حلال بر لے اهل عیال حاصل عیافت حال را برادران مامون تراد فقیر این شیخ محمد بخش
 و لدا نام بخش بن فیض بخش مسیمان امیر بخش و مرید بخش در لاہور موجود اند خدا سلامت را و دقت

<p>نخستین ماه جمادی الاول سال یکزار و دویست و نوزده جامع الکملات که حضرت شیخ فیض بخش تعلیم گوهری</p>	<p>شاه مرد مجیب یگوش پسر شیخ</p>
<p>رحلت صاحب ظهور زنیای دین شدید القرا شیخ محمود بن محمد</p>	<p>مکرم عبداللہ بدین صاحب کدین انصاری اختیار</p>
<p>لیع و مجیب لدعوات در فغانان عالیہ قادریہ سید عبدالرزاق قادری صاحب تہذیب شیخی صاحب زینت بدین زبان مانند همان طور ظهور آمد است و تمام عمر در ہدایت خلق و تلقین طالبان رزندانش نیز صاحبان نصرت و کرامت بودند یزار و دصد و شانزده ہجرت از مولف</p>	
<p>یکشت باب غلامان سال تریاش سیر شدیان</p>	<p>دل شاہ اشہور سید تہو کیلامی بن</p>
<p>عم قدر من القدر سیر المعزیز عالم و عامل و عارف ت بعد خود طاق و یکجا آفاق بود و دعوت خرج روز قرہ وی ہر روز از خزانہ غیب میرسد بن دنیا بخدش جان آدمی مردم نفع و ولادت سال یکزار و یکصد و دو و وفات آن بہست ہجری و عمر شریف یکصد و دو سال است فی کہ جامع الکملات ظاہری و باطنی و ظہر و انوار اختر وی در لاہور شریف میبارد و اسمائہ تعالی</p>	

[illegible]

علاوه از آنکه حضرت سید صدرالدین مقیم شاهی فیض کامل و فائده تمام حاصل کرده و در هر روز
 شرافت و بزرگواری هر روز بیشتر است که از منتهای مقام شاهی در هر روز و هر روز بزرگواری
 می آورد و میفرودخت و هر قدر که زرق و برق باغ از اجرت آن کار حاصل میکرد آن گذار و معاش
 خود و جمیع قوت الایمن و باطنی و روحانی که باقی میماند بدو و ایشان فائده و فخر است
 طلبار اختیار میفرمود و کما فی الجمله اجرت او بر سر هر فرد انگاه نهشتی و اکثر اوقات سکنت
 به مقام شاهی رسید است نقل است که وقتی سید قطب الدین بن سید صدر الدین گیلانی
 مقیم شاهی از خیره در شاهره تشریف آورد و هر دو ماه و در یکجا جلوه کردند و از آنست
 تقریر سید قطب الدین فرمود که سال به خلاف عادت سالها گذشته بود و ششمین خیره در شاهره
 نیامده ایم اگر ششمین خیره بود و خیره شاهی شاهره میخوردیم باستماع این تقریر و اندر
 حضرت شاه سردار از مجلس برخاسته و بالاسنه حیره خویش که بر دروازه مسجد بود تشریف
 از آنجا دو صد و خیره شاهی در گیلان و خوشبو و خوشنما آنقدر در یکطرف چوبی نهاده و بحد
 سید قطب الدین حاضر آورد و عرض نمود که اگر چه ششمین خیره نیست لیکن کدام چیز است
 که در خانه فقیر اندوه جو نیست از وقوع اینجی سید قطب الدین بجایت خورسند شد
 و هر دو خیره را با دست مبارک خود تراشیده قدری خود تناول فرمود و باقی بجا فرین
 آنکه بگویند تسبیح نمود و گفت که این میوه بهشتی است که بوسیله جمیل شاه سردار تناول کردیم و وقت
 آن جامع الکملات باقوال صحیح در سال گیلان رود و صد و شصت و پنج خیره است هزار و یکسال

است از مولف	رفت از دنیا چو در خلد برین	آن شبه جن و بیشتر در شاه
سال ترحیل وصال انجناب	دان ولی را بهر سردار شاه	سید علی شاه قاور
<p>لاهوری قدس سره از سادات عظام گیلانی است و از احمد آباد دکن راجه پور آمد و بیان کنراد دود و هفتاد و در لاهور آمد و برب درای لادی اندرون نیشان مقام کرد و با غنچه پز تجویر کرده سکوت و زید و هدایت خلق شغل شد نقل است که وقتی آب دریا و بطنیانی آورده تا دیو و بشه پناه لاهور رسید و تمام خانقاه دی در میان عین دریا و آمد و بخت شگه حاکم لاهور کشتی افروخته و حکم داد که سید علی لاکو کشتی سوار کرده در شهر دراز کند که از صد و شصت و پنج خیره سلامت باشد</p>		

و بعد قبول از خود و گفت که خدا حافظ و نام مرا هست و از خدا خواسته ام که آید به آب بریا
 گانیه سوله برشکال در بنیانی بدین همچنان بوقوع آمد که دریا را آنجا دورتر رفت این آنجا
 نیامد سوله سوم برشکال که گاه آید آب بر چارطراف غافقاه می آید و نسبت پیران بسیار
 بچند واسطه بحضرت غوث الاعظم رضی الله عنه میرسد بدین طریق که سید علی مرید سید غازی
 و دیر مرید شاه غلام دوی مرید شاه اکرم دوی مرید شاه غلیل دوی مرید شاه منادی دوی مرید
 شاه مصطفی دوی مرید شاه میانخی دوی مرید سید پیر دوی مرید شاه کرم علی دوی مرید
 شاه مسعود دوی مرید شیخ نور محمد دوی مرید شیخ احمد دوی مرید شیخ صوفی دوی مرید شیخ
 رحمت الله دوی مرید شیخ فضل الله دوی مرید شیخ علی بن ابی طالب دوی مرید والد صاحب فرزند
 حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه و وفات وی قبول تبریز سال که از او در دست ثبت وقت مرقد
 مقدس در امامزاده یقیناً چنانکه شاه است که از مریدان در آنجا ده نشانی است و از آن نشانی
 رایت برقی نیامد و در آنجا چو زلزله است که در آنجا ده نشانی است که در آنجا ده نشانی است
 فصل از آنی بدان که شیخ نور محمد دوی مرید شیخ احمد دوی مرید شیخ صوفی دوی مرید شیخ
 بتاسع ترتیل آن شاه حسین بنا بخوان مجمع فیض سید علی مرید علی شیب
 مقیم شاهی قدس سره جان سیادت و شرافت و نجابت و مخزن علم و علم و زهد
 و تقوی بود و در سخاوت و شجاعت موصوف و تمام عمر در بدایت ارشاد خلق گذرانید و از راه
 تاریخ از دهم ماه ربیع الاول سال که از او در دست ثبت وقت مرقد در آنجا ده نشانی است
 و سبب صاحب شکی سیدی ساکن در آنجا ده نشانی است که در آنجا ده نشانی است که در آنجا ده نشانی است
 که چون حکومت نجف شد حاکم لامور در تمام ملک نجاب شد و صاحب گنج بی بی ساکن او
 بسبب نیکو از اولاد آنکه بود و نجف سنگ بسیار تعظیم و بزرگوارت و در زمانی اهل اسلام
 و قتل آنرا سببی بلایع نبود و فوت که حضرت پیران حجره را که مالک ملک و علاقه جاگیر خود
 بودند دلیل کند و ملک را بقبضه خود آورد ازین سبب رحمت بحال ایشان میکرد اولی
 سر داد علی او را بقبر رحیم زرقدر رضی ساخت آنجا چون قوم می شود و سبب بالیبت گفتن
 اذان از این و غیره امور مسلمانی از دل عداوت بحضرت مجبور بود و باز مالک عکس قضاو

و عداوت قلبی آن دشمن خدا را در زیر و در ترقی و ترازید بود باطلاع آسمانی آنحضرت بود
 خوانان مطلع شده باینکه آنجا که هر یک از ایشان خود را در راه تیر و صاحب گنجینه بود اما آن
 ناخدا ترس از رسیدن آنجناب بتمام او نه آنحضرت را بتمام قلم مجوس نمود و زنجیرهای گران بزرگ
 نهاد و حضرت شاه با چند اقربا و اعیان در قید آن دشمن خدا مقید شد ازین سبب تمام ملک جره
 و گرده عظام غوغای عظیم افتاد و همه با اتفاق ستمه نمیشدند که حضرت شاه را از آن بیدار
 خلاص کرده آید و با هم مصالح شده و دهری قاور بخش مرید آنحضرت سی سیدان بنگرادران
 قلعه فرستاد که بنوعی من لا نواع در قلعه آوند شکست گرفته زنجیرهای آهنی آنحضرت که مقید اند
 قطع کند و تا پنج و هم برنج الاول مقرر شد که در آنشب همه مریدان و غیره خوانان بر قلعه مذکور
 یافت آوند و حضرات سادات را از آنجا که از اند چون شب موحود و بیدار عظام با تمام شمشیر
 بر زمین دیوار قلعه رسیدند و تا در آنوقت سیدان بنگر زنجیرهای همه بر میان حضرت شاه را در یک
 شب قطع کرده بود و لیکن زنجیرهای خود آنجناب نشسته و مولی شاه برادر بزرگوار آنحضرت یک
 شخص دیگر از سادات عظام قطع نشده بود و ندک آنحضرت از راه رحم و شفقت از بند اول
 زنجیر خود قطع کنانیده بود ازین سبب عداوتان دیگر همه بر میان را از راه دیوار زیر آورند
 اما آن همه حضرات را که زنجیرهای یکیک بن بخت گران در پای ایشان بود بند بر آوردن
 نتوانستند درین آنجا هیچ شورش و محافظان قلعه خبردار شدند بحالت ناچار ای هم عظام
 هر یک از آنجنابان اعلام کنانیده و الیرا ندند در آن حال تیر و زنجیرهای
 گران خود را از دیوار قلعه بریدند و جمع شدند و مریدی از مریدان آنجناب ایستاد خود
 پیشین نهاد و در دانه چون فصلی که گشتی رسید پای پیکر عطا کرد و شیده و مولی شاه از پای
 بر زمین افتاد و آن غریب سبب تنهائی خویش و خوف رسیدن سواران صاحب گنجینه شد و بوسه
 شاه را در آنحال بهمانجا گذاشته روانه شد و مولی شاه بنزد شکل خود را در زمین گندم گرس
 راه بود و هر وقت شب پلنگ را که زحمت که زحمت را آب میداد از موجودگی آنحضرت
 در زحمت واقف شده خبر به پدر خود که از قوم سکند بود رسانید آن رحم دل خود را آغا آمد
 و در برابر دوش خود بر داشت و پوشیده بخانه خود بر و در تیر و زنجیرهای که شایسته در آنجا ملک

جهات سکه بدر کرده آید چون بیا تم سنائی انصار امیکار از خیل مشوار بود دشمنای این را از بعد
 قسم و سوگن پیش شخصی مسلمان که همسایه و کار از عهت شریک بود و نمودار هم قبول کرد که چون
 روز گذرد بوقت شب انیکار خبر کرده آید لیکن در آن مسلمان ناسلمان طبع مال دنیا ازین
 راه و برگشت و مانند نیرید در صدقتل سادات شده بجا وقت پیش صاحب سکه سید از احوال
 موجودگی و بولی شاه نرو آن سکه خبر داد فی الحال سواران امیر شدند و حضرت سید مجروح و
 مجوس را بآن سکه سپیش که برده پوش بود و نذر صاحب سکه بردند و حضرت سکه آن بهره
 سکه سید و بولی شاه و خود حضرت سواد علی را که از قلعه بدر نه آمده بودند مع یک کس برادر
 آنحضرت که از نیر یا نیر بختی میانی در هر دو دست سیلانگ که از نیر قطع کرده بود قطع کرد
 و آن ناسلمان را از افهام کثیر جعل شد و هر قدر که ازین مال متاع آن سکه بود و پند
 عطا گردید و وی برک طمع دنیا و سیاهی عقی بوقت مرگ با خود برد و حضرت سادات
 و رفته بانی خود که شهادت کبرای است از حق بقی و علایا فتنه و طمانه سکار بدر و زکار ماند
 بر دست پادار و ولایت با سعادت حضرت سواد علی در سال یکم از و یکصد و دویست و شصت
 آنجناب رسن کیمز او در حدیث شریف جری است که صاحب سر اولاد و تایخ شهادت
 آنحضرت حدیث برکت از لفظ پیر علوم افند کرده است و فی الحال صاحبزاده بمنه و بجمالی سید
 مدد علی بر سجاده بیخت حضرت حجّه قائم است که در علم و علم و سخاوت و دینا شادمان
 شهره افان است حدیث است با کرامت دارا و از و کتب
 شریف و سید شرافت و دینار شد از دل عارف شاد سید
 بولس شرف زاده شد شاه در کرب خوان مقدس به اخبار
 رقم کن مرشد قطب سید حضرت شاه علامه شیخ محمد حسن محمد طبرقی

معره مرید و خلیفه پیر عاقل قدر خود استاردی صاحب بدر ریاضت کرامت بخوارتن بود و کمال
 که وقتی در موسم بر سکال آب و دیامی راوی بدینقدر طغیانی کرد که تا دیوار تحصیل امیر در بر
 و گذشتی و ابل گشتی محال شد چون در آن ایام روز سالیسیوس حضرت علی مفضل کجش
 تجویزی در سید آنحضرت به مکر الدین خاوم خود ارشاد کرد که امر در اینجا نیست افزون بر این

مخدوم علی رفتن است او بوفض پر دخت که سبب طغیانی دریا گدازشتی است با شکل قهر
که سرخ شمشاد است از دریا بگذریم فرمود که اندک سنا یعنی خدا همراه است هیچ جا نماند
اندیشه نیست پس این بفرموده از موضع کوه بیکم پا در دریا انداخت و بعد مدتی فرمود که قدم
بر قدم مانده بیا و اندیشه کن که امر در آب دریا تا شاتنگ است پس چنان بوقوع آمد
که تمام آب دریا تا شاتنگ بجناب بود و تا زمانه هم تر شد آخر از دریا عیون نمود و بجز او
چراغ او حضرت مخدوم رسید و قات حضرت شاه غلام نبی تباریخ نور و هم با محرم سال

یکم از دو و صد و پنجاه و هفت است از مولف ازت خزینه بر محمد بن حکم در شاه غلام نبی

گفت تباریخ و سال خرد و طالب شد و غلام نبی سید قطب الدین سید قطب الدین

کیلانی قهر سمرقند و زند و بند سید صدر الدین است بانه بود بیان عالم و عالم
وجود و سخاوت و کرامت و خوارق در وقت خود قطب لوقت و شاهنشاه و ایت بود
جذب و شوق قوی و شست دنیا و اهل دنیا را در نظر کمیا اثر دی تو قیوم و شوق است
که وقتی سید عبدالرزاق جده بزرگوار دی بیار گشت چون علامت کشته بدیدند این
پدر دی بخصو پدر خود یعنی جده می نذر کرد که اگر از جنایاتی بود اند بزرگوارم شفا می گلی
عطا کرد و قطب الدین پس خود را تصدق حضرت کم و هنوز شیخ سید صدر الدین ایام تمام
نگرد بود که سید قطب الدین بعد از سال از چایه خود برخاست بوقت بارگردد جده بزرگوار نمود
طاعت کرد و دستار بند بزرگوار از پاینده پاریانی بر شسته بر سر خود نهاد و بعد از این چون خیرت
از پیش خود دیدن شیان شد و از برخی مزاج پدید آمد بقدرت رسید پدرش فرمود که از خیرت چه بیاست
بشانی است که خدای تعالی تزیینت کرد که فرزند تو گردا و اوست خود و تصدق گشت و دستار با
که بر سر نهاد از این اشارت است که او بلا قسلی غیری جانشین مانده باشد چنانچه چنان بوقوع
آمد که ایام نبوت سید صدر الدین با وجود وجودی سزا علی والد سید علی سید قطب الدین
بر سجاده بیخود نشسته سید نعمت علی و همیشه که می بیند بر سجاده نشسته و رضا دادند
و شوق است که جده شاه و احمد شاه و کس قریشیان بریدان آنحضرت در جنگ سیلان میانند
و همیشه ایشان محض لاد بود و لطف الله شاه هر چند در عهد و ولادت می بیند که فائده شد

اتفاقا بار سے سید قطب الدین در جنگ شریف بزم شیر و محمد شاه و احمد شاه بختیار
آمد و هر دو قدم بگرفتند و در خواست عطای فرزند از حضرت حق نموده و فرمود که دست از قدم
بردار و بر آتود عای خیر خواهم کرد و عرض کرد که بوعده دعای خیر دست از قدم بر نخواهم برداشت
تا وقتی که حکم عطای فرزند نکرده و این اتمام بحکم دل نرسد حضرت شاه بهر قدر که تامل
بفرمود که در قسمت تو فرزند نه نوشته اند لیکن بقدیر است که یک فرزند دیگر بخانه با تو آید شود
پس آن فرزند خود تو را دیم باستماع این بشارت همیشه احمد شاه و محمد شاه دست از قدم برداشت
و بعد نه ماه پسری زائید و بنام بهادر شاه موسوم ساخت و لاوت با سعادت آنحضرت
در سال یکینار دیکه شهادت و دو و وفات بتاریخ ششم جمادی الثانی سنه یکینار
و دو صد و پنجاه است که در اصل اولاد و تاریخ وفات آنجناب از جمله یاد افتاد است بدو فقه
کرده است و آنحضرت اول بقیام کوشکیم مدفون شد بعد از آن سید مد علی شاه فوج
مبارک ادرامقام حجره برده مدفون ساخت و از اکل مریدان می ساین لاد شاه در کوشکیم
بر سجاده بخت قائم است خدا سلامت دارا و ارمولت **قطب قطب الله قطب الانام**

میر قطب الدین بک شافعی	امیر توتلیش از چین چارمین	طرفه خورشیدی بنی شد انجلی
رطش محمد دم نمک کن	نیز قطب لافطیس کل مل	میر حق بین بده انصیار کو
سوزایا باز و سارک	شیخ مسلم خان قدس سره از خلفای کالین شاه	

سوزا است دل زنده الان بیاب بود بعد از آن تارک الدنیا شده دل در خدمت شرمید سوزا
شاه گردید و قبیل اسفاندر به چهار شهر شافعی بر سجاده هدایت قائم شده به هدایت خلق پرورفت
و قاضی **سوزا** یکینار و دو پنجاه و چهار است از موافقت **جانب شیخ مسلم خان و الا**
بخت رفت از دنیا و پرور **جانب شیخ و سوزا** و در مجسمه **در آمد ز دل مجرب منظور**
مخزن سیوم و رد کر اولیای که از شعلای حساندان
عایشان چشمت اهل بهشت رضی او شد **عنبر اجمین**
اول هر دفتر شریل **ایران** پشت نیکو مرشد **قطب لافطیس** و **قطب الدین**
مقتدای **ایلام** لایت قبله را **باب هدایت** خواهد **عایشان** جن **بهری رضی** الله عنه است

ابو محمد گفت و داشت و ابو سعید نیز گفتندی از کبار تابعین شهنشاه علیه السلام علم
 ظاهری باطنی بود و خرقه ارادت از امیر المومنین کرم الله وجهه پوشید و آن خرقه بود که شب
 سراج از جناب حق سبحانه تعالی بشاه رسالت علیه السلام و تحت عطاشه بود و از شرف
 نبوی کفرت مرقفوی و از جناب مرقفوی بحسن بصری مرقفوت گشت و خواجہ حسن بصری را
 کرامات و مقامات بسیار و فضائل مشیوارانه غیر از تصایح و مواعظ سخن نمیزود و در شرف
 سنت بجان کوشیدی و جذب طلب بجدی داشت که اگر ناسقی یا ناجری و محفل طریقت
 در سه حاضر شدی تا یک گشتی و اندر ماجده وی از موالی ام المومنین ام سلمه رضی الله عنہا
 نسبت پدری وی بموجب قول صاحب سیر الاقطاب بوسی را می این خواجہ و پدری وی
 طعن نشود و و الا در باب ما عادت و در بیستم شوره واقع شده و از غایت حسن جمال
 ظاهری و باطنی بکمال حسن و لوی گردید و بعضی میگویند که خواجہ حسن باز گشتی و تجارت
 مراد و دیگر و ازین بسبب خواجہ حسن را لوی موسوم گشت از کار باز گشتی و در کمال
 بهرسانید چون جاذب حقیقی او را بطریقت خود جذب کرد و دولت نیامد بکین فقر تقسیم نمود
 بعد یکبار که خود وقت یکروز هم نگذشت و قدرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه حاضر شده
 دست ارادت بدان آن حضرت زد و از کمال او بوقت شد و کار یافت و درین غایت بیانید
 که بعد بخت روز طعام خوردی و تا هفتاد سال و ضوی میسویان تو فاش گشت و شرف
 که چون خواجہ حسن را بهیچ شرف شد و الله اش را بهیچ دست امیر المومنین را این جناب
 رضی الله عنہ در هر روز و هر روز که شرف خفا فاش گشت و از وجه یعنی نام او شرف گنید
 بدرستی که او نیک و دولت گشت که در حالت شیر خوارگی چون مادر خواجہ حسن
 بکار میخواستی بودی و او بگریسته حضرت ام سلمه پستان مبارک خود در دامن نهادهای
 و از غیب قطره چند شیر پیدا آمدندی و در حلق مبارک می رسیدندی حضرت ام سلمه همیشه
 در حق شکر دعا میخوردی و فرمودی که اقی این پیراهن مقدس خلق کرد و این پیراهن را
 و حضرت حسن کچکندی تن را از اصحاب کبار بوی خفا کن بخت تن را از جناب برادر
 یافت و گفت که در طاعت خواجہ حسن روزی از کرب و محنتی می آید و در غایت بی باکی

فی الله ما آب خور چون حضرت پیغمبر علیه السلام ملک الاکبر تشریف آورد رسید که از
کوزه ما آب که خورد آم سلمه عرض کرد که حسن بصری خورده است فرمود چنانکه این طفل از
کوزه ما آب خورده است علم من در و سلبت کرده است و حضرت پیغمبر از غایت محبت و مهربانی
فرمود که این بزرگوار خود گرفت و غایت ما فرمود گفت که بشی خواج حسن بصری برام خانه خود
چندان بگریست که آب اشک از نادان خانه روان گردید و بر جامه شخصی را بگذراند و او از
داد که این بزرگوار خدا این آب پاک است یا باید گفت جامه خودی انحال شد که این آب از
اشک چشم گشکار عظیم است گفت که روزی خواج حسن بصری بخا میفرمود که این آب پاک است
بریان برآوردن من از بازار بیار چون آورد و در بر وضو گفت سماء الله بنده گشکار
با خور و ان طعام لذیذ که کار خادام عرض کرد که بموجب رشاد شما آورده ام نمونه بر دراز بگریست
و تا چهل روز پیوسته خورد و میگفت که من از نفس بد که طعام لذیذ طلبیب نیست
که خواج حسن با جماعتی که میرفت ناگاه در میان بی آب بگذراند و چون شخصی آب گردیدند
بر سر جامی بپدید آمد و در من بود و زناچار بماند و خواج فرمود ساعتی صبر کنید تا من در خانه
شوم شما آب بخورید پس برخاست و در نماز شد فی الحال آب از چاه چو شید تا ناکاره چاه رسید
و هر میان آب بخورد و در نماز ایشان طبع آینه کرد و شکیه آب پیر ساخت فی الحال آب بقیه چاه
فرود رفت چون خواج از نماز فارغ گشت فرمود که اگر آن فتنه شکیه آب بپایند و گاهی آب را بجا فرود
گشت که خواج حسن بهایه تش پست داشت شمعون نام ناگاه بپا شد و بجا تش پست رسید
چون خبر یاری بگوش خواج رسید بپادشاهی تش پست پیر فرمود که شمعون تمام عمر در تش پستی
گذرانید و حالا دی چند از عمر باقی اند اگر تو بپایند و رسالت نبوی اقرار کنی از تش پست و فرخ خلاص می گردی
عرض کرد که پست است الا بخواهم خطه بضمون آزادی از فرخ و غفرت من بپایند و فرخ تش پستی
تا از کلام اسلام نیفتد شوم خواج بلا تا خطه بضمون آزادی از فرخ و حصول نعمت پست
نوشته داد و شمعون سلام آورد و وصیت نمود که در کفن من بگویند بیدمرگ خواج او را بخوابید و کتب
شاهی بر سر خطه بپشتی در بپشت نیز اند خواج آزادی حال پدید گفت که تصدیق خطه او از فرخ شمام
و صاحب الاقطاب پیغمبر یار که جماعت چنان هم بخندست و چون آمدند بپایند و علم دین

اکرم الله وجهه و شریف القیاس است که خواجہ عبداللہ از غلامی خرید نمود و حکم داد کہ شب ہفتہ
 و حدیث کند چون شب شد اورا نیاقت با حادان حاضر آمد و دنیا را بی بہت خواجہ از
 کہ بہانہ سگہ بام نہایی بر شے سورہ اخلاص تحریر نمود و عرض کرد کہ اگر شب ہفتہ را شریف
 توفیق حاصل شود و شب یک یک دنیا را از من گرفتہ باشد خواجہ قبول نمود چون شب
 ہفتہ شد الی گنج شے شخصی فاسد بخت خواجہ گفت کہ این غلام شب یک روز گریخت است
 بکنہ در شب فوت داد و این غلام مناسبیت فرمود کہ شب آنجا نشینم و بچشم کہ بجا
 بیرون رود چہ کاری کند چون شب شد غلام انجائی خواجہ بچہ بچہ نہا خواجہ ہم تعاقب کونم
 تا پیرین شہر رفتند و بعد اندک مسافت کورستانی پدید آمد غلام جامہ از تن جدا کردہ
 جامہ پلاس پوشید و روز ناز شد و تا صبح دم در نماز بود و بنماز خودست بسوی آسمان را کرد
 و گفت اے حق خدایت شبیہ خدایت عطا فرما فی الحال یکدم از بلو یزیدین افتاد و یافت
 در وان شد چہ انکا از نظر خواجہ غائب گشت خواجہ تہیر ماند و از راہ روان راہ شہر نہ رسید
 گفت کہ شہر تو از نیاد و سالہ را ہست خواجہ بمانجا نشست و تمام روز در بیست شہر ماند
 چون شب شد بوقت مسود باز غلام در آنجا حاضر گردید و لیلادت مشغول گشت چون غلام
 در ہم از ہوا بگرفت و پیش خود آمدہ ہر دو دنیا را پیش کش کرد و گفت کہ این حق خدایت
 خواجہ فرمود کہ ترا از مال خود آزاد کردم غلام سگہ بفرہ چند از زمین بگرفت و در و پنجاہ رند
 و گفت کہ این حق آزادی من است این گفت و در دہشت خواجہ ہم تعاقب غلام روان گشت
 و فی الفور شہر خود فاکر گشت چون بر دروازہ خانہ خود رسید غلام از نظر غایب شد و سگہ
 عطیہ غلام را چون نیک نظر کرد و جوہر بہ ہایافت پس بفرقت و براہ خدا بفرقت نمود
 و تارک الدنیا شد ہر ریاضت و مجاہدہ و صر و گشت تا از کمالان حق شد و حال جد
 توبہ دی نیست کہ بگوید و درج سیر الاقطاب و دیگر کتب المآتب بہ القیاس
 کہ روزی خواجہ عبداللہ را ہمدین عطا فرمود کہ شخصی کہ در دنیا از آفات البیت المملک
 ملوک خود و بر خیزد و بر او خایانہ نماید بقسمی او را در جہالی در شے عطا بفرماید و قدر جا
 برای خدہ در بہشت بنا فرماید و چون کہ بین المرنیہ نام او است تزدیح یک لیلہ قبل از درخت

حاجت را که در پشت برآید است و چون در راه که از راه خود می‌گذشتیم ظاهر خود را بر سر
 از آن مجلس برخاست گفت که من میدانم که خود را بر این راه می‌بینم و فرمود که اول محل را
 بعد از آن پیش من آن شخص رقت بهر تائید است در راه خود داد و بخت است حاضر آمدند
 او را هم نظم بیاورفت و در آن وقت شوق ساخت و درین مشغولی دید که نه نیست بنیاد گشت
 و در آن وقت است مالی که از یکدانه مردوارید ساخته اند و درین حضور می‌باشد بنیاد
 وی از احاطه خود بر و تقریر نایب است برخت زین شسته است آن شخص حق دید عاشق می‌شد
 و خود است که دست دراز کند چون در عرض کرد که من از آن توام و تو شوهر من هستی لیکن
 در وصل من و تو حاصل یکپایه است باقیست خطرات بفراری نباید کرد و بعد از آن پیش
 یکشاد و الا و روانه و منظر به حال بود و مانند مرغ نیم بسط به طیب خواب چون او را بد حال
 دید فرمود که خطرات نیست فی الحقیقت در وصل تو و وی حاصل یکپایه است باقیست خطرات
 بهر او خواهی رسید چون در آن ایام هم که یار بر آن شتر افتاد آورده بود و اهل الملامت
 بر آمد و یکبار جنگ میکردند آن شخص هم همراه فوج ایلام جنگ قیام نمود و سوار شتر شد
 پیشه خواهد چون خبر شنید از شتر تبارت با برکات خود شترت برد و پیچیده بکفیل بر دست
 و در حق وی فاخته فرمودند که در روزی خواهد بود که او را در راه دریا گذر افتاد و خلق
 بر سر عبور دریا در شتر سوار میشدند ملایح کسانی را که اجرت دادند که شتر سوار کرد و بعضی مردان را
 که اجرت نداشتند یکباره دریا گذشتند و ایشان شکست خاکی شدند و خواهد ایشان مخاطب شد
 و فرمود که نگین نشوید از طرف من بدریا بگویند که عبد الواحد بگوید که آب خود شکست
 فقره بیخام خواهد بدریا رسانیدند فی الحال آب دریا کم شد و مساکین باور دریا نماندند و آن
 تمام قبل از اهل کشتی با نردی دریا رسیدند و شکست که وقتی جماعت درویشان بخیر دست خوا
 حاضر آمدند و جلو افتادند چون خواهد در آن وقت از راه دور دیدار رسید بود وی بیک آسمان
 کرد فی الحال قراضه زرباریدن گرفت خواهد درویشان فرمود که بقدر حاجت جلو بگیرند
 و زباده ستانی تکفید درویشان بقدر حاجت گرفته جلو آوردند و سیر بخیر در آن شکست
 که روزی چند فقره است اخلاص نه ده بخیر دست خواهد آمده ظاهر کردند که مایان اهل میال

و با تقدیر کت نماز روزی که گذاروی و دو ختم قرآن بر روزی و از سیر الی قیام
 و سیر الی قیام نیز تذکرة الاولیاء به ثبوت پیوسته که در ابتدا ای حال خواجگیست و قضا
 کردی و بسیار از راه زمان تردی جمع آورده پس گردی و نسی خواجی و نسی میگردید و بسیار
 و تسبیح کثیر از سائر این غارت کردی می آوردی و نسی بر سر قافله رفتی و نسی چون قافله را
 در گردن خود میبندید که غارت کنی شخصی از آن قافله این آیت میخواند الم یأذن للذین استوا
 ان یخشیع قلوبهم لذكر الله ندامی این آیت شریف سنگ آسمانی بود که بر دل خواجی نهاد
 قافله را یکدشت در روز و در میان راه و از راه یکدشت درین اثنای قافله دیگر رسید
 و ایل قافله از تفصیل رسیدند که تفصیل قضا و درین راه میباشد گفت آگاه باشید که
 تفصیل تو به کرد و اول شما از وی به ترسیدید حالا از شما می پرسید پس از دل آگاه شدی این
 در دل راجع آوردی و گفت که چه از تفصیل در حالت قضا ای از سوال من و تو قافله آنچه
 حقیقت خود میگرفت علی و سید شدت و نام ایل قافله قرآن می نوشت چون تو به کردی و گفت که آگاه
 آن به شریف نترودی میرفت و مال با کمال میباید داد از خود خوشی و میگردد و آنکه روزی
 نزد شخصی بود و مال کمال چیت او مال میگرفت و میگفت که مال من و تو من که در آن حال
 خالص بسیار بود و پارتا من خوشی و شوم خواجی از گرفتار قضا بود کرد و عجز و نیاز بسیار نمود
 جود و گفت که من قسم خورده ام که تا طلائی خود نیام خوشی و شوم پس در طاق خانه من میباشد
 چرا از طلاست اندرون جز و دیگر بدست من و تو قضا قسم خورده است آید و بر تو خوشی و شوم
 در خانه می رفت و همیانی می آورد و در دست می داد چون شود طلاست فایده بود و جود
 تیرگی گفت که یقین شد که تو نایب صادق هستی و این همیان بر از یک بود و در تو است
 خوانده بودم که در دین نبی آخر الزمان مردانی که تو به خواهند کرد اگر ناک بدست خواهند گرفت
 در خواهند شد و این خاک محض برکت تو به تذکره گشته است ازین سبب استم که تو به توقع است
 این گفت و جود و کمالی است ای سلام زبان بکشاید و از مقبولان حق شایسته است و بدو خواهد
 رسید و محبت اسلام امام عظمی که صحت داشت و بسیاری شایسته را در این راه از این
 به بهره آید و نسی است که خواجی پسری بهیست کند و نسی است که در این راه بهیست

این سخن را در کتاب
 نزهة المستفيدين
 در باب اول از
 تفصیل قضا
 در این باب
 در این باب
 در این باب

دارد و در این خیال محال از سر بدرکنی یار و یکر گرد این آرزو قلندرجون مراد و
 بدید دست قبول چشم نهاده و در بادیه تلاش نفیض آن قدم بر پشت بد چندی چون گوهر مراد
 بدست وی نیامده بود که خود را در دیار غرق کند و بدین راه روی بسوزد و پاشا چون بر لب
 دریا رسید خسته که خود را غرق نماید سازد و در مقامی و ابرامه آسانی بپوشد و خیر علی السلام
 نه الحال اردو وقت بی شد و پیش گرفت و آن غریق دریا عشق را از غرقانی آب خیم نجات داده
 یازده عدد مردار بد که غرق شده و خود را از دانه مردار بدی بپوشد و در دیار غرق
 گردید قلندرجون گوهر مراد بدست خود یافت همه مردار بد شکست و نذر پادشاه و لاجا که در پادشاه
 که از دادن دختر قلندرجون تمام داشتیم تو خود در دیار غرق و فرمود که پیش از پادشاه بدست
 عرض حال نمودن چون نزد وزیر رسید وزیر از زلف قلندرجون بدست بدست از زلف
 از در باز گفت که اگر یار و یکر بدین سوالش پادشاه سائل خواهی شد بدست از جان خود
 خوابی بدست فی الجمله در دیار غرق و پادشاه بدست از جان خود بدست از جان خود
 گشت هیچ چاره کار خود نیست قضا را بدست از جان خود بدست از جان خود بدست از جان خود
 سلاج او را فرموده چند هفته پادشاه غیر فوت رسانیدند پادشاه از غیر فوت دختر بدست از جان خود
 آخرین بقضا در داده بدفن و در حکم او قلندرجون غیر فوت شده خود شنید چون در خود
 پیسید بدین ساید و نیال بنابر میرفت و تا وقت دغی بر سر دغی دغی بدست از جان خود
 و شکله از دیده عمده می نشاند چون شب شد و پاسا گمان مقبره در خواب نشد قلندرجون
 بکشتش محبت و جذب عشق بر سر دغی رسید و بار داده دیدار و قطاره آخرین من گور شکست
 و نقش معشوق از قبر بر آورد و مناک قبر بدست از سر دغی بدست از سر دغی بدست از سر دغی
 در کاشانه خویش آمد و در محبت چون را ز کرده و جمع افروخته و بهر سوی تن چشم شد و قطاره در دیار
 دلدار میگردد و زار زار دیگر نیست درین شایمی از شب بگذشت اتفاقا حکیمی که در فرغ طلب
 و حکمت نظیر خود ندانست در آن روز از مالک یونان در بلخ رسید و بود چون وقت شب بود و
 در دوازه امه شهر رسید و بود و ندانست که شبی را آنجا قیام نماید ناگاه از دور و در
 پلخ کاشانه قلندرجون بدست از سر دغی بدست از سر دغی بدست از سر دغی بدست از سر دغی

جود القاسی ماه سیاه نامند مردگان بر تختی چوبین درازست و در لوشی قلند بجاالت پشیمان
 و ابر بر بالین آن حور لعین شسته نزار بقدری گریه زاری میکنند آن بیگمانی چون قلند را
 بدین پریشانی دید پیر از لطف و مهر بانی نزدیک تر آمد چراغ بدست گرفته نغمه جان نقش کرده
 فرمود که ای قلند رنج مخور و آب نده برده مر که این بری چنگیز بنور جان شیرین بجان آفرین
 پس ده بلکه برضی سگته گرفتار است این گفت نشتر قضاوی از کیمسه خود را ورده گل مرغ
 دختر بکشود چون نظره چمن خون از دلخ برآمد دختر چشم بکشد و دست چپ نگاه کرد چون سراج
 بر بالین خود نامحرم دید نقاب بر روی خود انداخت گفت ای پند است بگو که من در اینجا
 رسیدم و این حالت کفین تختی چوب کاشانه قلند چیست طیب قلند لب بابت زار کشادند و
 حقیقت حال بیکم و کاشت بخت آن پری تماشال معروف استند و خورشاه چون دانست
 که باعث حیات در باره من بیچاره کین قلند نگریده و بنا کشتی رضاداد و طیب عقید کلاخ
 دختر با قلند و نغمه نمود چون صبح دید قلند در دوش در رفت و خانه بگریه گرفته مشوقه خود را
 و ششبر بر و آرام تمام زندگانی میکرد بدین ماه بغایت و افسوس کیم خواب سلطان ابراهیم
 از بطن عقب آن عقیده ستود شد که لعین و کلام شباهت بود از خود شتابست تمام شتاب
 بعد از خیال حضرت قلند بر آن گوهر سکه شتابشاهی را برادر تعلیم علوم در مدرسه بادشاهی بقبض
 نمود و در آن بادشاه برادر آتشان عالم و آموخته طفلان مدرسه بتمام مدرسه تشریف آورد و چون
 بادشاه سر خواجها بجا افتاد که بختش نچینی و از غایت محبت خواجها برکنار گرفته بهر خوش
 محل بادشاهی بر وقت شام چون صاحبزاده در خانه پدر و الا گوهر نرفت والدہ ماجد را
 دل پراستلاب شد و قلند نشوهر خود را بچهره گری فرزند ارجمند بکشت فرستاد چون قلند در
 بدر رسد آمد خبر یافت که بادشاه ویرانه خویش محل بادشاهی برده است بی اختیار شد بطریق
 دست خود را نزد بادشاه رسانید بادشاه چون قلند را دید شناخت و گفت که ای قلند محب
 پسری داری که قبول منظر فلق است و مرا امروز به اختیار ایتقه محبت الفت می دانی چنانچه
 که در قبل خود برداشته و در همراه خود در مجلس است خود آورده چون این سخن شنید قلند زخم
 شد و گفت بادشاه را چرا ایتقه محبت بجا می بندد دل نباشد که این فرزند زنده و پسر دختر

شاه است و تمام حال به کم و کاست بجهت بادشاه عرض نمود بادشاه چون خبر حیات دختر خود یافت
سجده شکر بجا آورد و بخوشی تمام بفرستاد این شکرده جانفزا با بلبله و برسانیه بجهان بفرستاد
شاهی و محل شاهی تیار شده بخانه قلعه رآمده از دیدار دختر فرزندش ندیده از آن بادشاه
بهاسه دختر خود محل عالی تعمیر ساخت چون بهیچ پسرنداشت سلطان ابراهیم را ولی عهد خود نمود
و خود بعبادت مجوس و حقیقی مشغول شد و سلطان ابراهیم بفرستاد بادشاهی سالها سال ملک
فرموده مکرانی ببدل و داد میکرد و شب روز مشغول بطاعت و عبادت بود که ناگاه شکر
حضرت سلطان در خوابگاه شاهی بخواب سزاوت بود که ناگاه شقیقت خانه بجنبید سلطان
از خواب بیدار گشت و آواز داد که مالای شقیقت کیست آواز آمد که من شقیقتی سا فرام و دختر خود
گم کرده ام و در اینجا میجویم سلطان فرمود ای نادان شتر را بر بام خانه میخونی و چگونه گم گشت
که شتر را بر بام خانه آمده باشد جواب آمد که از من تو نادان تری که اراده آن داری که خدا را
بنام دوم از بادشاهی خبری در پسترس طلسم در میان خواب بکنی پس با وجود تقدیر لقاقت نیاچگونه
شرفیاب بارگاه کبریا خواهی شد شکر هم خدا خواهی هم دنیای دن و خیال است و کاست
چون سلطان از این سخن چون تیر بر بدست دل نشست علی الصباح فرزند خود را بجای خود
بر تخت سلطنت بنشاند و بجای ترک سلطنت کرده روز بجهت اسناد در آشتای راه جامهای شاهی
بشانی بخشید و جامهای شاهی زیباترین کرده بنیشا پور آمد و در غار که بعبادت حق مشغول
شد روز نیشیند بالاسه غار برآمدی و پیشاره هنرم جمع کرده در سر برشته بشتر بر کرد و هر چه که
از فروخت آن حاصل شد نیمه آن براه خدا دادی و نیمه آن بصرف مایحتاج خود آورد که
چون کار ریاضت و مجاهده تمام کرد باشاره غیبی در یک نظر رفت بنزدت خوانچه فیصل بن
عیاض مرید گشت و کلمات ظاهری و باطنی رسید لقاقت که چون حضرت سلطان
بعد ترک بادشاهی روز بجهت اسناد بزرگی از غیب پیدا شد و اسم اعظم به او آموخت بجز آن از
عش تا فرزند همه بروی مکتوب گشت من بعد خضر علیه السلام در رسید گفت ای سلطان
آن برادرم الیاس بود که اسم اعظم تو آموخت و من خضر آمدم که رفیق تو باشم گفت درین وقت
هست حق جلشانه حاجت رفیق دیگر ندارم این گفت و خضر را رخصت کرد و لقاقت

که وقتی حضرت سلطان پشماره بنیم بر سر کرده در بازار میرفت و میفرمودت قصی از بلخ و را بخا
رسید و سلطان را بشناخت و از ترک شاهی و گرفتار شدن بکار بنیم فروشی ملاحت آغاز کرد
حضرت سلطان را از سخنان وی دل برآشت و دست به پشماره بنیم زد و همه زرگر و دید سلطان
آن پشماره را بوی بخشید گفت از شومی نام سلطنت بلخ امروز خون حلال من یافت شد
تلاشت کم وقتی حضرت سلطان از راه بلخ بطرف مکه خطبه سفر کرد امراء و وزرا به
سلطان خبر تشریف اوری وی شنید و صاحبزاده خود و دیگر که آنجناب باد نبی تمام داشت
بخدمت حاضر آوردند و التماس کردند که باز دیگر بخادمان خود رفته بر تخت سلطنت اجلاس
فرماید سلطان فرزند دلبند خود را از راه محبت بر زانوی خود نشاند و متوجه او شد و این
آشنا ندانے غیبی بگوش بنوش سلطان در دادند که کسانیکه عاشقان جمال ما اند کسی بگوید
متوجه نمیشوند از استماع نمیمنی حالی به سلطان برگشت و گریه غار نماد و عرض کرد که اتمی آنکه
ابراهیم را یکدم از تو غافل کرده است و را از دیان بردار که شسته محبت غیر بکلی منقطع گردد
صاحبزاده هماندم در نوب سلطان جان بداد و تلاشت که چون حضرت سلطان از بلخ برآمد
چندگاه بر دریا قیام کرد خیل امراء و زرا بخدمت حاضر شده در خواست تخت نشینی بلخ نکردند
و سلطان در آنوقت دلق خود را بچشمیکه دسوزن خود را در دریا انداخت و بآمر فرمود که شما
حاکمان دنیا اید سوزن ما را در دریا برآورده باید بید بچشمین تو است آخر خود فرمود که ای پسران
دریا سوزن ما بارسانید فی الحال هزار در هزار بای سوزنهای من در دمان خود گرفته مرا
شدند و بدمان یک بای سوزن خواهم بود سلطان سوزن خود گرفت و دیگر با سوزن
فرمود و بآمر مخاطب شد و گفت که سلطنت ما بجا نگیرد یا سلطنت شما صلا بر و سلطنت
شما نداریم تلاشت که روزی حضرت سلطان بر سر کوه ابو فیس شسته فریقان خود بمن غیر
و در میان سخنان گفت که متبلان اتمی اگر بگو بگویند که روانشوی الفور روان بگیرد و فی الحال
کوه در جنبش آمد فرمود که ای کوه ساکن باش که من این سخن بشنیدم ای کوه تلاشت که روزی
خواهی بفیق بلخی بخدمت سلطان حاضر بود و درویشی صاحب کشت در امانات حاضر شد با فرمود
که در معاش چگونه بسر میری عرض کرد که اگر میبایم خودم در نه میرسانم گفت بکار از سگان

زار از سیرت شخصی در آن وقت دار و وقت شد و گفت که این قدر گریه زاری منظر است
و بقراری از بهر صیبت که خدای جل شانہ را ریمد کریم و غفور و مہربانی گفت کہ خدا بیجا
بفرماید فریق فی الجنت و فریق فی السعیر من نسید ام کہ از کدام فرقام کہ من از بہت گفت
اگر مالی خود نپیدانی پس چرا از دیگر دمان نپسندید بگیری و راه دیگران ہم نیز فی خواہ چون این
پسندید خرد و بزر و بیوش شد چون بیوش آمد اکتف غیب و از داد کہ با مد بقہ تا راست
داریم و برگزیدہ ایم و بیشتر ترا از اصحاب جنت خواہم برگزینت چنانچہ این آواز بہرہ عافین
مجلس بگوش ظاہر شنیدند و بطور این کرامت رسید کہ داخل سلام نمودند شرف عالم
شدند گفت کہ وقتی چند سہ ماہ منکران اولیا بخد مت خواہم عشی حاضر شد و بیست و
سختاد ہر گز نہ بد اول خواہم بندہ فصاح بایشان کرد و از عذاب حق ترسانید ایشان
دست خواہم گرفتہ برنجانیہ نگفتند کہ اگر تو مرد خدائی در حق ما دعای بد کن خواہی شد بار
آہ آہ کہ و آتش سوزان از دمان خواہم برآمدہ در ایشان گرفت و جنگی را بہشت مرد در دست
نمود بآتشین غنیمت لا ولیا و وفات خواہم عشی بقول صاحبی کہ ہما شقیہ بنی نقیہ الاصفیا
و غیرہ بردایات فصیح در سال و صد ہفتاد و شش بقول صاحب سیر الاقطاب تارخچہ بیست و چہارم
ما سوال سال و صد و پنجاہ دو و ہجرت قول دل بہمت بقرون قہرون شائل قہار لا اتفاق
است کہ خواہم عشی بعد وفات خواہم ابرہیم کہ سال و صد و شصت ہفت ہجرت بوقوع آمدہ بود نہ
سال ازین وار پر مال بقہر یا نیز دستمال ہجرت رحمہ اللہ عایما از مولف اشتر عشی خواہم دو چہا
چو گشت از جہان سوی جنت ودان یکی قطب عالم کہ سال و اگر حلتش سپردین شد عیان
خواہم ہمیرہ البصری قدس سرہ از عطا کاکلین و کبرلہ محققین مرید خلیفہ خود
مرعشی است و ملقب بلقب امین الدین بود در شاخ علیا درجہ والا و مراتب علی و شہادت و اورا
در فقر درجات منبع و مقامات رفیع ہست اول در عمر فقیدہ و مالکی عالم کامل و دانشمند قابل
لائق تفہیل شد و قرآن حفظ نمود و چنانچہ ہر روز دو ختم قرآن کردی و عبادہ و ریاضت قہر و تہ
روزہ از غایت محبت حق بحق تالی نہا رسید کہ ای ہمیرہ ما را بخشیدیم باید کہ بکبر حصول
مقامات فقر نزد خلیفہ مرعشی بروی پس ی بارشاد ربانی بخد مت خواہم عشی رسید

در این کتاب

در این کتاب

و مرید شد چون قبل از ارادت تاسی سال ریاضت سخت سخت شاقه بجای آورده بود و در
یک هفته بمقام قریب رسید بعد یک سال خرقه خلافت یافت از روزیکه خرقه پوشید نکند و نکشید
و لایله دنیا را ترک کرد و چندان گریستی که حاضرین را خوف هلاک می گشتی و وی تمام عمر در یک صومعه
بسیر کرد و گاهی در خانه دنیا دار ترنفت و در وی دنیا دار ندید و طعام ایشان بخورد و تمام عمر در فقر
تجربید گذرانید و وفات خواجہ بصری در سال دصده شصت و هفت بتاریخ هفتم ماه شوال است
از مولف | شد چو از دنیا بفرودس برین آن بهر خواجه عالی کمان اول و کامل امین الدین بود
و پیشتر از این که امیر عیان | خواجہ علو دنیوری قدس سره لقب دی کریم الدین است
در ریاضت و مجاهده مقامی عالی و شانی بلند داشت و حافظ کلام ربانی بود و خرقه فقر دارادت
و خلافت از دست حضرت خواجہ بهیرة البصری پوشیده و در شاخ عراق صاحب لایثت کرامت
و از اقران شیخ صبیح درویم و ثوری بود و بصحبت خلفای شیخ معروف کرخی نیز شرفیاب شده
و از ایشان نیز خرقه خلافت داشت و در سلسله معروفی نیز صاحب اجازت است نسبت می یار و از
در میانی شیخ معروف میرسد بنیطریق که خواجہ علو دنیوری علیه السلام بن عبد الله بن خلیف و بنی خلیف
شیخ محمد ویم و بنی خلیف بن عبد الله و بنی خلیف بنی سمری سقطنی و بنی خلیف معروف کرخی علیه السلام
علیه السلام است و بسوا این حضرات و الادراجات بصحبت بکر شاخ نظام هم رسیده و فیض برادر
نقل است که در او اکل حال خواجہ علو دنیوری ببال دنیا بنایت تمکول بود چون حاذب حقیقی
دلش بر ابطرف خود جذب بنمود و همه مال اموال خود را بر اده فقرا تقسیم کرد و در وی بسو کوه آرد
گفت الی عیال اطفال خود را بتوسیدم حواله رزق ایشان بربست و از دین و فقر کرده و در کمال
رسید روزی در راه میگذاشت دید که شخصی طعام بر سر برشته تیر تیر میرود و از وی پرسید
که کیستی و بجا میروی و این خوان طعام برای کیست گفت که شخصی از رجال النیبم و اینان
طعام برای فرزندان است که هر روز در عیال تو میبرم و بدین خدمت از حق ما مرستم
نقل است که روزیکه خواجہ علو دنیوری خرقه فقر از پیر و شفیع خود پوشید خواجہ بهیر
بصری بوی فرمود که ای علو بر در که کار تو بملو بسید و ضو کرده بیا خواجہ فرمان بجاء آورد پس
حضرت پیر دستش بگرفت در وی بسوی آسمان کرد و گفت الی علو اتمام درویشی برسان

سید بن طاووس

که المخرج الفقار جوع و در او ایل چون خواست که هر یک کسی را از اولیاء الله شود و بگوید که
 اسخاره که در آخر نماز غیبه و از حد که اسی ابو اسحاق برو و بخت ارادت بدان مشاء و پیشتر
 دن که برادر خواهی رسید پس بخت خواهد و نیوری حاضر شد و ما هفت سال بخدمت حاضر
 ماند و بکسل رسید و فرقه خلافت یافت و ذات بابر کاتش میدارے فرقه شایع اهل بیت
 نبک سرشت گردید و بدین بدبسا که در قصبه حبش سکونت داشت و چون در بغداد رسید
 پیر روشن ضمیر خود حاضر شد حضرت خواهد فرمود که از بجای و چندان داری گفت که بنام
 او اسحاق حبشی موسوم فرمود که شما خواهد اهل بیت هستید چون خلافت یافت با حسب
 رخصت پیرو خود و تمام بیت تشرفیند و در خواست شتمار یافت و در آن ایام در شهر حبش
 بشت و دیگر شایع عظام اهل ولایت هم بکثرت بودند لیکن از خلفای این فاندان و در حبش
 چهار حضرت والا در جاست کلمات ولایت خلافت رسیدند اول خواهد ابو احمد ابدال
 حبشی دوم خواهد ابو محمد سید ابو احمد ابدال علیه الرحمة الله المتعال سیدوم ناصر الدین خواجه
 ابو یوسف حبشی چهارم خواهد بود حبشی که مرید و خلیفه و خواهر زاده ابو محمد بود و از این هر چهار
 ادنیاء کبار که فی الحقیقت چهار ستون دینند و در این شهر اشد نگار بقیام تو پیش از آمدن
 خاکسار بکشت لایت رسیدند و ابو اسحاق سماع شنید هر که یکبار مجلسی که گذشتی یار دیگر گرد
 منیست بگشتی و از تائید و برتری تمام اهل مجلس تو اجد آند ندی و هر هر که در مجلس حاضر
 شد به شفا یافتی و دنیا دار تارک الدنیائش شد که وقتی اسکا باران از حد شملط
 وقت در بزرگان محمد بخدمت خواهد حاضر شده و تمامی دعا بخواند و بگوید که باران رحمت
 کرد و نخواهد مجلس سماع گیم نمرد چون رود جدا جدا بر محیط آسمان شد و چندان باران رحمت ببارید
 که خلق التماس السداد باران نمی بیند خواهد آورد و ند فرمود اگر خواهد بخت پس بختی همان باران
 مسدود شد و قات خواهد ابو اسحاق شامی بتاریخ چهاردهم ماه ربیع الثانی سال سید محمد
 بحر لیت مزار میرانوار و شهر که از بلا و شام است و آق شده و صاحب سیر الاقطاب غیر نایک
 از یکجام رحلت تالی الیوم بر سر مزار میرانوار شجره از غیبه و شام تا دم صبح روشن شد
 و از حد باد و باران سرچند از شربت بود و پنج آسبیدی و فتوری بر شوی جریغ

راه نمی یابد و میفرماید که اگر کسی سر را با باد گرد و آیران مقابلان سر گرفته و در آن وقت
 چون ابو اسحاق شامی پیر شریف است از این دنیا بخت شادمان و صل و یکش شریف طلب و استیلا
 هم ابو اسحاق محبوب است نام خواجہ ابو احمد ابدال شریفی قدس سرہ از سادات
 عظام حسنی و متابع ذوی اللہ امین خاندان خلیفہ رتبین خواجہ نامی ابو اسحاق شامی است
 و در ریاضت و مجاہدہ و منظر و بخوارق و کرمات لائمی قدوۃ الدین لقب نیست درین
 و مجال ظاہری ہم بخوان چہ و منور در وی نور داشت کہ ہر کہ بیک نظر و جہرہ بر او آرد
 نظر کردی از دل و جان عاشق گشتہ و از حبیب نور افشان ہے آنچنان نورانی می گشت
 کہ اگر در خانہ بیخراغ شب تابستی خانہ تاریک آنچنان روشن گشتی کہ حروف قرآن بوجہ
 مع اعراب در نظر افتادی و صاحب سیر الاقطاب تذکرۃ العارفين
 میفرماید کہ خواجہ ابو احمد پسر سلطان فرسنانہ است کہ از شرفای شریف و سادات عظام حسنی
 بود و سبب شریفی دی بچند ہفتہ حضرت حسن شریف رضی اللہ عنہ میرسد کہ سلطان فرسنانہ
 پدر خواجہ ابو احمد بن سید ابراہیم بن سید یحیی بن سید حسن بن سید محمد ہمالی الشہید بود
 بن سید ناصر الدین بن سید عبداللہ بن سید امام حسن شریف بن سید ابو یوسف بن امام المتوفی بن امام حسن
 بن علی المرتضی اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و سلطان فرسنانہ را خواجہ
 بود ولیہ و صاحبہ و عقیقہ حضرت ابو اسحاق شامی اکثر اوقات بنجائہ او شریف بر وی
 و طعام خوردی روزہ بآن عقیقہ فرمود کہ برادران و فرزندان گرامی خواجہ شریف علیہ برادر خود را
 بخوبی بہ محافظت کنی کہ لقمہ شب و روز کم او را نہ نیابد خواجہ سلطان چون دریافت نمود البتہ
 برادرش عالم بود پس آن صاحبہ در بارہ تقدوسی احتیاط تمام نمود و دقیقہ فرنگ داشت آخر
 بتاریخ ششم ماہ رمضان سن دویست و شصت ہجری آن ماہ اوج ولایت در زمان خلافت
 مستقیم باشد خلیفہ بغداد از افاق کرامت طلوع نمود چون بہفت سالگی رسید اکثر مجلس سماع خواجہ
 ابو اسحاق شامی حاضر شدی و بعلوم ظاہری ہم از حضرت خواجہ مستفیذ گشتی و بکثرت از وہ سالک
 از علوم ظاہری فراغت یافت و مرید خواجہ شد و از خلق خلوت گزید و مجاہدہ شایعش گرفت
 چنانچہ بعد بہفت روز طعام خوردی و وضو کردی و زیادہ از لقمہ تناول نکردی بجز زہد روز

بقصد سماع حاجت انسانی در بیت المارفتی تقلست که روزی خوابه ابو احمد همراه پدرش را
خویش باراده شکار بجانب کوه سوار شد آنها را از پدر و همراهمان خویش جاگرفتند و در
کوه راه کم کرد و بعد که جبل تن از رجال الغیب بر سرگی ایستاده اند و خوابه ابو احمد شامی نیز
در میان ایشان است خوابه را بشناخت پس فرمود آمد و سر در پا خوابه نهاد و سلاح را پنهان نمود و بعد که
در یک کاب خوابه روان شد و بعد که پدرش را گفت که دنیا فتنه است و دنیا فتنه است و دنیا فتنه است
فلان موضع بخواب خوابه ابو احمد شامی است سلطان چند کس را بطریق فرستاد تا بیارند و بعد
چند روز در زندان نهادند و در روز بیست سال یا هفت ساقه کرد و فرقه خلافت یافت تا
سی سال شربت بر سر خوابه نهاد و تقلست که خوابه ابو احمد بر سر که نظر انداختی صاحب کرم است
شده و اگر حرفی بودی پیشاینتی وین سماع چنان نوری روشن از چهره مبارکش طالع شد
که گفته آن تا آسمان رسیدی تقلست که چون شهر کرامت خوابه ابو احمد از شرق مغرب بر بالا
گرفت علمای عهد بر آن حشر کردند و در ایشان سماع زبان طعن بر خوابه بکشادند و مجسمه
در نیاب نوشته پیش از این که حکام عادل حال حقیقه خوابه بود و بر دند و در خوست بحث و مجسمه خوابه
در سلسله سماع نمودند و پنج مجلس علیه ترتیب نموده هزار اکابر علمای و صلحای و فضلاء و علماء
جمع آمدند و خوابه را هم در آن مجلس طلب کردند و خوابه چون این خبر شنید فرقه پوشید و بر سر کلاه
شد و یک خادم که عهد خدا بنده نام داشت و تیر سوره فاتحه و اخلاص از قرآن هدیگیار بود
همراه گرفت و بناگاه امیر نصیر دلق افزا گشت قبل از تشریف بری آنحضرت اراده جمیع
و حاسان آن بود که چون خوابه بیاید بر استقبال او زدند و تعظیم ندید پس چون خوابه
نزدیک رسید همه علماء و افراد غیره اهل محفل خود بخود تعظیم بخواستند استقبال نمودند و مجلس
آمده ببالا تراز خود نشاندند و بحث در سلسله سماع آغاز نمودند و چون علماء سوال فرمود
کردند خوابه بحد بنده خدا اشارت فرمود که جواب دال علماء بگو یا خادم که ناخوانده بود
در آنوقت خود را چنین یافت که در عالم محیرت و فقیه زاده تر از آن بچگی نبود و بجا
مسائل علماء بطور بر داشت که از روی احادیث نبوی و احوال بزرگان سلف معاندان را
در جواب خاموش ساخت و هم از غایت خجالت سر بر پیش انگذند آری هر آن

که که با منتر خیزد و چنانی کند که سر بر نیز و نقاشی که پدر خواجہ ابو احمد را نموده
 شراب بود که شرابا رسالی سال را آنجا جمع میماند روزی خواجہ بجات صغری در آنجا تشریف
 آورد و در دوازده خانه از اندرون بند کرده نم مارا شکستن آغاز نمود و سلطان آگاهی یافت
 و بر بام خانه برآمد و از غایت غضب و خشم سنگ کلان برداشت و بسوی خواجہ را که در سنگ
 تمام خواجہ رسید و در بود مطلق باند سلطان ازین آفت تیرت و بر دست پسر از شراب توبه کرد و این
 واقع در سال دوهصد و ششاد و وقوع آمده بود نقاشی که خواجہ ابو احمد وقتی در سفر بود
 تا بجای رسید که در آن دیار همه دشمنان اهل اسلام بودند اگر کسی از مسلمانان در آنجا
 میرسد در آتش میسوزند چون خواجہ را دیدند شناختند که مسلم است شدت پیش آمدند که
 سوختن خواجہ آتش عظیم افروختند چون آتش فروخته شد بر آتش انداختن خواجہ در آتش
 ندیدند بای بسیار بمحل آوردند از حضرت خواجہ فرمود که شما تکلیف انداختن من را آتش کنید
 من خود در آتش میروم پس مسلمانان بر دوش پرده پوش خود برداشته در آتش در آتش نه مجال
 میرشد و خواجہ مسلمانان آتش انداختن دو رکعت نماز گذارند و مانند آن چون این کرم است عظمی
 بدیدند زبان کجایه اسلام کشادند و از دل جان ارادت آورده دست بویست بدایان آنحضرت
 زدند و بیعت دارین مشرف شدند و آن سرزمین که موسوم بکفر آباد بود اسلام آباد شد
 ولادت با سعادت آنحضرت بششم ماه رمضان سن دوهصد و شصت و دو قیامت آن بزرگوار
 بنفۃ ماه جمادی الثانی سال سهصد و پنجاه و پنج هجری است رحمه الله علیه از مولف

شیخ ابوالحسن دخیل	نور چشم مصطفی و قمری	آن امام خاندان اهل بیت	شیخ عالم فتاحی اولیا
ابو قتیبه محبوب گو	ساقی قلیش صغیا	بود او اسیر خراج کمال	نیز آمد بر قلیش بند
حق مایه آمد هم عیان	نیز فرما آمد اهل قضا	گفت اهل قضا که میر جانا	نیز سیدند من صاحب خطا
وصل او نورانی احمد است	نیز ابو احمد فرید بجا	از خرد بود او حرم است	بهر سال آید الشیخ دعا
از سید طبیبی برگزیده	هم دلی ربه طبیب صغیا	سرور اصحاب بود او بگو	دایم آن با شاه ابقیا
ایضا آن امام اهل بیت	بهر عالم شد دنیا و دین	از حبیب حق کس شد بیان	سرخ لیدر لعل حق عشق
بهر سال آنجا آنجا	گفت سرور و خطیب بیان	خواجه ابو محمد بن ابو جعفر	قدس سر هم العزیز

از اولیای کبار و مشایخ نامدار و مقتدا ای روزگار است لقبی ناصح الدین علی بابا زاده
 بدو شایسته تعلیم و تربیه بودند و شرف و فقر و خلافت از پدر بزرگوار خود پوشیده نگذاشتند
 که والد ماجده وی چون پوی جلاله از بطن خود ندای لا اله الا الله می شنید چون آنحال
 بشوهر عالی گوهر خود ظاهر کرد و فرمود که بشارت باد مرا که ولدی صالحی از بطن تو وجود خواهد
 و نیز روزی خواهد بود احمد بقابل الهیه خود داشته بود که روی مبارک بسوی من کرد و گفت
 اسلام علیک یا ولی الله و خلقی جواب داد علیک السلام یا والدی تقاضاست که چون اجد ابو محمد
 شب اول عاشوره سال سه صد سی و یک تولدش پدرش بانشاء سول مقبول علی الله علیه
 و سلم را در خواب دید که میفرماید ای ابو احمد خیر در انام من میسوم کن چنانچه نام محمد و موسی است چون
 خواهد شول شد هنوز در دست دایه بود که بهفت بار تکبیر لا اله الا الله محمد رسول الله بر زبان آورد
 و ناده روز که ایام عاشوره بودند در روز ششم خود دو ساله بود و عمر و نیم سال کم خوروی و کم
 خفتی چون عمر چهار و نیم سالگی بکشدن روز و نیمه شوق پیش او نهادند بر نیمه از غیب این کلمات
 نوشته شدند اللهم الله الرحمن الرحیم الرحمن علم القرآن رب کسیر لا تقدر ربی زونی علما و در اندک
 مدت قرآن ختم کرد و در هفت سالگی نماز با جماعت کردی و خلوت گزینی و آنچه در حق کسی گفتی به کار
 بوقوع آید و در سن بیست و چهار سالگی پدرش وفات کرد و وی بر سجاده میخست نشست
 و اکثر در راه نماز مسکس کردی و گاهی بسوی مبارک جبرک خواب بر زمین نهاد و در بیفت روز
 یک فرا و جبرک آب فطار کردی و او استاد علوم ظاهری و باطنی وی حضرت علی السلام بود و تقاضاست
 که روزی خواهد بود احمد چشتی و بیاع بودند از اتفاقات خواهد بود محمدیم در مجلس شریفین آورد از غایت
 شوق و ذوق بخود افتاد و تا بهفت روز بخود بود بوقت نماز البتة بهوش آمدی بعد از آن نماز
 باز بیاع شول شدی روز ششم خواهد بود احمد بیاع موقوف فرمود و دست بر سینه خواهد بود احمد
 شاد و فی الحال بهوش آمد مگر بچنان طالب بیاع بود بد از ویری چشم بکشد و در سو بسوی آسمان
 کرده فرمود تو تو بمان وقت از عالم غیب بیاع شروع شد با شعاری که کسی آنرا نشنیده بود
 باز خواهد بیع حاضرین در تو اید آمدند و تا سه روز دیگر بیاع کردند و نیز تقاضاست که روزی
 خواهد بود محمد بر این ریاست خرقه خود بخیه بکشد و درین اثنا بادشاه وقت حاضر شد و فرمود هر دو دنیا

نام او ابوالفضل
 بود از اولاد
 آنوقت از آن
 سالها که در
 مدینه منوره
 بود زاده شد
 و بیعت با
 ائمه را

پیشکش کرد و تهناس قبول نمود فرمود که اگر کسی که طریقی میان کنیا را نیست با شاه در گرفتاری
 و نیاز را امر بسیار کرد و خواهر روی بسیاری در بارگاه یافت اما میان دریا نیز از دریا را از دریا
 سر بر آورد و در دمان هر یک در بارگاه از دریا بود و خواهر با شاه محاط شده فرمود که
 در دست هر یک که اینقدر خزان از غیب باشد او چه بر دای قهر و نیاز کرد و در دست
 که همیشه مکرده خواهر ابو محمد و ابو محمد و کارکنان بسیار که تا عمر میل سالگی بلکه فدائی رفتی شد
 روزی خواهر ابو محمد نزد پیشتر خود نشین از دریا فرمود که ای عزیزه مقدر چنین است که از
 بطن عفت تو فرزندی بوجود آید که طلب طلب گرد و لیکن به شوهر جوان محال است
 آن عقیقه با ستاع آیینی انکار بخت از فدائی کرد و دست انکار فرستاد و خواهر عفت شوش
 مانند تاسا نشین آن عقیقه پدر خود خواهر ابو احمد شستی را در خواب دید و گفت که در ولایت
 سید زاده صبیح انبیا محمد سیمان نام در انقاد پارسانی ششوست و مقدر است که شوهر تو گردد
 و از طلب و فرزندی بوجود آید که از ولایت او خاندان بارش گرو و نیز سیمان اشارت
 بهمان شب خواهر محمد از دالاجه بوجع آمد و علی الصبح خواهر شخصی البطلب سید محمد سیمان
 فرستاد چون حاضر شد عقد و نکاح آن عقیقه زمان به محمد سیمان منعقد گردید و پس از این
 عفت آن عقیقه بوجود آمد نامش خواهر ابو یوسف گردید چون بی مادر زاد بود و در اندک
 عمر تربیت یافته فرقه خلافت یافت تهناس است که خواهر ابو محمد را خادمی خدمتگذار دیار فاد
 او شاه مردان نام بود که سالها سال بخدمت گذاری خواهر حاضر مانده عقد کامل سپری
 بود و بعد یک سال استعجاب بر آن خواهر بر خساری خود ماصاف کرده بجای استعجاب داشته
 چون خواهر از روی غایت غایت بخرقه خلافت نبوغت و بوطن رخصت فرموده او را
 در وفراق سیر و تنصیر از ناز میگریست و میگفت که تا وقتیکه جان در جسم ناتوان است
 علفدک از خدمت روانمیدارم خواهر چون اینقدر رزائی و تهناس ببقاری او بدید
 فرمود که از خدا خواسته ام که هر وقت که ترا از روی دیدن ماباشد حجاب بمانی و مکانی
 از میان ترنصی گردد و بوسیاطت عمری بملامات اشرف شوی از وقوع این امر تسلی خاطر
 می شد از خدمت رخصت گشت و بپیمان بوقوع آمد که خواهر فرموده بود و خوشی سپاد

که خواجہ ابو محمد را سه خلفاے کامل و مکمل کے خواجہ ابو یوسف در خواجہ محمد کا بیٹو خود
اوستا و مردان بودند که بعد خواجہ بر سندیات و ارشاد نشستند و فحاشت خواجہ بقول
سیر لا قطاب تبارج چهارم و پنجم بیج الاول بقول صاحب غینۃ الاولیاء و غیرہ ماہ رجب
سال چهارم و دوازدهم حری است از مولف ابو محمد پیر پور صاحب
وکیل مدعی و لایق بن ابی گوہر صاحب فیض سال تو لیدین و سرکن تم زند و مال و مال اولیا
وکیل آمد محمد یار حق و عیش فراموشیوا امیر خواجه قطب کرم صلا نیز مکتوب کمال کبریا
خواجہ ابو یوسف کشتی اسپینی آشتی قدس سره سید الکونین در دریا مجمع البحرین
از عظمای شایخ حشمت نیک سرت است جمال لایق و کمال حقیقت و کرامات ظاہر و کمالات
بایرہ داشت فرقه فلانت و فقر و ارادت از لموی خود خواجہ ابو محمد ششی پوشید و نام پدرش
سید محمد سمان است و خواجہ ابو محمد او را نیز از فرزند و بلند پرورش فرمود چون پیر می شد
ریب امور ابو محمد وفات یافت و نسب پاک آنجا بسید تقی بن امام حسین رضی اللہ عنہ بطریق
پرسید که سید یوسف ششی بن محمد سمان بن سید ابراہیم بن سید محمد بن سید حسین بن
سید عبد اللہ قطب بعلی اکبر بن امام حسن عسکری بن امام علی نقی بن امام تقی بن علی نقی
بن موسی کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن زین العابدین بن امیر المومنین امام حسین
رضی اللہ عنہم حسین نقی است که بعد فوت خواجہ ابو محمد خواجہ ابو یوسف و نیز از طرف
آورد و وقت مراجعت بموسمی رسید که کنگ نام داشت و در آنجا درویشی بود ابله دل بمقام
او تزلزل کرد و او دفتر نیکے پارسا و جیل است چون شب شد دفتر بخوابید که شب
چهارم از آسمان در کنارش آمد و ماه بدر دفتر مکتوم شد و گفت که تو زوجه منکو و منی سلا و خدا
خو استقام چون صبح شد دفتر تعبیر بن خواب را دید و الا گوهر خود رسید و او برادرتفا ازین
تعبیر بحدیث خواجہ آمد منور زبان یہ بیان بکشاوه بود که خواجہ خود احوال خواب و ترش
پیش در دیش اظهار ساخت و فرمود کہ آن ماہ شب چهارم و پنجم و دفتر را از خدا خواستام
در ویش چون باین نشید دفتر را بعد شکست حوالہ خواجہ نمود و خواجہ منکو خود را بر ماہ خوش
بمقام حشمت آورد و از بطن آن عقیقه خواجہ منور و حشمتی و خواجہ علی الدین ابو الفتح بوجود

آورد

آمدند و گفت که روزی که در ایام تابستان عین حرارت بود بهر بیان خود از صومعه برون
آمدند و در میان بنه آید رسید و همایون از تنگی سنایت تنگ آمدند و ملاک آب از آنجا آب
نمودند و خوابگاههای بسیار که خورشید بر تنگی زد و جامه چشیده آب سرد از تنگ بجای آورد
خواجده نوشید بعد از آن از آن آب جمع امحاب سیلاب شدند چنانچه چشیده کوتاهی
جایست و خاصیتش آنست که آبش در موسم سرد گرم و در گرم سرد باشد و اگر صاحب آب از
بسیار بر روی کمال شفا مییابد و گفت که در صومعه خوابگاه بود و گاه که اکثر و تا
خواب بر آن ناز میکرد و روزی خوابگاه آمد و گاه ناز از صومعه روانه میشد آن سنگ
عقب خوابگاه روان گردید و فلق بسیار از صومعه و کباب جسم تماشای این کرامت بر آمدند و این
از هجوم مردم خبر یافت بسوی سنگ آمد و فرمود که گفت مکانک سنگ همانجا ساکن شده بود و اکثر
اولیاء الله خضر علیهم السلام را بر آن سنگ نشسته میدیدند و گاه گاه از آن سنگ میدان خوشگوار
که تمام قریه را روشن میکرد و گفت که خوابگاه یوسف سماع بسیار شنیدی بوقت سماع نوری منور
از جبین پر نور و بی یافت و آسان میرفت و خوابگاه ابو بکر شبلی اکثر در مجلس سماع و میفرمود
شخصی از خوابگاه پرسید که اگر سماع شری از اسرار الهی است پس بنید بفرادی چرا تو به از شنیدن سماع
کردی و فرمود شبلی که خلیفه و محب خوابگاه جنبید است و در مجلس اعیان و سماع میکنند چون شنیدن سماع
بشکلی چند است تو به کرد پس هر که احوال سماع دست ندید تو به کردن او منرا عار است
و اگر جنبید هم در مجلس حاضر شدی هرگز تو به نکردی و گفت که روزی آنحضرت برای گذر کردن
دید که مسجد را تعمیر میسازند و شنیدم که بالای دیوار سقف میسازند و میسازند که
می آید خوابگاه چون چنین دیدار پس فرود آمد و بالای دیوار نهاد چون دیدند یکدیگر را و
از دیوار بود و گفت که خوابگاه یوسف را در ابتدا قرآن حفظ بود بدین سبب ترازو در نماز
فیض با شروی راه مییافت شبی خوابگاه ابو محمد را در خواب دید که میفرماید ای ابو یوسف صد بار
سوره فاتحه بخوان که قرآن در حفظ تو بیاید پس همچنان کرد و قرآن در حفظ وی آمد چنانچه
در شب روز پنجشنبه از تم قرآن کردی و گفت که خوابگاه چون نیاید سالکی نزد تو بر کنده (خوابگاه)
که یک از خلفای شیخ ابو سمان شامی بود خانه بر لبه عسکانه از دست خود زیر زمین کرد

در خوابگاه
خوابگاه

و تمام دوازده سال در آنجا ماند و خواجہ عبد اللہ انصاری رحمتہ اللہ علیہ نیز در آنجا بملازمت رسید
و در جبال انیسیم شش روز در آنجا ماندندی و از قوم پیر سر او دیو چمن نیز سر او در نہر
بار بار خدمت می نمود چنانچه دو نفر از بخیان مریدان خواجہ بشکل ما تمثیل شدہ بر در
مسوئہ مدام حاضر می مانند و پاسانی میکردند و فحاشات آن جامع الکلمات با اتفاق اہل تواریخ

بناجی میوم ره بیا لریب سن چار صد نجاه و نه جری است از مولف
مثل او مادر زمانه نژاد است صاحب حسن نویسنده است بدان
باز سال اولادش نه در قصبه حق لریقت آمد اندر باب
خواجه وقت دید دست ثانی
سال تولید آن شده او تاد
بر حلقش شد عیان عار و خج

نیز یوسف بنی امیر زاد اخوان بود و خوشی بن ناصر الی بن خواجہ ابوبکر

چشمی قدس سره ولی اور زاد او بود قطب الاقطاب قطب الدیر القرب است و خطاب شمع
موریا و جویایان و یگانگان و زنگار و نجیب پروردگار و هدایت لاسر و مخزن الانوار خطاب
بود و فرقه فقه و ارادت از پدر بزرگوار خود و پشت در هواطی این نموده و در عرصه سادگی قرآن
حفظ کرد و در سخن شایسته و سادگی کمال تحصیل علم رسید و کتاب تنبیح العارضین خلاصه اثر نبوت
تفسیرت کرد چون بعبست نه سادگی رسید پدرش رحمت حق بیوست دوی بر تاجاد و خجسته
و بهر ادایت خلق مشغول گشته چنانچه از بیت اقبال تا احوای چشت و بلخ و بخارا و غیره میسر نمود
و دین را عفاست نامدار و پشت و میریانش را عدهی و نهایتی نبود و بهر جاد بهر مقام که می رسید
مشکل مشکل پیش آید و شکاکش می رسید و بد از وفات هم که هر یک که می رسید و زمر از نور
بارش ظاهر شده و دعا میکرد و دعا میگفت می رسید و فرزندانش با هم حساب نیست چنانچه خط پاک
چشت تا حال از او ادحق یاد می نمود و پشت نقاست که وقتیکه خواهد بود و در شوق طواف
کعبه و انگیز حال گشتی در هواطی این نموده فی الحال را آنجا رسیده طواف کردی و باز آمد
نقاست که شیخ احمد جام زنده فیل که یکی از اولیای نامدار و مقتدر ای روزگار بود
چون خبر انتقال خواهد بود و بوی شتی شنید بر ملاقات خواهد بود و عزم سمت چشت فرمود
مسلمانان آن خبر گوش خواهد بطور دیگر رسانیدند که خواهد جام برسم تصرف خود در ولایت شامی آید
باستماع اینحال خواهد میرا بفرمود و بدی ساختی سر بر آورد و گفت این سخن غلط است

شیخ احمد از روی محبت و اخلاص به آید پس خواجہ سیواری دیدار کرد از کرامت می چون چپ بازو
 و از دستار بود باستقبال شیخ احمد از پشت برآمد بدین ترتیب زینت که چهار هزار اولیای کبار و عظام
 نامدار همراه آن وقت می روی در کنار بودند شیخ احمد جام سیواری شیر و لیر در رسید و بکناره در پی
 و تکیه از تکیه افتاد چنین روی آورد آمد از سیواری خود را فرو داد آمدند و بگلگیر شدند و تا دیر
 با هم نشستند و محاط و حکایات در میان ماندند بی از آن بجا به خواجہ علی حکیم که از مریدان شیخ
 خواجہ بود تا سیر در مجلس سماع خیرات می چون هر دو حضرت و الا و بجات در آنجا آمدند و بجا
 بی محبت که اول تشریف آوری شیخ احمد بطور دیگر خدمت خواجہ عرض کرده بود و در خدمت
 نشستند و آیتا شسته بچسبیدند و آمدند و خوبت شد که کاش شیخ احمد بصفت نام خون آشام تمام سازد
 در این اثنا خواجہ بود و در آنظر حالات اثر بر ایشان افتاد و همیشه شده از یاد و افتادند چون
 مجلس تمام رسید شیخ احمد از حال آن سید نشان که میزدان شیخ بودند تفسار کرد و خواجہ حال
 واقع را بفرموده رسانیدند شیخ احمد از سر حرم ایشان در گذشت و دست حضرت بر پشت ایشان
 آورده فی الحال بپوش آمده در پناه ایشان نشاندند شیخ احمد بحضرت خواجہ بخلوت تشریف برده
 هر دو حضرت از یکدیگر استغفار و توفیق شدند و بعد فراغ در خلوت بمقامات خود تشریف
 از زانی داشتند و شخصی نهاد که صاحب نفحات الانس و خیال را بطور دیگر نقل فرموده است
 اما چون در مظهر حضرت مورد و در همچنین بظهور آمد و هر سطور بینه تفسار و تفاسیر که در
 خواجہ بود و در شیخ احمد جام شرف ترخیش یافته و مرتب بچشت کرد و در راه در دکن که تخته
 را دید که در و نام یا مود و دیا مود و در زبان دارد از روی اقتضای حال فرمود گفت که از دست
 دیدن اینها هستم روزی بالتجاسه بینائی دست بجناب کبریای پر دهم التفت عجب آواز داد
 که خواجہ بود و در از مجبور بان ما هست در ز نام او بیاید کرد تا او را در پنجاه سالیم بکرت مقدس
 بنا خواهی شد خواجہ باستماع همین کلام و مان مبارک خود بر شیمان او مالید فی الحال
 بنا گشت تفسار که چون خواجہ بود و در بلج رسید علمای بلج از راه مسدود نزع شد
 برخواستند و برای بحث مسئله سماع اجماعی عظیم نمودند چون مجلس تمام گشت و دال زطون
 علما بوقوع آمد خواجہ بخواب پرداخت که ایستاد خواجہ ابراهیم بن ادهم تمام هفتم و بی بی

کبیر را بود و جماع میشوند و علماء بجا میآیند که خواجہ ابراہیم پیر سے کامل و مکمل بود و در مدو الطیران
 می نمود و او شنیدن سماع پیلج بود اگر آن کار که از ابراہیم طاهر میشد از توهم بظہور آید ضایقہ ہوا
 خواجہ ہا وقت از مجلس چیست و مانند مرغ تیز پرواز در ہوا پرواز نمود و از نظر مردمان
 غائب شد بعد ساعتی از ہوا باز آمدہ بی آنکہ کسی را از آمدن نمے خبر شود و در مجلس جوگشت
 غریب از اہل مجلس بر فراست و قریب و ہزار مردم در آن حلقہ موجود بود و نہ ہمہ قریب شد نہ دگر
 و آن سنگ لان بر ہمان ہزار قائم ماندہ گفتند کہ ما برین پرواز اعتبار نداریم کہ از کفار
 جوگیان ہم بغیر و قات این شعبہ بظہور آمدہ ہست آن اگر آن سنگ کلان کہ کنار حوض مسجد
 جامع است بیاید و بروایت تو گواہی دہد قریب شویم خواجہ توجہ بسنگ شد و گشت شہادت
 اشارت بسوی سنگ کرد فی الحال سنگ بنجید خود را از زمین فرس مسجد بر آورد و سلطان غلطان
 رو بروی خواجہ آمدہ ساکن گشت و از سنگ آواز برآمد کہ ای خواجہ مودود بروایت جو و مسعود
 و پیران کبار تو بیخ شک نیست قول تو موافق شرع پیغمبر است علماء چون این کرامت عظماء و
 خوارق کبر سے بدیدند سرور پای خواجہ آوردہ از تقاضی خود ماب گشتند و حق میآورد کہ
 خواجہ مودود ہزار اہل فاس نامدار کار کا زاولیا کبار و شاخ دالالتار بودند و دست داز تحریک
 آسامی گرامی و تقریر مناقب ہنکاتبی دیگر میآید لہذا تبرکات و تینا آسامی ہشت کنان مختصرا
 درج این مخزن میشود کہ اول از عظم خلفای آنجناب خواجہ ابی احمد فرزند و بلند می آید
 و قات پدر بر تاجہ شجاعت نبشت و طلباء حق را بحق میرسانید و دم خواجہ حاجی شریف
 زندانی کہ قطب الوقت و غوث زمانہ بود و سید شاہ سنان کہ اول خواجہ سنان موسوم بود
 و آخر از خواجہ بزرگوار خطاب شاہی مخاطب گشت چہارم ابو نعیم شکیبانی اہد کہ از اکابر
 مشایخ سیستان اسپنجیم شیخ حسن عینی کہ در کوہ قبت سکونت داشت ششم احمد بدرون کہ در
 موضع بدرون سکونت پذیر بود و ہفتم خواجہ سبزویش آذر باجانی ششم عثمان لدی کہ خرقہ
 سیلسلہ عالیہ بانیر یازنیر لوی رسید و پیر مرد و سلاسل گردید ہفتم خواجہ ابو الحسن فی حقیقہ
 علیہ السلام است کہ چون خواجہ مودود بقیضای ربالود و بدرضعت بیار شد و
 بر درم فرزند ترا دید بود و روز قات بار بار بسو دروازہ فیض اندازہ خود نظر میکرد و ہر بار

از باین بر داشتید و بطوریکه کسی منتظر آمدن محبوب میا شد و برین اثبات شخصی کمال فوادی
 و لباس پاکیزه از دور آمد و بعد از آن سلام باره حریری که چند سطر بخط منبر بران نوشته بود
 بدست خواجده داد و خواه که نظر بر آن کاغذ کرد و چشم نهاده جان عزیز بجان آفرین خواند و بعد از آن
 تکفین چون قدام متعالی را داده نازبازده شد آنکه همیشه غیب گوشت حاضرین قنادر است
 آن بهر تفریق شد در حال غیب رسیدند و نازا را اگر ندانیدند بهر جا غیبیان بریزد و گمان
 هزار در هزار حاضر آمده یا دانسته ناز پر داشت بعد از آن مخلوق بشمار از مریدان صفار و خلق
 کبار نازبازده خواندند چون فراغت شد تا بوقت نماز خود بخود در دیوار آمد و روان گردید
 و بعد از آن بقیس فرود آمد از وقوع این گرامت و تیرا مردم که از علییه سلام مرا بود و ندانستند
 بشارت اسلام شدند و لاوت با سعادت خواهد بود و در سال چهار صد و سی و هفت و ثانی تا تاریخ

عمره ماه و چهار چوب نهد الصلوات بهفت بود و آمد از مولف خواهد بود و محبوب دود			
دو شش و پنجاه با صفا	شاهین دود و تولدین گویا	باری سالک نیر از عطا	هم بخواند که دین بهر حال
نیز کن تحریر عالی پیشوا	کعبه در شامه دود و است	طلعت آبی خوابه اقصیا	از انوار شریعت هم شد از قلم
حاجب دود و والی پیشوا	هم شد و خود دین دود و خوان	اعتقال و زمره و ال با	پیشوا شیخ نور و دود و جان
شش بود و کم بجا بود	سور و پیشوائی ناهنجی گو	سال تولد آن شهر سو	از سال اول و لاوتش فرنا
پیر محبوب بل دین دود و	سال تاریخ طلعتش سرور	هشتاد و نه و شش و باج	خواجده احمد بر مع دود

چشمی رحمة الله علیه از عظمای خلفای کبرای شیخ خواجده دود و الدخولیش است
 بسیار بزرگ و قطب وقت و در علوم ظاهری و باطنی عالم و در ارشاد و هدایت وقت رانی وقت بود
 نقیست که وقتی پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم را در خواب دید که میفرماید ای احمد اگر تو شاق
 مانستی استاق تو ایم چون بانداد شد که کن یاران موافق خود را همراه گرفته برشته
 که کسی ایشان را نشناسد بزیارت حرمین اشرافین و آنه گردید اول در مکه منظره فائز گشته
 بعد از آن به سناسک حج بکرینه منوره مشرف گشت و تا شش ماه بر وجه مظهر نبوی علیه الصلو
 و السلام مجاور ماند پس مجاورت شب روز خواجده بر مجاوران روضه عایده گران آمد و خود هستند
 که خواجده را بر بنجاند از آنجا و در آن گشتند از روضه مقدسه و از برآمد که این شخص امر بخانیه که یک

در وقت که شهاب است فرمود که فردا بیایم تو بخواری بمل خواهد آمد در ویش گشت در راه
 او را با جبهودی اتفاق ملاقات افتاد و به دوازده ویش تنفسار حال کرد و در ویش مانده
 بیان نمود و گفت که حاجی شریف تو محتاج است به چه خواهد بود و این که باز پیش خواهد بود
 و بگو که فلان بهر دیگه که اگر هفت سال خواهد خدمت من قبول کند هفت هزار دینار بخ
 عوض بندگی سپیدم در ویش از اینجا گشت و عرض حال بنده است خواهد نمود و فرمود که بسیار
 و همراه در ویش نزد جبهود رفت و دینار با جبهود در مانید و خود به بندگی بهر و یا بند شد چون
 این خبر به شاه رسید هفت هزار دینار بر سر ای قرض جبهود بخیریت خواهد فرستاد و بآرام
 بقدر تقسیم کرد و گفت که من با جبهود عهد خدمت هفت ساله کرده ام حالا بقدر عهد مناسبت
 جبهود چون این استقامت بدید فضل شد و خواهد از بندگی خود خلاصی آزاد کرد و خوا
 فرمود که تو مرا از بند خود آزاد کردی خدا ترا از آتش دوزخ آزاد کند این سخن در دل جبهود مانید
 و تصدیق سلام زبان کشاد و بخیریت خواهد ارادت آورده از قبولان حق گشت و صاحب
 سفینه الاولیا میفرماید که شخصی سلطان ملک بخیرا بعد وفات دی بخوابید و در
 که خدا تیمانی با توید کرد و گفت که مرا فرمان شده بود که در شنگان عذاب روزی بر من
 آتش فرمان ثانی رسید که این شخص بخوابان روز در مشق صحبت حاجی شریف زندگانی
 در یافته است از برکت آن پیام زیدیم پس امر زیده شدم وفات آن جامع الکمال
 بتاریخ دهم ماه رجب المرجب سال ششصد و دوازده هجری است و عمر شریف می یکصد و
 سال بود از مولودت چون شریف از عالم دنیا رفت سال و میل آن شده و این هفت

کن تم متابعین اهل حق	تیز کن تخریر حاجی شریف	خواجہ عثمان ماروبلی
----------------------	------------------------	---------------------

قدس سره ابی النور کنیت دشت در در علم شریف و طریقت امام احمد و عیدم اسل
 و مقتدای او تا در اثبات الاقطاب بود و خرقة فقر و خلافت از دست خواهد حاجی شریف
 زندانی پوشید و بموضع مارون که دیمی از مصافات نیشاپور است سکونت نمود و بهشت
 سال از عمر خود در ریاضت گذرانید و درین مدت آب و طعام سیر خورد و شبها خواب
 نکرد و دعای او گاهی از حضرت زین العزت روگردید و حافظ کلام ربانی بود و هر روز یک

ختم قرآن کردی و در سماع دوق و شوق تمام دهشت **لقاست** که چون خواب عثمان
علیه الرحمة النفران خرقه خلافت از دست پیرایش نمیزد خود پوشید خواب شریف کلاه چار
ترکی بر سرش نهاد و فرمود که مراد از کلاه چار ترکی چار ترکی است اول ترک دنیا دوم ترک
عقیده سولے ذات حق بقصد بود دیگر نداری سیدم ترک خورد خواب اگر قدری برکشد مت
که از ضروریات است چهارم ترک خواہش نفس یعنی هر چه که بگوید خیالات آن کنی و هر که این چهار
چیز ترک کند پوشیدن کلاه چار ترکی بوسه ستر او است و الا فلا **لقاست** که حضرت
خواہ با اتفاق پیر و اجازت دی سیاحت بسیار کرد روزی بجای رسید که سکن آتش پرستان
بودند و آتش بزرگ و عظیم آفریده بود و در آنجا در آبادانی ایشان تمام فرمود و فرمود که این
خادم خود را حکم داد که آتش بیار و در طعام بخند کند خادم چون اطلب آتش نزد آتش پرستان
رسید ایشان از دادن آتش انکار کردند و گفتند که آتش مسجود ما است ازین آتش آتش
دادن در مذہب ما رد است قاصد ما از آمدن و عرض حال بخدمت آنحضرت کرد خواب بدست
خود تشریف فرما شد و آتش پرستان خطاب شد فرمود که بسو و حقیقی ذات الہی است
جل شانہ و این آتش مخلوق و پیدا کرده است عبادت را سزاوار نیست اگر از آتش پرستی تائب
شوید از آتش و در رخ رمانی یا پیدا ایشان جواب دادند که اگر تائب شدیم از آتش پرستی
موجب رمانی از آتش است پس اول توبه درین آتش در آگر آتش در تو آتش نخواهد کرد و ما تائب
شویم خواب چون این سخن شنید تجدید و توبه کرد و دو گانه نماز را نمود و طفل بخت آرا کرد و طفل
یکه از آن آتش پرستان بود کجی میگرفت در آتش در آمد و تاد و ساعت در آتش ماند
و آتش هیچ در جامه های خوابه و آن طفل خود و سال اثر نکرد و سلامت بیرون آمد و آتش
پرستان چون این کرامت کبری و خوارق عظمی ندیدند زبان بکلمه تصدیق اسلام گشادند
و از ترمیدان خوابه شدند و حضرت خوابه سرخیل ایشان را عبد اللہ و آن طفل خود را که را
ابراہیم نام نهاد و بعد از حج اعلی را بنی **لقاست** که وقتی خوابه را از شنیدن سماع سلطان
وقت منع کرد و بکلیت الان ہم حکم نماند فرمود که هر توانی که بخدمت شایخ رفته سماع کن و بچشم
باشد خوابه سلطان فرمود که سماع چیزی است که سنت پیران ما است کسی طاقت آن نیست

که ما را از بیکار بازدارد و سلطان گفت که اول در ایامت حرمت سماع با علما جواب میدهند
از ان اختیار باقی است پس از علمای ظاهر و مجلس عالی بر پا کرد و خود سلطان وقت هم
در آنجا حاضر گردید و خواجهم در آن مجلس دلق افزون گشت چون علما نشستند در باب سماع
و بختاب خواجهم سخن گویند خود را لایعلم محض میشمارند آنچه از علوم که می بینند تمام و کمال
از لوح سینۀ ایشان فراموش شد بعد که حرف می زدند از ایشان بخوبی شنیدند سلطان نیز
برای گفتگو با ایشان تحریر یک میکر و ایشان او گفت و کلام و قال سوال لال بودند آخر چتر
این چاره نداشتند که معترف بقا صغیر خود شده زبان تنصیر و الحاح کشاید و عرفی در آن
شدند که اندوخته تمام عمر را درین یکدم بر باد رفت شاکه کریم این کریم بنیاد آنچه که از آن گذشته
بما و الین رسید و خواجهم نظر غایت بحال ایشان کرد فی الحال علوم کم شده خود را باز یافتن بلکه
ابواب علوم باطنی هم بر ایشان کثوف شدند بوقوع انجان جمیع علمای مرید و دانشمند سلطان
نیز اذکره خود پیشیان شد و سزده تها نمود و با عذر از در اکران فرصت نمود و باز گاهی نام سماع
انتخاب نشد خواجهم حسین الدین حسن بخیری قدس سره میفرماید که روزی همه کباب
پیر و شصتمیه خود بر کنار دریا رسیدم اتفاقا کشتی حافیه بود خواجهم بن فرمود که بشتم خود
بنزد کن بعد لحظه فرمود که باز کن چون باز کردم خود را در انتخاب آبا نرود دریا پستاده
دیدم معلوم نشد که گذر را از دریا بچه طور شد و نیز از خواجهم مدح و تحسنت که شخصی
بخدمت خواجهم عثمان حاضر آمده عرض کرد که از چند مدت فرزند من فقو الخیر است خبر ندارم
که کجاست در بنیاب تو میفرماید با سماع اینجی خواجهم سر در راقبه فرود برد و بعد لحظه فرمود
بر و پست در خانه تو آمده باشد چون آن شخص در خانه رسید پسرا میجو و یافت فی الحال
پسر خود را بخیر است خواجهم آورد و شکرانه ادا نمود حاضرین زان پسری یافت حال کرد و عرض کرد
که در جزیره از جزایر در بند دیوان بودم امروز بهین وقت نیرنگی که صورت او بچینه صورت
حضرت خواجهم بود در آنجا تشریف آورد و فرمود که بر خیز و پای بر کاس نه و چشم بند کن بچنان کلام
چون چشم بکشادم خود را بر در خانه خود یافتم لعل است که در روز بوقت نصف شب بختاد کس از
مردمان جهان در یک مجلس بودند از اتفاقات تذکره که است خواجهم عثمان در میان آمد پس همه

گفتند که ما همین وقت نزد خواجه عثمان میرسیم و خواجه را بکرامتی بیازمائیم اگر قاطر خواهد یا طاهر گردد
 مردی شویم پس هر یک از ایشان در دل خود را از جنس طاهر و عاقلانه که در آن وقت اعیان است
 دستیاب نکردند تصور قائم کرده حاضر فیضی بفرستادند حضرت شدند خواجه ایشان را به بار و فرمود و الله
 بندگان حق ایشان را علی قدر استحقاق و ایشان را از دیگران خود نباشاند بسم الله الرحمن الرحیم خواجه را دست
 خود بسو آسمان کردنی بجهال یک جوان طاهر که طعام همقتا و قسم در آن موجود بود و از غیب ظاهر شد
 پس هر یک را جدا جدا حسب خواست ایشان تقسیم کرد آن هر مقتا و جهان چون این کرامت آن اهل
 کمال و دینداران جان بفرستادند هر یک را یک کلام غایبی باطنی رسیدند حق و میاد
 که خواجه عثمان را روی چهار خلفا نامدار داشت اول خواجه بن الحق الدین بن سحر و دوم خواجه
 نجم الدین صغری و سوم شیخ حسدی لنگوی چهارم خواجه محمد ترک قدس الله سره و پنجم ابو مزین و ششم
 خواجه عثمان بنجم اشتهال ششصد و هفتصد و هجری است نو و یک سال عمر داشت از موهبت

در این کتاب
 در بیان کرامت
 و معجزات
 اوست

رفت از دنیا و در خلافت بنی اشعث عثمان مقتدا اولیا سال سلطنت داشت در آن سال که در آن زمان از اصفیا
 خواجه خواجگان بن حق و اشعث و الدین حسن سحر و علم الاجمیر
 قدس سره از مصلحت اولیاد که به شایع پشت است بکرامت ریاضت موهبت کمال
 او صاف ولایت موصوف بود شانی عظیم و رتبه عالی داشت و از سادات صبیح السیاح خرقه
 فقر و ارادت از خواجه عثمان را روی پوشید و در شایع بندستان امام الطریق است بقدم
 میشت لزوم وی نور اسلام در بندستان شایع شد و ازین سبب خطاب بهند البنی
 مخاطب گشت حضرت خواجه بلام ناز عشا بود و فخر او کردی چنانچه تا مقتدا سال و نیم
 او جز متوفی نشدست بر سر که نظر توجیه کردی بخدا رسانیدی و بدین هفت روز پنج شش
 نان خشک که بابت کرده بود و در روز چهارم کردی و دهانه و دمای تجیه در پوشید و چون
 پاره شدی لایمی گمنه پاک نموده بر آن پیوندد کردی اهل شمس از قصبه سحر نشان بود و ب
 پاک وی بدر داز و پشت بامیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه رسید بطریق
 که حضرت خواجه امیر الحق و الدین بن غیاث الدین بن سید کمال الدین بن سید احمد بن
 بن سید طاهر بن سید عبد الوهید بن سید ابراهیم بن امام علی قاضی بن موسی کاظم بن امام جعفر

و

بن محمد باقر بن کام علی نرسن العابدین بن سید الکونین امام حسین بن علی المرتضیٰ همدانی
 الله تعالی عنهم اجمعین و سید غیاث الدین والد بزرگوار وی در عراق وفات یافت و آنجا
 آسوده است والدیه ماجده فی خاصه الملك نام داشت مولد شریفی بلده همدان است و
 نشو و نما در خراسان یافت چون عمر شریفش بیازده سالگی رسید پدر بزرگوار شرفوت شد
 و چون ماکان ترک سید غیاث الدین تلمیذ بود و در هر سه رشته پدری بایم تقسیم کردند و کفیل
 باغ بوریه خواهد رسید روزی در آن باغ تشریف میداشت که مجذوبی ابراهیم قاضی نام
 در آنجا گذر افتاد و خواه تلمیذش برخواست و دستش بوسید و زیر درختی بنشاند و خوشه انگور
 پیشکش کرد و مجذوب با نگر رغبت نکرد و شد که کنجاره از بغل برآورده در دامن خود نهاد و بندها
 خنایده بر آورد و بدست خود در دامن خواهد نهاد و بجز خود در دامن کنجاره انوار آتشی در دل خواهد
 جلیوه گشتند و خاطر فیض شراز سبابتی یاسر شدند فی الحال باغ و بستان را انقضی فرستادند
 رسانید و طالب خدا را مسافر گشت اول سیر قصد رسید در آنجا بحدیث قرآن اهلیم علوم ظاهر و باطن پرداخت
 و بعد از تحفیل و حصول تفصیل علم عنان توبه بسوی عراق نمودند گرانیه بود و قصد یارون کردند
 نواحی نیشابور است رسیده بخدمت خواهد عثمان مارونی که از کبار شیایخ وقت بود و در پیش
 و سالها سال بخدمت آنحضرت حاضر مانده خدمات شایسته بجا آورد و کار باطن تکمیل رسانید
 و خرقه خلافت یافت بعد از آن روانه نجات شد و در انشای راه بقصد سنان بخدمت فتوح
 نجم الدین کبری فایز شد و از آنجا بر کوه جودی که بعد طوفان کشتی نوح علیه السلام بر آن کوه
 قائم شده بود رفت و در آنجا مشرف بشرف خدمت حضرت غوث الاعظم العارفین العابدین عبد القادر
 جیلانی قدس الله باسره السامی شد و بهر کاب بجناب بخیلان راز جیلان بنهاد و رسید
 و چند روز فیض صحبت آنحضرت متفیض ماند و نیز در فدا و بشرف و محبت شیخ نسیان الدین سیر و رسید
 شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی مشرف گشت و فیما بین خواهد و شیخ الشیوخ محبت
 آورد و ابطا بلوقوع آمدن بعد بخدمت با عظمت محبوب سبحانی خواهد احمد الدین کرمانی
 حاضر شد و خرقه خلافت یافت پس از آن بعد از آمدن استفاده فیض باطن از مقبول نزد
 خواهد رسد همدانی نمود و از آنجا متوجه تیریز شد و مشرف بشرف زیارت حضرت ابو سعید تبریزی

که پیرایه شایع جلال الدین تبریزی بود شده فائده محبت مای بر داشت از آنجا رونق گرفت
 اصفهان شده چند می توفیق محبت محبوب حافی شیخ محمود اصفهانی که قلب حق بود مانند
 من بدیند تشریف برد و خواجہ ابوسعید ہندی را دریافت و نیز در آستر آباد رسید مشرف
 بشرف محبت خواجہ ناصر الدین آستر آبادی که شیخ عظیم القدر و کامل الولاية از اولاد شیخ بایزید
 بطنانی بود که در آنوقت وی یکصد و بیست و هفت سال عمر داشت و فخر مجتبی و شیخ
 ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابوالحسن فرقانی میکردند من بعد در غرین آمد و چند ایام بمجلس نشین
 شیخ عبد الواحد غزنوی که پیر شیخ نظام الدین ابوالوہید محبت داشت و سکا ازین حضرت
 علید رجاء از دیگر صداد و لیار الله و شایخ عالیجاہ فیض باطنی یافت از اخبار بانی آمد
 بستم ہندوستان گشت و خواجہ فرید الدین گنج شکر جوہنی قدری اندک سے انور
 سیر باید کہ چون حضرت عین الحق الدین را اصفهان تشریف برد و خواجہ محمود اصفهانی را دریافت
 و آن زمان قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار راوشی نیز در آنجا رسید و ارادہ دے
 آن بود کہ دست بہ بیت بدست خواجہ محمود اصفهانی و بدگر چون خواجہ عین الدین ادیب
 مایل و گردید و مرید گشت و از آنجا با اتفاق ہم دیگر در سہرات رسیدند و در آنجا ہاکی بود محمد
 یادگار نام کہ مذہب شیعہ امامیہ داشت و بہت اصحاب جناب رسالت مآب میکرد و چنانچہ
 در ملک محکوم وی ہر یک از او خود را بنام ابوبکر یا عثمان یا عمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
 ہوسم میکردنی الحال قتل میگردد مذہب خواجہ در آنجا رسیدہ در مانع خاص محمد یادگار خود را
 در لیب دین تمام کرد و دست محمد یادگار بہر او سپردند و در آن باغ آمدہ بود چون بر مجلس
 رسید خواجہ را بطلب نمودند و بدینہ اکی شد و خواست کہ آزاری دہد و درین اثنا نظر فیض اثر
 خواجہ بر وی افتاد و فی الفور از پا در افتاد و پیوست گشت خواجہ چون او را بدین حال دید آنجناب
 بر رویش پیشانہ تابہوش آمد و بہانوقت از عقیدہ مذہب شیعہ تائب گردید و بانہان
 دارالکین خود مرید خواجہ شد و تمامی احوال و غزاین خویش پیشکش آنجناب نمود خواجہ فرمود
 کہ این مال نہ از آن تست بلکہ ملک ایشان است کہ از ایشان بظلم و تعدی گرفتہ پس
 بامکان مال چاہی کن و ہر چنان کرد و غلامان و کنیزگان خود را آزاد گردانید و در چند

ایام تکمیل رسیده فرقه خلافت یافت و جلالت ظاهری و باطنی ملک هرات مأمور
گردیدند بعد حضرت خواجه از هرات توجع شد و پندی نزد شیخ احمد خفیه اقامت
ورزید و در آنجا فیاض الدین نامی حکیمی بود نهایت مضرور و از علم حکمت بهره داشت
و از منکران درویشان بود و در آنجا حضرت خواجه در بیان امن کوه رسیده گانگ
به تیر خود شکار کرد و آتش افروخته در تیار می خن کباب شد حکیم فیاض الدین نیز از اتفاق
در آنجا رسید و نزد خواجه نشست خواجه پاره کباب را که با کباب خود ساخته حکیم هم از آنی داشت
بهم خوردن حکیم بر زمین بیفتاد و میویش شد چون بهوش آمد تقدیر خلافت شد و مرید
و کتب حکمت را در دریا انداخت و از کمالان قتل گردیدند بعد حضرت خواجه از آنجا
بغیر زمین آمد و بعد حصول صحت شمس العارفین که ذکر آن سابق مذکور شد فایز لا محذور
و ناده ماه بر فراز اترپنوا آمد و علی عادی بخوبی لایموری قدس سره متکفل ماند و بعد حصول
فوائد باطنی از لایمور در اندیشه و چنگ در مدتی قیام پذیرد و بانه تباریخ و جمیع ماه محرم
سال پانصد و شصت یک و نون افراست و از آنجا برگشت و در آنجا اول شعبه که پیشتر
ارادت آنحضرت شریف شد میر حسین خنگ و ارباب و کادول از آنجا پیشتر و داشت
و بعد از آن تاب شد و مرید گشت و بکرب اعلی رسیدند بعد از آن از هرات کباب رسید
آن محبوب کردگار حاضر شد و مشرف بشرف اسلام و ارادت آنحضرت شد و بعد از آن چنانچه
در سندهستان بطیفیل این خاندان عالیشان چون گشت اهل - مناک که در پیشه خویش
حضرت خواجه حاضر شد و چشمش بکبار و دیده خونبار عرض کرد که حاکم نظام اسلام مرا بی رحم و بیایا
بقتل رسانیده است از درگاه عالی پناه شما امید دارم و تمام خواجه و اولاد ایشان را از آنجا
خود را ان گردید بر بالین مقتول سیده و مقتول بر پیشه و ملحق ساخته و فرمود که ای جوان
اگر حاکم ظالم ترا حق گشته است حکم الهی زنا و شو و قتل و غیره اهلان خود بخوبی از آنجا
نقض است که این خاندان حق و الدین را چه برسد به پیران و پیران و پیران که از آنجا
و چه در آنجا می نشستند تمام فرمود و چون نشستند تیران را چه برسد به پیران و پیران
نخست حضرت حاضر شد و عرض کرد که این مقام مقام نخستین شران را چه است بخیر شما

در اینجا خواهد بود و فرمود که از اینجا بر مخیم شتران نشانی باشد پس از آنجا روانه شد
 بر لب جوف آنجا که گنجینه های بسیار در آنجا کفیه ساخته بودند مقام فرمود چون شب گذشت
 عید الصلح ساریانان هر چند میخواستند که شتران بر خیزند برخواستند گویا سینه های
 ایشان با زمین وصل شده بودند آخر ساریانان هستند که ظهور این امر از بدو جدا بماند
 که شب در آنجا بماندیم و بخدمت خواهد رفته نیازمند یکا کردند فرمود بروید که حکم بر خاستن
 فتنه این شتران را بقی نماندند و است ساریانان چون در کله شتران رفتند دیدند که
 شتران از شتران جدا شده اند چون این خبر در شهر شد سعادان اسلام با هم قباغ نمودند و
 راه را چید رفتند و فرس کردند که این شخص بچکانه که در پیشش خانه های ماسکوت میدارد و
 مانند آنجا نیست که مذکور و غیره بسیار است بر افراط او حکم صادر کرد و راه که سان خود را
 مامور کرد و حکم داد که آن فقیر را از لبت آلا به فرستاده کرده از ملک من بدر سازید چون کار
 راه با قباغ کشیدند سر خواهد نماند آوردند به دست آن شدند که خواهد را به نجیبان خواهد
 از خاک برداشت و آیت الکرسی بر آن خواند و هر چه در ایشان انداختند قاضی از آن خاک
 بر سر هر کس که بیضا جسم وی خشک گردید و از حسن حرکت باز ماند و با باغ شکر می مقدس شدند
 و در آنجا ماندند و در یکباره از بنو ان و هم که از طرف راه اجمیر که پیشش تجا نه
 سنان آلا به مامور بود و ندانید که گویا در آنجا که پیشش سینه های بجا به حضرت خواهد
 متوجه شدند چون نزدیک رسیدند فی الحال از ره در اندام ایشان قتا و درام در جنت که
 سر دفتر ایشان بود و بخدمت حاضر آمد و زبان تصدیق کلمه اسلام بگشاد و چون رام در برام
 آن عالی مقام شد اچون نگ از هر جا جمع آورده بسو معاندان انداختند هجوم ایان را بر ایشان
 کرد خواهد چون این خدمت نمایان از رام دید و قدحی پر آب از دست مبارک بوی عطا کرد
 فرمود که نوش عجز و خورون آب این دل می صاف شد و از صدق راودت سرگشت خواهد
 او را شادی و لذت نام نهاد و بگیل رسانید و شادی بود در یک بیتی فرستاده است بوقوع
 این که است سکنای همی و نیست که این جادو گری قوی است بقابل این جادو گری عظیمی بای
 پس نه جادو جادو ببال بچگی ساحرا که در فرج جادو گری و تمام سهندستان ثانی خود در خدمت نزد

برای انجام این مهم طلب کرد چنانچه بسیار با یکدیگر رو بایند چایه خود که هر احدى از ایشان در کمال جادو بسیار ثانی بود و در اخیر نزد راجه امیر آمد و بمقام حضرت خواجیه سوار شد و با جماع کثیر در بر دوش پیران رسید چون خواجیه از آمدن جوگی آگاهی یافت برخواست و بعد و منسوب تازه بجوالی فرودگاه اصحاب خود و بعضا مبارک بر زمین خطی کشید فرمود که انشاء الله تعالی اهدای از سعادندان اندرون این خط و خطی نخواهد یافت چنانچه میماند چون نزد یک آن خط رسیدند و فضل از ایشان پاندره دایره نهادند حکم الهی بر دوش نهاد تا چارپایان پس شده بر لب حوض آن ساسا گرفتار کردند و طلب ایشان ازین حرکت آن بود که همراهمان خواجیه را از حوض آب گرفتن نهند چنانچه آب را بند کردند حضرت خواجیه بشکوه دیو نویسم ارشاد کرد که بطوریکه توانی قدمی از آب حوض بگیر چنانچه اودم آب حوض بیاورد و بجز در گرتن آب در میان حوض یک قدم هم نماند چنانچه گاهی آب را از حوض ببرد و مردمان خواجیه قدر که از آن قدم آب خرج میکردند آب کم نمیشد و آخر بسبب عقودگی آب از حوض میماند آن نهایت تنگ شدند و بسیار از ایشان بجزای تنگی هر چند بسیار چون زحال بدید بکناره دایره آمده بایستادند و از راهی که مخلوق خدا از غذا تشنگی میبرد و شاخه و افقیر میگوید و فقیر میگوید و دریم بیابان تقضای در یادی نیست که آب به ننگان خدا بدید خواجیه چون از حوض بسیار تشنگی داشت و دیوار شاد کرد که قدم آب که از آلاب آورده باز در آنجا بیندازد چون انداخت آب از زمین بچوشت و آلاب لبالب شد بعد از آن جادوگران جادوگری آنها کردند و کار بجائی رسید که از جانب کوه هزاران هزار باره و خواجیه بجانب دایره میدویدند لیکن چون بار بر سر دایره میرسیدند بر خط دایره نماد میمانند چون بسیار ازین جادو فرمودند آتش از آسمان بیاید و چندان بارش باران آتش بعمل آید که آسمان را کلان از افکارهای سوزان در پیشه فراموش کردند و هزاران دهنان آتش سوخته خاک شدند لیکن یک فکر هم از آن آتش سوزان اندرون دایره آفتاب نرسید هرگاه که جادوگران از اینجا هم فرانت یافتند و کار براندند آخر کار بسیار پست آمو که بر سر خود داشت در هوا میگذارد خود بر جسته براد سوار شدند و بجانب آسمان پرواز کردند و از نظر مردمان غایب گشتند و چون بسیار

بدین حال فرید بجانب کفش باسه خود نگاه کرد و فرمود که بروید و بیایال را به بدترین حال
 حاضر کنید پس هر دو کفش در هوا پدیدند و بیایال را بدین حال پدید آورد که متواتر
 ضربهاست پایش بر سرش میزدند بر زمین و بر دسه خواب آورده بیایال بود را
 چون بدین حال دید بگریست و سر در قدم آنجناب آورد و کلمه تصدیق اسلام
 بر زبان راند و هر یک گشت و القماس نمود که میخواهم که تاقیاست زنده باشم
 حضرت خواب در حق دی دعا کرد و فرمود که عمر تا منی یا فقی مگر از چشم مردان پشیده
 خوابی اند چنانچه چنان بود قوع آمد و مشهور است که بیایال تا حال در کوه حمیر
 مخفی است و شب بزرگ بر یارت روضه عالی خوابی آید و قصه چون را به حمیر
 بیایال هم بین خواب دیده و مانند شادی دید از دی هم ناسید شد بنزد فعال از آنجا
 برگشته اهل شهر گردید و دست از محنت خواب باز داشت بعد چندی خوابه مکان بود و بان
 خویش اندرون شهر بخویش فرموده و در شهر تشریف آورده و بجای که الحال و قصه نموده آنجناب
 واقع است قیام فرمود و در خوابه بر او حمیر نصیحت شتافته که کار برده باسلام و بدین
 اسلام در دلش کارگزشت خواب از اسلام ناسید شده فرمود که کلمه نخت که می گویند
 سیاه و بآب که تر بر گرسفید نتوان کرد و فرمود که ترا از دست لشکر اسلام بقتل رسانید
 انشاء الله تعالی چنانچه چنان بنظر آمد که بدت قلیل لشکر سلطان شهاب الدین که سلطان
 مغالدین شام مشهور است در بند آمد و را به حمیر قتل رسید و رای پشور ازنده گرفتار شد
 رای پشور را غرمانفرا می دلی بود و را به حمیر در تخت حکومت او بنواح حمیر حکمرانی میکرد
 و مشهور است که چون آمد لشکر اسلام به بند و ستان شد رای پشور از بند
 بود و رای نوکران رای پشور را مسلمانی را که از فریدان آنحضرت بود
 از اسباب برنجانید و آن سلطان در نیاب استخافه پشور را آنحضرت کرد و خوابه
 دسه برای پشور گفته فرستاد رای پشور را بگفته خوابه عمل نکرد از این سبب آنحضرت
 خواب از دی ناخوش شد و فرمود که رای پشور را از دست لشکر اسلام زنده گرفتار کنایه
 پس چنان بنظر رسید که سلطان قلیب الدین که سیاه و بآب که تر بر گرسفید نتوان کرد

در آن پشور ازنده گرفتار گردید و تقاضای آن که روزی حضرت خواهر در راه میگذشت
 و شیخ علی نامی مریدی هم با برکات پنجاب بود شخصی در رسید و شیخ علی را گفت از سر آنکه
 چند روزم قرض و بدهی شیخ علی بودند از قبیح احوال خواهر بلا امت تمام بقدر خواهر محتاج شد
 و فرمود که چند روز دیگر بدهی او در تن او ادوا خواهد کرد اگر کسی فرموده خواهد بود هم قبول نکرد و گفتا
 جواب داد که اگر شفا یافت میگذرد از نزد خود قرضه داد و اگر کسی از این سخن خواهر بگوید
 در راهی که بردوش پرده پوش انتخاب بود بر زمین بگسترده فی الحال بکمر اسب حضرت
 پیر از در هم و دنیا را نپسند شخص فرمود که آنچه حق است از من بگیر و زیاده طلبی کن
 آن شخص دست دراز کرد و فرمود که زیاده از حق خود بگیر فی الحال دست می شکسته شد
 فریاد برآورد که یا حضرت تو را کردم و اسیر برای آنحضرت آورد و خواهر دست مبارک خود بر سر
 از دست رفته می گیرد و انید فی الحال دستش از آن دست شفا شفا یافت و بیست و بیست و بیست
 که حضرت خواهر را در اطمینان با همه عقیقه بودند اول دختر سید محمد الدین عم سید حسین بن علی
 قدس سره است که والد بزرگوارش حکیم باطنی امام جعفر صادق رضی الله عنه که در عالم اید
 شده بود و شکل و صورت و بخت خواهر در نام نامی آن عقیقه بی بی محبت بود و در راه
 که سب از بطن محبت آن عقیقه بوجود آمدند یکی خواهر ابوسید دوم خواهر فخر الدین سوم خواهر
 حسام الدین قدس سره هم العزیز و آنانکه میگفتند که حضرت خواهر لاله ولد بود و برادرین
 لایق عقیقه نیست چرا که شیخ فرید نبیه و سلطان التا که بن شیخ محمد الدین صوفی ناگوری
 زبانی قد بزرگوار خود نقل کرده است که روزی حضرت خواهر بزرگوار سید الدین بنده و صاحب
 شده فرمود که ای حمید الدین پیش ازین که قوی در دهن بودم اولاد بهم نمود و هر چه که
 ریا عفت میخواهم بلا کلفت و بلا دماوند میسرید و الا که میرشدم و فرزندان هم بوجود آمدند
 مقصود بدماوند حاصل میشد و بنده عرض کرد که یا حضرت روشن است که تا وقتیکه عیسی
 علیه السلام از بطن مادر خود بی می می تولد نشده بود و ده زیستان در تابستان میوه پستان
 در زیستان بطلب خواش با ایشان می رسید چون عیسی علیه السلام تولد شد بی بی
 مریم انتظار رزق میکشید فرمان شد که شاخهای نخل خرا را بچنان تا فرمای تازه بر تو بریزند

چون جنبانید خراسه تر یا خست لیس در وقت سابق و حال انقدر تفاوت است حضرت
 خواب او بشنید و بنایت پسندید و میگوید که عمر خواب ابو سعید فرزند نجاب به نجاب لگی
 رسیده بود و دو فرزند داشت خواب فخر الدین فرزند ثانی آنحضرت بسیار بزرگ صاحبنت بود
 و بعد آنحال خواب است سال نده ماند و هفتاد سال عمر داشت و پیران پنج فرزند ساختند و بوجو
 آمده بود و در قصبه سر در آمد که از اجمیر قباصله شانزده کرده است بر خست حق پوشت با نجاب
 در زمان که دید و خواب جام الدین به خور و آنحضرت نمکب شد و بجهت ابدال میست
 و در آن وقت قریب پنج سال عمر داشت و در این هفت فرزند بود و نخله ایشان اچانم از این
 نوشته بسیار صاحب کرامت خوارق بود و نظام الدین و لیا و بلوی محقق بود و قشر شریف
 در قصبه (نامش) بجانب غرب را اجمیر واقع است الحسیه ثانی خواب و دختر یکی از راجه گاهند و در
 آتش بیکار آفتاب نیست که حاکم قلمه مشکلی که ملک خطای نام داشت بر سر بنود و آنرا
 ساخت آورد و بسیار از ایشان بقتل رسانید و دختر را را اسیر کرده آورد و بطورند
 بخدشت آنحضرت گذرانید آنجا به در قبول فرموده بکلی خود سر فرار نمود و با پیش
 امده الله نداد و از بطن عفت آن تاج استورات اول دختر متولد شد که بنام بی بی حفا
 جمال موسوم و بنایت عابده و زاهده و پارسا بود و ارادت بخدشت الراجا خود داشت
 و آنحضرت او را خرقه خلافت عطا فرمود و برادر است و یقین استورات ارشاد کرد چنانچه از
 عورات توبه آن تاج استورات بمقام قرب رسیدند و شوهر عالی گوهر آن عقیقه شیخ
 رضی الدین نام داشت چنانچه هزار پرفرازی بی حافظه جمال متصل و نه مقدمه حضرت
 خواب و قصبه است و آن عقیقه و و لیسر الاگوهر نیز از بطن عصمت بی بی امده الله بود و
 آمدند لیکن در حالت شیر خواری در گذشتند رحمة الله علیم رحمة الله و محقق میا و که حضرت
 خواب را خلفاے نامدار سید و بشمار اند که هزار با خلق فدا از آن نیا پر و افزا دین و دنیا
 حاصل کردند لیکن تبرکات و مینا اسمی گرامی چند خلقت آنجناب را حاله تحریر می آیند که اول
 از خلفاے خلفای آنجناب قطب الاقطاب خواب قطب الدین بختیار اوشی کاکی است دوم
 خواب فخر الدین فرزند و بلند حضرت خواب سیدم شیخ حمید الدین ناگوری صوفی چهارم

شمس الدین آتش بود توغ آمد در دهنه منوره دی در دارالنجیر جمیع است که اول زخمت داده
 تعمیر کرده بودند من بعد از سنگ بالاس آن عمارت ساختند و قبر نخستین را هم بجانب
 گذشتند و بلندی مزار مبارکش از نجیب است اول کسی که در مقبره مبارکش عمارت کرد
 خواجہ حسین ناگوری بود بعد از آن سالطین دیگر نیز تعمیر آن کردند و بادشاه صاحب
 قرآن ثانی شهاب الدین محمد غیاث جهان بادشاه غازی نیز در سپاهی رودخانه منوره مسجدی
 از سنگ مرمر تعمیر کرده است و آنما فیض اجابت و عاتق این مان از آن جاست که پدید آمد
 است و در تقسیمه شهر جمیع صاحب اخبار را از اخبار بدین خط تحریر میفرماید که در ایام سلامت و آسایش
 راجه را بنگران بند بود که تا حدود سترترین مملکت در قبضه اتم را بود و این شهر را در بنام
 خود آباد ساخت و میریونی گوه و اما بیتی آفتاب بزیان بندیت و در اصل بستانام این
 آج میرا آجا میر بود بعد از آن بکثرت آسمان با سم جمیع مشهور گردید مانند لاهور که در ابتدا
 بود و پوز نام داشت من بعد بمملکداری اسلام بلکات و در عالا از چند مدت بلامرور و سوم

قطعه تاریخ وفات که از قدیم زبان ز و مخلوق است		
خواجه دالامین الدین که از اولاد	گشت کون دو عالم با شایسته	محو شد ز نور حق چون خورشید
شد از خراج چارم آفتاب ملک	از مولف	سعید الدین حسین میر دو عالم
دلش ز روشن زانوار بختی	تولیدش امام محبت خوان	و صاحبش نیز اکبر عالم
ایضا از مولف	سید عالم سعید الدین	مقتدر دین شهر هندستان
سال تولیدش بگو بدین	باز سرور عارف صوفی بخوان	عمده دین نده دل برال دین
شد عیان تو باین شاه جهان	نیر قطب الکلیین قطب زمین	سال تولیدش بر شد عیان
خبر دل سال مولد بخت	گفت قطب الاصفیا میر جهان	هم بدان میر کرم زیب دین
رطبت آن میرین جنت مکان	کرد هم دل سال مولدش	عارف دین سعید الدین بیان
ایضا از مولف	سعید الدین جبار فضل الهی	بوصل ایرونی گردید بوصول
عجب تاریخ مولدش جلوه گر شد	ابام حق حسین الدین بخت	ایضا شد دنیا جو در شربت برین
بر شد مستحق حسین الدین	گفت تاریخ مولدش	محرم دل ولی حسین الدین

انصهار پیرین حق بن الدین | سید پاک شاه خلد مکان | اصل حق این قطب است
 هست تولید آن شهر دوران | سال و شش هزار و هشتاد و یک | گفت زاهدی سندان
 خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکلی قدس سرہ از اکابر اولیا
 و اجل اصفا است شانی عظیم در تہ عالی و شہت و ستایا لدعوات بود ہر چہ کہ از زبان
 مبارکش برآمدی ہمانطور شدی و فرقت فقر و ارادت از خواجہ عین الدین حسن بن خیری پوشید
 و اصل سے از سادات اوش بود کہ قبیلہ زقصبات مادر النہر است سید حسینی است و نسب
 شریف وی بچند واسطہ بحضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ میرسد بنظر حق کہ خواجہ
 قطب الدین بختیار اوشی بن سید کمال الدین بن سید موسی بن سید احمد اوشی بن سید کمال الدین
 بن سید محمد بن سید احمد بن سید احق است بن سید احسن بن سید معز بن سید احمد حسینی
 بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن امام جعفر صادق رضی اللہ
 تعالیٰ است کہ چون عمر خواجہ قطب الدین بیک و نیم سال رسید پدر بزرگوارش وفات یافت
 و ذالہ اش کہ عقیقہ روزگار بود خواجہ را بسایہ عاطفت پدر پرورش کرد و چون پنج سالگی
 رسید ہمسایہ صالحہ خواجہ را حوالہ اش نمود و قدری شیرینی ہمراہ کرد و گفت کہ بسم را بستم تو را
 علم حوالہ معلمی کن کہ بعلوم ظاہری و باطنی مستم باشد ہمسایہ خواجہ را ہمراہ گرفتہ روانہ شد
 در راہ او را با پیری روشن ضمیر اتفاق ملاقات افتاد پرسید کہ این طفل الکیا میبری گفت
 بکاتب میبرم گفت بہن حوالہ کن کہ او را پیش معلمی بریم کہ این را کمالات علوم رساند پس آن
 پیر خواجہ را نزد شیخ ابو حفص اوشی قدس سرہ برد و فرمود کہ حکم احکم الحاکمین جناب است
 کہ در ترتیب تکمیل این پسر می موافقہ بکار بری شیخ ابو حفص دست قبول بر سر نهاد
 و آن پیر نصرت کرد و خواجہ متوجہ شد و فرمود کہ ای طفل عجب بختیاریستی کہ خضر علیہ السلام
 ترا بہن حوالہ کرد و حکم خدا بر سہ تکمیل تو رسانید پس خواجہ در چار روز بحفظ قرآن پرداخت
 و در اندک ایام کمالات علوم رسید چون بعلوم رسید تا باش علم باطنی قائم بر داشت
 و بخدمت خواجہ عین الدین حسن بن خیری رسیدہ دست ارادت با مان آنحضرت زد و در عمر
 سفندہ سالگی فرقت خلافت یافت و سبب الارشاد پیر روشن ضمیر قطبیت بنی او شد و در بی

رسید و بهدایت خلق مشغول شد **تعلست** که حضرت خواجہ قطب الاقطاب از غایت
شعبی ترک خواب کرده بود و بنایچه گاهی بر لب خواب بخت دست تکریدی و بی خبر و زور
انظار نمودی و چون خلق محمدی داشت در دلداری خلق از حد کوشیدی و **تعلست**
که خواجہ را پسری بود شیخ محمد نام بمهر بخت سالکی فوت شد و الدہ اش خضر و فرزند
آغاز نهاد بدان آواز خواجہ از مشغولی سر بر آورد و گفت که این آواز جانگداز
چیست گفتند که شیخ محمد فرزند دلبند شما بر حمت حق میوشت و الدہ اش گریه گینه
گفت اما الله دانایه بعد اگر مرا از بیاری وی خبر بودی البته صحت می زنی بخیر
لیکن چون همچنین شدی بود از بیاریش مطلع نگشتم **تعلست** که تو سیکه خواجہ چنین گفتی
والدین از خراسان دارند و هندوستان را خواجہ قطب لدین بختیار و شیخ جلال الدین
بتریزی با اتفاق هدیگر باشتیاق ملاقات شیخ بهادالدین کریمانی در بستان شهر لیس
بروند و در هر سه روز گوار در یک مجلس نشین میدهند که قباچه حکم بستان بخیریت حاضر
آمده عرض کرد که لشکر کفار من بر کسوف بستان آمده اند و لشکر پیشمار دارند و مرا طاعت
مقابلہ و مجادله ایشان نیست بر آن خدا داد فرمایند اتفاقا خواجہ قطب لدین را وقت
تیر به بدست خود داشت حواله حاکم بستان کرد و فرمود که این تیر بوقت شب در لشکر دشمن
ببند از دماغ بنشین قباچه بچنان لعل آورد و در لشکر دشمن تنفسی نماند که زخم تیر یا زهر سینه
باشد و همه کفار را و بفرار نهادند **تعلست** چون حضرت قطب الاقطاب از بستان
بدلی رفت و دست پیر شریف خورشید را بلب جارت حافری خود عذر شدی با بیزشت
جواب آمد که کار ولایت تعلیم دلی تعلق بشما است بهما بجا سکونت باید کرد و بعد حین بدی
افشار الله شما را خود در دلی خواهم رسید پس خواجہ اول بجانده نان ببری سکونت در زید بلی را
حبس شد و خواجہ حمید الدین ناگوری بجانده اش قیام کرد و هزار طالبان حق بخدمت
آنحضرت حاضر آمده دست ارادت بدان بختاب دند و حضرت خواجہ نذر و فتح بچگونگی قبل
فرمودی تو حاصل سکون مبارک بقالی بود بعد صاحب و زهره از وی قرض گرفته بخری نمانش
خود آوردی روزی بجانده مبارک قرار داد که آئینده قرض هم از کسی نباید گرفت مبارک آورد

توکل خلعه واقع شود از آنرو که یک کاک گرم کلان از زیر سیاه و خوابه پیدایش کند چنانچه میان
یک کاک بوی و متعلقان می کفایت کردی چون از اقبال قرض گرفتن به قوت اقبال
ظن نمینی در نگیر حال شد که شاید حضرت خوابه از وی رنجیده است زن خور را بنجانه خوابه
فرستاد تا باعث رنجیدگی معام کند پس از کنیز کی حال ظاهر آمدن کاک در خرج معاش خوابه
از آن کاک بیع وی رسید و از آن روز خوابه بخواب قطب الدین بختیار کاک می مخاطب شد
تقاسمت که روزی حضرت خوابه بر کناره حوض شمس نشسته بود که شمس از صحابه روست
عطای کاک گرم نمود یا سماع آئینی خوابه دست در آب حوض انداخت و از آب سرد و خوش
کاک گرم بیرون آورده و الاله نمود و پیشرو قتی سلطان مسالدین بادشاه دلی که مرید
ارادت آنحضرت بود و التماس حصول طعام غیب کرده خوابه فی الحال آستین مبارک خرد و پیشان
و چند کاک سگ گرم از آستین بخیته شدند تقاسمت که روزی مجلس سماع در خانه خوابه رسید
ناگوار بود چون سماع موقوف شد خادم بخدمت عرض کرد که بعد سماع طعام لازم است بنجانه خوابه
حمید الدین طعام موجود نیست در نیاب چه ارشاد فرمود که همانرا بگو تا منظر کشیده بنشیند چون
نشستند خوابه برخاست و پیش هر کس که آستین می افشانند دو کاک گرم و دهگانه تازه بخت
تا به اهل محفل میر نمودند و بعد از فراغت طعام اهل مجلس از خوابه التماس شربت کردند و فرمود شخصی
که نان بنشار ساند شربت هم عطا خواهد کرد و درین اثنا شخصی بگانه حاضر آمد و دو نیم انار شکری
پیشکش کرد فرمود که ازین شکری کوزه شربت تیار کنند چون تیار شد از دست مبارک خویش
بمخاضین مجلس تقسیم فرمود و بعد تقسیم چون دیدند شربت بهمان قدر که در کوزه بود موجود بود
که وقتی در دلی محفل عظیم افتاد و دانه ناس گندم چون دانه مردار یکبار شدند و در آن کاک
شانزده سعد الدین چندین مید گندم بر آید کاک امیر و دکان کاک پزی آوردند چون
کاک پزان کاک بار آورند و کوزه اتفاقات بکار دیگر مشغول گشت و کاک ماسر بار بودند
بیادگان شانزده از سوختن کاکها بنفصب آمدند و دستار در گردن کاک پزانده بسته بودند
بازویش بر پشت بستند و خواهشند که پیش شانزده برند و آنوقت از اتفاقات خوابه را هم بدست
گذرانند و در حال زار کاک پر زخم آورده و بهر مکان شانزده ارشاد کرد که دست ظلم ازین بجای

بدارید بهین وقت کاکای شاه پیشه شوند از جماع شخصی پادگان ششم کردند و گفتند که این مرد
 دیوانه است که کاکا سوخته را در دست میکند و فرمود که شمارا باین معنی بکار شمار کاکای درست شد
 از مالگیر بدید که کاکا سوخته را باز در تنور انداخت و در میان تنورین کرد و بدست ساعی چون برزید
 دیدند که کاکا سوخته و سپید چنانکه بایسته برآمده اند چون انجیر شانه را ده رسید بخت
 خواهد حاضر آمد و میگردید و کیمالات ولایت رسید قضا است که وقتی قاضی صادق قاضی
 عباد که از علمای دینی بودند هنوز منصب قضا بایشان قرار نیافته بود بر فرض طاعتی سنانند
 که شیخ قطب الدین خجندیار شیخ حمید الدین ناگوری بچنان رواج سماع در ملی جاری کرده اند
 که غریب به سنان است و ملی صاحب سماع سونا اگر اجازت شاه باشد بر فرض حال این هر دو شیخ
 شویم بادشاه گفت که در باب اعتراف شرعی حاجت اجازت نیست لیکن میدانم که شمارا در میان
 سماع اندام است شیخ کامل خواهد شد پس قاضی صادق و قاضی عباد در روز عجمه حمید الدین
 آمدند دیدند که حمید الدین در حالت و عهد و خواهد قطب الاقطاب است بسته استاده مجلس سماع گم
 است چون حضرت خواهد و آنوقت بهر شیشه و سالن آثار ریش مبارک هم بخوبی نشاند و هر دو
 قاضی بخواجه بنی طلب شده گفتند که در زمان سماع اعراف و انرا نشاید که در این زمان حاضر آیند
 تا وقتیکه ریش بر آید خواهد فی الحال بسم الله الرحمن الرحیم خوانده هر دو دست بپشت خود برد
 مبارک آورد و هانوفتیش پیداشد و فرمود که ما هر دو ایم بلکه در هر دو قاضی قطب الدین است
 منفعل شده و باز گشتند و باز نزد بادشاه رسید و عرض کردند که اگر بادشاه بایز احکام
 شرع یعنی قاضی مقرر کند هر دو حضرات را در دیوان قضا طلب کرده و در سماع بایشان
 بساخته کنیم و بدلیل شرعی ایشانرا از نیکار باز داریم بادشاه هانوفت ملا صادق حمید
 قضا و عباد را بعباده جانی مامور کرد چون ایشان این سبزه و عهد و مطالبی خود گفتند
 بمحض شین گفته فرستاد که فردا شما هر دو حضرات را بپشت درگاه راندن سماع در دیوانگاه
 قضا حاضر شوند حضرت قطب الاقطاب بجا آمد و فرمود که فردا روز عجمه ساعی اندیشه خواهی که بانی
 است یک روز دیگر ملت دهند که سماع بشنویم پس اگر خدا خواهد بپشت سماع در دیوانگاه
 قضا خواهد شد نیز قاضی صامت که روز بدین شرط قبول نمودند که فردا مجلس سماع خواهد بود

و بهر حال آنکه تمام و خاصه بوقوع نیاید و شمار هر دو حضرت یعنی خواجہ قطب الدین بختیار
و حمید الدین را اختیار حاصل است که با هم نشسته سماع بشنوند چون در آن هنگام قلمه و لیلی
و در دروازه شرقی و جنوبی و پشت و خانه این هر دو بزرگواران نیز اندرون قلمه بود و هر
قاضی سر بنگار تندر خوبرو در دروازه قلمه مانور کردند و حکم دادند که فردا احدی سماع
نمیشد از میدان و عبادان یاران هر دو حضرت اندرون قلمه نیایند و دیگر حضرت
خواجہ حکم عامی را قضا کرد که همه میدان و عبادان و غیره صوفیان در مجلس سماع حاضر شوند
و طعام هم از دیگر دروازه سماع عصفی بخت شد و دیگر که آمدی از پاسبانان دروازه شرقی
و هر کسی در دل نیارد که او بچانه تنالی امروز دیر باقی پاسبانان از میدان بگریزید
ما لورگر دانیده است پس بچنان بوقوع آمد که هزار سالگی از طالبان میدان عبادان
و یاران هر دو بزرگواران هر دو دروازه قلمه داخل شدند مجلس سماع حاضر شدند و از
پاسبانان مزاحم حال ایشان نشد و بهانه و شیخ نهاد و الدین لکری ایستاد از مکان شیخ
جلالی الدین تبریزه داخل می شد و رتق و تفرقه و محفل عاکیه خفیه شد و در این سبب قلمی
توانان دروازه در ایشان غلغلۀ عظیم برپا شد و صد آن گاه که هر دو قاضی سید بزرگان
در دروازه عصفی ناک شدند ایشان معذرت کرده قسم یاد کردند که اگر دروازه عاکیه برسد
ما احدی از صوفیان داخل قلمه نشد و استغفار کنیم که این قدر مجموع مردم اند که با هم را فرستاده
جمع شده است پس قاضی صدر جهان عذر ملت بگرفت و در دروازه عصفی حاضر شدند و گفتند
که امروز اجتماع مردم بکثرت است همین وقت بر سر وقت حضرت سید بزرگان بخت کنیم و بزرگان
این جمیع ایشا ترا بر حرم سماع قایل میکنیم پس هر دو قاضی با اتفاق به دیگر و فضل خلدن
خواجہ رسیدند و دیدند که حضرت خواجہ در دروازه خواجہ حمید الدین و دست بستی یا ارباب استاده
نماگاه نظر خواجہ حمید الدین بر هر دو قاضی افتاد و فرمود که ای سید روان این مجلس با شماست
سماع و مساندان در ایشان نیست با شما باشید پس هر دو قاضی هر چند خود نمیدانستند که پیشتر بودند
و قدم از آنجا بردارند ممکن نبود که زمین بکلمه ربنا لعل الدین خدم ایشان بنگازد و استاده
تاد و مساحت با شما شده بماندند چون حضرت خواجہ را از ابدان قاضی شاد قاضی عباد

و عداوتی مخاطب شده فرمود که ای برادران بیاید و دایع شوید که غرض ما را سفر آخرت
 در پیش است ما را سه لذت ملایع هم پیشید که در دل شما حسرت افسوس باقی نماند پس هر دو قاضی بجم
 خواب در محفل سماع درآمدند و از غناست تاثیر بهجت آن سیران پیر لذت سماع بیوش شدند
 چون بهوش آمدند از کردار ما سه خویش پشیمان شده سر در پا حضرتین آورده تند می سجد
 تقاضا می شدند فرمودند که حالا وقت از دست رفته تیر از کمان جسته باز بدست نمی آید با و کی
 سفر آخرت کنید چنانچه هر دو قاضی از آنجا تائب ظاهر بر نه هستند و بخت پادشاه حاضر
 آمدند و سرگذشت خویش بیان نمودند سلطان ایشانرا ملائمت کرد و دوست گشت از عهد
 قضا به صدر جهان منزول نمود و بهمان شب آن هر دو یعنی قاضی و صدر جهان از جهان
 فانی رختا قامت لبالم بقا بر بستند و در حج کتا باخبار را لاخیار و سیر الاقطاب غیره است که مضمی
 از مریدان خواب بختیار خوابه رئیس نام دشت شبنم در خواب یکدیگر که گاهی است عالی خلقی خوابش
 در راز و آن بارگاه اجتماع دارد و شخصی که ماه قد باران درون درگاه میرود و میرین می آید
 و پیام هر یک بخدمت پادشاه آن بارگاه گذارش میکند رئیس از حاضر آن مقام دلا را می پرسد
 که این درگاه از کدام پادشاه عالیجاه است و آن مرد کو ماه قدر نام چیست گفتند بارگاه والا جا
 حضرت شاه رسالت است که اندرون تشریف میدارد و این مرد کو ماه قدر عبدالله سعادت است
 که پیام خالق بخدمت حضرت خیمبر صلی الله علیه و سلم گذارش میکند چون این شب بخدمت آن
 مرد پیام گذار رفت و گفت بخدمت حضرت شاه نبوت عرض کنید که رئیس خادم خوابه قطب الدین
 بختیار باراده زیارت بر دروازه فیض انداره حاضر است عبدالله سعود اندرون رفت
 و باز آمد و گفت رسول مقبول صلی الله علیه و سلم میفرماید که ترا هنوز امانیت آن پدید است
 که مرا به بینی بر دو سلام ما بخوابه قطب الدین بختیار برسان و بگو که هر شب بخدمت بر ما میفرستاد
 اکنون سه شب گذشت که نرسیده لایق آن بخیر باد خوابه رئیس چون بیدار شد احوال خواب
 بخدمت آنجناب یادیده پیر آب عرض کرد باستماع این خواب بختاب فی الحال برخاست
 و دوشو تاز کرد و سه هزار بار درود و روح بر فتوح جناب رسالت مآب فرستاد و قبل ازین
 که تا سه روز در درو نخواهد بود پیش این بود که خوابه مردی بکمال خود آورده بود چون

تا آنکه سبب نماز تنزیل آن تنهایی و پشت تحفه صلوة که هر شب شصت هزار بار میخواندند
 بخواند ترک شد چون باعث ترک صلوة آن عروس جدید بود فی الفور او را طلاق داد
 فارغ البال شد و در هیچ قواید الفروا است که سلطان ایشاخ نظام الدین بلوی اکثر اوقات
 از غیاب خود بزیارت روضه تبرک خواجه قطب الدین نجفی تشریف میبرد و در آنجا حاضر بود که
 آیا از آن بنده حضرت خواجیم آگاه باشد یا فی چون نزدیک مزار پیرانوار رسید دید که
 خواجیم مبارک بر حیو تر مزار تشریف میدارد و قسم شده این بیت را زبان گوشتش
 بخواند ششمر از غده پندار چون خوشن نامنیم بجان گرفته ای چنین تعلست که چون
 حضرت خواجه رونق افروزه دلی شد اجتماع مریدان و طالبان حق بر دراز فیل
 بحدی که دید که هزار در دراز خلق هر وقت حاضر خدمت بابرکت میبود از او بچشم الدین صغری
 که خلیفه خواجه عثمان ناردنی و برادر خواجه بزرگ بود و دلی سبب داشت برین دلن آزار
 خواجه مسد میبرد و برین اشیا خواجه بزرگ را جمیع بدلی تشریف آورد و همیشه بزرگوار
 بخدمت خواجه حاضر شدند الا خواجیم الدین صغری که حاضر خدمت حضرت خواجه نشد و
 بزرگ از راه غایت بزرگان بندهات مبارک خود و در خانه بچشم الدین صغری قدم بچشم خود
 یا شش رنجیدگی آهنگار نمود گفت که شما قطب الدین خلیفه خود را در دلی گذاشته اند که
 مردم شهر و را و چندان هجوم دارند که کسی دیگر را برگ مبرم یا نمی کند خواجه بزرگ از این
 سخن آناوش شد و خواجه قطب الدین فرمود که یا با قطب الدین شما همراه با با جمیع بزرگوار
 مردم از ما نزن شما و اینجا را ارض ندیش خواجه قطب الدین حسب الارشاد بر کافیه تاس
 اینجا بیاوراید که مردم دلی از اکابر و هماغه و زن و مرد چون از خیال خبر یافتند به تائب
 و بدیدند و هر یک که خواجه قطب الدین می نامید خاک اینجا بر داشته و چشم میگرداند و بچشم
 خواجه فریاد میزدند که بفرموده خواجه قطب الدین را از اینجا برید که اگر بیایم تا ما بچشم
 حضرت خواجه بزرگ چون اینجا میاید که بفرموده که با با قطب الدین تو همین جا بمان
 خاک است از اینجا بفرموده و رونق افروزه دلی ماند چون چند سال اینجا بماند
 خواجه بزرگ با آنجا برادر او را بطلب کرد و کلاه و سیاه گوهر او را در دست حق پرست

خواش بود عطا فرمود و عفا شد شیخ عثمان اردونی مصحفی و مصلحی و خرقه نیز حضرت فرمود و ارشاد کرد که این امانت از حضرت شاه رسالت علیه السلام است و امانت به رسیدن حق او بجا آوردیم تو نیز حق این نیکو بجا آر که بر روز قیامت رو بر کشتا بنشیند نبوت شمس از نباشتم این بفرمود باز بدلی جهت کرد و بعد رسیدن خواجہ به مقام دلی بعد شش روز واقعه جا بگزای حیرت افروز خواجہ بزرگ بود قریب آمد

تفکست که شاعر غزلش بخلص نامه از مادر النیر بدلی آمد قصیده در مدح سلطان شمس الدین تصنیف کرده بعد از آنکه این خواجہ شاهرخ است تمام استعدادهای خود در ذکر کرد که از پدر از سلطان نظام الملک هم نشیفاً آنان پدر ایشان فائده انگیزش کتب خواجہ حبیب الله عسکری فائده خیر بخواند و فرمود که ان شاء الله انعام وافر خواهی یافت چون نامه شاعر قصیده و بجزوه بادشاه گذرانید سلطان بتند و ابیات قصیده که بجا به نیست بودند بخواجہ نیست هزار تنگه نقره بشاعر عطا کرد و در نصفه این مسبق قرار خود بخواست عافا آورد قبول نفرمود و همه ابوی از زانی داشت و غرضی میا و که شاعر شمس الدین حضرت قطب قطب شد شیخ فرید گنج شکر است و علاوه از آن شیخ بدر الدین غزنوی شیخ بران الدین بلخی شیخ نصیر الدین دمی و سلطان شمس الدین التمش بادشاه دلی شیخ بابا بخری بخبر یاد و ناما فر الدین حلی شیخ احمد تاجی و شیخ حسین شیخ فیروز و شیخ بدر الدین موتاسب برادر شیخ تاجی موتاسب شاه فخر قلندر شیخ نجم الدین قاسم و خواجہ پیر و شیخ سعد الدین شیخ محمود و یاری و مولانا محمد باختری و سلطان السیر الدین غازی و قاضی حمید الدین که در آن زمان شیخ محمد و مولانا بران الدین حلی و شیخ شرف الدین ابوعلی قاسم و مولانا شمس الدین سید و شیخ صوفی بدینی و شیخ جلال الدین ابوالقاسم تبریزی که اهل خرقه خلافت از ابو سعید تبریزی یافت و بعد از آن فیض باطن از خواجہ قطب الدین حاصل نمود و شیخ نظام الدین ابوالعباس و شیخ تاج الدین منور ادبی رحمه الله علیه هم همین خرقه خلافت از آنحضرت یافتند

که روزی خواجہ قطب الدین بسواری چادر دل بیرون شهر تشریف برد و چون بجاییکه حال از دهنه منوره آنحضرت است رسید چادر دل را ایستاده کرد و تا مدتی در مرا قبله ماند و فرمود که ازین خاک کرباوی محبت می آید پس الک زین را طلب فرموده تعینت وافر و انعام کثیر خرید کرد و فرمود که در قریب مادرین مقام خوابد و فرمود ان شاء الله تعالی و در کتاب سیرالقطب و غیره

گشت و از آنجا که حال تمام خواهد بدین عبارت تر است که در آن زمان که از آنجا که
 اینک سماع گرام بود و قوالان این بیت میخواندند: عاشق رویت گنجینه کس نیست
 سویت گنجایا بد خلاص خواه را از استماع این قول نالشت جدا بد شد و قوالان این سخن
 طایفه بودند که بعد از این آیت صالح الدین سپهر کریم الدین نصیر الدین غفر خواران این
 بیت آغاز کردند: کشتگان بخت تسلیم را به هر زبان از غیب جان گیر است از استماع این
 حالتی بحال آن اهل کمال طاری شد که چو بخت میزد بقدر در در عهد بالامیرستان باز بر زمین
 می آمد و تا سه روز در این حالت در پیش انداخته بود وقت نماز میبوشد که بعد از آن باز میخواست
 دخول مسجد نماید و از این هر روزی خواهد شد که هیچ هم زبان جاری قطره آه و گریه
 رفت و از آن خطرات هر قطره که بر زمین میبارید نقش انداخته شد و بعد از چهار روز
 از هر سو در هر آنجا که میخواستند بر آمدن آغاز شد و از قطرات خون که بجان شده و نم میشد
 تیره نمیشد و هر گاه که در آنجا میگفتند که کشتگان بخت تسلیم را به حضرت خواهد که یا از خجیان
 دریگندشت و بعد از آن میگردید و وقتیکه میگفتند که هر زبان از غیب جان گیر است باز زنده
 میشد و از زمین بخت میزد و چون میبویسم به طایفه آخر میبایست چهار دم به ربیع الاول که
 روز نهم از آغاز سماع بود و قوالان از خواندن این شعر تانی با شاعر شمع فرموده و فرموده و جان
 بجان سپرد و غریب از حاضرین با تمکین برخاست چون جنازه فیض از آن تیار شد سلطان
 شمس الدین الکنتش با و شاه بن که مرید خاص خلیفه تکیه شام بود و دیگر فقرا و خلفا و شاخ
 و خواندین شایع عوام کثرتی در آنجا جمع گشتند و در آنجا که حضرت فرمود
 و نیست کرده بود و کلام نیاز از آنکس باشد که گاهی از این پیش برانم گشاده باشد بخت آ
 عصر که بکیر علی فرایض نماز گاهی از ترک نشده باشند با سماع اینی سلطان شمس الدین بود
 خاموش ماند که تا دیگر کسی موصوف بدین صفات از حاضرین وقت پیدا کرد و امام خازنه خواهم
 شود چون تکبیر پیدا نشد ناچار خود سلطان با امت پیش آمد و گفت که بخودم کسی را بر
 حال من اطلاع نباشد لیکن چون خوابم چنین حکم داد چاره ندارم پس از نیاز ادا کرد و از کجانب
 جنازه را خود برداشت و سه طرف دیگر از او را به الله سپرد و بخت میزد و در آن وقت که در آن

پس از مسلح فریک خالی که در آن طعام می بخشد طلب کرده و یک شرفی در آن یک بیت
 در آن دو یک چادر بر پیشانی سر بر آنم با طیف میخوانند و دست درو یک یک در دست اشرفی
 بیرون می آورند و چنان قصه یا قصه را که در آن باطل نما عطا فرمود تا به اعلی قافله بر آید
 سوار شدند و خود را پیاده در روان گردیدند تا گشت که چون شیخ جلال الدین تبریزی بدید
 تشریف آورد سلطان شمس الدین التمش با استقبال و برآمد در آن ایام شیخ الاسلام علی شیخ
 نجم الدین مغربی بود و نیز بر سلطان بود سلطان چون شیخ را دید باز پرسید و آمد با پیاده
 پیش شیخ و چون در آن شهر سلطان و نجم الدین مغربی فرمود که حضرت شیخ را بقای فرمود و آری که
 نزد یک تر از مقامین باشد از استماع کلمی نجم الدین را اگر کسی بجنباید و بیایند و قهرشای
 خانه بود که یک کمان را بخاکن بود و نیز در آن مفضل بودی بدید شیخ آید و آری که شیخ الدین
 خدمت سلطان عرض کرد که اگر اجازه است باشد شیخ جلال الدین را در بیت الحنفی و داریم چرا که
 اگر بی است آزار نمی خواهد یافت اگر مدعی دروغ است بسزا آن فرود خواهد رسید بنزد سلطان
 و با سپهر رفته بود که شیخ جلال الدین بنور باطن از خیال واقف شده فرمود که کلیت بیعت
 از بیارید و بیعت حنفی و شرفی دوالی خادمی نموده گفت که بیعت الحنفی برود و آرد که ای سقا
 زاده شیخ جلال الدین تبریزی در نجاشی آید شماره خویش گیرند و خود در آن خانه
 نشین می بود و عزال جلال که چون قدر و منزلت شیخ زودتر و پیش سلطان در ترقی بود
 نجم الدین تبریزی که در آن شهر و مفضل می نشست و در آن آن بود که آنرا شیخ جلال الدین
 بنزد سلطان و از این جا به در تبریز آید و در آنکه شیخ جلال الدین در بیت الحنفی عبادت می کرد و در
 مبارک پوشیده و چهار پایی در آن بود و غلامی ترکی خدیو یا مبارک میباید که آنوقت شیخ نجم الدین میرا
 از آنکه قهر سلطان بدید و دست سلطان بنحو کشید گفت که سلطان چنین کرد و در آنکه
 در وقت که شرفا جمع است خواب میکنند غلامی با برپایش میباید پس عقیق میخواند که خالی
 از شبهت باشد شیخ از خیال خود کمال خود آگاه شده چادر از روی مبارک بر انداخته تا او از بند
 گفت که نجم الدین اگر پیشتر سید یک این غلام را در قبل من می یافتی نجم الدین از تو عیال
 بسیار مفضل شد لیکن از آن از روی شیخ باز نیامده اراده آن کرد که شرفی عظیم بر یکند آید از روی

به بدترین احوال برود و خاطر سلطان بکلی از طاعت شیخ پریشان گردید پس بنحوی برنگشت که در
شهر علی سطر پنهانی بود و جمیل و فاضله که امر او ملوک ایران میانی تمام بود و گوهری به نام داشت
بنجم الدین او را نزد خود طلبید گفت که اگر تو نیز با فتنه شیخ جلال الدین معترف شوی من پنهانی
اترا که کنی که شیخ جلال الدین با من لا مکره هست با نصد و بیار ز سرش بگو خواهم داد
و بنجله آن نصف پیشگی داد نمود نصف باقی بر دو کان هر نامی بقال بمانت شد که بد
انجام کار از دیگر چون کار این بهتان بخوبی استحکام یافت بنجم الدین آن فاضله را نزد
سلطان برد و تقریر زانویست شیخ زبانی آن زن لیسع سلطان سانی سلطان گفت
که این زن را قرار از زبان خود می کند لایق تقریر است هنوز اثبات جرم زانویست شیخ
نرسیده و تو که خود مدعی شده حالا حاکی دیگر سیای که در نیاب حکم کن و جو ببرد که بر
تحقیقات این امر بنحوی عالی از شایع عظام جمع کرده و بعد محض حال نسبت به هر کسی که جرم یافته
گردد لایق تقریر است چون فیما بین شیخ بهاء الدین که المانی و شیخ جلال الدین که شیخی
آمده بود بنجم الدین خبری شیخ بهاء الدین که یا از طرف خود بر تقدیر ملک ساخت و امید داشت
که شیخ بهاء الدین بسبب بخش خاطر خود حکم خلافت شیخ جلال الدین در نیاب نماند و اندوختن
شیخ بهاء الدین از لسان افغان می شد بعد از آنکه از نظر حمله شیخ عظام در مسجد جامع آمده شیخ
بنجم الدین آن مظهر را حاضر آورد و دعای طلب شیخ جلال الدین فرستاد چون شیخ شریف آورد
و بدر دانه مسجد پا پیش از پاکت بگی شیخ با استقبال فرستادند شیخ بهاء الدین که گفتش
شیخ جلال الدین بدست مبارک خود بر داشته در نیل خود گرفت و باز وقوع خیال بهر حال
حیران ماندند شیخ بهاء الدین فرمود که مرا و هب است که خاک گفتش شیخ جلال الدین را میسر
چشم خود کنم که شیخ جلال الدین تا بهقتال رسد و حضرت شیخ اشید شهاب الدین سه و دو
پیران شصت و هشت پس آن مظهر را بر و بر خود طلب کرد و گفت که جبار حق نیست این
ان لبائل کان زبونا حالا تمام احوال است دست بگو و در نه جان بر نخواهی شد مظهر با و از
بماند گفت که حق سبحانه و تعالی حاضر و حاضر است که انیم می محض گفته شیخ بنجم الدین طبع پندت
که نصفی از آن گرفته ام و نصفی باقی نزد احمد بقال بمانت است بنجم الدین شیخ جلال الدین دروغ

آنکه می فرمود
که در وقت آنکه
است

وافرتر و صفت ناحیه بزرگم خانیجه اتحاد افعال اجم در آن محضر حاضر گردید و همه تپان نمودند و
 در حجه دنیا امانت و شریعت الدین که هر یک دادن و هر نه روز مناشسته بود و در جمیع جوار و آتو
 از غایت آنحال شیخ نجم الدین بخود گشت و سلطان بجای وقت او را از عمر شیخ الاسلامی
 منزدل نمود و بجایش شیخ سبأ الدین که با منقر گشت چون این فیصله محضر با تمام و شیخ جلالت
 در دلی نهاد و بیدار و دل مدهم تقاضا کرد و رسید و رسیدن در میان آن چند روز و در کرب
 آب که نزد یک شهر بد آن هفت اوصاف نمودند که بود که الا باختر طاعت تجدید و هو کرد
 و گفت ای رویشان بیا سیدنا نمازخانه شیخ نجم الدین صغری بگذاریم که او همین ساعت دلی
 انتقال کرده است پس نمازخانه را بنحوا اند و گفت که اگر من دهم طاعت و از شهر دلی بر
 آمده ام لیکن اجم نصرت پیران که با من از جهان بدر رفت بدین روز خبر رسید که همان گیتا
 وقت که شیخ جلالت الدین در میان نمازخانه شیخ نجم الدین بخواند و از جهان فاسی
 انتقال کرده بود و تو فکر کنی نمی خواهد سبأ الدین که که با مسانی با شیخ جلال الدین تبریز
 بنویسد و در کتب الا ترتب بنظر در آن که هر دو شیخ بزرگوار با اتفاق با هم شفاعت بسیار کرده اند
 تا وقتی که در شهر که در آنجا شیخ فرید الدین عطار بود و رسیدند شیخ سبأ الدین الدین و شیخ جلالت
 شد شیخ جلالت الدین بزرگ شهر نشین بر آنگاه که شیخ جلال الدین در خانه نقاشی
 فرید الدین افتاد چون فرید الدین آمد بدید و محو انوار کلمات او شد چون بخوابگاه باز آمد شیخ
 سبأ الدین ذکر کرد که امروز شایه باز می دیدم که از مسانه حال با کمال و از خود و شیخ سبأ الدین
 فرمود که در آنوقت او را کمال مرشد و راهم سبأ آوردی ای گفت چنان محو تمام کمال و
 شد که از هیچ کس خیرم بود شیخ جلالت الدین را این شیخ ناگوار آمد آنرا روزی که شیخ جلال الدین
 نمود نقاشی کرد و در شیخ جلال الدین تبریز در بد آن بدین خانه خود نشسته بود که شیخ
 سبأ و خوات فردی در رسید شیخ را نظر بر روی افتاد و فی الحال زبان مقصدین کلام کشید
 شیخ او را بنام علی موسوم کرد و وی در خانه خود در خسته بر قدر که زر نقد و ثروت به نیست شیخ آورد
 و عرض کرد که من از سر ملک الدین مال در گذشتم هر جا که خوابید حرف کنی فرمود که شما را
 نزد خود نگاه دارم هر جا که بگویم حرف کنی پس آن همه در اجم بصرف انما شیخ را آمد و در سبکی

عنايت گروهی که از ده درجه نماز است تا یک یک در هر روز علی باقی ماند علی در روزی خود
اندیشند که حالا هم اگر شیخ حکم عطا می ده در هر روز من نافه خواهد کرد و از کجا خواهد آورد و بعد این
اشنا سایل در رسیدن شیخ فرمود که ای علی یک در هر روز که پیش شیخ باقیست تا من سایل بهر نصیحت
که فیما بین قاضی کمال الدین جعفری و شیخ جلال الدین حبشی بود و روزی شیخ در خانه قاضی کمال الدین
و شریف بود قاضی در نماز بود از خدا دان عال قاضی پرسید گفتند که در نماز هست فرمود که قاضی
شما نماز خواندن میدانید این گفت و بمنزل خود مراجعت نمود و روز دیگر قاضی بنحیث آمد
سخن در روز که شیخ در باب نماز قاضی گفتند بود شکایت آغاز نهاد فرمود که مان نماز قضا
که تا کعبه را بچشم ظاهر بینید یکبار ولی عیسی کنید و این نماز در جلد اول ایشانست چون بهتر عظیم
پرسید بر سرش عظیم نهادند اگر شما را هم بنحیث است نماز کردن میدانید و الا فلا قاضی چون
این سخن بشنید در روزی خود چید پیچ گفت پس بعد از شب قاضی خوابید که شیخ جلال الدین
بر عرش جللی نماز میکند علی الصبح بخیر است حافظ آمد و عذر را خواست سیف الدین سپرد و
پس بیت شیخ شریف ساخت نصیحت که چون شیخ جلال الدین از بدو ان عزیمت سمت
بنگاه کرد علی فرسنگ که بعین بنای شیخ خلعت اسلام پوشید و داخل روضه شد بود پس
آنحضرت میدوید و میگفت که شیخ فرمود که ای علی برگرد گفت بی خوابی در نیت تمام ماندن نمودند
فرمود که برو من نیت تمام را حواله تو کردم و ترا قطب این شهر گردانیدم و من محبت پیش تو من
فراهم اندامیان من تو جانی خواهی بود پس همچنان بود قاضی آمد که علی قطب شد و بوقت
که خواستی منور شیخ را پیش خود حاضر یافتی و شیخ چون در بنگاه رسید تمام مخلوق آن بار بر جوع
پوشه آوردند شیخ در آنجا خالقهای معیشت و تقسیم شد و چند باغ و زمین خرید و نمود و انگار عام
خدام و خاص تمام وقت کرد و بنابر اساسا و تقسیم از خوان نعمت آن کریم نان خود را و نمود و آنجا
تختانه قدیم بود شیخ بکرامت خود آن بیت بار انگار شد و آنجا مسجد می بنیاد نهاد و بیت رستانه
خدا پرست گردانید و آنجا نیز از اوز بجا می میان تختانه واقع است و در جوامع حکم که از
لفظ سید محمد گیسو در آن است میفرماید که شیخ فرید الدین گنج شکر در خود رسالی بسیار شکر
پسودید که مردم و پیرا قاضی و پیر دیوانه میگفتند که شیخ جلال الدین هم در شهر سکون

شیخ فریدالدین عابدی رسید که در آنجا درویشی است گفت که کووی دیوانه است که در
 مسجد جامع میماند شیخ جلال الدین بدیدن وی برنت یک نار که بدست داشت پیش شیخ
 فریدالدین نهاد چون شیخ فریدالدین وزه دار بود نار را شکست بخافین مجلس نشین نمود
 یک دانه نار را اتفاقات و آتجا افتاده مانند وقت قطاربان روزه کشید و بجز خود و آن
 ترقی حالات مزید بدراج که داشت از یکصد شد گفت محس که آن تمام نار خودم چون یک
 خوابه قطب الدین اختیار رسید این ذکر بخدایت حضرت کرده و باره از عدم خود و آن نار پیش
 نمود شیخ فرمود که بابا فرید هر چه که بود هدران یکدانه بود که بر لبه توانی مانده بود و حق
 آن جامع البرکات در سال ششصد و چهل و دو و هجری است از موهبت
 شد چو از دنیا جلال الدین جلال سال اول آن شهر الاسکان زنده دین صاحب التوحید که
 نیز اگر جلال الدین بخوان شیخ محمد ترک نار نولی قدس سره و طاهر
 وی ترکستان است و از آنجا در دیار هند آمده بمقام نار نولی قیام کرد و به پیر ترک سلطان
 ترک آستانه داشت و وی از خلقای عظام و مریدان خاص شیخ عثمان نارونی بود و قوت
 خلافت از دست خواجہ بزرگ معین الدین حسن شجری تشریف شد و مدتی در نار نولی سکونت
 داشت و خلق خدا را پناه است آورد و چون در ادایل اهل هند و در نار نولی بسیار قوت داشت
 و مسلمانان هم را میان شیخ اندک بودند و هندوان در حدیثی شدند که مسلمانان اهل
 رسانند و نظر وقت بودند تا آنکه بر وزیر حیدر مسلمانان برآمد و ای نامه رسید بپیران هند
 چون در نار نولی قیام کردند هندوان قوت را غنیمت نیست بر اهل اسلام تاخت آوردند بسیار
 از مسلمانان در حالت بیدار شدند که در هند حضرت شیخ هم همانند زشرت نشاند و چندی در
 مسکن خاص خود و فرزند در آن شدند پس که بسیار تهوره اند که این از آنجمله و تهوریدان
 بزرگ یکی شید بلند که فرازش بر بلند می است در دوم شید و شیب که مرقد مقدس و سه
 درستی است از هند بندگان شد نامی گرامی اند و خوار و کر است تا حال از خاک پاک
 ایشان جاریست از هزارانوار ایشان اکثر اوقات آواز تلاوت قرآن بر دوشنبه
 و جمعی آید و صاحب اخبار را اخبار میفرماید که یکبار شیخ نصیر الدین محمود در آن

بزرگ و عابد و زاهد و تقی و صاحب کرامت و خوارق بود و شوق سماع بسیار داشت و وفات
 در سال پنجاه و پنج بود و در وفات او غسل بقره عالی و خواجہ قطب الدین نجفی است و دیگر کرامت
 می فرمودند و شایسته از روشنی قدس و بر سریدار و در بنیاد خود می آمد و چون حاجت بر می آید
 بوزن سنگ شکر سرخ تصدیق کرده سنگ ایا از بهمان جا که برداشته می باشد می رساند از مولف
 شد و محمود و نجفان سال ترحیل نشسته بود است او می فرمود کامل این بزرگواران را تبار حق محمود
 شیخ بزرگ الدین عزیزی قدس سره از اعظم خلفای حضرت قطب الدین نجفی است و در
 اصل چهل و نه روز و نوبت است و در سماع غلو تمام و شصت جمله شکر و وقت به بزرگی وی مقرب می شوند
 و او تذکیر گفته و شیخ فرید الدین گنج شکر و مجلس تذکیر وی حاضر شد و چون از غریبین طلب
 حق عازم سفر شدند و ستان شداد بلای آوردند و از آنجا بدلی آمده مرید قطب الدین نجفی را
 گردید و صاحب سیرالاولیا میفرماید که شیخ بزرگ الدین را با خضر علیه السلام ملاقات بود
 و اکثر اوقات در مجلس شریعت و تشریف آوردن وی وقتی پدرش گفت که اگر خضر را بین نیکی باشد پس بزرگ
 در مجلس تذکیر میگفت شخصی دو روز از مردمان شنیده بود شیخ اشارت به پدر کرد و گفت که بنده
 آن خواجہ خضر نشسته است پدرش در دل گفت که بعد فراغت از تذکیر خواجہ را خواهم دریافت
 چون تذکیر تمام شد خضر از آنجا که نشسته بود غایب شد و وفات شیخ بزرگ الدین در سال شصت
 و پنجاه و نوبت است و من از اولادش پانزده هزار خواجہ قطب الدین نجفی است از مولف
 بر رویان چون بنده روشن شد سال ترحیل نشسته حق بین است که شصت هزار اولیا فرما
 نیز پیر سید بزرگ الدین شیخ جمال الدین ماسوی قدس سره از اعظم خلفای
 شیخ فرید الدین گنج شکر است و خطیب قطب خطاب داشت و نسب شریف وی بچند واسطه
 با حنیفه امام اعظم کوفی رضی الله عنه می رسد و شیخ فرید الدین را چندان نظر بود بر غایت جمال
 بود که تا دوازده سال بسبب محبت وی در مانی قیام فرمود و در حق وی ارشاد کردی که شیخ
 جمال جمال است اکثر فرمودی که جمال الدین نجف است که در سفر بگوم و دیگر که شیخ خلافت داد
 بعد تحریر خلافت نامه نزد وی فرستاد و اگر وی قبول فرمود وی خلافت وی درست بود و اگر
 جمال الدین رد کردی باز شیخ خلافت در قبول نداشتی و فرمودی که پاره کرده جمال را فرید فرید

بسم الله الرحمن الرحیم
یا علی بن ابی طالب
یا خاتم النبیین
یا صاحب کونین

هرگز نیست و اندر دوست و تقاست که شیخ جمال الدین از روزیکه حدیث شریف القبر رفته
 من ریاض الجنه او حفرة من حفرة السیران شنید از عذاب کور نهایت خالیست بودی چون
 بر حمت حق چو است بدو چندی خواستند که بر سر قبر او گنبدی می کنند بوقت کنیدی در آنجا خیزد
 نماز غرض از قبر شیخ پدید آمد که از آن غرض بوی بهشت میرسد فی الحال سدره کرمه و درخت شریف را
 شیخ جمال الدین چند رساله باستاند از آن جمله رساله است بر زبان عربی مستجمع کلمات که آنرا الهامات
 گویند که نهایت مرغوب و مطبوع افتاده است و وفات آن جامع الحسنات در سال شصت و پنج
 و نه هجری است عزادگر که هر بار به مقام الهی است و بدو فاش شیخ را جواب میداد و احوال پرسیدند
 گفت که چون مراد و گور کرد و در وفات غدا که مدد و خواستند که عذاب کنند که عقب آن مقرر
 دیگر آمد و فرمان حق رسانیدند که این کس را بدو رکعت نماز بروی که متصل سنت نماز تمام بقدرت
 سورة بروج دو اهل طارق بود از فاش میخواند و نیز به برکت آیت الکرسی که بعد از نماز فرض
 و طیفه داشت بخشیدیم از مصلحت رفت چون از جهان مجلید برین آن جمال و کمال دین بی
 گفت سرور سال رحلت و عارف حق جمال دین بی الاصفیا یافت چون از هر دو جنبه جمال
 شیخ حق آیین جمال بل فقر سال و صل او عجب گشته ایمان از جمال الدین جمال اهل نظر
 شیخ احمد نهر وانی قدس سره از خلفاست تا مدار قاضی حمید الدین ناگوری است مردی
 بزرگ و واقف است بر حقیقت بود شیخ الاسلام بهاء الدین که کمالستانی که کسی از پیوسته
 دور باشد شیخ نهر وانی فرمودی که شنودی شیخ احمد نهر وانی مایه ده صوفی است شیخ نظام الدین
 اولیا فرمود که در آن سماع که واقع وفات خواهد قطب الدین نجف راوشی بوقوع آمده بود شیخ احمد
 نهر وانی هم حاضر بود شیخ نصیر الدین محمود چایغ دلی میفرماید که شیخ احمد نهر وانی کار بافندی
 میکرد و گاه گاه بر سر کارگاه او را حالی پیدا شدی که از خود غایب شدی دست از کار بازدا
 و جامه از خود بافته شدی تقاست که زود قاضی حمید الدین ناگوری قدس سره برآید بدین
 شیخ احمد تشریفه در شیخ بر سر کارگاه کار میکرد بر سر همان کارگاه با هم ملاقات واقع شد
 و دایع قاضی حمید الدین فرمود که حدنا چند اهل کار را گذشت در یک کارگاه مقید خراسانی اند
 کار کارگزاران نیست از یک کار دست برداشته بود بکاری که کار آید کار بند شو که از یک کار بکاری

چون قاضی حمید الدین خدمت شد شیخ احمد بن فاسست و چوب پنج کوب روست گرفته
 خواست که پنج را بگوید و پنج را در زمین محکم سازد که پنج لسانی دی گشت شد و چون
 چوب بر سر پنج زد بر روست می گشت و از کار بافتگی با کل یکا گشت از آن کار
 با کل یکا روست بردار شده بدان جان بعبادت حق مشغول گشت از مولا

شیخ احمد چون روزی با فاسست داخل فردوس شد آن چفته سال تحلیش جو ستم از خود
 گشت احمد عرض دین بخیل نیز آمد روست سال طلش هم شمشاهت سال آن بی

شیخ فرید الحق والدین کج شکر اچو دهمی قصه من شد سر الهی از دین
 او کبار و ارکان الفیاء عظمای هضیا است و دریا فست مجا بده و تجرید فقره گفت و

راست آتی و در ذوق و شوق و محبت علامتی بود و آن یا جدهش جمال الدین سلیمان
 خواهر زاده سلطان محمود غزنوی بود که در یک سال شان حساب الدین غوری از کابل و ابو
 رسید و چند سده در شهر قصور که از مشایخات لاهور است سکونت نموده و به حکم بادشاه هند به
 رفت و در آنجا با دختر لاهور الدین خند که قسم قانون نام داشت متاهل شد و از بطن
 وی سه پسر و دو دختر به وجود آمد یکی اسم الدین محمود دوم فرید الدین مسعود و سیم حبیب الدین
 متوکل پسر خود و نسب شریف وی بهشت و سلطه بفرخ شاه بادشاه کابل و هند و وسط
 سلطان ابراهیم بن اوسم قدس سره و به نسب مسعود بفراروق الاعظم و ابن الخطاب
 رفی اندر هند میرسد به بنی قریه که شیخ فرید الدین کج شکر قدس سره بن جمال الدین سلیمان
 بن شیخ شمس الدین شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ محمد بن شیخ شهاب الدین بن شیخ احمد
 المشهور بفرخ شاه بادشاه کابل بن نصیر الدین بن محمود المعروف بنشیمان شاه بن سلیمان
 شاه بن سلیمان بن مسعود بن عبد الله بن واعظ الکبیر بن ابو الفتح بن اسحاق بن
 قطب الدین سلطان ابراهیم بادشاه بن اوسم بن سلیمان بن ناصر بن عبد الله بن
 امیر المومنین فاروق الاعظم عالی جناب عمر ابن الخطاب رضی الله عنه و اولاد فرخ شاه بادشاه
 کابل چون ملک کابل بدست نایمان غزنوی افتاد کار سلطنت خراب تر گشت و فرزندان
 بادشاه در کابل ماندند تا وقتیکه بنگیر خان خروج کرد و مملکت ایران و توران بر سر پنج

آنکه در کابل حادوث عظیم افتاد و آنوقت جد بزرگوار شیخ در کابل مشربت شهادت بخشید
 و پدر شیخ مع سواتیان خود روانه هندوستان گردید و درین آنکه دولت افروز گشت و ولادت
 شیخ در سال پانصد و ششاد و دو و چهار در قصبه کونوال که از مضامین لغتان نیست بود و قریب آمد
 و نشو و نما در لغتان یافت خرقه فقر و اداوت از دست خواجه قطب الدین بختیار راشی پوشیدند
 بقطب الموحیدین قطب الزاهدین مرگنج شکر خا طرب شد و سلطان المشایخ نظام الدین ابوالیاس
 بمقرا پیر که شی و والده ماجده شیخ در خانه خود به نماز تجمیع شوق بود که دردی از سبک و آن
 ملک باراده وزدی بخانه اش را آمد چون پیش بر آن عقیقه افتاد و کوشید و راه پیران فتن
 نیافت و از داد که اسب بندگان خدا باراده وزدی آمده بود و حالانامینا شدم و توبه کردم که
 بار دیگر مرکب انکار نشوم شیخ فرید که در آنوقت افغانی بپوشش سالی بود و خواست در حقیقی
 و عا کوفی بحال بنیاد گشت علی الصلیح آن در و باز آن و فرزند آن خود بخدست حاضر آمد
 و حایه اسلام پوشید و باسم عبد الله و موسوم گشت آریات در خدمت حضرت خا فغان چون
 وفات یافت در قصبه کونوال مدفون شد و گشت که چون حضرت شیخ بکشت گشت
 و در اندک یام از تحصیل علوم فراغت یافت و قرآن حفظ نمود بعد از آن در لغتان بپوشید و انا
 مشایخ الدین که بیا ف میخواند که خواجه قطب الدین بختیار راشی در لغتان تشریف آورد
 و ب مقام مسجد تشریف برده از شیخ فرید الدین پرسید که ای فضل چه میخواهی عرض کرد که نا ف میخوانم
 فرمود که نا ف خواهد شد ان شاء الله تعالی شیخ را این سخن چنان در دل موثر شد که برگشت
 و بوقت روانگی خواجه بادی سمیت ملی روانه گردید و خواجه منظور نه کرد و فرمود که ای فضل بپوش
 و در تحصیل علوم ظاهر بی جد بلنج کن من بعد از و ما حاضر شد که نا ف بعلم خود شیطان است بود و نا
 شیخ از لغتان بقتدار فتن بعد تحصیل علوم در بعد از رسید بشفیق محبت شیخ شایب الدین
 عمر سر و زدی و سیف الدین با خزنی و سحر و جوی و با والدین جمعی و شیخ نیا والدین کریم
 لغتان و شیخ آوعد الدین که نا ف شیخ فرید الدین محمد نیشابوری ستفید و سیف محبت من بعد
 پدر علی آمده بخدست پیشرفت و خا فغان خواجه قطب الما قطب حجره علم و پیر عبادت
 شیخ مقرب فرمود و به تربیت و کمال آنجناب سی بلنج بکار برد و خرقه خلافت عطا فرمود و گشت

که چون آوازه گرامت و ولایت شیخ در قفسه عالم رسیدند و در نظر ارباب بکار برد و آوازش
اندازه وی حاضر میشدند و وی حتی الاسکان خود را از چشم خلق میپوشید چنانچه از دیوارهای
تشریف برد و چند سال را آنجا ماند و بسبب اجتماع خلق از آنجا هم برآمد آخر مقام ابودین کرد
سکنای آنجا خیلی درشت خود و لشکران در ویشان بودند و سید بیرون شهر نیز در دهان
کریم مقام کرد و آنجا فرزندان متعلقان آنجا بفاطمه شایسته میشدند اکثر اوقات
بهذا در روزهای کل تمام اظهار میشد چون بران قوی داشت پوشیده ماند و نتوانست
ستادتر رسیدن گرفت همه نصیب ساکنین و مسافری کردی و خود با شرف و درخت کریم که به
آواز دلی می نامید اظهار فرمودی در آنوقت قاضی شهاب الدین بود و بنی که ملاقی شک
بود چون رونق بازار شیخ دید و در آتش حسد و بغض سوخت و جاگیر داران ابودین را
بر آن گفت و گفت که این مرد غیر شایسته است و در قفس بکند از اینجا اخراج باید کرد پس
همواره ایشان عرفیه بنام حاکم لسان بدین مضمون نوشت که اگر خط سیر و بشود و در قفس کند
در حق او چه کرده آید حاکم لسان جواب داد که اول نام آنکس تحریر بسیار کرد و بعد از آن زیاده
حکم مطلق نفاذ خواهد یافت چون قاضی نام نامی شیخ درج عرفیه خود نمود و حاکم لسان بر آن
و بقاضی عتاب کرد که تو نام شخصی درج عرفیه کرده که بر اعمال و اقوال دی اعدیه از علماء و فقهاء
انگشت نیست الا قاضی بر این هم ارضی نشد و قلندری را قبول مابقی زرا مود کرد تا شیخ را
بقتل رساند چنانچه روزی هفت روز شیخ دلق بر روی مبارک انداخته عرافیه مشغول بود که ناگاه
آن قلند را زور در آمد و توبه بهشت شیخ شد شیخ بنور باطن از حال قلند ناگاه شد و چنانچه او را
دادنی الحال سلطان ایشلیخ نظام الدین حاضر آمد فرمود که در خانه قلندری باین شکل که در
در کمر و حلقه ناسه سینه و گوش و کار و در نعل دارد آمده است از آنجا برود و در
نقصت خواهد شد بلکه چون این آواز بشنید فی الحال از غایت شگفتی که روزی
شیخ قلند بر بدگوشی که در کافیک شیخ در پیش مبارک شایسته میگردد خدمت حاضر آمد و گفت که این
شایسته را بدین فرمود که مستعمل است لایق دادن نیست قلند را آوازه این کرد و بی ادبانه
نمود و گفت که این خواهم گرفت اگر بدی ترا برکت خواهد شد فرمود که ترا برکت ترا در بران

پس بهمان روز فکند بر بقیه غسل بد ریافت و آب غرق شد و صاحب قوا اینج
 فرشته میفرماید که روز شنبه شب ابوالدین پسر بزرگ شیخ از طاعت قاضی ابو و بن کجایت
 کرد که غلامی را در میان مراد شام داده است و دقیقه از دقایق بیداری فرزند کند شیخ
 سخنان فرزند بلند متاثر شده عهده مبارک بر زمین زد و همان زمان قاضی او را در شکم
 در گرفت و فریاد برآورد که مرا بخیست شیخ فریدالدین برید تا بختش رسیده از قاضی
 خود آب شوم متعلقش او را بر پشتند و خوشبختند که نزد شیخ آوند در راه بلاک شد شعر
 بر آن گفته که با همه ستیزه و چنان افتد که بر گریختند و صاحب سیر المشایخ میفرماید
 که چون از شهر دلی باراده تو به داراوت بخت حضرت شیخ را و دست او در بند در کنار راه
 باز نه مطهر فاحشه همراه گردید چون جوان چیل تو فاحشه بود زن او را بخت و بخواند اگر دوست
 نیکو دانا که روزی در راه بود و یکجا به مقام سلسله اتفاق شب باشی شد چون جافانی
 از انبار بود زن طالب مولی نفس گشت و بر فوج دلارام را رام خود ساخت و قریب بود که او
 طوشت بلوشت زنا کرد و درین آشنای در آنجا پیدا شده تا چوخت بر روی جوانی که فرزند
 که ای بے ادب بخت دست شیخ باراده تو به میروی و در راه با بختین کار بدتر کبیش میروی
 و غایت شد جوان تنگوار گویان از آنجا بر خاست چون بخت شیخ حاضر با اول سخن
 که شیخ بوی فرمود این بود که الحمد لله و الله که در راه از کبیر و بخت نادیده تلاطم یافتی
 و صاحب سیر الاقطاب میفرماید که در آنجا به پاینده حاکمی بود که بکار این تمام شد
 و باز فاحش خود به میر شکار سپرده حکم داده بود که این را گلای از دست خود و بزرگوارین از
 مبادا که بر داند گیرد و باز بدست نیابد اگر خلاف حکم خواستی که در تن تو ای شد قتل با او
 آن میر شکار بیاران خود و در صحرای رفت و حسب گفته یاران خود و باز را بزرگوار کند بخت
 باز بر داند کرد و از نظر غائب شد میر شکار سخت ناچار شد و زار زار میگرفت و فرکار کرد
 صدق و یقین بخت و شیخ فریدالدین حاضر آمد و با فطاب کمال حال خود عرض کرد
 شیخ او را نزد خود نشاند و اتفاق اعجاب طعام بخوراند بعد از فراغت دست میر شکار گفته
 انگشت نشان داد و گفت که به بین بر فلان دیوار باز تو نشسته است برو و او را بخت

که باناز رفتن تو باز پرواز بخوابد که میسر کار برفت و باز را بدست خود گرفت و خوشحال شد
باز در چون نزد حاکم رفت و عرض حال کرد حاکم به نامم بر میسر کار بخت حاکم آمد و در پیش
تو مارک انداخته تا حسن حیات بخاک گردی در دوازده فیض اندازه شیخ صدوق انداخت
و رج سیر الاقطاب است که چون بادشاه و هلی لشکر تاراج قصبه پاپور که سکناس
آن اسلام قبول نمیکرد فرستاد و لشکر در آنجا رسید و دست بقتل کشادند و زن فرزندان
ایشان را با سیر برودند و آنمیان زن بقال روغن فروشی هم با سیری رفت به خریدار هزار
کرد که من سیر یکس متوجه حال می شد آخر بقال بخت شیخ آمد و از جوری مشوقه خود
ماله وزاری میگردد شیخ چون آنحال پر ملال او بشنید پستی پر رفت و گفت که تا سه روز
نزد ما باش بجایه قتالی قادر است که شکوه تو بتورساند روز سیدیم عالی نویسد تا که حکم حاکم
و پاپور از جمله مجبور کرد و در پاپور میبرد و در راجه بن هم لطیف داد و حاجی رستان مجبور
کبریا حاضر آمد شیخ فرمود که اگر از قید خلاص یابی چه چیز و راه خوار و نشان بخاک کنی گفت که
از همه مال اموال خود دست بردارم و فرمود که مال تو بطبیعی نیست اما آنچه که بعد خلاص و خلیفه
از مالک ماضی کنی باین روغن فروشی بخری روغن فروشی این نیز همراه خود ببرد قبول نمود و روغن
فروشی را همراه خود در دو پال پور برد چون نزد حاکم رسید حاکم فی الحال از سر جرم او گذشت
و خلعت فاخره با سپه زرین و یک کتیکر کیمیا بقال عطا فرمود و باز او را بجایه او قصه ساخت عامل
چون از حاکم رخصت شد حسب الاقراران همه گنجائی که یافته بود مع کتیکر حواله روغن فروشی نمود
کتیکر چون نزد روغن فروشی را شناخت که شوهر او است فی الحال در روز از او برانخواست
روغن فروشی کبر او خود را بد ترک دنیا کرد و زن و شوهر و بچه بدست آن دختر آمد و مرد را
و بدست علی رسیدند و همانند پاشا را اختیار فرموده که در او ایل بجایه جعفر علیه السلام
شیخ فرید الدین را بر وزه طایر نشان داد که بعد سه روز طعام خوردی و در سه بخت نظام
نظمه طعام بخت حاکم آورد و شیخ شادان فرمود و بعد لمحنی گردید با داد او که نتواند
پسر و تنصیب حاضر شد فرمود با با فرید طعام شینه از خانه خاری یعنی شرفروشی بود که
خورده بودی خدا یاری کرد که شکوه تو غاصح لا بعد از سه روز آنچه از غیب سید بر نظام

کمی چون سه روز بگذشت به پنج رسید بخورد و از شش روز بوی طعم نشید سگاه که
پاسی از شب گذشت شیخ از قدرت جمع بطاقت شده دست بر زمین زد و چند شکر
برده شسته در دهان مبارک انداخت فی الحال شکسته اند چون دخت که شکر است از دهان
بیرون انداخت که شاید خطره شیطان باشد دخت هم شب باز همچنان اتفاق افتاد
و شکر پیوسته همچنان شکر شد تا دخت که از دوست الهی است بدان اظهار کرد و علی
مقصود مرشد ارشاد فرموده که بر آنچه از غیبت بی عیب است حال لا ینک
شده که حق سبحانه تعالی بپاس خاطر تو خاک را بکمر کرد و صاحب تذکره این
بفرماید که سوداگری شکر از لسان بار کرده است دلی میرفت چون در اجود من رسید شیخ
از وی پرسید که برشته آن چه بار کرده گفت نمک است فرمود که بهتر است نمک خواهد بود چون
بنزل رسید و بار آب کشاد و بار بار از نمک برآمدند چون بدانند دخت که در غیبت حال از دست
در و مگوئی من است بهما وقت روانه شد شیخ گفت حاضر آمده عذر را خواست تا از مدتی فرمود
که اگر شکر بود در شکر آب بشوید و همچنان بقیه آن را در خانه خاکیان محمد سیرم خان این فصل را نظر کرده است
شعر کان نمک جهان شکر شیخ بخورد و آن که شکر نمک کند در از نمک شکر است که شیخ
از صومعه خود برآمده خواست که بخت پیر شریف خود حاضر شود چون ایام بر کمال بود شیخ فطیر
در پادشاهت بسبب گل و لاله پایش بلغزید و بفتاد و در آنوقت پاره گل از زمین روان شیخ
رسید فی الحال پاره شکر شد پس بر خاست و بخت خواست آمد فرمود که فرید الدین را بر پاره گل
که بدانت سکر شد از دست که حق سبحانه تعالی ترا گنج شکر گردانید پس لازم که قدر این نعمت
عظمی بدانی و بطاعت مهربانی با خلق خدا بگدایی شکر از صاحب الاقطاب بقولت که شیخ
فرید الدین او را ایام خود سالی فوق خوردن شیرینی بسیار بود و والد ماجد وی قدر شیرینی
بپاشا طر شیخ بر شکر بالین میداشت علی الصبح چون از خواب بیدار میشد بیدادی نماز
فجر شیخ میداد و وی تناول میفرمود و در آن عقیقه نهادن شکر پاره زیر بالین فراموش کرد
شیخ چون از نماز فارغ شد دید که والد ماجد در وظیفه مشغول است خود دست زیر بالین برد
شیرینی و دندان از وظیفه روزمره موجود یافت خوردن آغاز نهاد چون والد از وظیفه فارغ

زینت است و سپید و شیر از سر بر آورده و بفرمانش کرده خود سر سید را از زخوف جگر
ماتیت خواندند و بدو که چای از جایای جوگی در آنجا رسید و دید که زن شیر حصه کردی و گفت
از آتش سید غیرت بسوخت و بگفتن آن غار نما و شیخ بوی محال شد و فرمود که زبانی زمین
کلمات بند کن نه الحال با نش بسته شد و زمین پاره را آنجا من حکم گرفت که آنجا خوش
جنبیدن تو نیست چون ساعتی بگذشت و ثانی بود که هم در آنجا بود و دید که چای اول دیده
بود همچنان جبار چای پاره جوگی همچنان نوال گرفت و زمین پاره شد و آنرا زمین پاره
بماتیت چای که بخویش را بلا حفظ آن حال پاره را از زمین پاره شد کلمات ایهات گفتن
آغاز نما و شیخ فرمود که ای زمین این سیدین را هم بگیر و شیخ در زمین قائم شد
هر چند خواست که بسوخت و فرمود که خود را خلاص کند مکن خود را از خاک و فرمود که
بیکه شرط را از زمین بیا که از رانی نشی و از هر وقت از این پاره جسته و بار بر زمین باز بوی
بسوی این زمین کنی جوگی قبول نمود و فرمود که باخت و ماچایای خود را از زمین پاره خود
پیش گرفت و گفت که در قصبه فوشه و کاشمیر و زاجی اوج و من عرب پاک است و حتی
حضرت شیخ تشریف فرما شد و سواک کرد و بعد سواک کرد و سواک را بدست مبارک خود در زمین
دفن کرد و فی الحال در رختی ظاهر شد که سیر خود بود و بدو چند روز چون شیخ از آنجا رانده آمد و این
گشت آنقدر خسته هم بخیا به خود را از زمین کند و بدو عقب شیخ روانه گردید شیخ چون رخت را
بدینجا دید فرمود که کن یا شرف رخت نایستاد و همچنان می آمد باز جهان مکر را شاد کرد و بیکه
آرام پذیرفت و بسیار عشق و محبت سید دیدیم و بار چون نظر فیض شریع بر رخت افتاد و در
آید و شاهنهای او را که از زمین برداشته باز گوید بر زمین و فرمود که همین جای باش ای پاره او
پس چنانچه ایشان را بماند و شاهنهایش بر زمین بجای می خفتند و بهمان طریقی که در دنیا چنانچه صاحب
سیر الاقطاب میفرماید که آن وقت را من چشم خود زیارت کرده ام و نیز از سیر الاقطاب منقول است
که شیخ جلال الدین را ببوی که عالم نیکو شیخ فرید الدین بود و آنحضرت در راه از آنجا که میفرمود
و آنرا چند بار شیخ با والدین ذکر یا کمافی از حضرت شیخ در خواست و التماس نمود که شیخ جلال الدین
بمن بپند که نزد ما باشد حضرت خدیو پیر یار میگوید که جلال الدین چنان است که کسی حقش را

خویش بر گریه نمیدید چون شیخ بهاء الدین ایام شیخ جمال الدین را مجذب باطن بسوی
 خود کشید بعد که شیخ جمال الدین خود مجدست آنجناب را خواست فتن خود بخدمت شیخ بهاء الدین
 نمود شیخ پنج جواب داد چون فوبت عرض دوسه بار تکرار رسید که دوری در خاطر نیست باز پرسید
 آمد و بر راه غلبه فرمود که دوری خود سیاه کن فتنه افروز همه فتنه می سلطنت دوری شیخ
 سیاه کردید آخر شیخ او را از خانقا خود برانداخت و ارشاد کرد که احدى از اصحاب بجای نماند
 شیخ جمال الدین خبر داد شیخ جمال الدین بآن روی سیاه و حال تباه از خانقا برآمد و
 در میانان حیران و پریشان سر و پا بر نوبه میگشت از فتنه غلبه شیخ کسی ایستاد آن هم بجهت
 که شفقت وی بر او زد و آخر بیک عالم نامی بازگفتی که شیخ از رملتان می آمد
 بر آنراه گذر کرد شیخ جمال الدین را با آنحال پلال بدید و دلش بسخت اقرار کرد که چون
 خدمت شیخ رسیدم بواسطه توره می شهادت بر نیت خواهم نمود و آخر چون عالم بازگان در
 احوال رسید بعد از خدمت شیخ همانرا از شیخ زانیه میگرد و متوجه بودی شده است و حال نمود که
 رفیق بگفت که ام نام با نامدی طایفه از کدام شهر آمده او همه احوال عرض نمود و گفت که چون در میان
 زیر لیمان رسیدم نفسی دیدم سزا بر من با حال نارد دل بقرار جسم کسبار باروی سیاه و حال تباه
 که شکام از چشم میگریخت خاک بر سر خود می ریخته هم بر روی دم آمد چون نزدیکی رفتم شام گشتم
 جمال الدین از روی آهسته حیران بماندم که آه آنفریاد چنین حالتی و ذلیل بود و او شیخ چون بانی
 سالم تا بر آنحال نشیند بجا آمدن فرمود که شیخ جمال بسیار دبال کشید و بسراجه حال سیدالارقه
 در آنجا بنامش نشیند بنیان خیمه صومالی را بانی در آنجا رفته باشد ریاضی زد که در جهان گردد با آنکه کن
 از خیمه بیرون و اما آنکه کن چو یک سیخ با خلاص پای بر درگاه که کار تو بر نیاید آنکه کن و حاضر نیاید
 از آنوقت چو زانو نشاند بر پشت شیخ جمال بجز و دیدن نواز شامه تمام از سر ساخته بخیرت فرست
 و سر بر زمین نهاده زانو بر گریست شیخ بر او غایت مدش از زمین برداشت و بعلیه فرمود و بفرست
 و منزهتی بالاتر از اول رسانید و فرمود که جمال قطب العالم است بلکه قطب الاقطاب هر که از او
 برتریه قطبیت رساند پس از آنروز و چنان وقوع آید که از آنروز هر کسی را که شیخ خرقه خلافت
 میداد بجهت مهر وی آن حکام نمی پذیرفت لکن آنکه که کینه از زمین از زیر پیر شیخ و ارجح بود

شخصه ناحق دعوی مالکیت زمین اند که بنام آنحضرت نزد حاکم دیابو پیش کرده بخیر الله و
حاکم دیابو دعوی از شیخ خواست شیخ جواب داد نوشت که تحقیقات اینقدر در زمانه
اجودین نمایند که وقت حال آنکه حاکم عدالت بجوابان بجا داد که بقدر سه بی بی بی
نیصیل خود باشند تا وقتیکه کسلی بها فرنگه و دو اسد زمین پیش کنند ازین سخن ظاهر است
تجربیدشت و فریب که اگر آنرا در آن کشتی را بگویند که ما ندانیم و داریم که گواه آنرا گرفته اعتبار آنرا
در زمین نشان بدهد و از زمین پیش که ملک کثیفی زمین خود را پیش ببرد که حاکم چنان
جندیش نشود و تحقیق شد از سخنانا بر زمین وقت و موداری او نیز با ما حاصل از نام و احوال
این که است عظیم و موقع حاضر شد اول حاکم بان مدعی کاذب اشارت کرد که از زمین
او باگ نزد وقت کلامی زمین نیست بلکه از آن من سخی یا شیخ جواب نشد بعد از آن
از خدام شیخ که حاضر بود آواز داد که زمین کاخواج فریدالدین چنین است که نور است
بگوئی که از آن کیتی از زمین آنرا از شیخ بپرا که من ملکی از مالک خواج فرید
نظیر این که از آن غلام عظیم از حاضرین برخاست و مدعی کا ذبیع فعل شد و حاکم بعد تحقیقات
مقدمه چون در دیابو شد در راه پاسه پیش بفرید و بر زمین افتاد و درفش لشکر
کتاب راحت القلوب تألیف کرده سلطان اشراج نظام الدین بدو فی قدس
نزد کرد است که در دره محی شاه باری از یاران شیخ بخیر است حاضر کرده و بر زمین نهاد و
پیشانی و کدر خاطر بود شیخ از وی موجب لال خاطر پرسید عرض کرد که برادرم شیخ بپرا
از است او را در حالت فرج گذاشته بقدری خباب شافعه اسم یقین ندارم که تا باز رسید
من بخانه زنده بماند و میو که برو که بر او نوشته است محمد شاه ازین ارشاد و ابایت
شمار شده بخانه زنده و میو که بر او شریعت انداخته نماز و گویا گاهی بجا نینداده و
درج راحت القلوب است که فرمود حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر که در ابتدا چون از سفر
باز آمدم در ملتان رسیدم و با شیخ نباه الدین بکرا ما فی ملاقات ایام سپیدم که فرید
نزد تا کجا بیاختی گفتم بدینا که اگر بگویند این کسی که تو بروی نشسته در پیوند و در
بودم که کسی از زمین بپرا لا شده در دیابو آمد شیخ نباه الدین دست بر کمری نهاد

که بحال خود باش باز پس بر زمین آمد گفت ای فرید که کار خود بجا نیکو رسانیده و غیر حضرت
سلطان الشایخ نظام الدین در رحمت القلوب بفرماید که روزی چند ساغر این بخت بدست
شیخ حاتم آمد و چیرگی بر او راه خواستند شیخ خسته بای فرماد پیش است یکیک نشست
بر یک از ایشان عطا کرد و فرمود که بروید و خراج راه یافتند درویشان چون شتمای خود را
کردند دیدند که بر از شرفی با وجود نیکو است بجا آورد و در دانه منزل شدند و نیز در ج کتا
را حبل القلوب است که روزی حضرت شیخ عند الله که فرمود که وقتی در بیستان مجلس شیخ
ابو عبد الله که بانی بود و کس درویشان دیگر هم حاضر بودند و یکدیگر سخن در اظهار کار عطا
بایستارید که از هر یک در پیش خاف الوقت آنکه صاحب کرامت است که امتی نباید اول حاضرین
روستای سوسه او عبد الله که کردند و گفتند که مرتبه اول نوبت صاحب مجلس است فرمود که ای این
به زمین است و ندارد و انواع فقر و بخت بامیرسانه بخت است که امروز از میدان سیاست آید بی حال
شیخ از در آمد و خبر داد که این زمان الی این هر در میدان گوی میباید است پیش قدم خطا کرد
اد از اسب بتیقا و سر کردن او شکست بر دنگاه روی بدعا کرد و گفتند که شام که استیلا
کنید و بجای که سر در راه بود بعد زمانی بخافین گفت که چشم بید کنید درویشان چشم بید کردند
خود راه مراد خانه کعبه استاده دیدند بعد از ساعتی بجان عظام باز آمدیم بی از آن جوی نیت
بهر درویشان افتاد درویشان سر اندرون خرقه کردند و ناسب شدند چنانچه خرقه بای ایشان
همانجا افتاده بماندند ایشان باز نیامدند و نیز صاحب است القلوب بفرماید که روزی چند درویشان
از بیت المقدس بخدمت شیخ حاتم آمدند چون نشستند هر یک از آن بزرگواران بطلبه بزرگی شیخ
میدید و شیخ بر مبارک در پیش افکند بود و آخر یکی را از ایشان طاقت نماند و غرض کرد که بای خود
من شمارا و بخت المقدس دیده ام که هر روز جبار و بخت بماند و بدو نام خود فرید الدین بود و غرضی ظاهر
کرده بود و بدو فرمود که کعبه بخت است اما با تو در نیاب چه عهد بود که بگو گفتند بودم که اینجا کعبی بختی
حالا آن عهد را فراموش کردی و بگوش بدوش نشین که مراد از آن خداست که استند بماند بخت المقدس بماند
کعبه بماند بختی بماند بختی است در هر چه در آفرینش است پیش نظر ایشان بود و دست اگر بختی است
چشم خود پیش در پیش چشم پوشید و بختی فرمود که بختی بماند بختی بماند بختی بماند بختی بماند

که هر چه که حضرت شیخ بزبان مبارک فرمود و میفرمود باطن مسایده کردم پس آن شخص خدمت آنحضرت بیعت کرد و تکبیل رسید و فرقه خلافت یافته بطرف سیستان با مویش و غیره صاحب راحت القلوب میگفتند که روزی سهی شهاب الدین مرید شیخ از لاهور آمده بخیریت حاضر شد و بجایه و تیار حاضر آورد و گفت که حاکم لاهور نذر آن شیخ بمن داده است شیخ تقسم فرمود و گفت که شهاب الدین نیکو تقسیم را در آن کردی که نصفی نزد خود داشته و نصف پیش ما آوردی در ویشان را انیمنی نامناسب است شهاب الدین از ظهور انیمنی نجات شد مسافر شد و فی الفور بجایه دینار باقیانده هم به پیشکش کرد و در سر در قدم حضور آورده بطبی مسافتی تقاضا کرد و به فرمود که بیعت جدید کن که در توبه تو فرق با تو قریب آمده است چون بیعت جدید بعمل آید در دین تو کارش تسکین رسانیده و بعد عطا فرقه خلافت بجانب فرقه حضرت فرموده را از آن شکستگی کارش دور تر است شد و تیار در کجا راحت القلوب است که روزی شخصی جوگی سر تراشیده و مجاهده دیده بخیریت حاضر آمد و در بزرگ آورد و تا دیر بر زمین نهاده ماند شیخ فرمود که سر بر کن بر آورد و در دست بسته را بردار و بیا و فرمود که ای جوگی از کجائی و چگونه آمدی بیعت گفت بزبان زده ان جی ضعیفانید چون سر تراشید بر سر پیشکش تمام آهسته گفت که از بیعت شما سخن از زبان من بر نمی آید شیخ بخاطرین غلبه علی شهاب الدین جوگی بدعوی مجاهده نزد آمده بود چون روی بر زمین نهاده در خاطر ما گذشت که در این بوی بلام بهین طریق بر زمین بماند و او هر چند که میخواست که سر بردارد و بیعت نماید در دل توبه کرد اگر توبه نکردی تا قیامت سرش بر زمین افتاد و بماند بماندی بعد از آن جوگی پرسید که در جوگ کار خود تا کجا رسانیده عرض کرد که چون کار جوگی بکمال میرسد در هوا می پرواز و منعم بر دار کردن میتوانم فرمود که بشناب تا به نیم جوگی فی الحال در هوا پرید چون جوگی بالا آمد شیخ بلبسین خود شمارت کرد و فرمود که بروید و آن جوگی را از هوا گرفته بر زمین بیاید بجزو حکم بر او بلبسین بر دار کرد و بهر طرف که جوگی میرفت بلبسین بر سر جوگی میرسد آخر حاضر آمد و در دست سوسه زمین کرد و بر آورده زبان تصدیق عالم بر کشاد و مرید شد و از او همان حقیقت نقلست که وقتی شیخ جانب یار مالوه مسافر بود و روزی بر سر تار لایب تعبیه برود و شسته بود که با وی تند و بد و جهان نازیک شد اکثر در قافان از بیعت و بن کنیده شدند و زیر دوشی شیخ

۶

۷

تا

تشریف میسر شد بالا سر من شایسته کلان بود آنم شکست از وقت جدا گردید و در صفا
شکستن آن بگوشت آنجا بجا نهادیم بالا کرد چون نگاه آن شاهنشاه بر شاخ شکست افتاد
شاخ بجا نهاد و بر ما ماند بلکه تا حال بهمانطور از وقت جدا شده و معلق در پوست قفلست
که روزی شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی را بشارت از غیب سید که امروز هر کسی که روی تو
به بیند آتش غیب بر روی حرام است شیخ بهاء الدین فرمود که مردم بسیار روی مبارک او بیند
چون حاضر آمدن همه مردمان شهر و خانقاه و الایام و بی شکل بود و پس رجوع دل سوا شدند
بشهر و آمد و در هر کج و بازار گشت و عجم بسیار بر او شیخ بود و در آنوقت شیخ فرمود که این
هم در میان تشریف میسر شد چون سواهی شیخ بهاء الدین از پیشین سکس شیخ فرمود که
مسمی بهورا نامی خادم و غلام شیخ نیست بجانب سوا شیخ بهاء الدین فرمود که گفت که اگر
از کفش برداری فرید الدین آتش و دوزخ حرام نشد از دیدن شیخ بهاء الدین کی حرام شود
چون انجیل خور باطن بر حضرت شیخ روشن شد باز از میان سوراخ او دم خورش در یافت و کل
شکر او همان تقریر از غرض خود فرمود که شاید شیخ بهاء الدین را هم آیم زیرا که او میفرموده اند
و بدانند که هر که مرید فریدم مرید فرید است هر که قیامت در روزم مریدان فرید باشد قیامت
آتش و دوزخ بر او حرام کرده است الحمد لله و البته که فقیر افتد غلام هر دو صاحب این اوراق هم از این
درگاه شاهنشاه فرید است و مدارج خاندان چشتا علی شست و طین از که بنیامی میامی
هم بركات این حضرات و الادراجات از آتش و دوزخ در امان بماند و قضاست که در میان
حضرت گنج شکر و بهاء الدین زکریا ملتانی بنیامت محبت اتحاد بود و در هر گاه که نام شیخ بهاء الدین
بر زبان را ندی بر او شیخ بهاء الدین فرمودی و سالها سال با هم محبت میگذاشت بماند بقدر
نیز پس این خاله میگذاشت و بر روزیکه شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی پیوست حضرت شیخ شکر
امجدین بود اول مرکز و مراجه بماند بعد از آن بر سر پوریا میخوشی قضا و چون میوشی بطول
کشید خادمان متحرک شدند و غرقه خواجیه طلب الدین بختیار آوردیم بر شیخ انداختند چون بهوش
روی بسوی شیخ عبد الله احمد یعنی کرده فرمود که امروز بر او شیخ بهاء الدین بجا پیوست
بهین زمان دیدم که هزار فرشته پیش شیخ شهاب الدین سهروردی در پیش شیخ بهاء الدین

در میان گرفته بسوی آسمان برودند اکنون بیا نیکو تا نماز بخازم بر او خود بگذاریم چنانچه چنانچه
وقت بر فاسدند با ما است آنحضرت تصور خازنه شیخ بنام والدین نماز خازنه گذاروند این
از حضرت سلطان اشباح در رحمت القلوب مفصل فرمود است و نقل است که در شیخ
بنام والدین ذکر یا ملتانی در خط بطرف حضرت گنج شکار قام کرده و بیان او شاعرانه است
شیخ جواب نوشت که در میان ما و شما عشق است باز نیست و از کتاب فواید القلوب
که مفسر حضرت سلطان اشباح جمع آورده میرسن علای بخیری است نقل است که فرمود حضرت
سلطان اشباح که در شهر دلی میسایر دوشم محمد نام او را به حال مرض نار و غمی شته عارض
حال شدی چون مرا عزم زیارت حضرت گنج شکار بدقت او ای که بمن التماس آورد که چون
بخدمت شیخ برسی برای شفای من عرض کنی و توفیدی بخاری چون بنده مستحق پیغمبر
احوال فرود گذارش نمودم و توفیدی بخاری فرمود که بنویسند کافری الله شافی الله
سما می نوشت و بدست شیخ دادم مطالعه فرمود و بمن داد و گفت که او را بدی چون از
خدمت شیخ رخصت شده باز بدی رسیدم توفیدی خاله بسیار نمودم او با خود داشت و
تأدیت امر باز مرض نار و عارض حال شد و نیز از فواید القلوب نقل است که حضرت
سلطان اشباح فرمود که در کتب بجلالت شیخ فرید الدین گشته بودم دیدم که تاروی از
محاسن مبارک جدا شده در کنار شیخ افتاده است عرض کردم که سالی دارم اگر خدای تعالی
فرمان دهد عطا کند فرمود که بگو عرض کردم که از پیش مبارک تاروی جدا شده است اگر فرمان
من آنرا بگیرم و بجای توفید نزد خود نگاه دارم فرمود که بگیر آن تار را با هر از تمام گرفته و در جایی
و برابر خود در دلی آورم تا آن تار را در یادیم که سر بخوری و در دهنی که بیایدی از من توفید
خواستی من همان موی مبارک را بوی میدادم و ایشان می بردند و چند روز نزد خود داشته شفا
یافته شد بعد شفا باریس می آوردند درین اثنا شیخ الدین شفا می که از همان یاد می باشد
و او همان توفید از من در خواست کرد و من آن موی مبارک را در طاقی نهاده بودم هر چند برآ
هادن تاج الدین تلاش کردم نیافتم و آن دوست نامزد برگشت و پیش من در همان رحمت
و وفات یا بعد از چند روز دیگر دوستی می داد و آن توفید طلب کرد چون گاه کردم در همان

طلاق نهاده بود و باقیمانده در آن روز که در این معلوم شد که حیات پسر شیخ الدین را می توانست
 آن کوید را از نظر من پوشیده بود و من و محلی مسافر که زود پیشگو حضرت شیخ شکر
 بی بی تبریزه و خضر غیاث الدین لیلین با شاه دلی است که قبل از تمکین شدن حکومت
 در خضر خود با خضریت داده بود و در کینه کان مایه و یکی بی بی سکره و دوم سکره نام و همچنین کاز
 ایلاک نزد خضر و خضر شیخ بود و در از نظر غفرت حضرت بی بی تبریزه شمس لیلین و لاکوهر و در خضر
 انیک از خضر و در انداز آن همه که هران در پایه ولایت اولاد کثیر بود و در اینجا از
 پسر خود و انجانب که شیخ عمید الدین نام داشت شیخ اولاد نبود و نفسان در او در خضر و سکا
 شهید گردید و در پیش در پاک پیر و در شهر محانب جنوب قریب و فیقه شیخ است
 و تبی الله بیانی شهرت دارد و دیگر از صاحبزاده است ابوالقین شیخ بدر الدین سلیمان
 صاحب سجاده و جانشین پدر بزرگوار خود بود و شش پسر شیخ و خضر و شش فرزند و شش
 اندرون کینه علی است شیخ بدر الدین سلیمان را سواشی و سلسله پدری نسبت ارادت
 علی و هم بنانان حشمت الی شست بود که خواججه غور و خواججه زور و خواججه شمس حین
 حیات شیخ از مقام حشمت در احوال شریف آورده بود و شیخ عینا و تبرکات شهاب الدین
 و بدر الدین هر دو صاحبزادگان کلان خود را خیره ارادت از ایشان پوشانید و در خست
 و دیگر خردم زاده شیخ بنیاد الدین که شهاب الدین لقب داشت و خطاب شیخ علم نیز خطاب
 بود و در علوم ظاهر هم عالم متبحر و دوی پنج پسر داشت و مرقد اقدس می تمصل از قومه
 بیرون گنبد واقع شده بود و بعد از آن خلفای انجانب گنبدی دیگر به پهلوی آنجا است و شیخ
 تعمیر ساخته و فرش مبارکش از آنجا بر آورده اند و اندرون روضه دفن کردند و دیگر سیر لاکوهر
 آنحضرت شیخ یعقوب است و او را نیز دو پسر بود و مرقد مقدسش معلوم است گویند که قبر
 انیسب پیوسته و از چشم مرغان غائب شد و دیگر خردم زاده شیخ نظام الدین است که شریعت
 شهادت چشید و دوی محبوب ترین پسران شیخ بود که کار بسیار بیانه کردی و در جهاد رفتی
 و وقتی که شیخ بر جنت حق پیوست دی همراه سلطان غیاث الدین بلبر و قهقهه
 پشیالی بوده بهمان شب که شیخ رحلت کرد از راه کشف خبر داشتند و تا صبح حاضر شست

و مشرف بخانه شیخ شده و فرزند آن دیگر میخواستند که شیخ را در مقبره شهادتین دفن کنند و سه
 مساحت در آن دید که سید را آن جا که حالا مقبره مقدس شیخ است دفن سازند پس بیجا
 ادبها نمودن کردند و وی در حرب کفار تشنه مات رسید و گویند که مدتی مطهر وی در
 پیشو داشت و دیگر مخدوم زاد شیخ نصیر الدین عرف نصر الله است که شش سال داشت و
 معروف است که وی پیشی بود و از بطن شاره خدنگا متولد شد و بعضی بر آنند که حضرت
 شیخ رقی دیگر فرشته بود و کثوم نام داد و یوه بود شیخ نصر الله پسر او از شوهر اول بهره بود و
 شیخ او را بمنزل فرزند ترتیب فرموده و بسیار دوست میداشت و مرقد او در موضع چاویا
 از مضامین برگرفته قبوله واقع است چنانچه قبر والد بزرگوار حضرت شیخ اعز الدین برادر
 کلام حضرت شیخ هم چنانجا است متصل آن قریه چاهی است که حضرت شیخ در آنجا خود را
 از نیش طاعون کشته بود و سهمی هر سه دختران حضرت شیخ این اندکی بی بی فاطمه
 دوم بی بی شریفه بی بی ستوره و بی بی فاطمه را آنحضرت به شیخ بدر الدین اسحاق
 که سید صبح انس بخاری و خلیفه عظم شیخ داد و دوازده و پسر با هم خواهر محمد و خواهر موسی
 متولد شدند و بی بی ستوره در جبال کلم شیخ عمر صفی الفاروقی در آمد و دوازده و یک پسر
 شیخ محمد بلوچ و آمد و بی بی شریفه در عمر جوانی یوه شده بود و او را دوازده و یک پسر
 مشغول بانند و او را یوه بود چنانچه پدر بزرگوارش میفرمود که اگر خلافت سجاد بهورت دادن
 بر او بود سه هر آینه بی بی شریفه نیز دار آن بود و معلوم نیست که نسبت آن پاکدامن یک باشد
 و بعضی بر آنند که حضرت شیخ چار دختر یک اختر داشت دختر چهارم آنجناب بنکو حضرت شیخ علی محمد
 صاحب بود و چنانچه صاحب اخبار الاخیار میفرماید که شیخ علی احمد صاحب که داد و خلیفه خاص شیخ
 فرید الدین گنجشک است و سلسله شیخ عبدالقدوس گنگوهری و غیره با و منتهی میشود و قبر او در
 کابل است ازین عبارت و نیز از تحریر صاحب معارج الولايت و سیر الاقطاب صبح پرسته
 که شیخ علی احمد صاحب خواهر زاده و داد و خلیفه شیخ فرید الدین است و الله اعلم بالصواب
 و واضح باد که تعداد خلفاء حضرت فرید الدین از احاطه تحریر و تقریر افزونست چنانچه
 بعضی گویند که شیخ متقا و نیز خلیفه داشت و در مخطوط شیخ که سنی مجاور فریدی است چنانچه هزار

و شصت و چهل و دو غلیقه نوشته اند برین تفصیل که ده هزار بر روی زمین نهاده هر روز در آنجا
و نهفتند هر روز که وقت دیانصد عمل و در بعد او چهارصد بالای آسمان چهارم و چهارده
هزار بر آسمان هفتم و نهصد و غیب شد اند که غیر از حق تعالی ایشانرا کسی نمیداند و معلومند که
خلیفه که بر روی زمین اند همامی چنانکه در میان ایشان و حضرت شیخ فرق نمیکند
بحواله علم می آیند اول سلطان المشایخ نظام الدین بدو فی دوم علاء الدین علی احمد
صابر کلیری سیوم جمال الدین قطب النوسی چهارم بدر الدین سلیمان بن فرید الدین
گنج شکر پنجم شهاب الدین گنج العلم بن شکر گنج ششم نظام الدین شهید بن شکر گنج
هفتم یقوب بن شکر گنج هشتم شیخ نصر الدین شکر گنج نهم بدر الدین اسحاق غزنوی
دهم شیخ دما و خادم یازدهم شیخ زین الدین و شقی دوازدهم شیخ شکر ریز سیزدهم
شیخ علی شکر یاران چهاردهم شیخ علی الحق سیالکونی پانزدهم شیخ محمد سلج شانزدهم شیخ
و بنی و با هفتدهم شیخ جمال عاشق کامل هزدهم شیخ نجیب الدین متوکل برادر حقیقی پنجاه
دو و هجدهم شیخ عارف سیستانی بیستم شیخ زکریا سند بیست و یکم شیخ صدر دین زبست دوم
و او دو پانزدهم بیست و دوم شیخ جلال الدین بیست و چهارم شیخ زکریا الدین بیست و پنجم بیست
محمد بن محمود کرمانی بیست و ششم شیخ منتخب الدین برادر شیخ برهان الدین غریب
بیست و هفتم شیخ یوسف بیست و هشتم برهان الدین صوفی ناسوی بن شیخ جمال الدین
قطب النوسی که در مکر خور دی خرقه خلافت یافت بیست و نهم شیخ محمد شاه غوری سی ام
مولانا محمد مولانی سی و یکم مولانا علی بهاری سی و دوم شیخ محمد فیثا پوری سی و سوم
شیخ حمید الدین بکافی رحمه الله عنتم اجمعین و قاتل آنحضرت بقول صاحب
اخبار الاخیار و فضیله الاولیا تاریخ نیم عزم روز سه شنبه سال شصت و شصت و چهار بقول
صاحب تواریخ فرشته شصت و شصت است و صاحب خبر الوهالین و تذکره اهل بیت
و شجره حشمتیه با قول مقبر شصت و نهفتاد و میفرمایند و صاحب سیر الاقطاب شصت و نه
تحریر کرده و این قول خالی از ضعفی نیست و مزار برادر پاک بن نجایان نگاه
خلق است و بر روز عرس سالیه آنجناب هزار در هزار خلل بمزار گوهر بار عافیه شد

در دروازه در و غصه عالمیه را در دروازه بهشتی تصور یار ازان عبور میکنند و دروازه مقبض انداخته
بنا بر پنج نیم مجرم هر سال یکبار در دروازه بهشتی این است که بقدر حاجات آن بجانب
و قتی سلطان اشباح نظام الدین قدس سره بر مزار پر انوار حاضر شده و در واقع دید که درون
صلی الله علیه و سلم در میان آن دروازه تشریف میدارند و میفرمایند که با نظام من داخل
فی هذا الباب کان آمنا یعنی هر که درین دروازه داخل شود در آن است پس آن فرد
این دروازه بدر دروازه بهشتی موسوم است و معتقدان هر سال فوج در فوج می آیند
و داخل میشوند و نان جو بین حضرت فرید الدین که مشهور بکینه زخم مجاهدان و دیگران
از هیچ کتاب اخبار بی ثبوت نیست که آن حضرت بر کاسی غلظت خود نان جوین فتنه بود از موهبت
مقتدای دین فرید الدین لے
از خرد تو ای دین طلب الزمان
نیز تو لبش بقیل صفیا
سال تولدش عیاشی از نهان
عاشق حق کاملی در طویش
سمع نور آمد و گرای و دستان
باز عالمیجا به طلب الحق فرید
سیال وصل آنش به عالی مکان
نصیحا مقتدای هدایت فرید الدین
سال تولد آن شد در لیسان
زبد دین شد و بدهر آمد
حب مولای فرید بهر دو جهان
بنده حق فرید قطب المند
شبه فرخ افراخته آیین
بخوان و صلش فرید الدین
گشت نظام حق طلب کتاب الفرید
سر در آتوید آن شاه جهان
در بیت عالم فرد عالم طرقت
سال تولدش در آسمان
رحلتش گویند شاه دین فرید
صدوقی کامل فرید الدین بخوان
عاشق صادق و گریز فاسق
سیر و اساع عاشق لیکن
عده دین فرید حق کفتم
سال تولد او شد عیاش
سال تولد او خرد فرمود
رحلت آن شد شب دوران
نصیحا فرید الدین فرید عالم
بگو تو لبید پاک آن شه دین
نصیحا بهر شکر فرید زمان

این کتاب از موهبت
بنا بر پنج نیم مجرم
هر سال یکبار در
دروازه بهشتی این
است که بقدر حاجات
آن بجانب و قتی
سلطان اشباح نظام
الدین قدس سره بر
مزار پر انوار حاضر
شده و در واقع دید
که درون صلی الله
علیه و سلم در میان
آن دروازه تشریف
میدارند و میفرمایند
که با نظام من داخل
فی هذا الباب کان
آمنا یعنی هر که در
این دروازه داخل
شود در آن است پس
آن فرد این دروازه
بدر دروازه بهشتی
موسوم است و معتقدان
هر سال فوج در فوج
می آیند و داخل
میشوند و نان جو
بین حضرت فرید
الدین که مشهور
بکینه زخم مجاهدان
و دیگران از هیچ
کتاب اخبار بی ثبوت
نیست که آن حضرت
بر کاسی غلظت خود
نان جوین فتنه بود
از موهبت مقتدای
دین فرید الدین لے
از خرد تو ای دین
طلب الزمان نیز تو
لبش بقیل صفیا
سال تولدش عیاشی
از نهان عاشق حق
کاملی در طویش
سمع نور آمد و
گرای و دستان باز
عالمیجا به طلب الحق
فرید سیال وصل آنش
به عالی مکان نصیحا
مقتدای هدایت فرید
الدین سال تولد آن
شد در لیسان زبد
دین شد و بدهر آمد
حب مولای فرید بهر
دو جهان بنده حق
فرید قطب المند
شبه فرخ افراخته
آیین بخوان و صلش
فرید الدین گشت
نظام حق طلب کتاب
الفرید سر در آتوید
آن شاه جهان در
بیت عالم فرد عالم
طرقت سال تولدش
در آسمان رحلتش
گویند شاه دین
فرید صدوقی کامل
فرید الدین بخوان
عاشق صادق و گریز
فاسق سیر و اساع
عاشق لیکن عده
دین فرید حق کفتم
سال تولد او شد
عیاش سال تولد او
خرد فرمود رحلت
آن شد شب دوران
نصیحا فرید الدین
فرید عالم بگو تو
لبید پاک آن شه
دین نصیحا بهر شکر
فرید زمان

حضرت مسعود و سید سالک مسعود فرید آمده است
 سال و هشتاد و پنج و بیست و یک گفت بگو بادشاه دین فرید
 چون نزد پادشاهی دین بگذرد
 طاعتش بنده خدا میخوان
 جمعی بدان فرودین فرید
 شیخ نجیب الدین متوکل قدس سره برادر حقیقی او خلیفه سیدین هم فرید
 گنج شایسته و در ظاهر و باطن در پی علیا و مرتبه والا داشت و بغایت متوکل بود و در
 بنفاد سال و شصت و یک با عده بخانه شخصی از دنیا داران گرفت با وجود که شیخ پیر
 و جنس و در اندک وقت و از غایت شغولی ندانستی که او را کدام است و کدام ماه و روز
 و بیکانه و در ویش و نعم پیش چیه یکسان بود و در ویش از وی پرسیدند که ای شیخ
 شیخ فرید الدین مسعود با خود بی توئی گفت برادر صوری هم برادر منی کسی دیگر باشد باز
 پرسیدند که متوکل توئی گفت نجیب الدین هم متوکل که دیگر باشد که من توکل ندارم
 و صاحب اخبار الاذلیا و اخبار الاخیار میفرماید که روزی بر رویه رویش
 در خانه نجیب الدین متوکل جمع آمدند و احضری خواستند وی اندرون خانه رفت
 و از اهل خود احضری خواست گفت که از در ویش بوی طعام بشام ما و بچه ما می
 نرسیده است گفت اگر چادری باشد بده که رو کنم اهل بیگانه چادر می
 رفته بر رفته و خسته آن هم قابل گرد بود و آخر ناچار شد بکوزه آب پر کرد و پیش
 در ویشان آورد و گفت که ما حاضریم است در ویشان اهل بی بود آن آبرو
 بنظیم گرفته خوردند چون رخصت شدند شیخ شکسته خاطر شد و بالا بام فرشته
 در خاطرش گذشت که امر و زر در عید بیگنزد و در ویش به فرزند نام بوی طعام نرسید
 و در ویشان که آمدند محروم رفتند درین اندیشه بود که شخصی از بالا بام فرود آمد و گفت
 که ای متوکل فرشتگان کوس تو کل تو بر عرش میزنند و تو بر لب طعام در دل خود خجسته
 میکنی و منم طلبکار طعام آمده ام برو و بر لب من طعام بیا شیخ دانست که خضر است
 تسلیم و تعظیم کرد و گفت که در خانه من طعام موجود نیست و حق میداند که بر آن فقر
 ملتفت طعام نشو ام بلکه بر آن نفس مستحقان در دل فکر می بود و گفت که بر نفس خود را

پایان و در خانه تلمیذ کن شاید که طعام بیابی و براس من آری پس شیخ بر خاست
بفرموده آمدید که یک خوان بالوان طعام در سخن خانه موجود است از غیب آنست که گفت
پیش از این خود برداران طعام حصه بر من خود کرده و بالا آمدید که خضر موجود نیست
نقاست که در بی متصل خانه شیخ متوکل تیمور نامی ترکی بود و مسجدی بنا نمود
به پهلوی مسجد خانه تعمیر کرد و امامت مسجد و تولیت خانه بوی ارزانی داشت و طیفیم
مقرر نمود چون چندین برین برآمد تیمور را روده شادی عروسی ختر خود کرد و خواست
که یک لکجه چندین هزار تنگه سرخ بر شادی ختر صرف کند شیخ باو نصیحت کرد و گفت که اگر
اینقدر زر کثیر براه خدا بستاند برسانی بهتر از آنست که در عروسی ختر صرف کنی که در
کردن آن محض اسراف است تیمور ازین سخن برنجید شیخ را از امامت مسجد عزل فرمود و طیفیم
موقوف نمود و شیخ از دلی روانه شده در احوال بنجد دست حضرت گنج شکر حاضر شده گذارش
حال ساخت فرمود که قفقالی میفراید ما شیخ من آیه او نسیهات بنحیر نماز و تلمیذ اگر حقیقا
این وظیفه شما موقوف فرموده است دیگر بهتر از آن مقرر خواهد ساخت همچنان بوقوع آمد که
چون شیخ متوکل باز بدلی رسید ترکی دیگر سپید شد و منزل بخواب متوکل ساخت و مرید شد
و تادم حیات آنجا بخدمت مشغول ماند و نقاست که در خطه بدلون دروشی صاحب
بود و موسوم باسم جمیل الدین شیخ متوکل از بدلی بدیدن و در بدلون رفت و در خانه او درآمد
او را دید که بر حصیری نشسته است شیخ تنزدیکه حصیر رسید کفش از پا برآورد و بر حصیر برابر
دست نشست و می ازین باب برنجید و تعظیم شیخ نه کرد و ساکت نشست پیش او کتابی بود
بر حصیر نهاده چون شیخ متوکل دید که دست او را مشکلم می شود کتابی بر او نهاده شد که بشاد
و در سطر اول از غیب نوشته نمود اگر گشت که در آخر زمان درویشان شکری پیدا شوند
که اگر صیقلی نزد ایشان بیاید و نزد یک جمعی ایشان پا پوش از پا برآورد و درویش
از آتش تنگ بریزد و در پی ایندست می شود شیخ آن کتاب را بدست او داد و گفت که
اول را بخوانید که مضمون آن مطابق حال شماست درویش بخواند و منفعل شد و شیخ
از آنجا برخواست و در بر او نهاد و مشغول است که در غیث پور عورتی صاحب کشف

فرمود که این شیخ
را بنجد بفرست
تا آنجا که
نقاست که در خطه
بدلون دروشی
صاحب بود

و کرامت صاحب لایت را بنوعی که بود و او را خاطر سام می گفتند و حضرت که شکسته نیرسیان
تقریبت او کردی و فرمودی که این موردت برابر و مرد اولیاست آن عقیقه شیخ
استوکل ابرار خود خوانده بود چون بخانه شیخ دو هفته بگذشتی آن عقیقه را بکشتی و کشتی
شدی و مقدار یکین کلیمه بجهت بخانه شیخ فرستادی و شیخ هم قبول فرمودی و وفات شیخ
سب قول صاحب شجره ششینه در سال ششصد و هشتاد و یک هجری است از مولات

چون بحیال دین استوکل شدی	وقت درخت ازین در ملال	راستی و نیر محمود عاصمت
ست سال اول آن اکل مال	باز بهر اقبال آن جناب	قطب دین استوکل مدین سال

شیخ نظام الدین ابوالموید قدس سره از نظامی غلطای قوام قطب الدین
بختیار را و شی است جان علم ظاهری و باطنی و زهد و روح و تقوی بود و در فقر شانه
عالی و مراتب علیا داشت صاحب قوام الفوا و میفرمایند که بنده بنیست سلطان
المشایخ نظام الدین عرض کرد که حضرت شام گاهی در مجلس تذکر حضرت نظام الدین بنیست
یانی فرمود که کوک بودم روزی در مجلس تذکر وی رفتم و او را دیدم که بر در مجلسین از پیش
و بدست گرفت و مسجد را آمد و دو گانه براجت تمام بگذار و بعد از آن بر بنبر آمد و مجلسی شمر
بود و او را قاسم گفت ای او ای بخواند بعد از آن شیخ کلام آغاز نهاد و گفت که خط آبا
خود نوشته دیدم بنور سخن دیگر نگفته بود که از غایت تاثیر و اثر این سخن در مردان اثر است
و همه را که آواز کردند آنگاه این بیت بخواند بیت بر عشق تو و بر تو نظر خواهم کرد چنان
در غم تو زبر و زبر خواهم کرد و از استماع این بیت غوغای عظیم از خلق برآمد و سه بار
همین بیت را تکرار کرد و گفت ای مسلمان در مصراع دیگر ازین رباعی باقی هستند کلام
که مرا یاد نمی آید و این سخن با بنیچین عجز ادا نمود که سوز حاضرین از یکصد شد بعد از آن
قاسم مقری آن دو مصراع دیگر را هم یاد و دانید بیت پرورد ولی بجا که در خواهم شد
بر عشق سر نه گور بر خواهم کرد و این رباعی بگفت و از منبر فرود آمد و صاحب
معاراج الولائی میفرماید که در عهد سلطان غیاث الدین بلبن در شهر مدلی
اسک باران شد بادشاه بنجد است شیخ ابوالموید التجاسه دعای برائت عزول

باران رحمت الهی نمود شیخ بر منبر برآمد و در آنجا دست در آستین کرد و جامه خود
بپوشید و آورد و بسوی آسمان دید و آن جامه را بجنبانید و چپ زبیر گفت فی الحال
ا بر سید آمد و باران بے انتها بارید چون بهنزل خود آمد مولانا و جمیع الدین که مرید
خلیفه خواجہ قطب الدین و مصاحب می بود گفت که این جامه که از آستین بر آوردی
و بسوی آسمان پرتی لبها بجنبانیدی از چه بود گفت و انمی بود که حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار لیا لیه ما جاره من عطا فرموده بود از برکت او باران رحمت نازل
شد و مخفی میا و که پیر طریقت شیخ نظام الدین ابوالموئید شیخ عبدالواحد غزنوی که
بشمس المعارفین اشتهار داشت بود چون در دہلی آمد از صحبت خواجہ قطب الدین بختیار
خانمہ بسیار محال نمود و از پیران خاندان چشت شمار کرده شد و شیخ نظام الدین
ابوالموئید شمس المعارفین نیز گویند و این خطاب و رایبر و تفسیرش مثل خطاب خود
عنایت کرده بود و شیخ جمال کو یومی که از اکابر اولیا است و مقبره عالیہ می گویند
از اولاد حق یاد اوست و وفات شیخ نظام الدین در سال ششم و ہفتاد و دو
در عهد سلطنت سلطان غیاث الدین بلبن بود قوغ آمد رحمة اللہ علیہ از مہولت

چون نظام الدین شمس المعارفین	رفت در چشت اربعین دارنہا کامل اشرف بکر سال سال
نیز مہدی بوموید بقدر	شیخ حمید الدین هموی السید الناکوری

قدس سرور لقب او سلطان التارکین و کنیت او ابوالاحد است از اعظم خلایق
خواجہ بزرگ میمن الدین حسن بخری است و در تجرید و تفرید قدم راسخ و ہمت عالی و شانی
مسلکی داشت و وشی از اولاد حضرت سید الدین زید است کہ از اصحاب جناب است
تاب و عشرۃ البشرین بود و از تقدیرین مشایخ ہند است غفر لہ یافتمہ چنانچہ
از عهد ولایت خواجہ حسین الدین حسن بخری تا اوایل ولایت سلطان اشایخ نظام الدین و بعد
حیات بود و قہاست کہ روزی حضرت بزرگ خواجہ میمن الدین حسن بخری اوقت
خوش بود فرمود کہ از حاضرین مجلس ہر کسی کہ چیزی بخواہد بگوید کہ در اجابت مفتوح
است یک کس و تیا خواست و یک طلب عقیق نمود و ہر دو بمقتضی رسیدند بعد از آن

خواجہ اوسے بسوسہ شیخ حمید الدین صوفی نمود و فرمود کہ از برائے تو از خود خواهم کہ دنیا و محقق
موز و مکرم باشی شیخ عرض کرد کہ بندہ را چه مجال کہ زبان بسوال بپایانده خواست من خوا
صوفی است من بعد متوجه خواجہ قطب الدین بختیار راوشی شده ارشاد کرد کہ تو ہم خواجہ انجیم
میخواهی دسے بجواب بروخت کہ ہرچہ تو خواہی بخواہم روی سر بر ہستانم
بندہ را فرمان نباشد ہرچہ فرمائی برانم خواجہ بزرگ ازین ہر دو خوشدل شدہ فرمود
کہ التارک من الدنیاء الفاسخ من البقین و الموصول الی اللہ سلطان التارکین
حمید الدین صوفی و قطب الزادین قدوة الاولیین قطب قطب الدین بختیار
راوشی از آنروز شیخ حمید الدین مخاطب بخطاب سلطان التارکین شد و فاضل شیخ
حمید الدین با توالت میج بیا شیخ بست دہم ماہ ربیع الثانی سال شصت و ہفتاد و ہشت
و مرقع منور و در ناگور است و آنجا را با شیخ بہاد الدین زکریا لسانی در بابہ مبارکہ
فقر و فساد و کلمات بسیار اند و شیخ بہاد الدین ہر چند کہ تحریر کلمات بہاد

است الا از عمدہ جواب ان بر نیامدہ از موصوفت چون حمید الدین صوفی شیخ دین
زنجیان در روز غیبت رسید طیفہ پیر عقل قطب الدین بختیار بہر تار بخشند از دل شیبہ
نیز سر در گشت سال طریق سالک و در ان حمید الدین سید قاضی حمید الدین لکوی
شہر و در وی تم اچھی قدس سرور نام او محمد بن عطا است وطن اہلی افغان
اول عمر او پرنور عطار اند محمود از بخارا در عہد سلطان مغز الدین سام بقیام دہلی آمد
و تحصیل علوم ظاہری نمود پدرش ہم در دہلی بر جنت حق پیوست پس او را اتقنا
ناگور دادند و تاتار مال قاضی ناگور بودشی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
در خواب دید کہ گویا او را بسوسہ خود میخواند علی الصبیح از تقضا دست برداشت
و ترک و تجرید اختیار کرد و مسافر شدہ در بغداد رسید و بشرف ملازمت شیخ شہاب الدین
عمر سرور دی شرف شدہ ہر یک گشت و تا یک سال کسب سعادت نمودہ فرقی خلافت
حاصل کردن در ان ایام خواجہ قطب الدین بختیار راوشی ہم در بغداد بود و ہر دو
حضرات با ہم بدرجہ غایت محبت و اخلاص بوقوع آمد من بعد بدینہ منورہ رسید

در آن سال بجزار و در حقه طره نبوی علیه الصلو و السلام قیام پذیرفت پس شرفیات
 زیارت بیت الله شد تا دو سال را آنجا قیام نمود باز بدین آمد و محبت خواجده
 قطب الدین بختیار در حیات و وفات با بد و کلامی جدا نشد و مدفن هم در دلی
 یافت ازین سبب شاخ عظام او را از شاخ خاندان چشت شمار کرده اند
 که وقت قاضی حمید الدین بر گرد کعبه طوائف میکرد بزرگی را دید که او هم در طوائف است
 بنیاد او گام زدن آغاز نماد وی روی باز پس کرد و گفت حمید الدین بنیاد
 ظاهری کردن اساس است اما بنیاد باطنی مشکل است گفت که بنیاد باطنی را
 ارشاد فرمایند گفت مراد طوائف هر قدم فتح قرآن میسر است اگر تو انی بنیاد کن
 قاضی بخیر گشت و در دل گذاشت که شاید این بزرگ معانی قرآن در دل می اندیشد
 این خطره وی باز روی باز پس کرد و گفت که فی فی حرفا حرفا لفظا لفظا بدستی عرب
 از دل تا آخر قلم است که قاضی حمید الدین طبعی لطیف و ظریف داشت هر کس که
 خالی از لطیفه نمی بود و چنانچه روزی شیخ کبیر خوارزمی شیخ حمید الدین در راه با هم
 میرفت و مرکب قاضی حمید الدین خورد و دود شیخ کبیر فرمود که قاضی مرکب شما صغیر است
 گفت آری بهتر از کبیر است و قلم است که شیخ شهاب الدین هم سبزه روی اکثر بآ
 قاضی حمید الدین میفرمود و یکبار پیچید پسایل خود در ج فرموده که خلفای فی این کتب
 منهم حمید الدین من اعظم خلفای طوائف است که قاضی حمید الدین بسبب این محبت
 و دام خواجده قطب الدین بختیار در سماع و وجه علوی تمام داشت لذا اعلای حق
 بر ایشان محفزه نوشتند و در پی ایداع ایشان شدند تا آنکه روزی نزدیک کوئیک
 سفید سلطان حسن الدین در خانه در روشی مجلس بود و خواجده قطب الدین بختیار و قاضی
 حمید الدین هر دو بزرگوار در آن مجلس و نقی اثر ابو و نرنگا گاه و لانا ارکان الدین مرقندی را
 که از اهل علم است عصر بود خبر کردند و با چند غریب را از جای خود در و انداختند تا بهما
 مجلس سماع رسیده و مقرر حال اهل سماع گرد و عزیز است که ملی در نوشتن نام داشت قاضی
 حمید الدین را از خیال گاه کردی صاحب را نرود خود و طلبیه گفت که تو برو و بجای

در این خطه نام
 قاضی حمید الدین
 از بزرگان طوائف
 و از اهل علم است
 و از اهل سماع است
 و از اهل کلام است
 و از اهل فقه است
 و از اهل شریعت است
 و از اهل اخلاق است
 و از اهل عبادت است
 و از اهل خدمت است
 و از اهل کمال است

محمّد بن یحییٰ بائش هر چند را طلب کند عاقبتشوی و اگر مولانا کریم الدین بے اجازت
صاحبخانه بالا خواهد آمد و از آنجست شری موافقه خواهد نمود صاحبخانه فی الحال بجای محمّد
گشت و قاضی محمد بن ابی طالب خویش را بجام شغل باز چون مولانا کریم الدین بر در
صاحبخانه طلب کرد گفت که او حاضر نیست مولانا با خود انباشید که اگر بے اجازت صاحبخانه
اندرون در آید موافقه کرده باشم پیش مانی ایستاد و برقت گفت که قاضی محمد الدین
در تمام عمر خود که کس را نریزیده است و کمال رسانیده یکی شیخ احمد روانی که ذکر خیرش بقی
در این خزن نیست و از حال می نمک است که شیخی دزدی در خانه وی آمد و هر چه بستی به
نیافت خواست که بیرون رود و جواب داد که ز مانی بایست تا ناسید و محرم خودی
بعد از این برخواست و چند گز یار چه که در کارخانه یافتگی او بود و جدا کرد پیش او نهاد
و بعد تر خواست که این بضاعه تعلیل لایق نویست و زنگرفت و علی اصیل با اهل عیال و
خدمت حاضر شده توبه کرد و هر یک گشت و دو هر یک قاضی حمید الدین عین الدین قصاب بود
که در زبده ریاضه کشف مانی ندانست و هر چه از زبان خود فرمودی بچنان بوقوع آمد
چنانچه قاضی خیر الدین قبل از منصب قضا بخیاست وی حاضر آمد و التماسی قاضی را و حصول
منصب قضا کرد و فرمود برو که قاضی شدی پس را اندک قاضی شد بخیمای کرسی که بخدمت
حاضر آمدی محرم شرفی سوم خایفه قاضی حمید الدین شیخ حسن بن ابیست که کارکن
بابی گشت و در بداد و سکونت داشتی و از حال می نقل کنند که روزی در میان یاران
خوشتند بود و بطبع گفته فرستاد که شیر مرغ بر لے یاران نخسته که نه چون طعام خسته حاضر
آوردند بادل نقل گفت که درین طعام امروز البته خیانتی واقع شده است عرض کردند
که خیانتی علیه حمید الدین الاشیر در ریگت جوشید و گفت ظاهر گشته از کنار و یکابر زمین
میرنخت اما او را در آوندی جمع کردیم و بخوردیم گفت اگر بر زمین برنجی مضایقه نبود و اگر
در کاسه انداخته بود پاداش میدادند که آنهم نفیست حاضرین مجاس بشا پس ششم نیز
که ایشان را در آفتاب گرم پستاده گفت تا هر قدر شیر که پیش از باران نوردیده اند از پسته
ایشان خرق شده برین آید بچنان کردند چون از گرمی آفتاب برق ایشان برنخست

ایشان را در سایه بخواند و حمام طلب کرده قصد خود کنانید تا به قدر عرق که از جسم باران
 ریخته است بهانقذ خون از اندام او بر آید گفت که شیخ نظام الدین ابوالمواید
 دقتی در بد او نداشت بیا ر بوی شیخ حسن رسن تاب بعبادت او برفت شیخ فرمود که ای
 حسن در حق من و عا می صحبت کن گفت که باری دارم شرف الدین نام که در بازار
 خیاطی میکند اگر او را هم طلب کنید از آله مرض کرده خواهد شد پس او را طلب کردند چون
 حاضر شد شیخ حسن بوی گفت که از زمانه اسرار آله امراض شیخ بزمه من از اناته تا بهروز
 پانزده رست پس هر روز بزرگوار تو به شست و دمت عالی خود در آله مرض بهروز نمودند
 بعد از زمانه سر بر آوردند در حالتیکه شیخ نظام الدین شفای کامل یافته بود و در وقت
 که چون شهره گرامت و نکاشفت شیخ حسن در عالم گرفت خلقی کثیر در خانقاه والا جاء و
 جمع آمد و در پیش دیگر که مرسوم با شیخ محمد نحاسی بود در بد او ن سکونت داشت و
 روز سه باشی در مسجد ملاقی شد و گفت ای حسن بسیار بهنگامه مجلس گرم ساختی ترسم که
 در آن گرمی خود سوخته نه گردی بفرمان الهی همان روز در خانقاه شیخ حسن آتش در گرمی
 میداد آن اندرون آمدن تو بهشت شد شیخ در میان آتش بسوخت و فاش شیخ حسن بدین
 بوقوع آمد یا ز ایدیم بذكر مناقب شیخ حمید الدین و منقولست که بوفات خواست طلب الدین
 و ختیا رخید ماه باران رحمت الهی نازل نشد و خلق بسیار مساکل باران بهنگامه
 سلطان حسن الدین بهمدار دعا از بزرگان عهد نمود قاضی حمید الدین باذان فرمود که اگر
 در و ایشان دعوتی کن و اهل سماع را حاضر آر تا در ایشان سماع کنند شاید که نزد ارباب
 رحمت الهی گردد سلطان دعوت کرد و بهنگامه سماع گرم نمود چون در و ایشان بسیار مشغول شدند
 ابر پیدا شد و باران شروع گردید و چندان بارید که گاهی بنامیده بود و شخصی بسیار
 که قاضی حمید الدین را تعاتیف بسیار است در عوارض و عشق و محبت از انجمله کتاب
 طواع شمول از تعاتیف او مشهور تر است و در آن کتاب شیخ رمای صینی میکند
 و سخنان بلند میگوید و فوات قاضی حمید الدین تا پنج دهم بیج الش فی و قبول
 بفضیله تا پنج نهم ماه رمضان سال شصت و هفتاد و هشت هجری است از مولف

چون حمید الدین حیدر و جهان	رفت از دنیا و در وقت رسید	گشت سال رحلتش مبارک
تاج اهل دین علی الله	هم حمید الدین و سه بدر	گشت مجلس از دل برادر
شیخ محمد صابر حسینی قدس سره از مریدان خاص قدام خاص النجاشی فرید الدین گنجشک است صاحب اخبار الاخبار بحواله کتاب سیر الاولیاء میفرماید که چون حضرت گنجشک را در اجازت طریقت عطا کرد فرمود که ما بر زنده گانی خوش خواهی کرد پس بختان بوقوع آمد که قضا علی او را صبر قناعت عطا فرمود و گاهی شیخ هم و اهل بیرون خاطر او نکردید و در آن بختی کثرت زنی از دنیا میبرد و وفات او حسب قول صاحب شجره طریقت در سال ششصد و هشتاد و سه بمهری تاریخ او ششصد و هشتاد و سه		
رفت از دنیا و در غلبرین	شد بحق مظلوم صابر اهل صبر	سال رحلتش مبارک
هم بخوان محبوب صابر اهل صبر	شیخ داود و پالمی قدس سره از عظامی خلفای شیخ	فرید الدین گنجشک است از زهد ریاضت چکانه و فروزان بود و عادتش آن بود که بعد از نماز
از خانه بیرون آمدی و در میانان رفعت بعبادت حق مشغول شدی چون آواز ذکر دے در صحن بلند گشتی آن زمان غیره دام در وان محرابی می آمدند و گردوی حلقه زده می نشستند		
دے در سال ششصد و هشتاد و هجرت از مولف	حضرت داود شیخ باکمال	یافت چون غایت الفردوس عالم
مرشد کونین پیشروستان	گفت سر در سال رحلتش مبارک	بند و داود و هندی مقتدا
شیخ محمد الدین ناگوری صوفی قدس سره از عظامی خلفای پدر بزرگوار خود	شیخ عبدالعزیز علی بن	دوی در عین عمر جوانی در حالت سماع جان داد و احوال فانی از بهر بطور درج اخبار الاخبار
در سیر الاولیاء و غیره است که روزی بهای یکی از صوفیان مجلس سماع بود و توان این بیت میخواند بیت جان بدو جان بدو و جان بدو فائده در گفتن بسیار بیت به سماع این قول از توان شیخ علی نوره بزد و گفت داوم داوم و جان بحق تسلیم نمود		
دوی را سه پسر بودند شیخ و حیدر و فرید و نجیب و سی در باره این هر سه کس خبر داده بود که حیدر و حیدر است و فرید و حیدر و فرید و عالم و صاحب جهاد و من است و نجیب و نجیب شریف و وفات دوی در سال ششصد و هشتاد و یک بمهری تاریخ از مولف		

تقاسم که شیخ بار خرمودی که فدای عزوجل را از هیچ کس بخوابد بر سر مبارک شمع
چنگ که بسیار شنیده ام وفات شیخ بر آن لایق رسالت شصت و ششاد و هفت و شصت و شصت
رفت و خیرت چو از دنیا بدون شیخ عالم مقتدر بریان دین و صل و سر دار دین محسن
بهم ولی پیشوای بریان دین **خواجہ علاء الدین علی احمد صاحب کلیسای قدس**
از علمای خلفای حضرت مکرر و کبرای اولیای سنی شیخ و پیران نیت است حقیقت
عارف کامل از یک کل صاحب کرامت الی نعمت بود و تربیت فیض و منزه قتی بان در شرف فقره قرار
خواجہ اکبر فرید الدین گنجشک فریید و علاء بر آن نسبت فرزند و خواجہ بر ادبی هم شرف قرار
بود و حضرت گنجشک اکثر در باب شیخ فرمودی که علوم ظاهر و باطنی من شیخ نظام الدین
سرایت کرد و علوم ظاهری باطنی پیران کبار من شیخ علاء الدین احمد صاحب شرف قرار
فرمود که علم سینین شیخ نظام الدین بداینی و علم دل من بخوابد علی احمد صاحب
سیر لاقطاب میفرماید که در اوایل حال سمت گنجشک فقره خدمت سلطان غلامان بنگار
حضرت فرید الحق الدین تاد و از ده سال بذات علی احمد تفویض بود اما چون حضرت
اجازت عظمیٰ نهاد و ارشاد کرد که قونین طعام از میان گنجشک خواجہ بخور و نه تاد و از ده سال
از طعام در کام خود نهاد و در ده سال شیخ گنجشک فقره حال شرف گرفت که با اجازت حضرت
بنده را چو حال گنجشک که کیدانه از سلطان علی تعجب و بکار خود و بکار شیخ ازین کمال صبر و شرف
و فرمود که علاء الدین علی احمد صاحب است پس از آن در خطاب صاحب حاضر و در خدمت
خلافت یافتند علی امور شد و ارشاد یافت که اولاً ابو دین روانه شد و دانیس
و در شیخ جمال الدین قنای قنوی بر فریق قطبیت خویش نسبت از ده روانه شد علی
خواجہ شد پس حضرت علاء الدین از ابو دین روانه شد و انسی شد چون در آنجا رسید
بر چو دول و در دهان سواری اندرون خالق شیخ جمال الدین را آمد جمال الدین
تاد و از ده با استقبال برآمد مگر علی را از چو دول فرود نیاند جهان سوار و انسی شد
اندرون تشنه لب و جمال الدین را انجمنی از آنحضرت فرستاد تا با خود وقت نکند که بیاورد
و اگر امیر بر چو جهان بنیاد و اتفاق به دیگر ناز منبج و اندر ده از شیخ و انسی شد

بر آورد و حقیقت توخت خود و بیوی علی معلوم ساخت چون چراغ حاضر بود و منتهی توخت
 در میان آمد بعد از آن چراغ آوردند و شمال یکشادند از اتفاقات با دمی زید چراغ
 گل شد حضرت صاحبزاده ایصال هم خود بر چراغ دیدند فی الفور چراغ افروخته شد شیخ جمال
 چون آنچنین حال بدید شمال را از دست خواجه بگیرفت پاره ساخت گفت علی بیچاره
 تا بستم آتشین شما ندارد اگر خواهم فتنه بکندم خواهد سوخت از حرکت حضرت صاحبزاده غضب
 شده فرمود که تو شمال را پاره کردی من سلسله ترا پاره کردم گفت از اول یا آخر فرمود از اول
 پس بنا وقت به فارس را از آنجا برگشته در اجودین بخدمت فرید الملک الدین آمد و گلدان
 حال نمود فرمود که پاره کرده جمال الدین را فرید نتوان دوخت پرسید که چون شیخ جمال را
 پاره کرد تو چه گفتی عرض کرد که از غایت غضب گفتم که تو شمال را پاره کردی من سلسله ترا
 پاره ساختم او گفت از اول یا آخر گفتم از اول حضرت شیخ فرمود که تیر بپلوانان بین خطا
 نمیرود اما بخیر گذشت که از اول گفتی آفرین است مانند که مریدی از مریدان تو دعا خواهد
 و سلسله او جاری خواهد شد و این اشارت بحضرت شیخ جلال الدین یافعی تپی بود که ذکر شیخ
 دج خواهد شد آخر بتائیر نفس حضرت صاحبزاده بر زبان رانده چنان بوقوع آمد که فیصلان شیخ
 جمال الدین مانوس که مردی دشمن عظیم بود و دیوانه شد و شیخ بر سال می بران الدین
 اگر چه بدقت افروزی حاضر بود و شیخ هر چند خواست که او را تلقین کند میسر نشد پس بد حضرت
 فرید الملک الدین لک کلبه را بجهلگی بنام نامی خواجه صاحبزاده فراموش خلافت بخون
 بنظر پاک خود تحریر فرموده بعد عطای خرقه حضرت کلبه داد و وی را آنجا رسید و آن خط را بنویشت
 منور ساخت و در آنجا اقامت و زید در آنوقت در شهر کلبه انقدر علما و فضلا بکثرت بودند
 که بر روز جمعه چهارصد چادر و سوار بر کمانا بر آمدند و حضرت صاحبزاده که بر نماز جمعه تشریف می آورد
 از هجوم و ازدحام خلافت بیرون مسجد بجا میافت کسی از ساکنان شهر پریان حال می بود پس
 دمی به تنگ آمد و حقیقت حال منصور سپرد و تنفیه خویش تحریر فرمود و اجازت طلبید که این
 باب هر چه حکم صادر شود بر آن عمل کند حضرت فرید الدین بخواه اب نوشت که آن ولایت
 یا مراد است و شایسته اختیار کار بدست آن بر خوردار است چون این اجازت نامه رسید

و بر روز جمعه حضرت مبارک با زبیر علیه نماز مسجد جمعه تشریف برد و جایگاه بر سره خود نماز سابق تمام
 و در ترنما گفت چون نماز تمام شد و امام خطبه نماز کرد و حضرت مبارک بطرف مسجد جمعه تشریف
 دید و فرمود که ای مسجد در میان نماز خواندن و توبه نمودن در سجده نیامده ترا چه چیز باید کرد و بعد
 فرمودن آن مسجد جامع از پنج دنیا و بر قناد و همه حاضرین نیز عمارت مسجد در آن ده ملک شدند
 از ظهور این کرامت عظیم بعضی مردمان معتقد شدند و باقی اجل گرفته همچنان بر سر برادر
 ماندند و بهمان سال باسی عظیم ظاهر شد و به سکنای شهر را ملک کرد و شهر کلیه را اکل و بران
 گشت و حضرت مبارک بفرار غ فاطمه برافست و مجاهده مشغول شد یک روز و شب محبت
 وی اکثر بوجوش طیور می بود و مجازوب گشتی خانقاه عالیجاه حواله شیر و لیر بود که هر روز
 حاضر شده بدم خود در صحن خانقاه جاروب میکرد و افادام حاضر باش شب روز سه شنبه
 شمس الدین ترک بانی پستی که از اجودین هم کباب پنجاب بسته بود امدی از بنی آدم نمود
 چون خواب را شوق و ذوق سماع و انگیزه حال شدی شیخ شمس الدین قوالان را از
 آنجا دانی دور می آورد و صاحب مصالح الولاية قصه خرابی شهر کلیه را تبصره میگرد
 خرج کتاب خود فرموده است که چون حضرت حاکم در خطه کلیه رونق افروز شدند علماء ظاهر می
 و بعضی مشایخ با نیکاروی برآمدند و فادمان و مریدان آنجناب را از ارباب مادن چنانچه
 وقتی حضرت مبارک بایاران خود پیش از نماز جمعه در مسجد جامع تشریف برد و بمقام صفت
 اول نشست چون جماعتی از علماء و مشایخ در مسجد درآمدند جای خود را خالی نیافتند
 بخا و مان شیخ گفت که از اینجا بر خیزید و بجایه لایق خود بنشینید ایشان جواب دادند
 که پیشتر ازین اینجا خالی بود ما آمدیم و بنشینیم شما بجایه دیگر بنشینید علماء بدشتی سختی
 در آمده گفتند که اینجا بنشینیم ما است دیگر کسی لایق اینجا نیست چون گفتگو
 بلند شد حضرت مبارک سر از مراقبه بر آورد و گفت صاحب لایت این دیار بر لایق نشستن
 بمقام پیش از همه لایق و سزاوار است ایشان گفتند که بر این شایسته نمی بحال
 بایاران خویش از مسجد برآمد و گفت بر مان ولایت ما این است که شما همه بیدین
 ساعت بمیزند بلکه از ساکنان این شهر هم امدی زنده ماند و باز نماندت مدیدین

آباد نگردید بجز این کعبه مسجد و رافعا و چند هزار کس در ته آن پلاک شدند و کسان می شمریم
 بدینسان طاعتین گرفتار شده در اندک ایام جان بحق تسلیم کردند و نیز صاحب
 ساریج الولايت میفرایید که ولایت حضرت علی احمد صاحب بر ولایت موسوی قلوب
 بقلب انور فیل علیه السلام واقع بود و بر سر کف نفس از غیر و شرزدی همچنان واقع شد و نسبت
 در طریقت با شیخ نجم الدین کبری داشت که وی نیز بر ولایت موسوی مناسب تمام حاصل
 کرد و بود و صاحب ساریج الولايت بنگوید که بعد رحلت حضرت صاحب ازین جهان
 خانی هم شمر کلید بران می آمد و جای دران روضه عالییه هم بسبب برانی و آمد و رفت
 شیران اثر و تاو غیر و بران روضه عالییه رفته سکونت گرفتند ازین سبب قی طایفه روضه
 غیر آباد ماند بعد از آن بهیوان دیوی پرست قریب و فتنه شور و جاعی آباد کرده
 در حریم روضه تخته دیوی تیار کردند و قریب بود که روضه فتنه هم شود پس روزی
 شیر از حصار درخت رسید و بسیار کس از روضه وان پلاک کرد و باقی راه فراییش گرفتند
 و جاسه بودند از دست معاندان خالی شد و غیر در مسیر الاقطاب است که روزی شخصی بنام
 و از قوم یوگیان از آنراه گذر کرد و بسبب حاجتی از قباغات فسانی اندرون حریم روضه
 عالییه درآمد و بدید که مقدسی در آن مقام و آرام نیست و هزاره از اهل اسلام اندرون
 مقدسه غیر است آن شخص بعضی عداوت قدیم که فیما بین طایفه خود اهل اسلام است
 مستعد بدین امر شد که مزاج پراور و اسما کند و همیشه آهستی که با خود داشت باند نام از بول
 شد چون چند خشت بر آورد از اندرون قبر روزی نمودار شد چوکی سر اندرون کرد و خوا
 که بیند که اندرون چه است فی الحال بوضعتی گرفتار شد و متولست که سر خود باز
 از ان روزی بیرون آرد و آخر دم دی بند شد و پلاک گردید چون شب شد مجاور
 در خواب دیدند که گویا شیخ قشربخت که در دفر بود که شخصی بی ادب بزار آورده بستر
 کرد و در خود رسید و تا حال در روزن عزت گرفتار است بپایند و او را از آنجا بدر سازید
 علی الصبح مجاوران بسبب تمام در روضه عالییه رسید و در سر چوکی را از روزن
 بر آورد و فاش آورد از آنجا دور تر انداختند و آنروز شمر کلید از آبادانی نجات گاه اول

مجاورین در آنجا سکونت گرفتند و بیشتر پیران کلیسا شتمار یافت و وفات حضرت
صاحب قبول صاحب معارج الولايت تباریخ سینر دهم ماه ربیع اول سال شصت و نود
بعد سلطنت ملال الدین طغی است که در حالت سماع ازین دار بر ملال در گذشت از مملکت

شد پیر ازین علماء الدین علی بن محمد	سال میل شده الا قدر الملک	گو علی احمد علماء الدین صاحب برزوی
هم علماء الدین صاحب دق در آنجا	ایضا چون علماء الدین در آنجا	گشت روشن جهان نند راه
سال میل شد ازین پیران	پای دی محبوب صاحب بر آو شاه	هم گو صاحب بر سر آو اهل بزمین
و جلست آن پادشاه اهل جاه	افشا چون صاحب بر دنیا می در آنجا	شد رونق افروز بجلد تعلیم
شد از لفظ می در پیش میان	در گرن رقم شصت و نود	شیخ بدر الدین بن

علی بن اسحاق سید بخاری از علماء خلفه فرید الحق الدین از شیخ کاین
عبد خود بود از سیر الاقطاب معارج الولايت بر ثبوت پیوسته که دی مروی بود قبول
در منظور و در علماء در آنجا نیست اول در بخارا قیام پذیر بود آخر بر سر بحث علمی و حل چند

مشکلات سایل علمی از بخارا بدلی آمد چون در بخارا نیز در با سیل تسلی خاطر نشاندند
با چار باز پس از آمدن رده نه بخارا گشت چون به نام اجدین رسید بر سر ایشان راه
حاضر می نمود حضرت بیکشکر کردند که او که منکر در ایشان بود قبول نکرد که شیخ را به بنید

آخر کار یاران همراهی کشان ایشان ادرا بحضور شیخ آوردند چون حضرت شیخ نورانی
از حالتش آگاه شد اول جواب سایل علمی که محض سر حل آن بود الدین تقدیر فرمود
علی کرده بود بیان فرمود چنانکه تسلی خاطر دینی گشت من بعد چون لایق کار یافت بحد

باطنی در آنجا کشید فرمود که شاید بر لایق دیدن مانیانند اگر چه محبت علماء اکثر اعظم است اما با
سکینان در روز ایشان تیر محبت کردن از شرایط مروی است بدالدین چون این سخن شنید
سه بر قدم آمدند و بار آمدت باطنی مرید شد و غرضم رفتن چهار اموت قوت ساختند در آنجا

آنحضرت اعتیاد کرد که هر روز در آنجا رفتی و پستاره بنیم بر پشت خود داشته بیاد دردی آنکه کارش
تکمیل رسید و فرقه خلافت یافت و بجزت فرزند می موز گشت و وفات آن جامع کمال
در سال شصت و نود و هجری است و کتاب سرالاولیا از تصانیف دلیست از مملکت

کرد بدرالدین جو از عالم سفر
 هم بفرما شاه بدرالدین
 حضرت گنج شکر است دادا آقا
 غریب است و لقب بقب ز زرین
 لقب شدن او بدین لقب آن است که از غایت ریاضت و مجاهدت شیخ محمد الدین
 به مرتبه مجبوی رسیده بود و او را در خلعت زرین بوقت صبح دیشام از غیب فرود آمدند
 دوی آنرا فروخت نموده بصره درویشان صرف کردی و خود در آنجا نماندی
 ازین سبب لقب بقب ز زرین از بخش شد و چون در ملک یوکیه کفر و بدعت پیدا
 بود حضرت گنج شکر را بجهت غیب بجای نه یوکیه رفت نمودی و از آنجا رسیده بدین
 پرداخت و اکثری را بهدیت راه نمود و آنانکه انکار نمودند و حق ایشان را دریغ کرد
 تا بایست از ایشان میخواستند چنانچه تا حال صورتها می بینند از خشکای کوه یوکیه
 بیضی مایه میشود چون وفات یافت حضرت سلطان اشاع نظام الدین بجایش شیخ
 بران الدین غریب قدس سره را مقرر نمودی و شیخ کفر و بدعت در آن دیار نگذاشت
 وفات شیخ محمد الدین بقول صاحب مآثر الولايت تبارج بقبر ماه ربيع الاول سال
 شصت و دو مروج است از مولف اشاع عالم بر دران محجب شد و جواز و نیا سواد و انبیا
 کاشف حق صوفی آمد و پیش از آن جوان ممدی کامل مقتدا السید محمد بن سید محمود
 کرمانی قدس سره از علمای مجاب اجل احباب حضرت گنج شکر است مل و از کربان
 اول بقرب تجارت در لاهور آمد و از آنجا با جو درین فتنه بیابوسی حضرت گنج شکر است
 و از آنجا در ملتان که سید احمد عم دی در ملتان بود رسید و هر بار که برل تجارت می
 اول در لاهور و بعد از آن در اجودین از آنجا در ملتان رفتی و درین آنجا در ریاض
 فرید الدین مجتبی پیدا شد و کار تجارت را بکلی ترک داده و حق شغول گشت مرید حضرت
 شیخ گردید و بعد وفات شیخ بخدمت سلطان اشاع نظام الدین حاضر شد و تکبیل
 رسید و مل یاران اعلی شد و وفات سید محمد بقول صاحب تبارج لاهور رجب سال

سبقت می یازده مجریست مزار افراده در دلی به چو سوره باران شیخ نظام الدین قسطنطین
 محمد بن محمود آن به کرات عظیم که از آن به مجری بنی بقول بانی اجتماع و حاصل شدند شکلا اول
 و اگر گفتا می بود به سیر کرمانی شیخ نظام الدین سیر از می قدس سوره از عظمی
 قلنگاسه شیخ نظام الدین بدادنی دیکوی است نظام و باطنش از او صاف میزند نقاش
 عالیله آرهته و در شیوه درویشی سیر است به دو بقایت شیفه تکی سماع و شش میان ایران
 اعلی سرافراز و متار و زیارت حرمین الشریفین نیز شرفیاب شده بود و وفات
 وی حسب قول صاحب شجره حقیقه در سال هفتصد و هشتاد و مجریست مزار افراده
 در حلی است از مولف رفت از دهر حین نظام الدین متقی بن سید شیراز
 سیر از سال و شش گویم ولی سید شیراز سیر شیخ شمس الدین کرک
 پانی پشی قدس سوره از غلغای آمار و مریدان باد قار شیخ علاء الدین علی
 صابر است مقامات عالیله الفاس جلیقه آثار کینه بر این توبه و شست ها حسب سیر از
 میگویی که وی سوا می خلافت حضرت صابر از شیخ فرید الدین هم خرفه خلافت پوشید
 و حسب الحکم گنج شکر و المام غیبی پارکاب خایه صابر از او بدین بکلیه تشریف بردن اصلی او
 در کستان از سادات عظام است بطلب حق از وطن برآمد و با بود بهین سیده مرید خباب
 گنجه شکر و چند گاه بنجرت آنحضرت گذرانیده خرفه خلافت یافت بعد از آن بالتمام
 اکبر و اجازت گنجه شکر همراه حضرت صابر در خط کلید رسید و از غایت خدشنگذاری بختیاب
 فرزندی مخاطب شد و سر حلقه کرده حق پیرو و صابر حقیقت گشت و تا پانزده سال بنجرات
 غفل و وضو و خجتن طعام و بهیزم کشی مامور بود و بعد از اجازت یافت که چند گاه در لشکر
 سلطان توکری کند چنانچه وی در دلی آمده در لشکر سلطان غیاث الدین بلبن خمره واران
 توکری در آن ایام سلطان بر سر قلعه از قلعه اسه بن درستان لشکر کشیده بود و خواهم همراه
 بود چون در فتح قلعه توقف افتاد سلطان چند ماه در آنجا توقف نمود و تا آنکه سیه گرد و با
 نمودار شد و ابرو باران غلیظه بر فراست و در لشکر هیچ جا آتش نماند سقا س چینی خانه
 سلطانی بر آتش آتش جاسی می گشت ناگاه دید که در خیمه سواری از سواران شاهی چراغ

روشن است چون نزد یک رسیدید که در دیشی در روشنی چراغ بتلاوت قرآن مشغول است
و با دهر چند که نیز است نقصان آن چراغ نیز سنانند سقا نیز یکسخت رسید و از غایت سببیت
در عین با نش سوال آتش نمیدانگاه شمع سر بر آورد و بسقا آورد و اگر آتش میخواست
بگیر سقا پیشتر رفت چو بی به آتش روشن نمود و آتش در عینی خانه سلطانی میر و علی السباح
با زبانه سقا بگفتن کی با نالظرف گذر کرد و شمع را در خیمه دید چون بر سر تالاب رسید و دید که
شعشعهای سبیل بر سر تالاب میزنند چون نیک بشناخت همان بزرگ بود و بنام همان خیمه
تشریف برد و سقا از سها بخاک روی و ضو کرده بود آب در شک پر کرده دید که آب تالاب
از آنجا که است بخلاف دیگر تمام آب که بسبب سردی بخی بسته بود پس سقا تا سحر روزه
به چنان اتفاق افتاد که آب از تمام بنوی آنحضرت گرم در عینی خانه شامی بی برد و رفت و رفته
این خبر سلطان رسید و علی السباح همراه سقا بر لب حوض آمده تصدیق گری آن خیمه روشن
بر نهامی سقا بخدمت آنحضرت حاضر آمد و عرض کرد که ز می بخت نیک بخت من که در لشکر
مثل شما مردان خدا نیام پذیر اند اگر افسوس که با وجود موجودی شما در فتح قلمه تو نیست
شیخ دست بفاطمه برداشت و به اشارت فتح قلمه میداد و ساخت چنانچه همانز قلمه بیرون
گردید چون باز شکفت شد شیخ از آنجا بر آید و بخدمت پیر شریف مشرف شد و به عطای
خرقه خلافت بولایت پانی پت مرزا گردید و شیخ غلام معین الدین صاحب عراج الولايت
میفرماید که خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی از فرزندان شیخ احمد بسوی است سلسله نسب
بچند واسطه بحدید بن علی الملقب کرم الله وجهه رسید بعد از تحصیل علوم نظامی از ترکستان
بطلب حق بر آمد و اکثر بزرگان ما و را را در یافت بعد از آن به بند و ستان آمد چون
در کلیه شیخ علی احمد را بر آید و مرید شد و مدتی بخدمت مشرف مانده و ارق بگشید
احوال غریبه پیدا کرد چون ایام وفات حضرت صاحب مرز و یک رسید خرقة خلافت بولایت
عطاکرده اجازت رفتن بولایت پانی پت مرحمت فرمود و ارشاد نمود که بعد از این
بعد گداز و زواند صحت پانی پت شدی دی بعرض پر و خست که صاحب لایت آنجا
مشرف الدین ابو علی قلندر است مانند من در آنجا بچه طور صورت پذیرد یا هر قدر فرمود

که در آتش با خبر رسید چون تو در آنجا خوابی رسید او از شهر بدو خواب آمد پس چون حضرت
 صابر و فاطمه یافتند بعد شد و در شمس الدین روانه پانی پت شد چون در آنجا رسید جلوس
 امین شد و پشت زیر سایه دیواری نشست شیخ بوعلی از خیال نور باطن آگاه شده از حیرت و
 برآمد پس طواف فرمود که محبوب منظور بوعلی بود و پرسید که کجا میروی دمن ترا میگذارد منو
 که ولایت این قلمم حواله دیگری شده و حکمیت که حالا تا و تنبیه در میاتم درین شهر بمانم
 پس طواف فرمود گفت که حاجت ایت ابن ملک را بمن بنگفت در فلان محله مرے
 بلباس چرمی و قلندرانه نشسته است و زیر دیوار قیام دارد و بر دویارت کن پس
 طواف فرمود و آنجا رفت و از دوزخگاه کرد و بیامده حضرت بوعلی از شهر برآمده بیرون
 شهر قیام نمود و شیخ شمس الدین اندرون شهر بجهت بوعلی فرود آمد و احیاء بوعلی بام
 شکار بخت و اتحاد گرم نامزد و صاحب سیر الاقطاب سیر ما یکده روزی سید
 از کاران پانی پت بخدمت مافه بود و در آنجا سخنان گفت که سیادت شام بجهت طور
 به ثبوت پیوسته است فرمود که از آیا اجداد خود شنیده ایم و لبثا مه هم داریم گفت
 اثبات انجمنی خلیفه و شوار است و چگونه تسلی گیرد و از اجتماع این سخن بل غایت منزلت بخش
 آمد و گفت که در دعای الناس شنیده است که شکی که تسبیح انسب از اولاد رضی باشد و می
 مبارک دی آتش میسوزد اگر چه انجمنی تا حال تجربه نیامده لیکن نزدیک من باین جبهه
 نیست که ما و شاد در آتش آیم هر که در آتش نسوزد او سید است این گفت و در تنور
 آتش که در خانه نهاد می نماند و آمد و ساعتی در آنجا قیام نموده بشیاد از او که شما
 اندرون تنور بیا سید که دعوای سیادت دارد و آن شخص از روی تعمال جواب نداشت
 داد و نزد یک تنور رفته دید که حضرت شیخ چون در در آتش آرام پذیرفته اند و در
 پیرید و خواست که قدم پس بردارد فی الحال شعله آتش از تنور برآمد و بدو نشست
 در گرفت و صحن شروع گشت فریاد آبان آلمان برده است و فریاد از تنور برآمد
 و دست مبارک بر آتش زدن فی الحال سرگشت و شد که کوز تو به کرد و سر بر کردید
 و نیز صاحب سیر الاقطاب از شیخ شاد و چینی نقل کرده که شب پیر سید خود بخواب بودم

که یکی از برادران نامهربان که در سدد قتل من بود و آمد و شمشیر علم کرده و خنجر که بر من
 زد و درین اثنا بیدار شدم و ششم باز کردم دیدم که شش شمشیر بر سینه بر من قادر است و در دل
 مشو و پنجاب شمس الدین ترک شدم ملاحظه کردم که دوستی یا انگشتری فقره از نیب بیدار شد
 و آن ظالم را از گردن گرفته دفع ساخت بر فراستم و تجدید و نو کردم و بها وقت بر دهنده و
 شیخ زینتم دیدم که یکدست از سر قد ملی برآمد و بر سر من فرو داد و مرا بترکانه و تینا آن دست
 حق پرست را بر دوش گرفته و بر سر من میمالیدم و در دل آرزو کردم که افسوس این وقت شب یک
 است اگر روشنی بودی هر آینه بزیارت دست مشت میشدم هر دین انا از تعاف دست
 لعل روشنی پیدا شد و تا آنجای نمود و ارشد چون نیگ ملاحظه کردم همان دست صاحب
 انگشتری بود که بر سر دفع قاتل من نمود و ارشده بود و بر ارشد که انده انده
 و تحفه فایده گذرانیده و خدمت شدم و غیر از سبیل الاقطاب نقولست که شیخ شمس الدین
 ترک یانی تپی در هندوستان آمد و متاعل نشد است نه اولاد و وجود آمد و اولاد
 یکتر از پنجاه سسی صفه خان سید که از پیشگاه شاه جهان بادشا به حکومت اکر آباد
 امور بود و بسبب حوادث و روزگار از حکومت معزول شده و است که بطن رود و چون
 در یانی پت رسید بزیارت روضه حضرت شمس الدین مشرف شده نام نشان احوال
 قشربینا در سر شیخ از ترکستان در هندوستان از مجاوران هزاره ابرار و اور یافت کرد
 و از ابرار گفت که من کسار از اولاد حضرت شمس الدین نام در هندوستان محض بزیارت ابرار
 حضرت آمده بودم لیکن معلوم نشد که روضه مقدس آنحضرت کجاست پس بنیامه مالایه از نزد
 برآورده مجاوران نشان داد و چون سامی بزرگان و قبایل کرد و مطابق نسبت نامه دستخطی آنحضرت بود
 و صفه خان بیان کرد که چون شیخ در ترکستان تشریف داشت متاعل بود و سید احمد نام پیری در آن
 و بعد از تشریف آوری شیخ اولاد کثیر از سبب سید احمد وجود آمد پس بنیامه همان سید صفه خان
 باز محض با سوادب صاحبزاده که معز کرده به حکومت کابل هند را مامور است و فاضل شیخ شمس الدین
 حقیق صاحب سیر الاقطاب تذکره الهامتین صاحب الالامیه نیره و جان فقهه یانزده و قبول
 صاحب جبهه حقیقه در سال فقهه شریزه بحریه قول دل معزول است که در فقه کتاب نظر فقیر

اودر عالم منتشر گشت و قدم مبارک شیخ سولای مسجد جامع بجای دیگر فرستاد از ملوک امرای
 بخاریستغنی و سایر ائمه و تائیم ایل بود بوقت یکپاس شب گذشته اظهار کردی در وجود
 و سخاوت بنظر در در طهارت لطافت پیش خلق اودرا فرید ثانی میگفتند گو یا در یکایک از این
 بود که بعد از فرید بر دس زمین جاری گشت و خواجہ خسرو در مدح آن فرود عالم قصیده
 تصنیف فرموده است که مطلعش این است شعر علاء دنیا و دین شیخ و خزانہ عصر که شد
 بمرتبه قائم مقام شیخ فرید و در مسارج الاولایت درج است که سلطان نجات الدین تعلق
 که در او اعلیٰ ملک غازی نام داشت و حکومت صوبہ یا پور ما مور بود در پیش علاء الدین
 شده بود و چون شیخ در سال ہفتصد و بیست و یک فات یافت در اجودین مدفون گشت ملک غازی
 بعد وفات شیخ بوقت دہلی نشست و بر مراد پراوار روی کہ بجوار حضرت گنجشکر بود گنبد عالی
 عمارت ساخت و گویند کہ اگر چه این گنبد از روضہ عالیہ گنجشکر بلند تر است اما بلند گانرا
 از دور غور در تری نماید از موقوف شد در دنیا چو در بہشت برین شیخ ہفتہ بطبق علاء الدین
 بہر تاریخ رحلت اشاہ شد رقم تمنع حق علاء الدین خواجہ شمس الدین خواجہ اسراوہ
 امیر خسرو قدس سرہ از افضل و کار بود و بدرجہ غایت محبت حضرت سلطان الاشجاف
 داشت گویند کہ وقت تحریر این نازنا جمال شیخ ندیدی تحریر نہستی و حضرت شیخ در مرض موت
 بیاد او رفت در انسانی راہ بود کہ خیر فوت وی آوردند چون بشنید گفت الحمد للہ
 کہ دوست بہر دست پیوست وفات وی در سال ہفتصد و بیست و دو ہجری است از موقوف
 بہ بزرگت ازین نیای عالی چو شمس الدین ولی مسہر نور عجب تاریخ و صلش علوہ کرد
 از شمس الاولیایادی اکبر شیخ شرف الدین ابو علی قلندر پانی پتی
 قدس سرہ انا ولیای نامدار و مجاذیب باد غار و مشایخ صاحب الاسرار چیست
 اہل بہت است در او اہل حال تحصیل علم کرد و طریق مجاہدہ پیش گرفت چون جذب سک
 بنہایت رسید کتاب بارادرو را انداخت و راوت بخاندان چیست آورد و صاحب الاولای
 میفراید کہ وی خلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار خانی است و بعضی بہر شیخ نظام الدین بداد
 نسبت کنند اودرا تصنیفات بسیار است بہ بیان عشق و محبت و عوارض حقائق و توحید

و ترک و محبت مولی و کتوبات وی که بنام اختیارالدین میرید خود تحریر کرده است که بی است
 جامع علوم و جید در سال دیگر هم مشهور و معروف است که او را ممکن است شیخ شرف الدین بگوید
 و سوله ازین شنوی است شخصی که مخزن رموز و نموده است علاوه بر آن دیگر اشعار هم
 از قسم غزل و رباعی از شیخ نقل میکنند و وی از قدیم ساکن شهر پانی پت است و نام و پدر
 ماجدش سالار فخر الدین و نام والده اش بی بی حافظه جمال بود که مقبره های سرور در باغی
 در جوار شهر بطرف شمال واقع است و شیخ مریدان و خلفا بسیار داشت علاوه بر این صاحب الدین
 بارشاهان دلی هم حلقه ارادت آنحضرت کردند خود داشتند و صاحب سیر الاقطاب
 میفرماید که شیخ شرف الدین بوعلی از اولاد مجاهد امام عظم ابوحنیفه کوفی رحمه الله علیه است
 و نسب شریف وی بخند اسطه با امام عظم میرسد بدین طریق که شیخ شرف الدین بوعلی قاضی
 بن سالار فخر الدین بن سالار حسن بن سالار عزیز بن ابابکر غازی بن فارس بن علی بن ابراهیم
 بن عبدالرحیم بن محمد بن داکم بن امام نعمان ابوحنیفه کوفی بن ثابت بن نعمان رضی الله تعالی
 عنهم اجمعین و غیر صاحب سیر الاقطاب ساهی شجره پیران کبار وی که بحضرت خواجہ قطب الدین
 بختیار میرسد بدین خط تحریر فرموده که شیخ بوعلی قلندر مرید و خلیفہ شیخ عاشق خدا و وی را
 شیخ امام الدین ابدان وی خلیفہ شیخ بدر الدین غزنوی و وی خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین
 بختیار اوشی است و مخفی میباید که شیخ شرف الدین بوعلی هم عمده هم عصر شیخ شمس الدین
 ترک پانی پتی است چون حضرت شمس الدین از کلیه در پانی پت تشریف برد و شهر مقام
 فرمود سابق ازین مقام شیخ بوعلی هم در شهر بود چون چار روز گذشتند روزی خادم شیخ
 شمس الدین بطرف مسکن شیخ بوعلی گذر کرد و دید که شیخ بشکل شیر تمثیل شده نشسته است و بر سر
 و از آنجا بخت شیخ شمس الدین حاضر آمده حال اقع عرض نمود فرمود که باز پس برو اگر شیخ
 بوعلی حالا هم بهمان شکل تمثیل باشد او را بگو که شیر را پیشه می باید در آبادانی جای شیر بناسب
 نیست پس خادم در آنجا رسید و شیخ بوعلی را باز بهمان شکل تمثیل دیده گفت که پیر من
 میفرماید که جلالت شیران آبادی شهر نیست شیر را در پیشه ماندن مناسب تر است فی الحال
 شیر از جای خود بر فاست بهمان شکل بیرون شهر رفت و بجای در تر از شهر مقام کرد

که انحال که مقام بنام باگونی از شهر بابل مشرق مشهور است و باگنه در بند می شیر اگر نید
و باگونی یعنی مقام شیر است در آن مقام حال زیارتگاه خاق است شیخ چند سال
و با عجا انده باز به وضع شد تا کثیره که قریه از مصفا خات که مال است تشریف برد و سکونت
انتظار نمود و صاحب خانه خیار را لا اختیار میفرماید که وقتی در حالتی در بزم سو
شوار پیش شیخ شرف الدین باز شده بودند و یکدیگر را محال آن بود که بوی مزاجم محال
گردد و آنرا نانیابا الدین نامی که چو شرف الدین در بند و در شهر افسان و گشت میگردید
نامش را پیش میبرد گزیده بودی شوار بهی که حکم شرع ترا نیندیشکونید که بعد از آن شیخ
مماسن خود بوسیدی افسی که این ریش چه مبارک ریش است که در راه شمع محمدی گرفته شد
پیش شیخ شرف الدین از پدید آمدن مبارک خان نام که محبوب نظر نظر آن حضرت بود و خلق خوار
بر او کشته و کاه به خود بوی میگرفتند و وی بخودت شیخ عرض کرده است خلاصی را بکفایت
نیرسانید و فاعل شیخ اجول فاعل میر الاقطاب تذکره العاشقین تباریخ معتبر و هم
شهر رمضان المبارک من مذهب و لبش چار خیر است از ایراد انوار خیر بانی پیش کرال سال از مولف

چون شرف از جهان بخت یافت	تغافل شد بر وصل سب درود	سال و شش شرف و ملی زبان
نیز فرما شرف و سب غرور	بار دیگر شرف سکینه برگو	سال و ترمیل آن شمشیر باجو
نیز شرف سال جلالتش پیدا	از سب عالم قلقت در مسعود	انصیا قلندری و ملی جوان
که از نامش شرف باطن بود	نه مخدوم اجل سالش بود پیدا	اگر چه معدن اسرار محمود
شرف محبوب بودی گفته مهر	بسال جلالت آن معدن بود	انصیا مظفر نور پیغمبر بود
شیخ عالم شاه اکبر بودی	گشت تا مریخ و دال و عیان	بالک عالی قلندری گوشت
نیز سر و گرفت سال جلالتش	طالب محمود و سرور بودی	شیخ نظام الحق الدین

پداوینی قدس سره از خلفای نامدار و مهران هزار و هجده باوقال شیخ فریدالدین
عزالدین گنج شکر اجدادی است نام گرامی او محمد بن احمد و انبال بن علی بخاری است
و لقب سلطان المشایخ و سلطان الاولیا و سلطان اسلامین است و خطاب محبوب الهی
مخاطب بود و در این دوستان از آثار و بیانات او معلوم است بدین که گوارد و در بار و کوفه

عورتی صاحبِ عقیقه در همسایگی شیخ بود که رسیان با حرت بر سید و دارا حرت آن جوهرید
 کرده و نان بپختن بخت آنطا کردی روزی با شمع حال فاقه درویشان یکسیم آثار آرد
 که موجودی بخت بخت شیخ آرد و شیخ کمال الدین یعقوب که از یاران علی بود فرمود که
 این آرد را بگیر و در دیگ گلی با قدری آب انداخته بجوشان شاید که نصیب آید از بندگان
 شود چون دیگر بردگدان نداده آتش فروختند و دیگر بجوشان مدناگاه دروشی قنوشی
 از در در آمد و به بانگ ابتدا داد که ای نظام الدین با حق است اگر داری بیار جواب داد که دیگر
 دروش است زمانی توقف شوید و بخورید گفت او خود بر خیزد و دیگر بطوریکه هست گرفته پیش
 شیخ بر خاست دست خود را بجامه استین بپسید و کنار آمد و دیگر بر دست گرفته دیگر از
 دیگران برداشت پیش رویش آورد و پیش دست آمد خود تا بقیقه در دیگر فرو برد و بقیه
 گرم گرم در دامن خودی انداخت و گرمی طعام هیچ بدستش اثر نمی کرد بقدر حاجت نان بخورد
 بعد از آن برخاست کنار آمد و دیگر بدست گرفته دیگر از زمین برداشت باز بر زمین
 چنانکه شکست و گفت ای نظام الدین نعمت اهلن از فرید یافتی و دیگر فاقه و افلاس هر ی
 مانگستیم حالا سلطان ظاهری باطنی شدی این گفت از نظر دمان غایب بدین آنرا
 چندان فتوح و نذر اند رسیدن آغاز شد که حساب نماند و صاحب تذکره اهل تقی و شیخ
 که حضرت سلطان ایشای فرمود که چون در غیبت پور عزالدین کتیا شهر نو تعمیر کردن آغاز
 نهاد آمد و رفت امار و وزرا و سلطان در آنجا بسیار شد بسبب هجوم و انبوه خلق پستگاه آمد
 و در اراده نقل مکان متحکم گشت روزی درین اندیشه بودم که بولانی از در در آمد اول سخن کرد
 این بود شهر روزی که تو می شدی بنیادستی و کاکشت نمایی عالمی خواهی شد و نیز فرمود که اول
 مشغولی بایستی شد چون بکس مشهور شد خیال سعی کند که در روز قیامت از روی رسول
 صلی الله علیه و سلم شرمند نه گردد از خلق گوشه گرفتن و بحق مشغول شدن مثل شما مردم
 و کار مردی آنست که خلوت در آنجا باشد و با وجود انبوه خلق در شغولی خلل نیفتد چون این
 تمام کرد بر خاستم و قدری طعام خوردم و بفرمودم که بگردانم که بر ملال است پس بر دین نهاد
 نیت کردم که از اینجا نقل مکان نخواهم نمود و همین جا بیدار هست خلق و عبادت حق مشغول

خواهم ماند فی الحال جوان مسرر شد و آثارش داشت بر روی پیرانوار چه نمود و ارشدند و دست
 بطعام دراز کرد و بخورد و هر خص گشت و باز گامی او را ندیدم قطعت که سلطان ایشانج
 بر لے اولے نماز جمعه بر روز جمعه از غیث پور در کیلو گدھی را و اعلی یام پایادہ شریفین
 روزے در غلطش گذشت که اگر اسپ مادی و شکی بسو آراکن میر قتمی بر روز یکشنبه نورالدین
 ملک بار پیران و در اس پادوی بخدمت آورد و گفت که شمس پیر و شمس پیر بر آید شاد کرد
 که اسپ مادی با که داری شیخ نظام الدین بدہ کیر و زنجیر پایادہ در کیلو گدھی بر و پس اسپ
 مادی که شتم حاضر آورده ام قبول فرمایند و خود که شمس پیر و زنجیر و پیران و پیران و پیران و پیران
 و تمام رفتن نمے توانیم تا و تکیه از پیر و تکیه خود اجازت گرفتن حاصل کنیم چون شب شد حضرت پیر
 و الدین شیخ را بجوای اجازت داد و فرمود که اسپ مادی بگیرد که پیر ملک بار پیران اجازت اسپ مادی
 نزد تو فرستاده است علی الصبح شیخ اسپ مادی را بنزد خود رسانی بگفت و شکر عظیم حضرت پیر
 آورد و در ج اخبار الاولیا و غیره است که چون سلطان علاء الدین خلجی از دانا پایدار
 رحلت کرد سلطان قطب الدین مبارک شاه بر سر سلطنت دلی شکر شده و از علاء الدین
 خضر خان را که مرید سلطان ایشانج بود و این عمارات عالی که مقبره حضرت شیخ در صحن است
 از ساخت اوست شمس کرد و بران شد که شیخ را نیز از قتی برساند مگر چون تمام لشکر شاهی
 و تمام امر او صفار و کبار میدان و تقدان شیخ بودند برانداست و تحفست مبادرت میکرد و در
 از قاضی محمد غزنوی که مشیر خاص سلطان قطب الدین بود پرسید که این خرج کثیر که شیخ
 نظام الدین است و فلش از کجاست قاضی که از شیخ راضی نبود گفت که اکثر امر لے
 شاهی بلکه از وزیر تاسیای هدیه و شکرانه معظم شیخ میرساند از این سبب کثرت و پیشانی
 خرج میکند بیکه و در از تنگ سرخ روزانه خرج مطبخ شیخ است سلطان چون بشنید از پیش
 حد بسخت و حکم داد که هر که در خانه شیخ رود و در هیچی یاد نیاری فتوح برساند و لطف داد
 از خزانه شاهی موقوف خواهد شد شیخ با سماع این خبر خواجہ اقبال که غلام خادم و خانسا
 شیخ بود حکم داد که از امر در خرج مقررہ روزانه مطبخ و غیره دو چندان کنند و بوقت حاجت
 ز خرج دست اهلان طاقی بنین از دیم الله الرحمن الرحیم خوانده و زطلوبه پیران آنرا چه

اقبال سنجی آن میگرد و در نقد هر قدر که میخواست از طاعتی بیرون می آورد چون آنجا که بخواهد
 بابت سلطان زمانیت فعلی شده شخصی را از امرای خود بخیرت شیخ فرستاد و پیام داد که شیخ
 رکن الدین ابوالفتح کتانی بیدین مای آیند و بدین مقدم بفرمودند و شما که خاص
 و درویشی آشرفیت پیدا کردید ایند بیدین ازین صحبت موجب تقاضا مستحق است شیخ جواب گفت
 که عادت پیران مانیت که میخوان رویم ما را میفرمودند بیدین و شما که سلطان چون این سخن
 شنید از شما بخیرت و گفت که شیخ را البته بدینچه امر کرده ام عمل کردن خواهد بود
 حضرت سلطان اشباح شیخ حسن علی نجیب را پیش شیخ فیسار الدین فرمودی که هر چند سلطان
 قطب الدین و خلیفه شیخ شهاب الدین عمر سهروردی بود و فرستاد و پیام داد که سلطان را
 از رنجاندن فخر باز دارد که در رنجاندن خود ایشان صلاح او نیست شیخ حسن چون نزد
 شیخ فیسار الدین رسیدید که او را در چهارم است بازگشت و بعد بحال خود شیخ عرض کرد
 و بعد سه روز چون شیخ فیسار الدین بر حجت حق پیوست بقبر فاطمه دوی جمع شایگان و
 اکابران ملی و سلطان قطب الدین بمقبره شیخ فیسار الدین حاضر گشت و سلطان قرآن
 میخواند که سلطان اشباح هم رونق افزای مقام شد و جمیع حضار کرام عظیم خوانند و شیخ
 سلطان قطب الدین که بلا وقت قرآن شغول بود در آنوقت بعضی سخن عرض بر دار داشت شیخ
 شد که بادشاه وزیرین مجلس فرست اگر سلام ملک نماید اعلامش بهم فرمود که حاجت
 نیست که او بقرآن شغول است شولیش نباید داد در آنوقت سلطان بگوشه چشم بزد
 حمایت غم و غصه میگردید و فراموش بادشاه مجبوس ساخت و شیخ وقت اطلبید و گفت که شما
 همه شیخ نظام الدین ایضا مانند که هر روز بیدیدان ما میاید و در وقت یکی بقیه و الا بعد یک ماه
 میروز غره ماه تو ملاقات کند و اگر ایضا نیدیدان تمام قبول کند اعلام و بدین فکر او کنم چنانچه شد
 قطب الدین غمزدوی و شیخ عطاء الدین طوسی شیخ جید الدین و تبرائی الدین بایا و سلطان
 بنحیث حضرت سلطان اشباح رسید و در نیابت آنها بر حسب مصلحت وقت کرد و شیخ تالم
 فرمود و گفت انشاء الله تعالی تا چه بطور آید ایشان از لفظ انشاء الله تعالی و بعد که شیخ در باب
 رقت نزد سلطان رضی الله تعالی فرستاد بادشاه جواب داد که شیخ از آمدن و بفرموده ماه رهنش

بگویند که حاجت آمدن با هیچ نیست ان شاء الله تعالی فردا وقت حاجت شمارا فرود آید و هر کس که
 سلطان می برادر خواهد رسید و در این روز ولادت خان هم سال و عاظم میر سلطان از خنجر فرستاده شد
 و نذر کرد که اگر رسیدن این خنجر یا قصه دنیا سرخ بخودش بخند کند که این خنجران بود قوع آمد که در دم
 خنجر و سلطان لشکر و دولت خان را در این سلطان با قصه دنیا سرخ بخودش بخندت آنحضرت فرستاد چون
 با قصه دنیا فرستاده شهر یار بخودش شخ رسید قلندر که قصه یار نامی بخودت عاظم بود چون یار را
 بدید بعضی بخود کسب گفت اندک باشد که فرمود که سنا خوشتر کن همه بوی بخندت گفت که
 شمس الدین نامی شخصی متول در شهر دلی کار برآزمی کرد و در باب شخ بد گفتی و با خنجران
 قلمی داشته زنده تریب مفتح افغانان و در شهری بلخ و حج یاران نشسته را در خور و شرب
 داشت چون شراب و روه خواست که بخود شخ را کشیم ظاهر دید که ایستاده است باشارت انگشت از
 خور و شراب شخ بفرماید فی الحال و نذر شراب بگشت و بخودت حاضر آمد فرمود که شمس الدین هر گاه
 که سعادست سعادست دنیا بخندین شود که ترا پیش آمد پس هر یک خود را سناخته بحداد با بدی برآید
 و مشغولست که قتی قاضی محی الدین کاشانی محنت بیا شد و در حالت نزاع بود که سلطان شخ
 بخیارات او تشریف برورد و یکده قاضی محالست شخ است شعور آدم شامی هم ندارد دست مبارک بر
 رویش فرود آورد فی الحال بیرون آمد و محنت کلی یافت و مشغولست که در روز فانه برسد
 از هر یک از سلطان اشراج مجلس سماع بود و طعام نیز برآید م بدان هر اسی شخ پنجه بود چون
 پنجه سماع گرم شد چندین هزار کس از صوفیان و عوام و خواص جمع آمدند و طعام تقدیم
 نمود که به پنجاه کس هم کفایت کند لید سماع صاحب مجلس تحیر شد حضرت شخ جوت عاظم
 بهر روز است در دافنه بشیر که خادم خاص آنحضرت بود فرمود که در دستهای فلان شیوایان در دوس
 یک یک جانبش از هر یک شان را چار چار بر کماله سیار در دوش بیندازد و بلاغی آنرا بجا بیاورد
 و پس از آنکه گفته بهر یک تقسیم کن پس حسب الحکم شخ بهیچان کردند و چندین هزار کس برکت
 شخ سیر گشتند و تیر و جانقدر طعام که بود در کلبن باقی ماند و مشغولست که در دافنه
 در ضمیمه ساد و میانه اندازد اتفاقات در فضا اش را بشنید و گرفت و فرمان شای که در باب عطا
 با گزینش و در بخت ازین سبب باز بهر یکی آید و به شوق تمام فرمان زد و بان سلطان حاصل نمود

چون از دیوان بیرون آمدیم از بطن شمع بقناد و گشت گریه ناز می آغاز نهادیم و حضرت
 حاضر آمده استمداد دعا کرد و شیخ قسم فرمود و گفت که اکنون چون فرمان خود بیا بی حلال و حرام
 پاک حضرت فرید الملک الدین نیاز کنی و آتشند قبول کرد باز فرمود که مولانا چه خوب باشد
 که بهین وقت بیروی و علوا خرید نموده حاضر آری و بی فی الحال بر فاست برود کان علوی
 که بر در خانقاه عالیجاه شیخ در کان دشت رفت و چند در هم برای خرید علوا احوال علوی
 نمود علوامی علوا وزن کرد و کاغذی بر آورد و خواست که پاره نموده و علوا در باره آن نموده
 حواله دهند و آتشند چون بخوبی نگاه کرد آن کاغذ فراموشی جاگیر آتشند و در حال
 از علوانی گرفت با علو و فرمان باز یافته بخدمت شیخ آمد و مرید گشت و مشق گشت که روز
 شیخ فرید الملک الدین در حجره مقدس حالت خوش و شست و موجوات حقانی بوده بهزار
 اشتیاق حقانی این را برای خود بدست می خواهم که همیشه در بهوشی تو زیم و خاک شوم و زیر پای
 تو زیم و مقصود من بندگی توین توئی و از حجره تو میرم و برائی تو زیم و دور آنوقت مولانا
 بدرالدین اسحاق را بر در حجره نشاند و حکم داد که اندرون حجره بنشیند و راه ندهد باز آنجا
 مولانا بدرالدین را حاجتی از حاجات انسانی لاحق حال شد و شیخ نظام الدین ابجانی و
 نشاند و بقضای آن برفت سلطان اشایخ از سوراخ دروازه نظر کرد و دید که شیخ از حاشی
 مدبوش است و دست مبارک بر پشت نهاده تو اجد میفرماید و بهر از شوق آن زبان روزگار
 دارد و با خود اندیشید که در نیوقت خوش از عطای شیخ محروم نیاید و مانند بهر حال اندرون
 باید رفت و توکل بخدا کرده قدم در حجره نهاد و سر بر زمین نهاد و گاه شیخ فرمود که نظام الدین
 بنوا و انچه میخواهی گفت دین عقبی و سوال کنی دارم فرمود و ادیم چنانچه همه توجع می داشت
 لیکن در تمام عمر فرمود میگردم که در آنوقت چرا نخواستم که وفات من در حال سلام تو توئی و
 و مشق گشت که روز سه سلطان اشایخ بزیارت هزار پیرانوار خوابه قطب الدین بنیابر
 تشریف برده بود چون از آنجا واپس آمد یکباره دریا گذر انگاشت و بهر که چرخین علای بخیر
 شاعر بایاران خود بکنار حوض شراب بخورد چون نظرش بر شیخ افتاد و فصل شد و این شمس بخواند
 رباعی سالما باشد که تا می مستم که رحمت ما اثر بودی کجاست و ز بد تافس از دل ام کن

قسطنطین ایان بهتر از دین است و از خستیدن این زبانهای خواجیه فرمود که آنرا به صحبت را
 اثر است این سخن در دل من اثر کرد و من بر پند بشافیت و سر در قدم شیخ آرد و دیار آن
 خود نامرگشت و بشرف ارادت مشرف گردید و هر یاب زیاده آخرت شد چنانچه وی اکثر اوقات
 این شهر بخواند شوقی حسن توبه انگیزی کردی که ترا طاعت گناه نماند و پیش این بود که توبه
 بمرضا و سیار بوقوع آمد و بود و کتاب فواید الفوائد از ملایطات حضرت شیخ صالحیت
 کرده وی است و بغایت مقبول افتاده که خواب امیر خسرو رحمة الله علیه بوی میگفت که ای
 حسن کاش تشریف قبول نمیدی فواید الفوائد که از تالیف تست بمنسوب استی از تمام نصیحت
 من توبه و شوق است که بد کس از طایفه ان حق روزی بخند مستشوخ حاضر آمدند و هر کس
 از ایشان بطور تحفه شایسته مختلف در کاغذ یا چوبید و نیکیش کردند لیکن شخصی از ایشان نظر امتحان
 کرامت داشت و گفت آنحضرت خاک ز راه برداشت و در کاغذ یا چوبید و پیش نهاد شیخ قبول فرمود
 و خادم بزرگ برداشتن آنها حاضر آمد و همه آنها را برداشت چون خواست که خاک را هم بردارد
 شیخ منع فرمود و گفت که این را همین جا بگذارد که سر نه شیم ما است از اطهار این کرامت بهم
 حاضرین سر در قدم آورده و میباشند نقیض است که حضرت سلطان ایشایق تایل بود و تمام
 تجربه گد را نید و گویند که دوزی شیخ مجبور پیر او شغفیه حاضر بود و فرمود که چیزی بیار تا بخورم
 سلطان ایشایق دستار مبارک من ساخت و قدری لوبیا خرید کرد و نکند و خورده و شایسته حاضر
 ساخت شیخ بزرگ بیاران خود بخورد و فرمود که خوش نمیکند خفته از غذا خورم که بر در نقیض و
 نمک و چنگلی طعام طبع تو بخرج آید باستماع این سخن دلاویز عنایت امیر شیخ نظام الدین شریف
 برخواست چون اما شیخ باز شده بود و نظر شیخ بزرگ بر ازار افتاد و از راه غایت عنایت
 ازار خود طلب فرمود و شیخ نظام الدین داد و ارشاد کرد که پیش شیخ از غایت فرست
 در حضور شیخ بزرگ آن ازار بالایی ازار خود پوشیدن گرفت و از غایت و وی ازار بند
 از دست را شده و از ازار پیر یا پنهان شیخ بزرگ فرمود بر دار و ازار بند بکم بند و فرمود که هر گاه
 به بندم فرمود که سوله روز قیامت و انشود و اگر و شود بر جوران بهشت و اگر و شیخ منسر
 بر زمین نهاد و عرض کرد که بهتر است ازین سبب در تمام عمر نکاح نکرد و از فرق نسوان

بنایت قلعه بود و قلعه است که در زیره بختان شاه عایجه شیخ مجلس شماع گرم شیخ در حیات
 و جد بود نگاه یکی صوفی آبی کشید و بجز آه آتش در نهادش افروخت سر آبی بوخت
 و خاکستر شد چون شیخ نبوش آمد پرسید که این خانه از چیست عرض حال گذارش نمودند
 شیخ آبی طلبید و از دست مبارک بر آن خاکستر نهاده صوفی فی الحال زنده شد پس
 او را فرمود که تا بخت نشوی باز در مجلس انبیا که بنور ذاتی اهلست که سلطان شایان است
 شکی که بعد قتل خسرو خان بخت و بی شکیستی از من بگماله مراجعت کرد و از اثنای راه شیخ
 نوشت که وقتیکه مادر دلی بیایم شما از غیبت دور بیرون روید که بسبب کونیت شما کثرت
 مردم از این آنجا باشد و عجب بر سر متوسلان بادشاهی می ماند و حضرت شیخ در آن وقت بخود
 بود و بدو طایفه خط فرمود که هنوز در این در است پس هم آنچنان ظاهر شد که بادشاه در دلی رسید
 و در تعلق آباد بزرگتر قرار و بعد و پنجاه نفر المثل بنور دلی و در است و اهل بند تا حال
 اشتبار وارد و قلعه است که چون عمر حضرت سلطان اشانچ نبود و یکسال سیزده ماه بود
 بانسداد و دل و غایط باران آمد و بروز ششم از مرفق راه قبال خادم فرخنده قال خود را نزد
 طلبید فرمود که هر چه اسباب نفوذ در ملک من باشد حاضر گردان تا بمسئله قبال بخش کنم و من
 کرد که فتوحی یا سبانی که می آید تا روز دیگر نمی ماند مگر چندین هزار من غله که در انبار است
 هر روز پنج گانه صرف میگردد و فرمود که همه غله از انبار بیرون آر و بستمقان بران چون از تقسیم
 فراغت شد پنجه جامه های خاص الملبس نمود و از آن پنجه یک ستاره خاص پیر این مصلا و شال
 خلافت بولانابرمان الدین غریب طلا کرد و بجانب کنرخصت فرمود و یک ستاره پیر این
 بولانامش الدین محبی مرحمت فرمود و همچنین پنجه جامه های پنجه بر یک غلیفه از خلفا خوش تقسیم
 کرده در پنجه پنجه گنداشت در آن وقت شیخ نصیر الدین چراغ دلی هم حاضر بود و باو پنجه مرحمت شد
 حضا مجلس تخریر ماندند که آیا موجب حمد می شیخ نصیر الدین چیست بعد ساعتی شیخ نصیر الدین را
 هم نزد خود طلبید و فرمود و پنجه جامه های پنجه بر یک غلیفه از خلفا خوش تقسیم
 شده بود و تمام و کمال شیخ نصیر الدین عطا کرد و گفت که شما را در دلی باید بود و چکار مردم بپایند
 بعد از آن نماز عصر را کرد و هنوز از آفتاب غروب نشده بود که آن آفتابین شاهنشاه سلطین

در پرده کمال لغزین القدر الموت مستور گشت و این حادثه عظیم بر روز پانزدهم تیر ماه در نیم ماه ربیع الآخر
 سنه یقصد و بیست و پنج به وقوع آمد چنانچه در تاریخ و سال وفات آنحضرت هر ایل قوا و تاریخ الاوقات
 است لیکن در زمین عمر آنجناب خلالات است که صاحب مخبر الاولیاء شیخ جعفر چشتیه نو و چهار و ده
 تذکره العاشقین سیر الاحصاء نو و دیک سال میفرمایند و روز وفات حضرت سلطان المشایخ نظام الدین
 و وفات سلطان غیاث الدین تغلق صرف فاصله یک ماه و هفده روز و یک سال و در میانست که غیاث الدین
 قبل از وفات سلطان المشایخ یک ماه و هفده روز وفات یافته بود و خلق قاضی حضرت
 سلطان المشایخ و مریدان آنجناب اگر چه خارج از حد تحریر و تقریر اند اما بر کافیه هایمان
 خلفاء نظامیه بجز تحریر می آیند و در دفتر خلفاء سلطان المشایخ شیخ نصیر الدین محمود چراغ
 و بی است مولی ازین سرایح الدین عثمان شیخ قطب الدین منور پسر شیخ برهان الدین شیخ
 حسام الدین اسافی و مولانا جمال الدین نصرت خانی و مولانا فخر الدین و مولانا ابوبکر بندری
 و مولانا فخر الدین مروزی و مولانا علم الدین نیلی و شیخ برهان الدین غریب مولانا و جلال الدین
 یوسف و مولانا شهاب الدین امام و مولانا شیخ محمد قاضی محی الدین کاشانی و مولانا جعفر الدین
 باکلی و مولانا فصیح الدین و مولانا شمس الدین بکچی خواجہ کریم الدین بمرقندی شیخ جلال الدین
 اودهی و مولانا جمال الدین قاضی شرف الدین و مولانا کمال الدین بقیوت مولانا بازا الدین
 و شیخ مبارک و خواجہ منیر الدین خواجہ ضیاء الدین برنی و شیخ تاج الدین ادری مولانا مسعود الدین
 انصاری و خواجہ شمس الدین خواجہ زاده امیر خسرو نظام الدین سیرازی خواجہ سالار و شیخ
 فخر الدین میرسی و شیخ علاء الدین اندیسی و شیخ شهاب الدین کنونی و مولانا جمعه الدین
 ملتانی و شیخ بزاز الدین تواد و شیخ درکن الدین چنبری و شیخ عبدالرحمن سارنگی و شیخ حاجی احمد
 یزدانی و شیخ لطیف الدین و شیخ نجم الدین محبوب و شیخ شمس الدین داری خواجہ یوسف
 بدادنی و شیخ سرایح الدین بافظ و قاضی شاد علی و مولانا قوام الدین یکسان و مولانا
 برهان الدین سادری مولانا جمال الدین اودهی و شیخ نظام الدین مولی و قاضی عبد الکبیر
 قدحانی و قاضی قوام الدین قدوری مولانا علی شاه قایم بود و خواجہ نقی الدین خواجہ و سلطان المشایخ
 و سید محمد کرانی و سید یوسف حسینی و حمید قاسم قلندر و امیر خیر و قهقاری امیر حسن و علاء الدین خرمی

در عمر شهادت سالگی شربت شهادت پیشید و در وقت انتقال از این دهر از خیر سال گذشت و در این
روی که می طلت خطایب بلاد الکسوی از اولیای زمانه بود و در این سال که در وقت خواب
خبر در اثر بیعت کرد و حضرت سلطان اشراعی و خواجہ خیر علی ابترک الله عنہ خطاب فرمود و
چنانچه از این بیعت که تصدیق خواجہ خیر علی است ظاهر میشود و بیعت بر زبان بیعت خطایب
بنده ترک انداخت و بیعت ترک الله بکیر و جرم با الله شریک و چون من سبک داری از بیعت این
شیخ من این مردان و خاتم امر زکاد و زیار سلطان اشراعی در حق وی فرمودی که ای کرم
من از وجود تو در بیم لیکن از تو ترسم و برادر بزرگ خواجہ خیر علی الدین علی نام داشت فوق الحد
منظر و مجرب سلطان اشراعی بود که او را شیخ و دربارت شریف خطایب و خلعت خاص خود بود و دست
و خواجہ خیر علی شری که میگفت تا در نظر او میگذشت و انبیا را بر منی ساخت و چون بنظر شیخ سماع
تسبیح در ابتدا سماع خواجہ خیر علی خوانند و از این سماع خواجہ خیر علیست و بطریق
خواجہ بشیر که نام تمام در خیر و حضرت شیخ و در حق من صورت و چون او وی بنظر بود و شبست و شیخ
نظام الملک الدین خواجہ خیر را اکثر خطاب بیان اشراعی با و فرمودی که خواجہ خیر و حسن
و لطافت علم و بیعتی شایسته خود انداخت و در حقش قول خوش مقال که در ادای سماع مرغان
هوای او و در ادای او در حد در سماع و در وی شیخ لشبته سماع میگفتند و اعلم است که خواجہ
خیر بنیت از تجدید بیعت بسیار و قرآن بخواندی و هر شب بعد نماز شبانه بیعت شیخ و فی الزمان
سخن باندی و از یاران نیز هر که اگر عرض بود و می از طرف دی بگویش حق نبوت شیخ را سبک
از تو بخند و شیخ عرض کرد که می خواهم که بعد از رحلت آنحضرت ازین دار بپر افت بقا من در دنیا
نماند و دامن من نیز در به بلوی آفتاب باشد فرمود که بخندید و خدا شاکر الله تعالی و نیز متقی
بفرش شیخ رسانید که می خواهم که بر روز خیر و شنگان مرا بنام خبر و با و کن که این نام سبک است فرمود که
بروز قیامت نام تو محمد کاسرین خوانند گفت این دو بیت از تصانیف حضرت سلطان اشراعی است
که در حق خواجہ خیر فرموده است برگردان چون بدست شیخ خود که بنام و نشر شلس کم خوست و ملک است
که ملک سخن آن خیر است. این خیر است نام خیر نیست و زیرا که گفت نام خیر است صاحب
حقینة الاولیا میفرماید که سوز سینه بکینه و آتش دل عشق منزل خواجہ خیر اینقدر بود

۳۴۰

که چنانچه نگارنده می از بلائی طلب می همیشه سوخته میوه برگاه که چاره نویجو شنید
 بهمان وقت از بلا سه قلب سوخته میشد و خواجیه در چهل سال هجری المیر ماند و سپهر برود
 خوش نظری علی زمین حج گذارده بود و گویند که تعانیست خواجیه در نظم شعر نو در دست
 و اشعار هر آنچه شعور اندازید که کم حاز جبار که زیاده اند سوخته تعانیست شعرا بنده که از
 احاطه تحریر و تقریر خارج اند و بر اشعار فی البدیهه کفایت طبع مبارکش انچنان قادر بود که کتاب
 مطلع الانوار که در جواب مخزن لامله شیخ نظام الدین نجفی فرموده است در دو هفته تمام کرد
 و این رتبه و شرف کلامی محض و از ابرکت آب ان مبارک پیرو شریف و حاصل شده بود که
 سلطان المشایخ از راه غایت عنایت بدلائش انداخته بود و این شعر نیز اشعار فی البدیهه
 خواجیه خسر است و شعر زلفت زهره و جانب تریز عاشقانه است و چه غنی قافیه است و نوی تو
 در میان است که هست که روزی در دشتی بنده است سلطان المشایخ بجهت گذرانی رفت
 فرمود که امروز آنچه فتوح خواهد رسید بفرماید و خواهد شد اتفاقا در آن روز که چیزی فتوح
 فرمود که فردا آنچه خواهد رسید بفرماید و در روز یکم هم هیچ نیامد و آخر شیخ کفش پاره مبارک خود
 بآن درویش داد و می نیز با اتفاق تمام گرفت و از شرف رویش در اثنای راه خواجیه شکر که همراه
 بادشاه بجای رفته بود و از آنجا بازگشته بسوی دلی می آمد بآن درویش و چار شد و رسید
 که از سلطان المشایخ خبری داری گفت بصحبت عنایت است گفت که مرا از تو بوی پیرود شریف
 من می آید شاید که از شیخ نشانی نزد خود داری گفت آری کفش مبارکش نزد من است که من
 عطا فرموده است گفت این کفش میفرستی گفت بل پس خواجیه خسر و هیچ که نگاشته فقره که در صله
 قصیده از سلطان دلی یافته بود تمام و کمال بدرویش داد و کفش شیخ از روی بگرفت
 و بر سر نهاد و بنده است پیر و تنگبر خافه گردید فرمود که ای خدای این کفش هیچ که نگاشته از آن
 فریدی عرض کرد که درویش بر همین گفتا که در نه اگر تمام جان مال من بوفش این کفش طلب
 میکرد و حاضر میکردم و او را و او را اند که چون حضرت سلطان المشایخ بر حمت پیوسته خواجیه
 شریف حاضر بود و بطرف کماله همراه پادشاه تشریف برد و بود بعد استماع این خبر خیریتا شریف علی آمد
 در دوی گردانده خود بخاک مزار پرا توار مالید و لباس سیاه پوشید و اندرون و صفا برک

بلکه در مغایرت سلطان الشیخ کتابی جمع آورده با فوار الجالس موسم ساخت مدعی در علوم
ظاهری باطنی و علوم موسیقی آیتی از آیات حقانی بود و وفات می در سال هفتصد و سی و یک
هجری است از مولف است رفت جوان از جهان بگذرید شیخ محمد بن علی عارف است علمش مستحضر و بیخون
هم محمد امام عارف و در هر شیخ حسام الدین بن ملتانی قدس سره از خلفای نامدار
و الیای بابا و فاضل سلطان الشیخ نظام الدین است بزرگوار و روح و نقوی از یاران محمد مختار بود و در آن
اوقات حضرت شیخ در حق می فرمودی که شهر دلی در ظل حمایت است لعل است که در در راه
میگذشت از غایت شغلی مصلحا از کف می بقیار نخه از غضب بختا بلند آواز داد و با شیخ
و یا شیخ میگفت شیخ با شیخ فرزند چون نزدیک آمد بدست گاه کرد گفت پدر بار شیخ با شیخ
گفتم شنیدی و مصلحا را بر ندانستی گفت ای عزیز من شیخ قیمتم مردی در یوزه گرام بدین نام اگر آواز
میدادی البته من نمی شنیدم لعل است که وقتی با جازت پیر رخت خفیه بحرین الشریعین است
و بعد حج کعبه زیارت رفته و مطلق بود چون باز آمد شیخ فرمود که اگر کسی خواهد که زیارت حضرت رسول
صلی الله علیه وسلم مشرف شود باید که بحجت زیارت و هدیه عالیله بنویسند علمند که دستفید بشرف
زیارت خاص حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰة و التحیة کرد و در بند رومیه جلیج کبیم اگر حاضر می است
لیکن بشرف زیارت آنحضرت شهنشاه نبوت شرف میشود شیخ حسام الدین چون این بیان
از زبان گوهر افشان شیخ شنید بهانفت باز عزم سفر مدینه منوره کرد و قدم در راه نهاد و وفات
شیخ حسام الدین بقول صاحب معارج الاولایت در سال هفتصد و سی و یک است مراد از فوار الجالس
که شهر قدیمی گجرات است واقع شده و با یک سلطان محمد تغلق دلی را ویران کرده و کشتن هم بلی بر کرده
فرستاده بود شیخ حسام الدین نیز از دلی برآمد و بگجرات رسید قیام کرد و بهانفت وفات یافت
از مولف است چون حسام الدین ملتانی لی رفت مثل گل بگلزار جهان ارجمت شایسته ولی حق بگو
هم حسام الدین ملتانی جوان خواجہ محمد الدین روزی قدس سره مرده بود
از مردمان خدا و صاحبان سلطان الاولیاء کمال تقوی و در عزم ارادت پیوسته گنایت تر از آن
کردی در خلق مجرماندی در جلال انیس اکثر اوقات پیش می آمدندی لعل است
که دی روز بخیر دست حضرت سلطان الشیخ عرض کرد که مرا تشنگی غالب بود و کوزه آب از عیب

چندین سال که پیش برنجیم و گفتیم که آب گرامت بخوابیم خوردن و شمع فرمود که با بستی خورد که آنچه
از غیب است بی کیست و وقتی من نیز خواهم که شانه کنم شانه حافظه بود و در این هنگام است
پیدا شد که شانه بدست داشت بگرتم شانه کردم و نیز دخی من و نمودم که دم و خواهم که در پیش شانه کنم
و شانه اندرون خانقاه در طاق بود از خود جریب دزد من رسید بگرتم شانه کردم نقلت
که شیخ فخرالدین بکتابت قرآن هر روز یک جزو ختم ساختی مردمان حیرت کتابت بخوشی خوشش آن
نی جزو میدادند و کیس او چهار آنه بگرفتی و بدین خود آوردی چون عمرش با قرین بصر است که
از کتابت باز ماند آخر حیدر الدین ملک التجار از حال دین دست سلطان علاء الدین غلی عیض کرد
سلطان یک تنگه بود و از بیت المال سلطانی مقرر ساخت مولانا منظور زکریا گفت که زیاده
از چهار آنه بود که از کتابت قرآن پیدا میکردم نخواهم گرفت سلطان اینها را هر که در آخر کار
بزار میزد و از ده آنه بود و مقرر گشت وفات آن جابج الکمالات بسال هفتصد و شصت و شش
حکومت سلطان محمد عادل خلعت شاه بن غیاث الدین است از اول غفر و چون شد بخلد برین
و مسلش با و سال رمانی سال نبش بگو غلیط الله اسم بدان شاه ذنب عرفانی
میر حسن عکاسه نبی قدس سره از اسادات نظام و خلفای وی الکاظم سلطان الشایخ
نظام الدین است و از دینان نقلاک عصر و شعرای هر عرقی و مکانی دیگر بود و در هر
سلطان الشایخ تیر بقرین غایت اقیازی تمام داشت دوی قصاید بسیار در مدح سلطان
غیاث الدین و غان شمسیه بهر شعر تحریر کرده است و بذریع شوار شوارای عصر گوئی بهقت برده
بود و در دیوان شاهی و قاضی و بهر شایسته زیاده از دوی بهر قصاید و سالی تو بهر کرد و در هر
شیخ شد و باندک زانی پاقت آنچه یافت صاحب السیری و باطنی شیخ گشت و کتاب
فوائد افراد از ملفوظات شیخ جمع آورده و در جهان بخیرت جاف ساخت غایت مقبول افتاد
مولانا شامی بهرین طریقی در آن زمان بهر سلطان محمد غفر و بهر دیگر بکارهای دینی و بهر
و بهر آنکه در سال هفتصد و شصت و شش وفات یافت بهر آنکه در سال هفتصد و شصت و شش
از حسن شد حسن رجعت فرید الشیخ میر حسن مرحوم خوانان از مسل به میر حسن شمسیه
مولانا قاضی یار الدین بن کریم قدس سره از عظامی نظام الدین بن سلطان الشایخ

و

و از بس سبب و غیایات و مصدع عطا یات شیخ بود و بموجب طایلت و طرائف و بر روی شیخ اکثر حکایات
 و حکایات خوش گفتنی و تکرار خسر و میر حسین علای بخیری بیعت تمام داشت و پسر پسر گوار با هم
 و یکسازندگان میگردیدند و جامع کتاب تواریخ فیروزشاهی وی است که بموجب حکم سلطان جلال الدوله
 فیروزشاه قزلباشی جمع آورده بود و وی در حضرت نامه خود آورده است که وقتی من بخدمت حضرت
 نظام الدین شاه رسیدم تا حاضر بودم در آن وقت در دل من گزشت که شایع سلطنت در گرفت بیعت
 مریدان بسیار افتاد و منکند و در قشع من بایست و گفتم بخاطر تمام بلا احتیاط دست بیعت میدهند
 و بر نیای بیعت باشد و خودم هم که سوال کنم که در خطر من تمام نشده بود و سختی بر زبان نرانده بودم
 که شیخ بنده کشف بر خطر من آگاه شده و فرمود که حق جل و علی در هر عصری بیکت کال خود فایده
 است که خدمت آن و آن عصر فایده می پیدائی آید و طبیعت هر اهل عصر با یکدیگر شباهت نماید و در
 اصل در ارادت مریدان قطع از غیر حق است و اشتغال اندر دوزخ کان سلطنت مریدان قطع کلی
 از غیر حق دست نمیداد و دست بیعت نمیدادند و از عهد ابو سعید البرقیس که آیه از آیات الهی بود تا عصر
 شیخ سیف الدین بای خراسانی و از شیخ الشیوخ شهاب الدین عمر سر در وی تا عهد و ایستاد شیخ فیروز الحق
 و الدین سر در وی این بادشاهان جویم فلقه بکثرت میشد و امر او و ذرا دلوک عام و خاص حاضر
 شده خود را از خوف آخرت در پناه این عاشقان الهی می انداختند و این مشایخ از راه
 لطف عام دست بیعت بخاطر عام میدادند و بیکس میخواندند که حال محبوبان خدا را مقیس علیه
 ساز و دهنم تا بیعت پیران عظام در گرفتند مریدان احتیاطی کنیم که درین چند فوائد حاصل انداد
 آنکه تواتر میشنوم که این عمل بیعت بسیار کثرت از مریدان براتی تقاصیر بسیار و نماز با جماعت میگزار
 و در اراد و نوافل مشغول میشوند و اگر من در ابتدا با ایشان شرط حقیقت ارادت بگویم شاید که از
 ایشان بر نیاید و از تقدیر خواست هم محروم نگانند و در هم بی آنکه در خاطر نگذارم و یا دستگیری انگیزم
 و یا شفیق و دبیان آدم شیخ کامل و مکمل در دادن بیعت مرا اجازت فرموده و می بینم که مسلمانان
 بخیر و خیر از پیش من می آیند و میگویند که از جمله گناهان تو بیک ده ایم من بنیت آنکه شانه سخن
 ایشان راست باشد و دست بیعت میدهم و خاصه ترا آنکه از صادقان می شنوم که ارادت
 مریدان بیعت را از معاصی باز میدار و بدو می قومی تر از همه سیاه است که روزی پیر شریف میر

فرید الدین و دو و است پیش من نهاده فرمود که بقویذ باقیوس و بجایندگان بده من از
 نفوذ فیض این کار در دل تنگ شدم چون آثار لیل در روی من مشایده فرمود و ارشاد کرد که
 نظام الدین بهترین وقت بلول شدیدی و قنیکه ما چندان بسیار بر در تو هجوم خواهند کرد و حال تو چنان
 بود من در پای شیخ در اخلاص و گریه کردم و عرض نمودم که محمد دم مرا بزرگ گردانید و بغیرت فلا
 خود معترض ساخت من فقیری ام از اختلاف خلق قنفر و اینکار خلافت بسا کار بزرگ است ای حکیم
 آن اندازه من بیچاره هست به تمام این عرض خواجده را عاقلتر روداد و راست نشست و مرا
 نزد یک خود طلب کرد و پیشتر نشاند و فرمود که نظام الدین بدانکه فردای قیامت مرا در درگاه
 بی نیاز آردی خواهد بود با تو عهد میکنم که پای خویش در پشت منم تا ایشان را که تو دست بیعت
 با ایشان داده باشی با خود در پشت منم پس من بدین سبب با کثرت دران دست بیعت میدهم
 که خلق خدا گنگا رهت و توفیق کمونی که پس هر قدر که خلق بوسیله جمیله پیر دستگیر من از
 آتش دوزخ خلاص یابند از نعمتات است و وفات مولانا فیض الدین برنی در سال هفتصد و بیست و نه
 و بیست و هجری است و گویند که چون شیخ برنی ازین جهان فانی رخت سفر بخارم با ودانی بست
 بر جنازه فیض اندازده وی خبر پورای کنند که انداخته بودند و در جوار و روضه عالی سلطان الشان

و پایان قبر الدخودش دفن گردند از مصلحت
 رفت زین دنیا بخت یافت جا و صل و مخدوم امجد کن ^{۱۳۳۹} قم نیز فر پیر بر نئے باز شتا

شیخ برهان الدین عربی قدس سره از کبری خلفای شیخ نظام الدین و عظمای
 مشایخ با تکیه است صاحب ذوق و شوق و عشق و محبت و سماح و دود بود و با فضیلتی عصر
 مثل خواجده خسرو و میر حسن علای بخاری و غیره خلاطی تمام داشت و شیخ نصیر الدین محمود چرخ
 دلی اکثر اوقات بخت و وی تشریف بردی و دیر بخت پیر شتضمیر خود عقاد دی کمال بود
 بحدی که در مدت عمر خود بیست و یکبار غیاث پور که مسکن حضرت سلطان الشان بود ذکر و دو
 و با خبر و خلافت از پیر دستگیر خود یافت چنانچه اول روزی خواجده شیراز و میر حسن علقا نامدار شیخ
 بخدمت حاضر بودند و عرض کردند که مولانا برهان از مریدان قدیم است بوی خرقه خلافت عطا کرد
 و یاران و مکرهم درین شفاعت با ایشان یار شدند و خواجده اقبال خادم ملک حلال شیخ

هم پیران دگانه حاضر آورد و دست شیخ بران گاه دیر این نهاده در نظر شیخ مولانا برهان الدین
پوشانید و گفت که مولانا شما فایده اید در آنوقت شیخ ساکت بود و سکوت بهم دلیل قناعتی است
بعد از آن وقتی شیخ علی بن علی و ملک نصرت که از اقارب سلطان علاء الدین بودند و دعوی بار
بخدمت شیخ داشتند بسبب شیخ رسانیدند که مولانا برهان پیر زمین شده است در خانه خود بین
طریق که گلی زیر پا و خرقه بالای دوش می نشیند و دوکان شیخی گرم کرده و قلعی کثیر را نزد خود
جمع آورده و بجاده شیخی قیام میدارد و رعایت اینکار بر طریق شایع عظام نگاه میدارد و شیخ ازین معنی
برنجید و چون مولانا بخدمت حاضر آمد بوی معنی نفرو و دو خادم فرمان شیخ برهان الدین رسانید
که شما همین ساعت از اینجا روید که نام شستن شما در اینجا نیست و می برخواست و میران و پربشان
بجای رفت و بحضرت بر نشست مردم شهر بدین وی آمدند آخر کار خواجہ خسرو وقت شب بشفا
مولانا برهان الدین دستار در گردن انداخته در نظر شیخ بایستاد شیخ فرمود ای ترک الله عالمیت
عرض کرد که عفو جراحم مولانا برهان الدین از حضرت التماس دارم شیخ تبسم کرد و فرمود که عفو کردم
و امانت کن بعد مولانا خواجہ خسرو و برادر دستار داد گردن انداخته بخدمت آمدند و سر بر
زمین نهادند شیخ باز مولانا را بجهت بیعت سرفراز کرد و از سر نو بخرقه خلافت بنواخت و مولانا
بعد وفات شیخ هم خلق کثیر را بخدا رسانید و صاحب معارج الولاية یافت
که چون شیخ برهان الدین همراه دیگر علایم و بی بدیو گیه تشریف برد و نیز از پیشگاه پیر بزرگ نصیر
به انظر نامور بود و آنجا رسیده قبولی عظیم یافت در آن اثنا شیخ زین الدین و او شیرازی
آواز داد که است و بزرگی وی شنیده از شیرازی بلی مسافت و از بدیو گیه رسید چون از
اکثر مردم شنید که شیخ در سماع غلو وارد و اکثر مردمان بسجود وی قیام دارند از شماع اقبال شری
شد شیخ برهان الدین ازین خطر وی بنور باطن آگاه شده گفته فرستاد که چندین مسافت برآ
ملاقات عزیز یی بلی کردن و از بنر مل مقصود رسید و توقف کردن کار خود مندی نیست اگر
خطره یا وسوسه شیطان یا نفع اوست آنرا بجهت خود آمده استفسار نمایند انشا الله تعالی دفع خواهد
از شماع اقبال شیخ زین الدین فی الحال بخدمت حاضر آمد در آنوقت شیخ در سماع بود بی اختیار سر
بر زمین آورد و سماع درآمد و تواجد کرد و خطره که در دلش بود و دیگر رفع دفع شد و فی الحال

جریده شد و در چند ایام بصدق و یقین از کمال ترین ادبیای روی زمین شد چنانچه شیخ
زین الدین شیرازی و شیخ فرید الدین و شیخ کمال الدین کاشانی و شیخ زکریا الدین حسام
کاشانی از خلفای کمال ترین شیخ برهان الدین غریب اند و شیخ زین الدین شیرازی را هر یک
بود شیخ حسین نام که از ملفوظات وی که سبب جمع آورده چه در ایست القلوب موسوم ساخته است
وفات شیخ برهان الدین غریب بقول صاحب شجره چشتیه در سال هفتصد و چهل و یک
هجریست و فرار از نوارش و رویو گیر از نگاه خلق است و شهر برهان پور که از شهر ترین امضا
هندوستانست بنام وی یاد کرده اند که بعد از شیخ صلاح الدین و شیخ رمضان نقاشی بنجاب با او شده
بود از مولف
چون شهر برهان بن از دارقانی خرد سالن حال را به شهر
و کمال منابر برهان بن پیر
شیخ حسام الدین سوخته قدس ستره
شیخ المومنین خواجہ معین الدین حسن سجری است سوخته آتش محبت و دود خسته تا و کس عشق بود
و به شیخ نظام الدین بدو بی بسیار محبت و بهشت پدر بزرگوارش و او بنام برادر خود حسام الدین
بن خواجہ بزرگ معین الدین موسوم کرده بود که او غائب شده به محبت ابدال پیوسته بود و وفات
وی صاحب شجره چشتیه در سال هفتصد و چهل و یک سال قدام فرموده است و فرار از نوارش و در قصبه پنجم
بجانب غروب بر سر راه اجمیر است و وی عمر طولی یافته که زیاده از صد سال بود و از غایت سوز
عشق و محبت مخاطب بکتاب سوخته شد از مولف
سال میل آن ولی متقی عاشق الله صدیق آمده است
صوفی قدس ستره از عظمای اصحاب و کبرای احباب حضرت سلطان الشانج است والده
ماجده وی و فرزندان کمتر حضرت گنج شکریه بود و فیض تمام از سلطان الشانج یافت و وی از ملفوظات
حضرت شیخ نظام الدین کتابی دارد که به تحفه الابرار موسوم است و در علوم ظاهر شیخ عزیز الدین
شاگرد قاضی نجی الدین کاشانی است و در کتاب تحفه الابرار میفرماید که وقتی بخدمت شیخ
نظام الملک والدین حاضر شدم دیدم که شیخ تنها نشسته است و قبله و چشم مبارک باسمان داشت
مستغرق جمال حق است چون بوقت نماز که آمد در عالم تجرید کساعت ایستاده بازدم دیدم که شیخ
بلزیزه داشت که خشک خود را میفشاند و بعد از نماز آمد و دست مبارک را بر دوشم گذاشت و گفت که شیخ عزیز گفت

عزیزخواهی بود انشاء الله تعالی و وفات شیخ عزیز در سال هفتصد و چهل و یک بمحرم سنه ۱۰۷۰
 رفته چون از جهان بگذریدین شیخ اهل یقین عزیز الدین علی قلی آفتاب نور گوشت
 نیز خوان فتح الدین عزیز الدین شیخ شمس الدین شیخ قدس الله از اعلا معلد
 و کبرای اولیاد و از غرضهای سلطان المشایخ نظام الدین است و بیان اجابیه شیخ
 مکرم و معظّم بود اکثر عیالی به دست آن شاعران دی بودند و علمای وقت بشاگردی
 وی افتخار میکرد و در اصل وی از ملک ادویه است و برای حصول تحصیل علوم در دلی تشریف آورد
 بدین غایت کمال علم حاصل نمود که ادبیات و علوم فقه و حدیث و تفسیر و غیره و وی تاب
 مقاومت نماند چون آوازه که است حضرت شیخ شنید بوسید جمیع شیخ صدر الدین بخدمت حاضر
 آمده مرید شد و در اندک ایام کلمات باطنی فائز گشت و تمام عمر به تجربه و تفکر گذرانید و از
 تعلیق تزیین معرماند و بعد حصول خلافت کم کسی را مرید نیکو فست شیخ نصیر الدین محمود چراغ
 دلی این شعر در اوصاف وی فرموده است شعر سالک العلم من حیاک حقا فقال العلم شمس الدین
 یکی از وفات آن جامع الکملات در سال هفتصد و چهل و هفت هجری است از مولف
 شمس الدین به این برج کمال شد ز دنیا و دینش برین طلقش عابد سخی آمد
 خواجّه ملک زاد احمد قدس سره از متقدّم پاک اعتقاد شیخ محمود نصیر الدین چراغ
 دلی است و از غایت عشق و محبت پیر و شوق نصیر قافی الشیخ شد بد کیکه فرید بران متصور
 نیست چنانچه صاحب معارج الولايت از جواهر الکلم نقل میفرماید که وی مروی بود که پیوند بعیت
 ظاهری با شیخ محمود داشت گفتند که چرا پیوند ظاهری با شیخ نمی کنی گفت طاقت آن ندارم
 که دست بردست شیخ ختم و طعامی که پیشش می آوردند ساعتی بانب آن طعام بید
 و دست در آن نیت نمی گذاشتی تا وقتی که شیخ راز یارت نکتم طعام بر من حرام است آنگاه بحضور
 شیخ بروی و بخوردی و نوشیدین آب وی هم همین طریق بود آخر کار بنیایت سوز و درد برض
 رعات گرفتار شد و هر قطره خون که از بینی وی میکید بدیان بردی و بخوردی گفتند این
 چه میکنی گفت بهر من سراپا جسم شیخ است ترک ادب است که بر زمین بیفتد و قطره که بی اختیار
 بر زمین افتاد نام شیخ نوشته میشود چون این خبر بهار سس سیدین قصه پیش شیخ گفت بیجا

بسیخت برای خدا خبرشش بگیرد شیخ با او همراهی بر بالین وی تشریف برد و فرمود که وای صد و
 کار احقر تمام شد چرا پیشتر خبر نکردید شیخ همچو نضر بر روی شیخ انداخت فان بحق تسلیم کرد
 وفات وی در سال هفتصد و چهل و هفت بود قورغ آمد از مولف شیخ احمد عاشق و مسوخته
 نشست چون در غله ای جا بگیرد بهر سال از خیال آنجا بسبب شدند از دل که احمد دستگیر
 شیخ و انبال قدس الله سره المتعال از اعظم غلغای شیخ نصیر الدین محمود و چهر
 دلی است ملقب به لقب مولانا عود بود نسب تشریف وی پند و مسطر بحضرت عباس بن علی المرتضی
 میرسد بدین طریق که شیخ و انبال بن میرزا الدین بن فضل بن حسن بن عبداللہ بن عباس بن
 علی المرتضی کرم الله وجهه که پنجم مسطر در سیانی بحضرت شیرازی میسرسد و بزرگان وی عمر و ازایا
 چنانچه پدرشش میرزا الدین صد و چهل و دو سال عمر یافت و باعث تشریف آوردن وی در
 ہندوستان این است کہ اول پدر بزرگوار وی شیخ و انبال در عهد سلطنت سلطان غیاث الدین
 بلبن در ہندوستان تشریف آورده بمقام مترجم قیام پذیر گشت شیخ و انبال در ہندوستان متولد گردید
 چون بلوغ رسید در قصبہ سائر رفت و بخدمت قاضی عبدالکیم تحصیل علوم پرداخت چون جوہر
 والا گوہر دید قاضی عبدالکیم ویرا پسر زندی قبول فرمود و بدختر خود تزویج کرد و از آنجا یک پسر متولد شد
 و در دلی رسیدہ مرید شیخ نصیر الدین محمود چرخ دلی گردید و کمالات ظاہری و باطنی سرفراز و ممتاز شد
 شیخ بعد تکمیل ادرا بخیر خلافت بنواخت و ارشاد کرد کہ بولمن خود رسیده ہدایت خلق مصروف
 باشد وی از شیخ شرف ترخیص حاصل نموده اول بمقام سائر رسید از آنجا با اہل و عیال و رخت
 و اسوال کہ قاضی بدختر خود بوقت رخصت دادہ بود روانہ سمت وطن خود شد چون از لکھنؤ گذشتہ
 قریب بہ مترجم کہ وطن وی بود رسید را بہر زمان بطمع مال و اسوال برایشان تاخت آوردہ شیخ را
 شہید ساختند و خواہستند کہ اہل و عیال شیخ را ہم بکشند و جملہ مال شیخ را بخاطر جمع بردارند کہ ناگاہ
 آوازی مہیب از جسم بی سر شیخ ظاہر گشت فی الحال را بہر زمان تابیا گشتند و راہ گزینہ ہم ندیدند
 آخر بدست حکام ما خود گشتند و بعلوم قتل شیخ مقتول شدند و فادمان چنانہ فیض
 اندازہ شیخ را از آنجا برداشتہ در مترجم آورده مدقون ساختند و این واقعہ در سال
 ہفتصد و چهل و ہشت بود قورغ آمد از مولف و انبال از عالم دنیا چرقت سال میل آن دلی بکمال

جلد اول
 گوشتی دین حمید پیشو
 هم ولی شترزار عالم دانیال
 مولانا فخر الدین زراوی قدس سره

از خلفای فاضل و صاحبان صفا و اخلاص و فیضان و قادار و مریدان بان نثار حضرت نظام الحق والدین
 است برگی بود جامع علوم عاجزی و بالنی و ورع و تقوی و فروغ و شوق و عشق و محبت
 و وجد و سماع و دره نقد و هدایت و نصیر مسمی وقت بود و در ادای مولانا فخر الدین مانوس
 در بیان تعلیم علم استغال و شست چون از تکمیل علوم فایز شد و در خوش طبعی و خوش گامی
 و خوشش تقریری و فصاحت شری و نظم و لطافت شعر و سخن از ممتازان زمانه گردید آخر با کس
 حقیقی و راجح و کشید و کشان کشان بخدمت سلطان المشایخ فائز آورد و وی از ممدی و تقاضا
 مرید شد و در سلک درویشان مسلک گشت و سکونت در غیاث پور و زید و چند بار زیارت
 روضه مطهره خواجہ بزرگ حسین الحق والدین در اجیر و زیارت مزار پیرانوار حضرت فرید الدین
 والدین گنج شکر به احوال و حسن رفت و بیشتر اوقات در سفر بودی و شب در روز در کوه و بیابان
 گذرانیدی و شیخ نصیر الدین محمود چرخ دلی میفرماید که آنچه مارابیک ماه متکشف شد
 فخر الدین زراوی را بیک ساعت چهل گشته و وقتیکه سکنا دلی بکلم بادشاه محمد تغلق از دلی
 جلا وطن شده در دیو گیر رفتند وی نیز رفت و از آنجا روانه سمت بیت الله شد و بعد از آن
 مناسک حج کعبه و زیارت روضه عالیہ نبوی علیہ الصلوٰۃ و السلام میقدار رفت و بعد از آن
 در علم حدیث بحث کرد و از آنجا در کشته نشسته مراجعت بهندوستان کرد و از اتفاقات کشتی
 بدر یا غرق شد و مولانا هم غریق بحر فنا گشت و این واقعه وفات مولانا در سال هفتصد و چهل

و هشت بود و آمد از مولانا چو رفت از هر در خلد بیعت
 بناب شیخ فخر الدین مملوک

چو رسیدم ز دل سال و مناسک آخر گفتا بگو مخدوم محبوب
 شیخ نصیر الدین بختی

قدس سره از عظمای مشایخ و کبرای خلفای شیخ فرید الدین نبیره حضرت سلطان النکالین
 حمید الدین صوفی است از شامیز دیلمی هندوستان است در شهر بدادون نراویہ معمول بکار خود
 مشغول بودی و از صحبت خلق متنفر و با عقدا و انظار کسے کار سے نہشت و تصنیفات بسیار
 دار و مثل سلک السلوک و عشره مبشره و کلیات و جزئیات و شرح دعای سرایانی و بلوطی نامه
 و غیره و این همه کتب مملو از قطعات نیکین و نجیب که بیک طریق و یک طرز واقع شده اند چنانچه قطعه

چون فریدالدین بک	فریدالدین بک	فریدالدین بک
و قات وی بقول صاحب معراج الولايت در سال هشتصد و پنجاه و یک است از مولف	و قات وی بقول صاحب معراج الولايت در سال هشتصد و پنجاه و یک است از مولف	و قات وی بقول صاحب معراج الولايت در سال هشتصد و پنجاه و یک است از مولف
چون بک درین سال هشتصد و پنجاه و یک است از مولف	چون بک درین سال هشتصد و پنجاه و یک است از مولف	چون بک درین سال هشتصد و پنجاه و یک است از مولف
نیز برین سال هشتصد و پنجاه و یک است از مولف	نیز برین سال هشتصد و پنجاه و یک است از مولف	نیز برین سال هشتصد و پنجاه و یک است از مولف
شیخ فریدالدین ناکوری قدس سره تیره سلطان التارکین شیخ حمیدالدین	شیخ فریدالدین ناکوری قدس سره تیره سلطان التارکین شیخ حمیدالدین	شیخ فریدالدین ناکوری قدس سره تیره سلطان التارکین شیخ حمیدالدین
ناکوری است پدر بزرگوارش شیخ عبد الغفر رضوی عمر جوانی در حالت سماع جان داد و وی	ناکوری است پدر بزرگوارش شیخ عبد الغفر رضوی عمر جوانی در حالت سماع جان داد و وی	ناکوری است پدر بزرگوارش شیخ عبد الغفر رضوی عمر جوانی در حالت سماع جان داد و وی
در عمر خود زمانی فیض تامه از جبریز گوار خود حاصل نمود و در بیان فاطمت وی پرورش یافت و کتب	در عمر خود زمانی فیض تامه از جبریز گوار خود حاصل نمود و در بیان فاطمت وی پرورش یافت و کتب	در عمر خود زمانی فیض تامه از جبریز گوار خود حاصل نمود و در بیان فاطمت وی پرورش یافت و کتب
سهر و الصد که اینده ضاعت شیخ حمیدالدین است جمع کرده وی است و تمام عمر که زیاده از یکصد	سهر و الصد که اینده ضاعت شیخ حمیدالدین است جمع کرده وی است و تمام عمر که زیاده از یکصد	سهر و الصد که اینده ضاعت شیخ حمیدالدین است جمع کرده وی است و تمام عمر که زیاده از یکصد
بود و بهایت طالبان حق گذارند آخر در عهد بادشاهی سلطان محمد تغلق از ناگور بدلی تشریف	بود و بهایت طالبان حق گذارند آخر در عهد بادشاهی سلطان محمد تغلق از ناگور بدلی تشریف	بود و بهایت طالبان حق گذارند آخر در عهد بادشاهی سلطان محمد تغلق از ناگور بدلی تشریف
آورد و بهین جا وفات یافت و بهین جاذفن شد و در فرار از ناگورش سنگی است که مانند	آورد و بهین جا وفات یافت و بهین جاذفن شد و در فرار از ناگورش سنگی است که مانند	آورد و بهین جا وفات یافت و بهین جاذفن شد و در فرار از ناگورش سنگی است که مانند
سنگ فرانس مدور است گویند که شیخ در حالت سماع این سنگ را در گردن خود می انداخت	سنگ فرانس مدور است گویند که شیخ در حالت سماع این سنگ را در گردن خود می انداخت	سنگ فرانس مدور است گویند که شیخ در حالت سماع این سنگ را در گردن خود می انداخت
و تواجید میکرد و بهین سنگ در گلو انداخته در حالت دید از ناگور بدلی تشریف آورده بود و قات	و تواجید میکرد و بهین سنگ در گلو انداخته در حالت دید از ناگور بدلی تشریف آورده بود و قات	و تواجید میکرد و بهین سنگ در گلو انداخته در حالت دید از ناگور بدلی تشریف آورده بود و قات
شیخ فریدالدین صاحب شجره چشتیه در سال هشتصد و پنجاه و دو است و فرار از ناگور و ناگور	شیخ فریدالدین صاحب شجره چشتیه در سال هشتصد و پنجاه و دو است و فرار از ناگور و ناگور	شیخ فریدالدین صاحب شجره چشتیه در سال هشتصد و پنجاه و دو است و فرار از ناگور و ناگور
خلق است از مولف چون فریدالدین فرید و بهین انوار است که بهین شد و در خاک با	خلق است از مولف چون فریدالدین فرید و بهین انوار است که بهین شد و در خاک با	خلق است از مولف چون فریدالدین فرید و بهین انوار است که بهین شد و در خاک با
بنده فاضل است سال رطبتش هم فریدالدین عالم پاک گشت و در همین سال وفات شیخ	بنده فاضل است سال رطبتش هم فریدالدین عالم پاک گشت و در همین سال وفات شیخ	بنده فاضل است سال رطبتش هم فریدالدین عالم پاک گشت و در همین سال وفات شیخ
فریدالدین ناکوری سیصد سال هشتصد و پنجاه و دو و سلطان محمد تغلق عادل شاه بن غیاث الدین	فریدالدین ناکوری سیصد سال هشتصد و پنجاه و دو و سلطان محمد تغلق عادل شاه بن غیاث الدین	فریدالدین ناکوری سیصد سال هشتصد و پنجاه و دو و سلطان محمد تغلق عادل شاه بن غیاث الدین
محمد تغلق در تغلق آباد رحمت حق پیوست و این بادشاه در ماه رجب الاول سال هشتصد و بیست و	محمد تغلق در تغلق آباد رحمت حق پیوست و این بادشاه در ماه رجب الاول سال هشتصد و بیست و	محمد تغلق در تغلق آباد رحمت حق پیوست و این بادشاه در ماه رجب الاول سال هشتصد و بیست و
بر تخت سلطت قیام نمود و بعد سلطنت بیست و هفت سال بنابرین ۶۲۰ محمد الحرام سال هشتصد و	بر تخت سلطت قیام نمود و بعد سلطنت بیست و هفت سال بنابرین ۶۲۰ محمد الحرام سال هشتصد و	بر تخت سلطت قیام نمود و بعد سلطنت بیست و هفت سال بنابرین ۶۲۰ محمد الحرام سال هشتصد و
پنجاه و دو وفات یافت و این بادشاه را جامع الاضداد بود و بعد از وفات پسر خود با ملک بن خطاب	پنجاه و دو وفات یافت و این بادشاه را جامع الاضداد بود و بعد از وفات پسر خود با ملک بن خطاب	پنجاه و دو وفات یافت و این بادشاه را جامع الاضداد بود و بعد از وفات پسر خود با ملک بن خطاب
سلطانی بزرگوار فرستاد و بی کمال از بس با شکوه و ابرار و رعایت پوشید و این بادشاه شهر	سلطانی بزرگوار فرستاد و بی کمال از بس با شکوه و ابرار و رعایت پوشید و این بادشاه شهر	سلطانی بزرگوار فرستاد و بی کمال از بس با شکوه و ابرار و رعایت پوشید و این بادشاه شهر
دارا خلعت بدلی را ویران کرد و در دست آباد شهر آباد کرد و خود را در آن خلعت مقرر ساخت و در آنجا	دارا خلعت بدلی را ویران کرد و در دست آباد شهر آباد کرد و خود را در آن خلعت مقرر ساخت و در آنجا	دارا خلعت بدلی را ویران کرد و در دست آباد شهر آباد کرد و خود را در آن خلعت مقرر ساخت و در آنجا
بدلی را حکم شد که خود و کلان اند بدلی بر خاسته در دولت آباد در دند در عایا سبب تحوط و جلوس	بدلی را حکم شد که خود و کلان اند بدلی بر خاسته در دولت آباد در دند در عایا سبب تحوط و جلوس	بدلی را حکم شد که خود و کلان اند بدلی بر خاسته در دولت آباد در دند در عایا سبب تحوط و جلوس
تجاه و خراب گردید و دولت آباد هم حسب نخواه آباد نشد و این بادشاه که فرج خود را برای تحیر	تجاه و خراب گردید و دولت آباد هم حسب نخواه آباد نشد و این بادشاه که فرج خود را برای تحیر	تجاه و خراب گردید و دولت آباد هم حسب نخواه آباد نشد و این بادشاه که فرج خود را برای تحیر

ملک چین فرستاد که از آنجا یک شخص مهم را پس بیاورد و با وجود این همه بر بادی او چند صوبه
مثل صوبه خنگال و تانگکانه و صوبه باد و هم و پنجاب را که پناه خود سیری و هم مخالفت میفرمودند و پادشاه
رام خود که در لیکن ملک و کن از قبضه این پادشاه بدر رفت و حسن نامی شخصی که هوای الوافتری در
سردشت بنیاد سلطنت ملک کن نهاد که تا عرصه دو صد سال در قبضه تصرف او داد و همانند و این
پادشاه را اول ششم حضرت شیخ بود و بسیار از دست ایشان ماندی و خرقه شکر ریخ و قات از مو

چون بعد از در دهم سفر از جهان در میان محمد شاه السلطان شیخ اولیای ان نیز وزیران محمد شاه
شیخ کمال الدین علامه قدس ستره از کبرای اولیای و عالم خلفای شیخ نصیر الدین محمود
چراغ دلی نوا برزاده توفیق دلی است سلسله نسب وی بامیر المومنین حسن رضی الله عنه میرسد چون
در علوم حدیث و تفسیر و فقه و اصول طایق و بگانه آفاق بودند از خطاب علامه محاسب گشت اول بعد از
خرقه خلافت از پیر شریف و تقسیم با حجاب و و گجرات تشریف برد و در آنجا قبول عظیم یافت و خلق بسیار بجلقه او
وی در آمد بعد از آن در دلی تشریف آمد و به بنیادیت خلق مشغول گشت و اولاد خلفای دلی تا حال
در احمد آباد موجود است و قات مولانا کمال الدین علامه بقول همان شجره چشتیه و شجره الانوار و همان
مفقند و پناه و شمس قبل از ولایت شیخ نصیر الدین بیستال است و فرار از انوار دلی در دلی است از مو

چون کمال الدین دلی با فدا رفت از دنیا فرود آمد رحمت حق گو و صالحی که او هم بفرماستی ابل یقین
شیخ نصیر الدین محمود و دلی چراغ دلی قدس الله ستره العشره از شهر اصحاب
و عظم اصحاب و اکبر خلفای سلطان الشیخ نظام الدین است صاحب سراج و زبدة الابرار و عابد عظیم
وزیر اکبر بود و ولایت دلی بعد از انتقال سلطان الشیخ بوی قرار یافت و طریقه وی صبر و شکر
و فقر و فاقه و رضا و تسلیم بود و بزرگوارش عبد اللطیف یزدی و پدر عالی گوهر و بی بی نام داشت
و از سادات حسنی بودند و تولد والد مایه وی در لاهور بود و تولد شیخ نصیر الدین در ملک او بود
بو قونع اند چون بمرنه سالگی رسید پنهان ساختند و از چنان انتقال نمود و والد مایه او که شیده رود
و البه عصر بود و در تربیت و تعلیم علوم بوی جهل و بیخ بکار بر و چنانچه اول بخدمت مولانا عبد الکرم
شیردانی و بعد از رحلت وی بخدمت مولانا افتخار الدین کبلائی بهره و فقر از علوم ظاهری یافت
و هم در عهد خردی انار ترک تجربه و محاسن اخلاص و مجاهده نفس از مایه حال شیخ عیان بودند

نماز با جماعت گامی از وی فوت شدی و بسلام دوام قیام داشت و التراوقات افطار وی
 برگ سببها بود که در زمین بن گیاهی مشهور است واقع میشد آخر عمر چیل ساکی از خطه او دم در دلی
 تشریف آورد و بارادت و قدست سلطان المشایخ سرفراز و ممتاز گشت و مدتی در حضرت وی
 لازم بود و بکتاب محمود گنج شرف اخفا من فیت و لقب چراغ دلی ملقب گشت و ادای خدای
 وی بجای بود که شب روز در خدمت پیر دستگیر گریسته بودی و حضرت نظام الملک والدین را
 در کلوکری بالاغانه بود بکناره آب در آنجا مشغول بودی در آن فطوت سوامی شیخ نصیر الدین دیگر
 کس حاضر نمی ماند که وی بهم گوشت در آن بالاغانه مشغول بودی وقتی چند درویشان از مریدان
 همانان شیخ بام الدین ملکانی در آنجا آمد شب باش شدند علی الصباح در ویسه ازلان براسه
 غسل و تجدید وضو بکنار جوی که متصل آن مکان بود رفت و جامه های خود بکناره جوی نهاده خود
 بغسل مشغول شد بکئی در آنجا رسید و جامه های درویده بر درویش عریان در آنجا آمد و در شب
 گم گشتی رخت خود و غوغا بر دشت شیخ نصیر الدین در آنجا تشریف آورده جامه های خود از هم سباز
 بر آورده بوی ارزانی دشت گفت خاموش باش و مخصوص از عطای جامه کن بود که مبادا
 از غوغای درویش در مشغولی پیر دستگیر من غلی واقع آید حضرت پیر شفیق بنور باطن ازین
 نیت خبر گاه شده بعد نماز پاشت نصیر الدین را نزد خود طلبید و نوازشهای بسیار نموده بعد
 کسوت خاص خود مشرف ساخت و صاحب اخبار الاولیا میفرماید که شیخ نصیر الدین
 را در خطه او دم خواهری بود از وی کلان و عقیقه زمان دینزد و پسر دشت یکی مولانا زین الدین
 علی و دم کمال الدین مادر شیخ نصیر الدین گاه گاه از حضرت شیخ اجازت گرفته برای زیارت شریف
 مکرمه می آورد و تشریف بردی و بعد حصول ملاقات باز مامور می نقل است که روزی
 شیخ برهان الدین غریب که خواهر تاش و رفیق بهم هلیس شیخ نصیر الدین بود و کلاه نمده عقیقه
 سلطان المشایخ گم کرد و هر چه جستجو کرد نیافت و هم علی عظیم هاید عال برهان الدین شد بگای
 اخیال بوی فرمود که تمکین بشو انشا الله امر در حضرت شیخ تحفه عمه تران آن تو عطا خواهد فرمود
 و کلاه گم گشته خویش نیز خوابی یافت پس چنان بوقوع آمد که حضرت شیخ بهار زو مسکاک خاص
 خویش شیخ برهان الدین مرحمت کرد و کلاه گم گشته خود نیز از بغچه خود یافت و نقل است

که در مجلس سماع شیخ نصیر الدین فرامیبرد و حق صرف بصوت و تشنگ سماع شنیدنی رود
 بر سماع این بیت حالتی و وجدی عظیم که در بیت نظر در دیده با اقصی نموده است
 و گزافه را از کس نهان نیست و صاحب اسرار الاصل علیا میفرماید که چون سلطان
 محمد تغلق بگفته میر قندی و علی قندی که معاندان خاندان مشایخ عظام بودند دل خود را بفتح
 نصیر الدین بد کرد و وفور است که اندامی رساند بنابر آن روزی حضرت شیخ را بهانه دعوت نزد خود
 طلبید و تمام در نظر و در نظر و فقره پیش نهاد و مقصودش از معنی این بود که اگر خواهی خود و کجاست شریقی
 نخواهد کرد و بد کرد و بدوز عتاب سلطانی خواهد شد شیخ که بنور باطن ازین نیست وی آگاه بود چنانکه تمام
 از نظر و در بدست برداشت نموده بارگاه بخورد و فاسد فانی فاسد نماید بعد از آن سلطان قنوه
 که هر نصیحتی قریب فرمود که غصب سیاهی که در طبیعت شما بپذیرست و حسد در ویشان از دل
 باید که بعد از آن سلطان یک بدنه تنگه فقره و دو قطعه حریص و پیشکش کرد برین اراده که شیخ
 خود خواهد برداشت شیخ صلابه در آن گفت گشت درین میان خواه نظام الدین پیر خاص سلطان
 که از خویشان بادشاه هم بود و بخدمت حضرت سلطان المشایخ ارادت کامل داشت و در دیده
 تنگه با و سر و جامه صوف از پیش بر داشت و گفت شیخ را نیز جامه های خود بخار صفا که به شیخ نهاد و
 تادروازه دیوان سلطان همراه شیخ آمد و جامه های صوف و بدنه تنگه با حواله خادم شیخ بخودده آنکه
 مرض شد چون باز نزد سلطان سید سلطان بروی نهایت شورید و غصباک شد که یک دست
 بقبضه شمشیر برد گفت ای پسر ترا چه حد بود که بدنه تنگه و جامه صوف از پیش شیخ بردستی و گفت
 او از جا گفتش برداشته پیش نظر من آورد می پیشش بایش نهادی شیخ را از شمشیر من خلاص دای خوا
 نظام الدین جواب داد که من غلام خان زاده خاندان شیخ نظام الدینم خدمت ایشان فخر من است و
 گفتش ایشان تاج من است فقیر و اگر گشتی این را نتوانم نیز قدح آقا کپای ایشان است تمام این سخن
 سلطان در دل به پیچیدگی گفت و از توجیه شیخ هیچ آسب بوی نرسید نظام است که روزی شیخ
 نصیر الدین بدین بیت که قوال میخواند حالتی و وجدی عظیم دار حال شد و بیت جفا بر عاشقان
 گفتی نخواهم کرد و هم کردی به قلم بیدلان گفتی نخواهم راند هم راندی به سولانا غیث که شاعری نیست شیخ
 ابو چون ای حال شنید در احوال این مجلس رساله نوشت تحریر کرد که معنی این بیت هیچ بی حقیقت نمی آید

بره اگر چه رو چنانست بخداوند عزوجل نسبت کردن کفر است این کلمات بسیار جمع کرد و پیر
مولانا سعید الدین بن عمرانی فرستاد و دیگر گفت بخداوند شش فرستاد و شش مولانا سعید الدین را نزد خود طلبید آن
رساله را پس دست وی داد و چون فرمود در ستار جدول پویشانید و در خدمت ساختار روز دیگر باز
مجلس سماع گرم بود شیخ نصیر الدین برین بیت بسیار ضبط نمود و تواجد باکر و شعر با طبل معاد
دوش میاکنیم نهالی ملش سر فلک کنیم با نوبه کیچیکه بخواره به صد بار کلاه تو بهر خاک زدیم نه
چون بهوش آمد بالایی بام تشریف برد و نشست و غنیت شاعر را طلب کرد چون حاضر شد فرمود که با
مولانا امروزر رساله دیگر بنویس که گنجد که این به چهل است که شیخ را برین بیت حالتی و وجدی
صعب و ویدار این گفت و باز گردانید مولانا مغیث بغایت تعجب و شرمسار شد و باز در فغانه انیا
و بعد شد و زخمت کرد وید قلم است که روزی بعد از نماز ظهر شیخ نصیر الدین کج ده خاص خود مشغول
بود شیخ زین الدین که مرید و خادم خاص و همیشه را در شیخ بود و هم حاضر نمود و شیخ تن تناسر در مراقبه فرو
برد و خیر از دنیا و غلاتی دنیا بود و درین اثنا قلندر می بیاید که زبانی نام داشت از سالها سال از آن کش
حد و بعضی آنحضرت پیوسته از در آمد چون میدان فافاده از خویش و بیگانه خالی و دید بلی
هراس بی وسوس در حجره نشین رسید و کاروی که در فعل داشت برادر و باز در خرم کاری
بر در و محو و خواج محمد نر و بدانت خویش کار شیخ با انجام رسانیده راه خود پیش گرفت و شیخ
از غایت شغولی از آن زخم باخیز بود و قلیکه خون جسم مبارک شیخ از راه نافه و ان حجره بیرون رسید و میرزا
و خادمان بدیدند و خواهر ابدان حال دیدند فی الحال قلندر را گرفتار کرد و بخدمت آوردند و خواستند
که اندازی بوی رسانند لیکن حضرت شیخ نگذاشت که اهدی مراحم حال وی شود و شیخ صدر الدین طیب
و شیخ زین الدین را قسم داد و فرمود که هرگز از راه اندامی قلندر نکند و قلندر را نزد خود طلبید و بست
نگه سرخ انعام فرمود که مباد وقت کار دردن از امری بیست او رسید باشد و بعد ازین من اقبه بچیز
غسل محبت فرمود و تا سه سال دیگر بر صدر حیات بود و وفات آن والادجات بقول صاحب
سیرالاولیا و سقیته الاولیا و تذکره شجره چشمتیه و غیره کتب و الترتیب رساله مفصله و پنجاه و هفت
بتاریخ هر دهم ماه رمضان بقول میر دهم رمضان المبارک بسبب جمعه بوقوع آمد و چون قول مقرون
بصحت است صاحب حجره اولی سال وفات آنحضرت بمقتصد و پنجاه و دو تحریر میفرماید و آنجانب

در کرم شیخ لعلیم خود ابریاخت فرمود که بسیا سنجش هست در کار خیر حاجت پنج آخاره هست پس
مولانا محمد الدین زراوی شیخ اخای سراج الدین را بخانه خود آورد و تعلیم او شد غالب نمود و در شش ماه بدین
رتبه فارغ گشت که هیچ دشمنی را برای آن بود که با او بحث کند پس بشارت اراوت مشرف
گشت عالم بعلوم ظاهری و باطنی گردید و بعد از آن خلافت یافت بسوی بنگاله و برگشت بار شیخ در
خواجه فرمودی که اگر آئینه هندوستان هست و فاش شیخ اخای سراج الدین در سال هفتصد و پنجاه
و هشت هجری است از مولود **ابون سراج الدین شکر دنیا گویا** **پان همل آن شهر و الامکان**
عارف امجد سراج الدین بگو **انالکب محرم سراج الدین بخوان** **شیخ صدر الدین**
حکیم قدس سره از اهل غلغای شیخ نصیر الدین محمود و چراغ دلی است و منظور نظر حضرت
سلطان انشا الله تبار بود و والد ماجدش سوداگری بود و از مریدان سلطان المشائخ بغایت کبریا
و پنج اولادی نداشت و اکثر اوقات از عدم حصول اولاد و مقام می بود و در سبب بحالت و هوش
برای حصول اولاد بخدمت حضرت نظام الحق والدین عرض کرد شیخ پشت خود به پشت وی
بایستد و بگوید پسری نیک انتر سکه بشارت داد و همان شب مشکوچه ای که زن پیر سال بود و حامله
شد بعد از نهم ماه شیخ صدر الدین متولد گشت پدرش او را بخدمت شیخ حاضر آورد و شیخ او را در کنار گرفت
و از جبهه مبارک خود پارچه جدا کرد و بر سکه و سکه بدست خود خرقه ساخت و پوشانید و در کنار شیخ
نصیر الدین داد و تاکید نمود که تربیت ظاهری و باطنی وی حتی الامکان و قیقه از دقایق فرو نگذارد
پنج و بیست و یک ساله عاقلیت شیخ نصیر الدین پرورش یافت و یکی از ملائین وقت شد و در تصانیف است
بس فصح و شیرین مثل بوعارف و حقایق و در علم طب هم ید بینا داشت **نقلاست** که یکبار شیخ
صدر الدین را بریان برای علاج یک پسر زاده که بیمار بود و در هشتاد و نه روز چون صحت یافت باز او را
بجای وی رسانیدند و خطی نوشته دادند و گفتند که در فلان کوچه از کوچه پانصد و پنجاه
بدین رنگ و صورت میماند این خط را بپوشانید پس شیخ همچنان که در آن سگ چون خط را بدید
روان شد و بر سر زمین رسید و بایستاد آن زمین را بکا و دید گنجی از نیریزین فلان پسر که پایا
نداشت شیخ آن گنج را بر آورده و برادر خدا صفت کرد و **فانست** شیخ صدر الدین بقول صاحب
شجره حشمتیه در سال هفتصد و پنجاه و نه هجری است از مولود رفت چون از جهان بگذرد برین

شیخ ابل یقین صدر الدین شاه جنت گو تو ارغیشس هم چون شاه دین صدر الدین
 شیخ قطب الدین منور قدس سره دی از اعظم خلفای حضرت نظام الملک الدین
 است جامع کمالات و منکرات کمالات بود و در تجرید و تفرید بجان و عمر و سر غوغای خلق نداشت
 و تمام عمر از حجره خویش با خیار قدم بیرون نهاد و در خانه امر از دست پدرش شیخ برهان کرد
 بن جمال الدین قطب الهندی بود که در عمر خودی بعد وفات پدر خویش از حضرت فخر الحق
 والدین خرقه خلافت و انتخاب تربیت ظاهر می و باطنی وی سلطان المشایخ نظام الدین توفیق
 که ده بود و سه بهر سال از هائی بخدمت سلطان نظام الدین آمدی و تربیت یافتی و خلافت
 که وقتی سلطان محمد تغلق قاضی کمال الدین صدر جهان را بخدمت شیخ قطب الدین منور فرستاد و فرمان
 چند موضع با و همراه کرد تا او را دنیا بفرماید پس بعد از سلطه انداختن بجا نماند چنانچه عادت او در حق و در دنیا
 حق بود چون قاضی کمال الدین بخدمت وی رسید و انچه از بادشاه آورد بود پیشکش نمود وی
 قبول نفرمود و گفت که نه پیران ما قبول کرده اند و نه ما قبول داریم این را باز پس ببرید که طلبا
 بسیار اند و خلافت که وقتی سلطان محمد تغلق بطرف خطه هندی رفته بود و در موضع بنیسی
 که چهار گره از هائی است نزول کرده نظام الدین عرفت مخلص الملک را که شخصی درشت خود
 سخت گو بود بدین توج هائی فرستاد و وی زیر حصار شهر سیگشت چون نزدیک خانه شیخ
 قطب الدین رسید پرسید که اینجا از آن کیست گفتند که در اینجا شیخ قطب الدین منور خلیفه
 حضرت نظام الملک والدین سکونت میدارد او گفت که عجبی است که بادشاه عصر را که به دست
 در اینجا باید و خلیفه نظام الدین اولیا بدین اونیاید چون پیش سلطان رسید و ذکر آن معنی کرد سلطان
 حسن مهر بر بند را که مروی عالیجاه بود و بطلب شیخ قطب الدین فرستاد و گفت که شیخ را نزد من
 حاضر آر چون وی بدین خانه رسید نور الدین پسر شیخ بیرون آمد حسن مهر بر بند را پیشش
 برد حسن پیغام سلطان شیخ رسانید فرمود که درین طلب تقدیری اختیار بدست بنده هم است
 یانی حسن گفت فی یکدم مرا حکم سلطان است که ملو عا و که با شما را پیش سلطان بزم فرمود که
 انحرار با اختیار و فیروزم بعد از آن مردمان خانه را بجا سپرد و مصلا مبارک بردوش نهاد
 میاده رو انداخت و چند حسن التماس کرد که سبب برای سواری حاضر است سوار با پیشش قبول کرد

چون نزد مقبره شیخ جمال الدین و برهان الدین آمد و بعد خود رسید از حسن پرسید اگر اجازت باشد دوباره
 مزارات بزرگان کنم گفت نیکو باشد پس بایمان قبر پروردگار خود رفت و با و ازین گفت که من
 از گنج فطرت شما فایده خواهم بیرون گیرم و چند نفر سیدگان خدا در گنج خانه اند برای ایشان
 بیخ خرجی نگذاشته ام این بگفت و از روضه بیرون آمد فی الحال شخصی از غیب پیدا شد و بیخیسم
 پیشش که ده گفت که این برای خرج و ایستگاری شماست فرمود که این بجا نماند من برسان که چیزی
 ندارم چون در شکوه بادشاه رسید سلطان از وی اعظام کرد و پیش خود و طلبید و از آنجا بدی بروا
 شد و بدی رسید و شیخ را برای ملاقات پیش خود خواند و چون خبر رسید که این وقت شیخ می آید نشسته
 بود قبل از آمدن شیخ بر فراست دکان در دست گرفته به تیر اندازی مشغول شد چون شیخ را دید
 ملاقات نیارود و بتعلیم تمام پیش آمد و مصاحبه کرد شیخ دست سلطان محکم گرفت و آنچنان با و شاه
 چهار که چندین سال شیخ و علمای ابرز خجرات خود آورده بود و معتقد شیخ شده گفت که مادر دیار شهاب
 رسیدیم لطفت فرمودید و ملاقات خود و خورشید نکر دید فرمود که در دیش در گوشه فقیر خانه
 نشسته به غامی کافی سلام مشغول است معذور باید دشت پس سلطان از حسن تقریر و
 گفتگوی دلپذیر شیخ خورسند شده گفت که آنچه مقصود شیخ است بچنان کند و اگر مطلوبی دیگر هم لایق
 خدمت من باشد بفرمایید شیخ گفت مطلوب همین است که ازین باری خدمت حاصل گردد و تا کجای خجرات
 روم پس سلطان شیخ را خدمت داد و شیخ فیروزه نیا برنی را بایک گاه تنگه انعام پیش شیخ
 فرستاد شیخ منور چون کنیه ای تنگه را بدید گفت نفوذ باشد من ذلک در پیش را بامد
 هزار تنگه بکار پیش سلطان و سپس بزم چون واپس شد سلطان بچاه هزار تنگه از آن بفرستاده
 بچاه هزار تنگه شیخ ابلاغ نمود شیخ از آن گفتن آنهم انکار نمود آخر هزار رد و که بجز از تنگه قبول فرمود
 و باینجا راه خدا استخوان رسانید وفات شیخ قلیب الدین منور سال هفتصد و شصت و هجرت است از
 مولف چنان شیخ قلیب الدین رفت از دنیا فرودین سال ترسیاش نداشت از قلیب الدین آفتاب ایل دین
 بمخوان منور قلیب الدین سال میل آن شد ایل دین خواجہ معین الدین خور و قدس سره قلیب
 بزرگ شیخ تمام الدین سخته است خرقه فقر و ارادت و خلافت از شیخ نصیر الدین جریخ دسلی
 پوشید و کمال گرفت است معروف و بیادست مجاهده موصوف بود کار بجای رسانیده

رسانیده بود که بلا توسط غیر می اندر و جانیت خواهد بزرگ معین الحق والدین حسن و سحری استفاد
میکرد و در اور خورشید شیخ قیام الدین نام داشت که بغایت حسن صورت و شجاعت و هیبت و عظمت
بود و از هر دو بزرگوار اولاد بسیار ماند و وفات شیخ معین الدین در سال بمقصد و شخصت

و یک است از مولف	معین الدین چو از دنیا سفر کرد	به پیش اهل جنت گشت منظور
معین الدین متوکل رقم کرد	بیار بخشش چو سرور گشت نامور	و اگر سال وصال اور رقم کن
معین الدین کامل مطلع نور	شیخ علاء الدین سلی قدس	ستره از اجل علمای

اودم بود در خوشی و امانت و با و صاف تصوف نیز موصوف بود اگر چه خرقه خلافت و اجازت
تلقین از حضرت سلطان المشایخ پوشید لیکن بعدی هم دست بیعت نداد و مرید گرفت و میفرمود که
اگر پیر روشنفصیح من بر صدر حیات بگوین اجازت نامه واپس بخدمت وی رسانیدی که از دست
من هیچ کاره اینکار عظیم بر روی کار نمی آید و کتاب فوائد الفوائد که جمیع کرده میر حسن علامی سحری از
ملفوظ سلطان المشایخ است خط خود نوشت ته مدام نزد خود داشت و شب در درمبط العزاک سپرد
از وی پرسیدند که هزار کتاب از علوم تصوف و فقه و حدیث و تفسیر نزد شما موجود اند شمار اینها
یکی از ان رفیق نیست سوای فوائد الفوائد که تعویذ سینه و حرز جان شماست جواب داد که تمام جام
از کتب سلوک مملو است الا ملفوظ روح افزای پیر دستگیر من چیزی دیگر است وفات

اود در سال بمقصد و شخصت و و است از مولف

بذات ایزدی شد محو علقن رقم شد بهر سال تقالشی علاء الدین جان متاخر شیخ سراج الدین

چشمی قدس ستره خلیفه عظم و پسر بزرگ کمال الدین علامه است از مدبر بزرگ صاحب کثرت
و کرامت و عشق و محبت و شوق و ذوق بود و در ستر کرامت و خوارق خود بسیار نوشیدری و پدر
بزرگوار بوقت رحلت خود او را بخلوت نزد خود خواند و نعمتهای بزرگ بر وی اینبار کرد و از آن روز
بر هر که نظر انداختی مست محبت الی میشد وفات آن مع الکلمات در سال بمقصد و شخصت

و در هر بیست و یکم جمادی الاولی بود و قبر شریف وی میران بن احمد تاد است از مولف

شیخ دنیا و دین سراج الدین رفت چون از جهان بیغ جنا مال سراج دست اهل غلو هم در کمال است خوان

شیخ جمال الدین محمود پانی پتی الکا زونی قدس ستره صاحب کشف کرامت و شوق و محبت مال

بسیار شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت از عطای شیخ شمس الدین ترک پانی تی است
در اصل نام نامی و اسم گرامی وی محمد بن محمود بود و از پیشگاه پیر و شفیق و محظوظ بکتاب جلال الدین
و نسب بزرگان آن حضرت بچند واسطه بحضرت امیر المومنین عثمان بن انور رضی الله تعالی عنه می پیوندد
و در هر طفلی بذات محبت و عشق و انگیزه احوال آن صاحب کمال بود و با عمر مستغرق و بیرون
بدرین نهایت غالب آنکه چون وقت نماز در آمدی خادمان حق حق سده مرتبه در گوش حق زیوش
آواز دادند و تا بهوش آمدی و بآوای نماز پرداختی و باز سر بر آفتاب فرو بردی و شیخ جلال بود و
سبحان شغال تمام داشت و دعای آنجناب حق آگاهی رود و نگردد ویدی و هر چه که از زبان مبارک فرمودی بها
شدی و خلفای کاملین می جمله چهل تن بودند که از چهل تن سلاسل علویه جاری شده بودند و
کتاب زاد الاربار که از عمده تصانیف اهل حقیقت است از تصانیف شیخ جلال الدین پانی تی است
و میگویند که شیخ جلال الدین دو بار بزیارت حسین الشرفین مشرف شده بود و در مبلغ وی کم از یک هزار
کس صبح و شام طعام نمی خوردند و اگر گاهی از خادمان و مریدان آدمیان کم می بودند و یکبار کس
بشمار نمی آمد از بازار دیگر مردمان را طلب کرده یکبار همان بر سفره نان تمام کرده میشدند و شیخ
را ذوق شکار هم بسیار بود و چون بشکار تشریف برری طعام هزار کس از غیب نمودار گشتی و صاحب
سیر الاقطاب میفرماید که وی سلسله باطنی شیخ جمال الدین انسوی که بدعای شیخ علاء الدین علی احمد
صاحب رضی الله عنه مسدود شده بود و دعای خویش اجرا فرمود که بتأثیر دعای وی شیخ برهان الدین
انسوی و قطب الدین منور انسوی و شیخ نور الدین آقور انسوی صاحب کرامات بلند و مقامات
ارجمند شدند و اگر چه ارادت بخدمت سلسله نظامیه چشتیه داشتند **تقلست** که در قفسه شیخ
جلال الدین در سفر بود اتفاقاً شبی در موضعی فرود آمد دید که ساکنان دیه بنجیه با بسته اراده
فرار دارند از ایشان دریافت حال فرمود و گفتند که سال بسبب زلزله زدی زراعت ما بر باد رفت
و غله پیدا نشد حاکم از آفت ارضی و سماوی غرضی ندارد و کل زرباج دیه میطلبد چون طاقت
آدای آن نداریم اراده فرار داریم فرمود که اگر شما این قریه را بستان من بفر و بشید و به جلال آید
موسوم سازید زرباج را بفر و شما میفرمایید که با آدای زرباج هم کفایت کند و آنچه باقی بماند به آن جمله
مسکنای دیه متمول شوند و کما سه دیه قبول کرد و در سر گرفت که هر قریه را لات آب منی

در قریش شام باشند و سرسبز و گنبد و همه خشک بکثرت حاضر آرید چون همه آلات و همه چیز آمد آتش را فروخت
و آلات آهنی را در آتش نهاد و فرمود که علی الصبح این آلات را بپزد و خود بوقت نصف
شب پوشیده از همه راه خود پیش گرفت و سکنای دمیبه علی الصبح چون آلات خود بپزد و
دیدند که همه آلات آهنی تر خالص شده اند پس مال دمیبه حاکم او اندوخت و قبول شد و آن
قریه را بجلال آباد موسوم کردند و ذکر این که هست آن حضرت در سیر الاقطاب مذکور است
و نیز از سیر الاقطاب منقول است که قبیله شیخ بلال الدین بر لب دما سید دید که جوگی بنزد
بر لب دریا چشم بر بسته نشسته است چون چشم بگشاد و گفت که ای شخص خوش آئینی نزد من سنگ
پارس است و در دل گذرانیده بودم که هر کس که بوقت کشادن چشم پیش من آید با و خواهم داد
این سنگ پارس بگیر و کار خود را که بدولت لازوال رسیدی شیخ سنگ از جوگی بگرفت فی الفور
بدریا انداخت از وقوع این حرکت جوگی خشمناک شد و گفت که قدر این سنگ ندانستی
و بدریا انداختی حالا خیر در همین است که سنگ من بمن باز دهی شیخ جواب داد که چون تو سنگ
من بپزیدی پس من نه بر خودم که دم ترا با این یعنی چه کار جوگی دست تاسف میمالید و بی البید
دی گفت که آه چرا این دولت غلمی را بدریا انداختی حالا دست از تو باز نخواهم داشت تا وقتی که سنگ
من بمن حواله نکنی با شماع این سخن شیخ متبسم شد و گفت که بدریا برو و سنگ خود بیرون آر
زندها اگر دیگر سنگ با همچنان به بینی طبع نکنی مرن سنگ خود بچنگ آورده بیرون آری جوگی قبول
نمود و بدریا درآمد و دید که هزاران هزار سنگ پارس در دریا موجود اند از راه طبع سنگ خویش یکباره
سنگ دیگر بگرفت و خواست که بپاشد که سنگ بپاشد و از دریا برد و بپزد و سنگ پیش شیخ نهاد و سرور پادشاه
شیخ آورده زبان بتصدیق اسلام بگشاد و هر یک از آنها را کمال رسید و نیز از سیر الاقطاب
میفرماید که شخصی احمد قلندر نام خوانان به جویان مرشد کمال از ترکستان به هندوستان آمد و در
کلی چنگل قیام در زبده مشایخ بانی بیت را بدعوت طلب کرد و اکثر مشایخ شیخ بلال الدین در آنجا
تشریف آوردند چون خوان طعام حاضر آمد و سرپوشش از طبق بر داشتند همه طعام نامشروع بود
که خوردن آن ایشاع محمدی حرام بود چون کلمه های هر یک گوشت تمام و کمال بچینه بر سر خوان نهادند

شماره بود و مشایخ را ندانست مگر ده گذشت بلا خط ایحال حضرت شیخ جمال الدین بدین مشایخ مختار
 شده فرمود که جای که هست پیوست از خدا بخوابید که این طعام حرام از سفره شما دور شود و بجز در فرمود
 هر چو انی که گوشت آن بختد بودند زنده شده راه خویش گرفت احمد قلند چون این که است
 بدید سرور پا آورد و عرض کرد که این عمل از بنده نفس نیترا نتوان کمال مشایخ ذی کمال بوقوع
 آمد حالا که شیخ کامل یافتیم امیدوارم که مرابشرف ارادت مشرف سازند پس مرید
 شد و کمالات غامضی و باطنی رسید **تقاسم** که روزی شیخ جمال الدین در راه میرفت
 پیر زالی ضعیف احوالی سبب چه آب بر سر برده شسته باراده که فتن آب میرفت پرسید
 که لعل ما در چیکس دیگر نداری که برای تو آب از چاه بیاور گفت محض یک ستم پس شیخ سبب و از وی
 گرفت و بدست خود پر کرده برد و شش خود برداشت و بخانه وی رسانید و فرمود که حالا باذن الله
 تقالے این سبب چه آب تا دم حیات تو ختم خواهد شد چنانچه بچیان بوقوع آمد که تا دم حیات پیر زالی
 آب از سبب چه کم نگشت هر قدر که ادرخ سیکر و چنان پرمی یافت **تقاسم** که در عهد سلطان
 فیروزالدین محمد دم جهانیان همان گشت اندقام اوج و در دلی تشریف آورده بغایت بیمار شد
 و بحالت نزع رسید پس شیخ جمال الدین بانی بقی را با الهام غیبی اشاره رفت که در دلی رود
 ده سال از عمر خود بخندم جهانیان بدید پس شیخ بزور که است در یک ساعت بهر بلای رفت
 و بر بالین محمد دم رسیده استلام علیک گفت محمد دم چشم بکشد و جواب گفت فرمود که برخیز و وضو کن چون
 وضو تمام شد گفت که هر دو دست پیش کن محمد دم هر دو دست پیش کرد و فرمود که ده سال از عمر خود
 بتو وادم گفت قبول کردم این گفت و از آنجا مراجعت کرد و بطرفه اجدین بانی پت رسیدم و محمد دم شفا
 یافت بهماع غیر شفا محمد دم سلطان فیروزالدین بدیدن محمد دم آمد و دریافت حال کرد گفت که شیخ
 جمال الدین بانی بی ده سال از عمر خود بهین عطا کرد و در اندام من پیچ باقی نبود پس سلطان را شفا
 قدیمی شیخ و امکنیر حال شد و از دلی بپانی پت آمده مشرف بشرف زیارت گردید و محضی میا
 که شیخ جمال الدین بانی فرزند و لید بود و ند اول خواجه عبدالقادر دم خواهر ابراهیم سوم خواهر شهبه چهارم
 خواهر کریم الدین پنجم خواهر عبدالامد که هر پنج چون گنج ولایت در بانی پت آسوده اند و اگر چه
 خلفای آنحضرت از چهل کس زاندا اند لیکن سلسله عالمیه و سلسله از شیخ احمد عبدالحق

زیاده تر جاری گردید و وفات شیخ جلال الدین پانی پنی بقول صاحب سیر لاقطاغ غیره بتاریخ سنه ۱۰۶۵
 ماه ربیع الاول سال هفتصد و شصت و پنج هجریست هزار پراوار در پانی پت واقع شد از مولف

چون جلال جهان مغرور شد با یار	از ابد پاک شرف لافطاشیست	است تلیح آن مشبه برار
بنده مقتدا جلال الدین	سال ترحیل وی بکن تکر	گشت هم پیر والی ارشاد
ایضا چون الدین بظن انکس	یافت باطل خداوند وصال	بهر مرغانی جلال بی نیاز
گشت کمال پیر دانشان عیا	بیز منتها جلال حق جلال	ایضا طلال جهان بکشت
رقم ساکن غلذت از قلم	دو باره خداوند ابل طلال	شیخ حمید قلندر قدس سره از مریدان

پاک اعتقاد سلطان اشایخ نظام الدین است و در ادل عمر براه پدر خویش بخدمت حضرت نظام ملست
 والدین میرفت با باروت هم مشرف شد چون شیخ بر حمت حق میست دی از خلفای شیخ فائده غلیظت
 چنانچه اول بصیبت مولانا بر بان الدین غریب و بعد از آن بصحبت شیخ نصیر الدین چرخ
 دلی فائز گشت من بعد بخدمت دیگر خلفای هم بصیبت می بود و از ملفوظ شیخ نصیر الدین کتابی
 جمع آورده به بحر الجالس موسوم ساخت چنانچه ابتدای آن تالیف سال هفتصد و پنجاه و پنج قوام
 آن هفتصد و شصت است که بعد فوت شیخ نصیر الدین با تمام رسید و وی شاعری بدل بود
 و شیوه قلندری هم پیدا داشت اما سبب شهرت او با سم قلندر اینست که روزی مولانا حمید
 بهمر خور و سالی بخدمت سلطان اشایخ همراه پدر خود حاضر و بعد از طعام چون خوان طعام حاضر آمد
 حضرت شیخ یک قرص نان بشکست نمی پیش خود نهاد و نمی بجمید عطا فرمود مولانا حمید آنرا دستین خود کرد
 و پیش از پدر برون آمد اتفاقاً چند قلندران بر در خانه حاضر بودند بجمید گفتند که ای شیخ از چه چیز
 بده که افطار کنیم گفت من چیزی ندارم گفتند که نیمه قرص دستین خود و پنهان میداری مایان آمده
 قلندران چون کشف کردند حمید حیران شد و نیمه قرص خود را ایشان نمود قلندران هم تقسیم کرده
 بخوردند و درین اثنا پدر حمید بیرون آمد و بجمید گفت که آن نیمه را چه کردی گفت که در و ایشان دادم پدر
 بعاتی انبوس کرد و گفت چرا دادی آن نعمتی بود که تا هفت پشت بکار می آمد پس باز وی حمید
 برگرفت و بخدمت شیخ برده اظهار حال ساخت شیخ متبسم شد و فرمود که حق در و ایشان بدو ایشان
 رسید و به پدر وی که مولانا حاج الدین نام داشت ارشاد کرد که خانه خود جدا که این پسر تو

قلندر عالی کوه خواهد شد پس از آنکه از مولانا حمید خطاب قلندری مخاطب گشت و وفات شیخ

حمید در سال هفتصد و شصت و هشت هجری است از مولف چون حمید از لطف فضل خدا

رفت از دنیا و رحمت رسید شاه عالی شان بگو سال آن که آن سرور در آن سرور بن سید محمد بن سید

مبارک بن سید محمد کرمانی قدس سره از مریدان سلطان المشایخ و عالم غفای

شیخ نصیر الدین محمود است در ذور و سالی بیعت سلطان المشایخ شریف شده تربیت و تکمیل از شیخ

نصیر الدین یافت و در بار دحایت سلطان المشایخ هم را بطور ایست بود که یار یار در خواب بیدار بر او

شیخ مستفید شده بخیر بیعت شرف گشت و پدر و جد بزرگوار وی نیز از مقربان و معابد اهل

شیخ بودند و وی جامع کتاب سیرالاولیا است و آن کتابی است جامع احوال بزرگان اهل چشت

نیک سرست و درین فاندان دو کتاب بنام سیرالاولیا معروف و مشهور است یکی تالیف بدرالدین

احق که از ملفوظات خوابه فرید الحق والدین جمع آورده است دوم سیرالاولیا تالیف سید محمد بن

مبارک کرمانی رحمة الله علیه و وفات سید محمد بقول حقا شجره چشتیه در سال هفتصد و هشت هجری در

محمد سلطنت فیروز شاه تغلق است از مولف محمد بن مبارک میر عالم حق بکشت و بروی غنی باب

عجب سال حالش قیامت بخوان تحریر کن بشمار در باب اگر سر و بنا کنش را هم محمد بن مبارک میر الطاف

شیخ یوسف چشتی رحمة الله علیه از مریدان پاک اعتقاد و خلفای نیک نهاد شیخ محمود چرخ

دلی است بزرگ بود عالم بعلم ربانی و فقه و حدیث و تفسیر و او را کتابی است موسوم چشتیه

که بسیاری از احکام شرع و فرائض و مشن و آداب در آن کتاب در ق فزوده است و در

نظر لغایت مطبوع افتاده و بنا بر یک بیت آن برای عمل ختم میشود و در آخر کتاب یک بیت

روایت نموده و میفرماید شیخ معظم میر محمود آن صاحبقران چون او نباشد چنانچه هم چشتیه

عالم عالم مثل او هرگز ندیده فردی باند کر امت مثل او خیر و کجا و در قمره او بود شیخ مقتدا و راهبان

گشتند ای دیده با چون رفت آن اهل نظر گویدی یوسف گدا در و غلط سخن چند را از بهر غفلت خوش

بافت آن نور الهیه و وفات شیخ یوسف در سال هفتصد و هشت هجری است از مولف

یوسف دین احمدی یوسف اگر چون همان بگذرگاه از حدیث حقیقت گو یوسف مسکن تان و آن

سید تاج الدین سیر سوار قدس سره از خلفای مدار و مریدان با و قاضی قطب الدین

پادشاهی است مدام در زهد و ریاضت و محنت شاکه بسیر بر دی آخر کار شش بجای رسید که در خوش
 و طیب و دوام دوام او شد و چون در میان پنجوست که زیارت حضرت پیر و شفیع خود بهمان
 رود و بشیر دلیر سوار شدی و مار خوشخوار بجای تازیانه بدست گرفت و متوجه سمت شهر شد
 چون نزدیک شهر رسیدی مار و شیر را پیر و ن شهر گذشت به خدمت پیر آمدی روزی در
 حالت بخودی همچنان بکالت سواری شیر دلیر و بروی پیر آمد پیر در آنوقت بالای دیوار ای
 نشسته بود چون تاج الدین را بسواری شیر دید فرمود که لے تاج الدین را کم کردن شیران
 و غیره حیوانات که ذی جان اند کاری ندارد و در آن فدا اگر بدیواری که از پشت سنگ باشد
 حکم فرماید که روان شود فی الحال بر فشار در آید مهنوز این سخن از زبان گوهر نشان شیخ قطب الدین
 تمام نشده بود که دیوار بر فشار درآمد شیخ بر دیوار پای زد و فرمود که این سخن که در باب رفتار دیوار
 بر زبان آوردی تمثیلا گفته ام ترا نه گفته ام که بر فشار در آئی تو همین جا که جای تست ساکن باشی
 و شیخ تاج الدین را پسری بود که او را شیخ ابدال گفتندی نهایت بزرگ و تارک الدنیا و زاهد
 و عابد بود و بر در خانه او سنگ افتاده بود که هنوز هم آن سنگ بیرون دلیبر خانه موجود است
 و بالای آن سنگ کاسه چوبین نهاده می بود آیندگان و روندگان بتی التوفیق خود را نقد و باهش
 در آن کاسه می انداختند و وقت شام شیخ ابدال آن همه چیز موجوده کاسه را خود میگرفت و بشیر
 مایحتاج خود می آورد و معمول آن کاسه این بود که اگر غله گران بودی فتوح بیشتر آمدی و اگر گران
 بودی کمتر رسیدی **وفات شیخ تاج الدین** در سال هفتصد و هشتاد و چهار است از مولف

شیخ تاج الدین شه عالم که در اومات دلتج دین غراز دنیا شیخ حقین گفته اند	اگر چون ملت بخت ملحق تاج دین دهل
تاج فقر نیز تاج شاهی بن گفته اند	و بموجب قول صاحب اخبار الانیاء طراز بر انوار سید تاج الدین در

نار نول است شیخ عبدالمقتدر قدس ستره از عالم خلفای شیخ نصیر الدین محمود چرخ دلی است
 و شمشیدی عالم و عامل و در پیش صاحب باطن کامل بنیایت فصیح و بلیغ بود پدرش قاضی رکن الدین
 الشریعی الکندی نیز از علمای عالم و فاضلا عامل بود و در اواس از سبک ان در و ایشان بود ویر آ
 بست مسائل شرعی اکثر ادعایات بخدمت حضرت چرخ دلی میرفت مدتی در بخت و انکار بهانه
 ار

که از تالیفات دست مناقب حضرت شیخ بسیار مرصع فرموده است و قاضی شهاب الدین که از اهل
 علمای متقدمین است از شاگردان دیست نقل است که روزی قاضی شهاب الدین ازجا
 زری نقد یافت و با خود گفت که این زر را بجای که غنی باشد از چشم مردمان پوشیده کنم در
 بین خیال بخدمت شیخ عبدالقادر رسید بجز آنکه نظر شیخ بر قاضی بیفتاد گفت که قاضی شما
 در خیال دفن کردن زر را بدیدار علم کجا خواهید برداشت و قاضی شیخ بتاریخ بست دهم محرم سن
 هفتصد و نود و یک هجری است و مرقد منور مشعل قبر والیش در صوم خواجه قطب الدین
 بنهاراوسی در خانقاه شیخ عبدالعزیز چون یوری ست از مولف چون کلام خداوندی فضل لایزال
 رفعت از دار الفنا در غلغله عالی بقدر صاحب مخدوم شد سال صا لشیخ نقل گفت اولی مقتدر فرموده و اولی
 و صاحب معارج الولايت در باب وفات شیخ قاضی عبدالقادر و قول تحریر فرمود و یکی
 آنکه شیخ مخدوم بتاریخ بست دهم محرم سال هفتصد و نود و یک بطوریکه مذکور شد و دوم آنکه بست
 دهم ماه مذکور در سال هفتصد و هشتاد و نه وفات یافت از مولف شیخ عبدالقادر شیخ زان
 شد چو از دنیا بگذرا بوقت گذشت از سال صا لعیان از خردمرد و محبان شیخ علاء الدین
 علاء الحق بن احمد لاهوری بنقالی قدس سره از علما و عظیم الشان و شیخ سراج الدین
 اخي عثمان است و در ادبک حال از اغیار و اکابر و علمای دقت بود بعد از آن بسک مردان
 سلسله نظامیه منسلک شده بدرجات اعلی رسید و صاحب اخبار الاخبار میفرماید
 که چون شیخ سراج الدین اخي بعد عطای خرد فلانیت از پیشگاه سلطان المشایخ بجانب
 وطن خود شرف ترخیص یافت بخدمت شیخ التماس کرد که در آنجا شیخ علاء الدین مردی است
 دانشمند و عالمجاه مارا با وی تاب مقادست و طاقت مکالمه نیست فرمود که غم مخور او مرید تو خوا
 شد پس همچنان بوقوع آمد که شیخ فرموده بود و صاحب معارج الولايت میفرماید که
 شیخ علاء الدین از قریشیان صحیح النسب باشی است نسب شریف وی بحضرت فالدین ولید
 رضی الله عنه منتهی میشود و گویند که وی پیش تشریف بری شیخ اخي سراج الدین در وطن از غایت
 تکبر و غرور دولت و اقتشام گنج نبات خود را نقب ساخته بود چون ابن سنان بسلطان نظام الدین
 ادلیار رسید در غنیمت شد که بپیرین گنج شکر هست و او خود را گنج نبات نقب ساخته است

عدد اول
 پس از پنج شکر خم خورید و در جبهه علی شهادت کند الهی زبانش گنگ گردان بجز این سخن بماند
 گنگ شد بعد از آن چون باروت شیخ سراج الدین عثمان مشرف گشت زبانش
 بکشد و از غایت زهد و ریاضت بدین رتبه اعلی رسید که میر سید اشرف جهانگیر سید
 بعد ترک سلطنت ناسیری بر بنهوی خضر علیه السلام بخدمت وی حاضر شد و بجز پنج گیل وی
 بشکلی رسید و فرزند صاحب مجاده وی مثل نور الدین قطب العالم بنو به وی قطب عالم شد
 شیخ نصیر الدین مانک پوری که صاحب مقامات عالی و در جرات متعالی است از مریدان وی گشت
 و قضا علی او را بتمام ابدال رسانید و از اخبار اهل اخبار منقول است که چون شیخ علاء الدین بخدمت
 شیخ سراج الدین شریف گشت از جمله مال و دولت فاه و چشم مارک شده که بخدمت بخدمت پیرو
 است و چون شیخ سراج الدین اکثر اوقات بسفر بودی طعام باخته همراه وی میکردند و خدام دیگر تمام
 گرم گرم بر سر شیخ علاء الدین می نهادند ازین سبب موی سر وی رفته بود و چون اکثر اوقات
 اتفاق گذشت شیخ اخوی از پیش فانه بزرادران خویشان علاء الدین که امیر کبیر در دسای با تو قیر بودند بوقع
 آمدی و موی بار بر سر همراه سوار شیخ بودی و از دیدن برادران خود هیچ تغییری و تائیری در وی
 علاء الدین راه نمی یافت و منقول است که روزی چند کس قلندر را در خانقاه عاجه
 شیخ علاء الدین فرود آمدند و گر به همراه داشتند آن گر باز نزد ایشان گم شد و بجای برفت قلندر
 پیش وی آمدند و گفتند که گر به از خانقاه تو کم گشته است بیدار کرده بده فرمود از کجا پیدا کنیم
 شیخ از ایشان گفت که از شاخ آهو پیدا کن ما چه داریم که از کجا پیدا کنی فرمود که تو منتر خود
 از شاخ آهو خواهی یافت دیگری از ایشان زبان به بدگویی دراز کرد و گفت که اگر تو ندی ما
 گر به خود از کجا یابیم آیا از خصیصه های خود بگیریم فرمود که بهتر است تو از خصیصه خود خواهی یافت
 چون قلندر را از خانقاه برآمدند قلندری که ذکر شاخ کرده بود و گاوی بسیار در از شاخ خود
 بلاک ساخت و دیگری که نام خصیصه بزبان آورده بود و هر دو خصیصه های او چنان اماندند
 که همان مرض بلاک شد و هر دو سزای بی ادبی که کرده بودند یافتند و نقل است که شیخ
 علاء الحق و الدین خیر بسیار داشت که هزار باکس از خدام خاص و عام و مساکین و مسافرن
 و خانقاه و آلاجه وی طعام خور وندی و هر حاجتمندی که آمدی محمد زرقی چون پیر پادشاه وقت سید

رنگه بود و گفت که تمام خزان من بیست و پنج عیال و الدین دوزخ هم نیست پس چنین گفت کس را که بدین قدر اسراف دارد و در شهر و محله شستن و صحت نیست و علم کرد که شیخ از شهر برآمده در کنار کانون سکونت پذیرد و از این سبب شیخ از شهر برآمد و نام او سال در کنار کانون بماند و نام او فرمود که چرخ بود و زمره را چند آنکه هست نضاعت کن که غار و چشمه فاسدان فقر بهتر است و ظاهر است که شیخ و بهر دلی نداشت صرف و در باغ از میراث بزرگان در فیض شیخ بودند که چهل آنها داشت بهر تنگ فقره بود آخر آنهم بیایلی به بخشید و همه صرف داد که می بود از خزانه غیب بود و وفات آن مع السلامه بقول صاحب اخبار و معارج الولايت و شجره شسته و غیره بتاریخ غره ماه ربیع الثانی هشتصد و شصت و شصت

و هذا انوار در ده است از مولف	ایفرو دس معنی شد علاء الدین چرخ عالم	از دیش نسبت نازده کارخان آمد
ولی بهر علاء الدین در بخشش	و اگر والی علاء الدین الملت عیان آمد	بی پناش مطلق تفتی رنده دل گنم
از میر تفتی است عشق عیان هم یگان آمد	ایضا پیر و نیا دین علاء الدین	شد ز روی زمین بجلد برین
گفت سرور لبسال رحلت او	طالب و تفتی علاء الدین	مخند و هم حسام الدین

فخپوری قدس سره الا کمل فلفای شیخ قاضی عبدالقادر است باوصاف عرفانی موصوف و بگشت و گرامت معروف و صاحب معارج الولايت میفرماید که شیخ حسام الدین از اولیای نامدار و مشایخ باوقار است و فلفی کثیر را به توجیه موجود خویش بخندارسانید و شیخ بدین چنین که از اکمل فلفای دبست از خور و مالی و سایه عاطفت وی پرورشش فتنه کمالات ظاهری و باطنی است و گویند که چون شیخ بدین بهر شش ساله رسید پدید بر بزرگوارشش در اینجهت شیخ د. ام الدین آورد و عرض کرد که چند آن پسرانم قبل ازین بعالم طفولیت ضایع شده اند حالا بخوانم که این پسر بدعای شما از عمر طبی بر خور دار باشد فرمود که انشاء الله تعالی پیر کیم خواهد شد باز عرض کرد که اگر قدری علم هم نصیب این بر خور دار گردد و بهتر است فرمود که عالم بفرمود که انشاء الله تعالی بزرگوارشش بدو چست که علم بی معرفت قدری ندارد فرمود که بعنایت ربانی بهم عارف و بهم عمر و راز خواهد شد و پس صب فرمود که شیخ توقع آن که شیخ بدین بهر از عاف موصوف بود و وفات شیخ حسام الدین بقول صاحب معارج الولايت در سال هشتصد و شصت و شصت است از مولف

شکایت جوینده ان فلفا شیخ دین تفتی حسام الدین گفت سرور لبسال رحلت او شاه مراد ولی حسام الدین

از تحصیل علوم عقلی و نقلی فراغت یافت بهمان سال والد ماجدش فوت گردید اگر چه طبع مبارکش
 بسلطنت راغب نبود لیکن امر او و زرای سلطنت طوعاً و کرهاً او را بر تخت سلطنت سمنان نشاندند
 دوی بعد از فراغ امور سلطنت با شیخ رکن الدین علاء الدین سمنانی و دیگر مشایخ عظام محبت با
 میداشت روزی حضرت خضر علیه السلام پیش وی تشریف آورد و فرمود که اگر چه ترا از امور سلطنت
 فراغ حاصل نیست لیکن به دلیل اجمال ملاحظه معافی نقیض اسم الله تعالی تو سطر زبان در دل منسوب
 میکنم ده باش و واقف انفس می باید بود دوی حسب حکم بدین شیخ اشتغال نمود فائده غنیم ظاهر شد
 بعد از آن حضرت خواجہ اویس قرنی قدس سره العزیز و خواب تشریف آورده او را از اذکار
 اویسیه شرف گردانید و دوی تا هفت سال بدان اذکار و مشغول مشغول ماند تا آنکه شبی از
 شبهای ماه رمضان که شب بیست و هفتم بود دوی احیای شب ننوده بیدار گشت و غول بود که نصف
 علمیه السلام باز تشریف آورد و فرمود که هم خدا خواهی و هم دنیای دون و این خیال است
 و محال است و جنون و ای پسر طلب خدا یا معاملات دنیا جمع نمیشود و اگر طلب محبوب مطلوب
 است از کار سلطنت دست بردار و بزودترین اوقات در بندستان بخدمت شیخ علاء الدین بنگار
 حاضر شو که او را بخدمت رساند حضرت میربحر دارشاد خضر تارک الدنیا و سلطنت شده و امور سلطنت
 حواله سلطان محمود نموده برای حصول ترفیع بخدمت بی بی فدیجه بیگم والدہ ماجدہ خود رفت و
 اجازت سفر بندستان خواست والدہ اش فرمود که ای فرزند سعادت منندیش از آنکه توا زعم
 بوجود آئی برو عایت خواجہ احمد بسوی قدس سره بمن اشارت کرده بود که ترا فرزندی شود که
 تمام آفاق از نور ولایت او منور گردد و الحمد لله که آنوقت رسید مبارک است من حق
 خود تو بخشیدم و ترا از حق خود برآورد و بحق سپردم پس حضرت میربحر را بگیم بزم است و سه سالگی از سمنان
 بطلب حق برآمد و از آنجا اول بخطه اربع بخدمت مخدوم سید جلال الدین جهانیان جهان گشت
 مشرف گشت و نعمت بیغایت حاصل کرد من بعد در دلی آمد و بزیارت فرات خواجگان حشمت
 اهل بهشت مشرف گردید و از آنجا راهی سمت شهر مسکن شیخ علاء الدین علاء الحق بنگالی شد
 چون شیخ علاء الدین بنور باطن الطلاع خضر علیه السلام از آمدنش مطلع گردید با جمیع اصحاب
 باستقبالش برآمد چون دریافت از راه کمال عمر با فی برکھیاں خود سوار نمود و بجا نفاہ رسید

همان روز بفرستاد بیعت و شرف ساخت و لباس خوش بپوش کرد و و چند دست تکمیل رسانیده و
 بنقب جهانگیر ملقب ساخته بعد عطا فی خرقه طلافت بدیار جوینور رخصت فرمود و بوقت رخصت حضرت میر
 بختیارت پیر و ششتمیر غرضی که در دیار جوینور شیر می است میب مرا بادی بگونه تاب مقاومت
 باشد و از آن شیر مرا و شیخ حاجی چراغ بنده مهر و روی غلیظه شیخ رکن الدین ابو الفتح میره شیخ بناد الدین
 زکریا ملتانی بود شیخ بجواب فرمود که ترا هم شیر بجهیم پس سده که کارکن شیر با تمام رساند و فتح اول تو در
 نظرها باد هست پس حضرت میر حسب الحکم پیر روانه سمت جوینور شد و اول در قصبه محمد پور رسید و جماعت
 از علما و فضلا برای ملاقات حاضر شدند و عین سخن را فی سخن در مدح هر چهار خفای را شنیدند فی الحقیقه
 تعالی هم جمیع افتاد چون حضرت میر رساله دلیلی در مناقب خفای را شنیدند تصنیف کرده
 بود و بروی ایشان بخواند چون در آن رساله تعریف و توصیف حضرت علی المرتضی کرم الله وجهه
 از اصحاب ثلاثه اندکی زیاده بود ازین سبب علما در بحث درآمدند و حضرت میر را بر قص منسوب
 کردند و میر جناب میر تقی میر و دلیلی ایشان را قائل ساخت فائده داشت روز دیگر علما با هم
 اجتماع کثیر نموده و محضر نامه به او میر خود با نوشته خواستند که بروم جمیع بعد از نماز و مجمع عام اذیت
 بشیخ میر رسانند و جمله ایشان شخصی سید خان نامی مروی عالم بتجرب و فاضل اکبر و سر طلقه علمائی
 بود و بلبشب جمعه حضرت رسالت علیه الصلوٰه و التحیت را در خواب دید که میفرماید که سید انشرف
 از فکر گوشه های است و وی آنچنان نیست که شما نسبت او الفاظ غیر واقع میگوشید و قوت مقاد
 او باز وی شما نیست پس اگر خیریت مطلوب است تا شب شوید و به قدرت پیش و سه
 خود را حاضر کنید چون این واقع بود قوع آمد سید خان علی اصباح بخندست آن شاهنشاه
 حاضر شده سر در قدم آورد و عرض کرد که جواب استفتا را من فرج ایهم را و شما را بخواهید است
 عرض بعد نماز جمعه در مجمع عام همه علمی عظام کاغذ استفتا برآورده پیش آنحضرت انداختند و در باب
 فضیلت اصحاب ثلاثه که بر علی المرتضی است سوال کردند هنوز آنجناب زبان حق ترجمان بجواب
 نکلشاده بود که سید جان محاسب علما شده گفت که اعتراض شما بر میر انشرف بسبب مناقب
 و مدح علی است که اندکی از خفای ثلاثه زیاده بود قوع آمده است گفتند آری گفت این
 اعتراض بر شخصی است که سید نباشد نه که بر سید چه اگر کسی مادر و پدر خود را بعلوم و مراتب استاید

بگذشت و بی مانند لیکن بیعت نکردن این بخت حضرت میرزا شرف جهانگیر فاضل آمده بشناخت
 که این بهمان صورت است که او بیجا نه تعالی مراد خواب بیعت او مشرف ساخته بود فی الحقیقه
 منبر در قدم آورد و مرید شد و آنجا بایستاد و خواب خویش خطاب کرد که شیخ کبیر بهمان شیخ کبیر که شیخ
 علاء الدین پیر شریف میرزا بارات دی مطلع فرموده بود چون خبر مرید شدن شیخ کبیر بخبر دست
 میر کاجی رسید و غضب آمد و از غایت جلالت فرمود که شیخ کبیر جوان بمیر و باستان این خبر
 شیخ میر به شیخ کبیر فرمود که نم خور که پیر کبیر خواهی شد و بجاالت پیری خواهی مرد و تو هم هر چه در حق
 شیخ حاجی نفس خواهی براند نه باطل و بوقوع خواند آمد شیخ کبیر بر زبان را ند که اول شیخ حاجی بمیرد بعد
 از آن شیخ کبیر پس از آن شد و هر سه ولی الله بنامه که شیخ کبیر را در بیست و پنج سالگی آثار ضعف پیری
 ظاهر شدند و موی ریش و سر و سفید گشتند و شیخ حاجی چهل و پنج سال بیشتر از وفات شیخ کبیر پیشتر
 حق بیعت بعد از آن شیخ کبیر هم که بمیر جوانی و به آثار پیری بود و وفات یافت صاحب تذکره
 چشت میفرماید که چون حضرت میر جهانگیر بعد از شش ماه و نیم در مقام کعبه و حجه تشریف برد و در آنجا جو
 کامل با پانصد مرد اهل کمال که در هوا می بریدند سکونت داشت میر جهانگیر را وی مقابل و پیش کجی
 انواع انواع تعرفات خود بر آنحضرت جاری کرد و آنرا خبر آمد و بخدمت فاضل آمده زبان بتصدیق سلام
 بگشاد و بامر بدین خود مرید گردید و میر جهانگیر یکایک وی سکونت داشت غایب و عیال و حجره خاص تعمیر
 فرمود و باغ فرحت بخت بنام نهاد و بروح آباد موسوم ساخت بعد از آن بهمرازی شیخ بدیع الدین بدلسفر
 بیت الله تشریف برد و بعد از بارت حرمین اشرفین جنابشاه مدار بند و ستان رونق افزا شد و میر
 جهانگیر از مدینه منوره به نجف اشرف و کربلا معین سفر فرمود و از آنجا بر دم رسید و صاحب سجاده بود
 جلالت الدین رومی و لیسری سلطان ولد و دیگر مشایخ عظام را دریافت و من بعد بطرف شام
 متوجه گردیده در دمشق زیارت شیخ فخر الدین عربی اهل نمود و از آنجا باز یکم معطره فائز شد و بعد
 ادای مناسک حج به بغداد آمد و زیارت خرافات حضرت غوث الاعظم و امام ابوحنیفه و امام احمد بن حنبل
 و دیگر مشایخ عظام و ایامه کرام نموده بکانتان رونق افزا گشت و شیخ عبدالرزاق کاشانی را
 دریافت و از آنجا بشهر سمنان وطن اهل خویش رسید چون خواهر الاگوهر شمس زنده بودند
 بدلداری وی پرداخت من بعد بمشهد مقدس رفت و چندی باستانه فیض شاه امام اعظم

محاکم ماند و پسران ایام امیر تیمور گورکان بخت زیارت فراد حضرت امام در آنجا رسیده بودند
 نیز بخدمت میر جهانگیر با عتقا پیش آمد بعد از آن بهرات آمد و از بهرات بمادر النهر رسیده ثم قبا
 زیارت خواجه بهاد الدین شاه نقشبند شد و مدتی در آنجا قیام پذیرفته و خرقة فلاحت طریقه عالییه
 نقشبندیه حاصل کرد و از آنجا به ترکستان تشریف برده بخدمت فرزندان شیخ احمد بسوی ششتر
 گشت و از آنجا بطرف قندهار و غزنین کابل و بخارا سیر کرده در میان رسید و از آنجا در جوهن
 آمده زیارت مرقد مقدس حضرت گنج شکر پرداخت سن بعد بدلی و از دلی بدلی از خیر مستفیض
 گشت پس از آن بدکن بلال زمت میر سید محمد گیسو دراز رسید و از آنجا بسراپ رفته از آنجا بمحضر
 آمده بسیر تمام هندوستان اشتغال کرد و من بعد چندی آرام پذیرفته بار دوم باز بهرامی میر گیسو
 سید علی محمدانی بسیر تمام پنج مسکون پرداخته بخدمت پیر زین العابدین علاء الدین بیگلر آمد و تبرکات محض
 چشت حاصل کرد و غرض دین سفر گیسو جهانگیر از یکصد نود و پیر فیض باطنی حاصل کرد و بکرت ثالث
 و راویج بخدمت مخدوم سید جلال الدین مخدوم جهانیان تشریف برده فیض کامل که حضرت مخدوم
 از چهار صد و چند پیر حاصل کرده بود حاصل نمود و مخدوم آن نعمت را بهزار خورشیدی بوی ایشاک که باز
 در مقام خویش آورده قیام فرمود و تقاضاست که میر جهانگیر روزی بمقام روح آباد نشسته بود
 و اکثر بزرگان وقت حاضر بودند که علی نام قلندری بایا قصد قاندر دیکه که فادوم و رفیق او بودند بی لوبانه
 مجلس درآمد و سخنان لا اعلیٰ آغاز نمود و گفت که خطاب جهانگیر از که یافتی فرمود که از پیر و سنگی خود
 حاصل کرده ام گفت تصدیق جهانگیری تو چیست و بچه یقین گفت که تو پیر جهانگیر هستی بهرامی این
 سخن آثار غضب و جلال بر بشیره آن اهل کمال نمودار شدند و فرمود که من صرف جهانگیر نیستم بلکه
 جهانگیر ام بجز این سخن علی قلندر از پاد افناد و جان بجانستان داد و غریو از اهل مجلس برآمد و
 بهرامیان علی قلندر سرور پای آنحضرت آورده مرید شدند و صاحب معارج الولاایت
 میفرماید که روزی حضرت میر پیر جهانگیر را با زمره جوگیان در بتخانه بختی و نازعی بوقوع آمد اینان
 بران قاطع ولایت آنحضرت طلبیدند و بیست سنگین از بتان بتجانه نزد خود طلبیدست فی الحال
 حاضر آمد و زبان بتصدیق ولایت آنحضرت بکشا و از ظهورین خوارق چندین هزار کفایت
 اسلام پوشیدند و شیر درج معارج الولاایت است که از ایام حیات حضرت میر جهانگیر تا امروز آمده است

از جانوران پنهان در باغ آفتاب نمی اندازد آب آن حقوقی که روضه مقدسه در وی واقع است گاهی کند
 می گرد و آسیب زده و مجرد دیدن روضه مبارک آنحضرت ششام باید نام نامی آنجناب اگر
 خواند و آسیب زده دم کنند آسیب دفع میگردد و واقع و قیامت آن در این شهرات
 بدینطور بود که اول تاریخ بیست و پنجم ماه محرم الحرام سیر جهانگیر میرزا بزرگان خدمت را کرده
 بدو در دواغ فرمود و فرزند بی خود طایفه عبد الرزاق را خرقه عیادت و خاک در دواغ
 خود ساخت و بعد از نماز ظهر قوالان را طلبید و مجلس عامی که هم فرمود و چون قوالان این شعر را
 شیرازی آغاز کردند شعر گریست خوانده است ایلم به قدر حسنا با جرحی قلم ازین بیت حالت
 و بعد احوال بدینوشی و تواجد بر میر جهانگیر طاری شد چندان تواجد فرمود که خارج از قعر و سب
 است بعد از آن که تسکین یافت و قوالان این شعر آغاز کردند شعر خوب تر زین دگر
 چه باشد کار به یار نندان روه بجانب یار و سیر بیند جمال بانان را به جان سپارد و نمازندان
 را به از استماع این بیت چنان آتش شوق ذاکر و اشتیاق در دل عشق منزل حضرت میر
 در گرفت که از غایت مستی و شور چون مرغ نیم بسمل می طپید مانند ماهی سیه آب بر خاک می
 غلطید آخر آه سر از سینه پیر و برآورده و با بجان تقویض نمود انالیند انالیه را چون وقایع
 حضرت سیر جهانگیر تاریخ بیست و پنجم محرم الحرام سال هشتصد و هشتاد و هشت هجری است و عمر شریفش یکصد و
 و بیست سال رسیده بود و در روح آباد که باغ تعمیر کرده دی است اندرون حوض مدفون شد
 و حضرت میر جهانگیر تصنیفات بسیار دارد چنانچه بشارت المردین و مکتوبات از تصنیفات است
 و کتاب شرفی نیز در احوال دی بعایت مطبوع در پسند افتاده است از موهبت

چودیت از عالم دنیا بخت	جناب میر شرف شیخ حق پیر	بسال انتقال آنشد دین	عیان شد راه بر طلب جهانگیر
و گرفتار سال انتقالش	امام مومنان سیر جهانگیر	دو باره گفت سر و تاجش	کامل عارف الا جهانگیر
و عاقلش و اصل کل شرفیت	اگر خواهی کن ای یار تقیر	ولی بنده میر جنت آمد	چو شد و ملش بزکنا تحیر
انصارش اشرف جزو جهان	سال زمیل آن شد و موهبت	کرم قیام شریف سعید	هم بود و اهدا شرف قبول
ایضا رفت چو از هر کجای	بشرف دین سلم علم صغیر	گفت بتاریخ و حالش	فرستاده و ولی شریف
ایضا شرف شریفان	فنا دل بود و سبک	بهر و تاریخ و حالش	گفت تاج ابرار و سیر کشف

شیخ اختیار الدین عمر ارجی قدس سره از خلفای اعداد و مردان بادقار قاضی سادس
پشتی است آبا و اجداد وی از امرای اعداد شهر ارج بودند لیکن وی بکذب جاذب مقبضی از
جدا اموال دنیا برآمد و تارک محض شده اول بکسب علوم ظاهری پرداخت بعد از آن بر اسک
تحصیل سعادت باطنی بخدمت قاضی محمد سادی که از عظامی خلفای شیخ نصیر الدین چراغ دلی
بود حاضر شد و مرید گشت و به جو سو بآن ولی کامل بکمال تکمیل رسید و خرده خلافت یا وفات
دی حسب قول صاحب مدارج الولايت و شجره خشتیه در سال هشتصد و نه هجری است از حوالت

چورفت از فنا سپی و لا بقا عمر بنیاد استقامت یقین بگوسال دی قدوه و تسلیم بفرما عمر بنیاد استقامت یقین

مولانا خواجگی قدس سره از انصاف خلفای شیخ نصیر الدین محمود چراغ دلی است و شاگرد
مولانا معین الدین عمرانی و استاد قاضی شهاب الدین است صاحب اخبار الاخیار و سنیاید
که در ایامیکه مولانا خواجگی در دلی تحصیل علم مشغول بوده بخدمت مولانا معین الدین کسب علوم
مینمود و نیز با استفاده از موز باطنی بکمال دست شیخ نصیر الدین حاضر شده لیکن
مولانا معین الدین را بسبب نقازی که به نسبت شیخ نصیر الدین میداشت اینکار از
مولانا خواجگی پسندیده نداشت و مولانا خواجگی را اکثر اوقات از هاضری قدس شیخ نصیر الدین
منع میکرد و مولانا خواجگی که بهر دو غیر اعتقاد تمام دشت از نقاز هر دو حضرتان ایزد کشیدی انفا
مولانا معین الدین را عرض سفره و فبق انفس لاحق حال شد و بدینقایت رسید که الباء از علاج
مرض عاجز آمدند و مولانا از عیانت خود نا امید شد و روزی مولانا خواجگی موقع یافت به مولانا
معین الدین گفت که الباء از علاج مرض شما جواب صاف دادند حالا مناسب آنست که باری آیتند
و عا از مرء ان خدا که اعباد امراف خ ل اند که ده آید و درین ایام شیخ نصیر الدین چراغ دلی نیز از اولیا
مستجیب الدعوات است اگر تر و وی قدم ر بچه فرمائید و استمداد است و دعا از آن مقبول درگاه
کبریا نمایند یقین کامل است که از برکت محبت و تاثیر است همین نظر که بیا اثر وی شفای کامل
صحت نایل حاصل شود پناه نمینی اگر چه مولانا را اول بخدمت الباء سبب ضرر و کالیف مرض
که عاید حال مولانا بود راضی شد و بدیدن شیخ نصیر الدین روانه گردید و شیخ چون خبر آمدن مولانا معین
شعبه بهتقبال برآمد و اندرون فالقه برده با عز از تمام بنشاند و سفره الوان طعام پیش کشیدند

و شست طعام سرخ ساده و بهارات که ظاهر آنجمله مرقه و مسکه و صندل بود پیش مولانا نهادند
 و فرمود که بسم الله کبیر و بخورید مولانا طوطا در آن چند لقمه از آن تناول کرد چون سفره برداشته
 ضعیفی و سرفه و بلغم مولانا تابایت زد و در رکعت اولی رسید فی الحال شست مافرا فتنه و بقیه
 ماده و سه او سرفه و ضعیف و بلغم بود تمام و کمال در رکعت دوم صحت کامل یافت و هیچ البدن بماند و خود
 بازگشت از آن روز مولانا معین الدین هم از معتقدان شیخ نصیر الدین شد و نقلست که چون مولانا غزالی
 بنور باطن از آمدن امیر تیمور و لشکر غل خیر داشتند و از دلی برآمده در کالپی تشریف آورد و چند روز
 در آنجا سکونت در روز آخر در سال هشتصد و نوزده هجری وفات یافت بمقبره سدره که وی هم در کالپی

زبانها خلق است از مولا	خواجگی چون رفت زمین دار فنا	سال میل آن دلیستی متقی
خواجگی نامی دلیستی ایزدی	شیخ احمد تها شمس	

قدس سره از مریدان پاک اعتقاد و غلفای حق با شیخ نصیر الدین چراغ دلی است اگر چه
 میان وی و مولانا خواجگی موافقت بود اما وی در برآمدن از شهر دلی با وی موافقت نکرد و تا
 آنکه فوج قاهره امیر تیمور گورکان به دلی رسید و دیار دلی را تاراج کرد مولانا احمد با استعانت از خویش
 امیر شد و بهر کسین فتنه غلامان یافته بجا است امیر تیمور رسید و میان ایشان شیخ الاسلام کشید
 مولانا بهر بان الدین مرغیانی صاحب بدایه بود و جهت تقدم و تاخر مجلس گفتگوی سخت واقع شد امیر
 تیمور گفت که مولانا بهر بان الدین صاحب بدایه بود و بهر بان وی لایق آنست که پیش از شما در مجلس نشیند
 مولانا احمد فرمود که خود بهر بان الدین پدر کلان شیخ الاسلام و چند مقام در بدایه خطا کرده است و غرض
 بعلم است شیخ الاسلام جواب داد که محل خطابان باید که مولانا احمد شارت بفرزند آن و شاگردان
 خود نمود تا تقریر کنند و خطای صاحب بدایه بیان سازند امیر تیمور بر طاعت عزت صاحب بدایه و
 ناموس شیخ الاسلام تقریر یعنی مجلس دیگر انداخت و باز موقع بحث بهر گیر نشد پس بعد از آن احمد
 از دلی برآمده با اهل و عیال خود کالپی رفت و بهمانجا متوطن شد و طریق موافقت که با مولانا خواجگی
 بود و نسک میداشت و بهمانجا در سال هشتصد و بیست هجری وفات یافت چنانچه بمقبره تقدیس کرد
 نیز در کالپی است پرازانوار و برکت و محل اجابت دعا است و مشهور است که هر کس که از صدق دل جلیب
 متعازیر بر می آید و میسر شود و بعد مدت یک سال مداوم هجوم کثیر بر فراز پادشاه

سیر و در میان کتب است خود بوی درست میکند از راه دور و در آنجا که میرسد موهبت
 شیخ بن احمد از فضل خدا ارق است از سایر بجنات الهی است و خدمت کمال طاعتش از احمد متقی عابد شریف
 شیخ فتح الدین دینی قدس سره از غلغای پیغم و یاران صبیحان قدیم شیخ صدر الدین
 حکیم است و در ادب کمال از علمای دینی بود و در تفسیر نافع دینی و در فقه حنفی و در طب و در شریعت و در اخلاق
 کشید مرید شیخ صدر الدین عابد در این راه و مجاهدات پیش گرفت لیکن با وجود ریاضات شاقه
 و فقر و فاقه فتح کارش شکایت بن امیرش پیر شریف خیر خود برد فرمود که ترک تدریس کن کتابها
 را که در ملک خود باری بیرون آرا و بچنان کرد و الا کتابی چند که الطاف و انفس آنها بود و نذر خود
 نگذاشت بنور کشود باب مقصودش حاصل نشد تا غریبه کتب را نیز از خود جدا نمود و او را دیدند
 که بر آب شسته کتب بارانی شست و در سایه اشک افکند چشم وی باری بود تا لوح خاطر
 از نقش سوا پاک شد و بر بصر باطن خود حرف شنید و در عبودیتش یافت و از کمالین وقت گشت
 و در راه طالبان حق را یکی است و چنانچه شیخ قاسم دهلوی از غلغای دینی است و نیز شیخ محمد علی تاج جوهر
 مرید و غلیظه او بود و شاه فاضل موسی فاضل شیخ قاسمی جراح همدان غفر بادی و شیخ جمال گوهر
 فاضل شیخ منظر شیخ ناصر شیخ فتح الله بودند و مراد منور وی در ادب و وفات آن
 جامع الکملات در سال هشتصد و بیست و یک است از موهبت
 چون بکشود بر وی فانی با گوشتش نام و اولیاهم البقران نورانی فاضل ابوال
 جمال قدس سره الهی الحال مرید و غلیظه پدر فاضل شیخ سعد الله کسبه و از مریدان
 امیر راه بر راجی نیز بوده چون بخدمت سید امیر راه پیوست مدتی بحضور وی حاضر بماند و بر ریاضات
 شاقه و مجاهدات عالیه مشغول ماند و کمالات طاعتی و باطنی رسید بعد از آن بخدمت پدر
 عالی گوهر رفت و آموختن شد و در تفسیر و اشعار خود ساخت و بشرب شراب و دوام طهر
 اشتغال کرد و علمای دهر از وقوع این حال شکایت این امر بخدمت پدرش بردند شیخ سعد الله را
 ازین حرکت مانع آمد پس از هر سوئی که آب برای خوردن بملکات پیشش آوردند شراب می بود پس
 شیخ فرمود که آب از چاه بیاید چون از چاه آوردند شراب بود پس از دریا طلب کرد و دیدند که
 دریا نیز در آن وقت خمر شده بود چون از یعنی از وی تنگ آمد مطلق العنان ساخت آخر چون وقت

وفات شیخ سعد الشاذلی و یک سید معین الدین بن سلطان شیخ سعد الشاذلی در آنوقت حاضر بود و شیخ او را طلبید که در حق آنکه موجود نیست فرمود که اگر او حاضر نیست همان تهرانی بدستی را حاضر آرید در آنوقت شیخ معین الدین در بخانه نشسته بود چون فرستاده شیخ را از دور دید نظر بسوی آنجا کرد و بمسافتی گفت که یک پیاله دیگر که نصیب من است بمن بده ساقی پیاله پر کرد و به پیشش داد و می نوشید و سبک شرب بر من زد و بشکست بخدایت پدر خود حاضر شد شیخ خرقه خلافت و جمیع امانت با خواجگان چشت بلوی و آل و دود و رحمت حق پیوست و دوی بعد از پدر بر سجاده چشت نشست و بنال تنی در پیرنگار و ممتدای شریعت طریقت شد که مرید بر آن مقصور نیست وفات شیخ معین الدین در سال هشتصد و بیست و دو هزار و نوزاد و کنتور است از مملکت

چو معین الدین علی دینی قال از بناسوی جنت گشته اند و عیادت در سفر سال انتقالش از نور العین علی الدین بن محمود هم عین الدین علی باقی قال در اول سال و سال گذشت بخوابد قلب الحق هدایتی نیز عیادت در حالت کن حاضر است میر سید محمد لیسو در از بن سید یوسف مسیحی چشتی و ملو می قدس ستره از علمای اولیای حق بن و کبرای مشایخ متقاین و فلیطه برهن شیخ نصیر الدین محمود و چراغ دلی است جامع بود میان سیادت و عبادت و کرامت و ولایت شانی رفیع و مراتب منبع و کلامی عالی داشت و او را در بیان مشایخ چشت اهل بهشت مشرب است خاص در بیان اسرار حقیقت و طریقی است مخصوص در آثار معرفت و ادوات عالی حال هم به بی سکونت داشته و بعد از وفات شیخ نصیر الدین پیر و شفیق خود و دیار کهن شریعت برد و قبولی عظیم یافت اهل آن دیار از خورد و کباب همه منقطع و متفادوی و شهنش و هزار و در هزار طلبا کثرت شعار بر جوهر آن سیدان مدار بقرب حق رسیدند و سلسله عالیه و در تمام مکن را کج و شایع شد و شهرت آن غریب نواز از بس که محمد گیسو در از این سبب است که در او می با دیگر چند مریدان چو دول سوار می شیخ نصیر الدین محمود و بر و خرج دین دینی بود و بوقت بهشت این گیسو مبارک او بسبب درازی که داشت در پای چو دول بند شد و می بسبب غایت ادب و تقوا بر آوردن نموی گیسو مقید نشد و بهمان طریق مسافت بعدی که در چون شیخ را بر خیال اطلاع داد و تعجب خویش مال گشت و بر ضد حق عقیدت دی که فریاد کرد و فرمود شش هر که مرید گیسو در از شد و او را خلاف نیست که او عشق باز شد و شیخ محمد نامی مریدی از مریدان حضرت کتبی از ملقون طاعت می

از خیر انوار سلیمان
که سید معین الدین است
بجایان پیران عالم است
تا به این حد و حد است
شاید از شیخ پیران
مالی را شرف پیران
پس ما می گویان دار
و از بعد از وفات شیخ
که در شش چشت
مال نصیر الدین
خود چو در دنیا
خود چو در دنیا
مست چون در چو

پیرشس غزالدین از ولایت هرات به بند وستان آمد و در اجنبی متوطن شد و وی بر شریعت و تکمیل از شیخ
 نصیر الدین یافته خرقه خلافت یافت نقد است که وی وقتی در بهران کجگره خود نشسته است
 شیخ بگوشت پنجم بسته بود ناگاه دید که جوگی بر تمام بدن خاکستر مالیده بگوشت هجدهم نشسته است
 شیخ بگوشت پنجم در وی دید و دانست که از تصرف خود در جیره آمده است بحال خود مشغول ماند
 و هیچ تفرقه بخاطرش راه نیافت آخر جوگی سلام گفت شیخ جواب سلام داد جوگی بر فاست و مصافحه
 کرد و سخن گفتن آغاز نمود و در آن اثنا شیخ به طرف کنگاه می که در درو دیوار جیره پراز زر بنظر
 می آمد شیخ بدانهم هیچ التفات نفرمود و جوگی دانست که شیخ مرستیغی است پس سر
 در قدم شیخ آورد و گفت که من جهت شما می آموزم این بگفت زبان بنسبیتی سلام بکناد
 و هر چند شیخ جوگی فرمود که حالا از آن علم غایب کن هر چند جوگی جمد کرد ممکن بود نقول است
 که شیخ غریز نام بگفت شیخ محمد فاشده عرض کرد که در علم کیمیا و سیمیا تصرفی تمام دارم و بشناسی گویم
 قبول فرمایید شیخ قبول نکرد و نگفت که قدری التیاف جو دارم بگیرم یا اگر یک ذره از آن بر یک من
 مس خواهند داشت ز غواشد شیخ بهلاد الدین خواهر تراده خواهر ارشاد کرد تا ورا از بیزارید کرد و ند
 وفات دی در سال هشتصد و بیست و هفت است وی عمر طویل یافت که زیاده از صد بود و از مولف

چون محمد شیخ متوکل این	رفت از دنیا بفرمود پس	گفت سر و سال نقل انجمن	مرشد کامل محمد ایل دین
------------------------	-----------------------	------------------------	------------------------

شیخ یوسف بدیه ایچی قدس ستره مرید و خلیفه شیخ فتیال الدین عمر ایچی است و نیز از فقه
 محمد دم جهانیاں سید بلال الدین ایچی و شیخ صدر الدین راجن قال برادر محمد دم جهانیاں که هر دو
 از مشایخ عظام سلسله سهروردیه بودند خرقه خلافت یافت و ذات بابر کاست وی مجمع البحرين
 بود که از سیر و سلاسل عالمیه فائده کامل و نصیب وافر حاصل کرد و در مختار معارج الولايت
 فرموده است که آبا می که ام شیخ یوسف ایچی از ولایت خوارزم بسبب حوادث روزگار در بند
 آمده بقصد ایچی سکونت پذیر شده بودند و شیخ یوسف راجن سبحانی تقاسمی بجهت ادبیا و الشیر
 بمقامات بلند و کرامات ارجمند رسانیده و در ارشاد طالبان و تربیت مریدان ید بیضا داشت
 و کتاب منهاج العابدین را که از تصنیف امام محمد غزالی است بوجه حسن ترجمه بزبان فارسی نوشت
 و محمد دم شیخ سارنگ که از اعظم مشایخ اقلیم هند است نیز از وی خرقه خلافت داشت و رساله

ملکی خدمت وی خوانده و صاحب تاریخ محمدی نیز نسبت ارادت بخدمت وی داشت خوارق
 و کرامات بسیار از شیخ یوسف درج کتاب خود کرده است و وفات شیخ یوسف بقول
 صاحب معارج الولاية در سال هشتصد و سی و چهار بمکه رسید که در عین حال سماع بان بقی تسلیم
 کرد و در محفل فاقه خود دفن شد و پادشاه مالوه برضرار انوارش گنبد عالی تعمیر ساخت از مولف
 یوسف بن نبی شیخ زمان رفت از دنیا چو در باغ جنان گفت سرور سال نقل بجناب یوسف ثانی بمکه و جهان
 انصاف و کمال حسن و صفای او را از روی خود بکنت آب گفت سرور سال هفت او یوسف وقت ممدی نقل
 شیخ احمد عبدالحق زودی قدس سره قدس اهل طریقت قبله از باب حقیقت واقف و در
 معرفت از اعانم خلفای شیخ بلال الدین بانی پتی است و از عمر خود و سالی دوازده محبت و شور عشق
 در سر داشت و پیش از محبت مرشد ارشد دارادت بجایده در یافتت عظیم پرداخت بعد از
 بخدمت شیخ بلال الدین رسیده مرید شد و بهدراج بلند و کرامات ارجمند رسید و بعد از وفات
 پیر و شفیر بجای وی بر سر مرشد ارشد نشست نقل است که وی هفت ساله بود که چون
 مادر او برای تمجید بر فاسته او نیز پوشیده از مادر بر فاسته گوشه ای کاشته های فاقه خود بنماز مشغول
 شدی چون مادرش را خبر شد بسبب محبت مادرانه او را از اینکار منع کرد از آنجا که محبت حق جل و
 علایر دل محبت منزل وی غالب مرید بود و بعد از وفات او از ده سالگی از فاقه فیض کاشانه بطلب حق برآمد
 و در دلی رسید شیخ تقی الدین برادرش و نشاندی اکبر و عالم تبحر و دلی سکونت داشت بخدمت
 رفته تقی تعلیم که تقی الدین او را بعلوم الهی مشغول ساخت و خواند و گفت که مرا علم معرفت
 بیاموزید آخر چون سبق علم ظاهری موافق طبعش نیاید از آنجا برآمد و در صحرا دیبا بان بسادست
 حق مشغول شد و حق ریاضت و مجاهده از حد زیاده بحسب او و بعد از آن بالهام غیبی در پائی
 بخدمت شیخ بلال الدین بانی پتی رسیده از عارفان حق شد نقل است که چون شیخ بلال الدین
 بانی پتی از آمدن احمد عبدالحق بنور بالین آگاه شد بخدمت عالم مقام فرمود که طعانی بخدمت سازند و سفره
 عظیم مرتب ساخته اقیام کیفیات و نهیات نیز بسفره حاضر دارند و نیز چند اسپان خوب عمده
 باین زمین آراسته بر و روزه فاقه حاضر دارند که مهمانی می آید و بهمان اعتقادش مرکوز
 خاطر است چون همه چیز آماده گردید و سفره آراسته شد شیخ احمد عبدالحق در رسید اول بر دروازه

فیض ادرخا فاقه سنان بکده باستان بخت بخت وید و باطل اقلیدرید که گفته که اینقدر و شست دنیا
 وار و اورا از محبت خدا که چه ذوق خواهد بود و آن فیض چون بر منظر رسید و دید که منشیات هر قسم از
 شراب و غیره همه بر منظره نهاده اند از اینجا باز گشتند و در راه آورد و تمام روز قطع مسافت
 کرده وقت شام قریب شهر می رسیدند و رسیدند که این شهر را این نام است گفتند پانی پست
 دانست که راه کم کرده ام شب بیرون شهر گذرانید و علی الصبح باز قدم در راه نهاد و تمام روز
 بروشت و وقت شام خود را باز بر دوش نهاد و به راه رسید و به جیرانی همانا در جلالت از شب گذرانید و
 صبح باز رواند که دید آخر باختر راه راه کم کرده و در محراب اندک راه داشت و دید که بر سر درخت خشک
 جوانی حسین کلاه بر سر گذارسته نشسته است از پرسید که ای جوان راه آبادانی کدام طرف است
 جواب داد که ای گاه راه اولی برود از اینجا شیخ محلال الدین پانی پتی کم کرده آمده که با درندار سے
 از آن دو کس که می آیند نیز سر شیخ احمد چون قدری چند دیگر برداشت و دید که دو کس به پیش
 مشکل شکل شکل مشایخ می آیند نزدیک ایشان رفت و نشان راه پرسید گفتند که راه راست برود و از
 شیخ محلال الدین کم کرده آمده شیخ بقیع دانست که این برایست فیضی است پس با عتقا و درست
 از آنجا روان شد و در دل گذرانید که چون بخدمت محمد و محلال الدین برسم و وی کلاه خود فرو
 آورده و هزار گوهر بار خواهر شمس الدین ترک مس کرده بر سر من نهاد و نان و علو اعنایت
 فرماید چه خوشن باشی پس طی مسافت کرده قریب شام در خانقاه عالیجا به شیخ محلال الدین
 رسید معاودم شد که شیخ در روضه عالییه شیخ شمس الدین ترک شریف می دارد و
 از غایت اشتیاق در آنجا رسید و اندرون روضه مقدم شد و دست شیخ رسیده
 سرور پائے آورده شیخ فی الحال کلاه عالیجا خویش از سر نهاد و آورده و بر قد
 منور شیخ شمس الدین ترک مس کرده بر شش نهاد و درین اثنا شخصی نان و علو
 نیز حاضر آورد وادی گفته حواله شیخ احمد فرمود و گفت که این اگر زوی شماست و
 بگرفت و از راه تصدیق سه بار حق حق گفت شیخ هم سه بار حق حق فرمود و دستش
 گرفته مرید خود که و در اندک زمانه کارشش تکلیس رسانید و خرقه کلافت عطا کرد و فرمود
 که از خدا خواسته ام که سلسله ما از تو جاری شود همچنان بوقت که آمد که هزاران هزار از خلفای

نامدار و مردان صدق شعار بتوجه آن مقتدر اسرار روزگار بدرجه ولایت و خلافت رسیدند
 و در این اقلیم و دیار رسیدند و از عرب و عجم های دلی همانند که در آنجا خلیفه از خلفای شیخ احمد رسیده
 باشد و پسر والا گوهر شیخ احمد محمد عارف نبیره وی شیخ محمد بن عارف و شیخ عبدالقدوس گنگوهری
 بن اسماعیل حق و شیخ جمال الدین محمود و تاج الدین شیخ عبدالغفور اعظم پوری و شیخ جان بن نبیره وی
 و غیره خلفای شیخ احمد گوی سبقت از ادلیای دقت بردند و از هر یک سلسله عظمیه
 جاری شد بلکه سلسله عالیله و باربریه چشتیه از شیخ احمد عبدالحق رودق تازه و زینت بی اندیشه
 پذیرفت و شیخ عبدالقدوس گنگوهری در کتاب الوارایه یون که از غالیات دی است پسر
 از احوال و اقوال و خوارق و کرامت شیخ احمد درج کرده است و صاحب معارج الهیات
 میفرماید که نسبت جدی شیخ عبدالحق بچند واسطه بخلیفه ثانی رسول رب العالمین ذروق آلم
 عرابین الخطاب رضی الله تعالی عنه میرسد زیرا که جد بزرگوار وی شیخ داؤد و ازاد لا و عمر
 فاروق بود و در تاریخ سکونت و دشت آخر در ده لا کو فان یا معد و در چشت از تاریخ برآمد پسند
 رسید سلطان علاء الدین غلی شاه دلی و به معیشت وی در ده با اود و در رترو و دلد آمد و در
 بنورش در قصه رودلی واقع شده نبیره وی یک شیخ تقی الدین و وی شیخ عبدالحق از مقتدرای
 زمانه بودند شیخ تقی الدین عالم و فاضل بود و در دلی سکونت داشت و شیخ احمد عبدالحق در علم باطنی
 عالم گشت که بوقت خود ثانی نداشت و صاحب سیر الاقطاب میفرماید که در
 خانه شیخ احمد عبدالحق اول پسر تولد شد و سوم با اسم غریز و بوقت تولد هم پاک حق بر زبان
 زانند چنانچه همه حاضرین شنیدند و خوارق عاده بسیار از وی ظاهر میشدند و روزی خوارق عجیب
 از وی ظاهر آمد و غوغا در مردم افتاد و شیخ فرمود که چه غوغا است گفتند که امروز از صاحبزاده شما
 که است ظاهر شده است مردم در دگر آن غوغا میکنند گفتند و خانه ما غوغائی باید پس از زمانه
 پیران آمد و بگوهرستان رفت و جامی پختیا کرد و فرمود که در اینجا گور غریز باشد و همان روز صاحبزاده
 جان بحق تسلیم کرد و عرض بعد از آن نیز پسر گناه شیخ احمد متولد شدند که بوقت تولد حق حق حق
 میگفتند چون از زور این که است در شهر غوغائی افتاد باز بدعاسه آنجناب فوت میشدند
 آخر شیخ عارف پسر بلند اختر و سه زنده ماند که صاحب کرامات بلند مقامات ادبند بود

١٠٠

1948

مجله اول

[illegible]

شیخ عبدالحق چورفت از دار و سر	شد بخت جلوه گر آن راه حق	مقتد لے اہل حق کامل ^{۱۳۳۵}
سال مہول او بگو از راه حق	باز شاہد شاہ حق ہادی ^{۱۳۳۶}	نیز حق حق رہنمای راہ حق ^{۱۳۳۷}
پس غلیل حق سوعد گفتہ آمد ^{۱۳۳۸}	ہم دلی اللہ بر حق شاہ حق	ارتحال او ز سرور شد عیان
حق شدہ مستحق و حق اکاہ ^{۱۳۳۹}	شیخ شیرخان بک قدس	سترہ از اقرای سلطانی غیر و نہست

مدنی در لباس اغنیایا با تلبس رکیه از فارس است یکم در عمر و در دست با کسی اخلاط را نکر دی ناکا و جلدیه
از جذبات حق در نگیر حال وی شد و در پیش رخ کن الدین بن شیخ شهاب الدین ابام که درید و از
غایت سکر و جذب بدام گمان بود و بسلسله حبس بنده الیه یکس اسرار حقیقت فاش گشته و می نکره
که او که ده است آنکس چشم پر شورش بجدی گرم بود که اگر قطره از آن بر دست کسی بفتادی بختی و
بعلم تصوف و تزیید رساله یاد آورده و دیوان اشعار را میر خسرو راجد اب گفت و در سینه بار طبع تمیید است
بعین انفضات دام الهی الفت یوسف و زلیخا و مرآة البحارین بنفایت قبول طبع خاص عام تصنیف
کرد و در عالم خطاب قبول افتد مخاطب شد و فوات خواهر شیرخان در سال شصت و سی و شش است از سن
شیرخان چون دار فانی در ایام فتنه و بی یقین بجهانی دل بساں حال ای هر گشت شیردلیز زانی
و بعد از وفات حضرت شیرخان پشیمانی بیست و یک سال بیست و یک سال بیست و یک سال بیست و یک سال بیست و یک سال
سبارک شایه بادشاه بن خفیر خان از دست پیران صدر و قاضی عبد الله امرای نمک حرام خود
مقتول شد و مقام مبارک پور کوله که آباد که به او بود در خون گشت و سیزده سال و یک ماه و
چند یوم سلطنت کرد و این بادشاه در خوش روی و خوشگویی و نیک سیرتی شهرت تمام و شهرت بعد
از وی محمد خان پسر از او وی بادشاه شد و خود را خطاب محمد شاه خطاب ساخت از مولف
چو شد مظلوم این گرفت سبارک شایه و الاجاه مقبول بسیار گویند بر لطف اگر والی دین سلطان مقتول
شیخ قوام الدین چشتی و سهروردی قدس ستره از علمای غفای شیخ محمود نصیر الدین چرخ
حلی است چون وی وفات یافت بخدمت جلال الدین محمد و جهانیان اوچی حاضر شده به مقام
بلند و کرامات ارجمند رسید مردی بود متقی و بخشنه صاحب مال و قال که در بد و در ع و حسن
اخلاق ثانی ندشت و در او صاف و خوارق و کرامت و تربیت طالبان و ارشاد و مریدان موصوف
و او را مریدان صاحب کمال بسیار اند و صاحب ملفوظات شیخ میفرماید که در زمره
شیخ قوام الدین در سماخ بود و وفاتش است نداد و زمانه در آمد و پرسید که امر و ذوق سماخ
حاصل نشده است شاید که چیزی از اسباب دنیا و زمانه ام نهاده است مردمان فاده انکار نمودند
اما چون نیک تفحص کردند پاره قندسیاه برآمد که برای خوردن مشکو می که حامله بود و شسته بود
پس آن قندسیاه را گرفت و بصدقه داد و سماخ مشغول ذوق کامل حاصل کرد و نقل است که

چون وفات محمد دوم جهانیان نزد یک رسید از شیخ قوام الدین مصطفی پرسید که نعمت بجای ده
 امانت پیران کبار یکدیگر سپارم گفت که بسید صدر الدین راجن قنابل بر آید و کفایتش باید
 نمود پس حضرت محمد دوم بچنان کرد و بسید صدر الدین را خلیفه خود گردانید و صاحب سجاده نمود
 و یک فرقه تبرک بسید میر ناصر الدین فرزند دلشاد خود عطا فرمود چون انجنیر الدین بسید ناصر الدین رسید
 فرمود که قوم الدین که به صلاح وی بسر از غفلت و بیاداده شست بزم محروم مانده است از خدا نجات
 که نعمت او هم بفرزندانش وی نصیب نگردد و شیخ قوام الدین با جمیع بزرگان نورسند و شدند
 و گفت که الحمد لله بی صاحب در حق انسان من و غایب بر نگردد و است اگر چه فرزندانم ازین
 نعمت محروم خواهند ماند هر یک از فرزندان معنوی من را اند برای حصه ای از این نعمت کافی اند پس
 بچنان بود قریح آمد که نعمت خلافت از قوام الدین بشیخ سپارید و فرزند شیخ که پسر علی بن محمد نام
 نظام الدین بود بسبب اشتغال بدولت دنیا ازین نعمت محروم ماند و قوام الدین شیخ قوام الدین
 بقول صاحب شجره حشمتیه در سال هشتصد و چهل و هفت است و هزار و نود و هشتاد و هشت در
 لکنه است از مملکت قوام الدین چون از فضل الهی زود یارفت و فرمود شیخ و قانش گفت که سلطان عالم
 در فرمود محمد دوم معلم شیخ سارنگ چشتی و سهروردی قدس ستره صادق بلایح اولاد
 از ملفوظات شیخ مینا نقل کرده است که شیخ سارنگ اقول از امرای نامداران نمودلان بند
 اقتدار قوم بنود بود چون سلمان شد و بشیره اعیانی وی بقصد کناح سلطان محمد بن فیروز
 شاه بادشاه دلی درآمد بدین وسیله در خدمت سلطان قیام داشت و دارالملک سارنگ
 میگفتند و وی شهر سارنگ پور که از بل و مشهوره هندوستان است بنام خود آباد کرد و
 دوفی که پسر محمد و بلال الدین اوچی و سید صدر الدین راجن قنابل در دلی تشریف آوردند
 ملک سارنگ جوان نوافست بود سلطان فیروز شاه اکثر اوقات طعام و دیگر ماکولات بخدمت
 آن هر دو حضرت بخدمت ملک سارنگ میفرستاد و روزی شیخ صدر الدین راجن قنابل فرمود
 که ملک سارنگ اگر تو نماز میخوانی بخوانی من طعام پس خورده محمد و جهانیان تو هم چون در
 بیایت او رسید و بود وی بلاتامل قبول کرد و پس خورده محمد و شرف گردید باز شیخ صدر الدین
 فرمود که اگر نماز داشت در شرف بر خود لازم گیری من و تو طعام یک جانوریم دی آنرا نسین

باجل او در آن زمان محمد و همایان و سید صدرالدین باوی در کمال طهارت و نور و در میان
وی از آن منور گشت بعد چند روز به پیشینج توأم الدین شد و هنوز در لباس اغنیاء بود که شیخ
توأم الدین او را بنقل پیران چشت مشغول ساخت چون فیروز شاه وفات یافت و دولت
سلطنت دلی بعد سلطان محمد سلطان محمد و بن سلطان محمد رسید شیخ سارنگ تمام اسباب
و دولت چشت یکبارگی ترک کرده به قدم تجرید و تقرید با اهل و عیال خویش پایاده همراه
قافله به سفر سرزمین انیسرین روانه گردید چنان استقامت رفتن بر پیاده گزیدند که در آنجا
برآمدند تا پار از قافله جدا ماند سید محمد روز آن شب بر سر سینه و با اهل و عیال گفت که من
و سید کامر عقب من به امید انیسرین میرویم و در آنجا میمانیم و اگر در آنجا قافله یافت
مدتی در آنجا بمانیم و باز به دستان آمد و بعد از آن شیخ به سفر پرداخت و در آنجا
پوشید و در آنجا چند بار بجهت پیران و خیمه خود رفت و گفتگو می کرد و در آنجا به سفر پرداخت
توأم الدین بوقت وفات خود فرمود که چون شیخ سارنگ در اینجا نیست اکثر فاضلین و بزرگان
خود بر می سید آدم خال بگریزمی بگویم که گفتی خود که فاضلین و بزرگان می پوشند و حاله فاضلین
نمود و ارشاد کرد که این امانت به شیخ سارنگ رسانید چنانچه وی بعد وفات پیران و خیمه رسید
وامانت خود با او گرفت و شیخ محمد میانرا تربیت نموده بکمال رسانید و گویند که شیخ صدرالدین چون
نقال تبرکات بزرگان خود از خود نزد شیخ سارنگ فرستاد اول وی قبول نکرد و باز بعد تا یک ماه
قبول نمود و وفات وی در سال شصت و چهل و هفت است از موهبت

پیرانک جهان شریف	بجست شد بنقل خود از کمال	چو سرور از خود رسید سارنگ	ند آمد ولی محمد و همایان
قاضی شهاب الدین دولت آبادی	قدس متره از عظمای شاگردان قاضی عبدالعزیز	و کبرای خلفای مولانا محمد خواجگی است	از سید میر انشرف سمنانی نیز استفاده نمود در علوم
ظاهره لایق و بر موز باطنی شهره آفاق	بود قلم و زبان و ملاقات آن نیست که تحریر و تقریر	او هافش پر از دود در عهد خود قبولی غنیمت یافت	و ثوابی عالی دارد چنانچه از تصانیف
دی کجی شرح کافیه است که در لطافت عبارت بنظیر	و در کتاب الارشاد که در علم نحو معید	سید محمد بیچ الدین	که در علم ملائحت لافانی است چارم بجز سراج تفسیر قرآن که

این عبارت فارسی نهایت قبول حج رساله در ششم رساله در تقسیم صاحب که هر یک کتاب
 دی عبارت عمده و خوشتر افتاده است و در قرن ششم نیز عبارت نام داشت چنانچه این قطع
 که بیک از یک در باب طلب کینزک نوشته بود برشته بود و قطع این ناسخ نگاشته
 که آتشش منسوخ است؛ و بر باد گشت لایق بی آب که در آن است به شخصی چنان فرست که با
 بر سر منهدم بود و بعد منی که بکبر که در من است به و شریک رساله دارد و منی بر مناقب السادات که در
 عقیدت محبت و خویابل است به است ماحض شیوه بیان کرده است به سبب تهنیتش این بود که اول
 بیک شخص از سادات که سیرا بمل نام داشت سبب تقدم و تاخر از مجلس بود که نزاع و ست
 بوقوع آمد بود و این سبب کتابی در ذکر فضیلت علمای سادات تصنیف کرده و در آن کتاب
 درج کرده که فضیلت علمای سبب علم که است در عالم الهی است و فضیلت ولایت سادات به هم
 که اثبات آن با اشکال و بعد از آن حضرت شاه رسالت علیه الصلوة و التحیت را در خواب دیده که بود
 غناپ نمود و بر استر خای سید اجل محمد بن فرمود علی القبلح قاضی چون از خواب برخاست
 به خدمت رسید رفت و تو به کرد و کتابی را که تصنیف کرده بود در بر انداخت و بچای آن
 در مناقب سادات رساله تألیف کرده و فایده قاضی شهاب الدین بقول صاحب اخبار
 در سال هشتصد و پنجاه و هشت هجری است از مولف شهاب الدین چورفت از عالم دهر
 بخت گشت روشن آن به علم و دانش کن رقر تو قیرت سلام در که فرما شهاب الدین محمد عیلم
 میر سید پید الله قدس ستره نبیره سید محمد گیسو در از است و در عالم خردی خلافت
 از وی یافت صاحب معالج الولایت میفرماید که سید پید الله روزی در ایام طفولیت
 خدمت جد امجد خود و مافرو بود حضرت میر و موسیکه و چون امام مبارک بضرورت مسح از سر راز
 و برز انونما و سید پید الله آن امام را بر داشت و بر سر خود نهاد حضرت میفرمود که ترا این خلعت مبارک
 الحمد لله که امانت بابل خود سپرد پس از آن و هر کس را که بمیدی خود قبول فرمود که نامت به سید پید الله
 فرمودی و میر را میر پید الله قرار داده خود به ترتیب تکمیل سپرد و این صاحب این اخبار
 میفرماید که سید پید الله را با زنی پاک و جمیده انامی و محبتی واقع شد آخر آن زن را در حال
 نحر خود در آورد چون شب نکاح عقد نکاح منعقد شد و وقت صبح سبب مهادت

و مرار بر او اوش در قفسه بیدار و دست و پنج رفتند الی بن شیخ انور سید و صاحبزاده آنحضرت بودند که بعد وفات	
پدر بر سنه ۱۲۸۰ شریف شد از مو ل هشت	چون نورالدین بن ابی نین بن شیخ فانی آمد و شد بلخ و سن معینه
چون تاریخ اوشس المدایه است اگر قاضی المدایه را بدایت	شیخ شمس الدین بن شیخ جمال الدین بن ابی پتی
چون شیخ صابری قدس ستره از اعظم خلقای والد بزرگوار خود است عالم معلوم شریعت و تقیه است بود و در فقر شانی غبطه و رتبه عالی داشت و در تجرید و تفرید یگانه زمانه و از اهل دنیا ختر از کسی نبود و صاحب سیرالاقطاب میگویی که هر دو پای شیخ شمس الدین بن ابی پتی عارفه سمائی از رفا بیکار بودند لیکن در وجد و سماع در آمدی از غایت ذوق برجسته و بر خاسته و توانا بودند و بطوریکه تندرستان را حاصل نمی بود و روزی در عین وجد و سماع بر خاسته و هد میگویی که درین اثنا شیخ از پیر عم بزرگوار وی هم مجلس درآمد و هر دو دست شیخ بدست حق پرست خود گرفته فرمود که شمس الدین بن ابی پتی تو بحالت وجد و شور و ذوق افتاده هست و میگویند که شیخ گرامت خود ظاهر میکند به سماع یعنی شیخ همانوقت بنشست و باز احیات بود گاهی بحالت وجد بر خاست و ثقل است که وقتی شیخ شمس الدین بن ابی پتی در حق افغانان که مریدان وی بودند از غایت عنایت فرمود که از فدای تعالی خواسته ام که تیر شنگاهی بر خطا نرو و پس از آن روز گاهی تیر ایشان بخطائند رفتی روزی شخصی از ایشان در خاطر آورد که تیر ما را بشاد شیخ برگزیده خطا نمیرود دیده باید که با سمان چه چیز بدست تیر ما خواهد شد این گفت و تیر با سمان پرتاب کرد چون تیر بر زمین آمد دید که پیکان تیر از سر ماری گذر کرده است حیران ماند و دانست که گرامت او لیا حق است و تیری که از زبان حق ترجمان ایشان پرتاب میکند خطا نمیرود و وفات آن جامع الکمال بقول صاحب سیرالاقطاب در سال هشتصد و پنجاه و دو هجریست دی ماه تاریخ وفات	
مرشد و وز زمان و کتاب خود در ج فرموده است از مو ل هشت	شد چو از دنیا بخت یافت جا
حضر شمس الدین بن ابی پتی	تیر شمس الدین بن ابی پتی
قدس المصنف ستره المصنف هرید و فلیفه سید محمد کیسه و از دست و لعل الدین فرشتی گو یاری شمس	شیخ جمال الدین بن ابی پتی
و داشت جامع بود میان علوم ظاهر و باطن تجربه تفرید تمام عمر و گوشه خانه گذرانید و بغیر حق کاری	
نداشت بجز یک خادم را میفرمود که کناسه و فاک و ب که از خانه بیرون آید پیش در خانه جمیع بیدار بود که	
هر دم مثلن آباد الی یارب فانی نمکن را اندرون آمده مشغول اوقات عزیز من نشوند و وفات و سه	

در سال شصت و پنجاه و سه هجری است از مولفان رفته چون جهان بگردید اودی بقصد اعلی والدین

سال نزلی عیان کرد از اعلی والدین شیخ بهرام شیخی صابری قدس ستره

از مردان با کمال خلفای صاحب مال شیخ جلال الدین پانی پتی است بعد از تکمیل عمر آقا جوانی بعد
عطای خرقه خلافت در قصبه برناوه نامور شد و چون قصبه بیدولی متصل دریا چین بود اتفاقاً در
روی بسوی آن قصبه که در قریب بود که قصبه اخیار آب کند شکست قصبه بیدولی که از مریدان
شیخ جلال الدین بودند متغایه فی دریا بنیست شیخ آورد و در شیخ قطعی بنام شیخ بهرام نوشت که از برناوه در
بیدولی برود و دریا را از خرابی قصبه باز دارد و تاحیات خود در آن قصبه باشد پس شیخ بهرام در بیدولی
رفت بکناره دریا فرو آمد و عصاره زمین زد و دریا همان روز از آنجا بفاصله دگرده و در تر رفت و تا
زنده بود و آنجا بود مقبره منوره او نیز در آنجا زیارتگاه خلق است و مشهور است که اگر کسی بیمار باشد
او را اندرون روضه منوره نرس می آرد فی الحال شفایابد و از مسیر الاقطاب منقول است
که در سال یک هزار و پنجاه و هفت ظفر نیل ماکم دلی بنزدی را بگوشت قصبه بیدولی باور کرد و چون
دی در آنجا رسید معالیه رفلاط انصاف نمود و مجاوران خانقاه شیخ بهرام که اراضی معافی از قدیم معاف
و شستن قصبه که بکلیه قطعه زمینی که بخرج خاص روضه متبرکه آن تعلق داشت خواست که قصبه کند
اکامان قصبه را از یک کار منع آمدند فائده نکرد آنکه خود بر سر کن قطعه زمین آمد و جریب کشا را
هکم داد که بر آن زمین هم جریب باشند مجاوران چون اینچنین دیدند یکی از ایشان اندرون روضه آمد
و فریاد کرد که یا حضرت این عامل همه ارضی را از قصبه که ده مارا از لقمه نان محتاج کرده است حالا زمین
فانین گیر شرح روضه شمارا هم زیر جریب آورده است برای خدا داد فرمایند و درین سخن بود که غوغای
مخفیلم از بیرون روضه بگوشتش رسید که آپ آن لیل از پا و فناد و او از زمین سپید بر جسته و بر او
و معلق در هوا ماند آنجا در چون این پیشید و بری مرقط علی عرض کرد که یا حضرت او را معلق در هوا
چرا هستسته آید بر زمین بنشیند که اگر دشمن بشکند فی الحال بر زمین افتاد و گرنش بشکست متعلق
او را بر پشتت زور و صند علی آورد و ند چون اندرون روضه رسید فریاد آورد که مرا از اینجا برید که از
غیب الهرب بخفته بر سر میزنند و میگنند که از اینجا ورشود بعد از آن هر دو و شش بر کتف بسته شدند
هر چند خواستند که گشاده شوند جدا نگشتند چون بر چارپائی انداختند فی الحال بر زمین بیفتاد

چون چاره نداشتند و معالجاتش نالان و گریان و رایش مجاوران روضه عالمیه بودند و عند التقامیه
 بسیار خوشنود آخر مجاوران اندرون روضه رفتند عرض کردند که یا حضرت این گنهار مالا بسزای
 کردار خود رسیده است شاید دار عفو جرایم است عرض مجاوران قبول افتاد و آن بی ادب باقی الحمله
 تحقیقه حاصل شد و در چند روز شناخت و از سر ارضی ملکیت مجاوران فالحاه و گذشت و بسکامی
 دیدیم بسیار ساک کرد و وفات شیخ بهرام در سال هشتصد و پنجاه و چهار هجری و هزار و انوار و قسبه
 بید و ایکناره دریای چین است دوی عمره لول یافت که یکصد و بیست و پنج رسیده بود از رسول هفت
 شید از دنیا بفرودس برین حضرت بهرام شیخ اولیا سال میل دی شد و در دنیا زنده آفاق قطب الانقیاء
 شیخ کبیر جیشی قدس سره از اول شیخ فریدین عبد الغزیزین حمید الدین مد فی ناگور لیست
 بزرگ بود و صاحب مقام جامع علوم ظاهری و باطنی کتاب شرح فو و مصباح از تبه مانیده و لیست و در
 ناگور سکونت داشت آخر بحیثیت تفرقه که دناگور از دست معاندان اهل اسلام افتاده از ناگور بخت
 و زبیده بجانب گجرات رفت و بهما بجانب پنجیم ربیع الاول سال هشتصد و پنجاه و بیست و هفت یافت و از
 بخت چو رفت از جهان فنا کبیر انشه و میرزا و پیر بتاریخ ترمیل کن شاه وین ابوقبله اهل جنبت کبیر
 شیخ ابوالفتح جوینوری قدس سره مرید و خلیفه و شاگرد شیخ عبدالمقدر عبدالمجید خود دست عالمی
 فاضل و فاضلی کامل و از کبرای شایخ وقت بود و در فقر و ریاضت و جد و حالت نظیری شد
 و صاحب معارج الوالیات و مولف مکارم الاخلاق آدوده که شیخ ابوالفتح جوینوری تا چهارده ماه
 در بطن عفت و الهه ماهده کاندانیم قاضی عبدالمقدر عبدزکواروی بغایت متفکک بود تا آنکه شیخی
 شیخ کرن الدین ابوالفتح سهروردی ملانی را در خواب دید که میفرماید ای قاضی در خانه تو پسر
 خواهد شد و ارباب نام من که ابوالفتح است موسوم کنی و همان روز که چهاردهم ماه بود شیخ متولد شد و همان روز
 شیخ جمال الدین مرید شیخ عثمان سیاح در خانه قاضی عبدالمقدر آمد چون نظر دی بر جمال با کمال شیخ
 ابوالفتح افتاد بقاضی عبدالمقدر گفت که خانه تو از آنکه مراست این پوین نور خواهد شد آتمر الامر شیخ
 عبدالحی پسر قاضی عبدالمقدر و پدر شیخ ابوالفتح در عین حیاست قاضی عبدالمقدر وفات یافت و دست
 خلافت خواجگان پیش شیخ عبدالمقدر رسید و برستاد شاد شست و چون بزرگان شهر و اهل
 بسبب آمدن اقوال امیر تیمور گورکان شرف شیده و دی و جوینور رفت و دینار عبدالمقدر فاته

بسمی بر دو خانه داشت بر سیاه دیاری اوقات میگذاشت و اکثر گشتی و قتل و عام چندان
ضعف در بیاطاقی عاقل حال وی شده که دست و پای وی میلزید و روزی سوداگری از سرمدان
قاضی عبدالمقصد بکندنت دی حاضر شده عرض کرد که فلان قاضی متعل میسر است و مالک آن به
چنانکه میگویی میفرستد اگر شیخ خرید کند خضر و خوش است و اگر ننگه وجود نیست نزد من حاضر است چنانکه
نگه بایش شیخ نهاد شیخ قبول نفرمود و بفرست آن ابواب خزان غیب بر روی شیخ از غیب
بکشودند آن خانه را بسدولیت تمام خرید کرد و خانه ها عالی تعمیر نمود و روزی بازان سوداگر بر آمد
شیخ در از راه محبت نزد خود طلبید وی حیران شد و خطره در خاطرش خطور کرد که کسی که چنین
عمارت عالی تعمیر کند در بسیار داشته باشد شیخ بر خطره وی آگاه شده فرمود که من در بسیار دارم و می
چهره من پر زردی که بر از نقره است هر چه میخواهم صرف میکنم دست و زردان و در هنر نان بر خزان
من نیرسد و اموال دیگر از دزدان متصرف میشوند آن شخص چون بشنید تصور کرد که ظاهر این
بد و عاقل حق مال من است شیخ گفت مرا اقتیاری نیست هر چه که میگویند میگویم و همدان ایام چنان
هنر از ننگه و بسیاری از مال تجارت دی بندوی رفت و صاحب اخبار الان میفرماید که یکبار در
خانه شیخ ابو الفتح قراضه های زیاده بود و شیخ فخر الدین بجنوری و شیخ محمد آب کش در آبادی از
کامین قلغای شیخ ابو الفتح است و لادت با سعادت شیخ ابو الفتح بقول صاحب معارج الوفا
بتاریخ چهاردهم ماه محرم الحرام سال هفتصد و هشتاد و دو هجریست - وفات آن طایع الکملات بروز
جمعه سیزدهم رجب الاول سال هشتصد و پنجاه و هشت در عهد سلطان محمد بن سلطان ابراهیم شرقی بقا

چونیز است از مولف	شیخ ابودین الفتح بن بن که دانش مرشد راه و صواب اولی حق نابالغ تو لیسید
دانش فخر حق قاضی	شیخ عارف قدس سره فرزند دلبند شیخ احمد عبدالحق و از اعظم قلقل

وی است بعد وفات پدر و الا کوهر بر جاده پیشین نبشت و مدد طالبان حق را بجن رسانید
صاحب معارج الولايت میفرماید که هر پسر که بچانه شیخ احمد عبدالحق بوجود می آید بخت
آخر روزی منکوحه و جویش شکایت این امر بکندنت شیخ کرد و گفت که از شما یک فرزند من نصیب
من نشد هر پسر که متولد میشد حق حق گویان می آید و غنقریب بر حمت حق می پیوند و فرمود
که یک فرزند دیگر در صلب خود دارم بگو خواهم داد اما هنوز بخت نشده است و سفر میروم و دارم بخت

میسلم بعد از آن به نام تسلیم کنم بشرطیکه او را هیچ دولتی در رضا و تسلیم وی با منی بعد پنجاه گاه پس
 ابو جواد آمد و بنام عارف موسوم شد و این شیخی عظیم ایشان بود که در شریعت و طریقت و
 معرفت ثانی خود نداشت و او را پسری بود شیخ محمد نام که در کعبه و کوفه و یکه گانه روزگار بود و شیخ
 عبد القدوس گنگوهی از مردان وی است و وفات شیخ عارف بقول صاحب شجره طیبیه
 در سال هشتصد و پنجاه و نه هجری است و عمر مبارکش چهل سال است از مولد است

چون بنای دولت مشرب است جناب شیخ عارف اصف حق عجب تاریخ و ملش بود که شد از طلب حق حلی عارف خلق
 شیخ ابوالفتح علای قریشی کالیوی قدس سرفراز مردان نامدار و قلمی بلند اقتدار
 سید محمد کیسودار است جامع بود میان علوم ظاهری و باطنی و همرا شریعت و طریقت و زیارت
 حرمین اشرفین نیز مشرف گشته و او را تصانیف بسیار است چنانچه کتاب عوارف المعارف
 از علی تصانیف و است دیگر تصانیف هم دارد مثل کلمه در نحو و مشاهد در تصوف و غیره و وفات
 وی در سال هشتصد و شصت و دو هجری است و مزار آنرا در کالیبی است از مولد است

چون رفت از عالم فانی بخت انبیا یقین بادی ابوالفتح چو سال انتقالش بنم از دل بگفتایردین بادی ابوالفتح
 شیخ پیر اقدس سرفراز مردان پاک اعتقاد سید دانشمند است و تربیت و تمیل از سید محمد
 کیسودار یافته بود گویند که وی بر در اول چون بخدمت سید محمد رسید حضرت میرزا پرسید
 که ای طالب اگر جای قبل ازین عاشق شده پیش من انهار کن و از انهار اخیال اعراض کرو و
 عرض نمود که بنده برای آموختن عشق بخدمت حاضر شده است من عشق چه دانم که چه چیز میباشد
 که از انهار اخیال مقصود و امتحان حال و دامن مشرب تست اگر درین باب گاهی اتفاق واقع بود تو
 آمده باشی مگو و پره من عرض کرد که وقتی من بر زن هندوگران بودم و هیچ وجه دولت
 و دیار دست نمیداد و آخر زمان بستم و پیشش گاه هندوان که اکثر اوقات معشوق من در آنجا
 بی حجاب میرفت سکونت در دیدم تا او را به بنیم بتحاج این تقریر حضرت میرزا در کنار گرفت فرمود
 که در باب عشق عجیب عالی هستی من دیگر کسی چنین عالی هست از گویا بم که او را طریق عشق حندا
 بیاموزم و اینکار عالی جهتان است و عزیز تر از ایمان چه چیز است چون تو از راه محبت صرف
 کردی اکنون بایک تر عشق حقیقی بیاموزم و او را بر بیعت سرفراز کرد و ده جیره شیخ فرید الدین

کلیه شکر که در این روز منزه بتر که خواب قطب الدین بخیار است بعبادت حق مشغول ساختن باندگ
بام کارشناسان تکمیل رسانید و قاتل شیخ یار در سال شصت و شصت و پنج هجری است از مولف

چهار و نیم روزی برین است اولی صاحب تفرید یار را در شصت و یک سالگی از کامل صاحب التوحید یار

شیخ محمد المشهور شیخ میا جشتی و سهم و رومی قدس سره صاحب لایب و دارالکفویت
دارخورد مالی در سایه عالمیت شیخ قوام الدین پرورش یافته مشرف بشرف ارادت و وفات شده

و باعث موسوم شدن او بام محمد بنیان این است که شیخ قوام الدین را پسری بود بی نام نظام الدین محمد بنیا
و دوی و نیمه تا فلانیه شهادت و ایام جوانی پیش سلطان محمد بن فیروز شاه بادشاه رفته اختیار خدمت

کرد و بر اتم غنیمت سبب ازین سبب شیخ قوام الدین از طرف فرزند کدر فاطم گشت شیخ محمد نظام الدین
بنیان هر چند در شهرهای شیخ از شیخ شیخ از دوی رشت نشاند آخرت دوست که بوطن مراجعت کند و در پای

پدر بفرستد و غنیمت تمام حیرت و عمل او را در این مسیر در بکانب وطن نهاد و بوطن رسیده بحالت سواری
بسیار خوش اتفاقا پسر در آمد چون نظر بر پدر افتاد و گفت ای پسر خور و در محسن خانه قوام الدین در پیش

سواری اسپ در آمدی می عنان اسپ باز پس که دو خوش است که اسپ از فاطمه بیرون گذشت پیاده
بخدمت حاضر شد و که درین اثنا قدم اسپ خطا کرد و دوی از اسپ بنیاده و برادر آنوقت شیخ

قطب الدین نام در دوشی از مریدان فاضل شیخ حاضر بود بوی فرمود که میخواهم که ترا پسری از حق
عطا کرد و موسوم بام شیخ محمد بنیاده بجای فرزندتونی من حکم نعم البذل دشت باشد از خجسته

نفس مبارک شیخ بجای قطب الدین شیخ محمد بنیاده تولد غده و سور و عنایت و منظور نظر شیخ شده بجا
فرزند آن پرورش یافت و بعد تکمیل تربیت بجاده شیرازی غنیمت رستم شیخ قوام الدین گشت

و صاحب اخبار الاخبار بنیاده که شیخ محمد بنیاده اولی مادر تبار بود چون او را بمرغی الکی بخدمت
ادستاد بردند او شاد گفت بگو بسم الله الرحمن الرحیم او بخواند بعد آنان گفت بگو الف چون

الف گفت فرمود که بگو ب گفت چون الف خواندم حاجت تب خواندن ندارم و الف تب
صرف با الف آبی کافی است و در ذکر الف چند معانی حقایق بیان فرمود تفهیم است که شیخ بنیا

محمود بود و مجروح و دنیا و اهل دنیا از عیان اطفال کاری نه دشت در حین سلوک بسیار با
شاد که کشید بوقت شب بر سر دیوار نشسته عبادت میکرد که اگر خواب غلبه کند بر زمین بنشیند و بیدار

تاریخ

خزینه الامین
 ۳۹۹
 چهل و اول
 کرد و او اگر بر زمین سستی نثار با هر چار سومی خود نشان می داد اگر در حالت خواب میفتد ترک کارها
 در پلوشش نخلید و بارها در روز زمستان پیر این باب ترک کردی و در محسن فائقه نشسته اعبادت
 حق مصروف شدی و وفات شیخ محمد بنیاد سال هشتصد و هفتاد و هجریست از موهله
 چو از دنیا فرود می رفت محمد شاه دین مقبول احمد و صالحش کنعان خدایم و اگر فرمانیل حق محمد
 شیخ شمس الدین طاهر قدس ستره الزمیران پاک اعتقاد و علفای حق باقی نذر الدین
 قطب العالم صاحب اخبار الاخیار میفرماید که وی سینه بزرگ کبیر الحسن بود عمر او بعد و پنجاه
 سال رسیده بود و سوای از مرشد ارشد خود فیض کامل فائده عظیم از روحانیت خواجہ بزرگ
 معین الحق والدین حسن سجری یافت و از غایت محبت و عقدا ددام در شهر اجیر سکونت داشتی
 و بدین درازی عمر بچوگاه در کوچه های اجیر آب دهن بینی نینداخت و بول غلط نکرده و در شهر
 بی طهارت نماد چون حاجتی از حاجات انسانی شدی فی الحال از شهر بدر رفتی و وفات دی در
 سال هشتصد و هشتاد و یک هجریست از موهله
 چو شمس الدین طاهر قدس ستره الزمیران پاک اعتقاد و علفای حق باقی نذر الدین
 بادل جلوه گشت تاج غرت دوباره گشت روشن عیاش
 شاه جمال الدین کجانی قدس ستره
 از علفای نامدار و مردان بلند اقتدار شیخ پیار است شیخی بود کامل و کامل و صاحب تعریف و کرامت
 در ظاهر و باطن مرتبه رفیع و شانی منبع دشت اصل دی از کجرات است در بنگالہ بماند صاحب
 اخبار الاخیار و معارج الولايت میفرماید که وی در فائقه عابجا خود چون پادشاهان تختی بنا کرد و
 پادشاهان بر آن تخت ابلاس کردی و بر مردان و متقدمان خود حکام جاری فرمودی آخر نفسی از
 خاندان سیاه رو و ماسدان بدخواهین خبر پادشاه رسانیده بخان غیر واقع در حق شیخ گفتند
 پادشاه را از اجتماع اجمال و غده کمال در خاطر راه یافت و فوجی برای قتل شیخ و تابعین می نامور کرد
 و قاتلان در فائقه رسید شیخ را با مریدانش بیدریغ تیر تیغ آوردند و بیگناه شمشیر سافند لعل
 که چون قاتلان در فائقه رسید شیخ و مریدانش می کشتند شیخ میفرمود یا قاتل یا قاتل و چون تیغ بر سر
 شیخ کشیدند گفت یا رحمان یا رحمان یا رحمان و بهرین کلمه سرش از تن جدا گشت و در دایک
 سر مبارک شیخ از جسم جدا شده بر زمین افتاد دست بار الله الله گفت و خاموش شد و اقصه
 شاه جمال در سال هشتصد و هشتاد و یک بوقوع آمد از موهله
 در سال چهل و اول همان بخت بخت

شیخ و الاجلال عالم حساب گفت سرور و سالار استاد ادالی حق جلجل شاهنشاه شاه کاکو قدس ستره

از خلفای امامان شیخ نورالدین قطب العالم است و نسب ترفیع وی همچو دوسطه بحضرت فریدالدین گنج شکر میرسد و از شیخ پیر محمد شتی لاهوری نیز فیض وافر و خرقه خلافت یافت و وی بعد تکمیل و عظامی خرقه خلافت بلاهور امور شد و فلعی کثیر را بجای رسانی و خوارق و کرامت بی اندازه از وی ظهور آید و وفات آن جامع الکملات بقول صاحب تذکره شیخ جوهر قطب العالم در سال هشتصد و هشتاد و دو و چهارست و هزار و انوارش در لاهور است از مولف

چو از دنیای دوزخ فتنه بستاند شاه والا جاه کاکو چو سر در جنت یابرج و مسکن داشته شاه اکبر شاه کاکو

شیخ حسام الدین مالکپوری قدس ستره اذنا بایم خلفای شیخ نورالدین قطب العالم و از اعیان شایخ وقت بود و عالم بود و علوم شریعت و طریقت و اورا ملفوظات است یعنی نطق العالی که هیچ کرد و بعضی از مریدان وی نیست در آن میفرماید که بعد از خلافت بیست سال فقر و یدم و فاق کشیدم چون تشنگی میگرفت آب میخوردم و مشغول میشدم روزی یکی از فرزندان گرسنه شد و بر من آمد و گریه کرد در آنوقت از گریه فرزند موثر شده اینقدر سخن از زبان من برآمد مصرع ای عجبا چون گویم بهیچونی را نه پس بهیچوقت شش یک بلق طعام برای من فرستاد که قبل ازین گاهی چیزه فقر ستاده بود و دیگری موازنه چهل من شش فرستاد و چندان پیشانی چهل شد که از برای چه اینقدر از زبان من برآمد بر خود زجر که دم و فرمود که من پیشتر کتاها را دیدم که چون بپایوس شیخ رسیدم همه آن فراموش شد اما علی و ابراهیم از آن خوبتر که اگر کسی بخواد تمام هدایه بعانی سلوک گفته آید و فرمود که حضرت والد در ابتدا از من میرنجیدی که چرا ترک علم کرده است این سخن بقطب عالم فرمود و در ویش بخوابد که در نه تیغ خویش دارد و علمای بخوابند که در نه تیغ خویش دارند پس مرد

آنست که هر دو کار یکند از آنرو چیز می گفته می آید بعد از آن عالم را بحال و الحال بحال و در بودگی و جذبه بدین قایم بود که نام الله از زبان گفتن ممکن نبود اگر میگفتم بنیاب می گشتم و مردمان گمان دیوانگی و رقص من میکردند و فرمود که چون بقصد تلاوت شیخ از وطن آدم برترنزل در خواب میفرمود که من بر ابراهیم غم غمخوید روزی در کشتی سوار شدم درویشی زنده پوشی نیز با من سوار شد چون کشتی از آب برآمدن آن درویش در آب افتاد و کس حال او خبردار نشد چون در بندر

دوزخ از دست قاضی بنیتا و قاضی نیز در شریعت قدسی راسخ داشت و ره برگرفت و قصه را
 بام کر و شمش از بام برآمد و دست قاضی گرفت و بالابو قاضی را نظر بر شیشه شراب افتاد گفت
 این چیست و صحرای برداشته پالیه کرد و شربت نبات خالص بود شیخ گفت بسم الله بخور الله و
 بنوشید قاضی نخورد و بیرون آمد و وفات شاه میانی رسال شتافته شد و بهر سبب از محو
 میانی شاه شاهنشاه عالی چو رفت از دنیا جوئی ترسم کن کاشف من ریش دگر فرمانی بر گرفت
 سید محمد بن جعفر المکی الحسینی اعظمی قدس سره از اعظم خفای شیخ نصیر الدین محمود چایزاده
 است و در توحید و تفسیر مقام عالی دارد و آنچه در این افعال ظاهر و باطن خود نوشته است عقل
 پیر است و در کمالان وقت خود است و او را تصنیف است می به بحر المعانی و در یک بسیار از
 حقایق توحید و اسرار معرفت بیان فرموده سخن مستانه نگوید و بدو کتاب گیر یعنی نقایص المعانی و
 حقایق انکسیر و نود و یک از الکلیف یا قرائنی و او را تصنیف دیگر هم است و در سال دارد و در بیان
 اسرار روح در سال است می این پنج نکات و بحواله انساب که در آن بیانات اهل بیت رسالت کرده اند
 و نسبت آباد اجداد خود بهم نسبت نموده و دوسه کثیر الدعوی است و از آنچه از احوال خود بیان فرموده
 تحقیق میشود که دعوی ادحق است و عمری در آن یافته چنانچه از ابتدای سلطنت تغلقه تا زمان
 سلطان بسلول لودی در قید حیات بود و کسب شرفش که از دو صد سال است آماجی کریم و
 شرفای که معطل اند بعد از آن بدلی آورده در سر منبر قیام کرده و احوال بهم مقام در من وی نهان
 نه است و در بحر المعانی سیف مایه که در شصت سال در علم ظاهر و باطن دور که بیانات میگوید
 و از محبوب ازل و مقصود ابد غافل بود عالمی بهم آنچه وید و بنماید و بشنود آنچه گوشت میشود و هم
 در آن کتاب حالات ابدال و او تاد و قطاب و انوار سائر خیال الله و بیان اعداد و اساس
 و مراتب و احوال و اقسام ایشان را بهر تفصیل داده است که فوق آن ممکن نیست و گفته است
 که با همه ملاقات کرده ام و فیض یافته ام و بهایات همه مشاهده کرده ام و نیز فرموده که چشم نهاده
 و هفت ابدال دیگر اند و ایشان را فیه در کوه بر شیشه دریایی نیل ملاقات کرده است و ایشان در
 گروه ساکن اند و خوردن ایشان شکر در قنات است و ملخ بیا و طائفه افراد را عهد نیست بسیار اند
 و از چشم خلق ظاهر و خور و بعضی ایشان را قطاب دانند و بنماید و بنماید و بنماید و بنماید و بنماید

محتوای رسیده اند بیکدیگر که سال ایشان دیگر می رسید و یکی شیخ محمد بن عبد القادر گیلانی دوم
 نظام الدین بر او بی و سه و ده را شارب اندوخت احمدی بود چنانچه روزی این فقیر بکشتی دریا رسید
 مصر با خنصر علیه السلام مصداق سوار بود و سخن در میان مشاهده لایزال میسر شد خنصر نیز فرمود که
 شیخ عبد القادر گیلانی و شیخ نظام الدین بر او بی و ده تمام محبوبی و معشوقی بودند و نیز میفرمایند که
 نوزده سال و نیم بود که دست و یک سال در سحر و جادو می یکدیگر میفرمودند و در این زمان شیخ بوقت و بعد
 یعنی قطب اقلیم بودی بودم ایشان از دست سحر من روایت کردند آنگاه معلوم شد که لبث یکسال
 در سحر بوده ام حال آنکه چند سال که از سحر و زودانیت منزل کرده ام سه فریم و نه شب و نیم
 که هر روز و زودیت بی این دارم اگر موسی نیم و نیم بود و درون سینه موسی قرار می داد
 و چون از دولت و قدرت شیخ فقیر الدین محمود در سحر سواک ترقی شد و در این زمان
 یعنی ذات که مقام نزد ایشان است منزل کردم و در حقیقت را در واقع دیدم که در حقی سلفیت و اولاد
 در وی نیاز بجایک مایدم بر بان بر اند که اسی شهباز میدان لاهوت و اسی پاک آمد از عالم
 جبروت و از سه باز یافته عالم ملکوت و ما سوت میدان ان میلی در ششمین کشیده فرمود این سلی
 از خود حال ذات است و این وقت در سال شصت و یازده بود چون شب شد و در ششمین و از شش
 نخلان در مصر فرستم و بامی پوشش میفرمود و در میان مشرف شد و در آنوقت قطب عالم ایشان
 بودند ایشان نیز همان کلمات که در حقیقت خوانده بودند و آنقدر بنده را ایشان در جبروت خویش
 گنجی بخوبی فرمودند و در آن زمان در دو نفر دیگر بودند یکی صوفی دوم متعلق بنماز شام و در پیشتر هم بنماز
 نماز عقیق بجا آمد با قطب عالم شیخ او حدیثی گذارد و در آنوقت نشان شب سه فقره قرآن میفرمود
 سینه سه بار بر آن زیادت خواندم بعد از آن قالب من دور شده محیط عرض عظیم گشت
 و دیدم که عرض عظیم در دیده من نشان خودی شده است بعد از آن و نظر کردم دیدم که همه
 مویهای وجود من صورت شده و همه صورت با بصورت خویش دیدم بعد از صورت تمام شدند
 گرفت و جمیع عالمها و افعال و انفس بلا کیفیت شدند و جمیع تجلیات صفات و افعال در اسرار
 آشکار گشتند و در ظرف العین بنماز از عالم تجلیات را سیر کردم و کلام بر اسطر شریف فرمایند
 که که یابدی جلای حجاب جمال انوار عالمی و انست بین بجلای جمال انوار عالمی و انست بین بجلای جمال

[illegible]

می نوشتم و قلم در اسرار عشق می لرزیدم و قلم درین محل که ز زخما ترود و زخبا رسید و فهم در محال دیگر در آن نگاه
 سر بر زانو نهادم و بخود شدم حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم را دیدم که در مسجد قبا جمیع اصحاب
 کرام و اولیای عظام از امیرالمومنین علی المرتضی کرم الله وجهه تا قطب عالم شیخ نصیر الدین محمود
 حاضر اند حضرت شاه رسالت علیه الصلوة و التحیت ملبط فارسی بمن متوجه شده فرمود که ای فرزندی
 هست حضرت لم نزل دلایزال بحر المعانی را بیارنی اسحال بمن سی و پنج مکتوب سی و ششم که درین
 محل سیره بود بخدمت بروم و بدوست حق پرست آنحضرت و اودم حضرت رسالت پناه بخدمت
 تمام بخواند و فرمود و الحمد لله الذی الهک یا ولدی علم الاسرار و ارشدک الله فی زیاده علمک و فرمود
 که ای یاران مصنف بحر المعانی مروی است که جمیع کلام مجید را معانی حقیقت بیان کند و اگر تمام
 علم روی زمین همه شسته گردد و یک ورق نماید این شخص قلم بدست گیرد همه لازم بر بنویسد
 فسرمان شد که ای فرزندی پیش ازین اسرار حقیقت را در صحرای که امور شریعت در جهان قصور پذیر
 و پس قبول کردم و بحر المعانی را هم برین مکتوب سی و ششم با تمام رسانیدم من بعد آنحضرت
 بحر المعانی را بدست علی المرتضی کرم الله وجهه و ایشان بعد از مطالعه بدوست خواجہ حسن اصفهانی
 داد و ایشان بدوست خواجہ عبدالواحد بن زید مخپن جمیع مشائخ سلسله تا قطب عالم شیخ نصیر الدین
 رسید و وفات سید محمد در سال هشتصد و نود و یک قبل از وفات سلطان بیلول شاه لودی باشد
 و افتد و از حضرات چشت اهل شب عمری طویل مثل وی کم یافته است از مولف
 چون محمد بن جعفر میردین گشت از دنیا بخت جایگزین گفت سرور میر کمال متقی سال وصال آن شه بزرگوار
 باز سال وصال آن گشت دل سیدال محمد دستگیر شیخ محمد ملا و قدس سره در اوایل میر
 شیخ احمد باونی بود و ریاضات و مجاہدات شاقه بخدمت وی کشید و در آخر نصیحت جلال گوشتی
 رسید و نسبت عشق از و دست کرده شیخی کامل و صحیح الحال شد و بخطاب بصلح العاشقین
 مخاطب گشت و گفت که یکبار شیخ محمد در سماع بود و قوال بدوستی می گفت که مثل
 بر حالات بعد فراق بود شیخ را در وجد حال بجدی رسید که نزدیک با حرق روح رسید و خطمی از حلق
 که بیحال و قوف داشت قوال را گفت که چیزی دیگر بگو که بخبر از حال قریب وصال باشد چون
 قوال قول وصل شروع کرد و از شنیدن آن تازگی و فرحت در شیخ پیدا شد گویا از سر نو جوانی

نیاز و در قالب شیشه یکمیدانست که وقتی در خانه شیخ استیلا افتاد و غارتشائی که بکشتی
 آنجا بر داشته بودند تمام و کمال بسوخت چون وقت تخم افشائی رسید کیفیت حال با وجودی
 گفتند که ناسوخته گمان از آن تخم سوخته دیگر چه خواهد بود دست پدر برداشت و بر زبان آورد که
 هر بار شکست کالای خود کار میکردی این را با التجای هند خود کار کن خداوند شالی و ششم برش
 گماشتی که نرا بسوخت حالا دیگر ندارم چه کنم تخم شالی سوخته باید تو در زمین می اندازی
 اختیار بدست تست اخوان خاکستر شالی سوخته شالی برآورد چون وقت چنگلی رسید دیدند که در
 شالی دوبرنج بودند پس آندهای شالی پیش سکندر لودی که پادشاه هند بود بردند و دو گانه
 شکرانه ادا کردند پس شکر که در عهد من انجمن مردان اهل کراست مستعد که هر چه از هند
 میامد نقلست که روزی شیخ در سلع بود و نواز جد نمود راست هند و از امرایان آن دیار
 سلع گذر کرد چون نظرش بر جمال شیخ افتاد و خود گشت و همراهیان خود گفت که مرا با خود
 رفتم و از دین خود در گذشتم همراهیانش فی الحال ادا از این کشیده بودند بعد زمانی چون به حال
 خود باز آمد کیفیت حال از وی پرسیدند گفت این ملانان خدا را در کمال خود گرفته و حد میکنند
 شما را بیرون نمی کشیدند در پانیشان می افتادم و در دین خود میافتم وفات شیخ محمد قول صاحب
 در سال نهم هجری است و فرار برادرش در قصبه ملاده است که قصبه است از مضافات شهر قنوج
 رحمة الله علیه بکایت مولف چو از دینافروزی نیت محمد علی صاحب برادر وصال او بر محمد
 و گرفتار محمد تاج ابرار شیخ جانید حصار می علیه حمله الیاری از اول قنوج در دین
 گنج شکر است بزرگ عالمید حجت بود و عمری دراز یافته و نعتی ظاهر داشت و سرعت کتابت
 بحدی بود که از اجل خبر بخوارق عادات و شئون نمود و در سه روز تمام قرآن مجید با اعراب و حجت
 می نوشت و خوارق دیگر هم از وی بسیار نقل کرده شده است و او بعضی رسائل خود از غرائب
 نادر که در عالم ولایت بوی رونوده بودند نوشته است از عقل و فهم خارج است خداوند که اول
 چه تاویل کرده است اما اولاد او بجهت استبعاد خلق از راسته منحورده اند و وفات شیخ حیدر
 سال نهم هجری است و فرار برادرش در حصار و اقتضای مولف شد چو از دنیا نماند و بکین
 شیخ عالم عالم حیدر سال تریح شیخ حیدر از خرد گفت کامل خواهد بود شیخ حیدر بن ابی

قدس سره خلیفه استین شش کبر است جامع بود میان علوم ظاهر و باطن مشربیت و طریقت
و حقیقت اهل هندوستان بر ولایت و عظمت او متفق اند و قتی که کمال و عشق تمام و علم و اخلاص
و نهایت زهد و تقوی داشت و در ولایت بجزایر مدنی در حضرت پیر خود بود و تحصیل علم و مری
و دینی و غیره نموده بطن خود بر غنچه و وسایلها چار و تفرار گوهرها بر خواججه حسین الی الدین
حسین بخبری کرده بعبارت مولی مشغول ماند و زمانیکه شهر خیر ارباب بود و حوالی او مسکن
او دوام شده بود و در حجره مقدس خواججه بزرگ سکونت میداشت و چون به تنبالی مرقی
عمارت نمودی بنفایت محنت و عرق ریزی بنیاد عمارت نهاد و نیز بنا عمارت روحانیت
خواججه بزرگ از اجمیر بناگور رفت و تعلیم علوم دین و متعلقین طلبا مشغول گشت و تدریس را در
بنو الینی کسی اجرا است و دیر خردی از قرآن جزوه علامه با حسن ترین و مجربترین فرموده است
و حل تراکیب بیان معانی قرآن از آنچه در تفاسیر میباشد تفصیل و تسبیل بر حقه نامتربیان
و بر قسم ثالث فصاحت نیز شری نوشته است و در سایل مکتوبات نیز دارد و در شرح شیخ احمد غزالی
نیز شری کرده است و دومی بنفایت مولع بود بحجت حضرت شاه رسالت علیه السلام و اقیست
و بر هر چه او را بود از خانه و چاه و باغ و غیره همه را در شمیم نبذت بدو انصاف کرده و وقف نموده بود
نقل است که او در دی برین جاذبه بزرگوار خود کرده طعام بکثرت بکردار بخش نموده بود و در هر روز
طعام بر وقت افطار از گاه داشته بود ناگاه چهار تن از مردان غنی بسیار شکلی که کسی ایشان را
مبتلا به بلای بنیاد در رسیدند بجاییکه از سر انگشتان ایشان ریم و خون می چکید و در فتنه انداخته
از وی طلب کردند شیخ طعام از قسم برنج و جوات و ساگ و امثال آن که برای خود نگه داشته بود
حاضر آورد آن چهار کس که از آنجا اول کردند و آنچه در ظرف باقی ماند او را فرمودند که بخور و بعلیه حال صحتی
طلب پس نمانده ایشان را بخورد از همان روز از افق طایفه و بلای غنی بکثرت تقاضاست که شیخ
را عذابه بود بر کس و امیگشت و عذابه را خود نیز نبرد و رنگاوان که از این یکشیدند هم خود نگاه میداد
و خدمت میکرد و بنفایت جامه های کهن و در شیت و چرکین پیوسته و چنانچه صاحب اخبار الانجیر
مینویسد که فقیر آن جامه های شین را زیارت کرده است و شیخ عبد القادر در کعبه از او مال و مالکیت
زیستی شناسبت داشت بر علی آمده بوده اکثری از تبرکات آن بزرگ نزد او بودند در بنیاد و

که هر سه جامه یعنی دستپا و پیراهن و زار یک جنس با چرم بودند از آنچه ذراعی بکشد فلس تنهم
تقلست که روزی شیخ را حالت سماع در گرفته بود و هم بدین حالت راه می‌رفت و گاهی
 که بدست او مشرف یا سلام شده طهارت ظاهری و باطنی حاصل کرده بود و قوال هم پس
 شیخ روان شدند چون بر آنجا من گمرون ناگوار می‌انگشت است رسیدند شیخ بر آب جوشانده
 بطوریکه کسی که در شکی می‌بود آن کس مسلم هم بتألیف شیخ با پیران نهاد و بوقت مکر قوال می‌فرمود
 رفتن بنواست و بر آب جوشانده **تقلست** که از سلطان غیاث الدین بادشاه هند
 بسیار میلیداد اجابت نمیکرد یکبار موسی مبارک حضرت مهرانیا اصلی الله علیه و سلم پیش
 سلطان هند آمد مردم گفتند که اگر این خیر شیخ حسین ناگوری برسد بی اختیار قصه بدین
 دیار خواهد کرد سلطان این خبر جمع شیخ رسانید او همان ساعت بی توقف سماع کنان برود گویا
 احرام دیا رنند و سبست چون قریب آمد یار رسید بادشاه با استقبال برآمد مردی دیدار کنه پوش
 عیارا کوده بر عرابه نشسته خیال کرد که مگر شیخ دیگری خواهد بود و گفتند شیخ همین است قصه دریا
 او که شیخ را از شوق زیارت موسی شریف فرصت آنکه بادشاه بلکه بخود پردازد نبود از موسی
 مبارک بنظر شیخ آوردند بجز آنکه نظر شیخ بر موسی شریف افتاد آن موسی چهره پرورد دست شیخ
 رسید سلطان او را برگردید و خود بر دبرای کوکبهای خیر در خواست نمود شیخ دعا کرد و از آنچه اند
 احوال آن قریب بگشتند نیز بیان فرمود سلطان تحفه های عالی پیش آورد در کثیر شکست نمود شیخ
 قبول نکرد گویند که شیخ را نه مالی میلیدان پیدا شد شیخ آنرا در یافت و به پیکشت که این ما را
 هرگز کسی ما را نذر نکرده نگاه ندارد اما اگر یاره ازین بگیری و در صرف تعمیر روضه خواهد بود و روضه
 بدو صرف کنی اختیار است که درین باب نفس شیخ کبیر پیوسته تعمیر من رفته است و اگر
 که ترا زری بدست خواهد آمد آنرا صرف روضه های مشایخ عظام کنی گویند که در تمام عمر او را ز
 بدست نیامده غیر همین زر که سلطان مندر بلدی داد و می آنرا تعمیر عمارات روضه های خواجگان
 صرف نمود پس عمارتی که بر سر فراز پراوار خواهد بود است و در وازه روضه خواهد بود و اگر
 کسی از ملک مندر بعد از من ساخته است و عمارتی که در وازه روضه می‌باشد حید الدین ناگوری
 آنهم او تعمیر ساخت و چار دیوار تعمیر و ناگور ساخته سلطان تعلیقات شیخ حسین ناگوری

با قول اول اخبار الاخبار در سال هشتاد و یک هجری است از مولف آمد کرد و صحت چنانچه
 شد در اسلام خاصه این عارف چنانچه است از این امام خاصه این امام خاصه این امام خاصه
 قدس سره در شیخ خام الدین مایک بودی است وی بزرگ بود و صاحب ثلث
 درست و حال شیخ صفای باطن اقل است که در زمان سلطان شمس الدین افشار و در بار
 یکی سید شمس الدین دوم سید شهاب الدین از ادوات کرد و نیز بدلی آمدند و سید شمس الدین در
 زمین حیات سکونت ورزید و سید شهاب الدین بدلی ماند و اسم را بنی خطاب سید شهاب الدین که
 سید راجی حاد شاه در اوایل حال طباس سید پانیاں بهمانه آخر بصیبت شیخ خام الدین
 مانگیزی مشرف شد و در ریاضات شاد و شمس و صفای باطن و حضور وقت نصیب او گردید و
 از علم ظاهر و قدر و نیاز کفایت کرده بود لیکن در آشنیدن و در علم عصر سیر حلقه ارادت
 بود و گویند که گوی خواستی که از معارف و کشف ظاهر کسی بوی ظاهر کند حکایتی از سر گذشت
 احوال خود بیان میکرد و در ضمن آن میفرمود که این علم حصولی است بجا آمد و وفات سید راجی
 حاد شاه در سال هشتاد و یک هزار و پانصد و بیست و هشت و در آن روز که از ادوات نور علی نور
 او ایام تمام آتش زنده دلند وی است که مثل پدر خود بزرگ و صاحب بکت و کرامت بود و در لیکن
 سیاهان و در آن روز که از مولف رفت چون از میان آمد و در آن روز که از مولف رفت
 قطب بن حاد شاه بنی شیخ حسن ظاهر قدس سره که در راجی حاد شاه است و در سیر
 بن حاد شاه نیز خدمت خلافت یافته بود و والد او شیخ طاهران ثلثان اطلب علم در دیار ملی
 افتاد و در سیر بکر بهار سکونت کرد و پیش شیخ بکره خانی تحصیل علم نمود و شیخ حسن هم در ملک بهار
 سوار شد و از غنم آن شهاب بدین تحصیل علم و در طلب حق و انگیزه حال وی شد و بصیبت در میان
 پیوست و تقاضی که وی بهر زمان ایام کتاب الفصوص حکم پیش یکی از شایخ خواندن آغاز کرد
 دو الی از طریق فصوص متکرر و بگانه بود و وی از وی تحقیق مسئله توحید و جودی استفسار نمود
 وی این مسئله را بوجهی که خاطر نشان علماء ظاهر خواند شد تقریر فرمود و موجب انکسار
 مولوی گشت و از منشی که او را خواندن این کتاب میکرد باز آمد و در آن ایام آوازه شیخ
 راجی حاد شاه در میان خاصه عام و شیخ حسن بدن حاد شاه رفت و ملاقات اول

صفت نعل بنشیند ماضی نیست و اگر غور غنا و سرش باشد اجازت نیست وقت شام بود که آن
تو که نجاشی شیخ توکل آمد دید که خانه تاریک است و چیزی در خانه شیخ برای خرید روغن چراغ بهم
نسبت بوقت نصرت با شیخ گفت که فردا سبزه ای روغن چراغ بفرستم خرج کنند و چون
تمام شود اعلامم فرمایند تا دیگر فرستاده شود عرض تو که روغن چراغ بکثرت فرستاد و چون روز
دیگر شیخ بنشیند و کرد که چیزهای بسیار گرد خانه افزونند اندر سپید که اینها روغن چراغ از کجاست
حقیقت حال بادی عرض کرد در اضی نشدنی الحال آن روغن موجود نیست و مقدار بسیار
تقصیر نمود و آن تو که را منع کرد که آئینه باز روغن چراغ بفرستد و قاضی شیخ نور علی در
بیان کند دوازده میر است از مولف چون غریبه و کل شهر از خانه ها و دریا قی قسم
سال و میل و میر و شیعیان از حبیب حق عز و جرم مولانا اله داد و جوهر سحر
قدس سره از اعاظم علمای و کبری فقهایی جوهر است شارح کافیه و هدایه بنیز و کتب بسیار
بود و در تحریق مطالب علمی قدری عالی داشت و یک واسطه شاگرد قاضی شهاب الدین
و در لقیته میر میراجی حامد شاه نقاش است که چون شیخ حسن طاهر و سلسله ارباب سید
حامد شاه در آمد مولانا اله داد که یار هم و رفیق جانی شیخ حسن بود و ی گفت که میان حسن شاه
عزت طالب علمان بر باد و اوید که میر سید حامد شده اید گفت شما نیز یکبار بگذشت ایشان حمید
و استیجانی کنید تا ما را معذور دارید روز دیگر در دیار با اتفاق هم یک قصد ملازمت شیخ حامد کردید
و مولانا اله داد مسئله چند اندر هدایه و زیروی که سمیت اشکال موسوم بود و تصور کرده بان خود
راست کرد چون بگذشت سید حاجی رسید و همان عادت خود برگزشت اعمال خود حکایت کرد که من
رفع اشکالات مولانا اله داد بود مولانا همان وقت میر حضرت سید شد و بطریق سلوک دریا
مجاوده مشغول گشت و قات وی در سال منهد و سبت و سه میر سبت از مولف
جان الله چون اندک روح او را بخت داد عقل سال اشکال انتخاب گفت مصباح اللغات
شیخ احمد مجتبی بیانی قدس سره زبانی بود جامع علوم شریعت و طریقت و
حقیقت در ع و تقوی و ذوق و حالت و در امر و معنی و فکر جانان در علوم ظاهر و باطن
شاگرد میر میراجی حسین ناگور سبت گویند که در عمر شریفه سالگی انوار علوم را درس

میگفت بمولد او ناز تولد و نشانی او اجمیر و دمن او ناگوار است پدر بزرگوار از قاضی محمد الدین بن
قاضی شمس الدین شیبانی از اولاد حق یاد امام محمد شیبانی را کرد و دست امام اعظم ابوحنیفه
کوفی و قاضی علیهما است و قاضی محمد الدین پدر بلند اخلاصش را بهشت پیران گوید و در همه ائمه شریفه و شریفی
استدین بزرگترین ایشان شیخ احمد که در علم و عمل از همه فائق تر بود و در قوت علمی با دانشمندان وقت بحث کرد
و در زبان عربی و فارسی تقریر نویسی و هم در عطف از ان شباب مرید خواجه حسین ناگوری شده از بحث و
و علم طریقت پیش پیغمبر خواند و در سن هجده سالگی از ناز تولد با جمعی درآمد و مقدار سال در آن
بقعه شریف بزرگ و دروغ و ریاضت و انواع خیرات بسر برد و دست فبایت محبت فامندان
خیرت علیه السلام و التحیت موصوف بود گویند که در عشره عاشور نیزه او از ده روز از اول شعبان
جانه نود جامه شسته پوشید و در لیالی این ایام بستر خاک گستر دی و در مقام بر سادات
میگفت مادی و هر روز بقدر امکان بیرون حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم و بار داغ امانیت
مطهر ترویج طعام کردی چون روز عاشوره شدی کوزه آب از شربت و شیر کرده و بر سر خود نهادی
در خانه سادات زلفی و یتیمان و یتیمان ایشان را بخور اندی و در آن ایام چندان بگریستی
که یا واقع کر نلاد در مضویر شده است و چون آواز ناله و فریاد ساز و دخوان که در ایام عاشوره
تعارف این دیار است بگوش او رسید و هر که در می دخوان از چشم باز نداشت و سواي آن اعرا
میجا نکر ام و مشایخ عظام بایام وفات ایشان مدام بگری و سماع را بسیار دوست داشت
در قصه نگردی و اکثر احوال جانه های حسین که شوق بغایت سفید بنا شد پوشیدی مانند شمشیر
دلیر در مجلس شستی و اقبال الله و قال الرسول بهیبت و عظمت تمام بگفتی چنانکه زبیر و کوه
آب شدی و مجانبین و مجاذیب بسیار اعتقاد داشتی و تعظیم و توقیر خود را دوست نه داشتی
و اگر پیش آمده اظهار کردی که من رسول صلی الله علیه و سلم را در خواب دیده ام شمس
یاد بشتی و تمام قصه وی بگوش غیبت شنیدی و پایی وی پیوسته و ده امان آید و ترا
بر سر خود بالیدگی و در جایگاه آن شخص میگفت که در فلان مقام خواب مشرف دیدار کردی
بنوی زاده ام آنجا رفتی و خواب آنجا بروی خود بالیدی اگر رنگ بودی آن رنگ را بشتی
و خوابی بر جایگاه می مانند کلاب پانجه می و اگر کدام شخص با سید و عوفی نقشه شرعی

بودی بکثرت و کجاست تصفیه کردی و گفتی که با جمادات عظام که اهل بیت نبوی اند من شریعت
 نهادم و بدین جهت ایشان را تیره ناداب و اجب چون در جمیع خلقت و قلعه رازنا ساکنان گشتی
 عظیم بود از دست اهل اسلام گرفت و اکثر مسلمانان را شهید ساخت شیخ احمد مثل این
 واقعه بگفت روز یکم چندین سال پیش در شهر نیشابور در وقت
 اهل اسلام خبر کرد که در یک چندین سال پیش در شهر نیشابور در وقت
 مسلمانان از اینجا بآنها بیخبر و فرود شده اند و در آن دیار از مریدان
 چون یکشنبه دیگر گزشت بدو شب نمانی گفته اند و در آن دیار از مریدان
 ساختند و گفت که روشن شیخ محمد این بود که بوقت نیم شب بروند و در آن دیار از مریدان
 قیاس سده و راندی و نماز و بیخبر اندی و تا نماز چاشت پاسی کلام نکردی و بعد از فراغ
 و نماز چاشت درس علوم دینی گفتی و بوقت دوم روز از قدری تکیه و بختی تا وقت عصر
 با درویش بودی بعد از آن نفس برار که پیش اهل خلس بیان کردی و در بیان معنی آیات
 و عده و عید نجابت بگفتی و حالت کردی و دشمنان مبارکش بام از کثرت بکا و بیداری سرخ
 و مکر بودی و این وظیفه نفس مبارک طریق و سلوک شایخ ایشان است که خواجہ حسین گوی
 شیخ حمید الدین صوفی نیز چنین میگوید و گفت که چون دی بوقت نیم شب از خانه بیرون
 مقصد خواجہ بزرگ می آمد در دوازده روزه از خود کشا و میشد و چون آن روز در میان مردان
 نجاش شد شخصی پوشیده بنظر امتحان نیم شب دنبال او گرفت چون شیخ در دروازه درآمد
 شخص خبر خواست که در آید هر دو تنه دروازه او را تنگ با هم گرفتند فریاد برآورد و گفت
 که یا شیخ توبه کردم و امیدوارم غفران نصیر منی الحال خلاص یافت و مولانا محمد ناولی ایشان
 خود مولانا عبدالمقدر که مردی عالم عامل و تاسع رتبه و مرید شیخ احمد بود نقل میکرد که من
 در ناولول با چند مریدان دیگر این کرامت فتح باب از شیخ احمد چشم خود مشاهده کردم که در وقت
 شیخ در حرکت بوقوع آید بود و من میباید که شیخ احمد پیر شده سالگی در جمیع در آمد و در وقت
 از آنجا برآمد بعد از آن چهار سال با هم در پیش در ناولول بود که روزی الدین نزد
 درآمد و گفت که شیخ احمد را باستان می طلبند پیش پرورش خیم خود رو بس و جهان

زود که با کوریت چون در آنجا رسید ازین دار بپیدال بقرب ابرو دشتال چو پست در گویند که در وقت
 سحر چون اندکی افات دست پیدا و در سها بر او روی و بکیر تیر به گفتی بچو دشتی و بهمین جا
 اندک کیر گویان جان بچو تسلیم نمود و بتاریخ پنج ماه صفر سنه مفسد دست در بخت ازین دار فانی
 بسرای جادوئی شافت و در روضه عالی سلطان الشراکین بنید الدین در پایان تیر در شکر
 بدوون گشت پناهی صاحب اخبار الانبار قطعه تاریخ وفات آن جامع الکلمات مصنف الامان
 بنیاط درج احوال آن کرده است قطعه انظر به بود احمد بن شیبان زد و ن حدیث احمد بن شیبان
 که تاریخ آن نیز خود تارونی بر آورده از جمله شیخ زاید از مولف رقت چون احمد بن شیبان
 سال وصال آن شه روی بن است چو بنی بنی که حاصل این شد حاصل احمد بن شیبان
 شاسید قدس سره از مردان نیک اعتقاد و خلفاء عالی نزاد شیخ حسام الدین
 با تکیه ای است در او اهل حال در خدمت ملوک بود و دولت بسیار داشت بعد از آن بخت شیبان
 حقیقی از سماع دنیوی با خدایا خود برخاست و بخدمت شیخ حسام الدین ملوک پوری همان شده بود
 و بعد بکمال خرقه صرافت یافت گویند که وی در عهد سابق بر زنی عاشق بود چون جائه فقر تو شد
 باین جامه هم پیش آن زن رفت زن گفت ای سید و آیت شدی یعنی گدا و فقیر را در خدمت
 آنیار آیت گویند از آن روز او را سید و آیت لقب شد و آن زن نیز ببلای محبت در خدمت او
 درآمد و فقیر شد و شاه سید و را اشعار بسیار است از آن جمله این بیت از قصاید او است
 دل گویم سید و گوا احوال خود یک یک ده اندم که خود می آید او سید و گوا گفتا که بگو و وفات و در سال
 بنصدوسی و سه هجری است از مولف چو شد سر در خدمت سید محمد خباب شاه سید و شیبان
 بتاریخ وصال آن شه دین ابو سید و علی میر خربت شیخ محمد حسن قدس سره که در نزد
 شیخ حسن طاهر است از عارفان روزگار بود و حال صحیح و شرب عالی داشت صاحب
 اخبار الانبار میفرماید که چون وی از خلوت بر آمدی از هند و مسلمان هر که انظر به بود و گوا
 افقادی بکیر گفتی و بجهت کدی جامع بود میان علوم حال قال اصل نسبت و آنرا جانی بود
 پیشته است لیکن ارتباط او بسلسله عالییه قادیه نیز بود و در حرم مخم دینه نموده سالها سال
 ایام کرد و از شایخ قادر بیکه در بین بود و به بیت اجازت یافت ولادت با سعادت و در چوینو فرات

و می خراگره و غیر از وی در دلی است گویند که وی بعد نماز عصر در آندن شب چنان منتظر بود
که کسی منتظر آندن بخوابد باشد پس که شام شدی در خلوت رفتی و در حجره بستنی و شمع افروختی
و با حق مشغول شدی و گاهی از آنچه وقت آفتاب کردی رساله از علوم تصوف آتش و امل کردی
چون تا آن گشتی بسوی یا مقراض کردی بعضی از مریدانش او را شاه خیالی نیز مشهور کرده اند
او را مریدان بسیار اند چنانچه شیخ فضل الله عم زکوار شیخ عبدالرحمن مدینه و دیگر صاحبان خیال
از خلایک کاملین است و قاضی شیخ محمد بن بقول صاحب الاخبار الا فی تاریخ نبی منتهی به سیال فاضله
چهل و چهار مرتبه از وی است **چون حسن جلوه کرد** **اصول کتاب بر او را از کربلایک سال**
هم خوان آداب از شیخ عبدالقادر سنکاسی قدس سره از مریدان کاملین
شیخ محمد بن شیخ غار بن شیخ احمد عبدالرحمن حبشی صاحب علم و عقل و ذوق
و علاقه در حد و سماع بود و وی اگر چه در ظاهر سیرت و سلسله ارادت پیشین بود است اما نسبت به سیر
و سلسله باطنی وی شیخ احمد عبدالرحمن مرید بود از روحانیت و تکمیل رسیده و در آگاهی است
اسمی بانوار البیون مرتبه بهرقت فن در فن اولی است و شیخ احمد نو شسته و انوار گراست و
خوارق وی و اعتقاد و تدبیر خود مادی بسیار است و در این مقام از قاضی مدینه که روزی عالم
سکروستی بر زبان حق تر زبان شیخ عبدالرحمن است او را شیخ عبدالرحمن مدینه و ذوق
نبود چون عالم شود خادمان عرض بسیار در دولت سکرا و دیار است و با هر که چنین
صادق شده است و فرموده اند و باقیه را که در این کتاب است و در این کتاب
موسم سر بود و بوقت نیم شب در میان فرستاده اند تا که بآب می در آمد و بر کعبه
ایستاده پای دوم بر بران گذارنده این در ساقط محمد قائم دایم آنرا از شدت سیرت
از جایجا تر قید و خون روان گشت و مانند شش ماه درین مجاهده بود تا آنکه تسکین یافت
و نیز از قام بنف مایه که شیخ احمد کار مجاهده و ریاضت مدیعت رسانید که وقتی از صحبت اول
پسنگ آید و درین کوری بگذرد و خود در اندر و در کور پیشید در شمشاد در آن کور
تا آنکه از جمیع مقامات تکلیف بر کرد و بعد از شش ماه رسد کور تسکین و درین کور
از جان یا تقویت خادمان جسم مبارک را در پیچیده از کور سیر و در آن کور شورش می نماید

و در یکی از وضع و شریف و در نزد یک بزرگوار و حاصل و دیدار برپا آورد و حاضر شدند و میفرمایند که از جمله
تصرفات خواجه احمد آنست که در ایام بزرگ خود بیچهار سال بنده ناچیز عبد القدوس را فیض
روحانیت خود بر تبتیکمیل رسانید و صاحب معارج الوانیت میگویی که شیخ عبد القدوس
ولی یاد زاد بود و هنگام طفولیت بهم هر چه که از زبان مبارکش رسیده آمدی همانطور شد و بر او
قوت کمال بکار زراعت پرداختی و چون غله میآگشتی اول بر زمینان دادی بعد از آن
نقد رسد رقیق نزد خود داشتی و صاحب میر الاقطاب میفرماید که وقتی که شیخ عبد القدوس
در موضع چنان بود که از صفات برگزیده پانی پت است کثرت آوده بود و وقت نصف شب
در عین مشغولی آواز برآورد که ای ساکنان قریه نزد از خانه بای خود برآید و مواشی است
خود را بیرون کشید که گشت نمودار میشود و تمام قریه خواب را سوخت و چند بار آواز بلند کردند
قریه برگشته شیخ عمل نکرد بعد از ساعتی آتشی از عین قریه پدید آمد و همه قریه را بخت و صاحب
انجبار الاخیار میفرماید که شیخ عبد القدوس را در میان و خلفای بسیار بود و در میان خلفا
کاملین و می شیخ پیرو بود که در او اهل حال بجز در مگر تری شغول بود و در آخر وقت
شیخ آمده مسلمان شد و میرشد و بتمام ولایت رسید در سال هشتاد و دو و وفات یافت
و دیگری از میریدان خاص و می شیخ عمر نامی بود چون کمال رسید روزی شاه عبد الرزاق
بلاست شیخ آمد شیخ میریدان خود را بشاه عبد الرزاق بنمود با عرض شیخ عمر را گرفت و گفت
که این میریدان است و همراه او کرد و دیگر از اعظم خلفای و می شیخ عبد الغفور اعظم پوری است
از حد بزرگ بود و صاحب اوقات و کرامات و گویند که وی حضرت رسول مقبول صلی الله علیه
و سلم را در خواب دید و آنحضرت این کلمه صلوة از زبان حق ترجمان خود بوی تعلیم فرمود اللهم
صل علی محمد و علی و آل محمد و انما لک الخلی و شیخ عبد القدوس را اولاد بسیار است و از
پسران شیخ زکریا البدین مردی متبرک بود و بمشرب فقر و محبت موصوفه قدم بر قدم والد خود
می نهاد و شیخ عبد الکبیر فی طب بجناب بالاپیریم از پسران عالمی گوهری است که بعد پروردگار
است و یکی از بنیره های شیخ عبد القدوس شیخ عبد البقی بود که با پدر و اعمام خود در سلسله
و جامع در افتاد و آنکه در پیش رساله در باب اباحت سماع نوشته بود و بخلاف آن رساله در محرم

در حرمه احمدیه
در حرمه احمدیه
در حرمه احمدیه
در حرمه احمدیه
در حرمه احمدیه

تقصیف کرد و در مسائل پر خود نمود و آخر بادشاه او را بر مسند صدر جهانی مامور کرد و ازین باب
 هوای نخوت و غبار تکبر در سرش سمید و با آنکه بر افاضل عصر بهر سالوکی پیشتر از حدیث
 مزاج بادشاه از وی برگشت و مجلس فرستاد و وی در مجلس بسیار نهند و نود و نه مرد و فاضل
 شیخ عبدالقدوس بقول حکما اخبار الاخیار و سفینه الادب و سایر الاقطاب و شجره حشمتیه در سال
 نهصد و چهل و پنج هجریست و در برابر انوار مقام گنگوه است که در پی از توابع دلی است از مولف
 چو شمع و اقدوس و عبدقدوس | ملک کس را نتوان یافت شاهی | ز شتاق جهان کس را نشاید | اگر شتاق چو پادشاهی
 اگر تامل در شتاق قطاب | اگر تامل در حیات بخواید | شیخ عبدالکبیر بالاپیرین شیخ
 عبد القدوس گنگوهی قدس سره از خلفای ارجمند و فرزند سعادت پیوند شیخ
 عبد القدوس گنگوهی است در سخاوت و شجاعت و خوارق کرامت و وجود و ذوق و مبالغه
 شوق بهمت خود ثانی نداشت نقل است که روزی سلطان سکندربن بطلول با دو کس فریادی
 خود بنظر سلطان بخیریت شیخ حاضر شد و هر کس علیه علیه و در دل خود گدازیدند که اگر شیخ اهل کشف
 از عالم مبداء که خود آتش ما است پیش خواهد آورد چون شرفیاب خدمت شدند شیخ سوره
 گوشت آموش سلطان بکنند و زمان بخیریت پیش میان بدها و عباد پیش ملک محمود وزیر سلطان نهاد
 که آن روزی هر سه کس همین بود ایشان از وقوع آیهی حیران ماندند فرمود که بابا جاسی حیرت
 چیست خدا تیمالی دوستان خود را پیش اهل دنیا شتر سار نمی کند و هر چه که دوستان او
 میخوانند میفرسند و قاتل شیخ عبدالکبیر در سال نهصد و چهل و نه هجریست از مولف
 در جگر بگریز حق و خدا یافت | چون بکین شیخ بگریز | هشتاد و پنج سال از انقضای آن | از مولف عبدالکبیر
 شیخ بهاء الدین جوینوری قدس سره از مشایخ مشایخ آن دیار است و مرید
 شیخ محمد عیسی است در ترک و تجرد و صدق و وعده قدیمی راسخ داشت گویند که یک مرده
 شیخ حسین نام از دوله کجرات بمثلوق دریافت محبت شیخ محمد عیسی بچو نور آمده بود شیخ
 بهاء الدین در آن ایام طالب علمی نوجوان و قابل بود بصفت او افتاد شیخ حسین علم کییا
 میدادست چون شیخ بهاء الدین را جانی فیه و مستحق دید روزی دلش بر وی مسخفت
 و گفت ترا همراه ما بصحرای بایر رفت پس همراه خود بصحرای بایر آورد و بوی داد

و گفت که صرف مایحتاج خود کن و بوقتی که باز احتیاجت شود بیا بگو که براسی تو دیگر عمل کنسم
 شیخ بهادالدین عرض کرد که بنده را از شما امید کیمیای دیگر است این کیمیای بکار من
 شیخ را بروی دل خوشش شد و در تربیت باطن وی بنفوذ تا وقتیکه مدت ملاقات
 شیخ حسین با شیخ محمد عیسی با خبر رسید و نعمت خلافت و خرقه تبرک از شیخ یافته بجانب
 ذوقه مخلص شد شیخ بهادالدین دست به امان شیخ حسین برد و آله اسرار اودت و اجازت
 نمود و گفت که سپرتو درین شهر است و از ما ترا همین قدر فیض صحبت نصیب بود بعد از بدست
 شیخ بهادالدین بر ادل بگذارد شیخ محمد عیسی شید بختش حاضر شد و در خدمت و نعمت یافت
 و هنوز بهمت خلافت مشرف نشده بود که وقت رحلت شیخ در رسید فرمود بهادالدین
 خرقه خلافت تو پیش سیدی است که از ما یک پور خواهد آمد بعد از آن راجی عابد شاه
 بچو نو رسید شیخ بهادالدین با استقبال وی برآمد و در ملاقات اول خرقه پوشید و خلافت
 یافت و وفات شیخ بهادالدین در سال نصد و چهل و هفت هجری است از مولف
 رفت از دنیا بگذشت پس چون بهادالدین را کتبی و کتبی شد جلوه گر ابر سال وصال آن عالم
 پس لی تقی عارف بگو هم ولی متناجیست کن شمار شیخ خانوگو الیری قدس سره
 از میان پاک اعتقاد و خواجه حسین ناگوری است و از مشاهیر وقت خود بود و در خدمت
 اسماعیل فرزند شیخ حسین سر مست چشتی که در چندیری بود نیز داشت سوا آن فیض باطن
 از روحانیت خواجہ بزرگ معین الدین حسن بخاری حاصل میکرد و اعتقاد تمام بجناب
 وی داشت شیخ نظام نارنولی و شیخ اسماعیل برادر شیخ از خلفای و سید است
 وفات شیخ خانو بقول صاحب اخبار الاخیار در سال نصد و چهل و بقول صاحب پنجم چشتیه
 در سال نصد و چهل و هفت است و الله اعلم بالصواب از مولف
 شیخ خانو چون بفصل کردگار اخوان نعمت یافت از خوان جهان شاه خلد است ایچوان نام
 نیز کامل حق ناما خوان شیخ علاء الدین بن شیخ نور الدین اجدونی
 قدس سره از اولاد اجداد شیخ فرید الدین گنجشک اجدونی است فرید الدین و جید بن
 بود صاحب اخلاق حمیده و صفات ملکیه جامع صفات علم و حلم و لطف و کرم و سخاوت و عفو

با دنیا و اول دنیا کاری نداشتی و از آنچه از اسباب خلق نفس در آسایشش باشی
بخود راه بودی و او را در زمان و کفر و بدعتی و او را با بدعتی و او را با بدعتی
نمیستار را بطریق خاص بود و اعتقاد کامل داشت و گویند که در روزی در پیشانی عیسی
آمد که تریاق اکبر با خود داشت و خاصیت این بود که هر چه از هر خورده را می داد شفا مییافت
ایشان فرمود که نزد ما بنزرت یاتی عظیم است باری امتحان بکنیم پس کنجشکی زنده طلب کرد
و قطره زهر بلبلان در دمان وی ریخت فی الحال بمرد بعد از آن باره نکاک خشک نگرفت
قطب الدین بختیار را نزد خود آورد و در آب حل کرده در کامش خشک مرده بیدار داشت
فی الحال زنده شد و پرواز کرد و ملاوت با سعادت وی بقول صاحب اخبار الاخیار در
منازل مستعد و مقتاد و در مقام درس بنصرت چهل و هشت بختیار را نزد او در راه ملی است از مولف

ولی موقوفی پیشین و عالم	علاء الدین جناب معصوم	از آفاق یاد و فراموشی	لی تولید اگر فراموشی
رقسم کن مرشد ابرار	بفرمان حق نرسد	سلطان جلال الدین قمریشی	تقریبی

و از پیشی بود از نیکو یا فکان خاندان چشت صاحب احوال غریب و مقامات عجیب باطن
ساکت بظاهر مجذوب کرده و برانگیختنی و از پوشش بقدر سه عورت کنایت داشتی و
علوم عقلی و نقلی و رسمی و فقهی همه از بر داشت و گاهی که در ذکر آن اقتاد می بیان وافی کردی
مرای مجروحان بود هیچ چیز فلفلی نداشت و مریدان فقهی و فرمودی که یک هر یک از این هشتاد
نام که در بیابانها میگرد و در زبان فارسی و عربی و هندی و ترکی و دی و اکثر ازغات
چون در سخن آمد که بسیار گفته چون گرم سخن شد بر خاسته در و بصر انداخت
ملا محمد نازولی سینه میاید که یکبار در مسجد جامع از محبتان نشسته بودند و وقت نماز با ملا
بود وی خود آمد و صفت را بشکست و پیشتر رفت و تحریر نماز بر بست و چون رفت نماز نگذاشت
فرایت هم طول بخواند و سر برهنه نماز کرد مردم را این اوای و می خوش نیاید ازین سبب
با دس بجایال پیوستند بچوب آن چندان از وایات فقهی بخواند که مردمان حیران
چون گرم سخن گشت بر خاست و در بصر آنها دو گویند که شخصی از معتقدان بود
از سخنان دس کتابی جمع کرد و پیش وی آورد کتاب از دست وی گرفت و در چاه

و در این بنیاد قلیق محبت داشت بار این بیت بخواندی سه حاصل شستنت می بینی شست
 سوختم و سوختم و سوختم و گاهی این مصرع بخواندی سه خام بدم پنجه شدم سوختم و سوختم و سوختم
 که وی تا پنجبال بیواسطه کتاب علم حقیقت خوانده بود و درین پنجبال روی آدم ندیده و
 خبر برگ درختان نخورده و استاد ادراجال الغیب بود و قصه جذب او صاحب چهار ناخیا
 بدینیلو تخریر میفرماید که در ادامل وی بر شخصی عاشق بود و در آشنای عشق مجازی هم در ایام
 محبت محبوب حقیقی دست داد و دوران جذب بصورتی از مجذوبان و دوران محرم روی روحانی
 حقیقی را دید که غایت حسن و جمال داشت دنبال او گرفت شخصی از وی پرسید که شاید
 اشخص خضر باشد گفت نه که علامت دیدن خضر آنست که پیش از او بارانی رنگ بار دوان
 آفتابان بود بلکه از مردان غیب بود و صاحب شجره حبشیه میفرماید که آن خضر بود و علامت آنست که
 که در آن مندرج است که او مردی از مردان غیب بود که مقصد و سبب و منجی علم داشت و شیخ
 جلال الدین میفرماید که حضرت استادی اتم داشت که گریه داشت داشت باشد و الحاقی
 داشت که سوای داد و دیگری را نباشد و میفرمود که چون مرید شدم فرمود برو و شو چون
 آمد شخص پیش آمد و گفت که تو که بشوی پس تو که شدم و اموال بسیار جمع کردم باز فرمود
 ای همه تباراج و ده تبار بار اموال جمع کرد و خود حساب لا شاد و مرشد خود تباراج داد و بعد از آن
 همه روی در بیابانی رفتم که کسی نشان آفرانده و در آنجا حجه بود و از ندون حجه خیمه آب بود
 شیخ اندرون حجه بودی و من بیرون آن و تا پنجبال هم برین طریق بودم و با پیر بر شصت
 خود وقت نماز با قات شدی و درین پنجبال سه صد و چند علم مرا بیاوخت و باقی را گفت که برو
 حوسله نداری آخر آن مرد روحانی از پیش من گذشت من دنبال او کردم هر چند سعی کردم باز
 از رسیدن تا از چشم من غایب شد از آن روز در ذوق ام و شیخ جلال الدین باره و در فراق خود
 گریه می کردی و سر بر دیوار زدی این ارباب بخواند سه در یغما و شش تنهائی ما در دنیا شریفیابی تا
 در یغافت دولت از سطرهای بر پیداز کشور ما و این سبت نیز خواندی سه من مست
 غنی عشقه بسیار نخواهم شده از روزی و قلادشی شیراز نخواهم شد نقل است که روزی که پیش
 سال آن جلال الدین در کیمیا میگردید تف کرد و گفت تف بر عمل کیمیا گزافها قات تف و

[illegible]

ملاکت کشیدند خواهیست که از کسی بطلبند و بگویند که با خدا سید بود و کند سن برگ در دو بار و دیگر
 حکم خدا را دست به نفس ببرد و اگر دو کوزه آب از جنبه یاخت بخورد و خدا را شکرد و
 فرمود که پیغمبر خدا را بیا بیدیم که فرمود ای علی بن ابی طالب بر خود دینگری و از حال سالی خبردار
 بمبشوی خرس کرده و رسول الله اگر دین است از آن تست و اگر در آن تو علی بچاه
 دور میان نیست باز فرمود که ای علی در حق خاق و عای خیر کن که دعای او مستجاب است
 و نیز میفرمود که مرا خبر بدهی زیرا از آن خائفم که بر خود آن حکم کند که فلان غزل و فلان قول
 بگوید و مرا بر بد ایشان بگویند خوشی که بدو هم بران ذوق بیگانه و فاجست آن جامع ملکات
 اقبال صاحب اخبار الان خیار و سال نهصد و پنجاه هجری است که مرگ او در روز پنجشنبه در ماه رجب
 یافت در حق رتبه عالی حق رسید و معلوم علی بن ابی طالب در سال هجری پنجاه و شصت که محمد دوم معلوم
 و اخبار و دنیا شد و در سید علی محمد و علی شاه معلوم و معلوم و علی بن ابی طالب و دیگر فرما علی بن ابی طالب
 شیخ محمد بن ابی رزاق حقیقی قدس سره و مرید خلیفه شیخ محمد حسین داماد است و اخبار
 کشف و کرامات و خداوند و خوارق عادات بود و او را کشف انوار حقایق کمال است
 بود که چون خواستی که از او احکام عظام یا غوث الاعظم امری معلوم کنی تفاوت کن و شد
 و بابت اوجیت بسیار اعتقاد داشت و صاحب اخبار الان خیار و معارج الولا است میفرماید
 که وقتی سیدی بهست یکی از امرای حقه بطلبی گرفتار بود شیخ او را دید و دید و ناسم او شد
 و گفت تو از شهر بزدان رو که من بجا تو در بند و احجم بود و بخت بر سر شیخ محنت بامی شد و بر
 رو نمود شیخ را تحمل کرد و شیخ عبدالرزاق را با شیخ انان بنی در تفرقه و تفرقه و تفرقه
 و اظهارتی وجود گفت که ما بر میان بود که درج کتب تقدیم است و سید علی بن ابی طالب که در آن
 آسوده است از مریدان شیخ عبدالرزاق است بسیار معروف و معروف و وفات شیخ
 عبدالرزاق بقول صاحب اخبار الان خیار و معارج الولا است در سال خمس و حیل و نه
 بان صاحب شجره حشمت در نهصد و پنجاه هجری است از مولف عبدالرزاق از حقایق حشمت
 بهست و وصل آن شاه اهل تنیز عبدالرزاق و الا نثر قطب حشمت عبدالرزاق نیز شیخ کشف
 الاشکار شاه جوسی حشمتی قدس سره از اولاد حق یا حضرت فرید الدین گنج شکر

و نسبت ابایی و بچند واسطه حضرت گنجشکر قدس سره به بنظر حق میرسد که شیخ یوسف بن شیخ محمد
المعشر شاحیط بن شیخ الدین المشهور بشاه شیخ بن شمس الدین بن نصیر الدین بن ابی الدین
سلیمان بن حضرت فخر الدین و الدین گنجشکر نور الله مرقدہ ولایت کرامت موروثی و قدیم
پدر و جد بزرگوار خود داشت اول بمقام اجدادین قیام پذیرد و در اطلاعات و ریاضت و مجاهد
بسیاری بر درازی از اتق غیب ندرسد که امی یوسف متوجه بیت الله شود زیارت روضه
مطهره نبوی کن باستماع این ندا و حکم حل و علا حضرت شیخ فاسد برادر دیگر از راه کوی
متوجه بیت الله گشت و در اینجا رسیده بعد از اسکس مناسک حج در مدینه رسید و در شب
زیارت حضرت شاه رسالت مشرف گشت و چون از اینجا برگشت بطرف طاعه امیر متوجه شد
چون در امیر رسید عینا عادل شاه که دالی خانانین بود و مقدم شاه بسیار متوج و مسرور
گشت و حضرت شاه از عناد عادل مرخص شده در احوال رفته عیال و اطفال را در پاریس
برد و اینجا سکونت در زیر و اگر چه صاحب معارج ولایت که بنده ناقل اینجا لسان کلام
الصلیبت تاریخ وفات شاه یوسف تحریر نموده اما صاحب شجره حشیدة زفات آن جامع اکمال
در سال نصد و پنجاه تحریر نموده است از مولف ابو یوسف و بنف حضرت زدنیا و بنف حضرت

خزیه ۹۸ محبت گفت تاریخ اگر فرمود کامل یوسف شمس **شیخ امان پانی تپی قدس سره**

نام وی عبد الملک لقب امان الله و در طریقت مرید شیخ محمد حسن دومی مرید پدر خویش
حسن طاهر و مرید راجی سید حامد شاه است و در علوم ظاهری شاگرد شیخ مودود لاری بود
سوا کول خاندان چشت بدگیر سلاسل هم بودند و آنجا پدر شمس قلندر بهر واسطه بشاه
نعمت الله ولی میرسد و از علما صوفیه از تالبعان شیخ محی الدین ابن العربی است و در تفسیر
توحید بیانی وافی و کافی داشت و او را در علم توحید و تصوف کتب رسائل بسیار است چنانچه
اثبات الاحدیت از تالیفات و دست و نیز بر بول محمولاتنا عبد الرحمن جامی مشرعی در عیال
بسط و تطویل نوشته و فرمودی که اگر مایه انصاف در میان باشند علم توحید بر سر منابر
بیتوان کرد و میفرمود که مراد از تبادلی حال و دلیل بر اثبات مسئله توحید بود و در اثبات
الهی شانزده دلیل کافی حاصل است و میفرمود که در ویشی دشیناد و چیز است و اینها

و محبت اهل بیت نبوی صلی الله علیه و سلم و میفرمود که علامت کمال محبت آنست که از چوب بخت
 او بجا آورد و پس علامت کمال محبت حق آنست که محبت حق متابعت پیغمبر کند و علامت محبت
 پیغمبر آنکه الهیبت او را از دل و جان دوست دارد و صاحب اخبار الهیبت او را دوست
 میفرماید که شیخ زمان الله را بدین حد محبت الهیبت نبوی بود که اگر در وقت درس او غایب
 از سادات بازی کنان در آن کوچه برسید او بهمان حالت کتاب در دست گرفته بایستاده و
 مادامیکه آن طفل در آنجا موجود ماندی نقل است که شیخ زمان را بار آورید که در نماز چون ایستاد
 و آن یک نشستن شروع نمودی همین کله را بار باز کردی آخر بخود بنزدین افتادی و در شیخ
 نماز رنگ روی وی بگردیدی و حالت وی دیگر گون شدی و طاقت قیام نماز نداشتی ازین
 موجب اکثر اوقات نماز ندی فوت شدی نقل است که یکروز اول از حالت خود بیاریان
 فرمود که غریب در سفری در پیش است شیخ بزرگوار جویدی که خصل اصحاب و زنده اجانب است
 بود التماس کرد که یاران نیز درین سفر در کاتب جوایز چند بود فرمود که اگر سفر ظاهر است یا باطن
 است و اگر سفر دیگر است یاران را بخود سپردم بعد از آن در خانه خود رفته و جمیع چیزها را
 و کتابها را بکشتاد و نظر کرد و دواغ فرمود و گفت که از شما بسیار غفلت داشتم و غافلانه که غفلت
 خلوت در دیوار بود و دواغ کرد و درین اثنا تپه عارض حال می شد فرمود که آب گرم بپزید
 بیاورید که امروزم سواس تمام بکشد و بپزد و چون آنروز روز دوازدهم ربیع الآخر بود و در آن
 روز غایت الاظم کم کرد و طعام بپختن تقسیم نمود و روز دهم ربیع الآخر و از دهم ربیع الثاني تا که
 بر پیشین فلبک بود و در این اوقات میگفت که شناسی در لیلته استاده اند و فتویٰ نویسی طلبت
 کلمات توحید بر زبان رانند و بهمانروز روز دوازدهم ربیع الثاني سال هفتم در حیات
 بر حمت حق پیوسته و شیخ زمان را بقتضای آن و مریدان و شاگردان بسیار بودند و در آن
 ایشان شیخ تاج الدین و کربا جویدی و شیخ نکر الدین ابو دهنی از خلفای امامان
 مستند و شیخ سید الدین و امامان شیخ محمد بن محمد بن علی بن زین العابدین و شیخ
 از جهان امامان ایمان داشت شیخ حق گوایان حق انگاه در آن روز در آنجا
 انقضای گوشتهایش شیخ دالی و شیخ دالاجه شیخ حمزه و سهر و فرشی و...

از اولاد و مجاهدین اسلام به او الدین در کربلا تاقی است و سلسله ای از تیره سیدیه که در کربلا
 میرسد به سید طاهر با برکت و نعمت و کرامت و معجزات و افاضات و احکام الهیه بود و در زمان
 بطلان تازیان اسلام شاه باقی ماند و در تبعیدی حال بخت یکی از ملوک مشغول بود و یکی
 پاسبانی سکه سلطان میکرد ناگاه در خاطر وی بگذشت که نه در تبعیدی باید گردید و حافظ من
 نیکن من حافظ و باین خیال از آنجا برآمد و زیارت فرار خواجیه بزرگ با جمیع رفیق و در آنجا دیوان
 موسوم با سیم غره بود و از وی نعمت باطنی یافت بعد از آن بفضیلت صحبت شیخ احمد محمد شیبانی
 قاضی شد من بعد بیدار خود آمده در قصبه دهر سو که فاصله سه کرده از ناکل است سکونت کرد
 و سادات دهر سو را که بسبب بی علمی از وضع شرافت برآمده بودند از علوم ظاهری و باطنی و اوقات
 در آنجا ابواب فتوح بر رویش مفتوح بودند و هم در اصف بخت فقر کردی و متعلقان خود را نیز
 حسب نعمت دادی و صاحب اخبار الاخیار میفرماید که مریدی از مردمان شیخ حمزه میگفت که
 یکبار شیخ مرا برای کاری بطرف ریگستان فرستاد ناگاه در بیابانی بی آب افتادم و از غایت
 تشنگی دل بر مرگ نهادم و گفتم مشایخ متقدمین چون مریدان را سحای میفرستادند می میران
 ایشان را در راه بجای آب شیر حاصل میشد من درین بیابان بی آب هلاک میشوم ناگاه
 چوپانی را زور دیدم که گوسفندان می چرانید و در بغل مشکیه بود نزدیک می رفتم و آن چوپانم
 گفت درین بیابان بی آب کی است البته درین مشکیه شیر است اگر نوشی تبو بهید پس
 قدری شیر از دوبرگم و خوردم بعد ساعتی با تشنگی غالب شدن ناگاه در میان ریگ دیدم که بجای آب
 آب شیرین خشک پر شده موجود است شکر کردم و شیر خوردم و تبو بهید و شیرین حیات از نو یافتم
 وفات شیخ حمزه بقول صاحب اخبار الاخیار تا پنج نوبت و پنجم ماه بیع الا و وقت شام سال نصد و پنجاه و دو
 هجریست که در کعبه نماز شام تمام کرده و در کعبه سیدم بحالت سجده جان بخت تسلیم کرد و از مولف
 مقیم دهنه خلد برین شد چو قطب دریا خوردم حمزه بگو افضل ولی تا بهیچ چیز و در کربلا صفا خوردم حمزه
 شیخ حسام الدین متقی ملتانی قدس سره از اعظم خلفای خاندان چشت است و از
 خاندان عالیه سروریه نیز فیضی کامل یافت عالم بود و زاهد و متقی و عاشق و معشوق الهی و ماسوکی
 کاری نداشت و در لغت لغات احیاء میگردید و بر آن حصول قوت حلال از زمین حرامی و غیره

در او از چون بسبب حوادث تقریبا و تکلیف و زین خواجهی که در ااعت هم موقوف ساختن
 و فاد اختیار نمود چنانکه بعد یکیک هفته هم لقمه حاصل نمیشد و اگر کسی دیگر طعام می آورد و بسبب این
 شبهه بخورد از خود حالت بوج از دنیا رفت و از شیخ علی متقی منقول که روزی پیش شیخ
 حسام الدین طعام حاضر آوردند چون یک لقمه برداشت گفت که امروز از خوردن این لقمه
 که در دستم بردل طاری شده است سبب این چیست گفتند طعام اندوه و حال است الا چون
 از خانه همسایه اش آوردیم چند نفس و فاشاک از صحن خانه همسایه برداشتیم و بر آتش نهادیم
 تا روشن گردد با سماع آیینی شیخ برخواست و نزد همسایه رفته حق گرفتن حس که بی اذن
 او گرفته شده بود معاف کنایه چیزی بوی داد و طعام تناول کرد و نقل است که روزی
 شخصی از مجلس برخاست و نادانسته کفش شیخ پوشید و رفت چون خبردار شد کفش را
 بنجد مت آورد شیخ نگرفت تا وقتیکه قیمت آن ادا نکرد و گفت ما تمام اشیاء خویش از ملک
 خود برآورده ایم تا اگر بالفرض شخصی دارد و تصرف نماید در حرام نغیبت و شیخ حسام الدین
 را پسری بود باین نام بغایت متقی ندانم در گوشه خانه نشسته میگریست و باهل دنیا و دنیا
 کاری نداشت بجزیکه وقتی شخصی بگوید پیوج پیش وی آورد چون رویه گاهی ندیده بود
 چه سید که این چه چیز است و بچه کاری آید چون او بیان کرد و دانست که از جنس نفوس است و فاد
 شیخ حسام الدین در سال نصد و هشت هجریست از مولف چون حسام الدین حسام بن جت
 سالک بن بهای متقی شد چو دین عالم تباریش گو زاده و زین پیشوی متقی میر سید عبدالاول
 بن علامی حسینی قدس سره مرید بعضی از اولاد میر سید محمد گلیه و زان است که در کن
 اند جامع جمیع علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی بود و اکثر علوم تصنیفات دارد و در هیچ نهجی
 شرحی نوشته و فیض الباری موسوم ساخته در ساله در کف سراجی را نظم کرده در رساله
 دیگر الباری در تحقیق نفس معرفت بعبادت متفقا نوشته است و مختصری در سیرت و سیرت
 از کتاب سفر السعادت علامه بر آن بر اکثر کتب حواشی و شرح دارد بغایت مسن و معهود
 و در آخر عمر مثبت انگسار و غربت بر حال وی غالب آمد و صاحب اخبار الانبیا
 و معارج الولايت میفرماید که تباخی که ام سید عبدالاول از قصبه زید پور که در مصنفات

وکن تشریف آورد و سلطان بهادر حاکم گجرات النجاشی حاضری بجایست کرد قبول بقیه دادگاه
سلطان قاضی عبداللہ مسندی را در باب حاضری خود شیعہ آورد و اجازت یافت و بدین
مشتاف شد روز دیگر سلطان یک کوڑ تگہ گجرات نذر آنہ شیخ فرستاد شیخ آن ہمہ نقد تہائی
عبداللہ عطا فرمود و گفت کہ چون وسیلہ ملاقات سلطان شاہ بود این فتوح ہم از شاہانہ
و ورج اخبار الاخیار است کہ وقتی یکی از وزرا شیخ را بدعوت و ضیافت تکلیف نمود شیخ
انکار نمود و گفت مطلب من ازین دعوت نیست کہ شیخ در خانہ من قدم برنج کند و برکت
بظہور آید فرمود بے شرط قبول است اول بہر جائیکہ خواہم بشنیدیم دوم ہر چہ خوش آید بخورم
سوم ہر وقت کہ خواہم رخصت شوم آن شخص قبول نمود روز دیگر شیخ یکبارہ مان نشک
در کیسہ انداخت و بخانہ امیر رفت و نزدیک دروازہ بکان کہ بنیہ فرش بود نشست آن
عرض کرد کہ بزورش ملوکانہ کہ حاضر اند تشریف بر میفرمود حسب الامر ایجابیکہ خواہم بشنیم
چون الوان طعام حاضر آوردند شیخ مان بارہ خشک کہ با خود داشت از خسر ربط بر آورد
و خوردن آغاز کرد و صاحب ضیافت عرض کرد کہ قدری ازین طعام ہم تناول فرمایند
گفت بموجب شرط ہر چہ کہ خوش آمدیم ہم بعد از آن برخاست و دوغ فرمود و نیز صاحب
اخبار الاخیار میگوید کہ شیخ میفرمود کہ چیزیکہ ازالہ حلال پیدا کرد فضاہع نمیشود و چنانچہ دینی
در کشتی دریای شورشستہ بودم طوفانی برخاست و کشتی بشکست و ما چند فقرہ را برآورد
بماندیم و بعد چند روز بساحلی افتادیم کتابی پند کہ ہمراہ داشتیم تر شدہ بود و بسبب سفر
پارہ پایہ را شتن نوانستہ ما چاہہ در زمین دفن کردیم و علامتی بر آنجا گذاشتہ روانہ ہست کہ
معتزلہ شدیم در انبار راہ تشنگی نماید آب موجود بود پیش حق بیاایم حق تعالی ابارانی
فرستاد سیراب شدیم و آب برداشتیم چون در کایت رسیدیم ہم روزی در میان کوہ صفا و مدہ سی
می کردیم مقامی چند بار بار برسیدہ ہمیشہ آمدند و گفتند کہ کتابا داریم اگر بخیر چون
کشاندہ ہمان کتابا یابودند کہ دفن کردہ آمدہ بودیم بہای کتابا بایشان دادہ خبر بدادیم
و اوراق کتابا کہ با ہم جسدہ بودند آب تر کردہ از نیہ گیر جد کہ بدیم بقدرت از وی کشید
از کتابا ضائع نشد و این استخوان نگشتہ نقل است کہ چون شیخ علی مرتضی موت بجا آمد

از ادراک این سعادت محروم گشتی مگر روزیکه سپهر بهادالدین فوت شد و وی در کار تجوید و تکفیر
و سبب مشغول ماند ازین سبب در آن شهر بجا بخت رسید چون از نماز فراغت یافت شیخ
محمد عیسی رو بجانب بهادالدین کرد و فرمود که بعد ازین بنیاد انشاء الله تعالی من پدر شیخ
متولد شد حق تعالی بیکت دعای پیر در عمر او و اولاد او بیکت داد و وفات شیخ بقبول
اختیار الاخیار و در شهر چهل و سه سال بنص و هفتاد و شش سال بجهت و فرار پیر انوار در
چون پور است از مولف پرتو افکن شد بکنت مثل ماه چونکه او بنظر نوجوان
رحلتش شاد و ولایت اکبر است فیض مولد نیز تاج وصال شیخ اسلم بن بهادالدین
چشتی قدس سره از اولاد امجد فریدالدین گنج شکر است نام نامی دس در هندوستان
شیخ اسلم و در عرب شیخ الهند و نام پدرش بهادالدین و نام والده بی بی احسان است پدر
پیش از ولادت آنحضرت متولد قبضه لیهیه بود بعد از آن حکم الهی از آنجا انتقال فرموده و
در دلی آمد و بجا که بسرای علاءالدین زنده پیر مشهور بود سکونت و در زید ولادت شیخ در آنجا
در سنه شصت و هشتاد و چهار بقول صاحب معارج الولايت و بقول صاحب اخبار الاخیار
در سال شصت و هشتاد و هشت وقوع آمد چون متولد شد سید مبارک آن سرور سزین
برزین افتاد و دانه شالی بر پیشانی مبارک خلیفه آنچه انتم آن تا ایام پیری باقی بود و
میفرمود که یاد دارم در آن زمانه که دانه شالی در پیشانی من خالید و متاع گشتیم و خواستیم که در
آنرا خود کنیم باز نماند و بکار آنچنین بخت نمود تا آنکه در آن زمانه پیر شیخ قدس سره
از دلی بقیه پیر توفیق اختیار کردند و در آنجا بپوشیدند شیخ برسی برادر آنحضرت بامویش
قیام فرمود و چون فرزندی داشت شیخ را بجای فرزندان نمک نهاده تر از آن پیر و سرش مشهور
چون بلوغ رسید عازم هند شد و از پدر اجازت خواست گفت نیواهم که از شما جدا شوم
که فرزندی دیگر عازم فرمود که حق سبحانه تعالی شما را فرزند عطا خواهد کرد و چون
فرزند بجایان شیخ موسی متولد شد شیخ از قزوین بجانب سمرقند مسافر گشت و دانه شیخ را
که ملک العلماء وقت خود بود بکسب علوم ظاهر و اشغال نمود گاه گاه از
سمرقند قبضه بهدالی که بقاصد یک فرسخ از سمرقند است بفرار شیخ دین الدین چشتی

آمد و چند میکرو قبول صاحب اخبار الاخیار در سال پنصد و سی و یک روزنه بیت الشریعت و
 در آنجا رسید و حج نامی متعدد بجا آورد و در قیام در روضه منوره نبوی بوده از آنجا هم رخصت شد و
 سرسیر القایم عرب و عجم پرداخت و قبض صحبت با اندوخت و کارها کرد و در اثنا سرسیر قطب الملوکین
 شیخ ابراهیم شیبی بعیت کرده خرقه خلافت یافت و بسیار سے راه بعیت خود در عرب
 مشرف کرده خرقه خلافت اعلا فرمود و چنانچه سید محمد لولی و شیخ محمود شامی و شیخ جرجی
 متولی روضه منوره حضرت شاه رسالت و دیگر شرفا سے عرب مرتباً تحضرت شده خرقه خلافت
 یافتند چون باز بندهستان تشریف آورد و بر کوسیکری گوشه گرفت و بریاضت و
 مجاهده مشغول گشت و متاهل شده فرزندان و اهل و عیال بهم رسانید و عمارتها و بلعها
 و چاهها تعمیر ساخت و بار دیگر هم دست نهصد رخصت و دو سبب بعضی پریشانیها سے
 بهیم قصد متوجه سفر مین الشریفین شد و سفرها کرد و باز تشریف آورد و در حج معارج الولا
 است که چون اسلام شاه بعد فوت شیر شاه بادشاه ابراهه ریاست کرد و همیشگی شاهی عادل
 برادر کلانش پیوست اسلام شاه معتمدی بر اسی طلب امداد و عا بنجدمت انتخاب فرستاد
 آنحضرت فرمود که فی الفور سوار شده بیرون برو هر که با برادر تو رجوع کرده است با تو اتفاق
 نخواهد نمود که کار پروردان تقدیر تو جمع اینکار بنام تو نوشته اند اسلام شاه تعمیل حکم نمود
 و بعد از رسید نقل است که قاضی غیاث الدین قاضی ابراهیم آباد که یکی از خلیفه انتخاب
 عرض کرد که بساطان محمد عادل معرفی دارم میخواهم که بدین او بروم اسب عراقی که در
 طوایف خاص است مرحمت شود تا با بدیدم فرمود که اسب سید هم شب بطیکه سلطان بدر کسی
 نذر و ایستاد خود دارد و اگر بدگیری خواهد داد و دولتش و عزتزل خواهد نمود و قاضی
 و عده کرد و اسب با خود برد و حقیقت حال بساطان اظهار نمود و میهم قبول کرد و قضا را
 یکی از خاصان که درخواست عطای آن اسب کرد سلطان بوی داد و قاضی چون از آنجا
 باز پس آمد و ماجرا عرض نمود فرمود که وی دولت خود را بر هم نه و چنانچه در پند و زور
 بادبار آورده و نیز در معارج الولا است است که پیش از عمارت آنحضرت باز فرمود
 انال بر زبان مبارک رانده که بالایی این کو عمارت عالی شایسته است پس هر یکی از ساکنان

حویلی های کلان و جای وسیع برای خود بخوبی کند که باز جای یکدفعه در اینجا بدست نخواهد آمد اما مردم
از خوف سبیل که مسبب کثرت میشد در اینجا می آمدند حویلی های وسیع بنایی کردند چون اگر
باد شاه در اینجا آمد و بخیر آنحضرت اعتقاد کلی بهر سائیده بدعای آنحضرت نشان داد و سلیم بن ابی طالب
متولد شد و باد شاه زاده را برای تربیت و پرورشش خواست و شیخ نمود و شیخ سکنای آن مقام
بنمایان بادشاهی مخصوص گشتند عمارات عالی در اینجا تعمیر شدند و شهر عظیم بنا گشت و در اینجا
روز جمعه پنج میدان عمارت عالی و محله های شاهی گشتند و این بر دو فرمود که آن عمارت که من
منوده اند غیر این عمارت است و نقشه آن را لیا بیده بیاران نمود و همچنان بوقوع که باد شاه
خاتمه و وسیع عالی گشت و پیش بر روی زمین که باشد در اینجا برای شیخ تعمیر نمود و در و در
میشیخ و بعد از آن با تمام رسید چنانچه تاریخ تاسیس آن ثانی المسجد الحرام و تاریخ اتمام
خاتمه اگر است و غیر درج معارج الاله است است که چون شیخ بمقره ثانی از حضرت الله
بفیتیه رسید بیاران فرمود که یکی از دوام بخیر و ایام اختیار کنیم یا ترک دهام با سکونت دهام
یاران عرض کردند که از سکونت در و از ده فین یکی سرور دیگر دو در زیارت ترک طعام اختیار
است و اتفاق بر ترک دهام اتفاقا و تا آخر عمر مسل بطعام نه فرمود گاهی بعد نیست و گاهی پیوسته و از
در و در دهامی نذر گوشت نمیداد و اظهار میفرمود من تقوی است که روزی شقی در و در افتاده بودی
فعلی که در و در تکیه کوپال پیش باد شاه و ملی عرض کرد که اگر حکم شود استخوان پدر خود بکن برم
باد شاه گفت نه خانی از و نه مانده چگونه ادراستی شناسی دی عرض کرد که در استخوان تا کنان
سورخ میباشد از آنکه سر و دما ایشان این عمل کرده است شیخ فرمود که سبحان الله گوینده ما
که باقی آیه میگنید یک سورخ در استخوان دارند و در و ایشان را تمام سورخ در سورخ
استخوان است این گفته و پیرست و گوشت زانوی مبارک بکار دپاره کرد و استخوان
ساخت و دیده که تمام استخوان در خانه زبور سورخ در سورخ است فرمود که قدر سر و این مردم
گویند که پاره را از منی این کما قوت است نقل است که در ایامیکه شیخ و سفر بود و خبر گری
معلقان خنجر زبور باطن معلوم میگردد قدر را خنجر الیه عالم غیب میفرستاد و خبر میفرمود که از عالم
پیران حضرت که خبر حوال شما معلوم گشت ای خنجر الیه نیز بدست پیران فرستاده شد و آن عالم

از خود در خانه ایشان یافته میشدند نقل است که وقتی شیخ از حجره اعلا کت بهمه ادا معلومه
 مشوره مسجد شد در آنجا داده در ویشی در ایوان حجره بخواب بود چون شیخ باین شهر رسید
 او را بیدار کرد و فرمود نزع و ستیزه با کسی لایق حال درویشان نیست آن درویش متذلل گشت
 و اظهار کرد که فی الحقیقت من در خواب با شخصی نزل و خصوصیت میکردم و محضی را با و اگر چه
 قافا کالین شیخ در عرب و عجم و هند بسیار اند اما اسامی بعضی از آنها در هیچ فخرن باز میشدند نقل است
 فتح الله سبجلی شیخ کمال الدین و شیخ یار ماندی و شیخ محمد مرادلی و شیخ محمد بجاری و شیخ
 سید جواد لوی و شیخ کبر سارنگ پوری و شیخ محمد غوری و شیخ حسین سیادلی و شیخ ولی سارنگ
 قصه بود و شیخ حماد کوا ایاری و شیخ یعقوب کشمیری و شیخ رکن الدین و شیخ حاجی حسین
 و شیخ بکمار و شیخ سید ناری و شیخ اسرار بیل و سید حسین و شیخ عبدالواحد ساکن اگر چه شیخ
 جلال حافظ امام و شیخ امام صوفی سرشده و غیره در حدیث علیهم اجمعین و در جرح معارج الاولیاء
 است که شیخ اسلم را سپری بود و در سال تاج الدین نام در عمر یک سالگی از دانه نبار
 خوارق عادات میشد چنانچه رد می آن پیشتر حواره از دانه در دم خانه غائب شد و شیخ برانگاه
 بود چون جستند نزد شیخ یافتند حیران ماندند که این شیخ خواره چگونه بالای بام رفت آخر بعد از
 سالگی وفات یافت وفات حضرت شیخ در روز نهمین بهشت و نهم ماه رمضان سال ۹۴۹
 و منقاد و نه بوقوع آمد و نموده در روز نهم سجدت مند که شیخ احمد و شیخ برالدین بودند شیخ علی
 را آنحضرت بجناب خود مقام مقام خویش نمود و بر سجاده سخت نشست اند و فرمود که حضرت
 گنج مشک میر برالدین فرزند خود را قائم مقام خود فرموده بود و متابعت ایشان ضرر
 است و فرار بر افکار شیخ در مختیو زنیارت گاه خلیق است از مولف

اسلم الاولیاء سلامت بود	ایشان اسلم سلیم باسلام	گشت محمد مدتی در شهر سال اولیاء خود را
قطب الاسلام محمد است	من ترجیل آن نودی الکامل	از سال اولیاء او تیم
ایضا شیخ الاسلام سلیم	شاه سلیم و سلیم الایمان	شیخ زینت شریف و غیره
و ان وصالش بود در کربلا	زبد حق سلیم حقی دانه	ایضا شاهرماند و غیره
بگویند و صل آن یگان	موجود حرمت اسلام سلیم	ایضا پیر خاوری و غیره

در اول آبان پنج ترجمه بنامش اولی الاولیاء السلام شیخ حسن محمد بن شاه مبارک بن شیخ
 نصیر الدین بن شیخ محمد الدین بن شیخ سراج الدین بن کمال الدین علامه قدس سره
 از علمای خاندان چشت اهل بهشت است و ارادت بخدمت شیخ جمال الدین
 المشهور بن شیخ عین و کسب نموده شیخ محمود المودون شیخ راجن دومی بخدمت شیخ علم الدین
 دومی بخدمت شیخ محمود نصیر الدین چراغ دلی داشت و در علوم ظاهری نیز عالم عالم و فاضل
 قلم بود و وفات آن جامع الکملات در سال نهصد و هشتاد و هجری تبارخ بیست و ششم
 ذی القعدة و قبرش در احمد آباد است از مولفان حسن چون بکام شد و اکمل
 زینبای دون نعت مسی بستم این پنج ترجمه آن شاه دین اندام محمد حسن حق پرست
 شیخ تقی حاکم قدس سره در اصل جولایه بود ارادت بخدمت شیخ سلیم
 داشت حق سبحانه تعالی ادر اوع و زهد و توکل روزی گردانید و صاحب کرامت و کبریا
 و خوارق عادات شد و نام او برای دفع زهر و اوم خصوصاً زهر مار نهایت موثر است و
 در کوه مانگ پور میگویند داشت وفات او قبول صاحب ثبوتیه در سال نهصد و هشتاد
 و دو هجری است از مولفان این ترجمه شیخ حسن چون تقی بن نصیر حسن شیخ ابراهیم
 شد نماز عقل بر حق پرست این پنج ترجمه ظاهر کمالی قدس سره از مردان پاک نهاد
 شیخ علی متقی است و شخصی بود از دستگاران قوم بوئیه که بجوای کجرات میماند حق
 تعالی او را علم و فضل و کرامت وافر عطا کرد و بحرین الشریفین تشریف برد و علما
 و مشایخ آن دیار را دریافت و ارادت بخدمت شیخ علی متقی آرد و باز بکرامت و کرامت
 بطن خود آمد و اصل به عتبات که در قوم خود یافت و در کرد در علم حدیث توالیف نمود
 جمع کرد از آنکه کتابی است که تکلف شرح صحابه است سبکی به مجمع البحار و در سال دیگر سبکی
 به معنی که در کتب استار رجال فرموده بی متعرض بیان احوال بنایب مختصر و تصنیف
 فرمود و در آن کتب پنج شیخ علی متقی بسیار کرده دومی بوضیعت پیر و تفسیر خود بسیار مجتهد
 اند و کتابت طایفه است یک در بوقت درس نیز به حل کردن آن مشغول میماند و میفرمود
 که دست یاکار و دل پاینده زبان در گفتار میاید و چون وی در آمد المجمع که در آن دیار

مملو بود حتی الاسکان و قیقه از دقایق فرونگذاشت ازین سبب از دست معاندین مساعدت
 و صاحب اخبار الاخیار واقعه شهادت او در سال تعدد و شهادت او با تکریر و رسیده است از مملکت
 پاک رفت از جهان بگذرین **شیخ دیباجه شفی طباطبائی** از اولادش بدان توابع شرف
 هم بخواند از شرفی طاهر **شیخ نظام الدین کیماری** علیه السلام **القدس الباقی**
 فرزند **شیخ یوسف المشهور** بشاه پیوسته است و صاحب ولایت بزمان پور بود و صاحب
 قوتی دور و دوق مشوق صاحب معارج الالبیت میفرماید که چون والده و مادرش که پاک
 بوسی محفل شد تا دوازده سال وضع حمل بعمل نیامد و هر چند معالجه نمود و حتی کرد و سود
 افتاد و دوازده سال **شیخ متولد** شد بعد غسل چهار روز در خانه حضرت پیر بی بختان به فرزند
 دلنبد دیده بسم شده گفت اسے فرزند من براسے نو تا دوازده سال اودیت تبلیغ کرد
 و بغایت محنت بسر بردم شاه کیماری چشم باز کرد و فرمود راست میگوئی اما آن نه
 اودی من خورده ام و تا دوازده سال در شکم تو متکلف ماندم و والده از استماع این گفتار
 از طفل چیل روزه نهایت خویش گشت و بهان تجیر بان بقی تسلیم نمود و بی بی اندر وی
 که همیشه کلان حضرت شاه بود متکفل امور پرورش و سگ گشت چو این بین شود و رسیده
 و در مدرسه اجودین تحصیل علوم نمود شبی در خواب دید که حضرت گنج شکر بر سر دے
 کلاهی نهاد و فرمود که ای نورا لعین حق چیل و علی ترا خرقه بپوش و حکم فرمود که بطول
 حرمین الشریفین شرف شری چون بپوشید کیفیت حال شد بدست والده و در گور شاه تو
 بپوش که در حرمین الشریفین و والده بهر بی بی **شیخ بسکین** و **شیخ سونا** و **شیخ حمید الدین** و **شیخ محمود**
شیخ حسین روانه سمت بیت الله شد و بهان ایام شاه یوسف از اجودین با یای غیب در
 قلعه اسیر آمده ساکن گردید و عینا عادل شاه بغایت اعتقاد بخداش هم رسانید چون
 شاه یوسف با خرسید عینا عادل شاه را وصیت فرمود که فرزندم شاه کیماری را به چلی
 بکعبه رفته حج بجا آورده بانیصوب خواهد آمد باید که در خدمت او سرگرم باشی و هر مرادے
 که داری ترا از او حاصل خواهد شد **شیخ حسین** را مثال خلافت عطا فرموده و رحمت حق
 چون حضرت شاه از که مواءت فرمود و موضع بنسکری متصل بر دوازده تادلی رسید

عینا عادل شاه با سقیاں برآمد و بجزرت حاضر گشت و مالی چند روز نقد حاضر کرد قبول نفرمود
 و گویند که حضرت شاه پنج مرتبه حج بجا آورد و دو بوقت آمدن و رفتن پشت بجانب کعبه کرد و با پوش
 حرم پوشید و طرفی پراز گزید و دم سیاه و سفید همراه داشتی چون خواب غلبه کرد سه دست
 در آن طرف انداختی تا که نوم بگریزد و غلبه خواب از دردمرتفع شد سه دست و حضرت شاه
 صائم المدم و قائم الدلیل بود و بعد شش ماه چون انظار کردی نان از چوبدست خود بختی نمود
 شاد و فرموده بیار آن تقیر فرمودی چنانچه سه صد کس را رسید سه دست و قتی یار سه انیا
 شاه و خواست کرد که نان بها کهری سن خواهم بخت فرمود نتوانی بخت چون بسا احوال
 کرد اجازت فرمود و دی آماده بختن نان بها کهری شد و خواست که آتش افروز در آتش
 در لیشش افتاد و تمام بسوخت چون اینچنین بدید فرمود که نگفته بودم که بها کهری نتوانی بخت
 بها کهری بختن کار کپاری است و شیخ حمید الدین چشتی در حفظ آنحضرت تحریر فرموده است
 که روزی حضرت شاه بنظر بجانب آسمان کرد و لوح محفوظ برایشان نمودار شد و اسم
 دعا گوی را بر لوح محفوظ نوشته یافت پس برخواست و دعا گوئی را بجای خود نشاند
 مثال و عصا و جاده خطا فرمود و دستار خاص از سر خویش بر آورده بر سر دعا گو نهاد و
 مبارک خود پوشانید و در سج معارج الولایت است که چون شاه بکباری در بون
 متوطن شد اب از براسه وضو انتخاب از رود بیتی سه آورد و شیخ محمود نام در پیشی برین
 خدمت مقید بود روزی حضرت شاه شیخ محمود را یاد فرمود و گفتند که برای آوردن آب بجانب
 رود قتی رفقه است با ستاع ایمنی بسیار تا سخت کرد و فرمود چرا براسه کوزه آب چندانی
 پی بنده از بندگان خدا باید داد پس برخواست و بجاییکه حالار و و اتادلی جاسی است
 عصای مبارک بر زمین زد و آب بکشت از آنجا بیرون آمد و بوقت مراجعت آنحضرت اتفاقا
 نمود حضرت شاه چون بعقب نگاه کرد و دید که آب مثل کوه دیده می آید فرمود که اے آب
 او تادلی یعنی زود می کن و با بستگی چنان روان شو که مانند ناقرب تو باشد فی الحال
 آب در زمین غائب شد و مثل چشمه جاری شدن گرفت و با هم تادلی موسوم گشت و
 گرد آن رود عینا عادل شاه والی برلن پور خاقانی عظیم براسه شاه تعمیر ساخت

چنانچه مزار پادشاه همدان است و وفات حضرت شاه بقول صاحب بشیره حشیه در
سال نصد و هشتاد و پنج هجری است از مولف باری چون از عالم شریف سال منسوب
فرستاده گویند معصوم نواز اگر در باطنی عابد و پادشاهی است شیخ پیرا چشتی قدس شیشه
مرید و خلیفه شیخ اسلم چشتی است از عظمای مشایخ وقت خود بود نقل است که شاهزاده اسلم چرام
را بلال الدین اکبر پیش از همراه خویش برای زیارت روضه منوره حضرت خواجه بزرگ با جمهر
بروشیخ اسلم شیخ پیرا که یکی از خلفای انجمن بود و محبت خیر داری شاهزاده همراه کرده از اتفاقا
چون شاهزاده در اجیر رسید پیرا شده اکبر بادشاه را ازین سبب کمال اضطراب و اضطراب
رو نمود شیخ پیرا را گفت که حضرت شیخ شمار ایام همین همراه شاهزاده کرده اند که از
انزال شاهزاده خبر دار یا شنیده شیخ پیرا جواب داد که عرض داشتی با حضرت ارسال کنیم
هر چه که بفرمایند قبول کرده بودیم پس عذر داشتی مصوب با قصد بادشاهی بنام شمس
شیخ فرستاد شیخ در جواب تحریر فرمود که بیاد شاه بگویند که انشا الله شاهزاده می شود
و چون شمار احوال شاهزاده تفویض است بیماری شاهزاده بخود جذب کنید چون قصد
رسیده شیخ پیرا استی با دشاه کرد و بیماری شاهزاده بر خود گرفت و شاهزاده شفا یافت
و شیخ پیرا در بیماری ناچار راه محنت صعب کشید نقل است که وقتی شیخ پیرا از پیشان
بنامه در در انظار راه فیل مستی بر کمره که در چون فیل نزدیک تر رسید شیخ از مرکب خود فرو
آمد و قبل قبله تکیه ایستاده ایستاده شد فیل برگشت و اصلا متعرض نشد و وفات شیخ پیرا
در سال نصد و هشتاد و شش هجری است و فرار پیرا بر لب آب نریده از راه دکن و گجرات از کوفه
چرا و زیارت دین یافت مشیطاد پیرا از کوفه عیال و خرد و کرامت و کرامت پیرا در کوفه
شیخ جلال الدین تهماسبی الکاتبی قدس سره از عالم خلفای شیخ پیرا در کوفه
نگار می است از جانب پیرا و اور فاروقی و اصل و نسب از بلخ و نام پدر یک اختر
قاضی محمود و در سنه هفت سالگی قسمر آن را حفظ کرد و در هفده سالگی تحصیل
علوم نمود و در سن بیست و هفت سالگی قسمر رسید و از آنجا به جازب حشیه رفت
شیخ عبد القدوس شد و بکالات طاهری و باطنی رسید نقل است که در آن احوال

روزی شخصی غریب باو از خوش بخواه چون آواز وی بگوشش رسید همیشه شود از نام
 زیر افتا چون مرغ نیم پهل می طلبد و می غلطید چون بحال خود باز آمد همان روز داخل طریقه
 حشمتیه صایریه و بکالات رسید و خوارق و کرامت بی شمار از دس سر پیر فزید و استغراق
 بنجد کمال میرداشت که چون وقت نماز رسید مردان ندای الله اکبر الله اکبر بگوشش
 حق نیوش وی میگفتند و وی از حذب و استغراق بحال خود باز می آمد و نماز میگذاشت و
 در حالت سماع و وجد بسیار می کرد و از مشایخ متاخرین سلسله حشمتیه صایریه احد از ان
 بزرگتر نموده نقل است که شخصی از مریدان شیخ جلال چندین سال بخدمت آن صاحب کمال
 گذرانیدند و هیچ فائده ظاهر نشد آخر روزی بخدمت شیخ نشسته بود در خاطر گذرانید که
 در زمان سابق شیخ نجم الدین کبری انجمن صاحب کرامت بود که بر هر که فطرت کرامت اثر
 میکرد بمرتبه و ایت پیر میاد امر فرمایند انجمن تیره کرا حاصل است شیخ جلال بنور کرامت از
 آگاه شده فرمود که مان امر فرمایند انجمن مردان خدا در دنیا هستند که بیک نگاه طالب
 حق میسر سازند این بگفت و بنظر تیره روی نظر کرد و فی الحال از یاد رفتاد و تا سیف
 بخود ماند چون بهوش آمد سر در پای شیخ اندر و عرض کرد که چندین سال نیافتم آنچه بیک نگاه
 شما حاصل کردم دیان منته بر حجت حق پیوست و از وفاتش خبر به شیخ رسانید و فرمود که
 هر کسی را طاعت برداشت این باریست این شخص بر این کتاب برداشت این بار نبود چون
 بروی افتاد جان بحق نیل نموده نقل است که شیخ جلال را پسری فوت کرده بود و در آن
 چند نگاه که در مصیبت او داشت سماع نکرد تا آن در و بدر محبت و خفاف نجات نکرد
 را مکتوبات اند چو اب مکتوبات شیخ عبد الله اس که نیامش نوشته بود و وفات شیخ
 جلال الدین باقوال معتبر تاریخ چهاردهم ماه ذالحجه سنه نهصد و هشتاد و نه هجری است
 و عمر مبارک وی نود و پنج سال و قبر در تهناتیه است از موقوفات جلال از جهان خویش
 بی سال ترحیل آن دو کمال یکی شیخ پاکیزه دل خدیوین و گاه هست بهتاب غزل جلال شیخ
 رزق الله قدس سره یکی از مریدان محمد طارود یعنی مصباح العاشقین است
 و پدر بزرگوارش او را بحالت شیر خواری بخدمت طارود برد و وی از توحید دل بوی کرد

دی قبول صاحب اخبار الانبیاء در سال تنهید و نود و هجرت است از مکه
 جواسحاق از جهان فوت مغرب سال رحلت آن شاه آفاق الجواسحاق مخدوم و
 و گزافه طبع خاص اسحاق شیخ عثمان زاده پیر بن شیخ عبد البکیر شیخی
 صابری پانی تپی قدس سره از عمده مشایخ عصر و زنده اولیای
 دهر بود در علوم ظاهری و باطنی کامل و اکمل و نیز از ستم برادر دیگر بود یکی شیخ حسین برادر
 بزرگ و شیخ برهان الدین و شیخ محمود برادران خود و چنانچه شیخ حسین روبرو ستم والدین و
 استقلال کرد شیخ نورالدین و شیخ نفور فرزندان گذاشت چون شیخ عبد البکیر وفات
 کرد عثمان بر سجاده شیخ نشست نورالدین و نفور سپردن شیخ حسین دعوی سجاده
 و زآمدنی ندانند فرار است شیخ شمس الدین ترک و شیخ جلال الدین پانی تپی مجبور
 سلطان ابراهیم لودی نمودند و سلطان عباسی تصفیه این مقدمه از دلی در میان
 تشریف آورد و اگر چه والد ماجده و دیگر برادران در وسایع شهر بر سجاده نشینی
 شیخ عثمان را رضی بودند اما بسبب حمایت سلطان و اهل دیوان شاهی سجاده نگاری هر دو
 فرق تقسیم شد و در عید اول هر دو سجاده نشین از شهر بیرون آمدند و در میان هر دو
 فرق جنگ عظیم واقع شد و سپردن شیخ حسین از حد دل بر زمین افتاد و غرق شد
 و تا عید گاه نتوانستند رسید از آن روز در میان را تا به قتل و قتل و خدمت سجاده نگاری
 بشیخ عثمان قرار یافت و صاحب سیر و خطاب به پیر مایه که اکبر قوم جاست یکی
 هند و دینی مسلمان با هم مناقشه داشتند که به هیچ وجه فیصله نمی یافت و در آن وقت
 حضرت شیخ آمدند شیخ تقریر هر دو بشنید مسلمان را راست پنداشت و مقصد هر دو
 مسلمان فیصله نمود و فریاد بر آورد که شما محض بسبب کاذب اسلام مقدمه بر کشتن
 فیصل کرده اند و رتبه از حقه تریم با شماع انبیا شیخ زمانه سر در مراقبه فرمودند و
 که زنان شاه هر دو خرقی حاکمه اند الحال حکم در میان شاه هر دو فسر حق همین است که
 بخانه راست گو سپرد و بخانه دروغ گو دشمن برآید هر دو فسر حق بر این امر را شنیدند
 بعد از آنکه فیصله میعاد بخانه مسلمان سپرد و بنانه هند و خدمت متولید شد و حکم

شیخ زامت آمد و حضورت از فریقین برخواست و نقل است که شیخ نظام الدین فرزند
 شیخ عثمان چاه لایق کرد و بهر آبادانی آن از پدر و اعمام فخر نمودند و بود که اولی میرانی
 و یک ماده کاو و چند من سید گندم و غیره لوازم آن بیار و بچته کرده بفقیران و بعد از آن فاقه
 خوانم عرض کرد که یک کوسنقد از من بهت زیاده ازین چیست ندارم فرمود آنچه اندر زبان
 من بر آید تیر بر دهف شد اگر باری بهتر و در چاه هم سمار خواهد شد و همان شب عمار
 چاه سمار گشت و وفات شیخ عثمان در سال هصد و نود و پچست از مولف
 شیخ عثمان پیر عالمگیر حشت رقت از دنیای دین اندر جهان و حله شکر کنی جهان عثمان پیر
 نیز قطنی الواصلین عثمان بنور شیخ دانیال چشتی قدس سره مرید و خلیفه
 سید راجی حامد شاه است و صحبت دار حضرت علیه السلام بود و فیض باطنی از روح نوحی
 بزرگ معین الدین حسن خیر می حاصل میکرد و به ثبوت پیوسته که حضرت خواجہ بزرگ او را
 باطن بخبر علیه السلام عواله کرد و این شعر مثنوی که درج کتاب معانی الاولیاء در شرح حرف
 احوال است بر این مثنوی دال است که ملک ملک عمر و حضرت خواجہ و حضرت بنی رسول نوحی
 دانیال جو بر گشت کنیان حضرت خواجہ حضرت دینا یعنی حضرت خواجہ بزرگ که عمر دانیال را
 دارند خواستند که دانیال را ظاهر کنند و از جمله اولیا الله گردانند در واقع دانیال را
 خضر علیه السلام کردند و وفات شیخ دانیال در هصد و نود و چار و عمر شریفش یکصد و نود
 سال است از مولف چون جناب دانیال محترم یافت از دنیای دین با جمیع سال
 سال فصلش او بگویم تا وقت اہم بخوان بر الکرمت دانیال شیخ فتح الله تر سن سہیلی
 چشتی قدس سره مرید خلیفہ خواجہ اسلم چشتی است و بالاسے کوہ فچوڑ سہیلی
 پیر و شیخ مشغول میباند روز سے شیخ سہیلی کہ او ہم خلیفہ شیخ اسلم بود بر
 دین شیخ فتح الله کوہ فچوڑ رفت بعد از ساعتی شیخ فتح الله در ہوا پھیران در آمد
 شیخ سہیلی او را چون بدین حال دید و منشش گرفت چنانچہ باز بجای خود
 آمد و نشست و گفت کہ شیخ سہیلی میدانی کہ کب امیر منم گفت کہ گفت
 امیر در خانقاہ حضرت مرشدیم اسلم جامعہ بزرگان جمع شدہ بودند چون حضرت

غوث الاعظم از انجا مراجعت کرد باین محبت گذر و منتهی بهجت ایشان میرقم چون تو دامن من
 گرفتنی غوث الاعظم مراجعت فرمود بجای خود آمد و در نه دامن بدست شما میاند و من
 میرقم و صاحب معارج الولایت میفرماید که چون شیخ فتح آبی و نانو انده محض بود علماء
 بر شیخی اعتراض آوردند که ولی سیدیم نباشد و این شیخ وجهیه الدین خلیفه و سه بسیار
 ناگوار گذشت روز سه شیخ وقت خوش داشت و وجهیه الدین بخدمت حاضر بود
 در آن حال شیخ بر زبان برداشت که اسے وجهیه الدین بخواند آنچه میخواهی ادا این تذکره بر زبان
 آورد و تسلی خود در خواست اند و گفت که مقرض راز دماها کن وجهیه الدین شفعه را
 از علماء بخدمت حاضر آورد و پس مخاطب شد و فرمود که هر کتابی که بگوئی بخوانم آن
 عالم بر این پیشکش کرد و دستور داد از اهل بخوانم یا از احسنه یا از میان گفت از میان
 پس شیخ وجهیه الدین فرمود که من میخواهم دو تومانیس چنانچه قریب دو صفه بخواند و نوشته
 آن عالم داد و وقت فرمود که بکتاب مقابل کن از وقوع این کرامت همه
 علماء متعجب شدند و نقل دست که بعد وفات شیخ اسلم وقعی در قیصر
 اساک باران شد و شیخ احمد سپهر کلان شیخ اسلم خطی بنام شیخ فتح الله دریا
 استدعای و ناسخه در باران تحریر فرمود چون نامه رسید شیخ فتح الله در سجده
 بر اسے ادا سه نماز جمعه تشریف میداشت بفرخواندن خط بر خاست و بهجرا
 درآمد و در آفتاب گرم نشست و التماس بجا بکریا نمود که تا وقتیکه باران در فحیره
 نبارد از اینجا نخواستیم بر خاست و بجا حاضران فرمود که در آسمان نگاه کن سید که آب
 بر آسمان بجانب فحیره پیدا شده است باز همه آنها بجانب فحیره دیدند و اطلاع بچ
 کردند از انجا بر خاست و جواب نامه نوشت که اگر بوقت نماز جمعه باران رحمت فر
 فحیره باریده باشد بخوانند نوشت وقعی الواقع در آنوقت بفرخواند و تقدیر باران
 رحمت یارید که مردم از آن متعجب شدند و وفات شیخ ابو الفتح در سال ۸۵۰
 و نود و نه هجریست از مولف است ایاق که چون بواسطه شیخ فتح کاتر خوش
 بانهران در ملک بنان سال ۸۵۰ بگوشت عاشق بهم بخوان فیاض حق و مهربان

شیخ نظام نارنولی قدس سره از مریدان پاک اتفاقا و خلفای حق یاوشیخ
خانوحشتی است که در گوالیار توطن داشت از کبار شیخ وقت خود بود و تا چهل سال با شیخ
طالبان حق مشغول ماند و جمعی کثیر به برکت توجه پاک دمی بحق رسیدند صاحب سفینه الاولیا
میفرماید که شیخ نظام هر سال پایاده از نارنول بزیارت فرار میرانوار خواجه قطب الدین
بخجی تار بجالت ذوق در وجد و سماعی آمد و از آنجا با جمعی بر فرار خواجه بزرگ تشریف می برد
و حق تمامه او را قبولی تمام عطا فرمود و مریدان کامل و کمال بسیار داشت شیخ خانوگوالیار
پیر خوشنویس مرید خواجه حسین ناگوری بود و خرقه فقر از شیخ اسماعیل فرزند شیخ حسن سیرت
که در چند بری میوزید است و در حاضرت خواجه بزرگ معین الحق و الدین بنایت متوجه و
خانی بود شیخ اسماعیل برادر شیخ نظام نعمت فقر و کمال از شیخ خانو یافت و شیخ خواجه
بربری از مریدان اوست شیخ منور که در آگره شهرت تمام دارد از مریدان شیخ خانو است
و قات شیخ خانوگوالیار بقول صاحب سفینه الاولیا و اخبار الافیاء در سال نهصد و
چهل و دو قات شیخ نظام نارنولی در سال نهصد و نود و نه هجری است تا تاریخ وفات
شیخ خانوگوالیار می رفت چون خانو ازین دار فنا صورت گل شد بگلزار جهان
ان شاء الله است ایچون تاریخ او باز شد ابر عطا خانو عینان تاریخ وفات
شیخ نظام نارنولی نظام انداز دنیا چون سفر کرد انداخته بود بر دسه با سبب
عیان شد سن و سال انتقالش ^{۹۹۹} اولیا متناوب حجت شیخ طالبان حشمتی قدس سره
مرید و خلیفه شیخ اسلم حشمتی است و در سفر حرمین الشریفین هر کاتب انجمن بود و بعد از مر حجت
از حج چون شیخ اسلم غایب شد و مستان شد و به کمر است رسید شیخ طالبان را در احمد آباد
نصب فرمود و شیخ محمد شیدانی و بعضی اغرة دیگر ابوی حواله نمود و در آنحال شیخ طالبان
بعضی بر داخت که درین مسدود بعضی شایخ دیگر صاحب اسم و رسم هستند
مانند بنده در نیاید بطور صوت غواهد است فرمود که همه با مطیع و متقاد کو
خواهند شد و چون شیخ طالبان با حسد آباد متوطن شد بعد از آنکه طالبان باطنی جمله
مشایخ به نظام بخجی است شیخ طالبان آمد و مستقیما به بعضی شایخان رسید و به

بعد از پنج الی ولایت میفرماید که چون آنحضرت را می راند که شاه تسلط بر بجزایرت پیدا می نمود
 پیش از حاضر شده التماس این می نمود که پیش از دست مبارک خود پیشتر بگراد پسندد و ما بر سلطنت
 هند و سست یا پیشتر بخواهید پرداخت که حق سبحانه این ملک را به اکبر شاه داده است من که با هم
 که در تغیر آن کو ششم از اجتماع انجمنی مظهر آشفته شد و گفت پس بجای لشکر اکبر اول
 شمشیر خون ثمار نیکین میگنم پیشتر گفت یک هفته میان من و دولت است بعد از آن هر دو
 خواهی بکنی هنوز هفته نگذشته بود که خروج باد شاهی بگرد و سست تاخت و ملک بجزایرت
 از تصرف مظهر بدر رفت و قاضی شیخ ملا در سال یک هزار و سیصد و هشتاد و هشت
 مولف چو ملا با بلفظ خداوندی ازین دهر دون شد بخت روان شد و سال تریلی آن شایان
 ز محمد دم مرحوم طس انا غیاث شیخ مشتمل کاکرونی قدس سره در ویشی
 کامل و بکمل بود و تربیت از روحانیت حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والدین یافت
 و گویند که وی تا بست سال خدمت روضه منوره خواجہ بزرگ میگرد و جارب میداد
 بعد از بست سال از روضه منوره آواز می شنید که اسے مشتمل ترا بحق رسانیدیم
 و دالی ولایت کاکرون کردیم و تصرف اینجا تو بخشیدیم پس شیخ مشتمل از امیر در کاکرونی
 آمد و مقامی از راحت و باد شاد طالیان مشغول شد و وفات و س در سال یک هزار
 و ستم بود و قریب آمد و هزار میرا تو از هم در کاکرون است از مولف لذت وصل خدا و خلعت
 مشتمل بر یا خیر شیرین کلام از دل سدر وصال پاک او شد غیاث ذال قدر شیرین کلام
 شیخ بکیر چون لایحه قدس سره مرید و خلیفه شیخ تقی است از کمال
 اولیاء اکثر و مستطیر زمان خود است و جمال ولایت خود را در طریق ملاست
 مستور داشتی و در موعده آن وقت خود تمنا ز بود و او را در زبان هندی کلام بسیار
 عالی است که بر علو درجات او دال است و اگر در کلام او تقصیر و تحسین کرده اند
 نوعی از قسم وصال یافته میشود و نسراق را در ساخت و صلیت او اصلا عبود
 نیست و اول کسی که زبان هندی حقایق و معارف بیان فرموده اوست انواع
 اشعار هندی را. لیکن اکثری از جنس شیخ بود ساکی الادی مشغول است و اگر نیکو

در کلام وی به بنی جواهر و قایق لائی حقایق بمنزل زبان سنجیده است که مثل آن در کلام
دیگری یافت نمی شود و محقق هندی که ذکرش خواهد آمد در کلام خود تبع و سه کرده آنچه کبر
در سنا که او شش پدیا گفته محقق هندی در سوره ششم و دومه نظم کرده است و از قوت باطنی او
آنکه اهل اسلام و هند و هر دو فرقی بر او افتاد کامل دارند و از خود شمارند چنانچه در اهل اسلام
هم کبر و در هند و به بگت کبر استوار دارد و وفات و سه در سال یک هزار و سه

همچو سیت از مولف
شهر دنیا به جنت اکبر چون کسیر از عظمای رتبه قدیر
رطنتش صاحب شایسته محول
هم بدان بلبل بهشت کبیر
نام پدر بزرگوارش یوسف چشتی است مرید و خلیفه شیخ اسلم است گویند که و سه بنیان
که بخدمت پیر و شریف حاضر شد منظور نظر شیخ شد و تاج خلافت شایسته گردید و بوقوع
ایحال یاران دیگر بخدمت شیخ عرض بردارند که ما از سالها بخدمت قیام داریم و در خدمت
بابین شرف مشرف نگشتیم و شیخ دلی در اول روز باین سعادت قایم گشت درین جهت
فرمود که شیخ دیگری پیر از منم خبر که در وی بالیست نزد من آورد و صرف حاجت نمک شود
در و نمک انداخته بینی وی مستعد شده آمده بود و وفات شیخ دلی بقول صاحب شیخ چشتی

در سال یک هزار و چهار هجری سیت از مولف یافت از حق ولایت جنت

چون دلی خدا و سه دالا جامع فیض گویند حدیثش
هم دلی شیخ اولیای فرما

مولانا عبداللہ الانصاری السلطان پور می از اکابر علمائے دواعظم
فقرای هند بود و اراوت بخدمت حضرات چشت داشت و از عند شیر شاه تاج
اکبر شاه ب خطاب مخدوم الملک فطاب ماند چون عالم تشیع و عارف متورع بود و در
دفع کفر و بدعت بسیار کوشید و در اعلان کلمه توحید و احبای سنت جد و
کثیر بکار برد و حتی که چون اکبر شاه ابداع مذہب آئین کرد و خلق را بدان دعوت
انور و شمس پستی و غیره احکام را جاری کرده حکم داد که بجای کلمه خدای لا اله الا الله
اکبر خلیفه الله بخوانند مولانا عبداللہ با او در جاد بودی آخرا لام اکبر او را از ملک خود
اختراع کرد و وی مسجد معتکف گشت اکبر گفت که مسجد هم در زمین اکبر است اینچنین

بدور و در راه ملک دیگر پیش گیری روی راه حجاز پیش گرفت و بزیارت حرمین الشریفین مشرف
گشت و باز در هند و بستان آمد آخر حکیم بادشاه زهر در طعاشش کردند وی شربت
شهادت حشید و ادراقت صافی بسیار است چنانچه کشف العز و منهج الدین ^{عنه} علیها
و غیره از توالیف است واقعه شهادت وی در سال یک هزار و ششصد و سیست از مولف

از عبادت یافت عبد الله خلیفه ارسلت آن عابد عالمی مکان آفتاب عمره را و نیز فناء آفتاب عاشقان

شیخ اختیارالدین مردانی قدس سره مرید و خلیفه شیخ نظام الدین نازنولی
نام او اول اختیارخان بود و چون جذبه الهی دامنگیر وقت او شد در اجیر رفت و در روضه کوه
شیخ بزرگ متکف گشت بعد از مدت مدید حضرت خواجہ را در واقعه دید که میفرماید که پیرو تو در
ناز نولی که نظام الدین نام داشت او را در باب پس اختیارالدین روانه ناز نولی شد
چون در آنجا رسید شیخ را دید که بر چارپائی کهنه نشسته و سنگگون انداخته است و در خاطر اثر
خفیه کرد که شخصی که در خواب سنگگون باشد کار من از وی چگونه برآید شیخ بنور باطن بر خطه و
آگاه شد و سر برآورد و فرمود تو فرستاده خواجہ بزرگ هستی و بحسب فرموده ایشان نزد من
در آید پس درین صورت چه جای شک نقطه است و سه ازان نظر و پشیمان شد
و سه در پائین شیخ آورد و در مید گشت و تربیت و تکمیل یافت و از اختیارخان با اختیارالدین
موسوم گشت و شیخ بعد عطاے خرقه خلافت بوضنش رخصت داد او را اول رطن و سه نزدیک
کاپی بود و با چهارم قد شیخ اختیارالدین است بعد از ان اولادش از آنجا آمده در شمس آباد
متوطن شدند و قات و سه در سال یک هزار و پانزده هجری است از مولف

اختیارالدین جو یا صد اختیار گشت خود مختار در خلد برین سخن و سال از تماشای غلامت

نیز شد از دل عیسان شیخ ایلان شیخ جمال الدین کاسی حشمت قدس سره

در ازل نام دهی جلال خان بود در قوم افغانان کاسی غزنی تمام داشت و در
شیر شاه باد شاه بامارت منسوب بود چون در سلطنت افغانان تخیل پدید آمد و دولت
زان درگاه رو بگردانید شیخ جلال الدین رنگ آمیز دینار دنیا دیده
ترک تکی گرفت و بنده شاه محمد حسینی که در بنکر موا آسوده است پیوست

در مدبر گردید آنرا مخ باب نیز گشت بعد در سینه شیخ شاه نمود گشت که کشود کا. تو در آستانه حضرت شیخ
 بدرالدین صاحب ولایت است ترا آنجا باید رفت پس شیخ جلال به موجب اشارت آنجا فرستاد
 بجای و بگفتی آن آستانه مشغول گشت و اکثر اوقات تلاوت قرآن میکرد و بعد از ریاضت و
 مجاہدات او را بار و حانیت صاحب ولایت حضور تمام پیدا گشت و از مرتبه تقدس آواز برآمد
 که جلال بدرالدین و بدرالدین جلال و کاراو بکارگاه کمال رسید و شهرتی عظیم یافت
 و خلق کثیر حلقه اراکش در آمد و روزی در خاطرش خطره کرد که اگر فرزند تنوی لایق این کار بودی
 او را بجای خود نصب میکردم پس روحانیت از صاحب ولایت ابرار خبر رسید که فرزندش
 رشید براسه تویی آرم از تربیت او خود را نموده و نزاری انفاقا به دران ایام در پیش
 آستونی از اعمال سیر کار کنند و به سبب از قوم کایت بود پس به دوازده ساله بجا
 حسن و جمال داشت و سبقت حکم کتابت کلمات و چون به سبب شعر بلوغ الی
 کماله و کشف الدجی بجایزه حسنت از جمیع خصاله و صلاحات و عیبه و احوال و عیبه و احوال
 پرسید که این کس چه نیایست مرا تب که بود معلوم گفت حضرت شاه رسالت علیه الصلو
 و التیمت بیان کرد و بعد از شنیدن نور اسلام در این و سبب گفت که زبان تبصیر
 بکشتا و چون خبر اسلام و سبب شنیدند استقامت ایشان از هر طرفه عا و کرد پس ایشان
 برآمد و راهی پیش گرفت حتی که در شهر روان بر دروازه فیض اندازد شیخ جلال الدین
 رسید و روحانیت صاحب ولایت او را آگاه ساخت که رسیدند بر موعود و بر دروازه
 رسیده او را خدمت عبداللہ نام کن که جانشین تو خواهد بود و شیخ جلال او را تربیت
 نمود و او را نیز بار و حانیت صاحب ولایت حضور پیدا شد و الغرض شیخ جلال را
 بود که تا نصف شب در آستانه صاحب ولایت تلاوت قرآن میکرد و مشغول عبادت بود
 از آن در شهر جایی که فرزندان او میبودند میرفت شبی در اشامی راه و در آن شب آن
 و شیخ را نخل وقت خود دیده بکیارگی تیرا انداختند یک شیر قضا بر بدن مبارکش هم
 رسید و بشهادت رسید و قریب مرقد صاحب ولایت مدفون گشت و در واقعیت
 شیخ جلال در اواخر سلطنت اکبر بادشاه در سال کین و سیزده و پنج آمد و خدمت علیه السلام

بجایش بر سندان شاد و شبت و شهرت بسیار یافت و کشف که امنت بسیار از و سر
 بریده و سرور و شغل باطن اشتغال تمام شب خواب نکرد و اکثر شب بر پا ایستاد
 میان و مردم آن دیا اکثر حلقه ارادت و سبک و خوش خود گرفتند چنانچه شیخ طاهراکلی
 از اکابر زاده اسفند قصبه را سبک بر لبی بخدمت و سبک پیوست و ترک دنیا نمود و به
 مطلوب حقیقی فائز گشت آفرید و آخر سلطنت جهانگیر بادشاه در سن یکصد و سی و
 چار و فات یافت و به بهلولی شیخ جلال مدفون گشت و شیخ طاهراکلی بعد از و سبک
 بر سندان شاد و شبت رحمة الله علیه تاریخ وفات شیخ جلال از مولف
 چون جلال آن ولی اهل کمال صورت سر و شد بنای خان است شیخ زمانه تا کیش
 نیز شایق حق جلال بخوان سید منزل چشتی قدس سره مرید و حلیه
 است و نام پدر وی حاجی عبدالوهاب بود از اکابر سادات هند است چون سید
 بخدمت آنحضرت پیوست هم در عمر جوانی بر ریاضات و مجاهدات مشغول شد و فیض نام
 از خدمت پیرو شیخ فخر حاصل کرد صاحب خوارق عادات عجیب و کشف و کرامات غیر
 شد صاحب معارج الولایت میباشد که وقتی سید منزل را شوق ملاقات داشت
 مروج خود شد که از سر او به عالم طفولیت در گذشته بود و در بناب عرض بخدمت پیوست
 خود نمود آنحضرت سه بار امتناع آورد چون و سبک الحاج بسیار کرد و سر بود که بر
 نوکر شیر شاه شوی بعد از نوکری تو به چهار سال بادشاه براسه تسخیر قلعه گوالیار
 خواهر رفت و خیمه ترافراشان بیرون لشکر در بران نصب خوانند کرد چون آنجا
 بنشین بعد از ساعتی درویشی بوضع قلندران پیدا خواهد شد باید که باستقبال و
 بر خیزی و شرط خرام بیا آری و هر چه گوید قبول داری پس سید منزل نوکر شیر شاه شد
 بعد از مدت معهود بادشاه براسه تسخیر قلعه گوالیار رفت و نزد یک قلعه رسید و
 فراتر از خیمه را بجای معهود نصب کرد و سید و خیمه فرود آمد بعد از ساعتی
 قلندری بدان شکل و شباهت پیدا شد و سبک پیوست و احترام و سبک بجای آورد قلندر
 گفت میخواهی پدر خود را به عینی گفت بلی آفرود دارم پس اینهاست و از خیمه بیرون آمد

و باز بجهت مراجعت کرد و گفت بزخیر انیک پرتو بر درایتاده است سید منزل از دست رشوق
 فراوان برخواست چون نظر بر بقای پدر انداخت بی صبرانه سر در قدم هر یک کشید چون سر
 برداشت بر داشت نه پدر را دید و نه آن قائم را و از اینجا جهت شیخ حاضر شد و عرض حال
 نمود فرمود که اگر غلبت نمی کردی و با هستگی پیش می آمدی صحبت هم میسر میشد بعد از آن سید
 بخدمت شیخ کار سلوک تمام کرد و بجا رفت مشرف گردید و دست دراز هدایت مشغول ماند
 وفات سید منزل بقول صاحب شریف همیشه در سال یکبار دینار دهد بهر بیت از اولین
 محنت رفت از دنیا نهاد از آن سید منزل خواهد بود سر او لی شیخ جان و صلوات بر
 جوان شریف منزل خواهد بود شیخ سید جویدس که مرید و خلیفه شیخ اسلم چیتی است
 گویند که در پیش از آنکه مشرف شود از جمله اکابر عظام و امرای ذوی الاعتراف
 مشهور دلی بود وقتی با مریدان شیخ اسلم در مجلسی با هم اتفاق ملاقات افتاد
 گفت یخواهم کسی که بجز ملاقات جذب کند و مرا از من بکلی بر باید تو سل جویم و بیعت کنم
 آن مرید گفت آن کس پرین است بفرمود اگر متوجه بآن شوم چند منزل با استقبال من
 پس هر دو اتفاق مدیگر متوجه فقیور شدند و در هر منزل از منازل میگذشتند که
 هنوز با استقبال نیامدند تا آنکه یافتند شیخ اسلم رسیدند و اندک درازتظار ماندند
 چون شیخ از درون محل براسه قبول اسلام ایشان هم بیرون نیامد و عرفی اقتضای تمیز
 شیخ جوید حرکت آمد و با غم و غصه متوجه دلی شد چون قدری راه پرفت و حضرت
 یک کس راه همراه ایشان روانه کرد تا پایدار گردانیده پیاده چون بآن کس اوج
 یکدیگر را افتادند بلا آنکه سخن بر زبان آید زمان اختصار از دست شیخ جوید رفت
 و اسب برآید پایاده یادب تمام متوجه چون رودی رسیده آنجناب رسید و مشغول نظر
 عالی گشت از مادر افتاد و بجز گذشت و تا سه شبانه روز بجز ماند بعد از آنکه افتاد
 بیعت مشرف گشت و بعد تکمیل بفرقه خلافت محسوز گردید و بطن رخصت یافت
 وفات شیخ سید جوید سال یک هزار و پانزده هجریست و نزار دلی است از موقوف
 رفت چون سید جلد جوادان یافت از ویرانه فانی امان گو سال و صلی تلف بود و

مقتدر اندکی ز غفائی بخوان | شاه نعمان چشتی بر پانپوری قدس سره

مرید و خلیفه شاه بهاری چشتی صاحب بر پانپوری است و پیش از آنکه بخدمت شاه
بهاری بیاید در دولت آباد بخدمت پیر خود حاضر بود چون وقت وصال پیر قریب رسید
بوی گفت که پیش شاه بهاری بر پانپوری حاضر شود و حصه خود بگیرد پس شاه نعمان بعد وقت
پیر بخدمت شاه بهاری بر پانپوری حاضر شد و پیش از آنکه عرض خود کند فرمود که
سفارش من بر تو پیش از رسیدن تو نزد ما رسید بعد از آن تسبیح خاص عطا کرد و دست او را
در دست نمود و بیک نظر که بسیار از کلمات رسانید و بسوی قلع و اسیر رخصت فرمود و در
معارض الولايت میفرماید که چون شاه نعمان از پیشگاه شاه بهاری بطرف قلع
شرف ترخیص یافت شاه نعمان عرض کرد که پیش ازین شاه محمود ولایت قلع و اسیر
است در رفتن بنده چه حکمت است فرمود که امروز تمام اولیا را که بحضور پیر خود
علی سلم حاضر بودند بنده عرض کرد که تقاضای شاه نعمان را عطا شود یا بشاه محمود
صاورش که شاه نعمان را عطا فرمودیم و بشاه محمود حکم کردید که صلاهی خود را از آنجا بردارد پس شاه
نعمان در قلع و اسیر مقام کرد اما پیوسته بوقت درس علی بطی نامان در مکان در مجلس شاه بهاری
حاضر شدی و بعد از اتمام وقت رخصت شده بزور کرامت با بقای خود رفتی و اگر خبری تخته موجود
باشد از مقام خود دست دراز کنی و بخدمت حضرت شاه رساندی و وفای شاه نعمان

در سال یک هزار و شانزده هجریست از مولف برقت از جهان در شصت و یک

چو آن شاه روی زمین شاه نعمان | بگو عاشق مقتدر از خالیش | اگر پیشای یقین شاه نعمان

شیخ حاجی ابولیس و نوروی قدس سره از اولاد حضرت پیر بهار است و در
افغان نان قوم و تازی حموی با عظمت و نعمت و رفیع از روحانیت پیر بهار داشت
و چون بجزین الشرفین شرف گشت براس زیادت حضرت ابولیس قرنی در قرن رفت
و از آنجا معاودت بوطن نمود و در جرایع المعارج الولايت است که چون در خانه شیخ حاجی
بسیار متولد شد بنام داود و موسوم ساخت و شکوه و ستمینت نمود گفت این پسر از آن
قسم نیست که تعینت بر او شاید چون جوان میشد دیوانه و ضعیلی بود و نیز شیخ حاجی به

و ختری بود چون بلوغ رسید شیخ یوسف نام مردی گفت که دختر خود تو میبهم اگر قبول کنی گفت
 بروم و با ماد خود مشورت کنم فرمود که در کار غیر حاجت هیچ استماره نیست چون دختر قبول
 نکردی تا مدت عمر ردی حیره نه بینی پس همچنان بود قوع آمد که شیخ یوسف را اشارت کنان زبان
 به سبب رسید به بود و هیچ کی از ایشان حیره نبود مولد و مسکن و مدفن شیخ حاجی قصیده
 است و وفات دس در سال یک هزار و هفت و هشت چوین دین تمام تر یاد ذکر
 خیر حضرت پیر کیا حشمتی در میان آمد سبب آن شمه احوال آن صاحب کمال نیز از سراج الو
 و اخبار الا و یاد مشجره چشمه حواله قلم میگردد که نام نامی دس شیخ و توانی طب به پیر
 بن شوره بن خوشگی است که از قوم افغان بود و قوم شویانی و خوشگی که فرقه در قمر
 اهل حشمت است از اولاد او هستند و شوره افغان ستم پیر داشت یکی پیر کیسه را و دوم
 حسین خوشگی سوم قلی خوشگی و از هر سه پیر کیسه را را داشتند و بزرگترین و چون باقی
 شوق آبی و دیگر وقت او شد و طلب شیخ کامل و کامل شد و گشت و بسیار از اندیشه بخت
 دریافت و آن بهیچ کی شکی خاطر او نشد آخر در قصه حشمت خطره بخت بخت مست قطب الدین
 خواجیه بود و حشمتی مشرف گردید و حضرت نمود و در یک کرب و العبد او را نزد خود داشت و چون
 آنکشی مبلغ مامور کرد و دس تا چهل سال در آن حال بسر برد چون وقت رحلت حضرت خواجیه
 رسید حضرت پیر کیا را نزد خود خواند و خلعت حر قرع خاص خود قنار کرد و بطرف وطن فرستاد
 ای پیر کیا را از غایت که به پیر کیسه را داشت بعد انتقال پیر کیسه را گوهر بار هفت سینه
 در دو بون و نه و نه پیر کیسه را نزد خود بود و در احوال را مامور دس حسب تاکید پیر حوج
 بونان کرد چون بونان آتی نور رسید و در آن قوم افغان کوستان پشاور که بنام شکی
 اندر بومی اعتقاد می آورند و پیران ولایت طلبیدند و گفتند که اگر بمینقت و کوکب خوشی
 بمانند و از جانب گریان در پیران تو در آید و از آستین بر آید اعتقاد ما بر ولایت
 تو قائم میگردد پس ناگاد و کوکب خوشی که میخواهند از غیب ظاهر شدند و از جانب
 گریان و پیران در آید و از آستین بیرون رفتند از ظهور این که است خلعت
 از سر هم کوستان می افتاد و در پیشند علی الخصوص افغانان خوشگی بالکل مرید

و متفاد گشتند و حضرت پیر کبار در حق کبوتران دعای خیر کرد و مریدان و قوم خود را از شکار و
 فرج کبوتران منع فرمود و ارشاد کرد که از مردمان من هر که کبوتر اینداده یا بپر دیا اولادش
 بنشیند یا تنگ روزی گردد و چنانکه تا حال این رسم در افتخاران خویشگی رایج است چنانکه
 در کتاب تلقین المریدین آورده است سه چون در تو خوارق عادات خواسته قوم بهر
 مکشوفات و دوا کبوتر موافق گفتار و راستین و شیخ شریطیار و قوم را گفت شیخ پیران
 چون که شد بدو لایش بر مان و جنس این طیر را ضرر ندهید و اگر مریدان خاص و ال بنده
 این یکی خوارق از هزار بود و خارقش را کجا شمار بود و اگر چه توجیه موجب پیر کبار خلقی
 بیشمار هدایت و ارشاد رسید اما از اکل مریدان و سه یکی شیخ تنگ بود که صاحب کشف
 کرامت و ولایت و هدایت و ارشاد شد بعضی بر آنید که پیر خویشگی و مرید و برادر زاده
 بود و بعضی میگویند که بنیره شیخ الاسلام و اجماع بود و چشمی است و مرید و خلیفه پیر کبار و نامش
 خواجہ عمر است و حضرت پیر کبار در حق وی دعا فرمود که تا قیام قیامت اولاد و مریدان از رباب
 معرفت خالی نباشد و وفات پیر کبار در سال یا نصد و پنجاه و چوبی است تا تاریخ وفات
 شیخ حاجی از مولد شد و از دنیا بفرودس برین شیخ حاجی معتزای ال دین
 شمع نور عارف رقم کن سال او نیز فرما شیخ حاجی پاک دین تا تاریخ وفات پیر کبار را
 از جهان چون شیخ و نوشین دین رفت در دربار جنت یافت مله متقی آمد وصال پیر کبار
 بهم ولی و در جهان پیر کبار احمد سعید شوربانی قدس سره ناس ابو الحسن
 خرقانی بودند و اگر خواجہ ابو الحسن خرقانی از روحانیت سلطان العارفین تربیت
 یافته و وی از روحانیت پیر کبار تربیت یافت و بر نم کمال و تکمیل رسید و بهر استیلا
 و استمداد بخدمت شیخی دیرین زلفت و در ادای احکام شرع نهایت مقید بود و در
 شاه و گدادر برابری میداشت بلکه فقر را موانع و مارات کرد و در
 اغنیاء متفر بود و مرید و خادم گزینی و سماع را بسیار دوست داشت و در مجلس سماع
 سبک گفت تشریف بردی و وجه و نقص کردی و صاحب اخبار را الایلیا و معالج الولا
 کرامات و خوارق عادات بیشمار از وی نقل فرموده چنانچه منقول است که نمک در وقت

شیخ رحمت شوریانی چشتی قدس سره از اولاد حضرت پیرکار است و تربیت نیز
از روحانیت پیرکار یافته صاحب معارج الولاية میفرماید که بحکم علمنا منطلق الطریق سبحانه
تعالی بوی زبان و محش و با هم و طریز تعلیم فرموده اکثر اوقات با حیوانات تکلم بود
و ایشان با دس کلام کردند و قتی با مار هم کلام بود چون مردمان در آمدند مار در
سوراخ خزیه و قات آن جامع الکملات در سال یک هزار و سبت و پنج و هزار و قصه
است دوی در حالت انیر و صیت فرمود که برخیزه من مردس اند غیب ظاهر شود
اورا امام کنید و نقش مراد قصه برده در گورستان آبا س من دفن کنید پس همچنان

آمد که گفته بود از مولف | چونکه رحمت ابر رحمت بحر رحم | از جهان در رحمت حق شذرن

سال و صلت پیر رحمت اقدس است | مقتدائی عشق نیم آمد عیان | شیخ محمد

مفضل الله قدس سره نام جد بزرگوار وی شیخ محمد صدر است و نسب آبا می کرام
وی بحضرت صدیق اکبر رضی الله عنه میرسد اول بزرگان وی در جوینور بودند و تولد شیخ در
کجرات است و شیخ هنوز صغیر بود که والد بزرگوارش بر رحمت حق پیوست و دس در ابتدا
جوانی اول بخدمت شیخ صفی گجراتی رسید و خرقه اجازت پوشید بعد از آن مکمل سوطه رفت
و تا دوازده سال بخدمت شیخ علی متقی گذرانید و از آنجا حادث کرده با حمد آباد آمد و متاخر
شد و دس بخدمت شیخ وجیه الدین گجراتی تعلیم علم ظاهری نمود و بصحبت شیخ ماه جوینوری
که در کجرات بود رسید شیخ ماه چون از زبان والد ماجد وی شنیده بود که سپهر مآخوذ
خواهد شد ویرا مخیر میداشت و شیخ ابو محمد خضر متقی که مرید والد دس بود در قلعه اسیر
گجراتی به شیخ وجیه الدین و شیخ ماه نوشت که شهاب شجاع در پرواز نی آید ایشان در جاب
نوشته اند که پرواز دس پرستند شما است و شیخ مجیرا بطرف اسیر رخصت که دند و
در آنجا رسید و فقهی که والد بزرگوار سس به شیخ ابو محمد اسیری سپرده بود حاصل کرد و
در پریان پور سکونت ورزیده به تدریس ظاهری و باطنی اشتغال نمود و از بزرگان
متاخرین اهل چشت شد و شیخ را ارادت و محبت و اخلاص بخدمت حضرت شاه
صلی الله علیه و سلم یکمال بود و هر سال از غایت محبت سس اختیار

برگ تمجید در دستش موجود بود و روحانیت حضرت خواهر را بادی ملاقات روحانی بود و هر جا که خواستی ملاقات حاصل نمودی و فایده ناپرداشتی و دلام بدر رسیدن مشغول بودی و هر جا که در هر سلسله که مطلوب مطالب بودی مرید ساختی و از صحبت اعدایا فخر بودی و بتوانی نقد بر آنجا و اگر یادشاید بدیدار و سکه آمدی تقطیع کردی و رساله و کتب در تقدیر سوره فاتحه از تو ایستاد و وفاتش شیخ کالدی در سال یک هجری و سی و یک هجری است از مملکت

چو در عهد منور گشت روشن	جناب مه لقا سید محمد	از شمس المتقین جوار تحالش
و در سبزه خدای سید محمد	شاه اعلیٰ چشتی پانی تی قدس سره صاحب آیت	

اعلیٰ مدارج اعلیٰ بود و خرقه خلافت از نظام الدین بر خود داشت و نیز از شیخ نظام نارنولی خرقه خلافت و تبرک پوشید که درین باب شخصی عینی تعریف و سبب تصنیف کرده است

نظامش پرده هم پیش نظام است و نظام در جهان بروی تمام است و شیخ آید یار

مترجم کتابی از منظومات و واقعات وی موسوم به جواهر الالعی تالیف کرده است که جامع جمیع احوال وی است و نام نامی شاه اعلیٰ عبد السلام است و از پیشگاه شیخ نظام نارنولی بنی خطاب شد و صاحب سیر الاقطاب میفرماید که در اول عمر شاه اعلیٰ اول بکار نوکری قراخان امیر که از امرای بایری بود چند روز گذرانید و کار بسیار بدین کمال رسانید که در تمام فوج بایری و تیراندازی همتا س خود داشت بعد از آن بجزیه شوق الهی از دلی به پانی پت بخد مت پدر خود آمد و حسب الارشاد پدر در حجره که روضه عالی حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی تی است در چاه نشست و در ریاضت و مجاهدت سعی بلین نمود هنوز چاه تمام نشده بود که صورت شیخ نظام نارنولی از دروازه حجره با وجود که در سبزه بود نمودار شد و فرمود که حصه باطنی تو پیش من است و نارنول بیای پس شیخ شاه و همیو شاه در نارنول رسید و بیعادت ارادت شیخ نظام نارنولی مشرف شد و کار خود تکمیل رسانید و بعد از آن خرقه خلافت و خطاب شاه اعلیٰ متناو گشت و شیخ آید یار که مولف کتاب سیر الاقطاب است و نیز از عزیزان وی بود میفرماید که وقتی من نزد حضرت شیخ شرف الدین علی قزلباشه رفتم و خود قرار داده بودم چون ملازمت ملا حاصل شد روزی چهار ادا میفرماید که کاتب شما

شاه اعلی روانه سمت بارگاه عرش پاگاه بوعلی قلندر رشیدیم اتفاقاً در حین رودگی باران شد
 و در آن وقت تمام شهر صبح شد و مردم که بیخ هم نیست باران برشان میبارید پس دیدیم که جمعی
 در ده قدم از ما با انی یارید و بر ما ایستادند و همگی اتفاقاً تا آنکه بر دهنده حضرت قلندر رسیدیم
 و تمام بختیم و تقسیم کردیم و بیخ از ازار از بارش باران باز رسید و هر چهار تنی ما باران میبارید
 و نیز درج سیر الاقطاب است که وقتی مریدی از مریدان شاه اعلی چند اشرفی در آوند
 پیکر کرده در حجره خانه خود و فن کرد و بعد چند ماه چون ضرورتش پیش آمد هر چند تلاش کرد و این
 خانه را بجا نداشت از اشرفی که خود نیافت ناچار بدربار شاه اعلی حاضر آمد
 و عرض حال کرد و شاه یار تا بارگاه خود شریف بر دهنده بختی از سر سیده بود که در آن
 پیشین خانه وی کلمه ای بدست گرفت و بر زمین زد و فرمود از اینجا تلاش نزد خود کن و پس
 به آنوقت زمین بگذرد و اشرفی که بدست خود در همان آوند که که نهاده بود از آنجا یافت
 بیاورد و عرض کرد که من اشرفی که بدست خود در حجره دفن کرده بودم حالا که از عین راه برآمده
 بر حکمت حکیم مطلق است و فرمود که شرفی است از امر آنکه که انگشت شات آن منور است
 و مقتول است که حضرت شاه اعلی را در پیش بود یکی شاه شمس دوم شاه نور بود و
 رو بر روی بر پشت خود پیوسته و از شاه منصور فرزند بای با ندر شاه محمد نام که بعد
 از جد بزرگوار بر ندر شاه شمس و مقتول است که در خانه شاه علیجاه حضرت شاه
 پاهای است که خود تقسیم کنایه بود چون راست شد آتش شورید و امر مریدان شکایت نمی
 بخورد و آنجا ببردند آنرا در آنوقت شریف چند کاک بر کمر فرار و فرستادند و این کاک
 بخدمت حاضر آورد و در حضرت شاه که نامه که مذکور را بدست خود شکسته و در چاه انداخت
 و تا که بخورد و فرمود که آب از چاه بکشید و بخورید چون کشیدند و خوردند و شیرین و سرد
 بود و لاوت با سعادت شاه اعلی بقول صاحب سیر الاقطاب در سال ۸۰۰
 و در وفات آن جامع الکرامات در سال یک هزار و سی و سه بوقوع آمد و عمر شریف یکصد
 و چهل و دو سال بود و صاحب سیر الاقطاب تاریخ ولادت و وفات از لفظ فیاض
 تاریخ وفات از جمله شیخ اعلی در آنجا کرده است و بعد از وفات آن جناب پسرش

پیرزانی عقیقه از خاندان شاهی بنیای روضه عالی بر داشت و عمارت مشهور کرد و بعد از عمارت
 عمارت مبارکه مقرر عمارت روضه بود بخواب دید که حضرت شاه در روضه بر می خیزد و التماس
 است و میفرماید که آنچه عمارت چو تره گرد و صندوق نقشه با کرده از کوفت آن تخته صندوق
 یا شکسته شده است و خشتی در صندوق دارد آنرا نوی چپ رسیده است پس مناسب
 آنست که چو تره باز ساز کنی و خشت از صندوق بر آورده باز تخته صندوق را درست کنی
 و ما بر دیگر تهر چو تره پروازی علی الصبار چهار چوبت مسافت مذکور که در دستمالی نام
 داشت حاضر شد و قصه خواب بیان نمود و فرمود که حسب الارشاد حضرت شاه عمل باید کرد
 پس همه اکابر امانی شهر حاضر شدند و عمارت چو تره را بازمسار ساخته صندوق بر آوردند
 دیدند که فی الواقع تخته صندوق از جانب چپ شکسته است و پارچه خشت اندرونش
 رسیده و خشت زیر زانوی آن حضرت شاه و امیت افتاده است و پای راست دراز است
 و پای چپ که پارچه خشت بدو رسیده است امتیاده است و تمام جسم مبارک صحیح و سالم
 موجود و بیخونه نامی چشم هم بحالت اصلی است گویا حضرت بخواب ناز رفته و بجا بر افتاده
 پس سنانهای شهر از صفار و کبار بدیدار انوار حضرت متفقد گشتند و باز تخته صندوق را
 کرده از سر نو باز بنیاد عمارت نهادند از مولفت

بنام شاه اعلی پیر اسلام شیده روشن ز مهتابی تکیه بگو با لغ جوان غالب بر جمل	عجب تولید آن پر صفاکش بی تولید آن پیر مرزکی	نظام دین و دنیا شیخ والا دوباره شاه اعلی شیخ دین والا دیگر صدور معالی شاه اعلی
مشایخ وقت بود و تربیت از روحانیت شیخ تنگ یافت و در احوال او صاحب حاج آقا میفرماید که وقتی وی در سماع بود و وقت خوش داشت گفت کسی مهبت که پیش من آمد و او را بخندار ساختم که کس از افغانان خوشیگی یکی شیرخان اجموزی دوم شیخ پاینده خوی سوم شیخ صدر الدین و توری برخاستند و با شیخ معانفت نمودند نه الحاح هر سه از وی اصرار حق گشتند غرض هر یار که شیخ سماع کردی بحالت و جبهه این منظر زبان آوری و بسیار کس از طالبان بحق رسانید و روزی شخصی بیگانه	بایزید تنگ وی چشتی قدس سره از کالین شیده روشن ز مهتابی تکیه بگو با لغ جوان غالب بر جمل	

که قابل عطای این نعمت بنود خواست که شیخ معافه کند در میان و شیخ غفرتی برکتش
 دید و آنکس شیخ بایزید میفرمود که چون شیخ را بعد نماز باند او به مصلا می نشست می بیند گاه
 بصورت پیری و گاه بصورت جوانی جمیل و گاهی بصورت کودکی و گاه بصورت پیکر
 می بینم و پیریه اول که بصورت شیر دیدم ترسیدم و خوفنا و پس مرا احساس که ذی الحال
 بصورت اصلی معاودت کرد و گفت ترس که در خانه شیران حقانی بیشتر می آید و متقویت
 که وقتی شیخ در سفر بود چون قریب ببله اگر رسید استخوان سر آدمی پوسیده بر زمین
 افتاده بود و با و به یکدم در آمد و احوال سرگذشت او پرسید او همه احوال خود ظاهر ساخت
 بعد از آن در حق وی فاجعه میخواند و روانه شد متقویت که شیرخان انجوری که فیض از
 حضرت یافت روزهی قبل مست در راه دارد و وقت او شد فیلیان فریاد آورد که آراه
 دور شد فرمود که مست بامست بیا می آید و چون قبل نزدیک رسید سر بر زمین آورد و
 شیرخان سر او را برداشت و گفت اگر سر او را بر نداشتی تا قریب است همچنان سر بر زمین
 میماند وقتی شیرخان در سجده نشسته بود بر زمین بود و دست حاضر آمد و گفت پیر مرصعی دارم
 که از حیات او وقتی باقی است برای شقای وی دعا فرمایند سر فرود کرد و گفت ای پیر
 پیر تو عمرت ندارد و هر چند نفوس کردم و نیا فتم پس سوای ازین چاره نیست که عمر باقی
 خود را بدهم این گفت و بیا و خرد بر زمین بگستر و بخلطید و جان حق تسلیم نمود و پسر مله
 شفا یافت و شیخ محمد البرکات الله شود شیخ و در خلیفه ثانی آن حضرت هم مردی کمال
 و بزرگوار و بیگشت و خلایک بودی هجوم میگردند و نام می طلبیدند وی از راکر است نام
 اکرم از فضل برآورد و در این زمان برونه ای بایران خود در راه بود و باران رحمت شروع
 شد و جای امان نبود و گفت غم نخورید که باران بر شما خواهد بارید پس همچنان بوقوع آمد
 که چهار سو بار بدو بر ایشان تفرقه یارید و شیخ پانیده و توفیق خلیفه ثالث وی هم
 از عطای اولیای عهد خود بود پیر که آب باقی مانده و ضوی وی خوردی از اولیا و اولاد
 آخر کسب بخش برادران از قصور بتمام خود جبر رفت و همای متوطن شد و در آنجا قبولی هم
 یافته و وفات شیخ بایزید در سال یک هزار و سی و پنج هجری است از موهل

و خاک کرد و به سلطنت پشت رت داده است از استماع این معنی جهانگیر شاه از شیخ و بخیر و
 خاطر کشید و حکم جاری نمود که شیخ از ملک هند برود باز نیاید چون شیخ را قبل از این اراده
 سفر به بیت المقدس پیش نهاد خاطر بود از هند به سوی کعبه سفر کرد اول به کای رسید و فرستاد بجای خود
 و باز به بند تشریف برد و چند سال قیام فرمود و شرح لمعات تصنیف نمود و از آنجا
 با شتابت روحانی سرور عالم صلی الله علیه و سلم راهی بلخ شد و در آنجا رفته بمقام گشت و ثمن
 تربیت شیخ بمقتضی کس از اهل آن وقت کمال رسیدند بادشاه بلخ از نام قلی خان از یکدیگر در طلب
 از و شنید در آمد و خلقی کثیر و جم غفیر از کلمای آنرا یار غاشیه اراده آنجا ببرد و در آنجا
 نقل است که بر روز اول چون شیخ داخل بلخ گردید در راه حاکم آنجا که از جانب بادشاه
 تجلوس آنجا مقرر بود پیش آمد چون او بر اسب مادی و فرزند دلبند خواجه شیخ ابوسعید برآ
 ز سوار بود اسب از جانب ماده میل کرد و در بر بنفاد حاکم در غضب آمد و تازیانه که در دست
 داشت بر پشت شیخ ابوسعید زد چنانچه داغ تازیانه بر پشت شیخ آمد و بنزدت پدر رفته نشان
 تازیانه نمود و بلاخطه انجیل نصفت جلال بر طبق آن اهل کمال غالب آمد و در آنجا
 که گردون آن عالم تا حال نشکسته باشد بمیز این کلمه حاکم از اسب بر زمین بنفاد و در میزد
 او شکست و بر نقل است که چون مشهوره کلمات خواجه در بلخ گردید و بادشاه و
 نیز مردم و سبب شد علماء شهر از کج حسد بجنبید و بادشاه گفتند که شیخ نظام الدین
 ترک سنت میکند و براسه اوست نماز جمعه در مسجد میخواند در خانقاه خود میتواند ملائکه
 بهوجب حدیث در یک شهر در دو مقام نماز جمعه جایز نیست بادشاه درین باب شیخ التاج آورد
 که نماز جمعه در جمعه مسجد یا اجتماع اهل شهر بخواند و خواجه فرمود که امام شما را فاضلی است مرا منظور
 نیست که با و اقتدا کنم با شما این معنی با و اسے عظیم در شهر بلخ شد و گفتند که اگر شیخ
 نظام الدین رفض امام ثابت نکند او را با بادشاه لقب رسانیم بادشاه با شما این
 سرجمه نزد شیخ آمد و از کیفیت آگهی داد شیخ اطمینان دے نمود و گفت که غم ندار
 همین وقت معاندان بمنراے اعمال خود میسرند هنوز این سخن تمام نشده بود که اهل
 بلوگ جمعیت دوازده هزار کس بر در خانقاه طاقت رشتند و امام تنبیع بر بنده در دست گرفته

رو بروی شیخ آمد و زبان درازی آغاز نهاد و گفت که شما برین ناحق قسمت رخصت لبه اند
 خون شما بر من مباح است شیخ بپادشاه گفت که چنین وقت موزه از پای امام کشیده
 آن لشکرا فخر که رخصت این کس قنایت گردد پادشاه برخاست و موزه از پای امام کشیده
 آن لشکرا فخر که فخری برآمد که بر آن نام شیخین رضوان الله عنهما نوشته بود چون اهل
 این کرامت عظمی بدیدند امام را قبل رسانیدند و با اعتقاد ولی همه مرید شیخ گشتند و نقل است
 که وقتی شیخ بنواجی که به بلخ رسیده که آب در آنجا منقود بود چون نماز ظهر اخصیاج یک آب
 افتاد شیخ عصا سه دستی بر سنگ زد چنانکه آب نوسنگوار از تیر آن جاری گردید و چندی
 در شهر بلخ بود چون این ذکر بگوش دی رسید گفت و تکیه که شیخ عصا سه دست خود بر سنگ
 زد ستاره های آبی در برج سلطان بودند از آخر آن آب از زیر سنگ جاری گشت این
 معنی دال بر کرامت شیخ نیست شخصی تقریر حکیم بگوش شیخ رسانید و بعد چند روز شیخ
 بر اسب سوار بر این بلخ تشریف برد و دهان حکیم را همراه گرفت چون در بنیسا بان گنا
 رسید حکیم خطاب شد و فرمود که درین وقت ستاره های آبی در برج سلطان هستند یا
 نی حکیم در علم نجوم غور کرد و گفت که درین وقت ستاره های آتشی در برج الکسی هستند
 اینست که آب از بلخ جانکن غیبی است شیخ عصا بر زمین زد و قوی القدر چنانکه آب نوسنگوار
 جاری گشت حکیم تعجب برانداخت و بدقت دل درگیر گردید نقل است که وقتی شیخ چوپان
 که از علم ظاهری بهم بهره نداشت بطالب حق بخدمت شیخ آمد شیخ توجه بحال دی نمود
 جامع کمالات ظاهری و باطنی شده اسرار علوم دینی و دنیوی بر وجه کثرت
 گشتند و فایده آن جامع الکلمات بقول صاحب سوا طبع الانوار چشم آگاه
 المرحب در جمیع سال کینرسی و شش در بلخ بوقوع آمد و خمر او هر بار و سه نرسد
 در بلخ است و شیخ را از اولاد صالح بسیار بود بچند آن خواجه محمد سعید و عبد الحق
 در هندوستان آمدند محمد سعید در تانیس و عبد الحق در کرمانال طرح اقامت انداخت
 و خلفای کابلین شیخ اگر چه از اهل طایفه شمار بیرون اند اما ذکر خیر چند کس از ایشان
 مرقوم میگردد اول خواجه ابو سعید گنگوپی که ذکرش عمل مرقوم است دوم شیخ

سید میری که مرقدی در قصبه بهرام است و شیخ ولی محمد نادر ولی از خلفای کاملین است
 شیخ یاندره بوری که در بنو آسوده است چهارم سید الکبیر لاهوری سید میری
 شیخ عبدالکریم لاهوری که در لاهور تحصیل موهبت کوکب مرزا است ششم سید میری شیخ
 لاهوری ششم شیخ دوست محمد لاهوری ششم شیخ مصطفی ششم شیخ عبدالفتاح ساکن اندک
 دهم شیخ عبدالرحمان ششم میری یازدهم سید محمد لاهوری دوازدهم قاضی سید میری
 دوازدهم قاضی سالم سید میری سیزدهم شیخ صادق لاهوری چهاردهم شیخ محمد که شیخ
 اکبر آبادی اندکی بی تفاوت است و سید یازدهم شیخ جان الله لاهوری که در لاهور
 باغ مدائن شکر قرار است قطعه تاریخی و قدس است اندک
 نظام الدین دلی پاک طریقی پوز از نیابت گشت راسی و صاحب شایسته پانزدهم
 ده باره شکر سال اول طریقی شیخ برادر الله لاهوری از کاملین خلفا است ششم
 نظام الدین طریقی است در بلوچ لاهوری و باطنی است خود اقامه داشت و مدد اول حال
 لاهور تعلیم علم شریعت را از چون تعلیم حاصل نموده و باقی تعلیم را در کربلا
 و تعلیم کرده طالب علم را برادر و تالیف کرده و سید میری نظام الدین را دیده و کار نموده
 ریاضت و عبادت را با تمام رسانیده و همراه پیر که رفت بعد از آن به پنج آرد و فرقه خلافت
 یافت چون لاهور رسید شهر که است شش شهر شد و تالیفی کثیر عبادت او شش در راه و
 یکی جامع الکملات فی جادی و ثانی سال کابره سی و نه بود و در لاهور از او
 شیخ جان الله چون که نظام الدین را از نیابت گشت راسی پوز از نیابت گشت راسی
 هم و کار نال فیض جان الله سید علی غوث اصغر شریقی قدس است
 مرید و خلیفه شیخ نظام الدین تالیف میری است انکمال اولیای عصر و شایسته نظام است
 و وقتی که شیخ نظام الدین از بنو کبابی پنج شد سید علی مرید گردید و مدتی بعد از آن
 مانده بکمال رسید و بعد از کمال یوسف ندی شرف ترخیص یافت چنانچه و بنی در استخا
 زنده مردم کثیر را از افغانان یوسف ندی مرید خود کرد و بنی رسانید چنانچه
 مولانا دروینده و پیر و سید شیخ عبدالکریم مرید اکابر شده بکمال رسید و در کمال

خزان الاسلام بسیار تعریف آنحضرت کرده نوشته اند که حضرت سید و زمان خود ثانی خوشال کلام
 بوده اند یعنی در بر جبر قطبیت و غوثیت رسیدند و آنجناب سماع با آنرا میر می شنید و چون
 خواص و ریای معالی بود از پیشگاه پیر و شریف غایب بطلب بطلب خواص شد و وفات
 سید علی در سال یک هزار و چهل در عهد سلطنت شاه جهان بادشاه است و در آن سال
 در ملک یوسف زمان واقع شد آن مولف است چو در غوطه در بحر وصل خدا
 علی شاه غواص و الی ولی استی بر آنجند علی سال است ایضا در کتب شیخ با و بی علی علی
 سید محمد مهدی قدس سره نام پدری یوسف و اهل سلسله از جو پور است
 میر و خلیفه شیخ دانیال از ادلیای مغلوب احوال و صاحب شکر بود در حالت شکر
 چنانچه بعضی اکابر انا الله وانا الیه راجعون و سبحانی امثال آن گفته اند اولفظ انا مهدی
 بر زبان آورده اما در حالت صحو مثل دیگر بزرگان از دعوی مهدویت تائب شده و به مهدی
 موعود اقرار نمود انا مهدی که در زمان شکر او حاضر بودند معاودت او را عتاب نگرفته
 و بر سخن اول اقرار نموده او را مهدی موعود دانستند و در جاه خداست و در اهل الله است
 و بر نهادن دولت نهی دیگر خیر نموده خود را ائمه مهدویه نامیدند اگر چه بعضی گفته اند که
 مراد از انا مهدی که بر زبان سید محمد آمده مراد از مهدی موعود نبود بلکه معنی مهدی
 است چنانچه اکثر ادلیا را بشمار الوصف نادی و مهدی تعریف میکنند و طریقه آنکه بآن
 مهدی خود سید محمد هر چند که بنده و ضعیف کرد و از مهدی موعود شدن خود انکار آورد
 ایشان منقولند ایشانند و همانند مبعی قیام داشتند و وفات سید محمد مهدی در آخر سال یک هزار
 و چهل و در جمیع از مولف چون محمد مهدی و نادی دین همان بجانان داد و در آن سال
 گوشتار و مسائل اولیای هم محمد مهدی و فیاض خزان شیخ محمد المصطفی و شیخ
 محمد اعظم پیشی قدس سره از خلفای نامدار و فرزندان کاکار شیخ محمد علی
 و فرقه خلافی خانواده پیشیه و قادریه و تشیعیه و سهروردیه از دست و الدنیز گوار خود
 پوشید و قائم مقام سماء پدر علیه قدر شد جامع علوم ظاهر و باطن عالم ربوبیت
 و معنوی و کاشف دقائق حقایق و معارف بود چهل و دو دانشمند از تالیفات و کتب

و مردان کامل و اکمل بسیار داشتند و در وقت سماع و جود اضطراب بسیار کرده و وفات
 آن جامع الکملات بنا بر پنج نیم ربع الاول سال یک هزار و چهل و دو و هجری است و فرار بر انوار
 و احمد اباد مست از مولف و عفت شد چو در خلد عیسی محمد اعظم آن فرخنده انجام
 و معاش فضل اسلام سپید و گرازد دل غیاث شد شیخ اسلام شیخ حاجی گلشن شویانی
 قصه صوری قدس سره از اولاد پیر کبار است و در او اعلیٰ لعمریه و تقوی را بدرجه
 کمال رسانید و هفتاد و پنج ساله بود و همیشه بر قبر برده و داشتی تا نظر بر بنا محرم نیفتد
 لیکن فحیاب او در دست نینداده و هر چند باد لیا می وقت خود باقی آورد و استمداد نمود آخر عمر بیستم
 پنج کعبه رفت و در آنجا پیش حق نیلاید باقی آواز داد که فتح باب تو نزد شیخ عیسی شوانی است
 پس به بندوستان مراجعت کرده بخد مت شیخ عیسی شوانی رسید چون شیخ عیسی طریق ملائمه
 داشت و اکثر اوقات بشرب شراب مشغول مازنی بلا حظه حال شیخ حاجی که در آنجا قدم
 داشت بے اعتقاد شد و از راه انکار خواست که باز گردد شیخ عیسی از راه کشف
 بر خطره اش واقف شده آواز داد و گفت پیش هر شخصی که رفتی کشود کارت میسر نشد آخر
 از کعبه زدن مامور شدی حالا پیش از آنکه ملاقات واقع شود برگشتن در را عقل است
 یا ستماع این تقریر و پذیر از زبان آن پیر دستگیر شیخ حاجی هزار اعتقاد بخد مت حاضر
 گشت و سر در قدم آورده و بر و نشست شیخ اشارت به شیشه شراب کرد و گفت این
 بردار و زدن من آرد شیخ حاجی قدری تامل نمود و باز گوید عیار و انکار در دل پدیدار گشت
 شیخ عیسی خود برداشت و آن شیشه را گرفت و تمام و کمال در دامن شیخ حاجی فروخت
 بجز در کفین شیخ حاجی بخود گشت و چون بهوش آمد لباس زهد و تقوی را از سر بر کرد و بلباق
 عشق و محبت ملتفت گشت و از لباس بستر عورت کفایت نمود چون سکر غالب داشتی بحکم
 و الا تقربوا الصلوة و اتم سکر می بادای نماند هم کم پرداختی بدینا و اهل دنیا اخلیا ملائکه و سر
 و موی سروریش و ابرو و مژگان دور ساختی و گفتی که این زمین دنیا است از خود دور بایزد
 و حضور و جود بر دوسه و سه سماع ذوق بسیار داشتی و بهاتش بسیار مشغول بود و سه چنانچه
 در اتم آتش در خدمت آنجناب روشن کردی و هر چه بخد مت دوسه بدید آورد و ندی

در آتش انداختی و فرج معارج الولاية است که وقتی آنفانی که اولادنداشت بخدست
حاضر آمد و استدعای دعا خطاب کبریا برای حصول اولاد نمود فرمود که پسر اولین بمن دهی
ترا پسران بسیار از پروردگار عطا خواهند شد و قبول نمود و چون پسر اول متولد شد
بخدمت شیخ حاضر آمد و شیخ پیر از دست و سه گرفت و در آتش انداخت آن مرد از وقوع
این حسال بسیار پشیمان شد و گفت که من پسر خود را بر سه سوختن نیادیده بودم فرمود
بگذار تا پنجه شود و او باز مفید شده گفت پسر من که در آتش سوختی آتش بر او دکلین باقی
گفت من پسر را سوخته ام بر بد بجان خود که در گمراهه او را خواهم یافت دی بجان رسید
و پسر را صحیح و سالم در گمراهه دید و سبب مدام افزودن حضرت حاجی آتش را سبب
جلال بود که بر مزاج حق امتزاج و سه استیلا داشت و آتش هم منظر جلال الهی است
و بعد از وفات شیخ حاجی نیز مردمان بنام سه آتش می افزودند و نذر میکردند که اگر فلان حاجت
از حاجات ما بر آید آتش را در شب جمعه نیت شیخ حاجی افزودیم کنیم چون حاجت بر می آید
و قایم نذر میکردند و وفات شیخ حاجی در سال یک هزار و چهل و سه هجریست و نذر آتش را

نویس در قصبه قصور است از موقوفه چو حاجی قبله اهل جان شد | بسال رحلت آن شیخ اعظم

دلم فرمود حاجی صاحب ذکر | غیر گفتا که حاجی محسن عالم | شیخ عبد الجلیل حنفی

لکهنوی قدس سره از مشایخ مشایخ وقت است و طریق او طریق ادیسی بود
نیز که در ظاهر مرشدی نداشته باشد بلکه از روحانیت خواجه بزرگ معین الحق والدین
حسن انجری تربیت یافته بود و شجره که بر بیان خود نوشته وادی واسطه در میان
نام خود نام حضرت خواجه بنو مشتی و بی واسطه دیگر سه نسبت سلسله خود را آن حضرت
درست کردی و در کتب در رسائل خود نیز آورده که مرافض از حضرت خواجه بزرگ
بیواسطه دیگر سه حاصل است و او را تصانیف بسیار است چنانچه مکتوبات و
رموزات و اسراریه و اشغال آن در آن کتب اسرار متعلق آنکارا میگردد و وفات
بقول صاحب شجره بنیه در سال یک هزار و چهل و سه هجری است از موقوفه

نویس چو شد در شب بزمین | اول شیخ عالم غلیل غلیل | بچنان محج نبض تاریخ او | انفرام که غلیل غلیل

شیخ حاجی عبدالکریم چشتی لاهوری قدس سره نام پدرش شیخ مخدوم الملک
عبدالله کفاری و در خاندان نایب چشتیه صابریه شیخ نظام الدین بلخی است و چون پدر
بزرگوارش اکبر شاه از ملک هند اخرج کرد و وی بحرمین الشریفین تشریف برد و شیخ عبدالکریم
هم همراه بود و مناسک حج بجا آورد و همراه پدر باز هندوستان رونق افرا گشت و در ایام
پدرش تصدیق زبیر شریعت شهادت چشید و در لاهور آمد و قیام پذیرفت و بعد ایت خلیف شغل
گشت و خلقی کثیر در حلقه ارادت و بی در آمد و خوارق و کرامت بسیار از وی سر بر میزدند و
منتقص است که حضرت حاجی دوبار بسفر حج تشریف برد یکبار همراه پدر بزرگوار چنانچه
ذکر یافت دوم بار به پای تجرید پایاده همراه چند احباب بر اه تشکی روانه سمیت بیت الله شد و
راه راه غلط کرد و در بیابانی افتاد که آب نداشت تشنگی بر اصحاب غالب شد و وی بر آب
گرفت و عاف نمود و قبول شد و هاتوقت دراجی بر سر وی آمده آواز کرد دانست که جای طهور اند
آب هم خواهد بود چون چند قدم برداشت بر شپه آب رسید بغایت محظوظ شد نوشید و وضو کرد
و غسل فرمود و گفت که چون موجب سلامت ما این دراج است پس هر کسی که از میدان ما
باشد دراج را شکار کند و گوشت آن نخورد پس آن روز خوردن گوشت دراج در میدان
منوع گشت نقیض است که روزی حاجی عبدالکریم از خاقان خود که متصل باغ نیب النساء
بیگم است بر فراز پیر زهدی تشریف می برد و راه شخصی شیرانامی رشیم بابت ملاقی شد چون
روز عرفه عید انصافی بود شیر از زبان آورد که امروز روز حج است خوشا بخت آن یکبختان که امروز
در طواف اند و ای بر حال ما که ازین دولت محرومیم با تملع این سخن فرمود که اگر تو بهم نخواست
که امروز شامل اهل حجاز شوی چشم خود بند و قدم بر قدم ما بیا و می بچیان کرد و بعد یکدم چون
چشم بکشا و خود را با شیخ در عرفات دید و انفرغ خاطر مناسک حج بجا آورد و بعد فراغ
باز در لاهور آمد و به بیعت پیوسته که حضرت حاجی چهار فرزند دلبند داشت یکی شیخ نجی
دوم الله نور سیوم عبدالحی چهارم اعلی حضور مخلص ایشان شیخ نجی بسیار صاحب کمال اهل
قال و حال بود و خلقی کثیر بهر ایت این مادی حقیقی بحق رسیدند چنانچه مشهور است که
غیر فرام و زودی را نهی از موضع سید و اله باراده فردی در لاهور آمد و هر خیزد بگشت

وز وی یافت آخر شبی بخانه شیخ محی آمده لقب زد و در اس برگردان شیخ در دیده
 از راه لقب بیرون بر چون بیرون رسید نا بینا شد همان حال باز آمد و بی
 گشت بمجنین چند بار اتفاق افتاد آخر برگردان بجمای خود بر سببت و خود در حالت بیانی
 بگوشه نشست چون روز شد خادمان خانقاه خبر زد و گمراه بصفوان شاهنشاه بر فرد
 در همان حال بیکو کاست بخدمت عرض کرد فرمود که چون کل حق بر زبان آوردی
 واجب الرحم شدی این گفت دوست حق پرست بر چشم وی بالیدنی الحال بنا گشت
 وی در مریدان شیخ شمس گشته بکمال رسید و تحقیق فرمود که شیخ عبدالکریم عالم عال
 و فاضل کامل بود و در علوم ظاهری هم تفضیلت و کمال است اشتیاق داشت و از تصانیف و
 شرح خصوص الحکم فایسی مقبول عام و خاص و رساله دیگر بنام سوار عجیب در بیان ذکر و شغل سلسله
 عالیه مشتمل بود و وفات شیخ عبدالکریم در سال یک هزار و چهل و پنج هجری تبایع بست بهم
 ماه ربیع الحسب است و فرارگو بر بار در لایحه متصل بانج زیبا لیسنا که حال او موضع کوی نواشتیار
 دارد و نقشه از موقوفه شیخ اکرم کریم با اکرام المکرمت یافت چون بجلد برین
 مقتدا می شفیق و آن سالش نیز بر حق کریم کاشف دین المولانا در ویرانه نشانی
 چشتی قریب سره مرید و خلیفه میر سید علی عواصل است جامع علوم ظاهری و باطنی و روحانی
 ولایت خود را در پرده تدبیر تعلیم طایفه پوشیده میداشت و در دفع ترانه و ملاحد و فضیه
 بسیار میکوشید و هر جا که بگذری یا رافضی شنیدنی نزد او رسیده و با او مذاکره کردی و او را از
 خصوصنا با عیسی با و بیست و نه که کرد و باز دیدی که خود را بر روشن نام نهاده بود و باز مذاکره
 کردی و او با نام تاریکی یاد فرمودی و ذکر این هر دو کس قس کتاب مخزن اسلام آورده است و
 مخزن اسلام کتابی است که او را مولانا بزبان افغانی تالیف نموده است اما تمام نام مذکور
 ایشان مولانا عبدالکریم پسرش آن کتاب را به تمام رسانید پس آنچه از تالیف مولانا است در
 و معارف تذکره احکام شریعت بسیار است آنچه از تالیف پسر وی است در اکثر حقایق
 و معارف مذکور است و صاحب معارج الولا بیت بر مخزن اسلام شرحی نوشته و با هم شرح
 کلمات الایات موسوم ساخته و وفات مولانا در روزه در سال یک هزار و چهل و هشت هجری است از موقوف

و احترام وی بجا آوردی و گویند که وقتی مناجات کرد و گفت که خداوند امر او را و لاد بسیار از او
 بعضی از سعد او بعلی بنی اشقیان میخواستند که همه را به بخشی آتشی آواز داد که گمانی سخت بگریز
 در وی بندگش نموده بنیداز که به تمام هر قوم نواد او ترا خواهم بخشید و این شیخ تیر انداخت
 بر چاق قدم از شیخ دور افتاد و انست که چار پشت مزاحوا بند بخشید و وفات وی در سال
 یکتر از چهل و نه و مرقد او در قهصر است و مردمان حجره دو گیدان شیخ را طوایف میگویند که
 از مولف نعت از دنیا فرود می آید چون الله و اوان ولی الملک که کن زعمی مذوب و جلیق غریز
 هر سال انتقامش خواه و اه - این میگرد و عیان سال مصال - همدان سرست مجنون الله
 ملک محمد جالسی قدس سره و اورا شیخ شد جالسی نیز میگویند و لقب او محقق بنده است
 مرید و خلیفه شیخ آله داد خلیفه محمد مدعی است آنچه از کلام دی معنوم میگردد و همین است
 و در کتب خود روح ادبیار کرده و اورا به طور اکبر بادشاه بجا لیکه لوتره پشت شده بود آورده اند
 بادشاه سمیت او دید بنزدیک گفت امی بادشاه بر کمال میخیزد بار آورده که ساخته او سمیت بادشاه
 تشبه شد و بر فطانت او آفرینها کرد و اورا در زبان مدعی کتب و رسائل چنانچه بیاد است
 و لتاوت و اکهر دتی و کهر نامه و پوستی نامه و هوئی نامه و مانند آن بسیار است و سوا
 آن اشعار بسیار است که بطرز سوره منظم در آمده صاحب شجره حشیه میگوید که دی باخر
 عمر ارادت بنجد مت آله داد آورده و در اندک زمان از کالین وقت بشد و در سال یکتر از چهل
 و نه وفات یافت و صاحب معراج الولاية فرموده که وی تا آخر خلافت اکبر شاه در قید حیات بود
 اما حال و فائز در کتاب درج نفرموده از مولف است محمد چون ز دنیا زد حق وقت
 بسال رحلت آن شاه عالی ایلی فضل کمال ادلیا خوان و اگر فرما محمد شیخ و آسای
 محمد و شیخ محمد الرشید جو پوری قدس سره نام دل دی محمد رشید است
 و همین نام را دوست داشتی و در مراسلات و مکاتبات نوشتی و لقب او شمس الدین
 و فیاض و دیوان است مرید پر خود شیخ مصطفی عبدالحمید عثمان است و پدر او محمد رشید
 بن شیخ نظام الدین ابی طی که مرید شیخ معروف جو پوری دی مرید شیخ آله داد شاه گاه
 و در ای دی مرید اجماعی حاد شاه و مرید محمد بن محمد نام الدین است و در خلافت از زمان

و مشایخ و دیگر خانواده و دیگر خواجهگان سلاسل نیز داشت و از کمال مشایخ وقت و مشایخ
 اولیادان خود بود و در ایل مدرس و تدريس استتفال داشت و در اواخر سیه را کتب
 و اکثر کتب حقایق و معارف را مطلقاً میگردید و کتب عربی ذوق بسیار داشت و بکتاب
 اهل المجلدات که محقری از تصانیف شیخ محی الدین است شرحی بنیاید مستحسن و خوب است
 دیگر بسیار کردی و در سماع غلو داشتی و کتاب رشیدی در علم مناظره و زاد السالکین
 مقصود و ابطال البین و دیوان و اشعار از تصانیف و تالیفات آنجناب است و در اشعار خود
 تخلص می نموده اوقات شیخ عبد الرشید ریال بکیر از پنجاه و پنج بهرست از مولف
 چون رشید آیت مرشد اهل شاد | با هزاران رشید و حجت رسید | افضل الاقطاب گویایم او
 نیز قطب الاولیا عارف رشید | و تالیفات شیخ نظام الدین او بهنیم که ذکر خیر وی در
 مناقب تقریباً در عرصه بیان آمده بقول صاحب اخبار الاخیار و معارج الولا است سال
 و مشاد و یک است مطابق این قطعه از مولف | چون نظام حق نظام الدین
 یافت از دنیای دون باقی وصال | از تخلص گویا مستقیم | نیز کن حاصل تو از فیض مال
 میر سید احمد گیسو در از کاپیوی قدس سره پس در میر سید محمد است جامع العلوم
 و باطن و سکر و جذب و حقایق و معارف و عشق و محبت و سماع و وجود و اشعار و
 و فارسی گفتی و بامکران و در عیان مذکره و مناظره کردی و مسایل توحید و مقدمات شیخ محی الدین
 بن عربی را علمایه تقریر کردی و دیوانه و فاضل متصل سلام نه یاکیر توحید با و از سلسله
 چون مردمان شاه جانی که خود را سلسله نقشبندیه عالییه منسوب میکردند با او سلسله توحیدیه عالییه
 و مناظره کردند از ایشان متفق بودند و سواى ایشان نیز هر کسی که بوی مناظره کرد
 بوی فرمودی که شاید تو طریقه نقشبندیه داری و چون او را با خواجگان چشت خصوصیت
 خاص بود و در متابعت ایشان حتی الوسع کوشیدی علی الخصوص میر سید محمد گیسو و از
 بسیار دوست داشتی و گیسو در از گردن او نیز متابعت ایشان بود و کتاب عبارت
 عربی در شرح اسماء حسنی موسوم بجامع الکلم و فقری بجمارت فارسی و حقایق معارف
 تحریر نموده که سیمیه تالیفات است و وفات دی در سال بکیر از پنجاه و سه بهرست از مولف

از جهان چون نور چشم احمدی رفت در بزم محمد یافت جا
 هم جوان احمد ضعیف مقتدا + شیخ محمد صادق بن شیخ فتح الله گنگوهری حنفی
 قدس سره برادرزاده و حلیفه را همین شیخ ابو سعید گنگوهری است در وقت شوق
 و وجد و سماع و عشق و محبت یگانه روزگار بود و در تربیت و تکمیل مریدان شانی نداشت خواهر
 و کرامت بی اختیار از وی بطور بی آبرو نقل است که وقتی شیخ در قبه سه سال زیور
 در بازار میرفت ناگاه منظر مبارک بن بر شخصی هندو دوکاندار که صاحب مال و دولت بود
 افتاد بجزو نظر که این اثر آتش عشق الهی در کالبدن سینه وی مشتعل شد و از دوکان خارج
 سر در پائی شیخ آورد و زبان بکلمه توحید بگشت و در میگردید شیخ او را بنام عبدالسلیم
 کرد و ذکر حق تلقین نمود تا از کمالان وقت گشت و صاحب سواسطح الافوار ذکر
 شیخ میفرمود که وقتی شیخ در حالت سفر بمقام جنگا قهر رسید و در بازار میگشت ناگاه
 بتی مشکین را دید که هنوز بزرگتر است و میگوید قیام پیدا شد شیخ هم موثر شای و گشت و
 بابتادیت و رکلام آمد و گفت انا العبد لاقبده سواشی شیخ اگر چه در آنوقت مغلوب الحال
 بود اما بیاس شریعت اقدس بجانب قبله سجده کرد بت بار دیگر بکلام آمد و گفت فانی تو
 فتم وجه الله شیخ جواب داد که راست میگوئی لیکن چون حضرت شاه رسالت علیه السلام
 و التبیات با وجود کمال مشاهده که حق را هر سو و هر جا میدید بیاس شریعت بجانب کعبه
 کرد حالا از من مخالفت پیغمبر چه طور بطور آید باستماع این جواب بت بروی شا گفت و
 خاموش گشت حاضرین وقت بطور این که امدت مشرف بپاوس شیخ گشته مرید شدند
 نقل است که شیخ عبدالحق نام مرید شیخ نو که خدا شد و شیخ در باغ دی برای تشریف برد
 و ارشاد کرد که از باغ خود چند دانه میوه که آم حاضر کن چون موسم ام رو با نقام آورده بود
 عبدالحق بعد تلاش بسیار رفت دانه آم شش سالم یکی ناقص بجهت آورد و ناول فرمود
 ارشاد کرد که حق تعالی از لطف مشکوئه شما شش سالم و یکی ناقص خواهد داد پس چون
 بوقوع آمد که شش سالم بجمع الجسم بود آمدند و یکی ناقص که گنگ بود بعد از ده سال باز
 شیخ را اتفاق تشریف بری بخانه عبدالحق گردید و مریدان آن دی شیرینی بسیار پیشکش کردند

شیخ محمد ابراهیم حاضرین مجلس تقسیم نمود و در وقت پسران عبدالحق را هم حصه داد اما شش پسران سالم
 حصه پسر گنگ از وی بزرگتر قتل و دومی فریاد آغاز نهاد صدای فریادش بگوشش شیخ رسید و
 استفسار حال نمود عرض کردند که حصه پسر گنگ عبدالحق دیگر پسران وی که سالم اند از وی
 بزرگتر بوده اند و دومی فریاد میکند فرمود که پسر گنگ عبدالحق را نزد من بیاورید که از زبان خود
 حال کند چون نزدیک آمد شیخ لعاب دهن خود بر زبان گنگ مالید و می‌گفت ای حال گویا گشت
 وفات آن جامع الکملات تاریخ هجری دوم ماه محرم سال یک هزار و پنجاه و هشت هجری
 و هزار و انوار در فضا گنگوه است و دومی خلفای کامل و مکمل بسیار داشت که ذکر بعضی
 از ایشان مذکور میگردد و اول خلیفه راستین دی شیخ داود منیر زندوی است و دوم شیخ
 محمد گنگوی پسرنانی وی است سیوم شیخ ابراهیم مراد آبادی چهارم شیخ عبدالحق سبحان
 سهارنبوری پنجم شیخ عبد کلیل که آبادی ششم شیخ جمال کاچو هفتم شیخ مبارک هشتم شیخ
 یوسف کابلی قطعه تاریخ وفات از موقوفه رفت صادق چون ز دارایی بیست
 سال تراشید صدقه فقیران و ارشدین محمد صادق است | بار دیگر صادق بنیت نشین
 شیخ عبدالحق لاهیوری حشمتی صاحبی قدس سره از اجل خلفای
 شیخ جان الله لاهیوری است در فقر شانی بلند مقامات از چند داشت در وجه بیاع
 اضطراب تمام میکرد و در حالت جدید بر کسی نظر انداختی و پیشش گشتی نگردی مبارکین
 و محتاجان عام بود و خلقی کثیر کلبه ارادت وی در آمد و کلمات رسید وفات وی
 بتاریخ دوازدهم رجب الحرام سال یک هزار و پنجاه و نه هجریست و فرار در لاهیور در خالقاه
 میدان زمین خان است از موقوفه | چه شده بفرمان دار فناء | مکان کرد در داخل زمین
 و معاش بوفیق تعالی است | اگر بخواه خلق امام یقین | شیخ عارف حشمتی لاهیوری
 قدس سره از مریان با کمال و خلایق اهل حال و قال شیخ اسحاق بن شاه کاگوچی
 و بمیان نارف مشهور بود و در عهد شاه جهان بادشاه در لاهیور علم شجسته می افراخت
 و مریان کثیر داشت و به راه بعشره انیس باغ کاف نشسته بود و در حجره بر سر خلق می نمود
 کرده بخیر و نواب در اینجا گذرانیدی چون بتاریخ اول ماه انجمه سیدین تشریف می آورد خلق

عام و خاص را از در تجربه و در سیر و نبرد اگر کسی بر در تجربه موجود بود و نظر جلالت اثر شیخ بود
 افتاد است تا سه روز پیش از وفاتش مادی را که در دنیا گشتی و وی بر در سه که از تجربه بر وی می
 تمام روز تنها می نشست و احدی را نزد خود راه نمیداد و چون در سماع ششستنی تو اجدد و انظار
 بسیار کردی بحدی که نسبت با فراق روح میرسد و در آخر عمر در حالت اعتکاف جان کوی
 تسلیم نمود وفات آن جامع الکرامات در سال یکتر از ششست و چهار هجریست و فرار
 پیرانوار در لاهور در گورستان سیانی بخوار فرار حضرت شیخ محمد طاهر محدوی لاهوریست
 از مولف چون جواب عارفی می دادی سری جنت شد از عالم روان سال و صلیس گو فریدی بیست
 بار و دیگر عارف حشمتی بخوان شیخ اسماعیل حشمتی اکبر آبادی قدس سره
 از ناظم ادب و کبرای اصفیای اکبر آباد است در علوم طاهری و باطنی طاق و یگان
 آفاق بود و در ارشاد طالبان آتی و هر کسی طالب دنیا و عقبی می بخش حاضر آمدی محو
 زرقی و فرمودی که اگر طالب دنیا ببرد خود می رسد در دیش غبت اولیا الهی از افرایده آخر
 رفته رفته طالب حق میگردد و با طالب مولی شده نزد ولی حاضر میگردد و چون دست
 مبارکش جامی حصول مطالب دین در دنیا بود از جهت خلق کثیر بخدمت و محافظه آمدی احتیاج کثر
 گشتی در سماع و وجد غلوت تمام داشت و وفات دی قبول صاحب مجز الوهلیکن در سال
 یکتر از شصت و شش هجری است و فرار پیرانوار در اکبر آباد است از مولف
 خلیل و هر اسماعیل ثنائی بهشتی شد چنان نیکو شریقی تباری و صالاش گفت سرور
 ولی الزام اسماعیل حشمتی دوباره بهر سال ارتحالش بگو کامل ولی بهر بهشتی
 سعید خان میان بهشتی قدس سره صاحب حال و قال و شوق و ذوق بود
 و در سماع غلوت تمام داشت و نسبت به او تشبه و واسطه به شیخ نظام الدین نازکی
 میر سعید و بعضی بر اینند که میر شاه اعلی پانی بی است و وی میر شیخ نظام الدین است
 و چون در سماع در آمدی سماع وی در جانوران صحرانی اثر کردی و از هوا و محفل سماع
 خود را می انداختند و چون مرغ نیم سبلی می طپیدند چنانچه روزی شیخ و وزیر در سماع
 میکرد و شیخ در تو اجدد بود و فاعنه از بالایی و خشت بر زمین افتاد و طپیدن گرفت و شیخ

از خیال بجز آن مرغ نیم بسمل را بسمل نمودند و نیز بجز مسایند یا بلبل این حال پیش می روی بسیار
نا را فتن گردید و گفت یا بارک الله تعالی که آن شخص را پادشاه شد و برادر خود را بناحق قتل ساخت
و بغرض آن بقتل رسید و قاتل شیخ سعید خان در سال یک هزار و شصت و هفت و هشتاد و هشت
در بریا میور است از مولف **ابا سعادت جو در خلد برین** **شیخ اسعد نادوی در بریا میور**
قلم فیض است سال وصل او **ابن معالی عشق اکبر سعید** **شیخ پیوگی افغان عمر**
قدس سرکه بقول صاحب معاریج الاولایه مرگ کاش بود و فرستاده از رودخانه
پیر کبار یافت و در سماع غلوه داشتی و چون در سماع شدی چند روز در سماع ماند و گویند که
شب در سماع بود و خوابی که شب آخر شود و چون صبح نزد یک رسیده است اشتهار به ملک
باز شب معاودت کردی مردان متعجب شدند و اظهار خیال شیخ پیوگی که هم عصر شیخ
پیوگی بودند و فرمود که غم نخورید این شب شیخ پیوگی در سماع است و نمی خواهد که شب با تمام
رسد پس آن شب نهایت طول کشید و نیز گویند که چون شیخ مرض موت بیمار شد و وقت
رحلت او رسید همه مردم را از خود دور کرد و گفت که اوقتی که بیدار برانوار رسول صلی الله
علیه و سلم مشرف نشویم جان بحق تسلیم کنم و شام دوم را تاب دیدار آنحضرت نیست پس از خواب
بروید و در راه بنزدید و چون بعد از وفات من سقف خانه را شکافته باید بدانید که حضرت
شاه رسالت ازان راه در بنیاد شریف آورده اند چون بر حمت پیوست در خانه کشاد دیدند
که سقف خانه شکافته است و قاتل شیخ پیوگی بقول صاحب شجره چشمت در سال یک هزار
و شصت و نه و هشتاد و هشت و هشتاد و هشت **شیخ جهان پیر پیوگی دلی**
شده از جهان سوی جنت روان **شد و سال رحیل تاریخ او** **روستاه عشق پیوگی عمان**
شیخ محمد عارف چشتی صابری لاهور از خلفا نامدار شیخ عبدالخالق چشتی
لاهوریست در فقر و کسب و شامی بلند داشت هر چه از زبان فرمودی همانطور بوقوع آمد
تقلید است که روزی در خانقاه وی محفل سماع گرم بود و قوالان این بیت میخواندند
بیت آن سیه که جان در دست است و میدهد جهان گریه چند بار به شیخ از ذوق این سخن
سر مست جام تواجب بود ناگاه شخصی پس خود را که بیمار بود و در رختی از حیات مستقر باقی داشت

بر چای پانی انداخته در مجلس آورد و التجای دعای شفا نمود شیخ دست حق بر سر
 بیمار آورد فی الحال شفا یافت و وفات شیخ مارت تبارخ هفتم ذی الحجه سال یک هزار و هفتاد
 بهجریست و فرار گوهر بار در لاهور است از مؤلف شیخ عارف عارف اهل کمال
 شد و از دنیا حله جادوان | رکنش عارف شریا جاده گوهر | هم بخوان عارف شمشاد هما
 مولانا عبدالکریم پشاور سی قدس سره فرزند مولانا درویش و مرید و خلیفه سید
 علی غواص است و تربیت ظاهری و باطنی از پدر نیک اختر خود یافته و از اخوند کریم یاد
 گویند و وی در اشعار خویش هم همین نام را اختیار کرده و از محققان این طائفه و عارفان
 این جماعه است صاحب شریعت و طریقت و حقیقت بود و از کلام او که در تسمیه مخزن الاسلام
 و اکتشفه علوم رب او اظهر من الشمس است و در کتاب خلاصه البحر محقق و فنانسان کتاب
 است و گویند که چون مولانا کتاب مخزن الاسلام را با تمام رسانید بوقت شب خبری از
 کاغذ سفید درون جعبه مبارک همراه بروی و سپید آنکه چراغ روشن کند که برینوده علی الصبا
 پیران خود دادی همچنین تمام مخزن را با تمام رسانید و درج معارج الوابیت است که بعضی از
 مولانا پیرمیکه غوث کریم گویند و لغزش نیست فرمود که چون غوث بمیرد دیگر کسی را که از او
 کند او تبسم کند چون وفات یافت آن شخص نظر امتحان در وی نگاه کرد و مولانا تبسم نمود و فرمود
 بود که بکلام آیتان شخص از آن خطره تاب گشت و گفت که زیاده ازین برانی بنحو اطمینان
 که حقیقه مولانا عبدالکریم باید بنویسند گفت که چون مادر را برای عقد نکاح بخانه
 می آوردی و در راه خواستی که قبل از نکاح با دست اندازی کنی و از درختی که قریب بود
 از وی ندای بگوشت رسید که هنوز زنا نمی و پیش از آنکه نکاح شود دست انداختن
 و مس کردن حرام است آن نداننده من بودم و فاست مولانا عبدالکریم در سال
 یک هزار و هفتاد و هجری است و فرار در ملک یوسف زیان است از مؤلف
 چون کریم و کریم اهل کرم | باکر است گشت و خشت به قیوم | اهل دقت حال و صلوات
 والی عرفان کریم ابن اکبر | شیخ نجیب پشاور سی قدس سره فی الاصل از حرم
 گوهر اماره شیخ کاظمین وقت خود بود و در عبادت و شریعت و طریقت

الک حشمت سماعی و سرگرم و طریقہ اش عین طریقہ مولانا در دینہ پشاور سی بود و محقق اسلام
 نہایت دوست داشتی و مردمان را بہ تعلیم علم رغبت دادی اگرچہ کلمہ زبان افغانی نمودہ است اما
 اشعار فارسی گفتی و زبان ہندی نیز تکلم کردی و مریدانش بسیار صاحب جمال و حال و حال قال
 بودند چنانچہ مولانا مالک سیانہ و شیخ شاہ جہا پوری و شیخ علی وغیرہ و ہر کہ بصحت او پیوست
 نصیبی از علوم دینی یافت و وفات دی در سال یکہزار و ہفتاد و سہ ہجری است و مراد در

پشاور است از مولف | جو بخیر ستم سرخوش عشق | از و بنا گشت در ذات خدا طالع

و صاحبش عارف اخلاص گفت | و اگر گم نم فاضل آفاق | شیخ پیر محمد سلون قدس

جامع علوم ظاہر و باطن بود و ارادت بہ شیخ عبد الکرم داشت کہ نسبت دی بہ شیخ حمام الدین
 مالک پوری منتی است و اکثر از مریدانش صاحب علم و عمل و ریاضت و مجاہدہ بودند و با پیر
 لکنوی حاضر بود و مردم آن دیار از علم و فضل ایشان پیر محمد لکنوی نفرت و بوی رجوع می آوردند
 از آنکہ شیخ پیر محمد لکنوی حضور و مجرور بود و تلبیس بلباس فقر داشت و پیر محمد سلون متاعل
 و عیالدار بود و لباس سن شکار پوشیدہ سے و صاحب اخبار الال و الاز سے کرامت
 بسیار نقل میکند و میگوید کہ شیخ پیر محمد در شمع صورت آتی بود و ہر صورتی کہ خواستی صورت
 خود را تغییر دادی و وفات دی در سال یکہزار و ہفتاد و چار ہجری است و اشعار از زبان ہندی

و فارسی گفتی از مولف | و اصل وصل محمد سپردین | یافت از حق دولت و صلت

رحمتش گو عارف حجت کریم | ہم بخوان پیر محمد حق پرست | شیخ بکی اگر کاتی قدس سرہ

در خاندان چشت اہل بہشت مدوی بابرکت و عظمت و شیعی باوقار و قریب بود و سلسلہ
 ارادت و نسب آبای دی بقطب المشائخ نصیر الدین محمد چراغ دہلی میرسد در زہد و
 ریاضت بسیار کوشیدی و چند باریارت حرمین الشریفین مشرف شد آخر الامر در مدینہ
 منورہ بامر حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ والتیمت سکونت در زہد و مشائخ و علمائے
 حرمین الشریفین مشیخت و کرامت وی مقرب گشتند اگرچہ در ان دیار از زمان خواصیل
 بن عیاض و سلطان ابراہیم ادہم و خواجہ عثمان ہارونی وغیرہ ادا زہ فضل و فضایل و کرامت
 حضرت چشت مشہور بود لیکن سبب تشریف بری شیخ در حدسین شریفین باز

رونق تازه بوقوع آمد وفات شیخ محی در سال یک هزار و هشتاد و پنج و هزار و نود و در		
دینیه معلی است از مولف	یافت در حقیقت حیات دائمی	چونکه محی زنده دل سپرد به
بلو و عشق حق سراپا ذات او	ارتقا لشکر عیان عشق	میشو چند مهر کاستی
چشمه شری قدس سوره ثانی سید الطافه چند نهد ای بود و در شریعت و طریقت و		
سوره بیکمال داشت اول در قصیده مویان سکود و زید بعد از ان در سینه بلیه آمد و طین		
گرفت و در آیاسکه در مویان میو و شبها بر لب آب رفتی و ذکر هر گفستی و وقت بیکمال		
در آب درآمدی و بزرگ جلی مشغول شدی و چون ذکر جلی یکمال رسانیدی که دیگر کسی		
در زیدی و در در اهرار رفتی و هنرم تی آور دسی و بفر و خسته و قیمت آن به صرف		
ماحتاج صرف کردی و آنچه باقی ماندی بفقر القییم سرمودی و در سماع غلو تمام داد		
و اشعار بربان فارسی و سندی و عربی بغایت فصاحت و بلاغت گفستی و ادب انصاف		
بسیار است و از آنچه کتابی است منظوم بر طبق نام که او را شری نیز کرده است و حق		
اکثر مسائل فقه است و وفات وی در سال یک هزار و هشتاد و هشت و هزار و نود و در سال یک هزار		
خلق است از مولف	شیخ عالم چند وقت چندی	شد چو شبلی بسوی خلد برین
خواججه اختری بگو سالش	هم بفر ما چند شیخ امین	میشو چو شبلی بسوی خلد برین
سوره اصل او از بیکمال است و ارادت بخدمت شیخ محمد حالیه داشت مردی مرم		
و صاحب عظمت اول در قصیده حالیه سکونت داشتی بعد از ان بکبر رسید و ثابت		
سی سال از حجه خود بغیر ضرورت پایدون نه نهاد صوم دوام داشتی و نذر و نفعی کثیر قبول		
و بزرگ اسم ذات اشتغال داشتی و کشف و کرامات بسیار از وی بلیز می آمدند چنانچه		
صاحب عارج الولا بیت میگوید که وقتی شیخ بعد استار برادر من گفت که کار خیر کردی		
تو در خانه فلان منصب دار خواهی شد که فلان نام و فلان نشان دارد و پیش		
بپهور آمد که او گفته بود در دوزی شخصی سپاهی گفت که تو در سر کار شاه عالم		
خواهی شد چنانچه او چند روز در شاه کو شد و وفات وی در سال یک هزار و هشتاد و نود و		
فرار گوهر بار در ازنگ آباد است از مولف	چون صاحب خدا جیب زمین	

شد محبت بسیار جلالت آن | متقی شاه اکبر است بگو | نیز اعظم ولی حبیب خوان
 شیخ پیر محمد لکنوی قدس سره در ولایت کمال و کمال بود و شیخی عاقل و متفکر
 بزیارت حرمین مشرف شد اصل او از جنوب ریاست و در ادب و تعلیم علم نمود و بعد از آن
 جویند آمد و از آنجا در دلی رفت و بعضی کتب را کلمه نمود و بعد از آن تفنوج آمد و بعضی
 نسخ پیش علمای آن شهر خواند و از آنجا در لکنو رسید و پیش شیخ عبدالقادر قاضی
 لکنوی تحصیل علم با تمام رسانید و در آنجا جذب شوق الهی و انگیزه حال دینی گشت درین
 شاه عبدالقادر متی که پیشی که سکونت در کوه بستان داشت و تمام ربع مسکون را حیات
 نموده بود بر سر وقت و سه در رسید و در امر نذیر خود کرد و از خاندان حشیته عاقله
 حصه وافر بوی کشید و بسلاسل دیگر هم اجازت و طاعت داد و تدریس و در کس
 و هدایت ارباب فضیلت و صیانت کرد و بسکونت لکنو فرام داد و سه باب آب گوشتی بیا
 پذیرفت و بر سر راه هدایت میرید آن مشغول گشت و ابواب فتوحات بر روی گشاده
 شدند و در راه خدا صرف کرد و بجز قوت یک دره خود نگرفت و بهان وقت طلوع
 از بازار لایلیه می و با اتفاق حاضرین و بسیار ذوق داشتند و چند خوالان مدام
 بلکه صبح و شام حاضر خدمت و می بودند و ربع حصه بر می بایشان بخشید و فقرا و علما و
 مساکین لکنو را نیز از فتوح خود محروم نساختی و چون خواستی که از آب گوشتی عبور کنند
 گشتی حاضر بود سه یا چهارمیان بر گشتی سوار شدند و اگر گشتی نبود بر سر آب
 نشسته و همزمان را نیز با خود بر سه و قدم بجای آب تر نشد می و صاحب معارف الولا
 میفرماید که چون من بسفر بنگاه در لکنو رسیدم بنجد شیخ پیر محمد رسیدم شفقت و محبت
 بسیار کرد و کتاب بفرست شرح دیوان خواجه حافظ که از تصنیفات من بود و حافظ
 فرموده بسیار پسندید و فرمود که بجز است محیط انواع علوم و چند ماه بطلان خود داشت
 و خیرا شغال خواجگان حشیته اجازت داد و خرقه تبرک پوشانید و بعضی او عیال و ثوره و خواجه
 هم و نیز بای میزدن نموده و خدمت فرمود و در تصنیفات بسیار است چنانچه سرانجام
 شیخ هدایت و خواجه می و ختمه و مکتوبات و تصوف و اربع منازل در سلوک از

برضا شریف و توالی قصه در آنست و قافیه شش سر در سال یکبار و هشتاد و پنج سر در هر سال
 انوار در یک خط است و مولف آن محمد سرور بزم محبت | چو شد تاریخ آن سرور و اتفاق
 بگویش چنان یقین و شش حق بنین | بفرمانده محمد سید عشاق | شش سر محمد صمد علی چشتی
 صاحب امری لاهوری قدس سره از علمای مشایخ چشت اهل بهشت است
 شایقی عالی و بزرگوار داشت در علوم شریعت و طریقت فرید و جمید بود تمام روز در درس
 طالبان علم گذرانیدی و به تمام تالیهین ملائک ان حق پرستی خلق کثیر از سکای نجاب
 از آنجانب بهر باب علوم دینی و دنیای می شد و در حالت وجد و سماع هر کسی که آن نظر
 اثر وی گذشتی تارک الدنیا گشتی و وی خرقه خلافت از شیخ محمد عارف لاهوری پوشید و در
 لاهور سکونت و زید و وفات وی تاریخ هشتم ذی الحجه در سال یکبار و هشتاد و چهار
 هجری است و فرار از لاهور در فرار است این زمین است این مولف
 ز دنیا رفت در جلد معلی | چو صدیق آن ولی را تحقیق | اگر شد شش قدسی مال نایم
 دیگر بار شش عشق صدیق | شش سر محمد و او دین شش سر محمد صادق گفتوی چشتی
 صاحب امری قدس سره مرید و خلیفه در عاقلان خود بود و متی بلند و جانی قوی و
 آثار کمال و ولایت از ناصیه حال وی هویدا بودند صاحب سواد طبع الانوار که کلمات
 بشماره خوارق لا تعد و لا تحصى از وی درج کتاب خود نموده است که شش از آن فرار
 یکی از هزارند که دیگر و تفلسست که شش شب عرس نهالین حضرت غوث الاعظم علی
 عید القادری گیلانی رضی الله عنه مجلسی عالی ترتیب میکرد و طعام و افریق و غزایا میداد و قوی
 موقع عرس حضرت عوینه قریب رسید خبری موجود داشت که شش سوندا خلیفه خود را از شاد
 کرد که براسی معرفت فاطمه حضرت غوث الاعظم از کسی دوست قرض حسنه بگیرد بعد از این
 حکم خود جواب قیلوله بفرموده شریف برود بعد ساعتی سید انگشت و شش سوندا را طلبه داشته فرمود که بر
 صرف عرس شریف قرض نباید گرفت که حضرت غوث الاعظم باین کار خیر خود اندا کرده است و
 خرج عیال نموده یعنی چون بجزاب زقم روح بر قوت حضرت غوث الاعظم شریف اور و دیار
 روپی نقد و یک اشرفی بمن داد و ادا کرد که این نقد را در مصیبت ارف غریب

خرج کن چون بیدار شد مژده کور او در دست موجود یافتیم تقاضاست که در پیشی بگوشی در
 اربعین شست چون در جگر درخت کنار بود در مدت چله اکثر اوقات برگه گل از غوروی
 چون از اربعین برآمد و پیش کرد که من در چهل روز خلوت بیخ مجزوه ام منبر بود که دروغ و بیگونی کرد
 این درخت غذای تو بود و در پیش انگار که در پیش رو برداشته آورد و استفسار حال نمود و در
 بعضی آمد و در آتش سدیق قول پیش کرد نقل است که چون او را گیس و سیب ملایم
 با و شاه در سال کمپار و شهادت هجری بر تخت شهنشاهی جلوس نمود بعضی معاندان این
 خاندان بیعت با و شاه رسانیدند که شیخ داود و شب و روز به برکت سماع مشغول میباند
 و از متابعت شیخ شرف منصف نفس است با اعتناع این سال با و شاه فرمان طلبی شیخ جایی
 ساخت و شیخ حسب اطلب در بدلی نزد باد شاه تشریف برد با و شاه ملا عبد القوی نقیرا
 که از متعصبان وقت بود و بافت سماع اوت ولی داشت بجهت بحث و احتساب نزد شیخ
 فرستاد و نزد شیخ آمد و از مسئله سماع استفسار نمود و منبر بود که اگر از روی سماع
 نمی رسی اشماع لایک و مباح و حدیث آمده است هر کسی که لایق سماع باشد او را سماع
 و من خود را لایق شنیدن سماع میدانم و اگر از روی حال می پرسی آن جسم متواضع میگردد
 پس بقولان که حاضر بودند ارشاد کرد که چیزی که گویند تو الان قول آغاز کردند
 و شیخ مست جام تولد شده بلا عیب القوس ارشاد کرد که ای اهل جهل من خود
 صاحب شیخ و یابی احکام شریعت ام از من دلیل ایاجت سماع میخواهی بخواهی این سخن
 که لفظ جاہل از زبان شیخ برآمد ملا عبد القوی همه علوم خود را پیش کرد و جاہل مضی گشت
 بر چند خواست که حرفی از زبان گویند تو فاقد گشت گریه آغاز نمود و بعد در پاس شیخ
 آورد و از اینها نمود شیخ بر سر رحم آمد و گفت تو درین عهد ملک الملک او صاحب قفس می
 هستی چرا درویشان را از رسیدن بهما نوقت علوم فراموشی کردی و سبب آرد
 و بعد قی دل مرگشت نقل است که چون وقت وفات شیخ فرا رسید
 پیش از وفات سه روز بهر او خورد و خویش شیخ محمد فرمود که تا بوقت برای من آریسته
 کنید چرا که سه شب است که پی در پی پیغمبر عالم صلی الله علیه و سلم در عالم رویا مرا میفرمایید

که اسے داؤد داشتاق تو ششم زد و تریز و بایا پنج و شیش و خرباز و ثابوت حسب الارشاد و تیار
کرد چون شب پنجم ماه رمضان سال یک هزار و نود و پنج رسید بعد افطار قوالان را طلب
فرمود و مجلس سماع گرم ساخت و تمام شب در وید و توابع و بعد بانه چون صبح وید در حاکم
و بعد و سماع جان بجان سپرد و در قصه گنگوہ مد فون گشت شیخ سوزمان عبد المؤمن
و شیخ بلاتی که تپانی رسید غریب الله ساکن کرانه و شیخ ابوالعالی ساکن ابط و شیخ عبد القادر
ساکن سوز از خلفای نیست قطعه تیار پنج از مولف | خود او شد از قصای اله
ازین و هر دو خلد جنبه نشین | ابو شیخ داود و حق بن بسال | و گریار داود و شیخ یحیی
حضرت شاه ابوالعالی چشتی صابری قدس سره از سادات عظام و خلفای ائمه
شیخ داود چشتی است اگر چه ارادت بخدمت شیخ محمد صادق گنگوہی داشت اما مکمل
از شیخ داود یافت و خرقه خلافت پوشید بر روی سید محمد اشرف و فیصله
متصل سمارت پر سکونت داشت چون او وفات یافت و حضرت شاه خود رسال بماند
والده اش او را نزد شیخ محمد صادق گنگوہی برد و برای تربیت و تکمیل وی التماس نمود شیخ
او را نزد خود داشت و به تعلیم علم ظاهری مشغول ساخت و بوقت وفات خود حواله اش
به شیخ داود نمود چنانچه شیخ داود او را تکمیل رسانید و خرقه خلافت داد و تخلص
که شاه ابوالعالی را ساری بود و فاسد و بد طینت و بد خو بود و کمال عداوت داشت و فقام
وی با بی تحقیق بر زبان می آورد و انواع از او میریدان شاه هر چند براسه نادید
وی از شاه اجازه میخواستن اجازه نداد و در تحقیق و سیر راضی نمی شد اتفاقاً
آن همسایه وفات یافت حضرت شاه چند روز تمام او کرده بگریه و بکا گریه و
طعام تناول نکرد و خدام باعث این عجز و اتم پیچیدند و فرمود که ایام و وقت اینها
و او بپایا اکثر و امن حال بنیاده و نیامد و در و را کس شست و آن را باقی ماند
و بگوئی این نوع مردمان ممکن نیست مالا که آن شخص وفات یافت اسرار بنیاد
و بپایا از اسرار که فراموش و ازین سبب فرموده و کمالی از حق حال این است
تخلص است که در این سال حضرت شاه یحیی از استقامت و در و را کس شست

که از دنیا و مافیها خبری نداشت بلکه کنار تاسه ماه از اکل و شرب هم دست بکشید چون
وقت نماز می رسید خدام هزار مشکل آگاه می کردند و دشواری ها بر مصلحت ایشان می کردند
بعد سه سال آن حالت رفع گردید و در امور دینی و دنیاوی با خیر شد و در آن استفسار
حال کردند فرمود که حال فرض و سنت نماز مشکل تسکین شالی شده مرا برای ادائیگی نماز
آگاه می سازند حاجت آگاهی شان دارم نقل است که در خانه حضرت شاه غفر له حضرت
کمال بود اکثر اوقات بنقر و فاقه میگذشت خاصان این خبر بسمع میران سید بسکینه حضرت
وی رسانیدند ایشان طرف غله حضرت شاه را طلبیده در دس دست مبارک نهادند
و گفت حالا تا قیامت غله این طرف کم نخواهد شد بی وسواس خج کرده باشند چون دو
ماه بفرغت گذشت شاه از اهلخانه استفسار حال نمود و اظهار حال کرد طرف (ازو)
خود طلبید و سرگون ساخت و گفت که میران بسکینه در توکل باطل می اندازند نقل است
که روزی چند شایخ در مجلسی که در قصبه تمانیه اتفاق افتاد بود مثل حضرت شاه ابوالمعالی و
میران سید بسکینه و شیخ ابو الفتح و شیخ سوندا بهوهری و شیخ بلاقی و شیخ محمد شاه محمد و محمد
و شیخ عبد القادر سنوری و شاه فیصل الدین کهری و والد سید غریب ساکن کرانه حاضر بودند
و کرد در کلمه طیب لا اله الا الله افتاد حضرت شاه فرمود که آنکه این کلمه را از دل خواند مانند
اگر لفظ لا را در گوش کسی ندی جان بگویند بمرد و اگر الا الله بگویند بازنده گردد و
حاضرین التماس این امر نمودند حضرت شاه برخواست و بگوش یک گاو میش که در ضمن کن خانه
سپیده بود لفظ لا را بگفت ادنی احوال بنقید و بگرد باز الا الله بگوش دیگر وی خواند زنده
در بنجاسته بگردید سبزه مشغول گشت و وفات شاه ابوالمعالی بقول صاحب شجره نشسته
سال یکصد و یکصد شانزده هجریست و صاحب شجره سال وفات و آنرا هشتاد و پنج ساله فرموده
از مولف رفت از دنیا و اولادین پیر بهر ابوالمعالی اهل فیض سال وصال او تاج التارکین
بار دیگر ابوالمعالی اهل فیض شیخ عبد الرشید جالندهری قدس سره
از سادات عظام شهر جالندهر است پدر بزرگوارش سید اشرف نام داشت و از شیخ
خود سالی ثلث و آنسیر حال وی گشت و بعد تحصیل علوم متداوله طلب خدا از وطن برآمد

سپید کرد و آخر بخدمت شاه ابوالمعالی حاضر آمد چون حضرت شاه به طبعی رسید او را حواله سپید میران به یکدیگر فرمود و ارشاد تربیت و تکمیل وی کرد وی از میران به یکدیگر سخت قهر حاصل کرد و خلافت یافت و صاحب نزهت السالکین تخریر فرمود که روزی حضرت میران به یکدیگر سپید علیهم السلام جالندهری مخاطب شده فرمود که هر مردی که بطلب خدا نرسد من حاضر میشود تا شش سال امتحان رسوخ وی کرده میشود اگر صاحب اعتقاد معلوم میگردد او را از زمره خدام خود شما میکنم سوای سپید عبدالرشید که بر دوازده اعتقاد در آتش آورده است و قات آن جامع الکملات بتاریخ غره ماه ربیع الاول روز جمعه سال یکله رو یکصد و بیست و یک هجری بحین حیات مرشد خود میران سپید به یکدیگر بوقوع آمد و در حیات مد فزون شد میران سپید به یکدیگر بعد وفات وی سپید غلام محمد الدین خلف او را به جنت خود متمایز ساخت و کمال رسانید و قطعه تاریخ منطومه مندرجه تذکره دی که باقیم رسیده این است قطعه

شیخ دوران سپید عبدالرشید	شیخ نجم حشمت کمان اجوی	سبحان علم و محبت زن اعمال نیک
غنیه بانع محمد مصطفی	یوم جمعه و غره اول ربیع	نعمته آن معادن صدق و صفا
گشت عازم نیربان بی ثبات	بر درخت خود سوگوار بقا	چون نمودم فکر سال خلش
ما تهم فرمود معشوق خدا	از مولد هفت	حضرت عبدالرشیدان میران
چون زدنیافت و درخت برید	سال وصل است ما تهم	بار دیگر سرور عالم رسید

شیخ سوزن کماله شیخ المومن چشتی صابری قدس سره مرید خلیفه و جانشین شیخ داود چشتی مکنوچی است و تربیت میران و تکمیل خدام نظر فیض اثر وی حکم اکبر اعظم داشت و در حالت وجد و سماع بر هر کس نظر کیمیا اثر و سعه افتاد است و بنوع گشتی و شجره آبای گرام وی بحضرت ابوبکر خلیفه اعظم سرور عالم صلی الله علیه و سلم میر سپید پدر عالیقدر وی شیخ عبدالمومن از امراسه جایگزین ارشاد علی بود و در قصبه سفیدون که در جایگزینی بود سکونت داشت چون او وفات یافت شیخ خورشید بماند اما از عهد خوروی آثار بزرگی بر ناصیه حال وی عیان بودند و بحسب پریستان اعتقاد کامل داشت آخر لشرف ارادت شیخ داود فانیز شده بکمالات سپید

و صاحب خوارق و کرامت گشت و صاحب سواطع الانوار میفرمایند که در وقت
 در ابتدای حال از موضع سوهر و دیر مسکن خود بتقریب عرس بزرگی بموضع دیگر تشریف
 برد اتفاقاً بهر آن روز پس از نوجوان عالم آن دهم میزد و پدرش بکمال اعتقاد و عشق
 برداشته در مجلس سماع فکر که شیخ هم در آنجا تشریف داشت او در دوازده روز مجلس نهاد
 و از رازگریست و گفت سه مرد آن خدا خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند و این
 امیدوار است که بتوجه انعام مردان خدا پسر مرده من زنده گردد شیخ را بهر حال راز
 رحم آمد و از مقام خود بر خاست بر بالین مرده آمد و گفت برخیز ای پسر بگو آن حق القیوم
 است و خود را در پیرنی احوال چشم بکشد و زنده گشت نقاسست که وقت شیخ در
 حالت مستی و کوره آتش که آنجا خشت بز آن خشت با پنجه بیکوفد و در آنجا یکپاس در آن
 راند موسی از جسم بیار سوخته شد نقاسست که وقتی شیخ در مجلس سماع که تعجب بگفتل بود
 تشریف داشت در ویشی از حاضرین مجلس در حالت وجد بزرگان را که به پیشانی
 حاضرین خواب میخیزد الدین حسن اجمیری بنی هند تشریف آورده است چون اولی را بنی
 گفتن خلایق شرع بود قاضی شهر در صدر و قتل آن در دیش گشت و بفرموده سبب گشت
 شیخ خود نزد قاضی رفت و گفت که عاشق و المجنون مغرور و در ویش را معذور دار
 و در صدر قتل وی نشوید قاضی گفت شیخ قبول نکند و ازین سبب بر طبع مبارکش جلال کمال
 شده و قاضی فرمود که اگر تو قبول عاشقان الهی که نسبت انشاء الله مثل سنگ عود کرده
 خواهی مرد قاضی را بمان وقت تیر و سرفه دامنگیر گشت و در چند روز بهمان بیماری
 نقاسست که وقتی شیخ از عرش شاه جلال تا تائید سری فراغت یافته شناسایی
 خود تشریف می آورد و در آنجا راه ریزان از موضع بیرون آمده خواستند که شیخ را
 با مردان تاراج کنند اما از نهایت رغبت توانستند اما چون شیخ از آن موضع گذر کرد
 در ویشی را که از جمیع خدام باریس تنها مانده بود تاراج کرده حامد و کالای او را غارت
 در ویش عریان دیگر این نزد شیخ آمده حال ظاهر ساخت فرمود که عجب است که این
 انگشت بیکدیگر در این سخن انشود و در ویش حکمای دهم نالان و گریان شدند

۴۸۹

انچه الهی است و حق تعالی که در کمالی غایت کرده و پس وادیده و انش منظمی گشت
 که در شیخ در مجلس سماع تشریف میداشت چون در و بر آمد اول سربار که باز
 تمام جمعی از اهل مردمان غایب شد و تا یکپاس معذور ماند باز پیرا گشت بعد فراغ
 سماع شخصی استفسار حال نمود فرمود که نور عشق بر نور عاشق غالب گردید و نور عاشق
 را در انوار خویش مستور ساخت نقیضت که چون وقت وفات شیخ نزدیک رسید
 قوالان را طلب کرد و فرمود که این بیت حافظ شیرازی را که کرده بگوئید شعر حضرت
 سخاوتمند بود عین قنبر بود با خیال که چرا باد گران پردازم چون قوالان این بیت را
 آغاز کردند شیخ در وجد آمد و در همان ذوق و شوق بتاریخ نسبت و چهارم ماه جمادی الاول
 سینه کبیر را در کعبه دست در پرچمت حق پوست در در قصبه سفیدون در فون ششمین
 محمد علی بن شیخ آله بخش ساکن بر اس شیخ پیر محمد ساکن تها و شیخ عثمان کرمانی و شیخ
 محمد صادق کتبی و شیخ محمد کریم ریاضی مولف کتاب سوا طبع الانوار از انکشافی با بار
 وی هستند از و وقت شیخ بودند چون در دنیا زنده بستان سال و شصت و سه روز و شب
 گفت بودند با منی زهر دلی ^{۱۱۳۰} ^{۱۱۳۱} ^{۱۱۳۲} ^{۱۱۳۳} ^{۱۱۳۴} ^{۱۱۳۵} ^{۱۱۳۶} ^{۱۱۳۷} ^{۱۱۳۸} ^{۱۱۳۹} ^{۱۱۴۰} ^{۱۱۴۱} ^{۱۱۴۲} ^{۱۱۴۳} ^{۱۱۴۴} ^{۱۱۴۵} ^{۱۱۴۶} ^{۱۱۴۷} ^{۱۱۴۸} ^{۱۱۴۹} ^{۱۱۵۰} ^{۱۱۵۱} ^{۱۱۵۲} ^{۱۱۵۳} ^{۱۱۵۴} ^{۱۱۵۵} ^{۱۱۵۶} ^{۱۱۵۷} ^{۱۱۵۸} ^{۱۱۵۹} ^{۱۱۶۰} ^{۱۱۶۱} ^{۱۱۶۲} ^{۱۱۶۳} ^{۱۱۶۴} ^{۱۱۶۵} ^{۱۱۶۶} ^{۱۱۶۷} ^{۱۱۶۸} ^{۱۱۶۹} ^{۱۱۷۰} ^{۱۱۷۱} ^{۱۱۷۲} ^{۱۱۷۳} ^{۱۱۷۴} ^{۱۱۷۵} ^{۱۱۷۶} ^{۱۱۷۷} ^{۱۱۷۸} ^{۱۱۷۹} ^{۱۱۸۰} ^{۱۱۸۱} ^{۱۱۸۲} ^{۱۱۸۳} ^{۱۱۸۴} ^{۱۱۸۵} ^{۱۱۸۶} ^{۱۱۸۷} ^{۱۱۸۸} ^{۱۱۸۹} ^{۱۱۹۰} ^{۱۱۹۱} ^{۱۱۹۲} ^{۱۱۹۳} ^{۱۱۹۴} ^{۱۱۹۵} ^{۱۱۹۶} ^{۱۱۹۷} ^{۱۱۹۸} ^{۱۱۹۹} ^{۱۲۰۰} ^{۱۲۰۱} ^{۱۲۰۲} ^{۱۲۰۳} ^{۱۲۰۴} ^{۱۲۰۵} ^{۱۲۰۶} ^{۱۲۰۷} ^{۱۲۰۸} ^{۱۲۰۹} ^{۱۲۱۰} ^{۱۲۱۱} ^{۱۲۱۲} ^{۱۲۱۳} ^{۱۲۱۴} ^{۱۲۱۵} ^{۱۲۱۶} ^{۱۲۱۷} ^{۱۲۱۸} ^{۱۲۱۹} ^{۱۲۲۰} ^{۱۲۲۱} ^{۱۲۲۲} ^{۱۲۲۳} ^{۱۲۲۴} ^{۱۲۲۵} ^{۱۲۲۶} ^{۱۲۲۷} ^{۱۲۲۸} ^{۱۲۲۹} ^{۱۲۳۰} ^{۱۲۳۱} ^{۱۲۳۲} ^{۱۲۳۳} ^{۱۲۳۴} ^{۱۲۳۵} ^{۱۲۳۶} ^{۱۲۳۷} ^{۱۲۳۸} ^{۱۲۳۹} ^{۱۲۴۰} ^{۱۲۴۱} ^{۱۲۴۲} ^{۱۲۴۳} ^{۱۲۴۴} ^{۱۲۴۵} ^{۱۲۴۶} ^{۱۲۴۷} ^{۱۲۴۸} ^{۱۲۴۹} ^{۱۲۵۰} ^{۱۲۵۱} ^{۱۲۵۲} ^{۱۲۵۳} ^{۱۲۵۴} ^{۱۲۵۵} ^{۱۲۵۶} ^{۱۲۵۷} ^{۱۲۵۸} ^{۱۲۵۹} ^{۱۲۶۰} ^{۱۲۶۱} ^{۱۲۶۲} ^{۱۲۶۳} ^{۱۲۶۴} ^{۱۲۶۵} ^{۱۲۶۶} ^{۱۲۶۷} ^{۱۲۶۸} ^{۱۲۶۹} ^{۱۲۷۰} ^{۱۲۷۱} ^{۱۲۷۲} ^{۱۲۷۳} ^{۱۲۷۴} ^{۱۲۷۵} ^{۱۲۷۶} ^{۱۲۷۷} ^{۱۲۷۸} ^{۱۲۷۹} ^{۱۲۸۰} ^{۱۲۸۱} ^{۱۲۸۲} ^{۱۲۸۳} ^{۱۲۸۴} ^{۱۲۸۵} ^{۱۲۸۶} ^{۱۲۸۷} ^{۱۲۸۸} ^{۱۲۸۹} ^{۱۲۹۰} ^{۱۲۹۱} ^{۱۲۹۲} ^{۱۲۹۳} ^{۱۲۹۴} ^{۱۲۹۵} ^{۱۲۹۶} ^{۱۲۹۷} ^{۱۲۹۸} ^{۱۲۹۹} ^{۱۳۰۰} ^{۱۳۰۱} ^{۱۳۰۲} ^{۱۳۰۳} ^{۱۳۰۴} ^{۱۳۰۵} ^{۱۳۰۶} ^{۱۳۰۷} ^{۱۳۰۸} ^{۱۳۰۹} ^{۱۳۱۰} ^{۱۳۱۱} ^{۱۳۱۲} ^{۱۳۱۳} ^{۱۳۱۴} ^{۱۳۱۵} ^{۱۳۱۶} ^{۱۳۱۷} ^{۱۳۱۸} ^{۱۳۱۹} ^{۱۳۲۰} ^{۱۳۲۱} ^{۱۳۲۲} ^{۱۳۲۳} ^{۱۳۲۴} ^{۱۳۲۵} ^{۱۳۲۶} ^{۱۳۲۷} ^{۱۳۲۸} ^{۱۳۲۹} ^{۱۳۳۰} ^{۱۳۳۱} ^{۱۳۳۲} ^{۱۳۳۳} ^{۱۳۳۴} ^{۱۳۳۵} ^{۱۳۳۶} ^{۱۳۳۷} ^{۱۳۳۸} ^{۱۳۳۹} ^{۱۳۴۰} ^{۱۳۴۱} ^{۱۳۴۲} ^{۱۳۴۳} ^{۱۳۴۴} ^{۱۳۴۵} ^{۱۳۴۶} ^{۱۳۴۷} ^{۱۳۴۸} ^{۱۳۴۹} ^{۱۳۵۰} ^{۱۳۵۱} ^{۱۳۵۲} ^{۱۳۵۳} ^{۱۳۵۴} ^{۱۳۵۵} ^{۱۳۵۶} ^{۱۳۵۷} ^{۱۳۵۸} ^{۱۳۵۹} ^{۱۳۶۰} ^{۱۳۶۱} ^{۱۳۶۲} ^{۱۳۶۳} ^{۱۳۶۴} ^{۱۳۶۵} ^{۱۳۶۶} ^{۱۳۶۷} ^{۱۳۶۸} ^{۱۳۶۹} ^{۱۳۷۰} ^{۱۳۷۱} ^{۱۳۷۲} ^{۱۳۷۳} ^{۱۳۷۴} ^{۱۳۷۵} ^{۱۳۷۶} ^{۱۳۷۷} ^{۱۳۷۸} ^{۱۳۷۹} ^{۱۳۸۰} ^{۱۳۸۱} ^{۱۳۸۲} ^{۱۳۸۳} ^{۱۳۸۴} ^{۱۳۸۵} ^{۱۳۸۶} ^{۱۳۸۷} ^{۱۳۸۸} ^{۱۳۸۹} ^{۱۳۹۰} ^{۱۳۹۱} ^{۱۳۹۲} ^{۱۳۹۳} ^{۱۳۹۴} ^{۱۳۹۵} ^{۱۳۹۶} ^{۱۳۹۷} ^{۱۳۹۸} ^{۱۳۹۹} ^{۱۴۰۰} ^{۱۴۰۱} ^{۱۴۰۲} ^{۱۴۰۳} ^{۱۴۰۴} ^{۱۴۰۵} ^{۱۴۰۶} ^{۱۴۰۷} ^{۱۴۰۸} ^{۱۴۰۹} ^{۱۴۱۰} ^{۱۴۱۱} ^{۱۴۱۲} ^{۱۴۱۳} ^{۱۴۱۴} ^{۱۴۱۵} ^{۱۴۱۶} ^{۱۴۱۷} ^{۱۴۱۸} ^{۱۴۱۹} ^{۱۴۲۰} ^{۱۴۲۱} ^{۱۴۲۲} ^{۱۴۲۳} ^{۱۴۲۴} ^{۱۴۲۵} ^{۱۴۲۶} ^{۱۴۲۷} ^{۱۴۲۸} ^{۱۴۲۹} ^{۱۴۳۰} ^{۱۴۳۱} ^{۱۴۳۲} ^{۱۴۳۳} ^{۱۴۳۴} ^{۱۴۳۵} ^{۱۴۳۶} ^{۱۴۳۷} ^{۱۴۳۸} ^{۱۴۳۹} ^{۱۴۴۰} ^{۱۴۴۱} ^{۱۴۴۲} ^{۱۴۴۳} ^{۱۴۴۴} ^{۱۴۴۵} ^{۱۴۴۶} ^{۱۴۴۷} ^{۱۴۴۸} ^{۱۴۴۹} ^{۱۴۵۰} ^{۱۴۵۱} ^{۱۴۵۲} ^{۱۴۵۳} ^{۱۴۵۴} ^{۱۴۵۵} ^{۱۴۵۶} ^{۱۴۵۷} ^{۱۴۵۸} ^{۱۴۵۹} ^{۱۴۶۰} ^{۱۴۶۱} ^{۱۴۶۲} ^{۱۴۶۳} ^{۱۴۶۴} ^{۱۴۶۵} ^{۱۴۶۶} ^{۱۴۶۷} ^{۱۴۶۸} ^{۱۴۶۹} ^{۱۴۷۰} ^{۱۴۷۱} ^{۱۴۷۲} ^{۱۴۷۳} ^{۱۴۷۴} ^{۱۴۷۵} ^{۱۴۷۶} ^{۱۴۷۷} ^{۱۴۷۸} ^{۱۴۷۹} ^{۱۴۸۰} ^{۱۴۸۱} ^{۱۴۸۲} ^{۱۴۸۳} ^{۱۴۸۴} ^{۱۴۸۵} ^{۱۴۸۶} ^{۱۴۸۷} ^{۱۴۸۸} ^{۱۴۸۹} ^{۱۴۹۰} ^{۱۴۹۱} ^{۱۴۹۲} ^{۱۴۹۳} ^{۱۴۹۴} ^{۱۴۹۵} ^{۱۴۹۶} ^{۱۴۹۷} ^{۱۴۹۸} ^{۱۴۹۹} ^{۱۵۰۰} ^{۱۵۰۱} ^{۱۵۰۲} ^{۱۵۰۳} ^{۱۵۰۴} ^{۱۵۰۵} ^{۱۵۰۶} ^{۱۵۰۷} ^{۱۵۰۸} ^{۱۵۰۹} ^{۱۵۱۰} ^{۱۵۱۱} ^{۱۵۱۲} ^{۱۵۱۳} ^{۱۵۱۴} ^{۱۵۱۵} ^{۱۵۱۶} ^{۱۵۱۷} ^{۱۵۱۸} ^{۱۵۱۹} ^{۱۵۲۰} ^{۱۵۲۱} ^{۱۵۲۲} ^{۱۵۲۳} ^{۱۵۲۴} ^{۱۵۲۵} ^{۱۵۲۶} ^{۱۵۲۷} ^{۱۵۲۸} ^{۱۵۲۹} ^{۱۵۳۰} ^{۱۵۳۱} ^{۱۵۳۲} ^{۱۵۳۳} ^{۱۵۳۴} ^{۱۵۳۵} ^{۱۵۳۶} ^{۱۵۳۷} ^{۱۵۳۸} ^{۱۵۳۹} ^{۱۵۴۰} ^{۱۵۴۱} ^{۱۵۴۲} ^{۱۵۴۳} ^{۱۵۴۴} ^{۱۵۴۵} ^{۱۵۴۶} ^{۱۵۴۷} ^{۱۵۴۸} ^{۱۵۴۹} ^{۱۵۵۰} ^{۱۵۵۱} ^{۱۵۵۲} ^{۱۵۵۳} ^{۱۵۵۴} ^{۱۵۵۵} ^{۱۵۵۶} ^{۱۵۵۷} ^{۱۵۵۸} ^{۱۵۵۹} ^{۱۵۶۰} ^{۱۵۶۱} ^{۱۵۶۲} ^{۱۵۶۳} ^{۱۵۶۴} ^{۱۵۶۵} ^{۱۵۶۶} ^{۱۵۶۷} ^{۱۵۶۸} ^{۱۵۶۹} ^{۱۵۷۰} ^{۱۵۷۱} ^{۱۵۷۲} ^{۱۵۷۳} ^{۱۵۷۴} ^{۱۵۷۵} ^{۱۵۷۶} ^{۱۵۷۷} ^{۱۵۷۸} ^{۱۵۷۹} ^{۱۵۸۰} ^{۱۵۸۱} ^{۱۵۸۲} ^{۱۵۸۳} ^{۱۵۸۴} ^{۱۵۸۵} ^{۱۵۸۶} ^{۱۵۸۷} ^{۱۵۸۸} ^{۱۵۸۹} ^{۱۵۹۰} ^{۱۵۹۱} ^{۱۵۹۲} ^{۱۵۹۳} ^{۱۵۹۴} ^{۱۵۹۵} ^{۱۵۹۶} ^{۱۵۹۷} ^{۱۵۹۸} ^{۱۵۹۹} ^{۱۶۰۰} ^{۱۶۰۱} ^{۱۶۰۲} ^{۱۶۰۳} ^{۱۶۰۴} ^{۱۶۰۵} ^{۱۶۰۶} ^{۱۶۰۷} ^{۱۶۰۸} ^{۱۶۰۹} ^{۱۶۱۰} ^{۱۶۱۱} ^{۱۶۱۲} ^{۱۶۱۳} ^{۱۶۱۴} ^{۱۶۱۵} ^{۱۶۱۶} ^{۱۶۱۷} ^{۱۶۱۸} ^{۱۶۱۹} ^{۱۶۲۰} ^{۱۶۲۱} ^{۱۶۲۲} ^{۱۶۲۳} ^{۱۶۲۴} ^{۱۶۲۵} ^{۱۶۲۶} ^{۱۶۲۷} ^{۱۶۲۸} ^{۱۶۲۹} ^{۱۶۳۰} ^{۱۶۳۱} ^{۱۶۳۲} ^{۱۶۳۳} ^{۱۶۳۴} ^{۱۶۳۵} ^{۱۶۳۶} ^{۱۶۳۷} ^{۱۶۳۸} ^{۱۶۳۹} ^{۱۶۴۰} ^{۱۶۴۱} ^{۱۶۴۲} ^{۱۶۴۳} ^{۱۶۴۴} ^{۱۶۴۵} ^{۱۶۴۶} ^{۱۶۴۷} ^{۱۶۴۸} ^{۱۶۴۹} ^{۱۶۵۰} ^{۱۶۵۱} ^{۱۶۵۲} ^{۱۶۵۳} ^{۱۶۵۴} ^{۱۶۵۵} ^{۱۶۵۶} ^{۱۶۵۷} ^{۱۶۵۸} ^{۱۶۵۹} ^{۱۶۶۰} ^{۱۶۶۱} ^{۱۶۶۲} ^{۱۶۶۳} ^{۱۶۶۴} ^{۱۶۶۵} ^{۱۶۶۶} ^{۱۶۶۷} ^{۱۶۶۸} ^{۱۶۶۹} ^{۱۶۷۰} ^{۱۶۷۱} ^{۱۶۷۲} ^{۱۶۷۳} ^{۱۶۷۴} ^{۱۶۷۵} ^{۱۶۷۶} ^{۱۶۷۷} ^{۱۶۷۸} ^{۱۶۷۹} ^{۱۶۸۰} ^{۱۶۸۱} ^{۱۶۸۲} ^{۱۶۸۳} ^{۱۶۸۴} ^{۱۶۸۵} ^{۱۶۸۶} ^{۱۶۸۷} ^{۱۶۸۸} ^{۱۶۸۹} ^{۱۶۹۰} ^{۱۶۹۱} ^{۱۶۹۲} ^{۱۶۹۳} ^{۱۶۹۴} ^{۱۶۹۵} ^{۱۶۹۶} ^{۱۶۹۷} ^{۱۶۹۸} ^{۱۶۹۹} ^{۱۷۰۰} ^{۱۷۰۱} ^{۱۷۰۲} ^{۱۷۰۳} ^{۱۷۰۴} ^{۱۷۰۵} ^{۱۷۰۶} ^{۱۷۰۷} ^{۱۷۰۸} ^{۱۷۰۹} ^{۱۷۱۰} ^{۱۷۱۱} ^{۱۷۱۲} ^{۱۷۱۳} ^{۱۷۱۴} ^{۱۷۱۵} ^{۱۷۱۶} ^{۱۷۱۷} ^{۱۷۱۸} ^{۱۷۱۹} ^{۱۷۲۰} ^{۱۷۲۱} ^{۱۷۲۲} ^{۱۷۲۳} ^{۱۷۲۴} ^{۱۷۲۵} ^{۱۷۲۶} ^{۱۷۲۷} ^{۱۷۲۸} ^{۱۷۲۹} ^{۱۷۳۰} ^{۱۷۳۱} ^{۱۷۳۲} ^{۱۷۳۳} ^{۱۷۳۴} ^{۱۷۳۵} ^{۱۷۳۶} ^{۱۷۳۷} ^{۱۷۳۸} ^{۱۷۳۹} ^{۱۷۴۰} ^{۱۷۴۱} ^{۱۷۴۲} ^{۱۷۴۳} ^{۱۷۴۴} ^{۱۷۴۵} ^{۱۷۴۶} ^{۱۷۴۷} ^{۱۷۴۸} ^{۱۷۴۹} ^{۱۷۵۰} ^{۱۷۵۱} ^{۱۷۵۲} ^{۱۷۵۳} ^{۱۷۵۴} ^{۱۷۵۵} ^{۱۷۵۶} ^{۱۷۵۷} ^{۱۷۵۸} ^{۱۷۵۹} ^{۱۷۶۰} ^{۱۷۶۱} ^{۱۷۶۲} ^{۱۷۶۳} ^{۱۷۶۴} ^{۱۷۶۵} ^{۱۷۶۶} ^{۱۷۶۷} ^{۱۷۶۸} ^{۱۷۶۹} ^{۱۷۷۰} ^{۱۷۷۱} ^{۱۷۷۲} ^{۱۷۷۳} ^{۱۷۷۴} ^{۱۷۷۵} ^{۱۷۷۶} ^{۱۷۷۷} ^{۱۷۷۸} ^{۱۷۷۹} ^{۱۷۸۰} ^{۱۷۸۱} ^{۱۷۸۲} ^{۱۷۸۳} ^{۱۷۸۴} ^{۱۷۸۵} ^{۱۷۸۶} ^{۱۷۸۷} ^{۱۷۸۸} ^{۱۷۸۹} ^{۱۷۹۰} ^{۱۷۹۱} ^{۱۷۹۲} ^{۱۷۹۳} ^{۱۷۹۴} ^{۱۷۹۵} ^{۱۷۹۶} ^{۱۷۹۷} ^{۱۷۹۸} ^{۱۷۹۹} ^{۱۸۰۰} ^{۱۸۰۱} ^{۱۸۰۲} ^{۱۸۰۳} ^{۱۸۰۴} ^{۱۸۰۵} ^{۱۸۰۶} ^{۱۸۰۷} ^{۱۸۰۸} ^{۱۸۰۹} ^{۱۸۱۰} ^{۱۸۱۱} ^{۱۸۱۲} ^{۱۸۱۳} ^{۱۸۱۴} ^{۱۸۱۵} ^{۱۸۱۶} ^{۱۸۱۷} ^{۱۸۱۸} ^{۱۸۱۹} ^{۱۸۲۰} ^{۱۸۲۱} ^{۱۸۲۲} ^{۱۸۲۳} ^{۱۸۲۴} ^{۱۸۲۵} ^{۱۸۲۶} ^{۱۸۲۷} ^{۱۸۲۸} ^{۱۸۲۹} ^{۱۸۳۰} ^{۱۸۳۱} ^{۱۸۳۲} ^{۱۸۳۳} ^{۱۸۳۴} ^{۱۸۳۵} ^{۱۸۳۶} ^{۱۸۳۷} ^{۱۸۳۸} ^{۱۸۳۹} ^{۱۸۴۰} ^{۱۸۴۱} ^{۱۸۴۲} ^{۱۸۴۳} ^{۱۸۴۴} ^{۱۸۴۵} ^{۱۸۴۶} ^{۱۸۴۷} ^{۱۸۴۸} ^{۱۸۴۹} ^{۱۸۵۰} ^{۱۸۵۱} ^{۱۸۵۲} ^{۱۸۵۳} ^{۱۸۵۴} ^{۱۸۵۵} ^{۱۸۵۶} ^{۱۸۵۷} ^{۱۸۵۸} ^{۱۸۵۹} ^{۱۸۶۰} ^{۱۸۶۱} ^{۱۸۶۲} ^{۱۸۶۳} ^{۱۸۶۴} ^{۱۸۶۵} ^{۱۸۶۶} ^{۱۸۶۷} ^{۱۸۶۸} ^{۱۸۶۹} ^{۱۸۷۰} ^{۱۸۷۱} ^{۱۸۷۲} ^{۱۸۷۳} ^{۱۸۷۴} ^{۱۸۷۵} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۷} ^{۱۸۷۸} ^{۱۸۷۹} ^{۱۸۸۰} ^{۱۸۸۱} ^{۱۸۸۲} ^{۱۸۸۳} ^{۱۸۸۴} ^{۱۸۸۵} ^{۱۸۸۶} ^{۱۸۸۷} ^{۱۸۸۸} ^{۱۸۸۹} ^{۱۸۹۰} ^{۱۸۹۱} ^{۱۸۹۲} ^{۱۸۹۳} ^{۱۸۹۴} ^{۱۸۹۵} ^{۱۸۹۶} ^{۱۸۹۷} ^{۱۸۹۸} ^{۱۸۹۹} ^{۱۹۰۰} ^{۱۹۰۱} ^{۱۹۰۲} ^{۱۹۰۳} ^{۱۹۰۴} ^{۱۹۰۵} ^{۱۹۰۶} ^{۱۹۰۷} ^{۱۹۰۸} ^{۱۹۰۹} ^{۱۹۱۰} ^{۱۹۱۱} ^{۱۹۱۲} ^{۱۹۱۳} ^{۱۹۱۴} ^{۱۹۱۵} ^{۱۹۱۶} ^{۱۹۱۷} ^{۱۹۱۸} ^{۱۹۱۹} ^{۱۹۲۰} ^{۱۹۲۱} ^{۱۹۲۲} ^{۱۹۲۳} ^{۱۹۲۴} ^{۱۹۲۵} ^{۱۹۲۶} ^{۱۹۲۷} ^{۱۹۲۸} ^{۱۹۲۹} ^{۱۹۳۰} ^{۱۹۳۱} ^{۱۹۳۲} ^{۱۹۳۳} ^{۱۹۳۴} ^{۱۹۳۵} ^{۱۹۳۶} ^{۱۹۳۷} ^{۱۹۳۸} ^{۱۹۳۹} ^{۱۹۴۰} ^{۱۹۴۱} ^{۱۹۴۲} ^{۱۹۴۳} ^{۱۹۴۴} ^{۱۹۴۵} ^{۱۹۴۶} ^{۱۹۴۷} ^{۱۹۴۸} ^{۱۹۴۹} ^{۱۹۵۰} ^{۱۹۵۱} ^{۱۹۵۲} ^{۱۹۵۳} ^{۱۹۵۴} ^{۱۹۵۵} ^{۱۹۵۶} ^{۱۹۵۷} ^{۱۹۵۸} ^{۱۹۵۹} ^{۱۹۶۰} ^{۱۹۶۱} ^{۱۹۶۲} ^{۱۹۶۳} ^{۱۹۶۴} ^{۱۹۶۵} ^{۱۹۶۶} ^{۱۹۶۷} ^{۱۹۶۸} ^{۱۹۶۹} ^{۱۹۷۰} ^{۱۹۷۱} ^{۱۹۷۲} ^{۱۹۷}

بن سید شاه تاج الدین بن عزالدین نوهار بن سید عثمان بن سید شاه سلیمان کاشانی
 شکر بن شاه زید سالار شکر بن سید امیر احمد زاهد بن سید امیر خرم بن سید ابوبکر علی
 بن سید عمر علی بن سید محمد بن سید علی شاه روبر کاشانی سید حسین ثانی الملقب
 بحسین بن سید محمد بن سید حسین بن سید حسن شاه ناصر فرعی بن سید محمد
 حسین بن سید علی حسن بن سید حسین بن سید حسین بن سید حسین بن سید حسین
 امام حسین رضی الله عنه و اولاده میران شاه بهلویه بی بی ملکه هم سیده بود که به موجب
 وی نیز بنده اسطوخودوس شاه زید سالار شکر میرند و از ابایی کرام میران بهلویه سید سالار
 لشکر با لشکر بسیار از فراراده جهاد بهند آمد و در سیوان قیام گرفت راجه نجف که سیاه
 نام داشت بهمال حسد و عداوت آنحضرت را در هزار شمشیر کرد و بعد از شش ماه از کارگاه
 باراجه جنگ کرده و فتنه باند و سواد راجه اسکی سکونت خود ساختند سلطان بن سید
 انوشیروان شاه دلی چون اوازه گرفت و شرافت ایشان شنید و خشم خود را بر ایشان
 بن سید زید شمس و او در دولت طاهری و باطنی باین فائده ان عالی شان رو
 نهاد و مولف کتاب **ثمرة الفوائد** میفرماید که حضرت سید
 میران بهلویه عمر نه سالگی به گشت یعنی پدرش وفات یافت و والده ماجده اش در
 تربیت و تکمیل وی جهد بایع نمود و بخدمت اخوان فرید برای تعلیم علم فرستاد و بعد از مدت
 تحصیل علم حضرت میران بخدمت جادو و جادویی و طلب خدا بخدمت شاه ابوالعالی حاضر
 گشت و بکمال رسید و خرقه خلافت تقاضاست که شخصی سفید بابت مرید شاه بهلویه
 در موضع نوندرین میاندا اتفاقا در زی پسر ده ساله دسه وفات یافت و بهما الوقت
 حضرت شاه در خانه وی تشرف برد و او پسر فوت شده را در حجره بند کرده و صفت نام
 برداشت و با بلیه خود آکید کرد که تا وقتی که پسر و شکر بن طعام تناول نکند احوال
 وفات پسر ظاهر نکند زن نوربان تعلیم حکم شود هر که در بختن طعام مشغول گشت
 چون طعام بخت شد و شاه بهلویه براسه تناول نبشست نوربان فرمود که بخور
 بیارتا با طعام بخور و عرض کرد که او با کوه کان دهنه بیازی مشغول است در وقت

حاضر شدن او ممکن نیست فرمودند از هر جای که باشد او را بیا که بنی احضار او طعام بخوریم
 تا چار سقید باغ حال وفات او ظاهر بر ساخت و پنهانی های بگرفت گفت سپید تو مرده
 نیست خفته است او را نهید اگر مرده بیا عرض کرد که او از بیم مرده است اگر زنده
 میبود بخند میت حاضر میشد فرمود که تو از رویان و چو پرو و بین اگر مرده باشد خیر تقدیر آتی
 و اگر زنده باشد میاید اگر مرده بیا نور باغ حسب الحکم اندرون چیده رفت دید که سپیدش
 باز در تنگستان نفس میزند آواز کرد و بیدار ساخت و مسکنتش گرفته نزد شاه آورد و غریب باز
 حاضرین مجامع برخواست و در آن روز صد باکس از اراکینان غاشیه خدمت شاه پیش
 گرفتند تقاضاست که شخصی منهد و بر بنام ساکن موضع بی بی پور یا مسلمانان کمال عزت
 داشت و تا یکپاس روز بر آمده روی مسلمانان نمیدید اتفاقاً با نعلیت مضطرب بر داری
 و مقابل یکام وقت گرفتار شد و از پیشگاه صوبه سرخند حکم بگشتن او نافذ گشت و در بازار
 سر منهد و رباب گشتن وی متاد می گردید و او را از زندان بر آورده در چهار سوسه
 بازار برای گشتن می بردند اتفاقاً در راه سواری حضرت شاه بنظرش در آمد آرایش
 محاذان حبیب و سر بر بای شاه آورد و نیا رنند بهانمود و گفت که حالا از پیشگاه
 قطع کرده ام که تو را منتظر قتل من نشسته و جسد او تنوع و دوست و خلایق بهر تماشای
 خوزیری من جمع آمده است درین حالت بر آفت اگر مشککشای من بوقوع آید زبا
 بیکام تو حیدر بکشایم و مسلمان شوم فرمود که خاطر جمع دار هیچ آسیبی بتو نخواهد رسید چون
 سواری بگذشت سربازان بر برادر قتل گاه میزدند هنوز قبل نیامده بود که حکم
 صوبه بکو تو دل رسید که زمیندار بی بی پور را بحضور حاضر آند چون شرف احضار یافت
 بعد ششم نامی حاکم از سرخون او در گذشت و خلعت داده بخصمت نمود و بر بنی الهو محبت
 شاه آند و زبان بیکام تو حیدر شاه ده مرید گشت و با هم پیر شاه موسوم گردید و یکی از
 فواصلان حق شد تقاضاست که شخصی بار آده سبعت بخند میت حاضر آمد و در دل آورد
 که اگر این شیخ بر کمال است درین موسوم که موسوم خرونده نیست من خرونده عطا خواهد کرد
 شاه از خطر دنی تنور باطن آگاه شد و بنجادی ارشاد کردند که انشب و رطاق حیرت

خزیه از دوی این شخص نگذاشته بودم برداشته پیاده سواران کن سایل خود را
 گرفت و بصدق دل همیشه تقاضاست که روزی بکند و چاره اندازد ای پستاسی
 و در آن شهر شریف میران سید بیکه همان آمدن چون نگاری بر بند و مسلمان دیگر و
 عام بود کار پردازان لنگر عرض پرور شدند که در آن شهر شریف سوسنه یک من
 از نیست چو صمد من غله موجود است در نیاب چه ارشاد است فرمود که آنرا آورد
 شکر و غیره نزد ما بیاورد چون آوردند دست مبارک با نهار رسانید و فرمود که حالا
 خفیه و دود آتش بخانه آرد و یکبار شکر و یکبار روغن بدمید و بسم الله الرحمن الرحیم خوانده
 آغاز کنید خدا برکت خواهد کرد خدا و مان تقسیم آنرا کرد و در یکبار و چهار صد فقیر را
 مهندزان اجناس ختم نشدند و باقی بها نقد که بود بماندند تقاضاست که وقتی حضرت شاه
 در شهر علی بنجامه نواب تلور خان تشریف داشت که خادمی چند چوبه پان و طشت نهاده
 بخدمت آورد و دوی بدست حق پرست خود بجای زمین مجلس تقسیم نمود و بگوید تلور خان بذا این
 و سوسنه و دل دوی گزشت بجز آن و سوسنه یک بیضه خود بخود از طشت پیرید و برکت
 تلور خان اقامه فرمود ای تلور خان مراد خود یافتی دمی تسلیم بجا آرد و بخورد و ولادت با
 سعادت آنحضرت نهم ماه رجب از شب سال یکبار و چهل و شش و وفات
 آن جامع الکملات نیمه ماه رمضان المبارک سنه یکار و یکصد سی و یک هجری و غیر شریف شد و چهار
 سال و بعضی حبس النوازل از بجهان استقلال نمود و در قصبه کترام مدفون گشت روضه مبارک
 نواب روشن الدوله که مرید ارادت وی بود تعمیر نمود صاحب ثمره النوازل و تاریخ وفات و
 از جمله شاه بهیکه مقبول خدا اخذ کرده است قطعه تاریخی از مدفن چو از حکم خدا گردید

برای جلد روشن مثل بهیکه	بکفایت دل بسالشی نفسی الشریع	خرد فرمود حاج فقر شیه بهیکه
ایضا چو بخت بهشت جادوان	شاه شامان پیران شاه بهیکه	گفت سرور مصرع تاریخ او
محرم دم پیران شاه بهیکه	و محقق میا و که حضرت شاه میران بهیکه خلفای کامل و کامل	

بسیار داشت که تذکره مفصل هر یک درین مختصر نمی آید اندکیر محل کفایت کرده شد اول شاه
 شاه محمد آفریننده شاه ابوالمعالی از یاران اعلی و خلفای کرام دوی بود دوم شاه امام الدین

خلف شاه محمد باقر سوم شاه نظام الدین خلف ثانی شاه محمد باقر چهارم شاه محمد که هم در حیات
 پیر و شریف در حالت وجود و سماع جان دادیم شاه عابد کوئله واکه ششم سید عبدالحق
 که ارادت بخدمت شاه ابوالمعالی داشت و خرد خلافت از شاه بهیکه گرفت بهنتم شاه
 که دسسه هم مرد شاه ابوالمعالی بود و خلافت از شاه بهیکه حاصل کرد و ششم شاه نور
 تتم خواجہ مظفر نواب روشن الدوله مظفر خان بهادر و هم نواب یکباری خان خلف
 روشن الدوله یانی مسجد طلای لاہور یازدهم شیخ امان اللہ دوازدهم سید محمد جواد
 که از اولاد شاه زید شہید بود و سیزدهم میان اللہ بنده چهاردهم سید محمد انجم بعد از
 علوم ظاہری بکسب علوم باطنی پرداخت و از کمالان وقت شد یازدهم سید مرتضی
 گردیزی شازدهم سید غلام اللہ که حافظ کلام مجید و جامع زہد و ورع و تقوی بود و بیست و یکم
 شاہد اول در سرکار شائمان خیمائی منصب سہ ہزاری ممتاز بود و باز ترک مال و جاہ نموده
 مرد شد و یکمالات رسید ہر شازہ بجا دل نور و ہم حاجی بیت اللہ کہ صاحب حال قال
 و کتاب عجیب در بیان حالات و کشف و کرامات شازہ بہیکہ نقل آور و بیست و یکم میان کرم علی
 محمدان راز و دیاران و مساز شازہ بہیکہ بود و ہر مردی کہ بار او دعوت حاضر میشد سوسات
 بار یاب نمی گشت و در قصبہ کہ تہلہ مدفون است نسبت و یکم شیخ محمد حیات کہ در موضع سازانجا
 متصل انبالہ پیمانہ نسبت و دوم خواجہ عبداللہ پیر شاہ کہ از ہنودان صناعتی بی بی بود
 بود و بردست شازہ بہیکہ سلمان شدہ کمالات رسید نسبت و سوم شاہ عبدالرحمان ساکن
 بہلول پور نسبت و چهارم شاہ عنایت کہ فرارش در بہلول پور است نسبت و پنجم میان
 غلام محمد کہ صائم الدہر و قائم اللیل بود تا نسبت و پنجمان متکلف ماند نسبت و ششم شیخ
 موسی خان کہ در گم تہلہ آسودہ است نسبت و ہفتم مولوی غلام حسین کہ جامع علوم ظاہری
 و باطنی بود و در موضع مجبئی متصل بہار پور آسودہ است نسبت و ہشتم شیخ محمد نسبت و نهم
 محمد افضل ساکن سامانہ صاحب کمالات بود و یکبار سبہ در کشتی از دریای جہان عبور
 نمود و قدمش تر نشد فرارش در سامانہ است ستم میان محمد اعظم کہ از محبان و فادار
 و یاران عمکسار شاہ بہیکہ بود و خدمت کند و اری و تقسیم وظیفہ غریبا کو فقرا بوی حوالہ نمود

سسی و یکم شیخ چچو که بزرگ شریفه آسوده است سسی دوم میان محمد طاهر سسی و سوم میان
 محمد افضل خان که در دایره مقدس آسوده است سسی و چهارم شیخ محمد شیر ساکن شاه آباد
 سسی و پنجم جعفر علیخان بن میرزایار بیک که از منصب داران مقدمه سسی شاه دلی بود و از خدمت
 شاه بهیکه فواید کثیر برداشت سسی و ششم میان آله بخش که سالها سال خدمت حاضر
 ماند سسی و هفتم سید علیم الله جالندهری که مزارش در جالندهر زیارت گاه خلق است
 سسی و هشتم صوفی محمد صدیق سسی و نهم میان محمد و ادچکم شیخ جیون و از هر یک خلیفه
 سلسله علمی علمیده در روی زمین جاری و جاری است و درین سجاده نشین فرار
 پرنوار سید نبادر علی شاه جامع اوصاف حمیده و اخلاق پسندیده است سید
 عتیق الله حشیشی قدس سره از سادات صحیح النسب جالندهری است صاحب
 کمالات ظاهری و باطنی بود و بعیت خدمت شاه ابوالعالی داشت و در وقت العز و عبادت
 و ریاضت گذرانید و وفات دس بهماه شعبان سال یکار و یکصد و سسی یک بهجست

از مولفین	از ویای دون چون نفرد و سسی	از دنیا و دون پیر الی عتیق
شهنشاه عشق است تاریخ	دوباره بگو پیر الی عتیق	شیخ محمدی و سسی

حشیشی قدس سره از اعظم خلفای شیخ محمد اعظم حشیشی است و کمال علم
 یا ملن نموده در مدینه منوره بشرف معیت شیخ محمد اعظم مشرف گشت و طالبان را بشرف
 بیعت مقدر ساخته بمقصد اعلی رسانید و مدین وی بسیار از اهل کمال بوده اند و کمال
 آن جامع انکمالات تاریخ نسبت و هفتم ماه صفر سال یکار و یکصد و چهل و یک و فرار
 چنانوار در مدینه منوره است و عمر شریف تا یکصد و سسی و پنجاه رسیده بود از مولفین
 باز محمدی زنده دل شایسته دار گشت چون زنده بخاک نعیم کن رقم عاشق سحیح تاریخ او
 نیز محمدی حبشی است تقیم شیخ کلیم الله جهان آبادی قدس سره از اعظم
 مشایخ و کرامی اولیای خاندان حشیشیه نظامیه است و خرقه فقر او ارادت شیخ محمدی
 مدنی دوی که شیخ محمد اعظم حشیشی دوی از خواجگان حشیشی دوی از جمال الدین المشهور
 شیخ جن دوی از شیخ محمد المعروف شیخ راجن دوی از شیخ علم الدین دوی

از شیخ سراج الدین و وی از شیخ کمال الدین علامه و وی از شیخ نصیر الدین محمد سراج دہلی
و وی از سلطان المشائخ نظام الدین بدایونی قدس سرہ العزیز جو شہیدہ و حضرت شیخ
کلیم اللہ اول در دہلی تحصیل علوم ظاہری پر داشت و دستار فضیلت بابت بعد از آن
بجوین اشرفین تشریف بردہ در مدینہ منورہ مرید حضرت شیخ عیسیٰ دہلی گردید و در سبب بخت
آنحضرت ماندہ تکمیل رسید و خرقہ خلافت یافت و باز شاہجہان آباد آمد و غیاثین قلعہ و
جامع مسجد بود ساخت و چندین تالیفین خلوص مضمون گشت و کتاب با در علوم حقائق
و معارف تصنیف کرد چنانچہ کتاب سوار السبیل و کشکول و مرقع و غیرہ تصانیف است
و آنحضرت را مریدان صاحب حال و قال لبیا بودند بحالت سماع نظر فیض اثر دے
بر سر کہ افتادے مست و بخود گشتی و وفات و سبب تبارخ نسبت و چہارم
ربیع الاول سال یکہزار و یکصد و پچہلیمیت و مرقع منورہ دہلی زیارت گاہ خلق است و

کلیم اللہ از فیض استے	ز دنیا شد نگاہ جاودانی	دو تا نخست ہر سال و صلیب
برآمد عازر و عوفانی	یکی موسی ثانی کاشف دین	و کر عرفان دین موسی ثانی
کلیم اللہ شہیدی مبارکت	بگو تر جیل آن شیخ نانی	شیخ نظام الدین کو

اور ہم آبا و می قدس سرہ از عظمای مشائخ متاخرین و کبرای علمای دین ہیں
است و از مشائخ عالیہ حشر کہ در زمان آخرین بودہ اند یکس را انجمن فتوحات
ظاہری و باطنی بوقوع نیامدہ است کہ در یاد داشت آبا می کرام و شیخ الشیوخ
شہاب الدین سہروردی منتہی میشود نسبت امداد بخت حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی
در دست نمودہ خرقہ خلافت و کلاہ اجازت حاصل نمودہ و سبب را مریدان از صدر شہار
کس زیادہ کہ اکثری از ایشان صاحب حال و قال و اہل حسن و جمال ظاہر و باطن
اند بودہ و ارق عادات و کرامات بسیار لیل و نہار از وی ظاہری شد چنانچہ
دو سہ بار اجامی اموات ہم بوقوع آمدہ بودہ ملکن اصلی خواجہ نظام الدین بلک پور پور
قصبہ قصبیات پور است و از انجا قصد تحصیل تقیہ علوم ظاہری روانہ سمت شاہجہان
دہلی شد چون در اینجا رسید ربانی عوام و خواص تقریب شیخ کلیم اللہ شہیدہ بارادہ

حصول علوم ظاهری بخدمت شیخ حاضر آمد و صاحب مناقب تحریر میفرماید که روزی که شیخ نظام الدین اورنگ آبادی حاضر خدمت شیخ کلیم الله شد آن روز شیخ بسیار دو جد مشغول بود و در آن فیض اندازه بر روی اغیار موافق شریعت سماع سبته بودند شیخ نظام الدین چون بر دروازه رسید دروازه را مسدود یافت دستک زد شیخ کلیم الله با سماع آواز دستک یکی از مریدان اذن استطلاع فرمود و مرید بر دروازه رسید چون بیگانه دید نام نمی پرسید و بعد دریافت بخدایت پیر روشنفکر رفت و گفت شخصی بیگانه نا آشنا بصورت گدا با اسم نظام الدین موسوم بر دایسته است فرمود که زود تر وارد مجلس بسیارید با جرایم حکم حاضرین با تکلیف عرض کردند که دخل مرد بیگانه درین کاشانه بروقت سماع صوفیانه و وجد عاشقانه در قفس مستانه ممنوع است فرمود که ازین شخص و نام نامی و سب بوی استنای می آید غیر نیست پس بعد حصول اجازت خدمت نظام الدین را از در آورند و بعد استفسار حال از پیشگاه پیر روشنفکر ایامی رفت که نظام الدین مجلس صحبت دوام و انیس صبح و شام باشد و موسیقی و مسکن بمشور آن مقبول گیر یا حاضرانده سعادت دارین می اندوخت و اکثر اوقات در خواندن سبق در تعلیم علم مشغول میماند و بعض اوقات که ذوق و شوق و سکر و شورش و آله آوازه و آری و تقریری در محبت حضرت باری از مریدان شیخ سپید شد و شجب میشد و در دل میگفت که آیا چه چیز استوار اسبوش کرده و از عقل و هوش گردانیده در ناله و فریادی آرد تا آنکه روزی شیخ از مریدان شیخ کبیر حضرت یحیی مدنی که سر حضرت شیخ کلیم الله بود و در مدینه منوره شریف میداشت نزد شیخ کلیم الله آمد و بجز و یک نظر محبت از روی بر روی شیخ افتاد است و هوش شده بر زمین بنفقا دو ببعائیه انیخال شیخ نظام الدین را کمال حیرت و طلال دست داد و از حاضرین مستفسر انیخال شد چون ایشان بتفصیل بیان کردند خاطر دینی بر جو غیفر گردید و بر سر اعتقاد آمده اطوار ارامت دران پیش گرفت تا آنکه روزی وقت مساعت کرد و شیخ از مجلس برخاسته ازاده رفتن خانه فیض کاشانه خود نمود چون بر لب فرسش رسید نظام الدین برخاست و بغلیش شیخ برداشته و گردن فشانید

<p>میشین بای فلک فرسای شیخ نهاد و شیخ نظر غایت عنایت بسوی او و بدو فرمود که نظام را تو برای کسب علوم ظاهری نزد ما آمده یا برای حصول فوائد باطنی که ادبی و احسن است نظام را جو ابداد که سپردم بتو باین خویش را چه تو ادبی حساب کم و میشین را چه از آنجا که شیخ کبیری مدنی بوقت رخصت خود بلف مریه شیخ کلیم الله از شما کرده بود که شخصی نظام الدین نامی باین شکل و شباهت نزد تو خواهد آمد و در حین دعوت الی الله این بیت بر زبان خواهد آورد مالک نسبت و خلیفه راستین تو او خواهد بود از روی محبت بتائی پس چون شیخ کلیم الله آن بیت از زبان شیخ نظام الدین شنید فی الحال بشناخت که شخص موجود همین است و با او از روی محبت گرفت و چند روز بعد دستگیر شد و کثیر المنفعت خود داشته تکبیل رسانید چون کامل مکمل گشت بعد عطای خرقه خلافت بلف ملک دکن و رخصت فرمود تا آنجا رسیده طالبان حق را بحق رسانند پس شیخ نظام الدین در دکن رسید قبولی عظیم داشت و خلق کثیر در صاف ارادت و سرشته محبت وی درآمد و ثواب نظام الملک آصف جاه که حدیث و موم نوازی از آنجا مصنف ساقب فرمود قبل از همه مریدان حضرت شد و کتاب احسن التامیل در احوال شیخ تصنیف کرد و فوات آنحضرت بتاریخ و دوازدهم و قیقه سال مکه از صد و هجده و دو هجری است از مولف</p>		
چهار دینا بفر دوس برین وقت	نظام الدین دلی پاک محبوب	و صاحب طرقة شیخ العالمین است
در گزین نظام الدین مطلوب	از مولف شد دنیا چون مولف	را بر سر نهاد نظام الدین
سال ترحیل او شد شیخ کبیر	هم دلی به نظام الدین	شیخ محمد سلیم چشتی
<p>صنا بری لاهوری قدس سره از عطای مشایخ چشتیه صابریه است خرقه خلافت از دست شیخ محمد صدیق لاهوری پوشیده و خلق کثیر را بهین خود مشون ساخت مجلس شریف دس گاهی از سماع خالی نبود در عهد محمد شاه بادشاه علمای لاهور باور می نمودند کردند در پی آزار می گشتند اما طفره نیاقتند از صوبه لاهور در حلقه ارادت دس درآمد و دشمنان وی را گوشمالی بواجبی داد و وفات وی بتاریخ سی و دوم ذی الحجه سال کله و یکصد و پنجاه و یک هجری است و فرارش در لاهور است از مولف +</p>		
چون سلیم از قضای ربانی	شد دنیا می دون باغ حیات	سال و صلش سلیم اعظم گو

یار دیگر سلیم شیخ کلان ^{۱۱۸۱}	شاه بهلول برکی چشتی صابری قدس سره
از خدام و الامتقام حضرت شاه بهیکه چشتی است از قوم افغانان بود و در حالند بهکوت داشت عالم عامل و فاضل کامل بود علوم معقول و منقول از سید عبدالرشید مسکین و سید عتیق الله جالندهری حاصل کرد و وضع قلندرانه داشت و بعد رحلت حضرت شاه در لاهور آمد و از شیخ شاه بلال قادری لاهیوری فیض کامل حاصل نمود و در تمام عمر خود نمود کتب جلید مثل فوائد الاسرار و شرح دیوان خواجہ حافظ و غیره تالیف و تصنیف نمود دیوان اشعار وی هم از اعلیٰ ترین دیوانها است و با مولوی جان محمد ترکی که عالم اجل بود همیشه بحث علمی داشت فضیلت و کرامت وی از کتاب احوال نامه که تصنیف کرده وی است ظاهر میگردد و از شاگردانش سبها چند تخلص نادر و عظمت خان برکی صاحب دیوانی سید علیم الله جالندهری هم در علوم ظاهری شاگرد وی بود و وفات آن جامع الکمال در سال یک هزار و یکصد و هشتاد و پنج است و فرزند پسر او متصل عمید گاه جالندهری و محمد بن علی	چون از حکم قضا رحلت شد بکوت و گو محمد و م نامی شاه بهلول از میران پاک اعتقاد و خادمان حق یاد شاه بهیکه چشتی است در انباله بهکوت داشت و از عمر خود دسالی در سایه عاطفت شاه بهیکه روشش یافت و تحصیل علوم و دنیاوی نمود و کتاب ثمرة الفوائد در ذکر کرامات و خرقی عادات شاه بهیکه تالیف نموده و ثمرة عاقبت اندر رحلت و وفات وی بر در شنبه بیستم ذیقعد سال یک هزار و یکصد و هشتاد و پنج است و فرزند پسر او بهلول بن علی که ده از جالندهری است از وفات
شاه لطف الله بلال	شاه لطف الله چشتی قدس سره
شاه لطف الله بلال	شاه لطف الله چشتی قدس سره
شاه لطف الله بلال	شاه لطف الله چشتی قدس سره
شاه لطف الله بلال	شاه لطف الله چشتی قدس سره
شاه لطف الله بلال	شاه لطف الله چشتی قدس سره
شاه لطف الله بلال	شاه لطف الله چشتی قدس سره
شاه لطف الله بلال	شاه لطف الله چشتی قدس سره
شاه لطف الله بلال	شاه لطف الله چشتی قدس سره
شاه لطف الله بلال	شاه لطف الله چشتی قدس سره
شاه لطف الله بلال	شاه لطف الله چشتی قدس سره
شاه لطف الله بلال	شاه لطف الله چشتی قدس سره
شاه لطف الله بلال	شاه لطف الله چشتی قدس سره

سهروردی و از جانب مادر سید السادات بنده نواز سید محمد کبیر از میرسد و آنجناب
 پنج برادر حقیقی بودند اول محمد عمار الدین دوم غلام معین الدین سوم غلام سید الدین
 چهارم غلام کلیم الله پنجم محمد فخر الدین فخر جهان یعنی خود آنجناب رضی الله تعالی عنهم
 نواب نظام الملک غازی الدین خان مولف کتاب مناقب فخریه میفرماید که چون
 مولانا فخر الدین در اوزنگ آباد متولد شد و شیخ نظام الدین اوبا بخدمت شیخ کلیم الدین
 برد شیخ از دیدار وی بغایت خوسبند گردید و از خرقه عالی خود ملبوسات بر او سی
 داد مولانا فخر الدین نام نهاد و آنکه اول لفظ مولانا در حق فخر الدین گفت شیخ کلیم الدین
 و چون مولانا به بیست سال رسید حضرت سید عالم صلی الله علیه و سلم او را در خواب بخبر آید
 عطا کرد چون بیدار شد دانه ای قهوه بدست خود موی و یافت علی الصبا شیخ نظام الدین
 والدش نزد وی تشلیف آورد و او از راه کرامت واقف اینحال شد و فرمود ای نور العین
 در خوردن عطایای حضرت سید الکوثرین تنها خوری نباید روزی همان که به تنها شود
 پس مولانا از هر پنج دانه و دو دانه تبصره تناول خود آورد و سه دانه بخدمت قبله گاه یعنی شیر
 پیشکش نمود و چون مولانا به شانزده سالگی رسید پدر عالیقدرش وفات یافت و مولانا
 تا بیست سال نزد پدر یا صفت و عبادت مشاقه مبرور ماند و کار نقش و نگار را بیاد
 و در سبب و حجب الکی رونق افزای دلی شد و تباریس ظاهری و باطنی طالبان حق گردید
 من بعد پیاپی زیارت حضرت چشت بدایه الخیر اجمیر و اجودین شریف برود و درین
 سفر شیخ نور محمد بسمل ثنائی و میر طود و خوشحال غلام که از اصحاب مولانا بودند همراه
 بودند و از آنجا در پانی پت رسید و زیارات فرات بعلی قلندر و شمس الدین ترک
 و سید جمال الدین مشرف شدند بعد از آن در لاهور آمد و بچهره محمد الله نقش بند ملاقات کرد
 و چندی بر فرار گویا برآمد و هم علی گنج بخش جوهری متکف انده فیض وافر حصول نمود
 و بر جملة فرارات لاهور فاخته خوانده و در دلی شریف برود و در سج کتاب فخریه است
 که مولانا را سوا سئ حضرت نور محمد بسمل ثنائی و دیگر صد مافلکای کامل و مکمل بودند
 چنانچه شاه عبداللہ دشتا همنور الله و مولوی روح الله و سید احمد شمس الدین

و بر بیع الدین و مولوی فرید محمد سیام و مولوی مکرم و مولوی فالدین شناسی و
مولوی روشن علی و مولوی حسن محمد و محمد فتح الله و صوفی یار محمد و شاه محمد
المتخلص به پیدار و حاجی محمد و اصل و مولانا سید محمد و مولانا میر ضیاء الدین و سید فخر الدین
المتخلص به مست و شیخ گل محمد و حافظ سید الله و شاه مراد و شیخ محمد مراد و شیخ محمد
و مولوی علاء الدین و شیخ ضیاء الدین و مولوی نور صابح و عبد الوهاب بیگانی و
محمد قطب الدین و حاجی خدا بخش و محمد غوث کرت پوری و محمد غوث صاحبزاده و دیگران
کثیر بکلیافت ظاهری و باطنی سرافراز شدند و بخدا نشان حضرت شاه نیاز احمد بر لوی نهایت محبوب
مغرب حضرت فخر جهان بود و تقاضاست که شخصی صوفی یار محمد نامی مغرب رجا نقاه سلطان المشایخ
نظام الدین قدس سره سکونت داشت از اتفاقات بیار شد بحدی که امید زیست نماند
روزی بر زبان آورد که کاشکے مرا طاقت رفتار بودی تا من بخدمت سلطان المشایخ
مولانا فخر الدین حاضر شده دعای شفا خواهمی شب در خواب دید که آنحضرت تشریف آورد
و فرمود که یار محمد چون ترا طاقت رفتار نبود ما خود نزد تو آمدیم و خاطر جمیع دار که شفا خواستی
چون از خواب بیدار شد خود را هیچ و ندرست یافت و یاد ای شکرانه بخدمت مولانا حاضر
آمد و خواست که اظهار حال خود کند مولانا او را باشارت منع ساخت و تقاضاست که
شخصی پیرزاده ب مقام دو باب انگه چین در یک ده سکونت داشت که از دلی بغا صله
چهل کرده بود و روزی در دل خود تصور میکرد که اگر مرا از کار نافرجمیت شود در دلی رفته
کند و چه خوب باشد که مولانا خود در اینجا تشریف آرد و اتفاقات هزار و مولانا رونق
افزای آن موضع شد پیرزاده چون دید سر در قدم آورد و مرید شد بعد از آن شنید
که مولانا گاه از دلی قدم بیرون نهاده است و رفتن مولانا نزد وی محض نزد کر است
و خوارق بود و تقاضاست که قاضی البورضا ساکن سوین پت بمرض تب دق بیمار شد
چون تب تا نه ماه طوالت کشید از حیات خود مایوس گردید و هر طوریکه دانست خود را
بخدمت آنحضرت رسانید مولانا چون قاضی را بنیال دید از راه کمال مرحوم بغلیه فرمود
فی الحال شفا یافت و تقاضاست که و نه نفر از قوم افتخاران و شمشیران آنحضرت

انسان

در بازار باطلانی میگفتند که ما این بدعتی را که سماع می شنو و قتل خواهیم کرد با این خبر بمولانا
رسید به تغافل گذرانید تا آنکه روزی بتقریب عرس خواهر قطب الدین بختیار کاکای مولانا هم
در آنجا تشریف برد و مجلس سماع گرم شد و آن ده کس معاندان هم بر دیوار قاضی حمید الدین
انگوری که بایر قدادم بلند است با کار و پای بهینه آمده نشستند و با واز بلند بخوان بد گفتن
آنگاه که دنا آخر شخصی بدین الدین خادم مولانا بجهت عرض کرد که یا حضرت تغافل تا کجا روا
داریم که این شیطان این نام واران در ذوق سماع باطل می افتد از تملع این بدعتی حضرت
مولانا گاهی تیر سوئی آن نام واران کردند ایشان بهوش شده از دیوار بر زمین افتادند
و در رقص حالت آمدند و سر و قدم آورد و بشرف بیعت شدند بقول صاحب مناقب افضری
سفکایت و شتمان را دوست کرده اند و در گد و در پوست کرده نقاست که در
میدان مولانا در رقص و جود بودند و کس از او با شش که حاضر مجلس بودند بزرگوار
آوردند که به بینید این چهره های بدعتی را که چطور رقص می کنند نگاه این سخن در گوش حضرت
مولانا افتاد و بنظر تیز در ایشان دید فی الحال بر دیوار تشریف در رقص و جوش آمدند و سماع
او حیا های خود را بقولان بخشیدند و سر بر پای مولانا نهادند و در خود بیعت کردند فرمود
که چه اینچو امید که با کچه پاک و در رقص و سماع ایم مریدان ایشان گیر که در دین و عذر تقاضی
خود آورده مرید شدند و مولانا ده دینار از خود بقولان نمایان فرموده و جامه و سبزه ای
و سپس مانید نقاست که روزی حضرت مولانا بفرمانگاه بفرست علم مشغول بود که
افغانی کار و درست گرفته و آمد و بعد از سلام علیکم پرسید که مولانا صاحب شمایان
همه فضیلت ترکیب شنیدن سماع میشود از چه راه هست فرمود که تقصیر و ام شاد و عا خیر
بکنید از استماع این سخن آن نا خدا ترس کار دی بر مولانا سر کرد و آنانی هم آن مولانا رسید
و خواست که زخمی دیگر زند که خادمی از خادم مولانا دستش گرفت مولانا بخادم خود نظر
تیز کرد و فرمود که دست این شخص بگذار و سر مبارک را پیش او انداخته فرمود که ما فایم
و اینچو ایم که این هر یک را با کار کسی بیاید پس آن میر حرم شرمند ه شد و بر رفت فرمادی
آن روز بوقتی که مولانا در دولت خانه تشریف میداشت دروازه فیض اندازد از اندرون

باز آن بخت بیاورد و کس دیگر بیامد و در بوقت فرمود که دروازه بکشاید و شخصی که بر سر است
 اندرون بیاید چون در کتافه شد آن ناقد ازین بپایان خود رو برد و آمد و مولانا مسبب عاود
 خود که برای تعلیم هر یک خود بزرگش که و مدبری خوش است برای تعلیم ایشان هم برخواست و او
 که همان معاند باراده قتل به پشت گریه بپایان خود آمده است و گاهی نیز بر ایشان کرد
 چون بوقت فرمود که این هر سه بیدار شوند و بپایان خود رو برد و آمد و مولانا مسبب عاود
 می آید و بپایان خود رو برد و می آید و بپایان خود رو برد و می آید و بپایان خود رو برد و می آید
 شد و بعد چند ساعت بهوش آمد و در خواست بیعت کرد و دوازده روزه بپایان خود رو برد و می آید
 جرم ایشان در گذشته است اما بیعت ایشان قبول فرمود و چیزی نقد داده و بیعت کرد
 و نیز در مناقب فخریه است که روزی بر مقبره حضرت سلطان المشایخ نظام الدین مجلس سماع
 گرم بود و مولانا فخر الدین هم در آن مجلس تشریف میداشت جوانی بی پیش برودت در آن مجلس
 سرگرم حالت وجد بود ناگاه قوالان بسبب ضرورتی از ضروریات از قول ساکت شدند و سماع موقوف
 شد چون دیدند آن جوان مرده بود و سر و شده همه اهل مجلس متوجه حال او شدند و دیدند که
 حسی و حرکتی ندارد و پدرش نالان گریان بخدمت آنحضرت حاضر آمد و گفت که همین یک
 پسر دارم و او درین حالت جان بحق تسلیم کرده حالا جان از زندگی خود سیر و حیات خود بخواب
 باستم این گفتگو مولانا را بر حال زار روی رحم آمد و فرمود که این جوان بنور جان غیر بجان
 آفرین سپرده است فاطم حج دار و بقوالان ارشاد کرد که بپایان خود رو برد و می آید
 صد جان سید به خطه آسای حیوان سید به خطه مرده گر باشم بعالم پاک نیست و جان بپوش
 خویش مانان سید به خطه چون قوال خوش حال این سخن آغاز کرد و اهل مجلس در خوش و خروش
 آمدند بعد ساعتی جوان هم متحرک شد و بحالت وجد بر زمین غلطیدن آغاز نهاد و بعد ساعتی
 بهوش آمد و نقلت که شخصی مولوی مکرم نام در باب سماع مولانا اقتباب میداشت
 روزی در عین مجلس سماع باراده بحث و اقتساب حاضر شد مولانا نگاههای تیز روی فرمود
 و آن نگاه گویا تیر بود که در دل مولوی مکرم بنشست و بی اختیار برپا آمد و رفتی الحال
 بیعت کرد و ترک تدکس نموده از دل و جان مصروف بسلوک طریقت شد و قوی بر سر و آنحضرت

متعدد و بای عاشقان میسر و میگفت که ای مردمان به بنیدر برین دنیا و قضا و قضایان مولوی شکر الدین
 را که بیکت نیز نگاه مولوی محاسب را شهید که دو مولانا اینچنین تهمان مستانه و ششده بهیم سکر و آنکه
 روزی حضرت مولانا کودکی بهندی را حواله مولوی مکرم کرد و او را شاد نمود که این را تعلیم علم مروت
 از کتاب میران الصوفیه بهید چون مولوی از قایت عشق و دلوله محبت لایق داول تعلیم خوانده
 بود و از آنها و این حکم چیزان بماند و لوعا که با تا دور روز به تعلیمش پرداخت روز سوم چون کوه
 ضرب زید عمر بخواند از او شاد و پرسید که زید عمر را بچه گناه زد مولوی گفت که با بهشتوران
 دین عاشقان بی گناه را ناحق میزنند این گفت و جزو کتاب در چاه انداخت و دستار از سر برگرفتند
 و وجد آغاز نهاد و بهوشش بر زمین افتاد چون این خبر مولانا رسید فرمود که مولوی را کشیده نزد
 بابا برید چون بابا بهوشش آمد مولانا فرمود که مولوی صاحب از لفظ ضرب زید عمر آنچه حالت است
 عرض کرد که حضرت بس پس دور و زب و جوب حکم این طفل سابق دادم خلاصه معاف بفرمایند که گشاید
 منظور است لیکن دماغ تعلیم حرف و نحو ندارم چنانچه مولوی مکرم و چند روز بنظر ایشان بی گوی منتظر
 نظر شده از کاظمان وقت شد مکرم و عظم زمانه گشت تقاضی که مولوی مکرم باری به قریب
 ملاقات سید محمد حقان دار و نه دار اله آباد رفته بود روزی در اله آباد مجلس سماع مکرم و مولوی
 در و بعد بود که ناگاه قاضی اله آباد را که گدازا قاضی و مولوی مکرم را بدستمال دیده از راه شکر گفت
 که مولوی مکرم را چه شد که اینچنین سرین می جنبانند همان شب قاضی در سرای خود بر سر بخوابیده
 بود که صورت مثالی حضرت مولانا فخر الدین در آنجا رسیده و قاضی را از سر بر بدست تیریزین
 زد و فرمود که ای قاضی تا کار با بریدان ما اینچنین حرف بی ادبی بر زبان می گاری علی الصباح
 چون قاضی برخواست جنبی سخت بر سرین قاضی بیایا آمده بود و از قایت در دالم روز و شب
 سرین جنبانید چون پنج چاره ندید بخودت مولوی مکرم حاضر آمد و درخواست عفو تقصیر خود
 نمود و بدعای مولوی مکرم شفایافت تقاضی که حاجی احمد خلیفه مولانا اول در دینه منوره
 داشت شبی در عالم رویا صورت حضرت مولانا بحضور جناب رسالت تائب علی الله علیه و سلم
 دیده و منور به بیت شد و از مدینه پایا و به بی بی رسید و بشرف بیعت مشرف شده به کمال
 ظاهری و باطنی رسید و صاحب مناقب خیر یفیراید که باری در خانه بنده و زنده و شاد

چون تسبیح غلام زاده با خود آنحضرت میفرمود برای تسبیح وی عرضی نوشتیم بحساب آن تنبیه نامه
از قلم فرمود و تسبیح قلم انداز شد و انستم که این پسر نخواهد زیست آخر بعد یکماه فوت شد و نیز صاحب
مناقب فخر میفرماید که محمد انصاری نام پسری دهم در سن سه سالگی او را در سماع حالت و بعد واقع
میشد اتفاقاً قمریض گشت برای شفای وی از حضرت مولانا توبه خواستم فرمود که این مرتبه شفا
خواهد یافت چون یکسال دیگر برآمد بمرض چچیک در گذشت نقل است که در عرس نزار عرس
رؤسای دلی جمع آمدند و حضرت مولانا سماع را موقوف فرموده بجا فاطمه القادره تخلص
بقاوری که از مریدان آنجناب بود و ارشاد کرد که چند شعر از اشعار قصیده برده بخوانید وی
حسب الارشاد چند بیت بخواند وقت خوش شد و اهل مجلس در خنده و شش آمدند
بسیار کثرت خلق حالی در وجد و ذوق بود و ناله های میزدند و بر زمین می غلطیدند و جمیع
کثیر از صاحب نسبت عشقیه شدند اتفاقاً امیر جمعی که با سقیم الحال بود گریان گریان پیش رو
آنحضرت آمد و حال خود عرض نمود و نظر توبه بر وی انداخت فی الحال تشنه است شد گویا گاه
بمرض برص مبتلا شده بود و دلتوی مجروح و شش علی و سید محمد مرزا که از اقربای نواب
روشن الدوله بودند در بهار و زهره اند و ز شرف ارادت شدند و لاوت
باسعادت حضرت فخر الدین با قول صحیح و تصدیق صاحب مناقب فخریه در سال یکم
و یکصد و بیست و شش و وفات آن جامع الکمال تاریخ هفتم جمادی الثانی سن یکم هزار و
یکصد و نود و نه هجری است و فرار از انوار در دلی است و مولوی محمد صالح دهلوی تاریخ وفات
آنحضرت از لفظ غلام حسین برآورده است از مولف

حضرت فخر جهان فخر زمان مقتدای دین و هادی انقیاس تولدش عجیب شد جلوه گر
از جناب فخر قطب الاولیا گو وصال آن شمع عالیجناب دلی مهدی فخر الاولیا^{۱۱۹۹}
ایضا فخر دین فخر جهان فخر الانام هادی مطلوب و فخر المومنین گشت فخر الدین علامی عیان
سال تولدش بعد صد و بیست و نه سال انتقال آنجناب شد عیان محبوب فخر السلین^{۱۱۹۹}
ایضا جناب فخر دین فخر دین عالم دلی نیک محضر شیخ دین پیر ز فخر الاولیا زاهد^{۱۱۲۷} معالی
بگو تاریخ تولدش پشیمبر وصال او رقم شد واقعه غیب و گشته عیان شیخ جهانگیر^{۱۱۹۹}

علی بن ابی طالب
 ایضا شاه کونین فخرالدین اسلام که ذاتش بادی را یقین بوجویم سال ترحیلش خبر گرفت
 بگو مقبول دنیا فخر دین ابوالود سید علیم الله بن سید عتیق الله چشتی
 جهان دهری قدرش سرکه اسادات صحیح الطرفین قصیده جالندهر است بسمه نسب
 وی بحضرت زید بن حسن می پیوندد بدین طریق که سید علیم الله بن سید عتیق الله بن سید خواجه
 فضل بن مصطفی بن سید عثمان بن سید الکبش بن سید قاسم بن سید اسماعیل بن شاه
 ابراهیم بن شیخ شمس السمرقندی الی آخره و ارادت بخد مت شاه ابوالمعانی چشتی داشت
 و در علوم ظاهر بی هم گوی سبقت از علمای دهر برد و تصانیف بسیار مثل انوار الاسرار
 شرح بوستان محمدی و رساله نزهة السالکین در علم سلوک و شرح اخلاق با صری و
 زبدة الروایات فقه و شراعی و اهرقاری ترجمه نظم الدرر و المربان عربی مولفه میرزا افغان کی
 محمد شاه نوشت و وی در عمر خود سالی بخیر است شاه ابوالمعانی حاضر شده مرید شده و تربیت
 و تکمیل از ایشان سید به یکم یافت و خرقه خلافت پوشید و تمام عمر در تعلیم طلباء و تلقین خدا
 گذرانید و بی آنکه عجب و غریب بنوشت پناخچه طالع و قطع یک غزل تبرکات و تمنا و ریح
 میگردد و سایر از خلوت که قدسی بیدان تاخته پتبع استغنا بگردن های اغیار آخته بن
 از تلونهای تو شک لبها گاهی علیم به پیچ و پیچ افسرده گاهی چون نمک بگداخته بن و اگر چه
 کرامات آن جامع البرکات در کتاب اسرار العلیم مولفه شیخ عبداللہ ب پارمندرج اند
 اما ذکر یکی تصرف از تصرفات وی ذکر کرد و میشود که در غم و سستی آدینه بیک خان قوه
 دو آبه جالندهر صحنی صدیق بیک نام را حاکم قصیده نور محل مقرر ساخت وی در نور محل
 سیده بفضل اول آیمه سیدی از اسادات نور محل ضیاء کرد و وی روپیه تاوان طلب
 کرد و سید چشتی شاه علیم الله آمده است مدعی سفارشش نمود شاه علیم الله رقعۀ سفارش
 بنام حاکم نور محل نوشته داد حاکم قبول نکرد و بخان مالایق بر زبان آورد و بر و زووم آدینه
 بیک حاکم نور محل را نزد طلبیده مقید ساخت و وی هزار روپیه تاوان گرفت و لاوت
 با سعادت وی بتاریخ بست و دوم جمادی سال یک هزار و یک صد و
 نه و وفات بتاریخ شانزدهم صفر سنه یک هزار و دو صد و دو و توغ آمده در وضعی مله در

زبان نگاه خلق است و ماده تاریخ و قات وی آفتاب چشمه بر دروازه روضه عالمیه وی تحریر است
و نو و ده سال عمر یافت از مولف حضرت سید عظیم الدین پیر صاحب میر تقی محمد فاضل
فیض پیداست تولدش بیان سال تحصیلش گویش الکرام شیخ نور محمد پاشی المشهور
پیشین نور محمد بهیل قدس سره از فلقای نظام و احباب و اولاد که امده
فخر الدین فخرجهان است و حضرت مولانا را آنچه عنایت بیعت و الطاف بیعتی سر
بحق وی مصروف بود بحال اهدی از فلقای خود و بنده و چنانچه صاحب مناقب فخریه
میفرماید که شیخ نور محمد انیس روز و شبانه و همدم و محرم از حضرت مولانا بود و در اول
بحق وی روزی فرمود که ای نور محمد خاق را با تو کار با خواهد بود وی تعجب شد و در دل
تصورید که من بنده کترین پنجابی ام باین رتبه عظیم که آنحضرت بآن بشارت میدهند که
لا ینفک آخرتچنان واقع شد که هزار طالبان و صدایوچان مقتدا ای اولیا کمال ولایت سید و بنده
خرق عادات و کرامات از خدا هم وی را بهر آید و بهر بار با تو قورغ می آمد که روبروی وی هر کس را
دل خود چیر می تصور میکرد و نور محمد جواب آن بر ملا میگفت و شخصی مولوی غلام حسین که یکی
مردان شیخ بود به سافت صد کرده از جای اقامت شیخ فوت شام مردم شیخ نور محمد را به
جنایه وی حاضر دیدند و نقلست که شخصی از علاقه داران ملک دلی حسب گفته کسی
معاندان پیر او دریافت حال مجلس و تمارع و تحقیقت خلوت حضرت فخر الملت والدین آنحضرت
بعیت منقذانه که در بوسه بیعت و در حلقه مجلس و زاویه خلوت حاضر شدی و او تشکیک حالات و
دو شوق خروش بریاران فخریه طاری گشتی او را بر لب خندیدی چون چند بار این حرکت
بدا و زنده و رسید یاران حلقه اطلاع آنحضرت بجناب مولانا که دند و آنحضرت بتفتضای عالم
قامت لطف که از اخض شیده فقر است بتغافل میگذاشت تا آنکه روزی بر روز عرس حق
سلطان المشایخ مجلس جماع گرم بود میر سید بنیع الدین که از اخض اصحاب آنجناب بود و
مجلس از حال آن منافق خبردار شده بخدمت مولانا که در شش کر که از برای یک
بیکار کار چند کس طلبکار رضا می شود بهر حال علاج این بد مزاج باید که دستایع یعنی موا
بذات بابرکات خود از مجلس برای دفع و نشر ببرد و بحضرت نور محمد بهیل ارشاد کرد که شما بنحو

این بخیر بگوید که باز در دوشش گنجایش نفاق نماند پس شیخ نور محمد بنگاه پنهانی و وسه بار از
 حرکات آن نا بکار خبر دار شده بنگاه تیر در وی نظر کرد و او فی الحال مست شده و جامه های
 خود بدو برید و برقص درآمد و بر زمین غلغلیدن آغاز نهاد چون دلهای مهمل محفل از حرکات
 ناشایسته وی سر و شده بودند اندکی از مجلس بجز گریه هاشم نبه و دست و سر و دی
 و دست و پایش بنگ پایی قرش فافاه عالی جا تحت بشکست و کارش بدخیال رسید
 که سر و شد و نفس ساقط گشت و میر حسین حکیم دست بر سینه وی نهاده گفت که این کس
 فوت شد حاضرین بکین و دیده خبر انجیل بحضرت مولانا که وند مولانا چون خضر با بکاست
 بر سر وی رسید و گلاب به دست مبارک و به هاشم چکانید و ترقی بید نشکست بر دوشش
 زد و بحال خود آمد و عرض کرد که یا حضرت این چه کرد و چه مرا نگاشتید که تا شبید عشق شدی
 میرزا علی الدین فرمود که شما باینکه اعمال افعال بد مال خود و ایاق آن نبود که باین و دولت
 سرمدی رسیدید انفسه وی از آن زور بصداقت و اخلاص بعیت کرد و از اخلاص حق
 گردید و صاحب شجره الانوار در احوال خواجہ نور محمد میفرماید که وی خلیفه عظیم مولانا فخر الدین
 فخر جهان است و در مبادی احوال بعد فقط قرآن شریف بقصد تحصیل علم از ملک پنجاب
 در دہلی شریف برو بخدمت علمای دہلی به تحصیل علم پیوست بعد چندی بشرف ملازمت
 مولانا فخر الدین بشرف گشت و تکمیل علم تلمیسی نمود و بسال بیکار و یکصد و پنجاه جبری
 بشرف بعیت مشرف گردید و انواع نعمت بانی حاصل نمود و خرقة خلافت پوشید و حسب ارشاد
 پیر و مشفق میرزا انجیل پنجاب شد و در ریاست نواب بہاول خان بقریہ بہاران کہ از پاک
 پٹن بجان شب غرب یافت حاصل چیل کرد و واقعت رخت قاست انداخت اکثر مریدان انجیل
 در اعلم و تفتن مریدان بدلولی حاصل یافتند اما چار کس خلیفه عظیم و مشہور عالم بودند
 اول خواجہ نور محمد ثانی کہ با نقیب بلقیہ صاحب مور و رعایت فاضل پنجاب بود و مزار کوہ
 بارکش در حاجی پور است دوم مولانا قاضی محمد عاقل کہ در کوٹ کشن آسوده است و سوم و قاضی
 وی در بلکہ پنجاب انتظام یافتہ سید محمد خواجہ محمد جمال کہ در ملتان آسوده است و عمریان قاضی
 ایشان در خاندان بہار اند چہارم محمد سلیمان کہ فاضل خلفا و فاضل شیخ نور محمد در قریہ پنج سرور

که از موضع چهاران ده مسکن دی سمرکند است در سال یک هزار و دویست و پنجاه و پنج بوقوع
آمده و همانجا درین مقدس وی است از مولف شیخ دین نور محمد مقتدا
گشت زور و روشن جهان یک دور رفت از نیاچو در غلدرین باغ جنت یافت ز نور نور
نور حق مشتاق گو تر دلی او هم ولی محتبب امتاب نور رحلتش نور خدا صدیق عام
واقف حق شیخ هم یا بد نور سید علی شاه چشتی جان در صری قدس
سمرقند اعظمای مشایخ سید علیم الله جان در صری است بعد وفات پیر و شهنشیر
خود بر سجاده مشیخت نشست و خلقی کثیر را بحق هدایت نمود و وفات وی در سال
یک هزار و دویست و نه هجری است و مزار او در جان در صری است و میان غلام رسول ساکن مانده
سال وفات وی از ماه رجبی الله عنه بود احسن ذکر ده است از مولف
ز دنیای و دن افت اندر پشت شهنشاه میر و لایت علی یکی بخیار است تاریخ او
و گبر ابراهیل سخاوت علی شیخ محمد سعید چشتی صابری شش قپوری
لاهوری قدس سره سرست محبت الهی جامع که است و آگاهی بود و در قپوری
که قصه بنام ده دوازده که ده از لاهور بجانب نیرته است سکونت داشت چون از
قوم خود یعنی نو مسلم بود و در ایل نسل و گبر خود با کار محنت و مزدوری و سبزی فروشی
و غیره میکرد و بعضی اوقات غلام کندم و بخود و غیره از دیگر مواضعات خرید و به
نگار و بار کرده در لاهور می آورد و می فروخت و از ثمن آن گذاره اوقات میکرد و قی
غلام بر نگار و خویشش بار کرده با اتفاق و گبر خود به بار و ده لاهور شد چون در راه بعد
عبور دریای راوی مشغول موضع نیاز یک مقام گنبد در سمرقند رسید بانی نگار و وی
باغزید و شکست و بار غلام از پشت نگار و بنیاد و هر چند بهر ایوان خویشش آید و در وقت
که بار غلام تقسیم نموده اندک اندک به بارهای خویشش بنید و غلام را در لاهور رسانید لیکن
چون پاسی از روز باقی بود و بسبب خرابی سلطنت چغتائی و فاکرگری سکهان راه پر خوف
بجس در آنجا متوقف شدن و تقسیم کردن بار وی قبول نکرد و او را بهمان حال گذاشته
راهی سمت لاهور شدند و وی بهمان حال را را سیر و بقیار در دیارانه پر خار بماند و راهی شدن

دیده روی ماند چون بر در تمام رسید و شب سیاه چون گاه نگاه بر سر کمال تپان رسید
 ناچار بهمانی و پشت برادر زخت اقامت انداخت و کجای سبب الاسباب و دست و پا
 برافراخت که از کفم قدم بپای بود و آید که بار غله وی از آن جای میباید سلاست بمنزل
 مقصود برسد چون نصف شب بگذشت اسب سواری از دور پدید آمد چون نزدیک
 رسید بانگ میباید وی زد و گفت که درین شب سیاه و دیرانه نگاه چه کسی
 و چه نام داری و بار غله که نزد خود داری نزد من بیا محمد سعید دانست که این
 را بنرسنه است که بتاراج من آمده است جواب داد که من شخصی غیب و مخدوم
 و نام من سعید است و نزد من پنج زر نقد نیست یک زر گاو پایی شکسته و یک جوال
 پراغده موجود است فرمود که جوال را نزد من بیا گفت که برداشتن نمی توانم و زر گاو
 من لنگ است فرمود که لنگ نیست تند رست است گفت لنگ است که موجب
 ماندن من و ریختن بخالت محض بسبب شکسته شدن پایی زر گاو است و همراه بیان من در
 لاجور رسیدند و من درین جای دیرانه تهنائی خویش و بیگانه مانده ام فرمود که زر گاو
 را ایستاده کن تا ببینی که پایش درست است چون محمد سعید زر گاو را ایستاده کرد
 پایش صحیح و سلاست یافت دانست که این امداد و تهنیتی است و این شخص را بنرسنه است
 بلکه راهنما است باز عرض کرد که جوال گندم گران است تنها دم برداشتن نمی توانم
 اسب سوار نزدیک تر آمد و بنوک نیر که در دست داشت بر دوش جوال داد
 فرمود فی الحال جوال چون برگ گل سبکبار شد محمد سعید را چون بخت و سعادت
 یار بود بر جست و قدم مبارک سوار گرفت و عرض نمود که بنده بزیارت مستفید شده است
 بهالایخواهم که از نام و اسم گرامی آنجناب هم خبر دار شوم و مطلب فاضل من اینست که از
 دنیا و مافیها بی پرواه شوم فرمود که ترا باین چکار بر و راه خود پیش گیر محمد سعید تضرع
 و احوال بسیار کرد و فرمود که نام آنجناب اینست الله الغالب علی ابن ابی طالب است
 که بپای حکم الهی بامداد تو رسیدیم و بر و ترا بخدا رسانیدیم این بفرمود و از چشم
 غائب شد پس محمد سعید در شرف قرار آمد و هر چه داشت براه خدا انکار کرد و بر پشت و بخت و

و عبادت مشغول گشت و ارادت بسلسله عالی چشتیه صابریه آورده از مقبولان
 الهی شد و اگر چه کرامت و خوارق بنابر این هزاران جناب سرور داشته اند
 و مشهور و خواص و عوام اند که این مختصر گنجایش آن ندارد و لهذا یکی از صد هزار
 و دوازده هزار و چهل و نهمی آید که وقتی به سیم جنگی خریز پوزه آنحضرت با خریز پوزه پامرز گاو
 بار کرده و در خریز پوزه را در دو چپ و در دو کان بگریزی که کار رنگساز می نیل میکرد و با خریز پوزه
 را یکسان و فر و ختن آغاز نماید اکثر مردم همان با خریز پوزه را خریدار کرده و میخورند و چون از
 پوست و تخم خریز پوزه خم نیل خراب و ابریشم شده لایق رنگساز می نیل ماند رنگساز به لحاظ
 آتین در دل اندیشید که بسا و پوستی یا بخی از پوست و تخمهای خریز پوزه در خم نیل من
 افتد و در فتنان من بوقوع و آید تا سبب آنست که او می من الا لولع محمد سعید را
 گویم که خریز پوزه های خود از نجار و در و محمد سعید بخیره دی بنور باطن مشرف شده
 و بعد از خریز پوزه پاکه باقی بود و شکست مع پوست و تخم و خم نیل آن رنگساز انداخت
 و ارشاد کرد که خم نیل ترا دوست کردیم انشاء الله باز ترا حاجت انداختن نیل تازه در
 خم نخواهد بود و هر قدر که خواهی بپارچای و در میان ازین خم نگیین کن که نماندت عمر تو
 کفایت نماید که پس بهمان بوقوع آمد که از آن روز تا دوازده سال رنگرزی نیکو
 که میخواست بپارچایت از آن خم نگیین در ساخت و نیل از خم نیشد و سلسله عالی شیخ
 محمد سعید گویند واسطه در فتنان همان چشتیه به شیخ جلال الدین تهماسبی سمر
 بدین طریق که شیخ محمد سعید بن محمد باقر خریز پوزه ای مرید شیخ شاه مراد بستانی دوی مرید
 شیخ جیوی شاه بحرانی و دوی مرید شیخ زکریا دوی مرید شیخ حاجی قطب دوی مرید
 شاه در گای لاهوری و دوی مرید شیخ حاجی ابوسعید خفگی و دوی مرید شیخ
 نظام الدین بنی و دوی مرید شیخ جلال الدین تهماسبی است و از اعظم خلفای شیخ
 سعید شیخ شمس الدین بن محمد حسین لاهوری بود که بعد و تو اجد و شیخ و ذوق ایست
 وقت بود و وفات شیخ محمد سعید با قول صحیح در سال یک هزار و دویصد و چارده هجریست
 که از لفظ ورنه افکرده اند و بنین تاریخ بر مزار گوهر شیخ تحریر است و مزار آنجناب فضا به تعمیر

۱۶۹۹

۱۶۵۳

۱۶۳

زیا زنگاه خلق است از مولف	خیان شدن در سال رحلت شیخ	سید زهرا چون خشت منقش
یکی مملکتی امین شیخ سعید	در کاهنای اکبر عاشق مست	ایضا چون جناب سید پیر
روافنا بقصر جهان	گو چراغ پدایتار بخش	هم محمد سعید فخر زمان

ع محمد شعیب چشتی قدس سره از عظمای خفای سید علیم الله جالندهر
ت در قصبه راهبون که در واپه جالندهر است سکونت داشت در علوم ظاهری
لنی یگانه وقت خود تمام عمر خود در تعلیم و تلقین خلق گذرانید وفات در

وال صبح ۱۹ ذی الحجه و سال یکزار و دوهصد و بیست و هجریست و این مصرع بجا محمد
حیدر شیخ زمان پاتارچ وفات او است از مولف

بن جهان در رونق جنت و دیا محرم امیر عشق آمد وصال
شیخ خیر الدین المشهور خیر شاه چشتی لاهوری از عظمای مشایخ
بهور است ارادت بخدمت سلیم لاهوری داشت در و جد و تواجدها عیگانه
روزگار بود لنگر شش بغنی و فقیر عام و فیضش تمام وفات وی بتاریخ نوزدهم
ذی الحجه سال یکزار و دوهصد و بیست و هجریست بجزایر پلوار در لاهور است از مولف

شد چو از دنیا بکاک جاودان	خیر شهنشیر آن پیر ابل غر و باد	بجز فضل حق بگو تاریخ او
بار و یگه خوان بهایون خیر شاه	سید عظیم چشتی رومی قدس سره	

از اجل مشایخ سلسله میران سید بیک است و در طریقت مرید پیر عالیقدر خود سید سالم و یو
و وی مرید و خلیفه میران سید بیک است جذبی قوی داشت هر کس که منظور
فیض از وی گشتی بخیر رسیدی گفت که شی سید عظیم را سپاده سوار بود و از
موضع خود بموضع دیگر میرفت ز بهر زمان در راه متعبرین حال وی گشتند و خواستند که
ماده از وی بگیرند شیخ بکمال علم بایشان گفت که این اسپ ماده که نیز سواری من است
لاغر و کم قیمت است اسپ ماده دیگر که در خانه من موجود است کلان بیش قیمت است
اگر شما دگر بخواستی توقف کنید آن اسپ ماده آورده میدهم پس شیخ در خانه خود آمد
و اسپ ماده بیش قیمت همراه خود برد و چند زمان واد و زمان گرفت و در روز دیگر

همه رهنرسان با عیال و اطفال بخدمت آمده تائب شدند و با آن پست داده اسب داده
 دیگر هم نذر کردند و مرید گشتند و فاطمه وی در سال کینزار و دود و صد و بیست و
 هفت تیر سیست هزار در روز است از مولف شد جوزین دار پیر پادشاه
 میر عظیم ششم ولایت دین از علش جوز سیست خورانی هم بخوان شیخ قطب الدین
 حاکم موسی حشیشی ماناک پوری قدس سره از خلفای سید عظمی رومی است
 در ابتدای حال کار غلی گری میکرد و در و به داشت چون جاذب حقیقی او را بخود کشید
 سر و در و به را طلاق داد و بکلی تارک دنیا گشته بخدمت سید عظمی رسید و بکمال مشغول
 گشت بعد تکمیل خلافت یافت و مدتی مدید در روز و به بولبول پادشاه مشغول ماند آخر در
 ماناک پور آمده قیام پذیرفت خلقی کثیر را براه خدا هدایت نمود حالت جذب عشق وی بآن
 حد رسید بود که هر کسی که در حالت و به مشغول نظر وی میگشت مجذوب میشد چنانچه
 چند تن خاص مثل کریم شاه و محمد شاه و غیره بتوجه وی مجذوب گشتند و فاطمه وی
 بتاریخ شانزدهم ماه رمضان روز کینشنبه کینزار و دود و صد و چهل و هفت هجری است
 و فرار در قصه ماناک پور زیارتگاه خلق است خلفای اهل کمال وی مثل مولوی امانت علی
 امروزی و غلام معین الدین عرف شاه قنماوش کهنی و خواجه عبداللہ امرودی نیز از تالی
 ثانی و محمد بخش سبگادله و پیر شاه سجاد و نشین بسیار اند از مولف
 بهر دیدار حق چو از دنیا رفت در ملک جاودانی است از رقیب سال هفتاد و سه
 زیب الدین طاهر جهان موسی سید شاه میا را احمد موسی حشیشی قدس سره
 از عالم اولیای متاخرین و کبریای خلفای راستین مولانا محمد الدین فخر جهان است
 بانان دنیا ز بهراز و در سوز و گداز و مساز و در عشق و محبت جاتان در علوم ظاهر و باطن
 یگانه بر سوز صوری و معنوی یکتای زمانه بود طالبان حق را بحق رسانیدی به پشوق
 در میدان عشق دو انیدی بارگاه وی معدن فیوض ربانی قافله وی مطلع انوار
 سبحانی بود صد با مجوران بوس سیده جمیله وی بقریب الهی و بخیران براتب آگاهی رسیدند
 نام و الذکر گواری سید حاجی حکیم شاه رحمت سر بهندی است و مولانا شریف حضرت

شاه نیاز هم شهر سرزند است چون پدر عالیقدر وی وفات یافت حضرت شاه خورشید سال
 بماند والده ماجده هشتن که رابعه وقت وعقیقه عمد بود او را در سایه عاطفت خود پرورش
 نمود بعد از آن برای تربیت ظاهری و باطنی حواله مولانا فخر الدین فخر جهان چشتی دلیوی
 نمود و حضرت مولانا او را بکمال کوششش تعلیم علم ظاهری کرد وی در عمر مقتدره سال
 بکمال علوم معقول و منقول و فروع و اصول و حدیث و تفسیر و فقه رسید و دستار
 فقیهیت بر سر بست بعد از آن بمرور نوزده سالگی بر دست حق پرست مولانا فخر الدین
 بیعت کرد و در چند سال بکمال ولایت باطنی فائز گشت و بعد عطاء خرقه خلافت از
 پیشگاه پیر و شفیق مامور خطه بالنس برپا شد و در آنجا رسیده به ولایت خاق مشغول گشت
 و خلق بسیار بخلق ارادت وی درآمد و مردمان از اقبالیم دور و دراز یعنی از کابل و قندهار و شیراز
 و بتهستان بخدمت بیکت وی حاضر آمدند و مستفید و مستفیض شدند و فغانهای آنجناب بهرست باقیم
 بعد از اسفوت نامور شد بعد از آن آنجناب بمقام رامپور بر دست حضرت شاه عبداللہ بغدادی
 قادری گیلانی که از فرزندان حضرت غوث الاعظم بود و در فاندان عالیہ قادریہ بیعت کرد و
 حضرت شاه اول آگاه بشعریم رغبت تمام داشت و اشعار آید از تنفس حقایق و معارف
 گفتی چنانچه دیوان نیاز که از تصانیف آنحضرت است بسیار مرغوب مطبوع طبع و جماعت صفای
 و لاوت با سعادت آنحضرت در سال یکبار و یکصد و هفتاد و سه و وفات آنکس مع الکمال
 بشهر بالنس برپا تبارخ ششم ماه جمادی الثانی سال یکبار و دو و صد و پنجاه هجری است
 و عمر نقاد و هفت سال و فرار او را در برپا زیادت گاه خلق اللہ است از مولف

واقع سراجی احمد	عالم علم دین و محرم عشق	سال تولید او شصت و یک نظر
رحلتش به نیاز رستم عشق	ایشان خواجه دین پیر و پیران	شده نیاز احمد ولی اہل تار
فصل ربانی گو تولید او	رحلتش دینار شیخ بانیا	ایشان شہ نیاز احمد ولی باصفا
واقع سراجی اہل راز	جلوه گر شیر خدا محبوب اللہ	سال تولیدش بعد غزوانا
گفت سرور سال تر جایش خرم	صاحب مخدوم مولی شہ نیاز	از سال از تحلیش شہ عباس
اصفا مخدوم شاہ نیاز	خواجہ محمد سلیمان چشتی قدس سر	

از خلفای نامدار و احباب باوقار خواه نور محمد چشتی است و در کشف کرامات و زهد
در ریاضت و عبادت از شرق تا غرب امتها داشت و وطن اصلی وی در کوهستان
مقام کرگوجی است و در مبادی حال در کوهستان حسن به درسه قاضی محمد باقلی تحصیل
علم و تدریس کتب درسیه توجیه میفرمود که بعد چندی شیخ نور محمد باجمعی از خلفاء و مشایخ در آنجا
تشریف آوردند به مقام خانقاه مخدوم بهایان جهان گشت مقام نمود و خواه محمد سیلیمان
هم بکذب جاذب قیچی در آنجا رسید و بهمانجا بشرف بیعت مشرف گشت و چند سال
بکسور آن صاحب کمال بسر برده خرقه خلافت و تکمیل یافت حسب الامر شاد پیر شوخ نصیر نظام
توسعه که از قصه که گوئی موضع مسکن وی بفاصله سی کرده است مقام فرموده به هدایت
خلقی مشغول گشت مریدان پیشمار و طالبان هزار و دویست آنحضرت حاضر آمده بیعت
نمودند چنانچه صد هزار کس از کفار و فساق و فجار بردست آن محبوب پروردگار تائب
شده بقرب ایزدی رسیدند و بیشتر اصحاب سجاده نموده خرقه خلافت و اجازت عطا فرمود
اما کس از خلفای وی عظم و مشهور عالم و بهنامی عرب عجم گشتند اول شیخ محمد یار که در ریاضت
و عبادت و کشف کرامت فریدالدین سهروردی و حیدر صریح و دایم حافظ محمد علی خیر آبادی که اکثر مردمان
هند و کن عرب بخلقه ارادت وی در آمدند سیوم مولوی محمد علی که بمقام مکته اکثر مردمان
خطه پنجاب را بفضیلت ظاهری و باطنی رسانید و وفات خواجہ سیلیمان بقول صاحب شجره الانوار
بتاریخ هفتم صفر یوم پنجشنبه سال یک هزار و صد و شصت و هفت بجز بیست و هفت هزار و
در توسه شریف است و عمر شریف یکصد سال بود و بعد از وی حالار و لوق افزای سجاده خواجہ

محمد سیلیمان خواجہ الکبیر دویست از مولف	رفت از دنیا بفروردین برین
چون سیلیمان مرشد عالم نیا	گشت از دل سال چهل و نین
راغب دین شد هم از سرور قم	رطبت آن بادشا و ایل باه
وزیر آبادی قدس ستره از مشایخ چشتیه صابریه مروی ایلد و صاحب باطن	
بود از ادب بخدمت شیخ اله و تا وی بخدمت شیخ کریم الدین و وی بخدمت شیخ محمد غوث	
دوی بخدمت شیخ قادر بخش و وی بخدمت حامد شاه و وی بخدمت محمد صدیق لاهوری	

هم بر رمضان شد بر او چاهمان	قطب الاصفیاء اور سلمان علی است	سبیل توبه لیدش بقول اهل الحان
گو چرخ علم سال ز علتش	نیر کمال زند اول بدو بال بخوا	شیخ فیض بخش لاهوری
قدس سرور از اصفیای لاهور صاحب حال و وجود و سماج بود در حالت تجرید و تفرید		
میگذرانید ارادت بخدمت سید حیدر علی شاه و دی بخدمت شیخ فیض شاه لاهوری		
داشت و از دست کاری ریشم سالی گذرانده اوقات میگرد و در هر سال بفرستده عرس		
مثل سالیته حضرت سرور عالم صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی و ختم عاشور و مبارک سالیته		
غوث الاعظم و خواجہ معین الدین و خواجہ قطب بختیار و خواجہ علی احمد صابر و غیره پیران		
کرام میگرد و ذکر کثیر خرج مینمود و در مجلس سماع ضطرباب میگرد و در هر کس توبه و مصلحت		
مینمود و بیرونش میگشت هر یک الشش خرق عادات دینی شمار از وی بیان		
میکند که درین مختصر امکان کنجایش ندارد و در هر شب سه بار غسل میگرد و بعبادت		
الهی مشغول میماند و از غایت ترک لذات دنیا در خواستن و نمک انداخته میخور و چون عذر		
اجل نزدیک رسید بعارضه تب محرق مبتلا گشت و چند روز بیمار ماند چون شب شنب		
رجب سنه یک هزار و دویست و هشتاد و شش رسید فافلقا و رجش روح خوان را طلبید و		
گفت که از اوصاف حضرت سرور عالم صلی الله علیه و سلم چیزی بخواند و این مطلب و آغا		
که دشمن منم خاک در کوی محمد و سیر منقه موی محمد و قنیل ذک شمشیر گاهش پنهانید		
تبع ابروی محمد با سماع این قول حالت و جبر بر شیخ غالب شد و لرزه بر اندام افتاد و		
نامم بر عرق گشت بهمان حالت جان بجان آفرین سپرد و از مولف از دار الفنا سوی فردوس رفت		
چو آن فیض بخش صفای فیض ابو محرم فیض حق سال او اگر مر و اهل عطا اهل فیض		
فخرن چهارم و در ذکر کرامات حضرت سلسله نقشبندیه قدس سرور		
اول امام ذوی الاکرام ابن خاندان عالیشان حضرت والا در جنت یادگار محب جان نثار		
سید ابرار و قبول نگاه آخلفه رتین رسول الله صامی دین متین امیر المؤمنین با وی		
راه تحقیق الی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه است که متاقب کرامت آن حضرت در فخرن		
اول بندگ طامی راشدین رضوان الله تعالی متهم جمیع شجر رایت بعد از آن فیض		

این نسبت از صدیق بزرگوار حضرت سلمان فارسی رسید و از ذات باریکات وی
 حصه باطنی بمشایخ عظام نصیب گشت سلمان فارسی رضی الله عنه گفت و سه
 ابو عبد الله است از کبار اصحاب حضرت پیغمبر علیه الصلوٰۃ و السلام و اکبر و وطن وی شهر
 اصفهان است عمری طویل یافت و او را سلمان بن اسلام میگفتند پدر وی گبری آتش
 پرست بود و وی اول از دین بخوش نیرازیده در دین موسوی درآمد و بعد از آن در دین
 نصاری مشرف گشت چون راهی که سلمان بردست وی با سلام زدناری مسلمان شده
 بود قریب امرگ شد سلمان را بشارت داد که از مدینه پیغمبری آخر الزمان بعوث خواهد شد
 باید که در دین و سه در آئی و از حیاره مدینه پیش گیری چون او وفات یافت سلمان
 از آنجا غم سخت مدینه کرد و در راه شخصی او را به قسمت بندی می گرفت و به سه در آئی
 از حیاره ان مدینه بفرستاد چون حضرت رسالت مآب بعوث شد بدین سلام برآمده
 از غلامی جوو با مداد سر در کائنات فخاص یافت و در اصحاب و اصحاب بنیاب
 رسالت مآب صلی الله علیه و سلم ممتاز نشد و از انس بن مالک
 رضی الله عنه روایت کنند که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و سلم السابق السابق
 سابق العرب و متبب سابق الروم و سلمان سابق الفرس و بلال سابق الحبشه و حمزه
 خندق آنحضرت شاه رسالت علیه الصلوٰۃ و التحیت و حق وی فرمود که سلمان بنیاب
 اهل البیت و امیر المومنین عمر رضی الله عنه او را دلی مدائن ساخت و در عهد خلافت
 خلیفه ثالث حضرت عثمان رضی الله عنه در مدائن وفات یافت نقل است که چون وفات
 وی نزدیک رسید فالون خود را گفت که مقداری مشک و فستق چه کردی گفت
 موجود دارم گفت آنرا در آب کن و به هرن و آن آب را در حوالی من بپاش
 که عالا قومی خواهند آمدند از انس اندو نه از جن فالون وی بچنان کرد و بیرون آمد
 از اندرون آوازی شنید سلام علیک یا صاحب رسول الله السلام علیک یا
 حبیب الله استماع این گوا را باز اندرون رفت و دید که روح وی مفارقت کرده
 بود صاحب شواهد القیوت میفرماید که سبب این مسببت از عبد الله

در این کتاب
 از حضرت
 سلمان بنیاب

سلام بر شما
 از حضرت
 سلمان بنیاب

بن سلام رضی الله عنه روایت کرده است که روزی سلمان رضی الله عنه با من گفت که سئیه برادر از ما بر واحدی که اول وفات کند در خواب دیگری بیاید و از احوال خود خبر دهد و بگفتم که این میتوان بود و مرده را اختیار حاصل است که در خواب خود را بدیگری نماید گفت آری روح مومن در زمین و آسمان سیر گذار است هرگاه میخواهد خود را بدیگری بیاورد و روح کافر محبوس است بعد از آن چون سلمان وفات کرد روزی بعد از چاشت قبلوله میکردم چون چشم من گرم شد ناگهان دیدم که سلمان رضی الله عنه درآمد و گفت السلام علیکم ورحمة الله تعالی و برکاته من گفتم و علیک السلام یا ابا عبد الله فلبا تو چه کردی گفت که مرا کرد و لطف سبب توکل که بر خدا میکردم و بسبب رضا که بر قضای وی راضی میشوادم و وفا حضرت سلیمان در سال سی و سه هجری است و مدت عمر شریف وی بقولی که هزار سال و بقولی پانصد و بقولی سی صد و پنجاه و بقولی دوهصد و پنجاه سال بقول آخر صحیح است از او

حضرت سلمان که با دانا به شتر باب رحمت بروی از اقلان بان بود و آن شتر گوهر فانی نژاد صورت گنجینه شد و در خاک بان روح پاکش پاک بود و پاک رفت هشت سال از حیاتش پاک باز	حضرت سلمان که با دانا به شتر باب رحمت بروی از اقلان بان بود و آن شتر گوهر فانی نژاد صورت گنجینه شد و در خاک بان روح پاکش پاک بود و پاک رفت هشت سال از حیاتش پاک باز
ایضا از مولف	چون سلمان بفضل الهی یکم ز دنیا می و دن شد بخدا برین
ز قوتش ز عالم سفر کرد حق	و گر ماند غالی ز سینه زمین

ابی بکر صدیق اکبر رضی الله عنه از کبار تابعین و اعظم فقهای مدینه منوره است و در کاشانه فیض نشانده ایش صد بقیه عمر خویش تربیت یافتگی بن معاوی رضی الله عنه میفرماید که در مدینه پنج کی را افضل تر در علم و عمل و فضل و فقه و حدیث و تفسیر و علوم طریقت و حقیقت مثل امام قاسم ندیدم از عمر بن عبد العزیز رحمة الله علیه و قاسم است که دس میفرمود که اگر کار خلافت با من میبود با امام قاسم میگذاشتم وفات امام قاسم بقوال و اتفاق اکثر اهل اخبار در سال یکصد و هفت هجریست و بعضی یکصد و یازده و دوازده و یکصد و دویست گفته اند و عمری طول یافت که زیاده از صد سال بود قطعه از مولف

قسمت خود یافت چون قاسم بخدا	سال چهل آن امام نیک نام
از آنکه کمال بقول خاص	با امامی مظلوم و اهل الشیخ

شماره قاسم آن و اگر با دانی امام

قطب دین ملک بن جوان عارف بگو ایام ولی الله زمام کن و سلام او مخفی میباشد و در سلسله عالییه
نقشبندییه پیران عظام در شجره معلی بعد از امام قاسم نام نایب و هم کرامی حضرت امام جعفر صادق
رضی الله تعالی عنده میفرمایند که حضرت امام جعفر فیض این نسبت اطهر از امام قاسم بنبره صدیق اکبر
حاصل کرده است و در اینجا سبب آنکه ذکر حضرت جعفر در مختار اول و در ذکر امامت اهل بیت
رضوان الله تعالی عنهم جمعین درج گردیده است حاجت تحریر یکمرتبه نیست که تحصیل حاصل است
و از امام جعفر صادق نسبت سلسله نقشبندییه بدو طرف منتهی است یکی بطرف صدیق اکبر خوی
تحریر شد و ثانی پشت به پشت بکتاب لیس الله الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه شیخ
بازرید بسطامی قدس الله بامراره السامی لقب دی سلطان العارفین و نام
نامی وی طیفور بن عیسی بن آدم بن سر و شان است از کبری اولیای عصر و اعظم خلفا
امام جعفر صادق رضی الله عنه بود و بعد وی از دین آتش پستی بشرف اسلام مشرف شد
و اصل وی از بسطام است و سید الطائفه جنید در حق وی فرمود که بایزید و یحییان ما چون
جبرئیل در فرشتگان است و وی ولی ما و زاد بود و نقل است که چون مادرش و یا
نزد معلم فرستاد و قرآن خواندن آغاز کرد و روزی سوره لقمان میخواند چون بآیه ان
اشکر لی و لوالدیک رسید از او ستاد معنی این آیت پرسید او گفت حق تعالی
میفرماید که شکر گوهر او شکر گوهر مادر و پدر خود معنی این آیه در وی کار کرد و پیش مادر آمد و
گفت حق تعالی میفرماید خدمت من کن و خدمت مادر و پدر نیز کن ازین بیچاره دو خدمت
بهم ادا نمیکرد و هر از حق نجات با همه تن خدمت تو کنم و یا هر از حق خود جدا کنم که بجان دل در
خدمت خداوند خود باشم مادرش فرمود که من از حق خود باز آمدم و تو بخشیدم حق خدمت فانی
خود بجا آر پس باز از بسطام برفت و تا سی سال در بادیه شام میگذشت در ریاضت
میکشید و صد و سیصد و پیر شیخیه را خدمت کرد و یکی از آن امام جعفر صادق است
که فیض وافر از جوان نعمت وی نصیب او شد و از کامل ترین اولیای الله شده و بسطام
تشریف آوردن نقل است که شیخ بایزید را ده حج شتری داشت که از دور راه خود
و مریدان خود و اهل قافله را آن بار کرده بود شخصی گفت برین چشتر مسکین اینقدر بار

که بقدر قوت او نیست انداختن الم صبح است گفت بر دارنده این با شخصی دیگر است
نیک بنگر که یقین حاصل کنی این شخص چون نیک بنگر نیست بقدر یک باشت باز از پشت
شتر بر تو بود لطف است که چون شیخ بازید از کنه می آمد به پیش پید و از آنجا تخم معده خوریده
در فرقه پست و بدست نام آورد چون پیر کشته و مورس چنان در آن بیان دیگر گفت مروت نباشد
که دوران سپاره از پای ایشان آورده که نمایی بر خاست و موران را باز بهمان
برود و از جای که معده خورده بود و بنام لطف است که پاری در حالت مستی
کاشمائی خشم شانی بر زبانش رفت چون باز بخود آمد مریدانش از ظهور این کلمه
از زبان که میرا نشان می روی خبر دادند گفت اگر بار دیگر این کلمه از زبان من بشنوی
مراقبت کن که بر یک ما از زبان خودی نیک که در هوا کرده و تاکید نمود که بوقت ظهور
این کلمه از زبان من مرئی اچان بقتل رسانید اتفاقاً روزی باز بهمان حالت بر شیخ
ظاهر شده و کلمه ای از تنم نماند از این بی سوز گشت مریدانش حسب الارشاد قهقهه کردند
وی که دند و سر چند کار در باز و بدین کار که نیتش بعد از رفع آن حالت اصحاب صورتحال من
شیخ رسانیدند گفت بازید اینست که در وقت باشما هم کلام هست و شخصی که آن کلمه
بر زبان آورد بایزید بود لطف است که شیخ ابوتراب را مریدی بود نه است
گرم رو و صاحب و پدر بر دنی او تراب بونی گفت نشوای که بایزید را بهی گفت
کسی که بر وقت ظهوری بایزید پیدا می شد او چه حاجت دیدن بایزید و او گفت خایر
بچشم خود و بقدر خود می بینی چون پیش وی بقدر وی بهی که در دیده با تفاوت
است پس بود و نه بایزید آمدند بایزید برای آوردن آب رفته بود و برود
در عقب وی رفته بود و راه شیخ را دیدند که می آمد بسوی آب در دست و پوتین
که در بر چون چشم بایزید بر وی افتاد و مرید ابوتراب فی الحال بر زمین بنیقا و جهان
بنی نسیم که شیخ ابوتراب گفت یا شیخ یک نظر و مرگ فرمود یا ابوتراب در
هما و این جوان نور می بود که هنوز وقت کشت آن نرسیده بود و شاید بایزید
بیک بارگی کشف شده و طاقت نقای آن نداشت فرد رفت لطف است که روی

ماحق بخداست باز پیدا کند و از خشک سالی می نالید نگفت بروید و تا وادانها راست کنید
که باز آن می بارد فی الحال بار پیدا شد و باران رحمت الهی باریدن گرفت **نقل است**
که روزی شیخ بای خود را و از که ده نشسته بود در می هم بای خود را و از که ده شیخ بای
خود بخود کشید میزدیم خواست که پای خود بخود کشد کشید آن متو داشت و پایشن بجان
راست و خشک ماند تا آخر عمر وی بجان بود بکار این عادت تا پندین فرزندان وی
همانند پس بزرگی پس پند که به سبب است که بعضی بنی ادبی پدر فرزندانشان چند
شت اخذ مانند گفت همچنین است که میرزا و شمس الدین دو مرتبه در و صاحب
تذکره الاولیاء میفرماید که شیخ یوسف بخورانی بمرا و اعتبار که است و خوارق وی
پیش بازید که شیخ بزرگ شیخ یوسف در راهی بود و در حال که در گشت که پیش از
برو که راست و خوارق نه می بود که به امیر پس آنجا رفت را می داد که در جوار آنها و بگذارد
و گرگان پاسبانی گوشتند آن وی میکنند چون از نماز قانع شد شیخ یوسف انگور بست
شیخ را می چوبی در دست داشت و نیمه کرد یک نیمه از طرف خود و نیمه از طرف
بر همین شرف و فی الحقیقه در حق اینده است با گور برآرد و شرف را می سپید رنگ و بطرف
یوسف سپید گفته است این چه سبب است که اختلاف رنگ در میان آمد فرمود آنکه
من از راه یقین خواستم و توان بهر زبان رنگ هر چیزی لایق حال می میباشد
بعد از آن گاهی شیخ یوسف داد و گفته است که در آنجا که از او بگذشت بسفیر رفت
چون بصره فرستاد و بعد از آن هم از وی فرستاد و چون باز به سلطان آمد گاهیم پیش شیخ
را می داد و شیخ از فرستادن این عادت را و بگوید از جمله انعامه میفرماید که شیخ بازید
میفرمود که این هم که فرستاد در تمام شود و ما من خیمه خود بر طرف دوزخ زخم چون
دوزخ هر چه بنید نیست نبود و من سبب راست خلق باشم چون شیخ قائم امم میرزا
را از نواد که وی که هر که از شما بر دوزخ قیامت شقیع ال دوزخ نشود و او میرد من نیست
این سخن با بایزید گفته که گفت عریض من آن است که بر کنار دوزخ بایستد و هر که را
بدر دوزخ ببرد و دست و پا و پنداشت فرستاد و بجا می خود بخود بدوزخ برآید **تفصیل است**

خزینة الاصلیا
که بقدر قوت او نیست انداختن قلم صریح است گفت بر وارنده این بار شخصی دیگر است
نیک بنگر که یقین حاصل کنی آن شخص چون نیک بنگر نیست بقدر یک بالشت باز از پشت
شتر بر تو بود لطف است که چون شیخ بازید از کمر می آمد به پیش پید و او آنجا ششم معده خوریده
در خفته است و به سلامت آمد چون باز نشست و مورس چند روز نماند و دیگر گفت مروت نباشد
که دوران بی پاره از باسی ایشان آواره کنم پس سر بر خاک نهاد و دوران را باز بهاران
برد و از جانیکه معصوم خورده بود و بنام و بنام نقل است که یاری در حالت مستی
کاستحالی خفگی شانی بر زبانش رفت چون باز بخود آمد مریدانش از ظهور این کلمه
از زبان گوید ایشان وی بوی خرداوند گفت اگر بار دیگر این کلمه از زبان من بشنوی
مراقب کنی بر یک زبان بر زبان خود یکبار که در جواب که تو تاکید نمود که بوقت ظهور
این کلمه از زبان من حزن ایچان بقتل رسانیده اتفاق روزی باز همان حالت در شیخ
ظاهر شد و کشته ای ششم نماند از این وی سر در گشت مریدانش حسب الارشاد و کشته شد
وی کردند و سر چند کار در آمد و پنج کاره نیک شد به از رفیع انقلاست احباب صورتحال من
شیخ رسانیدند گفت بازید اینست که در وقت باشما کلام هست و شخصی که آن کلمه
بر زبان آورد بازید بود و نقل است که شیخ اوترا برب را مریدی بود نه است
گرم رو و صاحب و پدر در وی اوترا برب چون گفت میثابی که پایزید را پیروی گفت
کسیکه بر وقت شد که پایزید را پیروی او چه حاجت دیدن بازید وار و گفت فدای
چشم خودم بقدر خود می بینی چون پیش وی بقدر وی بینی که در دیده با تفاوت
است پس در دهان بازید آمدند پایزید برای آوردن آب رفته بود هر دو
در عقب وی رفتند در راه شیخ را ویراند کمی آمد به سوی آب در دست و پایش
کنند در چون چشم پایزید بروی افتاد مرید اوترا برب فی الحال بر زمین بنفقا دو جان
بستند پس چشم که شیخ اوترا برب گفت یا شیخ یک نظر و مرگ فرمود یا اوترا برب در
رنا و این جوان نور می بود که هنوز وقت کشت آن نرسیده بود و پشایده پایزید
یکبارگی کشت شد و طاقت تقای آن نداشتند فرو رفت نقل است که روزی

جماعتی بخدمت پادشاه آمدند و از خشک سالی می نالیدند گفت بروید و تا دوا نماند راست کنید.
که بآزان می بارد و فی الحال آب پیدا شد و بآزان دست آبی بآیدن گرفت نقل است
که روزی شیخ پایی خود را و از که ده ششست بود هریدی هم پای خود را و از که ده ششست پایی
خود بخود کشید و هریدی هم خواست که پای خود بخود کشد که ششست ده ششست و پایش نه پایی
راست و خشک ماند تا آخر عمر وی و پایی بود و بآزان دست آبی بآیدن گرفت نقل است
بماند پس بزرگی رسیدند که پاسبان است که بعبادت پایی ادبی پدر فرزندانش تاج
شست اخذ مانند گفت پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
تذکره الاما و امایا میفرماید که ششست پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
پیشش بآید که ششست پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
برو که گرامت و خوارت پایی و از که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
و اگر گمان پاسبانی گویند آن وی میگویند چون از نماز قانع ششست پاسبان است که پاسبان است
ششست پاسبانی پایی در دست داشت و نیمه که یک نیمه از طرف خود و نیمه از طرف و
بر همین فرزند پایی و از که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
من از راه یقین میگویم که ششست پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
بعد از آن گاهی ششست پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
چون بجهت فایده میگویم از وی فایده بسیار چون بآزان پاسبان است که پاسبان است
را می و بآزان پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
میفرمود که بآزان پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
و دوزخ هر آید پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
را از خدا و وی که هر که از پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
این سخن بآید پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است
و دوزخ پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است که پاسبان است

که شب وفات شیخ یزید شیخ ابو موسی قدس سره در خواب دید که گویا وی عرضش
 الهی بر سر نهاده می برد علی الصبح در تعبیر این خواب حیران ماند آخر روانه سمت خانه شیخ
 یزید شد تا حال خواب خویش پیش شیخ بگوید چون نزدیک رسید شنید که شیخ وفات
 کرده است و اینجوی عظیم بر جنازه شیخ حاضر است چون جنازه برداشتند ابو موسی
 هر چند آن حمد کرد که پای جنازه بدست من آید میسر نشد آخر بیصبر شد و بر جنازه فته
 جنازه را بر سر گرفت چون جنازه نهادند در روی مبارکش برای زیارت و اگر دشت شیخ چشم پا
 کرد و با ابو موسی محال طلب شده فرمود یا ابو موسی امشب خوابی که دیدی تعبیرش اینست
 که جنازه من بر سر گزنی و مرا در عرض الهی جنازه یزید است و لا دست با سعادت
 شیخ یزید در سال یکصد و سی و شش و وفات بقول صحیح پانزدهم شعبان بروز
 جمعه سال دویصد و شصت و یک است و عمر شریف وی یکصد و سی و سه سال
 و مرار بر انوار در بسطام است و صاحب مخبر الوهمین و تذکره العاشقین سال مال
 آنحضرت در صد و شصت و نه و شصت و دو و نیر فرموده اند از مولف

از قیام یزید
 قوی یزید سلطان
 بیگانه سلطان
 سال بود آن شیخ
 و این سال قوت
 بود قوت قوت
 در آن سال
 شب جمعه که در آن سال
 یزید در آن سال

شیخ کوئین یزید و له	شاه و الا ولی عالیجه	سال تولید او اگر خواهی
کن زقم یزید اهل الله	بست ویند راتفاقش	اهل دین یزید حق آگاه
باز جمدی با دی آفاق	پس بخوان حق طلب فی الله	ایضا سلطان ابو یزید شاه و یجیه
سر دفتر ادلیا و له اولی	ترجیل دلا دتش چو بستم دل	او قطب معلی و محبت مولی
روشن بولا دتش مگر مل شد	وصلش ز ابو یزید قطب اعلی	هم قطب و عالمست سال و شش
تولید ابو یزید حب مولی	ایضا از مولف	جناب یزید آن شاه اکبر
که نام اوست طیفولین غیبی	یحیدالا و کیا خواشش تولید	محبت اولیا و الا بفرما
وصال او بدان سلطان بیطا	و که تحریر کن سلطان اعلی	چو سر و طالب کامل رقم کرد
سنین عمر او که دو بود ا	شیخ ابو الحسن خرقانی قدس الله	

سال تولید او اگر خواهی
 قوت یزید حق آگاه
 اینجاست شیخ جمدی
 قطب مولی و محبت مولی

باسم الله الشاهی نامهای دی علی بن جعفر است و خرقان موعی است نزدیک بقرون
 که شیخ در آنجا سکونت داشت غوث قطب روزگار خود بود و سلطان المشایخ و

و قطب اوتاد و انساب وی در طریقت بر و غایت شیخ بایزید بسطاطی است نقیض است که شیخ
 در ابتدا نود و نه سال نماز خفتن بجماعت در خرقان بگذارد وی در وی زیارت هزار شیخ بایزید
 بنام وی چون آنجا رسیدی بایستادی و گفتی بار خدا یا از آن طاعتی که نصیبی بایزید عطا فرمودی یا
 یا ابو الحسن بهم نصیب عطا کن و از آنجا برگشتی و در بخرقان نهادی و نماز فجر بوضوی عشاء در خرقان
 گذاردی و بوقت باز آمدن پشت بجاک بایزید میزد وی بعد از دوازده سال از تربیت بایزید
 آوازی برآمد که ای ابو الحسن گاه آن آمد که نشین و خلق را بجای رهنمای کنی گفت من امی ام
 از قرآن و علم و روز شریعت چیزی ندانم آواز آمد که ای ابو الحسن یافتی آنچه از حق خواستی
 و فاتحه آغاز کن پس ابو الحسن فاتحه آغاز کرد و چون بخرقان رسید قرآن تمام کرد و باب
 علوم ظاهری و باطنی بر خود مفتوح یافت نقل است که روزی شیخ ابو العباس و
 ابو الحسن با هم نشسته بودند و طاسی پر آب پیش ابو العباس نهاده بود شیخ دست
 در آب کرد و ماهی زنده از آب طاس بیرون آورد و پیش ابو الحسن نهاد ابو الحسن
 نگاه کرد و در تنوری تافته بودند دست در تنور کرد و ماهی زنده بردارد و گفت از آب ماهی
 زنده بردارد و نسل از آتش برآورد و نیا بد نقل است که وقتی جماعتی بسفر
 میرفتند بخدمت ابو الحسن آمدند و گفتند که راه پر خوف است ما را دعای بیاموز که
 بوقت نزول خوف و بلا بکار آید فرمود و در آنوقت ابو الحسن را با و کنید ایشان را سخن
 شیخ خوش نیاید و رفتند در راه را بنظران قصد ایشان کرد و شخصی از ایشان فی الحال شیخ را
 بهما نوقت سا و بامال خود از چشم را بنظران و اهل داهل قافله غائب گردید و را بنظران دیگر متاع جمله
 اهل قافله بقرات نمود چون را بنظران را خود پیش گرفتند شخص بامال خود پدید آمد همه متعجب
 شدند گفت از یاد کردن ابو الحسن سلامت ماندم و صاحب تذکره الاولیا
 میفرماید که مریدی از مریدان شیخ اجازت خواست که اگر فرمان شود بکوه نسیان هم
 و قطب عالم را زیارت کنم شیخ اجازت داد و بهر اشتقت در آنجا رسید جمعی دیدند
 آنجا و بقبله نشسته و نیازه و پیش نهاده پرسید که برین جنازه نماز چرا نمیگذارید گفتند
 انتظار آمدن قطب عالم در پیش است و قطب عالم در آنجا هر وقت نماز شیخ بار می آید

و باماست خود نماز میکند و مریدش را و شد بعد یک ساعت همه با ازجا بختند و گفتند قطب العالم
آمد مرید چون دید پیروی شیخ ابو الحسن بود از غایت رحمت و مهربانی به پیش آمد چون پیش
آمد مرید را و فن کرده بودند و شیخ باز پس رفته بود از ایشان پرسید که این شخص که بود
گفتند شیخ ابو الحسن خرقانی است و قطب العالم هم او است حالا باز بوقت عصر خود را در
گفت که من مرید اویم نمیدانستم که قطب العالم وی است و باز رفته زیارت قطب العالم
بدین سفر و در راه آمدیم حالا از که ده خود پیش ما هم چون تشریف آوردنشان شفاعت
کنید که مرا همراه خود بخرقان بر و چون وقت نماز آمد شیخ نمودار شد و باماست نماز پر خیز
مرید بعد از ای نماز سلام گفت دوست در این شیخ در آن بخت و عرض کرد که از خود پیش ما
مالا مرا نیز بخرقان ببرید فرمود بشرطیکه آنچه دیده تا حیات با پیش کسی ظاهر نکنی
وی قبول کرد و عقب حضرت شیخ روان شد و در اندک فرصت در خرقان رسید و پیتر
از تذکره الاولیاء منقولست که چون شیخ بوعلی سینا آواز ده که است شیخ
ابو الحسن شنید قصد خرقان کرد و بخانه شیخ رسید شیخ در آنوقت برای همیشه آوردن بصحرا
رفته بود از آنخانه شیخ که متکبر شیخ بود پرسید که شیخ که است زن گفت که آن زنی که کذاب
را چه میگوئی و بادی چکار داری و سوای ازین و دیگر سخنان بد هم نسبت شیخ بر زبان نماند
در خاطرش گذشت که شخصی که زرش متکبر مال وی است مال وی چه خواهد بود و لیکن
بهر حال دیدن وی مناسب از آنجا عزم صحرای کرد و شیخ را در یافت که پشت تاره میزنم
بر پشت شمر نماده می آید بوعلی چون شنید بدید گفت یا شیخ این چه حالتی است و
اینچه گفت از برای آنکه تا ما با چنین گرگه که در خانه دارم یعنی زن یکشم و این شیر را ما
بخشد بعد از آن هر دو بزرگوار با هم در شهر آمدند و ابو الحسن بخانه خود رسید و
آب در گل کرد تا دیواری عمارت کند بوعلی بنشست و ابو الحسن کلندی در دست
گرفته بر سر دیوار ایستاد ناگاه کلند از دست شیخ برفت و بوعلی بر فاست تا آن کلند باز شد
شیخ و پیروز بوعلی از جای خود برخاسته بود که کلند خود بخود پیروز بدست شیخ رسید
تفاسست که عصف الدوله وزیر خلیفه بغداد را در شکم بود و هیچ دوا به نفعی نشد

آخر التاجیه شیخ ابو الحسن آورد شیخ کفیش پاس خود عطا فرمود و گفت که بتعام در و نه چو
 نهادند فی الحال شنایافت نفقت که وقتی سلطان محمد و غیر نوی لباس ایاز غلام خود پوشید
 و لباس خود بایز پوشانید و خود مانند غلامان همراه وی شد و نیز چند کنیزکان را جامه با
 مردان پوشانید همراه گرفت و به اتفاق همه با در صومعه شریف ابو الحسن درآمد و سلام
 گفت شیخ جواب سلام گفت و پنج متوجه حال وی نگشت سلطان محمود که لباس خود را
 پوشیده بود بشیخ گفت که بادشاه اسلام تو آرد است و تو بخیلم و سه بر سخاستی
 و متوجه حال وی نشدی شیخ فرمود که سلطام کدام است مرانشان بدیده پس سلطان ایاز
 بطرف ایاز که لباس باوشاه مبدل شده بود که شیخ تنبسم کرد و گفت که اینهمه دام کمر و زور است
 که گسترده در خود لباس غلامان پوشیده این بگفت و دست سلطان بگرفت و پیش خود
 نشاند و فرمود که این زنان نامحرم که لباس مردان تبدیل کرده همراه خود آورده بیرون
 بفرست سلطان همه را از خود جدا کرد و گفت مرا پندی ده که بکار آید گفت چهار چیز بکار
 اول احسن کما احسن الله الیک و دم فرمان فدا و رسول فدا بکار آرد و پنجم مساجد است از آن
 بهر نیز سوم بنده خاکی هستی بروج باصل خود کن مباد که آبش گرفتار شوی چهارم هر نفس را
 نفس و پسین بشماره از موت غافل مباشتر محمد و گفت که در حق من دعا می خیر کن گفت
 هر روز اذکار غفر الله لکم منین و الحمد لله رب العالمین و میگویم پس تو هم درین شامل هستی گفت برین فرید
 کن گفت ای محمد دعا بخت محمود و را و پس محمود بدیده و پیشش شیخ نهاد شیخ قرص نان
 بچون خشک پیش محمود آورد و گفت بخور که طلال است محمود و نغمه در دهان انداخت و هر چند
 بنمایند و گولیش فرامی رفت گفت ای شاه مگر این نغمه خشک و رطوبت فرامی رود
 گفت آری گفت همچنین این زر که تو آوردی در خلق بانهیرو این را بردار که بکارمانی آید
 محمود بدیده زبرد داشت و گفت که مرا چیزی یادگار خود بدیده شیخ پیرانی از تن خود بردارد و بدید
 داد و رخصت کرد و اتفاقا سلطان بهمان ایام بهم فتح هند و شان کوچ کرد و بسو مناس
 رسید چون سو مناس معبد عظیم هندوان بود و همه را بهای هندیکدل و یک تن شده
 بمقابل سلطان لشکر با آرستند و جنگ عظیم بوقوع آمد آخر کار بسبب قلت فوج ایل اسلام

چون بر زمین نشان قدم شیر موجود بود و استند که شیر آورده است و با چند مدت شیر را دیدند که برگرد و هزار بار او را روی طواف میکرد و نقلات که هر که دست بر سنگ فرار شیخ نهاد حاجت از خدا خواهد دعا می مقبول میگردد و صاحب تذکره الاولیاء این عمل را برای اجابت دعا مجرب تحریر میفرماید و قات شیخ ابوالحسن با اتفاق اهل اخبار در سال چهارصد و بیست و پنج هجری است و صاحب مخبر الواصلین سال وفات

شیخ چهارصد و هشتاد و نوزده تحریر میفرماید قطعه

یافت چون از هر درخت مکا	سال هجدهش ابوالحسن صدیقی	میشود از خانه سرور عیان
ابوالحسن قطب جهان محمود گو	هم در قطب ابوالحسن اقدس بجان	شاه احسن گفت سرور هجدهش
سرور فرمود و هل مهربان	سال تا بخشش بقول فحلف	شد عیان قطب سال جهان
گشت هم پیدایش بحر کمال	رتحال آن شاه جهان	ایضا پیر خرقان ابوالحسن عالی
آنکه ثانی نباشد شش ثانی	رفت چون از جهان پیر بار	یافت منزل بقریب رحمانی
پیر اهل صفاست تا بخشش	هم رقم گشت نور حقانی	رحلتش مصدر کمال آمد
سید عارف است گردانی	باز دریای صدق گو تاریخ	بهر سال وصال خرقانی
زاهد کاشف است زنده کشف	رحلت آن ولی سبحانی	سال اکبر کمال آمد

سال ترحیل او چوبه خوانی

نام نامی و سق فقیل بن محمد است و فارمد قریه است که در آنجا سکونت داشت از مصافقات موسس دوی شیخ الشیوخ خراسان و فروگاهان وقت خود بود و شاگرد امام ابوالقاسم قشیری است و انتساب وی در طریقت به دو طریق است یکی بشیخ بزرگوار ابوالقاسم گورگانی طوسی و دوم بشیخ الشیوخ ابوالحسن خرقانی قدس الله سرار هم و شیخ ابوالعلی میفرمود که در غفوان جوانی در نیشاپور بطلب علم مشغول بودم که شیخ ابوسعید ابوالخیر از نهنه و را بنجا تشریف آورد و مجلس میگفت بخدمت وی رفتم و عاشق جمال دی شدم و محبت این طایفه در دل من اثر کرد و روزی بنجان شیخ ابوسعید رفتم و پنهان باز بهمه گوشه نشستم و بطوریکه شیخ مرا ندید و شیخ

بسماع مشغول بود چون شیخ را وقت خویش شد دلو جدا جدا نهادی خود دهرید و ساقی مشغول بود جدا جدا چون فارغ گشت مردان پاره های جامه شیخ را بشک می بردند شیخ یک استین و یک تبر را از جامه خود گرفت و آواز داد که ای ابوعلی طوسی کجائی جواب نادم بدین خیال که شیخ مرا نمی شناسد و از نظر شیخ بهم نیستم چون مکرر سه که آواز داد و ای که مرا می طلبید بخدمت وی رفتم آن استین و تبر را بامن داد و گفت لوا را چون این استین و تبر را بستم فی الحال در قلب من روشنائی برپا آمد و روز بروز افزون میگشت و حالتها وسعت پیدا و از آنجا بشیخ ابوالقاسم پیش سری آمدم و حال بگفتم گفت مبارک باد بعد از آن تا سه سال دیگر بعلم آموختن مشغول بودم تا که قلم در دوات انداختم سفید برآمد بر فاسم و پیش استاد امام خود رفتم و عرض حال کردم گفت چون قلم ترا از دست داشت ترک کن و بکار دیگر مشغول شو روزی شیخ ابوالقاسم در گرماه غسل کرد و بر فاسم و دادی چند از چاه برآورده در گرماه برنجیم چون شیخ از گرماه برآمد گفت این که بود که دلوهای آب در گرماه برنجیت پریشان شدم که چرا دلوهای آب در گرماه برنجیم ناچار گفتم که من بودم گفت ای ابوعلی هر چه که ابوالقاسم به فتا و سال یافت تو یک دلو آب گرفتی پس مدتی بجا هدایت پیش ابوالقاسم قید شری استاد خود شستم و در کار خود کشایش بایا فتم بعد از آن با مجازات استاد و بخدمت ابوالقاسم گرگانی آمدم و فیض بایا فتم چون خواهش دلی روز بروز ترزاید بود بخدمت ابوالقاسم خرقائی پیوستم و بایا فتم آنچه در حد حساب نبود و فات شیخ ابوعلی در سال چهارصد و هفتاد و هجری است از موهبت

چون علی راشد تعلیم تمام

نیز مهدی مکرم بوسه

خواهر یوسف همدانی

است از موهبت

گو محمد بوعلی پیر مجتبی

طریق سال انتقال آنولی

سال و فصل آن ولی تقی

کن بیان عزت عبادت کن

طریق سال انتقال آنولی

قدس الشهدا سراره السامی نام پدر دے ایوب و کنیت وی ابو یعقوب و اصل وی از بهمان است نسبت ارادت شیخ ابوعلی فارمدی دارو و از شیخ ابوالاسحاق شیرازی نیز منتفاده نموده و از شیخ عبداللہ جوئی و شیخ احسن سمنانی

نیز صحبت داشته و در عمر نهاده سالگی از بهر دل در بغداد و تشریف آورده اصولا نامانی است
علم فقه و حدیث و تفسیر تعلیم کرد و در مجلس غوث الاعظم شیخ الدین عبدالقادر جیلانی قدس
سره نیز حاضر شده استغفیر گشت و در بیت ابوعلیه افتخار فرمود و در بغداد و صفهان
آمد و به دلیل علوم پرورش یافت و خرقه طریقت از شیخ عبدالقادر جیلانی پوشید و از شیخ حسن
نیز خرقه تبرک حاصل کرد و باز به خدمت شیخ ابوعلی فارمدی رسید و به تکمیل کمال رسید
و از کبری اولیا و مشایخ عظام گشت و در بیان شیخ امام یاقعی رحمت تحریر است که
خواجہ یوسف همدانی صاحب حال و قال از اولیای اهل کمال بود و در بغداد و صفهان
و عراق و خراسان و سمرقند و بخارا از پیران عظام استفاده نمود و از شیخ عظیم بن بلخ
رسانید و مدتی در مرو ساکن شد بعد از آن بهرات رسید و چندی در آنجا بماند و باز از
آنجا ازاده مرو کرد و در راه وفات یافت و شیخ نجیب الدین بر بخش شیرازی
فرموده که وقتی جزوی چند از سخنان مشایخ بدست من افتادند چون مطالعه
کردم بغایت خورسند شدم طالب آن بودم تا بدانم که تصنیف کیست و از کلام
وی اگر چیزی دیگر هم بدست آید بغایت نیک باشد شب خواب دیدم که پیری
باشکوه و دو قار محاسن سفید و صورت نورانی اندرون خانقاه درآمد و بتوضی رفت
تا وضو سازد و جامه تنمید و بپوشید و بود و بر آن جامه بخط خوش باب زکوة الکرسی
نوشته و در عقب دست بر قلم او جامه را از تن بیرون کرده بمن داد و در زیر آن جامه
سبز پوشیده بود از آن یکوتر و بهمان طواریه الکرسی بر آن نوشته آنرا نیز بر آورد و بمن
حواله نمود و گفت کتاب را تا من وضو کنم چون از وضو فراغت یافت گفت ازین
دو جامه یکی من بنویسم و بهر کدام را که میخواهی اختیار کن گفتیم اختیار بدست بست پس
جامه سبز بمن داد و بدست خود پوشانید و سفید را خود پوشید و گفت مرا می شناسی
گفتم نه گفت من مهندس آن اجزاء هستم که طالب هی بودی و نام من یوسف همدانی است
و آن کتاب را که از وی چند اجزاء بدست زینیه الحیات نام است و دیگر تصنیفات
هم در دست اندازان خود بترسل منازل الصالحین منازل اسماعیلین چون از خواب بیدار شدم

عظیم خرم بودم و لا دست خواهر یوسف بهدانی در سال چهار صد و چهل و یک
 و وفات در راه مر و اتفاق اهل اخبار در سال پانصد و سی و چهار است و بقول
 صاحب شجرات در سال پانصد و سی و پنج و بقول صاحب مخبر الوصلین در سال پانصد و
 سی و شش بوقوع آمد و اول متصل بهرات مد فون گشت من بعد شیخ ابن التجار که از
 مردمان وی بود انش مبارک و سه را بهر نقل کرد از مولف کتاب

همدان به خوان یوسف بهدانی	بجست و معنی است بیشکین	توفیق پاشا	توفیق پاشا
و گویا که توفیق پاشا	بخوان یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی
عیان گرد و یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی
بگوید یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی
پیر کامل یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی
رحلت آن شاه از روی شماره	نور دین یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی	نور دین یوسف بهدانی

انما ظم مشایخ کیرای غلفای خواهر بهدانی هست نام نامی و سه ابو محمد حسن بن حسین
 اندازی است و انداز شهرری بفاصله سه فرسنگ از بخارا که شیخ در آن سکونت داشت
 و دی در زمان خود شیخ وقت خود بود و در طریق پسندیده داشت و در تربیت مردمان
 و دعوت خلق فریدالکبر و وحید العصر و در دوام ریاضت و قیام عبادت و اتباع حنفت
 بگانه زمانه و لغت است که خواهر حسن اندازی چون بلا زمت خواهر یوسف رسید
 حالت استغراق بردی چنان استیلا یافت که از همه کار و بار دنیا دسست دست کشید
 و بجز گیری اهل و عیال بهم نمی پرداخت البیه وی شکایت این معنی بحضرت یوسف
 نوشت خواهر و برادر خود طلبید و بچشم نمائی و درستی نصیحت کرد و گفت مباشرت
 یا اهل و عیال و پرورش اولاد نیست نبوی هست بشرقا و عقلا ایهال ازین بهانه
 نیست عین که در مال من بوجی هست که مجال دیگر کار ندارم خواهر ازین سخن آشفست
 و درشت گفت چون شب شد خواهر یوسف حق سبحانه و تعالی را در خواب دید و او را
 شهادت داد که ای یوسف ما ترا بینائی عقل دادیم حسن را بینائی عقل و دل دادیم و دست

علامت از وی کوتاه کن پس از آن روز خواجہ با شیخ طیفی بحسن نذر و خرج اہل و عیال
حسن بندہ خود گرفت صاحب رشتہات میفرماید کہ حسن اندازی بن حسن بن حسین
بن امام عاقل فقیہ حقانی بن عبد الکبیر بن ابی حلیفہ اندازی است و اجداد شریف
وی ہمہ عالم و فقیہ و فاضل بودند و وفات خواجہ حسن بتاریخ بست و ششم
شہر رمضان سال پانصد و پنجاہ و دو ہست و بہ بست و ہفتم رمضان مدفون
گشت و مزار را نواری در بخارا بنیرون دروازہ کلا آباد در مزار خواجہ اتحاق کلا آبادی

بجانب شرق مزار است از مولا

چون حسن محسن علی بن حسن

از بہان در زید و حجت وطن سال و شش فتح دین مدعیان ہم رقم شد مارت و عابد حسن

شیخ عبد اللہ برقی قدس سترہ از بزرگان شایخ و اعظم علمای

دین است و در طریقت مرید و خلیفہ خواجہ یوسف ہمدانی بود و سالہا سال بخدمت

شیخ حاضرانندہ از فوائد باطنی مستفیض و مستفید گشت و بہرہ علیا و مراتب والا

رسید و خلقی کثیر را بحق رسانید و اہل وی از خوارزم است و در قصہ برق سکہ ہست

و ہشت و صاحب رشتہات رحمۃ اللہ علیہ میفرماید کہ خواجہ عبد اللہ را برقی از ان

میگویند کہ آباد اجداد وی گاہ گوسپندان داشتند و برودہ فروشی میکرد و وفات

وی در سال پانصد و پنجاہ و پنج و قبر مبارکش در بخارا بر سر بل شور ہست نزدیک

مزار شیخ ابو بکر کلا آبادی رحمۃ اللہ علیہ از مولا

خواجہ احمد برقی ولی ابو علی

از بہان چون وقت اند جان از طیش کاشف الی حق بگو

خواجہ احمد لیسوی قدس سرہ جامع بود میان علوم ظاہری و باطنی اہدو

و در ع و تقوی و شریعت و طریقت درج والا و رتبہ علیا داشت و خرقہ خلافت از

خواجہ یوسف ہمدانی گرفت و بعد از پیر رشتہ ختمی خود بر سندان شاد داشت مولد

وی قصبہ سی است از بلا ترکستان و وی در حالت طفولیت منظور زنگیہ کیا

شیخ ارسلان شد کہ از عظامی مشایخ ترک بود و شیخ باب ارسلان با شارت

حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیت تربیت ظاہری و باطنی خواجہ احمد میکرد

وخواجہ احمد را در ملازمت وی و ترقیات کلی واقع شدند و تاجیات شیخ باب ارسلان
 بخدمت حاضر ماند چون او وفات یافت در بخارا آمد و سلوک وی بخدمت خواجہ
 یوسف ہمدانی با تمام رسید و صاحب تکمیل وارث او گشت و مخفی نماند کہ خواجہ
 احمد بسوی سر حلقہ مشایخ ترک است و اکثر مشایخ ترک را انتساب در طریقت بسوی است
 و ہزاران مالک بالحق بنو جہ موجب وی صاحب ارشاد شدند و وفات وی باتفاق
 ابن اخبار در سال پانصد و شصت و دو ہجری است و قبر در قصبہ سی است

شیخ احمد چون بفضل ایزوی رفت و حجت بنرم احمدی سیر نورانی شد عیان	سال وصل آن ولی متقی نیز احمد کاشف حق کن قم ہم بگو احمد و س کے جعتقی
---	---

خواجہ عبدالخالق غجد وانی قدس سرہ از عظمای خلفای خواجہ یوسف
 ہمدانی است و سر و فنر حلقہ خواجگان نقشبندیہ عالیہ است مولد وی شہر غجد وانی
 بقاصد شش فرسنگ از بخارا است و نام پدر بزرگوار وی خواجہ عبدالجمیل است
 و نسب پدری وی بچند واسطہ بامام مالک رضی اللہ عنہ میرسد و والدہ ماجدہ وی
 از اولاد ملوک روم بود و پدری نام عبد الجمیل را با حضرت خضر علیہ السلام عقبت
 و برادری منعقد بود چون والدہ خواجہ بوی حاملہ گردید خضر علیہ السلام والدش را بتولد
 پس صاحب بشارت داد و نام وی قبل از تولد عبدالخالق نهاد و ہنوز خواجہ تولد شدہ بود
 کہ والدینش از دیار روم بسبب حوادث زمانہ متعلقان ہلا وطن شدہ اؤل
 یولایت ماورالنہر آمدند من بعد و بخارا را رونق افروز شدہ سکونت پذیر گردیدند و خواجہ
 عبدالخالق در بخارا متولد شد و صاحب شجاعت میفرماید کہ خواجہ عبدالخالق بایام
 نجبا لگی پیش شیخ صدر الدین استاد خود کہ از کبار علما و عظمای شہر بخارا بود
 قرآن میخواند چون بآیت اذ خورکم نصر فاذخفیه رسید از استاد پرسید کہ اصل حقیقت
 ذکر نصر فاذخفیه چیست چرا کہ ذکر اگر بظاہر گفته آید و با و از باشد ذکر گردد و خوف بر است
 و چون ریاد میان آدم حق ذکر ادا نہ گشت و اگر بدل گویشد سلطان بعین حکم مدیث شیطان
 سخری فی آدم مجری المدم واقع میگردد و خطر باد و غطر ذاکر را انگیزد پس در ضرورت

نویسنده در بخارا متولد شد و در سال ۵۳۲ هجری در بخارا وفات یافت

بهر آنکه حق ذکر خفیه او آنکه ده باشد صل این شکل فرماید و این تقریر و لید پر حیران
 بنامه و گفت این علم لدنی است انشا الله علی این عقده پنجاه سال دیگر بتوان جناب
 الهی خواهد شد چنانچه تا عمر حد باو نخت خواهد نظر علی این عقده از شکستگی الهی
 بهر آنکه روزی خضر علیه السلام نزد خواهر شریف آورد و طریق ذکر هر خفی بیاموخت و
 و اجازت ذکر خفی داد و بر وقوف عدوی هم واقف گردیدین فاندان عالی شان
 نقش بندیه اول شخص که ذکر خفی بو قوف عدوی که خواهر عبدالخالق است و خصم
 علیه السلام خواهر را بفرزند قبول فرمود و در باب ذکر خفی و اثبات ارشاد کرد
 که بعضی آب در او غوطه خور و بگو لا اله الا الله و حضرت خواهر فرمود که بست و
 و وساله بودم که خضر علیه السلام مرا بخیر است خواهر یوسف بهمانی بمقام پادشاه رسید و
 از وی استفاده تمام و کشادگی کار خود یافت و صاحب رتبهات میفرماید
 که خواهر عبدالخالق هر روز نماز یک وقت بخانه که میگذازد و باز شریف می آورد
 و این از عظم ترین خوارقی او بود و خواهر را وصیت نامه ایست که در آداب طریقت
 بفرزند و بلند خود خواهر او لیا کبیر نوشته است در آن تحریر فرموده که ای فرزند ترا
 وصیت میکنم تعلیم و ادب و تقوی و اتباع سنت و جماعت و گذاردن نماز جماعت و تعلیم
 فقه و حدیث و تفسیر و بهر از صوفیان جاهل و عدم اشتغال احوال خود با آنکه تمام و موزن
 نباشی و عالم و قاضی شمر نگردی و در قبال با نام خود نویسی و بالوک صحبت نداری
 و قائمگاه بنام کنی و خود را شیخ نگوینی و سماع بسیار نشنوی و از سماع هم انکار نه کنی
 کم گوئی و کم خوری و کم خسی و از خلق عام گیری و با مردان و زنان صحبت نداری
 و بطلب دنیا مصروف نه نشوی بسیار گریه کنی و کم بخندی و از خنده قهقهه بالکی
 حشر زبانی هیچ فعلی را از خود کمتر ندانی و خود را بهتر ندانی و ظاهر خود را میاری و تامل
 در خدمت خلق نمی کنی و از جان و مال در بیخ نداری و مشایخ را از جان عزیز دار پس و
 بر افعال ایشان انکار کنی و دل را دامن اندوختن داری و باید که بدن را لاغر و چشم تو گریان
 و عمل تو خالص و دعائی تو بضرع و جانه تو که منته و حقیقی تو در ویشش و بایه تو

عبادت و خانه توبه و قلب توبه اگر در زبان تو شاکر و مونس تو ذکر و یار تو فکر باشد و به طریق خواجگان قائم باشی که بهوش دردم و نظر بر قدم و سقر در وطن و خلوت در انجمن دیا کرد و نگاهداشت خواطر و خلق با خلق و وقوف زبانی و وقوف مدوی و وقوف قلبی عبارت از آن است و نقلست که روزی عبدالحق غجدوانی در ایام عاشوره در انجمن نشسته بود که جوانی از در و آید بر صورت زایدان خرقة در بر و بجاده برکتف و در گوشه حضرت بنشست خواجہ بار بار بوی نظر میکرد و بعد از ساعتی آنجوان بر فاست و بر بروی خواجہ آمده گفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرموده است اتقوا فرست المومن فانہ یطہر نور اللہ غر و جل سترین حدیث چیست فرمود ستر این حدیث آنست که زنا بربری و در سلام در آئی آنجوان گفت نعم و الله که مرا زنا باشد نخواجہ بنیادی اشارت کرد که خرقة از وی دو کند چون خرقة از وی دور کرد و در زیر خرقة زنا بری پیدا شد آنجوان قائل شد و مرید شیخ گردید و بزمره اہل سلام درآمد و **وفات** شیخ در سال یا نصد و ہشتاد و پنج و هزار در غجدوان است

از مولف عبدالحق غجدوانی شیخ حق	دلت از دنیا بفر دوس برین	ارحمت شرآفتاب کامل است
میرزا باطلع نوریتین	باز محبوب بنتی مجتبی	نیر تاج اولیا مہدی دین

خواجہ حکیم آقا قدس سرہ صاحب عشق و محبت و شوق و ذوق جامع علوم صوری و معنوی اللہ اعلم خلقای شیخ احمد سیوی است مولد و مسکن وی ولایت خوارزم است و در موضعی کہ از آق قوزغان نامند سکونت داشت چون شیخ احمد سیوی وفات یافت بر سندان شاد بنشست تا بیست سال بر سندان شاد قائم بوده بارشاد عالم الیلین می بردا **وفات** وی در سال یا نصد و ہشتاد و دو است و هزار و الف و مویق آق قوزغان است

چہ بیہ ست با حکم الحاکمین	حکیم جهان اہل حکمت حکیم	بسالش آنجوان آقا سنان
در ہم بدان اہل حکمت حکیم	خواجہ عبدالحکیم قدس سرہ	از آقا لیلی نامدار

و گنار و شیل خر روزگار است در علم فقہ و حدیث و تفسیر شمرہ افاق بود بعد از آن بذل و عشق الہی و تمکین مالش شد و بنی و شیخ بسوی حاضر شد تکمیل کمال رسید و شیخ احمد را چندان کہ

لطف و محبت و حق وی مصروف بود بکنج پیکر نبود آخر صاحب سجاده ساخت و بخرقه خلافت بنواخت و قات وی در سال یا نصد و هشتاد و سه هجری است	خواجه عبداللک سردار ملک مالک فردوس شرفی کل حال رحلتش کو منقح حق باو شاه
پیر عالمگیر هم سال وصال	خواجہ منصور قدس سر کا از گبرای خلفای
شیخ احمد بسوی و فرزند و بلند خواجه و الا نشان باب ارسلان است اول تعلیم علوم ظاہری و تلقین طریقت از پدر بزرگوار خود یافت و تاحیات والد ماجد خویش بخدمتش حاضر شد چون و قات یافت بخدمت خواجه احمد بسوی آمد تکمیل رسید و خرقة خلافت و اجازت و ارشاد یافت و حضرت خواجه احمد پیر ادب وی بسیار دوستی و مریدان خود را برای تلقین وی بخدمت فرستادی و قات وی در سال یا نصد و دو و چهار است	از مولف چو منہو از جهان بخت است وصال پاک آن پیر فخر کے بکلی منصور حق اہل ہلال است و اگر منصور محبوب ۵۹۳ میل خرد خوار ۱۱۵۹ سن منصور فرمود زول شد صاحب سراسر پیدا
خواجہ آقا قدس سرہ فرزند پیر خواجه عبداللک و پدر بزرگوار خواجه رنگی آقا است و اہل تحقیق علوم دینی مشغول بود چون عالم عاقل و فاضل کامل شد در تحصیل علوم ظاہری سرگرمی و زید و بخدمت خواجه ابو احمد بسوی رسیدہ مرید گشت و توجہ مویہ پیر خود از کمالان وقت شد گویند کہ خواجہ تاج آچنان است خرقا و داشت کہ خواجہ بیگ در انجمنی شناخت و قات وی در سال یا نصد و نو و دوشش ہجری است	از مولف چو منہو از جهان بخت است وصال پاک آن پیر فخر کے بکلی منصور حق اہل ہلال است و اگر منصور محبوب ۵۹۳ میل خرد خوار ۱۱۵۹ سن منصور فرمود زول شد صاحب سراسر پیدا
قطعه از مولف جو تاج آقا شہ دین تاج عزت زرق شد تاجہ انہ غلامی	عیان گردید سال اتحالی از تاج اولیا محبوب شہو کے خواجہ سعید آقا قدس
سترہ از خلفای نامدار خواجه احمد بسوی است و بعد از شیخ سالہا سال پرستند از شہ و شہ	او طالبان حق را بکون رسانید و سکن وی ولایت خوارزم بود و قات وی
شہ شہد و پانزدہ ہجری است از مولف	با سعادت شد چو دلدہ برین خواجہ کن تجر خوان عاشق سعید
خواجہ اولیا میر قدس سرہ از عالم خلفای حضرت عبدالخالق عبد وانی است	

در اوایل حال پیشین یکی از دانشمندان بخارا تحصیل علم اشتغال داشت اتفاقاً روزی
 خواهر عبدالحق در بخارا مقداری گوشت از بازار خرید و خود بر پشت می برده و خواهر اولیا
 هم از آنجا میگذشت التماس کرد که گوشت بمن بدهید تا بهمراه شما بخانه رسانم حضرت
 گوشت حواله وی کرد چون در خانه رسیدند خواهر اولیا را نزد خود بنشاند و فرمود ساعی
 آرام کن که طعام تیار شود تا بهم یکجا بخوریم چون اولیا بعد خوردن طعام مریض شد حال
 خود را گویا یافت فی الحال باز بخدمت حاضر آمد و مرید شد و بدام حاضر خدمت آنحضرت
 ماند تا دولت عزیزی و خرقه خلافت یافت نقلست که روزی خواهر اولیا در راه
 میرفت در عین راه دانشمندی که در بخارا درس میگفت بخواجه ملاقات کرد و ملاکت
 گفتن آغاز نهاد و گفت که تو خواندن علم بالکل ترک کردی و کار خود و عمر ضایع ساخته
 حال هم وقت هست نزد من بیا که ترا به علم رسانم از هتلمع اینجی خواهر بیستم شد و فرمود
 که تعجب است که تمام شب در بغل زن فاحشه بودی و چند بار بچشم زنا مرگب شدی
 از حال خود شرمند میشوی و مرا از راه خدا باز میداری و نشستم از کشف خواهر اولیا تیره
 شد و بچشمش آمد و بهمراهی خواهر بخدمت خواهر عبدالحق حاضر شده تا بگشت
 و مرید شد آوروه اندک خواهر اولیا را چنان جذب و مستغراق غالب حال بود که
 خیال غیر در قلب صافی وی خطور نکردی وفات خواهر اولیا را کبیر بقول صاحب
 تذکره العاشقین در سال ششصد و بیست و هفت است و هزار پیرانوار در بخارا
 است و خواهر دهمقان و خواهر ترکی و خواهر سوکان رحمۃ اللہ علیهم از خلفای خواهر اولیا
 هستند از مولف شد زوینا بخت الاکبره شیخ والا کبیر محرم حق
 از حبیب خدا و صالحش جو اینقره کبیر محرم حق خواهر زنی آقاقدس
 مستقر از عظمای اولیا و کبرای مشایخ ترکست در ولایت شاش سکونت داشت
 هم پدر بزرگوار وی تاج آتابین شیخ پایب ارسلان است اول در سایه عاطفت
 پدر بزرگوار خود تربیت یافته در علوم دینی و دنیاوی کامل و مکمل شد چون
 وفات یافت بخدمت خواهر حکیم آقا حاضر شد و خرقه خلافت یافت و بارشاد خلق

مشتغول باشد تقاضا کند خواب بکیم آنا چه آتش علیه را آید بود و خبر نام که در خبر براق مان
 بود چون بکیم آنا سیاه فام بود روزی بی بی خبر را بخاطر گذشت که خوشی بودی که بکیم آنا
 شهرم سیاه فام نه بودی بجز داین خطره خواب بکیم آگاه شده خبر بود که زود باشد که تو
 سیاه تری از من مصاحب شوی بعد چند ماه بکیم آنا بر صحت حق پیوست و رنگی آنا
 بعد انقضای ایام عدت پیغام بمناکحت غنبر فرستاد و ادانکار کرد و خواب رنگی در جواب گفته فرستاد
 که شما را یاد باشد که شوهرم جوهر شما فرموده بود که زود باشد که بمنصاحبت سیاه تری از
 من مصاحب شوی آن سیاه تر زخم و این کاریست که شدنی است بی بی غنبر
 حیران شد چرا که سوای وی کسی دیگر بران حال آگاهی نداشتت آخرین بمناکحت خواب
 در داد و خواب رنگی را از غنبر اولاد بزرگوار پیدا شد که همه عالم و عامل و فاضل و کامل
 بودند و مصاحب رشتی میفرماید که شیخ رنگی آنا را چها خلفا نمادار
 مسلمان آوزن حسن و سید آنا و صد را تا و بد را تا کامل و کمال بودند و احوال طاهر
 آن هر چهار حضرت دالادرجات بخدمت خواب رنگی اینست که در اوایل این هر چهار
 حضرت در بخارا و تعلیم علم ظاهری و عرفان بودند چون از تحصیل علم فارغ شدند از بخارا
 برای تحصیل علم طریقت روانه شدند چون بولایت تاشکند رسیدند و همراهی گشتند
 سیاهی دیدند تا بهای بزرگ و سطر سیاه رنگ که گاه و آن پیش خود داشته
 میچرا نید و آن سیاه خواب رنگی آنا بود و طریق وی همین بود که ابتدای حال برای حصول
 قوت طلال گاه و آن تاشکند میچرا نید و آن بر چهار طالب علم هم زیر درختی آرام کردند
 و دیدند که بهمان سیاه و ضو کرد و بیدار شدند چون گاه و آن آواز ذکر شنیدند
 همه از صحرا فریاد هم آمدند و بیکه خواب نشسته چون از ذکر فارغ شدند هر چهار را بکیم
 بخدمت حاضر شدند و بعد سلام و جود نشستند خواب پدید که شما کیانید و از کجائید
 و کجا غم دارید عرض کردند که بعد تحصیل علوم ظاهری حالا در پی تلاش باطنی طریقت هستیم
 آخر جوینده یابنده است دستیاب خواب شد با شماع یعنی خواب بر چهار طرف نگاه کرد و
 و فرمود که من در وقت بر چهار سوی عالم که دیدم و نظر کردم در بخت اقلیم خیر خود نمی بینم

که شمارا بمراد رساند سید آقا و بدر آقا چون این سخن شنیدند در دل ایشان انکاری پدید آمد
و سید آقا در دل اندیشید که من سید و عالم و فاضل ام و مرید این زنگی سیاه فام که گداوان
میچرخاند پیشوم و بدر آقا در دل اندیشید که این زنگی شتر لب چه میگوید که غیر من در عالم کسی دیگر
نیست اما وزن حسن و صدر آقا در دل گذرانیدند که شاید و بجانم تعالی نعمت حصه مادر
همین زنگی و دلعت نماده باشد خواه زنگی اگر چه از صفای باطن بر خطرات هر چا کس
واقع بود اما از زبان مبارک پتیج نفرمود پس اول او زن حسن و بعد از آن صدر آقا
و ست بیعت بدست خواهد دادند و سید آقا و بدر آقا چون دیدند که هر دو رفیقان بخدمت خواهد
ارادت آوردند علی‌الرگی از رفیقان مناسب ندانستند مرید خواه زنگی شدند چون او زن حسن
و صدر آقا بالا انکار با فلاص تمام بیعت کرده بودند در چند ایام بمقصود رسیدند الا بدر آقا
و سید آقا هر چند که ریاضت میکشند و شب و روز بکار مشغول بودند عقد کار ایشان
نی کشاد و در آتش رشک و حسرت می سوختند آخر کار سید آقا بخدمت بی بی عنبر
محبوبه مطلقه خواه زنگی حاضر شده راز را بر گیسیت و برای شفاعت خود بخدمت
پیر روشن استمداد نمود آن عقیقه شفاعت وی پذیر خود قبول کرد و فرمود که تو خود
را در غدی سیاه پیچیده بر سر راه خواه زنگی بینداز علی الصبح که خواه چه برای طهارت بیرون
آید تا آن حال خواهد دید یقین هست که بر تو رحم خواهد کرد چون شب شد بی بی عنبر بخدمت
خواه شفاعت سید آقا که دو بسیار زاری نموده خواه فرمود که او را و زوال خود را بسیار
کشید و غرو غلیظ است که حالا کار او در چند روز بالا تر خواهد شد علی الصبح چون خواه بر
طهارت بیرون آمد پیچیده سیاه در راه افتاده و دید پای خود بر روی نهاد و سید آقا که در
نمد سیاه پیچیده افتاده بود پای خواه را بوسه داد خواه پرسید که کیست عرصن که که عاخذ
غریب احمد است که در دماغ او بلوی غلیظ و سیاه است نماده است خواه او را از
نمد بیرون کشیده و بغل خود جاداد و بپینه خود چسباند فی الحال عقد کشائی وی
بعل آمد و در چند روز بدرجه ارشاد رسید همچنین بدر آقا که گز که کشائی کار و سینه نمید
به شفاعت بی بی عنبر میراد خود در سید و خرقة خلافت یافت لعل است

چون سیدان خواجہ عالی بیکان	شد بیعت برخواصلین مثل ماه	سال وصل او لسور و شصت و یک
از دلی خواجہ سیدان باو بشاہ	خواجہ سید آقا قدس بن شمس خان نامی دی سید احمد	
از خلفای نامدار خواجہ زکی است و زکی خیر و صالح سابق در زکی مناسبت خواجہ زکی ارقام		
بیعت از بزرگان و سیدان این طایفه بود و تقسیمی کرد و زکی سید آقا و شمس		
میگشت و بقای در کار زراعت و دین بود و سید سید که ای و بیکان چو کاشت		
بیکانی عرض کرد که از زن یک کارم نگه این زمین از زن بچوبی بایند و اکثر تخم حاصل		
میگردد و با سماع انجمن سید آقا بر زمین خطاب کرد و فرمود که خبر دار تخم زین و بیکان		
مگردان پس در آن سال از زن بسیار از آن زمین پیدا شد بکلیت پنج سال دیگر در هر		
موسم از آن زمین از زن بیکاشت تخم پیدا میگشت و فوات سید آقا و سال هفتصد و دوازده است		
از مولف سید آقا شریف بیکان	شد چو در غلغل علی از جہان	شاہ ابرار است سال وصل او
تیر سید مقتدر کمال بدان	سال وصل او شہادت کن قر	شاہ تاج و دایمی محمد و مومن
و بخله خلفای نامدار سید آقا می خواجہ آقا عیسی است که بعد سید آقا سال سال		
سجاده مشیخت نشست و هزار بار طلبا را بیدار داشت و ارشاد در سانیہ و بعد		
از شیخ آقا عیسی شیخ اسحاق سیم پسہ فلیقہ قائم مقام آگشت که در بدو تقوی و عبادت		
لحاق و مشہورہ آفاق بود و خواجہ صدر آقا فلیقہ عظیم خواجہ زکی ہم چون وفات یافت		
بجای خواجہ امین بر سجاده مشیخت نشست و ہدایت سالکان را حق مشغول شد		
و بعد از خواجہ امین خواجہ شیخ علی و بعد از شیخ علی خواجہ مودود و خواجہ کمال بر مسند		
ار شاد و ہدایت نشستند خواجہ غریب قدس الشہرہ فرزندان خواجہ		
اولیا را کہیر است و خرقہ خلافت ہم از پدر بزرگوار خود داشت بغایت بزرگ بود و شقی و		
متورع و صاحب ارشاد و بعد از مرگ خواجہ سوکان کہ از اعظم خلفای پدر وی بود		
بر سجاده مشیخت نشست و در فتح آباد کہ مدفون شیخ سید الدین است سکونت		
میداشت و در بعد وی شیخ مجذوب اقلوی شیخ حسن بخاری از جانب او روس		
و بلغار بولایت بخارا آمدہ بخدمت وی حاضر شد و آن وقت عم خواجہ		

<p>قریب نو سال بود و شیخ سعید الدین و خواجه فاضل الدین ساسی که از اکابر وقت بودند میفرمایند که شیخ بختیاری علیه رحمة الله الباری فرموده است که من در مدت حیات خود بسیار اولیای اهل قلوب را خدمت کردم کسی شخص شل خواجه نجیب غریب که در زهد و تقوی و کرامت و خوارق و خلق و خلق ثانی نداشت و خواجه اولیای بسیار ساکن خدین منی متصل بخارا و خواجه حسن ساکن ساوری و خواجه اولیا غریب و خواجه اولیا رحمة الله علیهم هر چهار خلقی نامدار خواجه غریب اند و فات خواجه غریب در سال هجری</p>		
<p>دیازده چهره است از مولدین</p>	<p>چون غریب الوقت غریب یافت غریب شد سافزین هر</p>	<p>هر شد الکونین و الت تاریخ او نیز است سر و بر چو آن شکلا</p>
<p>قدس ستره از غلطای اولیای و کبرای مشایخ اقتدار ترک است در علم و علم و زهد و تقوی و ریاضت و عبادت و متابعت سنت شان عالی و زبیه و الا داشت و خرمه خلا از دست حضرت خواجه عبدالخالق عجمی وانی پوشید و تاحیات خواجه عبدالخالق بخیر دست و حاضر مانده فاند بهر دست و بعد وفات پیر و ششصد و سی و نه ساله ارشاد و نبشست و بارشاد طالبان حق و مصروف ماند چنانچه سلسله نسبت و ازادت حضرت خواجه بهار الدین نقشبند قدس ستره الغریز از جمله خلقی خواجه عبدالخالق عجمی وانی بخیر دست خواجه عارف پیر و فات آن جامع الکمالات در سال هجری و یازده حسب القول صاحب شجاعت و مدفن وی قصبه ریوگر است که دوی از دیهات مصافات بخارا با فاصله شش فرسنگ از بخارا واقع است و خواجه عارف عمری طویل یافت که از عمده خواجه عبدالخالق تالین سال</p>		
<p>که سال وفات وی است حیات بود از مولدین</p>	<p>عارف آن عارف و دلی خدا</p>	<p>مستعمل شد بوصول شجاعتی</p>
<p>نیز در ویش صادق آید راست</p>	<p>حیات آن دلی بزدان</p>	<p>خواجه محمود و الخ فتنوی</p>
<p>قدس ستره از اجمل اصحاب و فضل احباب و عظم خلقی خواجه عارف ریوگری است و از همه باران وی ممتاز در غلوت و جلوت و سار بود و مولد وی قصبه الخیر فتن است که دوی از مصافات شهر بخارا با فاصله سه فرسنگ است و در قصبه دکنی سکونت</p>		

در پشت و دمام بکسب کار می رفتن و حصول وجه معاش از کسب طلال میکرد و واکثر
 رغبت می سوی ذکر خفی بذکر جبرئیل یا بود چنانچه روزی در مجلس واکمنی بذکر جبرئیل مشغول بود
 درین اثنا خواجہ مافقا الدین که از کبار علمای بخارا بود و حاضر وقت شد و پرسید که بطریق شما ذکر خفی چگونه
 و شما بکسب جبرئیل و از بدایت این بیست فرمود و ناخستگان بیدار و غافلان آگاه شوند و از
 غفلت و خواب برآمده و در راه آرند و خواجہ محمود میفرمود که ذکر جبرئیل کسے را سزاوار است
 که دلش از ریاضاتش از دروغ و غیبت و طلق ادا و القمه حرام و چشمش از نظر بد و
 توجه بلیغ حق پاک باشد نقلست که خواجہ علی راضی که از اجله اصحاب خواجہ محمود بود و در
 باساز اجباب خود بذکر جبرئیل مشغول بود ناگاه دیدند که مرغی سفید رنگ بزرگ پرواز کنان از
 بالای سر ایشان میگرفت و چون نزدیک رسید زبان فصیح گفت که ای علی مردانه باش
 و بجای مشغول شو از دیدن آن مرغ دست نیندین این سخن کیفیت پیدا شد که جماعی منمحل
 از نیت درود فیض و ظهور اسرار بیوشش نشاند چون بچو آمدند مستفسار ایحال
 از خواجہ علی کردند فرمود که مرغ پر فتوح حضرت خواجہ محمود است که قهقاری و بر این
 کرامت عطا فرموده است که هر روز در آن مقامیکه قهقاری بموسی علیه السلام بنشیند هزار
 کلمه گفته است رجوع نماید و بقالب غصری بهر خاوقی که میخواهد بشکل میگرد و درین وقت
 خواجہ دهمان قلمی را که فلیند نخستین خواجہ اولیای کبیر است عمره آخر رسیده بود و او بچو
 کبیر یاد نما که الهی بوقت آخرین من تخم را از دوستان خود نزد من بفرست که ببرکت
 قدم ادا یان بسلامت برم بنابران روح خواجہ محمود و یا شاد است ربانی از مقام علی
 علین پر واز نموده نزد خواجہ دهمان رسید و بعد انجام بخیر وی از راه فرط محبت و
 عنایت خود که بحال من مصروف دار و ازین راه گذر کرد و وفات شیخ محمود بقول صاحب
 سفینة الاولیاء سال هفتصد و پانزده و روایت تذکره الامتیا و تذکره العاشقین در سال

هفتصد و هفتاد و هجریست	از مومنان	چون مکان در جنت محمود است
حاجه محمود شیخ الامتیا	شاه عرفانی است سال اول	هم بخوان محمود و حاج الامتیا
خواجہ میر حسین المشهور میر خورشید قدس سره از سادات عظام و بزرگان		

این فاندان عالی شان نقش بندیه است و خرقه طهارت از دست خوابه محمود و بانگت و برادران
 هست خوابه حسن نام که اتم از اصحاب و ادبای خوابه محمود بود و وفات در سال هفتم و
 نوزده هجریست و قبر در موضع دکنی از مضامین بخارا از مولف | با جمال حسن شه حسن پشت
 چون حسین آن پیر و بلند حسین | صاحب تحقیق سال و میل است | نیز فرما میر فرزند حسین

خواجه علی راثنی قدس سره از اعظم فلفای شیخ محمود و اخیر فتوی و کبری
 مشایخ فاندان نقش بندیه و لقب وی در سلسله این فاندان خوابه عزیزان علی است مقامات
 رفیع و کرامات عجیب و دشت و برای حصول قوت ملال کسب بافتگی مشغول بیانه
 مولد شریف وی موضع رام تن هست که قصه بزرگ از مضامین بخارا بدو فرو سنگ
 واقع است نقل است که شیخ بدر الدین بهاری که از اکابر اصفی شیخ حسن باغراست بخت
 وی حاضر شد و پرسید که واکه و الله ذکر اکثر که بدان مامور ایم ذکر چهار است یا خفی فرمود که
 بتدی را ذکر هر تثنی را ذکر خفی نقل است که از خوابه عزیزان علی پرسیدند که ایمان چیست
 فرمود که کندن و پیوستن یعنی اندن یا کندن بخت پیوستن و نقل است که خوابه عزیزان اکثر
 فرمودی که حسین بن منصور را که پای بلعیده و اگر در آنوقت کسی از فرزندان یعنی برادران
 عبدالحق بن محمد وانی بودی بر آینه امدادی که دمی و او را از مقام و عدت وجودی عروج
 وادی نقل است که خوابه سید آما که ذکر وی سابق مذکور شده هم عصر خوابه عزیزان
 علی بود و با خوابه عزیزان نا اتفاقی دشت روزی از سید آما به نسبت خوابه عزیزان
 کلماتی چند متافی ادب بر زبان آمدند اتفاقا در همان ایام ترکان تاخت آوردند و پسر سید
 آما را با سیری بردند سید آما دانست که این حادثه بسبب بی ادبی است که بخدمت
 عزیزان علی از من بوقوع آمد و بمقام معذرت آمده بخدمت خوابه عزیزان علی حاضر شد
 دستها نمود که توجه نماید که پسر من بیاید خوابه فاموش بود چون سفره بگسترده خوابه
 عزیزان فرمودند که علی دست بر طعام خوابه نهاد و اذنتیکه پسر سید آما حاضر نگردد و بعد از آن
 بخدمت گذشت و حاضران منتظر بودند که ناگاه پسر سید آما از دور آمد بیک بارگی
 شور می از ابل محفل برخاست و میران بماندند و از پسر متفسار حال کردند گفت

کسین زیاد و ازین نسیانم که همیشه وقت در دست جمعی از ترکان که قنار بوسم و مرا اسیر کرد
بدیدار خود می بردند و اکنون خود را می بینم که پیش شما حاضر پس اتفاق بهر که طعام خوردند
و سیدانایکی از اهل ارادت آنحضرت گشت تفکست که روزی در خانه خواب علی قافه
دور و زده بود و اهل خانقاها از قافه بنایت تنگ بودند ناگاه غلامی طعام قزوینی یکی از مخلصان
شیخ بود و یکی پاز پلا و درینج حاضر که دو برای قبول نیاز نیاز مندی نمود و خوابه از آن حال خور
شد و فرمود که دروازه اجابت دهلاست سر بر خوابی بجواه غلام نیت زیرک بود گفت که دیگر التجا
نمازم همین تناسست که من در ظاهر و باطن شکل لشکر و صورت شما شوم فرمود که این امر باری
عظیم است که تو طاقت تحمل آن نداری عرض کرد که مرا دین همین است آینه اختیار بدست
تست فرمود که بسیار خوب پس پیش کشیده بجلوت بر دور و بر و نشاند و مشو به حال
دی شد بعد از ساعتی بحسب ظاهر و باطن صورت غلام بعینه صورت حضرت خوابه شد
مگر ستانه و بیوش بود و تا چهل روز ترسیت بعد از آن بر حمت حق پیوست و قواهم عزیزان
را دو فرزند عزیز بودند بهر دو عالم و فاعل و عبادت کامل که از علوم غایبی و باطنی بهره وافر
داشتند یکی از آن خوابه خورده فرزند کلان که خوابه محمد نام داشت دوم خوابه ابراهیم فرزند خرد
دی که بوقت وفات خود خرقه خلافت و سجاده ارشاد بوی عطا فرمود و گفت که اگر چه حق سجاده
نشی حق فرزند کلان است اما پسر کلان بآب بعد از مادر دنیا چندان قیام نیست لهذا او
ازین کار معاف داریم پس همچنان بوقوع آمد که بعد وفات حضرت خوابه بروز چهل فرزند کلان
دی هم وفات یافت و خوابه عزیزان را چهار فلغای نامدار گمانه روزگار و صاحب حال و
قال و اهل فضل و کمال بودند و هر چهار بعد وفات خوابه بارشاد و االبیان حق معروف
مانند ندر که نام نامی هر چهار نامدار بر نام پاک محمد است اول خوابه محمد کلاه و دوز که مزار بر انوار
دی در خوارزم است دوم خوابه محمد صلاح بلخی که در شهر بلخ آسوده است سیدوم خوابه
محمد یارودی که مرقد معلی او در خوارزم واقع شده چهارم خوابه محمد بابا ساسی رحمة الله علیه
جمعین وفات خوابه عزیزان علی بشهادت قول صاحب رنجات و سفینه الاولیاء و غیره
در سال هفتصد و بیست و یک هجری بتاریخ بیست و هشتم ماه ذیقعدة است و مزار بر انوار

و خواهر از دم واقعه شد و مولف قدر عالی و عرفا یافت چون علی شد بخت اعلی
 گوئی بو تراب رحلت او نیز عاشق دلی عزیزش و صل او بنده خدا دانست
 بنم علی مجتبی عزیر بنی ایضا چون علی سیم اعلی از لبت شان یافت در فردوس شان علی
 سال چهلین و چشتم از فردا آمدند طالب حق بنما بود از عزیزان علی آج نورانی در دل شد بخواه کرد و صل
 بار دیگر عارف اهل تقربان علی خواهر محمد بابا ساسانی قدس سره از طلقای نامدار خواهر
 عزیزان علی است و دینی دید بخدمت پیر و ستمگیر خود حاضر مانده فائده های عظیم حاصل
 کرد و چون خواهر عزیزان با شارت غیبی از بخارا و خواهر از مکر شریف بزد خواهر محمد بابا بسره
 وی بود و ولد و مسکن دی قریب ساسی از تولد قطعه رانی است و از بخارا با فاضله سرکار
 واقع است و صاحب رشحات میفرماید که خواهر بهاء الدین شاه نقشبند را
 بابا ساسی بفرزندی قبول فرموده تربیت فرموده بود و قبل از ولادت خواهر بهاء الدین
 بهرگاه که بابا ساسی بر کو شک بهند و آن میگذاشت میفرمود که ازین خاک بوی هر دو
 می آید که امام طریقت باشد و زود باشد که قصر بند و آن قصر عارفان گردد و بعد از تولد خوا
 بهاء الدین چون سه روز گذشتند گذر محی بابا بقصر بند و آن افتاد فرمود که حالا آن
 بوسه زباده شده است شاید که آنمرد تولد شده باشد چون اینخبر محمد بزرگوار و اولاد
 بهاء الدین رسیدند بپیره خود را بخبر دست خواهر بابا آورد خواهر بعد از بانی تمام فرمود
 که این طفل فرزند ما است و ما بفرزندی او را قبول کردیم و باصحاب گفت که اینهمان شخص
 است که بابوی او را شنیدیم نزد بابا شیده که مقتضای وقت و امام طریقت شود و بابا پیر
 کمال که خلیفه عظمی خواهر باود فرمود که فرزند خود بهاء الدین بنحو آنکه در تربیت ظاهری و
 باطنی او دقت زندها تقصیر نکنی باستماع اینی روی زمین آورد و دقت بر سینه
 نهاد و عرض کرد که هر دو باشیم اگر تقصیر کنیم و خواهر بهاء الدین شاه نقشبند قدس
 سره میفرماید که چون خواهرم که متعالی شوم بعد من مرا بخدمت بابا ساسی فرستاد و برین مراد
 که بابا بوقع که خواهری من شریف آمدند و برگشتند و من حضرت بابا بدین منازل برسد چون
 بیاست و می مشرف شدیم اول که گشته که مشاهده کردیم این بود که در آن شب

درین نیاز و فقر می بیناشده بود بر خاستم و در سجده خواهم درآمد و دو رکعت نماز گذاردم و
 سر سجده نهادم و دعا کردم الی قوت کشیدن بلای خود و کمال محنت و محبت خود را عطا
 کن چون ببادان بخدمت شواجه حاضر آمدم فرمود ای فرزند و حاجتین میباید گفت که
 الی بخدمت رضای تو در آن هست این بنده ضعیف را بر آن دارو اگر خداوند تعالی از راه حکمت گام
 خود بدستی بلامیفرستد بعنایت خویش آندوست را قوت بخش بلامی عطا بفرماید یا اختیار خود
 طلب بلامیاید که در گستاخی است بعد از آن آن طعام حاضر شد چون بخوردم قرضی باقی ماند
 آنرا من داد و فرمود که نزد خود نگه دار در خاطر من گذشت که اینجا سیر خوردم و همین ساعت بنزل
 خود خواهم رسید این نان ملا در راه بچکار خواهد آمد چون روانه شدم من در رکاب دسسه
 به نیاز تمام میرفتم و اگر فقر در باطن من پیدا میشد میفرمود که خاطر را از خطرات بیفکند نگاه
 میباید داشت و در راه بنزل یکی از همان فرود آمد آن محب به بشارت تمام پیش آمد لیکن
 صورت فخراب بر چین دی ظاهر بود خواهم باعث فخراب از وی رسید گفت
 که کاسه شیر دارم اما من حاضر نیستم که بخورم خواهم بن متوجه شده فرمود که نانی که داری
 حواله این کس بکن آخر بکار آمد و تو در دل اندیشید میکردی که بچکار خواهد آمد و خواهم
 باباساسی را چهار خلقهای نامدار بودند یکی خواهم صوفی سوخاری که قبر وی در سوخار بقاصه
 دو فرسنگ از بنجار است دوم خواهم محمود ساسی که فرزند حضرت خواهم است وزیر غلبه عظم
 دی بود سیوم خواهم دشنه چهارم میر سید کلال رحمة الله علیه اجمعین و فات
 حضرت خواهم محمد باباساسی در سال مفتحه و پنجاه و پنج است فرار از نوار در قصبه ساسی است از

مهر لطف چون محمد با بر ذوات	حمد گوینان رفت در قبه بنان	جلالتش محمد دوم اقبال آمده است
هم محمد متقی جان جهان	ایضا در قلعه جاز دیار دنیا	مطلوب خدا محمد آمد
تاریخ وصال او ز سرور	محبوب خدا شمشاد آمد	خواهم میر سید کلال

قدس الله سره المتعال از اجله خلقای و اعظم مریدان خواهم محمد ساسی است
 در علم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت از اولیای عهد گوی سبقت برده و ثمر
 سیادت نیز داشت مولود وی قریه سوخار است و همیشه کالی مشغول می بود و

و صاحب شجاعت میفرماید که والدیه شریفه حضرت میر میر تقی میر و والد فقیه میر کلال
در لیلین غفلت من بود و آنوقت اگر گاهی نقشه شبیه میخوردم بدو شکم بتلا میگشتم آخر چون فرقی
میکردم غلام می یافتم چون این واقعه کرد که رسد که بوقوع آمد و قسمی که وقوع این معنی سبب وجود
این طفل است باز در نقشه اطفال تمام میکردم نقل است که چون میر کلال به مرث باب رسید
کشته میگردفت روزی در معرکه کشتی گیران حاضر بود که شخصی در آن معرکه در دل
گذرانید که این مستیزاده کشتی میگیرد و بر آئینه لایق قدر ظالی او نیست که این طریق
اهل بدعت است بجز خط و در این خطره آنکس در حالتیکه نشسته بود و بخواب رفته دید
که قیامت قائم شده و آنکس در گل ولای تابینه فرو رفته است نمی تواند که بداند
ناگاه دید که امیر کلال پیداشد و بهر دو بازوی بدستهای مبارک گرفته ارگل بدر آورد
چون بیدار شد معرکه کشتی با قنایم رسیده بود میر کلال بوی مخاطب شده فرمود که
از برای همین روز که تو در خواب دیده کشته میگیرم که مثل شما کسان را که در گل ولای
در مانده باشند نزد من است بر آرم آن سرباز قدم آور و تا بت بشد نقل است که در آن
حال روزی هنگام کشته حضرت میر قنایم و هزار با مخلوق حاضر بود اتفاقا محمد با سمانی را بد
طرف گذرانند بنظاره آن ایستاده خیلی توقفت که بعضی اصحاب در دل گذرانیدند که
با عث چیست که خواجهم سمانی بنظاره ابن بدعتیان ناکاره ایستاده اند محمد بابا برین
خطره ایشان بخور باطن واقف شده فرمود که درین معرکه مردی است که بسی مردان
بعجبت و برکت دی کمال خواهند رسید پس میخواهم که او را صید دام خود کنم و همین
سخن بود که میر کلال را نظر بجانب خواجهم افتاد و از قایت جذب و کشش خواجهم بقیامت
و خود را بر پای خواجهم انداخت و چون خواجهم از آنجا روانه شد پارتکاب و سب و تو با مخافت
آمد و مرید شد و کمالات ظاهر می و باطنی رسید و باز روی کشته ندید و حضرت
بابا دیر بقدر زندی قبول فرمود و بخرقه خلافت نواخته جانشین خود کرد و گویند که خلفای
میر کلال چهار صد و چهارده تن بودند که هر یکی از ایشان صاحب ارشاد و پودند و قاف
میر کلال بقول صاحب شجاعت روزی بخت نبه وقت نمناز با داد بستم

جمادی الاول سال هجری و وفات او و در قصبه سوخار است
 قطعه از موهن رفت رفت چو باغ و از باغ بخند میر جهان سید محمد کمال
 گفت بتاریخ و حالش خرد بود ناگویی محسن کمال بالینا میر حجت شد چو باغ و وفا
 سید اکرام شده اسعد کمال گفت بتاریخ و حال او خرد میر سید پیشوا امجد کمال
 خواهر بهاء الدین شاه نقشبند قدس سره از غلامی اولیای
 و کنایه غلامی میر سید کمال است نام لریت و پیر حقیقت و مقدر است شریعت
 پیشوای این سلسله جماعت بود و کرامت و ولایت و نورانی در طفولیت از وی
 میر میرزا چنانچه از والد کما جده آنجناب منقول است که فرزند بهاء الدین چهار ساله
 عمر داشت و مادرش گاهی غایب بود و روزی اشارت بمادره گاو کند و گفت که چنان معلوم شود
 که مادره گاو ساله سفید پیشانی خواهد بود و چنانچه همین بوقوع آمد که فرموده بود و نیز خواهر
 بماسی قبل از تولد وی با صاحب خود اشارت داد که شخصی از مقام قصر عارفان امام ولایت
 پیدا خواهد شد و با او طفل سه دونه بود که خواهر ساسی دیرا بفرزند قبول کند و براس
 تربیت ظاهر می و باطنی جواد میر سید کمال نمود و نیز خواهر بهاء الدین سواهی آنکه سلسله
 ارادت میر سید کمال داشت از وفات آنجناب خواهر عبدالحق غجد و کسب اولی بود
 چنانچه از آنجناب منقول است که شبی در میان وی اجال در حالی جذب و متغرق
 بسر فرات تبرک از فرارهای بنجار رسیدم و بر سر برقرار چراغی افروخته دیدم که
 با وجود وجودی روشن و غنیمت و شبنم کم و بیش تند و فیلان ما محتاج بودند که اگر اندک حرکت
 بایشان داده آید از دامن چرخ بیرون آیند و بخوبی افروخته شوند چنانچه بارها بمان حال
 گذارستم و در بروی منزل را فرین رسیدم و متوجه قبله شستم و از خود فانی شدم
 مشاهده کردم که دیوار قبله گورستان شوق شد و منتهی بزرگ پیدا آمد پدیده با یک سبزه
 فروخته و گرداگرد آن شصت و هشتاد و یک اینستاده در میان ایشان خواهر بابا
 محمد ساسی را بشناختم وستم که از گذشته گان اندیس از آن جماعت شخصی مرا گفت
 که بر این شخص خواهر عبدالحق غجد وانی رونق افروز است و این جماعت غلامی ایشان است

و بزرگ اشارت کرد که این خواهر احمد صدیق و این اولیای کبیر و این خواهر عارف یوگر
 دین محمود انجیر فتوی و این خواهر علی رتبی است و خواهر محمد با سماسی را خود می شناسی
 پس خواهر عجب دینی غایت با بحال من کرد و گلابی عطا فرمود و گفت که راست این کلاه
 اینست که بلای نازل شده از برکت پوشیده این کلاه دفع شود بعد از آن بنمائی که بیدار
 سلوک و وسط نهایت آن تعلق دارد یاسن در میان آورو و فرمود که چراغ که باین
 کیفیت بتو باز نموده اند اشارت است که با استعداد و قابلیت این راه که فکیده استعداد را
 در حرکت می باید آورد و تاروشن شوند و حضرت شاه نقش بند شرافت و سیادت و
 نجابت موروثی دشت چنانچه حسب قول شیخ شرف الدین محمد نقش بندی صاحب
 روضه السلام نسب آبائی وی بچند واسطه بحضرت امام جعفر صادق میرسد بدین طریق
 که حضرت شاه بهاء الدین بن سید محمد کجاری بن سید بلال الدین بن سید برهان الدین
 بن سید عبداللہ بن سید زین العابدین بن سید قاسم بن سید شعبان بن
 سید برهان الدین بن سید محمود بن سید بلاق بن سید تقی صوفی خلوتی
 بن سید فخر الدین بن سید علی اکبر بن امام حسن عسکری بن امام علی تقی بن امام
 محمد تقی بن موسی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم اجمعین و وی
 اگر چه از باب توکل سلسله بامیر سید کلال دشت افاضی اوسه از وفایت خواهر عبد کلال
 عجب دانی تیر حاصل کرد و پیران محبت وی خواهر قثم و فیل ۲۲ ترکی بودند لکن است
 که چون حضرت شاه بکلیه نظر رسید در آن روز حجاج قربان سیکر و ند فرمود که ما هم یک پسر
 داریم در راه خدا قربان کردیم پس هار و ز صاحبزاده انتخاب در بخارافوت شد و صاحب
 رشحات نیز مایه که در سلسله این خاندان از عهد خواهر محمود فتوی تا زمان میر سید کلال
 جمیع خواجگان ذکر خفی را با ذکر جمع کرده بودند چون عهد حضرت خواهر بهاء الدین رسید
 از غیب بذکر خفی مامور شد و از ذکر بهر اقتضای و زید و قتی که دیگر اصحاب میر کلال
 بذکر بهر مصروف می شدند خواهر بهاء الدین از آن مجلس بیرون میرفت و این معنی
 بر خاطر جمیع اصحاب ناگوار میگشت و آخر اصحاب شکایت این امر پیش حضرت

میر بر دند حضرت میر کجواب آن پنج نفر مودت و زیاده جمیع اصحاب از خرد و بزرگ قریب
پانصد کس در مسجد که تعمیر کرده ادب و جمیع بودند حضرت میر کجواب اصحاب و احباب طلب
شده فرمود که شهادت حق فرزندم بها و الدین شکایت با دارند غلط کرده اند و هر چه که از وضا
است بفرمان الهی است و وی بزرگ خفی مامور است من بعد بخواجه بها و الدین مخاطب
شده فرمود که حکم و اشارات خواجه محمد با ساسی پیر و شش نفر خود را در حق تربیت شما بجا
آورد و حال مرغ نیست شما بلند پرواز نیست از طرف ما اجازت هست بهر جا بیکه خواهید بروید
و از هر شخصیکه فائده یابید مختار ابر هر چه که نوا بود و شما دادیم خواجه بها و الدین از عنایات حضرت میر
شکرا ده تا که دوم خص شد تا هفت سال بولانا عارف مصاحب مانده بی از ان بخدمت
خواج غلیل تا و از ده سال مستفید و مستفیض گشت بعد از ان دوبار بسفر حجاز تشریف
برد و درین سفر بکثرت ثانی خواجه محمد پارسا همراه او و طریق شیخ بها و الدین نقش بند
مطابق شرح شریف بود و مذریب امام عظیم العزیزه داشت بلکه اکثر مشایخ این طریق
حنفی مذریب بودند لکن آنکه که از شاه نقش بند پرسیدند که در طریق شما ذکر چهار
و خلوت نیست پس بنای طریق شما بر چیست فرمود که بظاهر با فلق و بیاطن با حق داین
شهر بخواند شعر از ورن شود آشنا و از ورن بیگانه و شش یا کاینچنین زیاده و شش
کم می بود و اندر جهان بقلست که شش از شاه نقش بند طلب کر است که و فرمود
که است نا ظاهر است که با دو و چندین بار گناه بر روی زمین میتوانم رفت و زمین از
بار گناه مافرق نمیشود و نقلت که شیخ قطب الدین نام شش از اصحاب خواج
نقش بند بود خواج او را فرمود که کبوتر خانه برو و کبوتری بچپ بر سر آن بکش و بیا چون آورد
یک کبوتر بچپ بکوتران بسیار خوش رنگ بود و شش بوی میل کرد و او را نزد خود
نگه داشت و دیگر کبوتر بچکان را نزد خواجهر چون طعام بختند و خواجهر از دست خود
همه اصحاب را تقسیم کرد و شش قطب الدین را نان خشک عطا کرد و گفت که تو از
کبوتران حصه خود زنده گرفته ای از ان خشک یا فنی و صاحب رساله بها ویه
در ذکر مقامات نقش بندیه و تسمیه و خطاب لفظ نقش بندیه با انتخاب میفرماید که حضرت

خواجه میرزا محمد و کرم و پیر و مادرین بصفت کتاب باقی و نقش نگاران مشغول بودیم
 ازین سبب به نقشبند شهور شدیم و لاوت شاه نقشبند رسال بنقصد و نسبت و پشت
 و اوقات بتاریخ سوم ربیع الاول سن بنقصد و نو و یک هجری است و مدتی عمر شریف
 بقا دو سه سال و مولود و مدفون وی در قفسه عارفان است که بقاصد یک فرسنگ از بخارا است
 و نقلت که بوقت وفات خود شاه نقشبند هر دو دست بر پای و پشت و در حق
 همسیر و ان دعا می فرمود و چون دست مبارک بر روی آور و نفس مبارک متقطع
 شد و نیز بوقت وفات خود وصیت کرد که همراه جنازه من کشته باد و کلام الهی بخوانند
 که بی ادبی ست البته یک شخص با و از بلند و کن خوش این رباعی خوانده باشد در ناغی
 مفلسیم آمده در کوی تو شبیه انداز حال روی تو دست بکشایم نیک ما آفرین بر دست بزرگی
 قطعه تاریخ وفات شاه نقشبند که در رشتات آورده است
 رفت شاه نقشبند آن خواب دنیا و دن آنکه بود و شایسته و بی دولت باشی مسکن و امانی چون بود و قصر عارفان
 قصر عارفان زمین بهیچ آبادی عالیشان از مولود نقشبند نقشبند نقشبند آن بهاد الدین شهبه و جهان
 زاید شکاکش تو لیدر دست قطب عالی نقشبند آمد عیارش صاحب محمد دم و جلیش آمد است
 هم که محمد دم نامی است جوان ایضا از مولود شاه والا نشان بهاد الدین المام باصفا
 آنکه شد روشن بنام او کمال نقشبند سال تجلیش هر چه هست فرمود و آن بهاد الدین امام با کمال نقشبند
 شیخ یار گار کن سرون قدس سره از خلفای نامدار میرزا سید کمال است و وند
 قریب کن سرون که از بخارا باصفا و دفرنگ واقع است و پشت و حضرت میرزا سید
 شاه امیر فرزند سید محمد خود را بوی حواله نموده چنانچه شاه امیر تو به آن پیر و شهنشاه پیر
 والا رسید وفات وی در سال شصت و هجری است یا دگار ابل عرفان یا دگار
 جان نثار و لیاای نقشبند یا و ماند از عقل سال اول او یا دگار و لیاای نقشبند
 خواجه علی والدین عطار قدس سره نام نامی وی محمد بن محمد البخاری است
 و قبل و سه از بخارا بود از عالم خلفای و مجاهد نشین حضرت شاه نقشبند است
 و سواى خلافت رشته دامادی هم بحضرت نقشبند پشت و ایام خردی طبع مبارکش

مال بفقیر بود و بعد وفات پدر مال مال پدری شد و علم ظاهری اشتغال نمود و هنوز
 طفل بود که شاه نقش بند بوالده اش ارشاد کرد که هرگاه که علاءالدین بالغ شود مرا
 اطلاع چون وقت بلوغت رسید خواه خود از قصر فارغان بشهر درآمد و در مدینه که خوا
 علاءالدین در آن علم میگردد و شریف برودید که خواه علاءالدین در حجره بزرگ بویاکن
 نشسته بطالع کتاب مصروف و خشت پنجه بالای بالین نهاده است چون علاءالدین نظر
 بر جهان کمال شاه نقش بند افتاد و تعظیم فرماست و بجای خود نشاند بعد از آن حضرت شاه
 بخواجه علاءالدین فرمود که در خانه من قنبری است که مشرب بحد بلوغ رسیده اگر قبول کنی بتزویج تو
 دهم عرض کرد که نه سعادتمند این کس من لیکن از اسباب دنیا و چیزهای غلامم که به تشبه بهاب آن
 بخرچ آرم فرمود که برای تو دختر من زرقی است مقدر و مقرر که از خزانه غیب خواهد رسید
 ازین غم مادر و ملال در خاطر بسیار پس عقد نکاح صبیحه محمود و بخواجه علاءالدین عطار شد
 و از بطن عفت آن عقیقه خواهر حسن عطار متولد شد و سو آن سه فرزند متولد شدند و دیگر که نام
 نامی خواهر شهاب الدین و خواهر مبارک علاءالدین موسوم بودند در خانه خواهر علاءالدین
 عطار بوجود آمدند و بعد از تکلیف خواهر علاءالدین بخدمت حضرت شاه نقش بند حاضر شده
 کسب طریقت مشغول شد و حضرت خواهر وی را برای کسر رعایت مولویت حکم داد که
 بارگشی ترتیب داده و سیب چند در آن نهاده در بازار بفروشد و از آن قوت
 حلال خود حاصل کند خواهر علاءالدین بنهار خوشدلی قبول فرموده و بارگش بر سر نهاد
 در بازار میگشت و سیب میفروخت چون مدتی بر این کار برآمد کارش بلند تر شد
 و باین وجه رسید که حضرت شاه تربیت همه طالبان راه حق بخواجه علاءالدین تفویض
 فرمود و بخرقه خلافت و نیابت بنواخت و تقاضای که در ایامیکه در میان علمای
 بخارا که فریق از آن منکران رویت و فرقه معتدلان رویت و تقاضای ربانی بودند
 مباحثه عظیم افتاد هر دو فریق براس تعصیب این اختلاف و اتمام این بحث بخواجه
 علاءالدین عطار رجوع آوردند و خواه و قهقه سه روز در تصفیه این امر در میان انداخت
 و بنگران رویت الی فرمود که شما سه روز متواتر بوقت طلوع تعلیم طالبان طریقت

نزدیکیا سید و پسر و همدیگر میزدند و با شستنیان این مسئله را حل خود بخود بشما حل خواهد
 شد ایشان چنان که در بدو و رسوم آیینان کیفیت و کشف انوار الهی دار و حال ایشان
 گشت که از خود بخود شده فریاد برآوردند که رویت دیدار الهی حق است بعد از آن
 دست اداوت بدانان آنحضرت زده تمام عمر فرار اداوت و قدمت خواجہ علاء الدین
 مانند و بهداج عالی رسیدند و صاحب رشحات میفرماید که چون ایام
 وفات خواجہ علاء الدین نزدیکی رسیدید بروز دوشنبه دوم ماه رجب سنه
 هشتصد و دو و هجری مقدس بپارشد و شب چهارشنبه بعد از نماز عشا ازین دار پر
 لال بقرب ایزد متعال پیوست و بتاریخ بستم رجب سنه مذکور چون خزانہ مدفون
 زمین گشت و شب اولین کور و روشی که از مریدان وی بود خواجہ را بخواب دیدند و
 که آنچه ما از کرامت الهی حاصل شده از تحریر و تقریر زاید است لیکن کمتر از آن نیست
 که مرا حکم دادند که تا چهل فرسنگ از قبر تو هر کس که در زمین مدفون گردد او را به شناس
 تو بچشم مولد و مسکن و مدفون خواجہ علاء الدین عطا ره موضع جفانیان است رحمتہ اللہ علیہ
 از مولف علاء الدین چنانکه کافی بخت یافت از درگاه حق بار عجب تاریخ و صلش جاوه گر شد
 ز نور دین علاء الدین عطا ز دگر مخدوم ها وی امام است چو خوابی رحلت آتشاء ابرار
 دگر باره ولی الله محمد دم بخوان هم کاشف عرفان نکلا و قطعه تاریخ وفات خواجہ عطار
 که درج کتاب روضه اسلام است این است ز دنیا رفت چون آتشاء عطا
 که در انشائی گنجید کاشش اسرار شکست گفت بافت امام رستین سال وصالش
 خواجہ علاء الدین بخاری قدس سره از اهل اصحاب و کرام اصحاب
 خواجہ بها الدین شاه نقشبند است اذل بخدمت با عظمت خواجہ میر کلال اراد
 آورد و چند می بخدمت بابر گشت و سه حاضرانده تلقین طریقه و ذکر یافت چون حضرت
 میر کلال ازین دار پر لال بقرب ایزد متعال پیوست خواجہ علاء الدین بخدمت حضرت
 شاه نقشبند حاضر شد و تکبیل یافت و یکی از کمالان وقت شد و صاحب ارشاد کرد و دید
 ووی بوقت خود صاحب کشف کرامات عالمیه و خوارق علیہ بود و متغراق و جذب

<p>بجهد کمال در پشت که اکثر اوقات در حالت کلام از خود قناب میزد و من تلقی و فیه من کلامی بحدی بود که هر کسی که یکبار بخدمت وی مافرشده باز عظمی و نه گشتی و در کم خود دن و کم خفتن و کم گفتن نظیر سر و پشت و بار پا و نه و رعنا نسا ز فخر او اگر دی و هر روز در نماز تهنیت قرآن نمودی و بعد نماز فخر پادشاهت در ذکر و فکر صرف و مانده و وفات</p>		
<p>دی در سال هشتصد و دویست و هجری است از مولف</p>	<p>قدر اعلی یافت در غلبه برین</p>	
<p>چون ملا و الدین شیخ بنی دلی</p>	<p>سال هشتصد و شصت و شصت</p>	<p>هم ملا و الدین محبت متقی</p>
<p>خواجہ میر عمر بن میر کمال قدس سره المتعال از اولیای نادار و شایخ ذوی الاقتدار این فائز است و دی فرزند چهارم سید میر کمال بود و در نظر فیض پدر بزرگوار از همه بزرگ و عزیز و سب الارشاد حضرت میرزا و خواجہ جمال الدین ہستانی تربیت یافته و بہ مراتب کمال و ارشاد رسید و وفات وی در ہشتصد و ست</p>		
<p>بوقوع آمد از مولف</p>	<p>شد بخت چون عمر مثل عمر</p>	<p>روح پاک او بحق موصول شد</p>
<p>طرف سال از شمال اوعیان</p>	<p>از امیر دین عمر مقبول شد</p>	<p>خواجہ شاہ حسین میر کمال</p>
<p>قدس سره فرزند سیدم خواجہ میر کمال است در زید و تقوی و عبادت و پناہت سنت بجا آفا در صدق و محبت طاق بود و برای حصول ثبوت طاق کمالی از عمری آورد و فیضت و بعد فراغ تربیت و تثبیل لایان حق می برد و وفات شاہ میر در سال ہشتصد و ہجری است از مولف</p>		
<p>میر حسن شد چو عرو و قار</p>	<p>میر و رشاق احمد شاہ میر</p>	<p>گفت تاریخ و حال او خرد</p>
<p>زبدہ آفاق احمد شاہ میر</p>	<p>ایضا است غت سفر لغز و با</p>	<p>از ہم میر صاحب جنت</p>
<p>و طغر شقی و منہ شمر گو</p>	<p>کن رقم میر صاحب جنت</p>	<p>خواجہ عارف و یک</p>
<p>کراتی قدس الشہداء سرارہ البامی از عالم خلفای و کبار اصحاب سید میر کمال است و حضرت میر بار با سید مود و کمثل این دو تن یکی خواجہ بہا الدین نقشبند و دوم مولانا عارف و یک کراتی از خلفای من کسی دیگر نیست و خواجہ بہا الدین ہم بعد از فوت سید میر تا ہفت سال از مولانا عارف بجا بود و نہایت رعایت ادب و حرمت خواجہ عارف مرعی میداشت حتی کہ چون شیخ عارف بر آب دریا وضو میکرد و</p>		

شیخ بهاء الدین بهائی که فرزند از خواجه عارف می بود برای وضو می نشست و در راه با هم از
 قدم خواجه عارف قدیمی روانید داشتند و در راه چهارم همراه یکدیگر ماندند لطف است
 که شخصی در یکی تاجی در اویش از خویشان خواجه عارف بود و بزرگترش تاجی داشت
 خواجه نزد وی میرفت و او را منع میکرد که تا که بهر کسی نماند از او راست که تر باشد
 از دروغ و غیب پاک باشد تا کسی قبول نکند و چون مخالفت خواجه و سبب باره بوقوع آمد
 دوی باز نیامد فرمود که اگر حال هم ذکر هر خواهی گفت کادان و موشی تو خوانند مرد و گراو
 قبول نکرد و بدستور ذکر هر گفت همه موشی او در روز و زبردند و در ویش بخدست
 خواجه عزیزان و بکنوی رفت و شکایت کرد و فرمود که حال هم اگر خیر مطلوب است
 بخدست خواجه عارف برو و بر ماضی معذرت کن و آینده مستغفر شو آخر در ویش بخدست
 خواجه آمد و قدر تقصیر خواست و نائب نشست خواجه عارف و گفت که در موشی تو خدا
 برکت و یاد و بیکرت و تاثیر دهای تا بخت در ویش در اندک زمانه بسیار موشی حاصل
 گردید و بام بزرگ خفی مشغول می ماند لطف است که وقتی متصل مسکن خواجه عارف در این سبب
 آنکه سیلی عظیم آمده بود نزدیک رسید کنایه دیده از غرق ترسیدند و رجوع بحضرت
 خواجه آوردند خواجه بذات مبارک خود در آب و ریاد آمد و فرمود که اگر قدری طاقت داری
 مرا از جای بردر نه از از دبی غریب و غرق که در مسکن ایشان چه حاصل فی الحال سیلاب
 شکست یافت و آب دریا بجا نیکه بود رسید و خواجه عارف را دو غلبه کامل کل
 یکی سولانا شمرند بخاری و دوم امیر انصار و یک که الی بودند که بعد وی برسد و بارشاد
 نشسته طلبهای راه حق را بفرستد و بانیانند و فاما خواجه عارف را شست
 در سال هشتصد و چار است و فرار پراوار در قریه دیک که آن از توابع هزاره که بر لب
 آب کو یک بفاصله نه فرسنگ از بخارا بر سر راه واقع است از موهلست
 موز عرفان بخلد و الا یافت عارف شتی شه جنت عارف جنت است از کنش
 هم بفر ما ولی شه جنت میر بهان بن میر کلال قدس الله سره و التعال
 فرزند و فلیه تحسین حضرت میر کلال است در فقر و ریاضت و اتباع سنت و جماعت شافعی

عالی و رتبه والا داشت و چون بجهت بلوغت رسید میرکمال دیر برای تربیت ظاهری و باطنی شیخ بهاوالدین نقش بند تفویض فرمود چون شاه متوجه حال وی شد حالتی بروداد که مدام در جذبه قوی و سکر بودی و قطع ملائق و غلایق نمود و هرگز با کسی انس و آرام نمیگرفت و شیخ نیک بخارمی که یکی از مریدان حضرت میرکمال بود نقل میکند که هر بار که من با میرزبان ملاقات میکردم وی براه فرط جذب کیفیت باطنی مرا میر بود برای اظهار این معنی بجهت شاه نقش بند رفتم هنوز نوبت بعصر نرسیده بود که فرمود از امیر سید بهان شکایت داری عرض کردم که آری فرمود در آن زمان که میرزبان متوجه تو شود تو بسوی من متوجه شو و تصور کن که این وجود من نیست و خود خواه نقش بند است باز دیگر بخدمت میرزبان آمدم چون میرزبانه بن شد من بحضرت خواججه متوجه شدم و دیدم که حال سید امیر دیگر گون گشت و بیوش شده از پادافا و زان بعد بر گزبان حضرت کیفیت من متوجه نشد و فات میرزبان در سال هشتصد و پنج و بیست و نه و ف

میرزبان صاحب برهان ولی شد چه در جنت و صالحش ای پسر میرزبان شیرزین طیب است نیز بر خوان میرزبان نامور خواججه شیخ محمد قدس سره از کبار اصحاب و احباب سید میرکمال است از کاظمین عهد و مشایخ وقت خود بود و وفات در سال هشتصد و پنج و بیست و نه و ف

چون محمد مطلع انوار دین بان نثار آمد وصال پاک او بهم محمد واقف اسرار دین مولانا بهاوالدین قشلاقی قدس سره از صاحبان خاص و محبتان بالاختصاص خواججه میرکمال است جامع علوم ظاهری و باطنی و خزن رموز صوری و معنوی صاحب آیات و کرامات بود و مولود وی موضع قشلاقی است که از بخارا بقا و دوازده فرسنگ است و او ستاد علم و حدیث خواججه نقش بند و پدر مولانا عارف نیک کرانی است و با خواججه شمس الدین کمال و خواججه علاء الدین کن سر و ننه و مولانا جمال الدین کشی و مولانا بهاوالدین طوابعی و شیخ بدر الدین مهندانی که همه خلفای عظام سید میرکمال بودند بغایت محبت و اخلاص داشت و وفات وی در سال هشتصد و

و سیس است از مولف چون بهاد الدین ازین دار فانی رخت رحلت بست و در این
سال فصل آنجناب محترم عاشق انصاف بهاد الدین خواجه میر حمزه قدس سره
از عظامی قلمغای میر کلان فرزند دوم آنجناب است و حضرت میر در ایام نامی پدر
بزرگوار خود که بنام میر حمزه موسوم بود و موسوم کرد و گاهی وی را بنام وی بنخوانند بلکه با میر
میفرمود که راست و خوارق بسیار از وی سر بر میزد و در ارشاد طالبان ایمنی از آیات
آئی بود و هر کس که بخدمت وی حاضر گشته بر وز اول بیعت می نمود و وجهی در قلب
طالبان ظاهر شدی و در سه روز ذکر سلطان الاذکار از هر رکعت پنجاه دست طالب جاری
میگردید و بعد وفات پدر بزرگوار بر سیجاده شریف نشینست و سالها سال بعد از
طالبان فدای مصروف ماند و برای حصول قوت حلال صیادی کردی و آنچه از انکار
حاصل میشد همه براه خدا دادی و یک حصه بخرید و خود آردی و کتاب مقامات
میر حمزه از تالیف وی است و قیامت وی با قول بیخ در سال هشتصد
دهشت هجری است از مولف
سال نول آن شهر و الامکان محرم اسرار مجتهد است بنابر
شیخ جمال الدین بستانی قدس سره از عظامی کرام و صاحب نظام
میر سید کمال است و حضرت میر وی را بغایت محترم داشتند و فرزند چنانکه
خود خواجه میر برای تربیت ظاهری و باطنی حواله دی فرموده بود و وفات وی در
سال هشتصد و پنجاه هجری بود و آمد از مولف
که سال رحلت او سه و اسی سال بعد است جمال
خواجه میر کلان و آئی قدس سره از جمله اصحاب و اعظم اجاب میر کلان
ست و در قریه دشت که سه فرسنگ از بنار است سکونت داشت و حضرت خواجه
علامه الدین عظامی پیش از وصول بلا در دست خواجه بهاد الدین نقشبناد اول تعلیم ذکر و
کرده بود و وفات وی در سال هشتصد و شانزده هجری بیست و سه یافت
از مولف بعد از آنکه چو شد میر شهنشاه ابرار میر کلان
و سالش عیان نیز روشنست

<p>و گرامر و دارالمیثرا کلان</p>	<p>پایا شیخ مبارک بخاری قدس اللہ سرہ</p>
<p>از اصحاب کبار میر حمزہ است و بعض برانند که از اصحاب و احباب میر کمال بودند و الا اینچی بہ ثبوت نہ پیوستہ کہ شیخ مبارک کہ از اصحاب میر کمال است و دی کہ مینکے است و در قریہ کہ بنک سکونت و شنت و این شیخ مبارک بخاریت کہ از خلفای میر حمزہ و بزرگان وقت بود و خواجہ محمد یار قدس سرہ با وجود حصول محبت شاہ نقشبند بہ محبت دی میرفت و خواجہ عمر بخاری شیخ احمد خوارزمی و مولانا عطاء اللہ سمرقندی و خواجہ محمود حموی و مولانا نور الدین کریمکی و مستنید احمد کریمکی و شیخ حسن شیخ علی الجلیلی و شیخ علی خواجہ تسفی کہ جملہ از عالم خلفای امیر حمزہ بودند بخیرست و می حاضر آمدہ و مستفید و مستفیض میشدند و وفات وی در سال ہشت ہجری و ہفتہ ہجریست از مولودین</p>	
<p>مبارک شد کہ در غدیرین رفت</p>	<p>البارک شاہ حق آگاہ مقبول عیان شدہ مائتہ فی السلس</p>
<p>ہم اہل دل مبارک شاہ مقبول</p>	<p>خواجہ حسام الدین شناسنی و بخاری قدس سرہ</p>
<p>از کبار خلفای میر حمزہ است جامع علوم ظاہری و باطنی بود و در علم طریقت و شریعت و حدیث تفسیر بوقت خود از علمای وقت گوی سبقت بردہ صل وی از شاش است و در بخارا سکونت داشت و در مبادی حال سلسلہ ارادت بشیخ محمد سبوحی کہ از کبار و شیخ وقت بود قائم کرد و بعد ازان بخیرست میر حمزہ آمد و جامعہ ارادت پوشید و تربیت تکمیل یافت جذب و متغیر و جمعیت بر طبع مبارک وی غالب بود و در حال و فال طاق و در علم و عمل شہرہ آفاق و در تحریر پر مذاق و از غایت علم و کرم و لطف ہر کس کہ یکبار بنحومت وی حاضر شدی باز علیحدگی ممکن نبود و از نہایت گرمی محبت حقانی آشنان گرم بود کہ در موسم زمستان دینج می نشست و سینہ خود کشادہ ہوا میخورد و آب سرد بر سینہ می پاشید و چند سال کہ بہ تکلیف دی ہر سال القیاس حاکم بخارا در بخارا قاضی شد حلقہ مریدان علیحدہ و حلقہ اہل خصوصیت و مقدمات علیحدہ تربیت میداد و خود در حلقہ خصوصیتیان اجلاس میفرمود و در اظہار اہل خصوصیت بنظر اہل ادبوت مشغول میماند و مقدمات ظاہری و باطنی ہر دو فیصل میشدند خواجہ محمد العسکری</p>	

احرار نقش بند میفرماید که چون مولانا حمید الدین والد بزرگوار خواجه حسام الدین شافعی
 بر سر موت مریض شد و بحالت تنوع رسید خواجه حسام الدین بر بالین پدر حاضر شد
 والد را مشوش یافت گفت ای پدر شمار چه حالت در پیش است که باعث تشویش
 و پشیمانی است گفت از من چیزی میطلبند که ندارم یعنی از من طلب سلیم میخواهند حیرانم
 و ازین سبب در تشویش و پشیمانی سرگردانم گفتم که ساعتی بقلب خود متوجه باشید
 چون پدر متوجه شد خود بهم سر در مراقبه فرو برد و بعد از ساعتی مولانا حمید الدین چشم باز کرد
 و گفت جزاک اللہ فی الدارین خیر ازین وقت چیزی یافتم که در تمام عمر نیافته بودم بعد از آن
 چشمم پر شد و جان بحق تسلیم کرد و وفات خواجه حسام الدین در سال شمس
 و نوزده هجری است از مولف چون بزرگ زمین بصورت کتب شدند خواجه حسام الدین
 و مسل او مهدی ملک شیراز بهم بخوان خواجه حسام الدین خواجه محمد یار ساقدار

سر نام نامی و اسم گرامی دی محمد بن محمد بن محمود الحافظی البخاری است و از خلفای
 عظیم الشان شاه نقش بند بود و در زهد و ورع و تقوی و علوم ظاهری و باطنی بوقت
 خود ثانی نداشت و در روز اول که خواجه یار ساقدار دست خواجه شاه نقش بند حاضر شد
 خواجه اندرون خانه خود تشریف داشت بر دلبیز دروازه رفته و شک نزد خود بیرون
 در ایستاد و درین اثنا غلامان از کنیزان حضرت شاه از بیرون اندرون خانه بخندست
 خواجه رسید خواجه از وی پرسید که بیرون در کیست عرض کرد که شخصی بصورت تنقی
 و پار سا بیرون در ایستاده است فرمود که فی الحقیقت پار سا است و نام او بهم پار سا
 خواهد بود بعد از آن بیرون تشریف آورد و گفت که نام شما پار سا نهادیم انشاء اللہ
 اسم با سنی خواهد بود از آن روز خواجه محمد مخاطب بخطاب پار سا گشت و بهین نام شتهار
 یافت و صاحب رتحات عین الحیات میفرماید که در زمان خواجه محمد پار سا جوان مرزا
 الفیگ حاکم سمرقند حاکم بخارا شد محمد ثانی مادر النهر که بحضرت خواجه نزاع دلی داشتند
 از راه بغض حد بغض مرزا الفیگ رسانیدند که خواجه محمد پار سا در بخارا احوال
 بسیار اهل بیگ که صحت آنها بدست معلوم نیست یا شتهار از عینی مرزا الفیگ

برای تحقیقات یعنی خواجہ رانز و خود طلبہ دشت و خواجہ پارسا مع عظام الدین کہ شیخ الاسلام فرمود
 بود و بیع اصحاب و دیگر عالم و دانشمندان جمعی ساخته و سمرقند شریف برد و مجلس
 عالی مراقب شد و مرزا الف بغیگ پسران مجمع بذات خود حاضر گردید اول خواجہ پارسا
 حدیثی فرمود کہ حاسد انرا بران انکار بود و پرسیدند کہ سنندین حدیث پست فرمود کہ
 سناد این حدیث بر من ثابت نشده ازین سخن حاسدان خوشدل شدند و بعد از آن
 خواجہ نخعی مراقب شد و فرمود کہ اگر این حدیث در فلان سنند یافتہ شود نہ تلو بہت
 معاندان قبول کہ و نہ چہ کہ کتاب کور بالکل نایاب بود و آنوقت حاضر شدن کتاب
 بسیار مشکل دشت آخر خواجہ شیخ الاسلام عصام الدین مخاطب شد و فرمود کہ در کتاب
 شمار فلان مقام و فلان طاق و وزیر فلان فلان کتاب این کتاب مسند موجود است بطاعت
 چونکہ خواجہ پارسا گاہی در کتاب خانہ عصام الدین نہ رفتہ بود و نہ گاہی آن مقام ملاحظہ
 فرمودہ و نہ گاہی وی آن کتاب را در کتاب خانہ خود دیدہ بود و ازین سبب حیران ماند
 لیکن امتثال الامر شیخ غلام برای طلب کتاب بخانہ خود فرستاد و بعد ملاحظہ غلام آن کتاب
 را بجنس حاضر آورد و بدست عصام الدین داد خواجہ فرمود کہ این حدیث در فلان
 جزو فلان صفحہ و فلان سطر نوشته است بہ بینید چون کتاب را کشادند حدیث مذکور کہ جنس
 بر روایت صحیحہ در آنجا نوشته یافتہ خروش از اہل محفل بر فاست و اہل غنا و منفعل
 شدہ باز گشتند و مرزا الف بغیگ بسبب طلبیدن آنحضرت معذرتہا کرد و بعزت تمام
 باز گردانید و پسر صاحب رشحات میفرماید کہ با یا میکہ مرزا فیل پسر محمد جانگیر
 کہ فرزند میر تیمور بود و سمرقند با و شاہ بود و مرزا شاہرخ در خراسان حکومت میکرد و خواجہ
 پارسا گاہ گاہ بہت کفایت محات اہل اسلام رقعہ خود بمرزا شاہرخ تحریر میفرمود
 مرزا خلیل با و شاہ سمرقند را یعنی بغایت ناخوش آمد و اہل غنا و بسیار تغیر
 را مرجع ادراہ دادند حتی کہ مرزا خلیل قاصدی بخدمت خواجہ فرستاد و نوشت
 کہ شمار بجانب دشت گولک رفتن واجب است کہ اہل آنجا از طلیہ اسلام معتر
 اند شاید کہ از برکت قدم شامشرف باسلام شوند و در اصل مطلب او از بیعتی

آن بود که از ملک سن بدوید چون این پیغام پشتمید فرمود که با ششصد که اول طواف
 مزارات خواجهگان بود کنیم فی الحال اسب طلبیدند و سوار شدند و به همراهی ملا عبدالرحیم و دیگر
 خادمان اول آنحضرت عارفان شریف برو و بعد از زیارت مزار شاه نقش چند از اسب
 بسو قار بر سهر فرار میر رسیدند کلال رسید و بعد از زیارت سوار شدند و در بجانب خراسان
 آورد و فرمودیم رازی و زبر کن در زیر ماند و نه زبر تا بداند که امر و وزیر رسید آن کیست
 و از آنجا در بخارا آمد و همان کتف خیر رسید که مرز اسب هر رخ برای تسخیر ملک مرقند از خراسان
 در رسید بعد از آن در چند روز بعد جنگ خفیف مرز را غلبیل بقتل رسید و پویشید
 شما که حضرت پارسا و دوازده نفر مبارک بیت الله شریف بر دگرت اوست در
 ملازمت حضرت شاه نقش شدند و گشت ثانی در محرم مسند پشتمند و بیست و دو روز
 سفر بیت الحرام از راه شریف و پنج و هشت بعد از زیارت مزارات مشیر که شده و همه
 مشایخ عظام و علمای کرام بخارا هم هر کاب آنجا را بلو و ند چون بگام رسیدند مرفی صعب
 ماند حال آنحضرت شد چنانچه طواف و اداع در عاری گذارد و از آنجا متوجه مدینه گشت
 و بعد مشرف شدند بشرف زیارت حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰه و التسلیم بروز
 چشتمه سال پشتمند و بیست و سه بگوارد رحمت حق بیست و شش قمر عالی حضرت
 امیر المؤمنین عباس رضی الله عنه فون گشت در آنوقت عمر شریف وی بنها و دوسه سال
 بود و از خواججه لو نصر پارسا فرزند و بلند خواججه پارسا منقولست که در آنشب که والدین را
 من بر حمت حق پیوسته بر سر بالین می مافرودم چون انتقال فرمود ما فخر شدیم و وی مبارکتر
 را گشادم تا زیارت کنم چشم بگشاد و دهم فرمود این سبب قلق و غم طراب من زیاده شد طرف
 پای ایشان آمد و وی خود را بگفت پای آنجا سبب شد و مای خود را بالا کشید تا آنرا دید
 آنکه لایموتون از مولف بادشاه دین محمد پارسا عارف حق پارسای بالکال
 چون ازین دنیا بخت نیست است محی آنکه من سالی سال ۱۲۳۳ هجری قمری و در کمال اعیان
 یار پیر پارسا نور کمال و در کتاب روضه الاسلام مستغرق حقیقت شریف شرف الدین
 کشمیری نقش بندی وفات خواججه پارسا در چارم پشتمه بیست و سیوم ماه ذی الحجه سال

بهشت صد و بیست و دو هجری مندرج است و تاریخ انجاء تصنیف کرده شیخ احمد قمی
 که درج کتاب مذکور است اینست: چون محمد رفت اتفاق گفته است به سال میلادش
 بدرت برج عارفین: **خواجه سید شریف جرجانی قدس سره**
 از جمله متلوران و مقبولان **خواجه علاء الدین عطار** است اول در مدرسه تیموریه به تعلیم علم
 ظاهر می نمود و بعد از تحصیل علوم بکلامت **خواجه علاء الدین عطار** رسید
 و بشرف ارادت مشرف گشت و مقامات سینه و حالات حلیه رسید و حالات
 بخودی دست غرق چنان بروی غالب شد که از خود هم خبر نداشت و فات وی
 در سال بهشت صد و بیست و پنج هجری است و به سال بهشت صد و بیست و چهار نیز گفته اند از
 مولف **سید شریف شریف** **خواجه دلاوی دین حلیف** **خواجه دهر** است مال حلی او
 نیز **سید باوی عالم شریف** **خواجه عبداللہ امامی قدس سره** از افاضه علم
 کبری اولیای فاندان عالیشان نقشبندی است و غرق خلافت از دست **خواجه علاء الدین**
عطار پوشیده میفرمود که اول بار که بخد مت **خواجه علاء الدین عطار** شد **خواجه ابن بیت**
 از زبان گوهر افشان خود فرمود: تو مباحث صلا کمال نیست و بس بتو در او گم شو
 وصال اینست و فات وی در سال بهشت صد و بیست و پنج هجری است از مولف
امام فخر شد با عز و اکرام **خواجه عبداللہ امام اکبر دین و مال** شریف است ابدتاج ابرار
هم عبداللہ پیر زبیر دین **خواجه حسن عطار قدس سره** فرزند **خواجه علاء الدین**
عطار بود و در ایام طفلی متلور نظر کیا اثر شاه نقشبند شد بدین نهایت که حضرت شام و
 بگاه **خواجه حسن** را در سایه عاطفت خود پرورش نمودی و ویرا فرزند خواندی نقشبند
 که روزی **خواجه حسن** با اطفال هم عمر در باغ بازی میکرد و بر گوشه سوار بود و طفلان دیگر
 پیاده ایستاده درین اثنا شاه نقشبند در باغ تشریف آورد و **خواجه حسن** را با آنجا
 دید و تبسم فرمود و ارشاد کرد که زود باشد که **خواجه حسن** سوار باشد و باو شاه روی
 زمین در رکاب وی پیاده بدو پس همچنان بوقوع آمد که مرزا شاه رخ بادشاه
 از نمایندگی اطلاع یافت که **خواجه حسن** داشت چون **خواجه سوار** شدی پاپیاده

در رکاب آنجناب رفتی و صاحب نفحات الانس میفرماید که خوابه حسن جذب
و تصرف و منتعراق قوی میداشت و شخصی که بدست یوسی دی مشرف شدی از غایت
جذب از یاد آذادی تقلست که روزی علی الصباح خوابه از خانه فیض کاشانه خود
بیرون آمد و کیفیت عالی داشت و دهقانی بر دروازه فیض اندازه ایستاده بود چون
نظر کیما اثر بردی افتاده علم لدنی بر دهقان کاشوف گشتند و از علما رجوع شد و
صاحب رشتات میفرماید که هر کس که یکبار بوقت کیفیت نظر بر روی مبارک
خوابه حسن کردی بهوش گشته و بهر مرخصی که توجه موجه مبرودت می فرمود
فی الحال شفایافت و نیز از رشتات منقولست که چون خوابه حسن در شیراز تشریف
برد مخلصی که بخوابه سخت افلاک و دشت بیمار بود توجه بر حجت وی برگماشت از بافت
غیب ندای و رسید که اگر مرض این مریض را بر خود گیری البته شفا خواهد یافت پس
خوابه توجه فرموده مرض آنکس را بر خود گرفت آن شخص فی الحال شفایافت و خوابه بهمان
مرض بیمار شد و بهمان بیماری بر حجت حق پیوست و قات خوابه حسن در شب
دوشنبه بر در عید قربان سینه بشتد و دست و شمش بجمری است و لعش مبارک
وی از شیراز در مودع جفانیان آورده دفن کردند و خوابه حسن فرزندی بود و یوسف
عطارد نام که بتمام ولایت و مدارج علیا رسیده بود و بعد پدر بر سجاده ایشاد نشست اکثر

طلباء برکت ارشاد وی بمطلوب رسیدند از مولف	چون حسن رفت از جهان بی ثبات
باجمال و حسن در غلده برین	گفت سرور سال نقل آنجناب
کن رقم خوابه حسن زینت	هم چنین عطارد انوار یقین
نیز حق بین حق نانو الیقین	شیخ سیف الدین نقش بند حق قدس سره
از کبار اصحاب و عظمای احباب خوابه بها والدین شاه نقش بند و منظور و محبوب و مطلوب	
دی بود که تاجیات خویش ویرا در روز و شب و شام از خود جدا نفرمود و سیف الدین	
در قصبه شاره که چهار فرسنگ از تاشکند است سکونت میداشت و وی اول تعلیم علوم	
طابری بخدست مولانا صدر الدین شاشی نمود چون از تحصیل علوم فراغ یافت بکعبه	

جاذب حقیقی بر او حصول علوم طریقت بجز دست حضرت شاه نقش بند حاضر شد و همه ترکان
 شده در حصول اینکار مشغول شدند و بر اقباع علی رسید و صاحب شجاعت
 میفرماید که سه کس سی سیف الدین از قفقازی خواجها و الدین نقش بند بودند یکی
 از نشان سیف الدین تماروی مقبول است که ذکر خیر او بر زبان قلم آید و دو کس سیف الدین
 یکی یکی از آن سیف الدین مقهور و دوم سیف الدین مرد دوست و چهل و نهمین سیف الدین
 مقهور و سیف الدین بالافان است که از اعیان بخارا بود و در شبست ارادت بخدمت
 حضرت شاه نقش بند داشت و از نایب زبید و ریاضت بمراتب نیک سید بود و در روز
 حضرت شاه در کوچه از کوچه با می بخارا میآمد داشت و سیف الدین مقهور هم پارکاب بختاب
 بود و شایخ محمد صلاح که شایخ از نشان اهل طریقت بود پیش آمد حضرت شاه توجیه
 احوال شایخ صلاح شد و در بزرگوار با هم روان شدند سیف الدین پیش قدمی کرده چند
 قدم پیش از خواجها روان شد و ترک ادب نمود و خواجها را این حرکت بدلی از دلی سیف الدین
 پسندید و بدینیت متاثر شده فرمود که سیف الدین باین بی ادبی خود را بر باد دادی و
 عالم را بر خود خراب ساختی چنانچه بعد از چند روز سیف الدین وفات یافت سیوم
 سیف الدین خواجها زمانی است که اول از میان و مخلصان خواجها نقش بند بود و آخر
 از محبت که با خانیست آنحضرت دور و دور افتاد و مردود گشت و سبب دور افتادگی
 وی آن بود که روزی خواجها نقش بند در خانه سیف الدین با دعوت طعام تشریف برد
 و عادت آنحضرت آن بود که بعد طعام شیرین قدری شکم بعد طعام نکین قدری
 شیرینی از قسم قند یا میوه تناول میفرمود چون آنروز طعام نکین بود و بعد طعام شیرینی
 حاضر نمود و خواجها به خوش طبعی فرمود که مولانا سیف الدین امروز طعام شامی دم شد
 این سخن بروی نهایت گران آمد و خواجها از گران طبع وی هنوز باطن واقف نشد و
 فرمود که سیف الدین از سخن ما رنجیده شدی آری که بدلی که محبت ده هزار دینار باشد
 محبت خدا و حبش و دل او نه گنجی چون که سیف الدین هر وقت آرزو میداشت
 که ده هزار دینار از سرخ نزد او جمع باشد خواجها از اراده وی او خیر و ابر بود و بعد از آن

خواجگ محبت نهایت رحمتی از عاقل و بی رغبت و باز او را نزد خود بار نهاد و دستش را بر او نهاد
 سیف الدین از جناب حق مراد و شد تا جیات از مرد و از خواران دنیا باشد و وفات
 سیف الدین مقبول و در سال هشتصد و بیست و هشت است از موالف
 قطع کرد و از دهر با صد انقراض سیف قاطع سیف بن جلاله اصل او طایفه سیف بن کنز
 پیر عالمگیر سیف الدین بخوان مولانا ابوالسعید قدس سره که از کباب محباب خواج
 علاء الدین علاء است و از مقبولان و محبوبان وی و تا جیات خواج محمدت وی حاضر
 بود و بعد وفات خواج علاء الدین عطار بخدمت خواج حسن عطار حاضر ماند و بعد است
 حق معروف ماند و وفات وی در سال هشتصد و بیست و هشت است یا بیست و نه هجری است
 از مولف شیخ محمد خواج بن پیر کیا رحمت الله علیه با سعادت که در چون غم سفر
 شد ز دنیا رحمت الله علیه رفتش نور هدایت ابوالسعید هم بفرار رحمت الله علیه
 مولانا کمال الدین قدس سره از اعظم خلقای داخل اصحاب میر عمر و قدس سره
 است و بعد وفات پیر روشن ضمیر خود بر تاج و ارشاد بنیشت طالبان حق را بطلب
 رسانید و به وضع میدان که وی از منافات سمرقند است سکونت داشت و با خواج میر
 خرد و میر زرگ انبان میر برهان بن میر سید کمال بسیار محبت داشت و آن هر دو در بزرگوار
 بهم نعمت ولایت و خرقه از عم خود میر عمر یافته بودند و وفات مولانا کمال الدین در سال
 هشتصد و سی هجری است از موالف
 پیر اهل ایتین کمال الدین گفت سرور سال ملت او مرشد اهل دین کمال الدین
 خواج مسافر خوارزمی قدس سره از مخلصان اخلاص گیش و صاحبان
 نیک اندیش خواج بهاء الدین نقشبند است و چون خواج بزرگ بر دست حق پیوست
 خواج مسافر بخدمت خواج محمد پارسا حاضر شد و سلام کرد و بخیل رسانید و وی بسیار
 عمر بود و بسیار بسیار میل داشت روزی خواج بهاء الدین در حالتیکه وی مسافر می
 نمود وی رسید خواج مسافر بنایت نرسید و قوالان را خاموش ساخت خواج بزرگ فرمود که
 ما اینک میکنیم و نه انکار میکنیم وفات مسافر خوارزمی در سال هشتصد و سی هجری است از موالف

چون سافر پیش از چاه و جلال شد ز دنیا سافر حجت سال میلش زول چو سر حجت
گشت پیداست سافر حجت مولانا محمد معتمدی قدس سره از جمله
مقبولان و منظوران و احضار احباب و اکمل اصحاب خواجیه بهادالدین نقشبند است
مولود وی نصیب معاند است که دینی بزرگ فیما بین سمرقند و بخارا واقع است و شاه
نقش بند را بروی کمال نظر محبت و غایت بود که شب و روز بخدمت حاضر بود
چون خواجیه انتقال کرد بخدمت خواجیه محمد یار سار صاحب ماند و طریش آن بود که
ادای نماز عتکبه بر عصا زده ایستاده میشد و در استغراق عشق و جذب آمده است
و مدوش میگشت و تمام شب ایستاده بماند چون موذن بوقت فجر باگ نماز میکرد
پوشش آمده بادی نماز می پرداخت و شغولی دوام و استغراق تمام که ویرا حاصل بود
کسی دیگر را از باران شاه نقش بند نبود و وفات شیخ محمد در سال هشتصد و سی و شش

بجری است از مولف	چون زرنمای دون محمد رفت	سال میلش بحکم از فزون
گفت محمد و دین امام بگو	آفتاب کرم محمد در آن	خواجیه یعقوب چرخ می

قدس سره از کبار اصحاب و اجله احباب خواجیه بهادالدین نقشبند بود و عالم بود
بعلوم ظاهری و باطنی و جامع بر موزهوری و معنوی اصل وی از موضع مرغ از مضافات
غزنی است و در بیاد می احوال چند گاه در جامع بهرات و چند گاه در دیار مصر تحصیل علم
پردخت و بعد از تحصیل علوم بخدمت محبت اتمی باراده ارادت بخدمت حضرت شاه نقشبند
روان شد در راه با فقری مجذوبی ملاقی شد فقیر گفت ای یعقوب زود و قدم بر دار
که وقت آن رسیده است که توار مقیمه لان باشی و بر زمین چند خطو بکشید خواجیه یعقوب
در دل اندیشید که آن خطوط را شمار کنم اگر طلاق باشد کار من مبارک خواهد بود پس شمار
کرد طاق برآمد بغداد آن در بخارا رسید و فال صحیح برکشاد بر سطر اول نوشت تیر آمد
اولیک الذین یزیدون الله قلوبهم اقدره ازین اشارت غیبی خورسند شد و بهیلا رفت
خواجیه آمده دست ارادت بدار من آنحضرت زد و یکسب طریقت بشتغال نمود تا از مقبولان
حق گشت و خواجیه یعقوب فرموده است که اول بار که بخدمت خواجیه بهادالدین حاضر

شدم و خواهرش ارادت و محبت نمودم و خواهر فرمود که از خود کاری میکنم شب استخاره
 کنیم اگر قبول کنند باینتر قبول کنیم پس بنابر محبت آنشب را با تمام رسانیدم و هرگز در تمام
 عمر شبی سخت تر از آن شب برین نگذشت بدین اندیشه که آیا مقبول شوم یا نه و در
 علی الصباح باز بخدمت خواهر رسیدم چون مرادیه تقسیم شده فرمود که قبول کردم و
 پیران عظام و جناب الهی قبول فرمود و مرا به بیت و تعلقین سرفراز فرموده و تعلقین خواهر عظام
 عظام نمود و در سایه عاطفت خواهر عظام تشکیل و تربیت رسیدم و یانتم آنچه میخواستم و وفات
 آن بواسطه الکرامات در قریه هفتاد و یک سال بهشتت و بجا و یک چهره است و از این زمان در قریه
 هفتاد و یک سال بهشتت از موقوفه
 راجع شمس الهادی گفتند
 هم بدان یعقوب محبوب خدا
 از فضل و اکمل خلفای خواهرها والدین نقشبند است مولد و سکن دی قریه عمده و آن
 بود اول عمر شانزده سالگی بخدمت میر سید کلال حاضر شده و بیعت کرد و چون حضرت میر
 در جهان ایام وفات کرد بخدمت شاه نقشبند شرف بنده قبول غلیم یافت و تا آخر
 حیات بخدمت حضرت شاه حاضر ماند و بعد از انتقال خواهر بخدمت خواهر پارسا و خواهر
 میر پارسا و ولد میر کلال و خواهر میر پارسا والدین ابو نصر میر صاحب دشت آن بزرگواران
 صحبت و یرافتمت می نمودند و خواهر علاء الدین در ارشاد طالبان راهبیت ایشان آیتیه از
 آیات الهی بود و خوارق و کرامات بسیار از وی بظهور آمد و جاذب و مستغران بکدام وقت
 و عمری طویل یافت و وفات وی در سال هشتصد و پنجاه و دو هجری است از موقوفه
 شیخ قالم کمال علاء الدین شد چه بر اوج قدر عظیم رسیدن و آن وقت بیستمین سنه از گاه
 رحلت او بود و یکصد و شصت و شش ساله بود و غرض از ذکر این آنست که بدین یقین
 باز در سال و هشتصد و شصت و شش ساله بود علاء الدین خواهر حسام الدین
 پارسا را که در سن هشتصد و شصت و شش ساله بود علاء الدین خواهر علاء الدین عظام است
 در مبادی حال بشرف قبول صحبت حضرت خواهرها والدین نقشبند شرف گشت

چون خواجہ ملازک دقات یافتہ نخست ملا والدین عطار حاضر شد و تکبیل رسید و خرقة خلافت یافت و خادم جات و ارشاد ملا ابان حق معروض اند و قرات ولی در سال پیش شد

دجاء و چاه جبریت از مولف و سال پاک او باطرز رنگین چو رفت آن پیر عالمگیر

مسلم الدین پادی زبہا بنی است اگر ای پیر فریاد سپید بزمین خواجہ در ولایتش احمد

سمرقندی کینت وی با الوعباس و لقب وی جمال الدین و دانش احمد بن جمال الدین محمد سمرقندی و خطاب وی در ولایتش است از عظامی اولیا و کیا و شایخ ابن خاندان است و وی بحسب ظاہر اگر چه خادم و مرید شیخ زین الدین خوانی است و از وی خرقة خلافت و اجازت نامه حاصل نموده بود اما الوداد ولی بچاندان خواجہ نقش بند یہ بغایت داشت در سفر خراسان و حجاز مادر النہر بحسب خواجہ ملا والدین عطار حاضر بود و از برکات مجلس مقدس می بکشد تمام محظوظ میگشت و زین الدین خوانی پیر و شفیق و بی دریا و ایل حال بدوش احمد تو چه تمام داشت و وی را در جامہ ہرات باطلی مقرر کردہ اہل شہر را بوظای ترغیب میکرد و مولانا در ولایتش و عطا خوب گفتی و خلق بر جوع خالہ می نشیندند روزی خواجہ در ولایتش در عین و عطا چند اشعار سید قاسم نقش بند می بخواند شیخ زین الدین اورا منع کرد کہ در بر و کرد و عطا اشعار سید قاسم باز گاسپہ بخوانی روز دوم بسبب آنکہ مولانا در ولایتش را بخوانگان نقش بند یہ بیتی و سلی تمام بود و بالدرہ عطا اشعار سید قاسم بخواند ازین سبب طبع مبارک شیخ زین الدین از خواجہ در ولایتش برنجیہ بنامتی کہ خلق را از شنیدن و عطا خواجہ در ولایتش منع فرمودی و خود ہم تشریف بولایت عطا وی نیاوردی آخر کار رونق کا خواجہ در ولایتش سرود شد و در مجلس و عطا وی سوای پنج شش کسی بچکس نماند اتفاقا در آن ایام خواجہ احرار علیہ اللہ نقش بند از قریہ بقضو از خدمت خواجہ یعقوب چمنی رخصت شدہ در ہرات آمد و چندی در آنجا سکونت و زید مولانا در ولایتش بخدمت خواجہ احوال کار شدہ اگر یہ ہا کہ و دیگر دنیا از خود خود و عرض کرد کہ بسبب محبت خواجگان نقش بند یہ این حالت معصب برین و از دست کہ اند و خشتہ سالہا سال من بر باد رفت خواجہ فرمود کہ خاموش باش و بہ دستور در و عطا گفتن پیش قول شد انشاء اللہ کار تو درین و دنیا بدونی است

بعد در این ارشاد خواجہ احمد کار کلام مولانا در رویش و فیالاشد در مجلس و خطوی آیت در رویش
 جمع میشدند که در آن سببی که در او مولانا در رویش نشسته بودید پشت گواش فانی نمازین
 مسجد در چند سبب تر رفتند و بعد از آن بسبب هجوم ثاق مبر را بیرون انستهر و در بیرون
 انچه بسبب شیخ زین الدین رسید به چند در نقصان آزار وی سبب که در بیرون پیش رفت
 وفات مولانا در رویش احمد در سال هشتصد و یار سببی است از مولانا

روانشد چون دنیا سوی جنت	محبت کیش احمد قطب حق بین	بال رحلت آن شاه والا
بگو در رویش احمد قطب حق بین	مولانا عمر یار یاریدی	سمره از اقصی اصحاب
والکلی اصحاب خواجہ علاء الدین عطار است	در زبد و درع و تقوی طاق و سمره افاق	در خلق قبولی عظیم یافته بود وفات وی در سال هشتصد و پنجاه و پنج هجری است
زونیای دون فتنه سوختی	چون شیخ منعم عمر مقتدا	از مخدوم احمد سن بچو غافل او
و گزیر فرما عمر مقتدا	خواجہ احمد مسکه قدس	سمره بخدا اجباب و بزرگترین

اصحاب خواجہ علاء الدین عطار است نهایت بزرگ بود و عابد و قسلی و در ارشاد و طلبان بگانه
 و مقصدای زمانه بود خواجہ عبداللہ احمد از نقشبندیه میفرماید که در مبادی حال مولانا احمد مسکه
 از خواجہ علاء الدین رخصت حال کرده به بدشتان که وطن خاص او بود رفت چون که در
 آب بجائی رسید که دختران نوجوان با جمال به آب در آمد غسل میکردند مولانا احمد بقیه
 بشریت خطه را آنجا بایستاد و آنطری بطرف ایشان که ده راه خود پیش گرفت چون
 به خدمت خواجہ رسید مجلس عالی و نبی بزرگ نزد خواجہ جمع بود خواجہ بسببی وی مخاطب
 شد و فرمود که از وقتی که از پیشین رخصت شدی تا این وقت هر کاری و کلامی که از تو بخوا
 آمده باشد بیان کن که در طریق خواجهگان ما محاسب است مولانا احمد در کلام آمده همه حالات
 بیان کرد چون به عاینه تقیه عاینه دختران و سید از قضا و حیا و شرم اظهار کردند و توانست
 خواجہ فرمود که تقریری دیگر که در عین راه بر لب آب بود قوی آمد باقی است اگر خود انظار
 کنید بهتر در نه بیان کنیم شمارا در این مجلس شریفه میگویم مولانا احمد بکالت ناچار
 چه به تقریر کرد و در آنحال حاضری تمام داشتند که از عاینه خجالت آنری اندر بسته است و باقی

نمانده بود فی الحال نائب شد و سرور قدم خواجه آورد و مستغفر گردید و فات خواجه
احمد سکه در سال هشتصد و پنجاه و پنج ایچاه و ششش بگری است از مولف
خواجه محمد بنان رخت سفر بست | و تاریخ وصالش ثبت معلوم ای جان جان محمد دم احمد
و گرامه دلی الله محمد دم | خواجه سراج الدین بیرسنی قدس ستره
مولود وی بیرسن است که وی متعلق تصد و کنی از توابع بجار است اهل رادوت بخیر است
میر محمد آرد و چون حضرت میروقات یافت بجایست خواجه علاء الدین عطار حاضر آنده پیل
رسید و از بزرگان نامدار شد و دی در مدارج حال کشف الحال آتی بود و چون شخصی
برای زیارت وی از مقام خود قصد آمدن کردی و از جای خویش قدم برداشته وی
فرموده که فلانی پس فلانی پیش منی آید و فی الحال از جای خود برخاسته و بخانه
چارمبده تپاری طعام کردی و فرمودی که هرگاه که همان اراده آمدن بخانه من میکند
مرا از غیب خبر ده و میکنند تا برای آذای شرمه اندازی وی آمده میشود و فاست
خواجه سراج الدین در سال هشتصد و پنجاه و هفت بگری است از مولف
چون سراج الدین چراغ علم و حلم گشت روشن بچو خور اندر جهان سرور سال دصال آنجناب
ر بهر کمال سراج الدین بخوان خواجه نظام الدین خاموش قدس ستره
از فضل اجابت اکل صاحب شیخ علاء الدین عطار است و قبل از رسیدن بخدمت و شرف
شدن بارادوت خواجه عطار بسیار ریاضت و مجاهده کار برده بود و کرامت و خوارق بسیار
از وی سر بر میزد و چنانچه هرگاه که بکسی مسجد یا خانه تشریف می برد و آن مسجد یا خانه
متقل میزد و بانگاشت مبارک بقتل اشارت می کرد و قفل فی الحال کشاده میشد و اگر چه
لطافت طبع و علم و علم بحد کمال داشت لیکن صفت علل بر طبع مبارک و سه
غالب بود و حالات کشف الاحوال و کشف القلوب و کشف القیود بر وی چنان
روشن تر بود و ندی که در غیبت از حال هر یک خبر دادی و هر خطره که در دل عافین غلط
کردی فی الحال بر آن خبر داد گشتی و خواجه عبید الله احرار قدس ستره
که خواجه نظام الدین در آننگاه و منزل ما همان بود و روزی نزد ایشان نشسته بودیم

بلدا و آه نسبت گران تر ظاهر شد غالباً فلان کس خوابد آمد بعد از ساعتی آن شخص
 که فرمود آه نسبت گران تر ظاهر شد غالباً فلان کس خوابد آمد بعد از ساعتی آن شخص
 در رسید خواب فرمود و بیاید که نسبت شایسته از شما آمده بود و صاحب رتبهات
 بیفرماید که خواب نظام الدین در مجلس شسته بود که یکبارگی مرضی لاحق حال خوابه گردید
 بطوریکه تمام اندام وی بیکر زید و از حالت سردی جامه های پشمین و پنبه بر وجود مسعود
 خوابه انداختند و آتش برافروختند و هیچ تخفیف نشد ناگاه مریدی از در راه آمد که رلب
 در باگرم برآسیا برده بود و از غایت سردی هوا و موسم سرمای لرزه چون او در رسید
 خوابه نظام الدین فرمود که مرا بگذارید و اگر گرم سازید که این سرما و لرزه که لاحق حال من است
 از سرمای این شخص است هرگاه او گرم خوابد شش منم گرم نخواهد شد فی الحال خدا مان متوجه
 حال آن مرید شدند و آتش افروخته او را گرم کردند چون مرید گرم شد خوابه هم محبت یافت
 نقیست که روزی مولانا سعد الدین نوری که از اهل اصحاب خوابه نظام الدین بود و بخت
 حاضر شده از طرف شخصی شکایت کرد و گفت که آنکس ایانت من بسیار کرد و دشنام
 داد اتفاقاً در آن اثنا آن شخص هم از راه گذشت سعد الدین نشان او را گفت که همین
 کس است که امروز موجب شک و غرت من شده است خوابه آن شخص را نزد خود
 خواند و بنیاید و بی ادبانه بفرمود و بگوید تمام از راه گذشت ازین حرکت بی ادبانه و بی ناکاره
 غصب خوابه در جوش آمد و بر دیواری که متصل آن نشسته بود و صورت قبر تحسیر
 فرمود آنکس فی الحال بیفتاد و بیوشش شد مردان بر سر او افتادند چون دیدند مرده
 بود نقیست که روزی خوابه نظام الدین بر لب آب وضو میکرد و شخصی دیگر آب جفازا
 بطرف دیگر گردانیده بود و دهقان دانست که همین شخصی که وضو میکند آب مرا گردانیده
 است پس نزد خوابه آمد و از راه غضب و فحش بی تخاشا خوابه را دستک زد و در آب
 انداخت خوابه در آب و دهقان هم بر زمین بیفتاد و بیوشش شد چون دیدند مرده
 بود نقیست که مولانا نظام الدین فرمود که روزی حضرت علاء الدین عطار غفرم زیارت
 مقبره شیخ محمد علی حکیم ترندی کردند همراه شیخ زرقم و بهائیا که بودم متوجه روح پر فتوح
 محمد علی حکیم شدم روحانیت حضرت حکیم نزد من حاضر شد چون خوابه علاء الدین بر سر

هزار خواجہ حکیم رفت و متوجه شد هزار را خالی یافت و بنور باطن از حال صلی واقف شد
 چون باز آمد بر عرصه بود خواست که بمن مشغول شود و تصرفی نماید من نیز متوجه شدم
 خود را مانند کبوتر یا قلم و خواجہ را نشان شاه جهان که مور عقب کبوتر در پرواز باشد القه من
 و پیش و خواجہ را پس بود و هر جا که یک یک بنجم بدینال من میرفت آخر منظر شدم و عاجز
 آدم چون هیچ جای پناه نبود ناچار پناه برد و جانب حضرت شاه رسالت علیہ السلام و تقی
 بروم و از انوار بی نهایت نبوی محو شدم و باز خواجہ را محال تصرف بر من ننماید و خواجہ از
 غایت غیرت بیار شد و یکس را باعث بیماری معلوم نمود بعد چند روز شفا یافت و غایت
 بیغایت بحق من فرمود و گفت که اگر آن روز پناه بروم چه فتوح حضرت رسالت پناه صلی
 علیہ السلام بر من کار تو تمام شده بود و خواجہ علیہ السلام اجزا میفرماید که یک روز احرام متحد
 خواجہ نظام الدین خاموش بستم در راه به شخصی از دانشاں من که خمر خورده بود ملاقات شد
 و اتفاق چند سخنان با وی افتاد چون بخصت خواجہ رسیدم مرا دید و فرمود که علیہ السلام روز خمر
 خورده گفت خود با شد من شرب الخمر فرمود پس حال چیست که در تو اثر خمر می بینم گفت که در راه
 شخصی را دریافتم که او خمر خورده بود و با وی چند سخنان کرده ام گفت حال او در تو اثر کرده است
 و نیز خواجہ احراز علیہ السلام الغریز انقار میفرماید که یکبار از اکابران بحر قزلبین اتفاق عظیم داشت
 ناگاه آنچنان بیمار شد که بحالت نزع خواجہ برای حصول شفا دوی متوجه مسجد معلوم شد
 که همه او تمام است و اسکان بقا و حیات وی نیست ناچار خواجہ آن شخص را در زمین حیات
 خود در گرفت فی الحال شفا یافت بعد چندی به نسبت خواجہ تبحر و دروغ واقع شد
 که مقتضی به امانت خواجہ بود و آن شخص که شفا یافته بود نمیتوانست که کسی نموده و دفع
 تحت خواجہ کند لیکن خویشتر داری کرد و خود را به آن نیاورد و نایبان خاطر حضرت
 خواجہ به نسبت دی گرفته شد و دیگر از ضمن حیات خود اخراج فرمود فی الحال بنیاد و پیرو
 وفات خواجہ نظام الدین خاموش بوقت نماز ظهر روز چهارشنبه متاربع منته
 جمادی الاخریال شفق در شصت و هجری مود و هزار انوار در نیایان است از مولف
 چون نظام الدین بخت جت راه رفت و موش جهان سوی جهان الملک مول آن شده بنیادین

قلب محمد و جهان بدعیان **آنند** حق ناقص تمام تاریخ است **آنند** محمد و هم بقایان که در علم بیان
 خواجہ سعد الدین کاظمی قدس سرہ از عالم خلقای خواجہ نظام الدین بوس
 و کیرای ادلیای خاندان عالیشان نقشبندیست در اہل چال تحصیل علوم ظاہری
 پر دست چون از تحصیل فراغت یافت بخدمت خواجہ نظام الدین در ویش حاضر
 شد و هر یکشت و سالہا سال بخدمت پیر و شفیق محمد مست ماضی دوام قیام و زبیر
 و تکمیل یافت و بعد از چند سال با جازت خواجہ عزیمت سفر حج کرد و بخراسان آمد و در ہر
 بصحت مشایخ عظام مثل مولانا قاسم تبریزی ابو زید پورانی و زین الدین خواجہ بہا الدین
 عمر ستفید و تہذیب گشت و از آنجا باز و یکسخت بخدمت خواجہ نظام الدین حاضر شد و با جازت
 سفر حج خواست خواجہ فرمود کہ من ترا امسال در میان قافہ جہان نمی بینم از استماع آئینی
 از رفتن حجاز متوقف شد تقاضا کرد کہ چنانکہ خواجہ سعد الدین بوس کیستیت پدیدار شد کہ ہر
 ہشتم بروی افتاد و پیوستہ شدی و اگر نزدیک آمدہ رو برو شستہ و آب گشتہ پس
 خواجہ چند ماہ بر گوشہ فادہ خود گذرانید و گاہی بیرون نمی آمد و ہر کہ نزد وی ارادہ آمد
 کہ دی بدست آید کہ وی کہ نزد یک میاں و قتیکہ آنجا کہ متوقع نشد از غایت بیرون
 نیامد و صاحب ہتجات از پیر علی کہ اصحاب سعد الدین بود نقل میکنند کہ وی
 فرمودہ است کہ در ابتدا من دکان جانبہ فروشی و ششم روزی محصل شاہی برای تحصیل
 محصول برو دکان من آمد و از حق واجبی زیادہ می طلبید و زبان بدست نام دراز کرد
 و آن وقت حیران بہاندم و مولانا را یاد کردیم دیدیم کہ خواجہ بیدارت با برکات خود بر دروازہ
 دکان ما ہوا است و دست بردوش محصل نہادہ فرمود کہ ای بی ادب زبان خود
 نگاہانی احوال از بہر اندام محصل ظاہر شد و بر زمین بیفتاد و پیوستہ شد گشت بہر گشت
 پیوستہ شد آمد و معذرتہا نمود و حق واجبی گرفت و گرفت و پیوستہ شد و لا با پیر علی ہتھا پدید
 کہ البیہ من فرزند ان پسیا دہشت و از زیلعی او لا ونگ بود باری ستم محصل کہ او
 بنام پسیا پستہ پستہ کہ امید از زندگانی وی منقطع شد چہ از زیستہ وی نا امید شدیم
 بمراد انہا را و این بخدمت خواجہ سعد الدین رفتیم و ہم کہ محفل دعا بود و غلظت مفسر و حق است

و خلق بی شمار و طلبا هزار در برابر در محفل شیخ انداخته و شریک در موقع عرض حال خود نمایند درین
 انشا خواهر را نظر برین افتاد و از منبر فرو داده نزد من آمد و فرمود که آن ظالم را بگو که پیش ازین
 نیز یکبار وضع حمل نمودی عفو کردم حالا باز مرتکب همان حرکت نامشروع شدی اگر چه لایق عفو
 نبودی اما عفو کردم باید که آینده باز مرتکب باین امر نه گویی و بگو که تندرست خواهی شد
 انشا الله تعالی پس تعجیل برگشتنم که در خانه آدم دیدم که البیضاء تندرست است همه حال شتر
 دی ظاهر کردم گفت که خواب راست بگوید دوبار به قاطع حمل کردم حالا تو به کرده ام و مولانا
 علاء الدین که از اخص احباب خواجہ سعد الدین بود میفرماید که یکبارگی بقریبش دی
 که خدای خود از خواجہ رخصت گرفته در کوستان بخانه خود رفتم و چند سال در آنجا ماندم
 چون والدین ما زمیندار بودند محصول بادشاه بسیار برایشان ظلم میکرد و زیاده طلبی
 می نمود یکبار پیش او رفتم و گفتم که محصول واجبیم بیهیم محصول بسیار درشت خو سه
 کرد و دوشش نام داد و در دل مولانا رایا و کردم شب در خواب دیدم که حضرت مولانا در دست
 تیر و کمان میدارند و بدست من داده فرمود که بر محصول ظالم بزن چون بر محصول تیر انداختم
 در سینه او خورد و جان برادر چون روز شد باز نزد محصول ظالم رفتم و اطلاع دادم که امر دریا
 فر دابر کوبهای عظیم می آید تو به کن و نه باین سخن خواهی شد محصول خنده کرد و دستها را نمود و مرا
 از مجلس بدر کرد و قمار او در همان روز بزم فایز که قمار شد و در چند روز بعد و پیش مولانا
 علاء الدین نقل کرد که چون در کوستان بخانه خود بودم روزی بر درخت بلند برآمده شاخ او
 می رسیدم قضا کار بر شاخی که نشسته بودم بشکست از شاخ جدا شده به قدام دیدم که حضرت
 خواجہ نمودار شد و مرا از راه گرفته بر زمین نهاد و پیچ آستینش بر سر سپرد چون از وطن آید
 بخدمت حاضر شدم خواستم که قصه افتادن خود از درخت عرض کنم قبل از آنکه عرض کنم
 فرمود که مولوی در یکار پیچ تعجب نیست افتادن ظالمان دیگر است و افتادن مظلومان
 دیگر مولانا هم رحمة الله علیه که برادر خود مولانا عبدالرحمن بامی است میفرماید که در
 سادی حال شوق کیمیا و ساقی اکسیر در دل من بسیار بود روز و شب در فکر ساختگی
 نسخهای کیمیا و تیلای آن میگذاشتم مگر صورت آن صورتی است روزی

برآوردن خبر از پرتیانی و میرانی بتمام بار سوق ایستاد و در فکر کیمیا مستغرق بودم که ناگاه
 خوابم برسد الدین کاشغری از عقب من رسید و هر دو گوش مرا بر دو دست گرفت و فرمود
 قطعه کیمیایی که ترا تعلیم دادم که در اکسیر و صناعت نیست به تو قناعت کن من که در عالم کیمیایی
 به از قناعت نیست بدین قطعه بخواند و روان برگزشت از نهادم شغل کیمیایی بچنان از دل من
 دور شد که باز گاهی خطره آن در خاطر من خطور نکرد و نیز مولانا علاء الدین میفرماید که در
 اواخر حال که بخواهمش ارادت بخدمت خوابم برسد الدین حاضر شد م فرمود که ترک تعلیم
 علوم کلام باید کرد و تعلیم علوم باطنی باید پرداخت چنانچه سبق با من همه علوم ترک کرد و در السابق
 کتاب حدیث که بخدمت میرسد اهل الدین بخواندم گفت تمام علی الصباح کتاب حدیث است تمام در روان
 شدم چون چند قدم رفتم دیدم که جسم بکدی گران شده است که گویا بار گران بر سر من نهاده اند و در پیشگاه
 تمام چند قدم دیگر برداشتم و ستار خود بر سر ندیدم از سر برنگی بسیار شرمند شدم چون یکدو قدم
 دیگر رفتم چادر از کتف من دور بودند و در دو سه قدم دیگر پیران من هم در گلوئی من میخاند و بر سر من
 من سوای انار هیچ چاهه باقی نبود رسیدیم و بدل اندیشیدم که اگر یکدو قدم دیگر بخواهم رفت انداز
 هم نخواهد ماند و بر سر من خوابم ماند ناچار و پس شدم و از هر چه چاکه خیرا کم که ده بودم باز
 یافتم و بار گران که بر جسم من طاری بود و رفع شد از گردن خود پشیمان شده بخدمت خوابم
 حاضر شدم و در دو سه خوابم مودب نشستم و خوابم در مسجد جامع بمرا تبه مشغول
 بود ناگاه سر برآورده متوجه من شده فرمود که در طریقت متابعت حکم پرست را
 نیستم که آن همه تصرف که بر من کرده و آورده بود بسبب نافرمانی خوابم بود تو مع آده است
 و نیز مولوی علاء الدین میفرماید که شب جمعه از دوستان اتفاق شنیدن جماع دوید
 افتاد علی الصباح که بخدمت خوابم حاضر شدم دیدم که جمعی از خواص و علما بخدمت حاضر
 اند و در نشست غائبانه نظری خشناک بجان من کرد و دیدم که بار عظیم بر من افتاد
 گویا کوه بزرگ بر سر من نهاده اند و نفس من چنان تنگی کرد که بحالت تنگی رسید
 و عرق از چین من چون باران یکسری گرفت مولانا شهاب الدین احمد بر من ایستاد
 که از کبار اصحاب آنجناب بود چون مرا بدین حال دید و زنی شفاعت بر من آورد

دبرای غفور جراح من نیارند یا نمود فرمود که تا بنیوایم که پیر و آن مادر رقص شمع مصروف
باشند این فرمود و گفت دست راست بر کف دست چپ من نهاد آن بزرگوار که زیر بار
آن بودم از سر من مرتفع شد و خست و روی بر زمین آوردم و آنچه از شنیدن
سماع تابشتم و فانی شدم و بعد از آن بقول صاحب رتحات بوقت نماز پیشین
روز چهارشنبه بمقام خادای الهی سال شصت و شصت و شصت و در جمیع صاحب خیر الوالین
سال وفات خواجہ شمس و شصت از قلم فرموده است و از هر دو اقول قول اول

بعثت مقدون از مولف	یافت از حق مقام سعد بن محمد	سعد بن اسعد زمان و زمین
عقل شکلائی عالم گفت	رملت پاک آفر روی یقین	نیز سرور و بار تجاش خواند
تقی جیل سعد الله	باز منعم و خیر شد کویین	بهشت سال جهان انعمه دین

خواجہ نظام خاموش قدس سمره از فضل خلفا و کمال مریدان خواجہ نظام الدین
ناموش است در علوم ظاہری و باطنی بهره تمام داشت و در جاده شیخ قائم و مستقیم بود
چون بحر اسرار کشف بر لب رسید قائم سمری و مولانا ابوبکر یارانی و شیخ زین الدین
خوانی و با والدین عمر صحت مادر داشت و فائده بار داشت و وفات دس در سال

معدن انوار بادیه غریبه	ارقت زین عالم تبارکش کج	خواجہ سمر و جهان شیخ نظام
------------------------	-------------------------	---------------------------

خواجہ ابونصر پارسا قدس سمره فرزند ولید و خلیفہ عظم خواجہ محمد پارسا است
و لقب نصیر الدین و مافط الدین لقب بود در علوم ظاہری و باطنی عالم و صاحب
نفحات الانس میفرماید که خواجہ ابونصر پارسا نایب شریعت و محزون طریقت بوده و در بیان
از شایع عظام گوی سبقت برده و چون گفته از دیاکان در مسائل دینی و دنیوی از وی
سوال کردی اول از زبان مبارک جواب گشتی بعد از آن فرمودی که بکتاب بنم رجوع
کنم چون کتاب می کشاد از کتاب همان مقام که در آنجا سنبله نوشته می بود ظاهر میگشت
محاجت در حق گردانی نیگدید و سنبله بطوریکه بیان میفرمود از کتاب همان طور ظاهر میشد
و گاهی اتفاق بی افتاد که خواجہ ابونصر پارسا تلاش سنبله کتاب در حق گردانی کرده

<p>باشند و این گرام است و سه بود که بقدر کثافت و نیکو کمالی جانکے مطلوبه که شکر و رانجا نوشته پیو و پیدایم گشت و خواجہ ابونصر شعر و طبع بود چنانچه این بیت از قصاید و سی شعر عبودی در روز و نور سندی نیکو بینش و نیکو کلن که در این چهار چیز آمد کلیه شفا داینها وفات خواجہ ابونصر در سال هشتصد و شصت و پنج هجری است که در شحات این شعر در تاریخ وفات آنجناب تحریر است شعر خواجہ عظیم ابونصر آنکه شده نیکو گاهش سند دار البقا شیر او چون با فدا پیوسته شده زین سبب تاریخ شد شیر خدا از مولف</p>	<p>نصیر چون با نیر مصوری وصل شد با تو فیصل جنت</p>	<p>مولا شهاب الدین احمد خندک</p>
<p>قدس سره از کبار اصحاب و فضل احباب مولا ناصر الدین کاشغری است عالم اعلوم ظاهری و باطنی و واقف بر موز و موری و معنوی و از جمیع دانشمندان سیرت و روش و تقوی و زهد و ریاضت گوی سبقت برده مولد وی قصید بلند است و نام اصلی وی احمد پیر روشن ضمیر و از اصحاب شهاب الدین مخالف سبانت و از والده ماجده و مولا شهاب الدین نقیست که وی فرمود که شجره در دله خود را بر کوه سینا استاده دیدم نگاه شمع الاسلام شمع احمد بام قدس سره از دور نمودار شد پیش شمع رفیع و سلام گفتم فرمود که معالی ثرا فرزند صالح عطا خود آمد که داور با نام ما همی کنی بعد از چند فرزندم شهاب الدین احمد پیدا شد شمس احمد نام و دم و از خودی آثار بزرگی کرد ظاہر بودند و چون شب رسید رسید در علوم ظاهری عالم بتجربیدن یقین بکده به مازب اقیقی بخدمت مولا ناصر الدین فریشتد و کمالات رسید وفات وی بسال هشتصد</p>	<p>نیر یونصر بلبل جنت مولا شهاب الدین احمد خندک</p>	<p>مولا شهاب الدین احمد خندک</p>
<p>در شتاد و شش هجری است از مولف بر تو افکن شد بی تاریخ آن</p>	<p>چون شهاب الدین بکنت مثل ماه نیر فرنا آفتاب غار فان</p>	<p>خواجہ قاسم قدس سره از یاران قدیم و مخلصان صمیم و دوستان مقبول حضرت ابداللہ احرار نقیست است استغراقی تمام و جذب مالاکلام و شت طعا کم پیچود و خواب کم میکرد و حسب الارشاد خواجہ و باغبانی و کلام را عمت خواجہ</p>

در وقت میماند و مولانا عبد الرحمن جامی که در این شهر کاتب و محبت داشت و خواهر ابراهیم را
 با مولانا قاسم بدین محبت و عنایت بود که بر حال کسی از بریدان خود میزد و دل بنداشت
 تقاضاست که مولانا قاسم پیش از وفات خود بپسندید و پسر و دختر و بخت خواهر ابراهیم حاضر
 شد و عرض نمود که با حضرت میخواهم که خود را فدای شما کنم فرمود که بسیار عیال داری
 از فوت تو ایثار از معیشت سخت پیش خواهد آمد عرض کرد که درین باب بخیال آبی
 دعا کردم و مستجاب شد حالا آنچه شدنی بود شد پس چهار روز بیمار شد و تاسی و پشیمانی
 ماند بعد از آن روز و در شنبه ششم ماه ذی الحجه سنه هشتصد و نود و نوزده در حال
 بقرب ایزد متعال پیوست خواهر ابراهیم از واقعه وفات او نهایت غمگین شد و وقت
 بسیار نمود تاریخ وفات مولانا قاسم که از تصنیفات خواهر ابراهیم است اینست تاریخ

شیخ فقر و قاسم انوار وجود	استلک بحر جمع در یکشنبه	از آنکه که شنبه بود از قیام
تاریخ وفات او ز قیاض گشود	از مولانا	باب قاسم آن پیر جهانگیر
که در علم لدنی بود عالم	بگو سر در بسال از تحالش	یکه ضامن دگر بخندم قام

خواهر علل و الدین اهری قدس سره کانام وی محمد بن موقوف و محمد و به
 قصه ابراهیم است که دیه از قصبات کوستان است از کبار اجاب و اهل محاب مولانا
 سعد الدین کاشغری بود اول تحصیل علوم نمایری پرداخت چون از تحصیل فارغ شد
 بشغل درس خوانی اشتغال نمود بعد از آن جذب محبت الهی در رسید و اراده ترک
 دنیاست تعد شد چنانچه روز سه در خانه خود بنیست بود و در باب است بود و در دل
 اندیشید که دین و دنیا یکجا جمع نمیشود لایق آنست که حال ترک تعلیم کنم دین اشتهار از
 گوشه خانه ندای در رسید که ترک نمایا سا از شنیدن این آواز حال بروی برگشت
 از خانه بیرون آمد و گورستان رسید دید که مجذوب بجهنم غم نام در گورستان نشسته
 است و بر روی دی رفت و در دل اندیشید که اگر این مجذوب بهم اجازت فرماید
 ترک کار دنیا کنم در همین خیال بود که مجذوب به سر آورد و گفت که شخصه که تها هر روز
 از گوشه خانه آواز داد که ترک نمایا سا آن سن بودم پس بر ترک کار نیاکنم بختی بیا

که در کار خیر و اجتناب از شر نیست تا ندیم داعیه ترک و تجرید بروی غالب شد از اینجا
بگذشت خواجہ سعد الدین کاشغری حاضر شد و دید که سر در مراقبہ انداختہ نشسته است
وی ہم روی وی بنشست خواجہ سر بر آورد و گفت ترک خیر و بیاسائی الحال دست برد
خواجہ داد و بیعت کرد و بخدمت وی حاضر ماند تا از کلمات کمال شد و خواجہ علاء الدین
اہری فرموده کہ وقتی بیمار شدم و ضعف آید چنان بمن قالب بود کہ نقش بستر بودم و دستا
و خوبشان از زیست من نا امید شدند روزی در ول تصور حضور خواجہ سعد الدین کردم
و سر در مراقبہ نهادم چون حضور یافتم بر اسے عنقانی خود عرض کردم فرمود کہ بخوان
بسم اللہ حبیبی اللہ ربی اللہ تو کانت اللہ عنہم صلت باللہ فرضت امرے
انی اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ بنا اللہ چون فارغ شدم این کلمات در حفظ
من بود آن در اوست کردم و از علت مرگش شفا یافتم نقلست کہ چون شیخ
علاء الدین ہمراہ شیخ سعد الدین اہری بسفر حجاز تشریف برد و بکلمہ مضمون رسید
چند سال بجاوری کعبہ مشرف ماند و بجهت خواجہ عبد الکبیر حاضر بود و شخصی ملاسے
خشک کہ از ظم طریقیت بہرہ نداشت ہم حاضر بود جمیع کثیر از سادات و غلام و مشایخ
ذوی الاحترام و علمای و اہل مقام نیز تشریف فرما بودند ناگاہ آن ملا می خشک کہ تنگ حال
در ویشان بود و ظل درختان شیخ کردہ شہادت ماحقہ گرفت و بخان زیادہ از تہنوت گفتن
آہما ز نهاد خواجہ علاء الدین باہنگ بروی زد و فرمود کہ یا اوب باش بروی اہل اللہ
باین گستاخی تن گفتن لالی نیست ملا ازین سخن زیادہ رگسخت شد و گفت کہ شیخ
چیزی در جواب اعتراض گفتن چیزیے دیگر است خواجہ علاء الدین در غضب آمدہ
نگاہ تیز روی کرد و گفت بگو کہ پیشہ داری و کدام اعتراض بہت با جواب بگویم آن
شخص خواست کہ سخن بگوید سخن کردن توانست و بروی بیفتا و ویر خواجہ علی
بن حسین کاشفی سیفر کرد کہ روزی بخدمت خواجہ علاء الدین رفتم دیدم کہ دو ملا بعلم
بخدمت وی کتاب مصباح میخوانند و در حالت سبق ایشان رجوع خاطر بود ملا نا
بطرف ملا سبق علمان نبود و دل خیال کردم کہ این چه معنی است کہ ملا سبق علمان

سپید خوانند و مولانا را خیال بطرف دیگر است بنور این خطره تمام شده بود و مولانا
متوجه من شد و فرمود که بارها بطالب علمان میگویم که قابل درس گفتن نیستیم که دل ما
رجوع بطرف دیگر دارد و گریبان گفته ما قبول نمیکند و می آیند پس همانرا
بگویند شاید که قبول کنند از اینجانی منتقل شده معذرت کردم و دستم خفشدم و شیراز
اغیاث الدین فرزند و بلندخواجه علاء الدین نقل است که متصل خانه ما خانه بود که اکثر اوقات
خالی میماند کیش شب که شب مناسب بود آواز سخنان آدمی از آنجا به گوش من رسید چون از
دست خالی بود تعجب کردم و بلاسی بام رفته بطرف آنجا نظر کردم دیدم که مردی در
رومی بهنگ بر تخت نشسته با هم سخنان میگویند فی الحال برگشتم و بخواه نگاه خود رفتم
علی الصباح چون بخدمت والد بزرگوار خود حاضر شدم فرمود که بابا غیاث الدین بام
بر آمدن و بطرف خانه همسایه بستر خانه او نظر کردن مناسب نیست باوازی که از خانه
همسایه بیاید بکمال خود باید بود و فضولی نمی باید کرد و وفات خواجه علاء الدین روز
شنبه پانزدهم جمادی الثانی سنه هشتصد و نود و دو هجری است و فرار بر الواریه
مرزا خواجه سعد الدین کاشغری است و تاریخ وفات وی که در کتاب رجحان تحریر هست نیست

پیر اهل حق علاء الدین گرفت	روح پاکش شد بجنت بر سریر	خوایتم تا پنج سال جلالتش
عقل و در اندیشه گرفتار نشد	از مولانا	چو در فردیس و الا که منزل
شد از دنیا علاء الدین مخدوم	مخالی مکان جلالتش رقم کن	اگر فرما علاء الدین مخدوم

خواجه پیر جان الدین متلانی قدس سره از کباب اصحاب خواجه نصیر الدین
اقرار میکنند که در روز و سالی به تحصیل علوم ظاهری پرداخته و دستار فضیلت
پسندیده و در هر چند و کس به عالم روانه شده و یاد زنا و میگویند که مولانا زاده عثمان مخدوم
مولانا پیر جان الدین متلانی و مولانا پیر جان الدین بهمان تحصیل علوم تا چهل سال در خدمت
خواجه احرار مانده و سرایه سعادت انداخته و در سفر و حضر بایر کاتب و بختاب می بود
و موصوفه و سفره یک چون خواجه احرار پیراه مرزا اسد ملان احمد عالم سر قند بطرفت که کمال
رفت مولانا پیراه بود در آنجا خبر رسید که جمعی که شهر که غلامان چهار پیراه شریف و قابل قرار

خورشید و لیل و یازدهم است از مولود
 در وقت آن خوابه الیه بخت
 تا پیش قلم نبوده است و از قلم شد رحمت حق سید و سر
 خوابه ناصر الدین محمد بن محمد و شهاب الدین احمد
 نقشبند قدس سره از اولاد او خواهد بود و بعد از این است و در بادست
 حالات در ولایت شانشین حکومت داشت و والده ماجده و بی از او از شیخ عمر
 باغستانی است و باغستان از دیهات مشاعره تاشکنت است و نسبت شیخ عمر
 باغستانی نشان داده در سطح حضرت عبداللہ بن محمد بن الخطاب علیہ السلام و آنحضرت
 و شاه رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیت میرسد و والده ماجده خواهد بود و از او از شیخ عمر
 است که در علم خود و الی ولایت طریقت و با وی راه حق است بود و اگر چه خواهد بود از انصاف
 طریقت بی یاری از بزرگان اہل طریقت دارد و مگر بحضرت خواہ یعقوب چرخ قدس سره
 نسبت خاص در طریقت داشت و سلسلہ بیعت حضرت خواہ یحییٰ بن یعقوب درست میشود
 و صاحب رشحات میفرماید که چون خواہ احمد از بعد تحصیل علوم ظاہر از تاشکنت
 سفر کرد و در سفر قند و بخارا و غیره جایجا سیر نمود و بسیار سے حضرت را از غلغای و الا
 در بات خواہ بہاد الدین شاہ نقشبند دریافت و صحبت یافت و تقیض باطن
 مستفیض گشت تا بہر قدر بخت سید قاسم انوار کہ یکی از اولیای کبار بود رسید
 و بلا امت مولانا شرف الدین خاموشین محبت حاصل کرد و نیز خواہ سراج الدین
 سیر مکن و مولانا حسام الدین و مولانا حمید شامی و خواہ علا الدین محمد وانی و غیر
 را بعد از آن بخدمت خواہ یعقوب چرخ حاضر شد و دست ارادت و بیعت ہدایان وی
 زد و در چند سال بخدمت با عظمت و سے حاضر ماند و کمیل یافت و صاحب کتاب
 رونقہ السلام میفرماید کہ چون خواہ شہاب الدین جد پدری خواہ احمد را کہ
 یکی از اقارب وقت بود وقت آخری رسید ہر دو پسران خود خواہ محمد و خواہ محمود
 را از شاد کہ کہ پسران خود را تر و من بیاورد و دل عظمیٰ اول خواہ محمد و پسران
 خود را از دیدن رگوار او و دواع شد بعد از آن خواہ محمود و خواہ عبدالاحد را

پسر خود را بکشت بدو که در حال بخت بود و چون نظر خواهم ستم بابا بدین برآید
 افتاد و از فرش بر خاسته راست نشست و خوابه عبید الله را در کنار گرفت و فرمود قنبر
 که از حق مر ایشارت داده بودند اینست زود باشد که این پسر عالمگیر گردد و شریعت را
 دهد و طریقت را رونق بخشد و قلعت که بوقتی که خواهم احراز در سر قندید و عزرا با بر و مرزا
 شایر بیاض و سوار حرا را از خراسان به تسخیر سر قندید و سر قندید آمد و محاصره شهر کردند
 و مرزا سلطان ابوسعید که عالم هم قندید و بخدمت حضرت خواهم حاضر شده اند از کم طاعتی
 خود که و و اما ده فرار نمود و خواهم او را تسلی داد و فرمود که در شهر باش که منظر و منظور
 خواهم شد و آنوقت قنبر همراهی سلطان ابوسعید همراهان شده میگفت که خواهم
 ماهمه را زیر تیغ آورد که با سید سوار مرد کار زار ده هزار نوج چه مقابل خواهد کرد چون نمایان
 شدند و سواران که اسیر الیام را می کشید بگری بودند با خروج محاصره هم قندید که دوازده نفر و سواران
 ابوسعید قدری فوج را اندرون قلعه سمر قندید و چون که جنگ مخالف پیوستند و فتنه را زدند
 جنگ خلیل بنید و افسر فوج گرفتار گشت و بسیاری از فوج با بریه هم با خود پیوسته قندید
 گردید و جنگ متوقف شد بعد چند روز بای غنیمت و رشک با افتاد و هزاران کس به قنبر ملحق شدند
 بودند چون مرزا با بریه جنگ آمد مولانا محمد ارباب صلح بخدمت حضرت خواهم فرستاد و صلح کرده
 بعد از بای خلیل بنید و راه خود پیش گرفت و پیش از آنکه چون مرزا سلطان محمود و مرزا سلطان
 احمد هاکم سمر قندید قصد تسخیر سمر قندید بفرمود که شکر بختی و سمر قندید رسید خواهم
 احراز که پسر مرزا سلطان احمد بود اذل خطایم بهت بدلائل شروع و عدم آنار دی فلقی
 بسططان محمود شکر فرمود چون گوشش شنوا داشت مؤثر نیاید و محاصره شهر
 بعمل آمد مرزا سلطان احمد که لشکر خلیل داشت بغایت ترسید و اراده فرار کرد و خواهم
 فرمود که شما در یکب حجره از حجره های مسجد جامع بنشینید کار جنگ دفع دشمن حواله است
 چنانچه مولانا سید حسن و مولانا قاسم و میر عبدالل و مولانا جعفر خلفای خود را بشاد کرد
 که شما هر چهار احباب بر بام دروازه شهر که فوج مرزا سلطان محمود با نظر است رفته
 در مرا قبه بنشینید و توجه خود در دفع دشمن گمارند و دشمن فرار کند نزد ما نیایند و

شده تولید از ذوق الطهار	در تاریخ تاج عارفان است	بی تولید او بنویس
مکرم نامور قطب زمان نیز	بگو تاریخ تولیدش بکار	و میانش غار قمر شد کم
و کفر ماسته مسعود ابرار	بسال انتقال آن شهر دین	بفریادی سر دار احسار
از مولانا	رفت چون از جهان بخلدین	خواجہ احمد رشتی عالیجہ
ہست کامل و کی شہر جنت	سال ترحیل آن خدا آگاه	شب در قم ہم ز خانہ سرور
خواجہ ہادی حق عمید اللہ	مولانا عبد الرحمن حامی قدس سرہ	باسرہ الست
لقب صلی دی عماد الدین و لقب مشہور نور الدین و نام نامی دی عبد الرحمن و نام والد	دی مولانا فہم الدین احمد غلامی است کہ اول در ہمدان سکونت داشت و بعد	از ان بسبب حوادث ایام از آنجا ہلا وطن شدہ در خرخرہام تشریف آورد
نسبت اجداد اجداد دی بچند واسطہ ہامام محمد سیستانی رضی اللہ عنہ میرسد و خواجہ	ہامی را در عمر خردی آثار بزرگی بر ناصیہ مال عیان و با وجودیکہ بنو زہر بلوغ رسید	بود ب حفظ قرآن و تعلیم علوم صرف و نحو و منطق و معانی تفہم عظیم یافت و در ہر
بدریس مولانا خواجہ علی ہرقتی کہ از اعلاظم مدققان روڈگار بود و بفضیلت تحصیل	جمیع علوم ظاہری فائز گشت بعد از فراغ تحصیل علوم ظاہری بارادہ حصول علوم	باطنی از ہرات ہرقتی مد و بچندست خواجہ سعد الدین کاشغری حاضر شدہ مرشد
در یافت و مجاہدات شاقہ بر خود اختیار نمود چون جذب عظیم و کیفیت قوس	دستہ داد و بیہوشانہ متوجہ سفر کعبہ شد و در اثنای راہ چون قدری بشغور ذوق	حجت و متوق و دیار پیر شہر میرزدی غالب آمد بنی اختیار خان غریت بر تافت و بچندست
سعد الدین رسید بعد از ان چندی شرفیاب شدست خواجہ فخر الدین بریان الدین جلال الدین	و شرف الدین مانند من بعد سعادت ملازمت خواجہ ناصر الدین عبد اللہ احرار نقشبند	مستفید شدہ تکمیل یافت و در ظاہر و باطن کامل گشت و تا دوازده سال بچند
آن اہل کمال حاضر ماند پس از ان از ہرات متوجہ سفر ہجاز شد و از راہ نشاپور و سہرورد	بسطام و غیرہ بعد شرف شدن بشرف زیارات حضرت بزرگان و بر تعداد رسید و طواف	

در وقت حضور حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رنم و غیره بزرگان بغداد منورده از
 بغداد بدشت که با او حلی نماز گشت و بعد زیارت روضه مطهره مسجد الکویچین امام حسین
 و دیگر مشاهد اگر بلا زحمت الله تعالی عنما باز در بغداد آمد و آنجا چند علمای مذسب شیخ
 ابیات کتاب سلسله الذمیب که تعینت مولانا جامع بود اعتراض آورده مولانا بعد
 بحث شدن در این مسجد و با هیئت مجلس عالی ترتیب یافت و علما و حکام وقت
 حاضر شدند از طرف علمای شیعه شخصی نعمت حیدری نام که اشد ایشان بود و مقابل مولانا در
 محفل حاضر شد مولانا اول از وی سوال کرد که تو با ما سخن از شریعت میکنی یا از طریقت
 گفت از هر دو و طریقی فرمود که اول سوی سبلیت خود که دراز و از مد شرع بجا و ذکر و استسب
 درست کن تا با تو سخن گویم و نادقیق که وی سبلیت تو درست نشود سخن شریعت با تو گفتن
 حرام است تا حکم بغداد که حاضر الوقت بود حکم کرد که مقررین بیان هر مکر مردمان حاضرین اظهار
 مقررین کردند قبل از آنکه مقررین بیان روی سبلیت نعمت حیدری را نعمت علی و تبرک
 کبری دانسته بدست بآکنید و از وقوع اینحال نعمت حیدری را کتاب سخن فایده آخسته
 نهایت خامه از محفل برداشت و حضرت مولانا از بغداد و بدین مقدمه تشریف برد و بعد زیارت
 بروشنه مقدمه حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰه و التحیت در کتب تشریف آمد و زیارت
 روضه مطهره امیر المومنین اسد الله العالی علی ابن ابی طالب که هم الله و هم باز بدین رسید
 و چند سجده و پنج نماز و در یک بیعت فاکر گشت و بعد دعوات بیت الله و ادای مناسک حج کعبه باز
 بدین منوره و از آنجا بسیر ملک شام در دم و حلب و دمشق تشریف برد و از آنجا بخراسان آمد و درین
 سفر عظیم صحبت صدها اولیا را الله و خطاب روحانی زمین مشرف شده تفرقی در بلاد ولایت
 مستقیم مستفیض گشت نقیض گشت که به معانی شتری از شتران خواجه فایم خریه ساخت
 وزیر بارگشید بعد چند روز آن شتر که زیر بار گران آمده بود در دیرانه ریگ دریا فروماند
 و بنیقاد و برود هقان و ایس بخندست خواجه آمد و گفت که شما شتر نهایت کمزور و معیوب
 و مخلول بمن داده بودید که در اندک ایام برود حالا در زمین بمن باز پس میدوید و برخواجه
 بی ادبیا که دوید گوی نمود و خواجه در زمین بوی باز پس دارد و باز بنظر تیز روی گریست چون از خواجه

تشریف آورده فرمود که سائے شخص از حال تو غافل نیم انشا الله شفا خواهی یافت چون
بیدار شد شفا یافت چنین که گویا که بیمار شده بود و غیث نش از وقوع این حال میرا
بماند و از بیمار در یافت حال نمودند گفت که از تو چه مولانا جامی صحبت یافتم و مخفی مباد
که خواجہ عبدالرحمن جامی با وجود این بزرگی هرگز اظهار درویشی و کرامت نکرد و کتابها
تصانیف مولانا چهل و چهار رساله و نقد جام اند چنانچه یوسف زلیخا و سلسلۃ الذبیب و
شیخ ملا و غیره در تمام عالم مشهور و معروف اند و یکپس را بران جامی سخن نیست ملا و
باسعادت مولانا جامی و زخیر جام بوقت عشا بست و سیوم از ماه شعبان المعظم
سنه هشتصد و هفتصد و وفات روز جمعه شربتم ماه محرم در سال هشتصد
نود و هشت هجری بعد از انتقال خواجہ احرار بنه سال بوقوع آمد و مدت عمر هشتاد و یک سال
و فرامبارک در خیابان سرات است و مولانا جامی را از بطن عفت حبیبه سمیده حضرت
خواجہ سعد الدین کاشغری که بعد نکاح مولانا بود چهار فرزند سعادتمند بوجود آمدند اول
صفی الدین که بهر یک سال رسید و بر حمت حق پیوست و تاریخ وی نطق حق است که
سن هشتصد و هشتاد و اذان حاصل میشود دوم خواجہ ضیاء الدین که ولادت دس
بروز چهارشنبه نهم ماه شوال سنه هشتصد و هشتاد و دو و وفات وی هجده جمعه وقت
چهارم شوال سال نصد و نوزده بوقوع آمد سیوم خواجہ طمیر الدین که بعد وفات خواجہ
ضیاء الدین بعد از سال متولد و بوقت وفات مولانا چهار ساله بود و بسال نصد و هشت
و هشت روز پنجشنبه بتاریخ پنجم ماه محرم وفات یافت و فرزند چهارم مولانا که از همه فرزندان
اول متولد شده بود بعد از ولادت یک روز زنده ماند و بنوز بستی نمی نشده بود که بر حمت
حق پیوست تاریخ وفات مولانا جامی که درج کتاب رشحات است

جامی که بود ببل جنت قرار یافت	فی روضه مخلصه ارضها الشمار	کتاب قضا نوشت از ان حضرت
تاریخ و من و غله کان آمنا	از مولانا	خواجہ جامی ولی ساقی جام
جرعه نوش جام حیات کبریا	صاحب توقیر گو تو لیداو	نیر دالی جهان مشککشا
وصل او بذر الکرامت گفته ام	ناشد از تاریخ حاصل مدعا	نیر قمر خواجہ جامی بزرگ

بهر وصل آن امام اولیا	نیز جامی ماه ذی قعد و مخدوم جام	بهر سال رحلتش خوان شود
زاد بدین دان سنین عمرا	باد فضل بر دشت دانما	سید میر عبد الاول
<p>قدس ستره از اصحاب نامدار و مخلصان نثار خواهر احرار است در بیادی مال از پیشاپور بکلامت حضرت خواهر بکاور النیر آمد و بیعت کرده بصحبت دوام ممتاز شد و مدت بیست سال بصحبت مشرف ماند و خواهر احرار ویرا بفرزندى قبول نمود صبیبه شریفه خود را بعقد نکاح دی آورد و آن شریفه را از حضرت میر ستره سپرد و دو صبیبه بود آمدند که هر سه پسر میر کلان و میر میان و میر خورشید و شور بودند و فات حضرت میر تاج اول ماه ذی الحجه سنه نهصد و چهلست از مولف یافت چون آخر مکان اندیشیت</p>		
عبد اول پیر میر محترم	سید کویت مخدوم آمده است	سال آن روشنفکر محترم
نیز زاد عبد اول حق پرست	هم بکوسر و ز پیر محترم	مولانا شمس الدین
<p>محمد روحی قدس ستره از عظمای اصحاب و کبرای اخباب خواهر سعد الدین شغری است و از فیض یافگان محبت مولانا جامی جامع علوم ظاهری و باطنی و منظر رموز مرموز و معنوی بود و در جامع هرات طالبان را بکون دعوت مینمود و مولد و سقیریه روح است که بفاصله نه فرسنگ از هرات واقع است و صاحب رشحات میفرماید که قبل از ولادت مولانا شمس الدین والدش را پسر بود و بمرتب پنج ساله فوت شده بود از بیخت نهایت غمگین بید و شب حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰة و الخیرات را بخواب دید که میفرماید دل ترا خوش دار که از جناب حق ترا پسر عطا خواهد شد که حساب دولت دین و دنیا خواهد بود و عمر و دار را خواهد یافت من بعد چون شمس الدین متولد شد در ایام خردی آنا بزرگی بر ناصیه حال دی عیان بودند و پدر وی تاجر و سرور قبیل خود بود و خواهر شمس الدین با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را خواب دید و از روح پر فتوح نبوی فیضی یافت و چون از تحصیل علوم ظاهری فراغت یافت خواهر سعد الدین حاضر شد و دست ارادت پداسن آنحضرت زد و به تکمیل رسیده آمد از وفات خواهر سعد الدین تا حیات مولانا محمد الرحمن عامی بخدمت دی حاضر بوده و فواید محبت</p>		

حاصل میگردد نقلست که وقتی خواب شمس الدین سه شبانه روز در سجده جامع مشغول بود و هیچ طعام نخورد و روز چهارم شعله آتش جوع اشتعال یافت بر خاست و بتلاش طعام قدم از سیب برون نهاد و با لفت غیب آواز داد که حیف تو صحبت ما را با نانی فروختی چون بشنید پای باز پس کشید و یک طمانچه تحت پر کوفه خود زد و بهمان طریق در مسجد رفت مشغول شد ناگاه مردی نورانی که گاهی او را ندیده بود حاضر شد و خوان طعام پیش نهاد و غائب شد غالباً او خضر بود بر خاست و طعام خورد و بخدمت خواجهم سعد الدین پیوست خوش خیر خود حاضر آمد بنوعی سخن از زبان نه گفته بود که فرمود مولانا شمس الدین اینچه غیب است بی غیب است نقلست که در برات بخاری بود فاسد و بدکار و به بلای خمر خواری گرفتار روزی خواب شمس الدین از فائزاه مولانا سعد الدین که شغری تشریف می آورد چون در عمارت مدرسه سلطان حسین مرزا رسید آن معمار در آنجا معمار می میگردد چون خواب را دید از دیوار بریز آمد و بکسرت تمام در وی پر کرد و بکسرت بید مولانا هم بسوی دی نگاهی کرد گویا آن نظریه بر سر بود که در سینه او غلبه میفرار شد و به نیال خواب روان گردید چون در مسجد رسید وضو کرد و در نماز حمد و تسبیح و دعای این رسید و شبنم محمد روحی میفرماید که در ابتدای حال مرا از روی آن بود که حضرت پیغمبر علیه السلام الملک الکبر را بچوب بنیم روزی بخدمت والده ماجده خود رفتم وی کتابی نزد خود داشت و در آن کتاب نوشته دیدم که هر کسی که این دعا بشنید چنانچه صد بار بخواند رسول الله صلی الله علیه و سلم را در خواب بیند اتفاقاً شب آیند شب بعد یوز رحمت خواندن غار والده خود گرفته بکلمات فانه خود رفتم و دعا را بترتیب خواندم و سه بار مرتبه در و تشریف بر آن ایلا کردم چون بچوب رفتم در واقع دیدم که حضرت شاه رسالت صلی الله علیه و سلم تشریف آورده و جمعی کثیر بخدمت حاضر است و مکاتبات نوشته در اطراف عالم روان میسازند و نویسنده می نویسد و الا آن حضرت صلی الله علیه و سلم می کشد و کاتب رکاتب مولانا شرف الدین عثمان زیارت گاهی است ما در من نیز بخدمت حاضر است و رفتم بهاده والده بود و بوی آنحضرت استاده ام درین اثنا والده من عرض کرد

که یا حضرت پسر یک و عده فرموده بودید که دراز عمر و صالح خواهد بود همین پسر است
آنحضرت نظر فیض اثر بجانب من که ده قسم فرموده و ارشاد کرد که آری این فرزند من
است پس حضرت رسول مقبول صلی الله علیه و سلم بشیخ عثمان کاتب مکاتیب
اجازت داد که مکتوبی بر اسم این پسر بنویس مولانا کاغذی ششماه سه سطر تحریر کرد
در زیر آنطور مثل گواهی مردمان که در قباله با همی نویسنده جدا جدا چیزی بنوشت چه چید
بدست من و او من روان شدم و با خود گفتم که مضمون مکتوب را ندانستم ازین سبب
باز گشته بخدمت آنحضرت آمدم و عرض کردم که یا رسول الله ندانستم که درین کاغذ چیست
آنحضرت کاغذ از دست من گرفته بخواند و من میگفتم بخوان آن مضمون را یاد گرفتم و آنحضرت
باز کاغذ چیده بدست من داد و میخواندم که باز چیزی پرسم که بفرماید این کاغذ خواب نبیدار شدم
دیدم که مادر من شمع در دست گرفته بر بالین من ایستاده است چون مرا بیدار دید پرسید
که شمس الدین محمد چیزی در خواب دیدی گفتم آری گفت آنچه تو در خواب دیدی من در خواب
و دیده ام و تمام احوال از سر تا پایان فرمود و لا دست شیخ شمس الدین محمد در شب
براست چهاردهم ماه شعبان سال هشتصد و بیست بوده و وفات بر روز شنبه وقت
پاشت شانزدهم ماه رمضان سال نصد و چهار بود و قوع آمد و بر و نیک شنبه بقتدم
رمضان نفس مبارک ویرانجا بایان بردند و بعد ادای نماز چهاره بر تخت هزار در
عقب خواجه سعد الدین دفن کردند و بعد از چهارده ماه باز نفس را از انجا بر آورده بگذارد
بروند و در جفیره که خواجه شمس الدین برای خود تعمیر کرده بود چون گنج بنجاک سپردند قطعه
تاریخ وفات که درج کتاب رشحات است

شیخ روحی که بد و در استحقاق	زبدۀ عارفان روی زمین	که در و از از ششمین خاک
روح پاکش باذن علیین	مرشد عمر هست تاریخش	کاتفاقات گشت کشفین
از مونس	گشت شمس الدین چو روشن	سال تولدش بقول صفیا
مهربان محبوب شمس بن بچوان	نیش شمس الاصفیا اهل صفنا	است وصل او ولی پرورش
بیم بچوان مهدی کرم مقتدا	با دوی اسلام شمس الاکر مین	گشت حاصل بیدار نشناختن

و بعد از آن **خواجہ محمد یحییٰ قدس سرہ** فرزند دوم **خواجہ عبید اللہ احرار** نقش بند است بخلعت محبوب
 و مطلوب و مرغوب حضرت **خواجہ بو** که **خواجہ ابو** در حیات خود قالم مقام **خویش ساخت** و **تولیت**
خانقاہ **مالیہ** **ہم** **بوی** **عطا فرمود** و **خواجہ محمد یحییٰ** را با **خواجہ محمد روحی** بسیار محبت بود کہ برای ملاقات
 وی چند بار از **سمرقند** بہر است **تشریف آوردہ** **نقلست** کہ روزی **خواجہ محمد یحییٰ** بہ مقام **قرہ**
قریشی بعد نماز پیشین بہ حضرت **خواجہ احرار** والد بزرگوار خود خلوت داشت و عرض احوال
 باطنی خود نمود چندانکہ اول وقت عصر در رسیدن زن کہ ازین خلوت بخیبر بود بانگ
 نماز گفت بہ تمام بانگ نماز **خواجہ احرار** از خلوت برخاست و کار خلوت را تمام ماند از وقوع
 اینحال **خواجہ یحییٰ** را در دل گذشت کہ اگر اصحاب **خواجہ** بر خلوت ما اشک برہ خواستہ اند
 کہ کار ما تمام ماند و بخلوت ما فتوری واقع گردد و ہمراہی ہمین ہوذن ہر اسے بانگ نماز
 اشارت کرد کہ ادبانگ نماز گفت و محبت ما را ہم زد و بسبب این خیال موثر شد و
 بیرون آمد و بجلد حاضرین مخاطب شدہ گفت کہ صاحب ما میر و ہم مجلس حضرت **خواجہ** بشمار
 باشد و ہمانوقت بی حصول رخصت از والد بزرگوار و ارشادہ ما دم سفر حجاز کردید و فادان
 خود را فرمود کہ در پس تاہنگی بیاہند چون اصحاب از خیال خبر داشتند در بیان ایشان شورشی
 و غوغای یقینا و حقیقت مال کہفور **خواجہ** عرض کردند و حضرت **خواجہ** مولانا عبد الرحمن
 جامی را تجیل تمام بر اسے باز گردانیدن **خواجہ یحییٰ** مامور فرمود کہ بخدمت دسے رسیدہ و پس
 آر چون مولانا جامی بخدمت گرامی **خواجہ یحییٰ** رسید ہر فرمانید و ترغیبا و ناچار و پس آمد و
 عرض حال بخدمت **خواجہ** کرد **خواجہ** هیچ جواب نداد چون **خواجہ یحییٰ** بہ تمام نزد رسید پد تپ
 محرق ماند حال دی گشت بیکہ از طاقت طاق گشت و بوقتیکہ ارادہ ماضی خدمت
 والد میکرد تپ متعارفت میکرد و باز کہ رداہست حجاز میشد تپ بہمان حال عود میکرد و بحالت
 ناچار ی باز پس آمد و بخدمت والد ماجد حاضر شد چون چند سال بر خیال بگذشتند باز ارادہ
 سفر حجاز نمودہ مولانا سید حسین را کہ از اعظم اصحاب **خواجہ احرار** بود شقیق آوردہ ہر او حصول
 اجازت بخدمت پدر بزرگوار فرستاد و مولانا حسین درین باب بجناب **خواجہ** عرض
 کرد و فرمود کہ از محمد یحییٰ میر رسید کہ مطلب از رفتن سفر حجاز چیست چون مولانا حسین

از خواجگنجی باعث شوق سفر رسید گفت که این حدیث نبوی مرا عالم سفر حجاز کرده است
که آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرموده است که من را نبی میافکند تا زمانی که بعد از اجتماع
اینجواب محمد حسین دین باب بکباب خواجگنجی بر دازند و گفت که عرض صاحب زاده درین
سفر محض حصول زیارت و منته مشوره نبوی است فرمود که بعد سه روز جواب این سوال
گفته خواهد شد بشب سیدم از آنحضرای احوال خواجگنجی رسول الله صلی الله علیه وسلم را در جواب
دید که ظاهر شد و فرمود که پدر خود را بطلب چون خواجگنجی احرا تشریف آورد و حضرت شاه رسالت
خواجگنجی را بطرف رست نشاند و محمد گنجی را در ویدی خود اهازت شستن داد و سپس در مراقبه
نشاند بعد ساعتی چون محمد گنجی چشم بگشاد دید که صورت پدر بزرگوار او بهم بصورت حضرت پیغمبر
شده است و در صورت حضرت پیغمبر و خواجگنجی که هیچ تفاوتی و تجاویزی نیست علی الصباح
چون بخدمت خوالد بزرگوار حاضر شد خواجگنجی فرمود که بابا محمد گنجی امشب جواب سوال شما
مایل شد یافنی این خیال سفر از سر دور کنید که حالا پیر شده ایم و دیدار چند روز غنیمت است
و قصه شهادت خواجگنجی بنیطو است که چون شاه بیگ خان غل بر ولایت
سمرقند استیلا یافت در اول ماه محرم سینه نصد و شش باغوی امرای خود که از قوم
شیعه امانیه بودند حضرت خواجگنجی را موانده کرد و در جمیع جهات و اموال و مهابت اهلک خواجگنجی
بیکلی را بقبضه خود آورد و چون که امرای شاه بیگ آماده بر قتل و شهادت خواجگنجی بودند و شاه
بیگ از راه و افغنی غالی بودند و شاه بیگ خواجگنجی را بعبه عیال و اطفال اجازت سفر خراسان
داد آنحضرت بخواجگنجی فرمودند که درین ایام آنچه شدنی است خواهد شد که والد بزرگوارم
بارها تان امر خیر داده اند مگر موقوف بر وقت و مقام است پس از سمرقند روانه شدند
چون بقریه کسراب که از مضافات تاشکند است رسید تاریخ یازدهم ماه محرم سینه نصد
و شش هجری بود که ناگاه جمعی کثیر از قوم از بیگ فرستاده امرای شاه بیگ در آنجا
رسیدند و خواجگنجی را با دو فرزند از جمله که خواجگنجی محمد ذکر یاد خواجگنجی محمد عبدالباقی بودند بشهادت
رسانیدند و دیگر متعلقان را در سمرقند و سپس بردند و آنروز در سمرقند گویا قیامتی ظاهر بود
سکنای تمام شهر رنجنازه خواجگنجی و فرزندان وی حاضر بودند و بعد نماز نیمه بارگ بر سر پیدانرا

چون خزانة در زمین دفن کردند رحمة الله عليهم رحمة و شفقتی نماید که خواجہ محمد یحییٰ برا
 سه پسر در وصیہ سعیدہ بودند و جمله ہر سه فرزندان کی خواجہ ذکر یادوم محمد عبدالباقی
 ہمراہ پدر بزرگوار بشہادت رسیدند سیدم خواجہ محمد امین بود کہ بعد شہادت پدر بر سر
 ارشاد نبشتہ تالیف و فات خواجہ محمد یحییٰ از مولہ

شیخ یحییٰ و مید کامل عمر	اکمل سعادت سعد و سعید	یافت حق را ہر آنکہ اور یافت
وید حق را ہر آنکہ اور دید	کہ در ملت چو زنجیان فنا	روح پاکش با وج خلعت رسید
بہر حسب جان نثار شد تاریخ	نیز قلیب کبیر مرشد شہید	مولانا اسماعیل

فیر کنی قدس سرہ از جملة اصحاب قدیم و محبان صمیم خواجہ احرار نقشبند بود و پدر
 بزرگوار وی خواجہ سیف الدین سناری از کبار اصحاب خواجہ بہاء الدین نقشبند بود کہ ذکر
 خیر و سر بوقع وی تحریر گشتہ و مولانا اسماعیل خواجہ سیلمان نام داشت کہ از اخلاص و کمال
 و مریان خواجہ محمد یار ساہو و ہر دو بزرگوار عالم عامل و عارف کامل بہکمال ظاہر و باطنی
 و راستہ بودند و صاحب رشحات میفرماید کہ در سلک اصحاب کبار خواجہ
 احرار چار کس موسوم باہم اسماعیل بودند اول مولانا اسماعیل فیر کنی فرزند خواجہ سیف الدین
 سناری کہ در تاشکند مقبول و شرف بیعت مقبول و مشرف شد و دوم مولانا اسماعیل
 قمری است و وی عالم دانشمند و متقی بود و از ہرات پس فرستادہ بشرف ملازمت
 مشرف گشت و آخر بسبب دماغ غلی از صحبت حضرت خواجہ مجبور ماند و در مدرسہ مشغول شد
 مشغول گشت سیدم مولانا اسماعیل بود کہ خواجہ احرار ویرا بہقابلہ مولانا قمری خطاب مولانا
 شمس بخشید و ہمین ہم ششہا ریافت و خواجہ احرار ویرا در مدرسہ تاشکند فرستاد کہ بتدریس
 مصروف باشد و وی مدت العمر در آن مدرسہ بتعلیم مشغول بود و چہارم مولانا اسماعیل
 ثالث و وجہ تسمیہ ادبہ مولانا اسماعیل ثالث آن بود کہ در آن وقت مولانا
 اسماعیل قمری و شمس ہر دو بچہ مت حاضر بودند چون این اسماعیل حاضر
 آمد بہولانا اسماعیل ثالث موسوم شد لہذاست کہ چہن مولانا اسماعیل فیر کنی از
 ہرات سمت سمرقند باراد و بیعت حضرت احرار روانہ گردید قبیل از آمدن او بچہ روز

خواجہ احرار بخلغای نامدار خود فرمود که منتهی مولوی قابل از بهرات نزد می آید بعد
چند روز مولانا اسماعیل حاضر شد و خوشه انگور در دست داشت و در بر وی خواجہ
آید نشست بر و ز اول بلکه بهمانوقت خواجہ آنقدر توجه موبه بسوی مولانا مفرود
فرمود که از غایت استغراق و بیخودی خوشه انگور از دستش بیفتاد چون بهوش آمد
دست بهجت آن دستگیر عالم و زرد و مولانا مرد قد آور و قوی بهیکل بود و محنت کش
تأخیات خواجہ در سفر و حضر پراکاب آنجناب ماند و بعد از وفات پیر شریف پیر محمد بن
الشرفین تشریف برد و بهانجام در سال نهصد و هشت و فوات یافت رحمت الله علیه

رفت چون مثل غلیظ	پیر اسماعیل شیخ با تسبیح	ارطغرلش مرد فدا نمادی بخوار
زاد و دین خواجہ اسماعیل نیز	خواجہ سید حسن قدس	ستره از عالم بهجواب

و اجاب خواجہ احرار بود چون والد بزرگوارش از ایام طفولیت وفات یافت والدہ
ماجدہ وی از خورد سالی او را بخدمت حضرت خواجہ تفویض نمود تا در سایه عاطفت
آنجناب پرورش یافت و شیخ کامل و مکمل شد نقلست که چون والدہ سید حسین
ویرا بخدمت خواجہ احرار آورد و بچهار ساله بود اتفاقاً بوقت باضری وی رو بروی خواجہ
ظرفی پر از عسل حاضر بود حضرت خواجہ از وی پرسید که سائے کو دک به نام داری
عرض کرد که عسل خواجہ از بچوب است بهم شد و فرمود که چون دریا عسل نام خود گم کرد و انشاء
تعالی شیرین تر از عسل خواهی شد و قدری از عسل بهم بخواجہ حسین عنایت فرمود پس
بهم قابلیت و کمال شیرین لبانی خواجہ حسین از تاثیر همان عسل بود که بروقت خوش بوی
عنایت شده بود و وفات خواجہ حسین در سال نهصد و نه هجریست از مولانا

رفت چون زیچان بخلدین	ابا صفای سید بهشت حسین	ابهر تاریخ رطقتش سرور
شد نداسید بهشت حسین	خواجہ احمد قدس	ستره از کبار اصحاب عظماء

اجاب عاشق جاننا محمد مر از خلیفه سنین خواجہ احرار است و در فقر و تجرید و ورع
و تقوی و زهد و اتباع سنت مقامی عالی داشت گویند که تاسی سال الفایت زهد
و ریاضت خواجہ نکند و بیلو می خود بر زمین فرقت بستر نهاده و بچاقی بود و بچاقی آرد و خواجہ

صدهای بار در حق وی فرمود که خواهر محمد زاهد هم با همی است و در آن که نام دی زاهد را در
کار نه بد و تقوی و هم نام وی نوشتند گویند که خواهر محمد زاهد چون در عبادت ششست
خود بجا یک هزاره با بس یا می بودند که قدری که خواب گشتنش است و در چون در خانه
بود سه بوقت عبادت رسی در گاه وی خود بپسته نشفت او بختی بدینرا که اگر خواب غلبه
کند بسبب گشتش رسی بیدار گردد و وقایع آن جامع کلمات در سال نصد و یازده
از حیرت شاه رسالت علیه الصلوة والتحیت است و فرار از او را بقام تا شکند در یازده

است از مولف	شیر جواز دنیا بفر دین بن	الحمد لله رب العالمین
سال تحلیش بسروشد عیان	را بدین رحمت الله علیه	خواهر خواجکا قدس

سفره فرزندان خواجه احرار است عالم معلوم شریعت و دقایق بر موز طریقت بود و در سفر
خواهر ادرامه فرزندان عزیز و دانشی بود که فیما بین بودی محمد کیم فرزندان
خواهر کردی و دلاستی بوقوع آمده بود و لهذا خواهر خواجکا علیحده در موضع در سینه اقرار
پذیرفت و هرگاه که وی از اینجا بقصد زیارت والدین رگوار روان شدی حضرت خواهر
بفاصله یک فرسنگ باستقبال وی رفتی و خواهر خواجکا داماد سید تقی الدین کرمانی بود
و از بطن دختر سید تقی الدین سپهر عالی گوهر و دو صبیعه بود و آنند که اسمی گرامی بر
پسران خواهر نظام الدین عبدالهادی و خواهر محمود و خواهر عبدالحق بودند و چون صبیعه سید
تقی الدین انتقال کرد و کما حقانی خواهر خواجکا بصیبه خواهر محمد نظام الدین که از اولاد حضرت
بود و اتفاق افتاد و از بطن عصمت او خواهر عبدالمجید و عبد العظیم و دو صبیعه دیگر
متولد شدند و نیز خواهر از بطن یک کنیز که در خدمت پسر مسی یا ابو الفیض بود که
از همه اولاد حق یاد و همه حضرت والا در جات بوقت خود صاحب اتفاق و به در ریاضت
بود و وقایع خواهر خواجکا در سال نصد و یازده هجری است از مولف

چو شد ز جهان و پشت برین	شماره خواهر نامسار	ابو هاشم گنج خواهر
بفر ما که خواست نادار	مولانا محمد قاضی قدس	سفره از اخص اعیان
و عظمای حجاب	خواهر احرار است اول	بهمه از طرف سلطان مامور بود بعد

از آن حرکت کار قضا که در حلقه در ویشان آمده مرید خواجہ احرار شد و کار زبرد ریافت
و تقوی را بجای رسانید که از مقبولان و محبوبان پیر و متقیر خود گشت و کتاب
سلسلۃ العارفین که در مناقب و شمائل و فضائل و ملفوظات خواجہ احرار است از تصانیف
و تالیفات وی است و وی تا دوازده سال بخدمت حضرت خواجہ مشرف مانده تکمیل
رسیده از اولیای کامل شد و وفات وی در سال نهصد و نوزده یا دوازده هجریست از مولف

چو قاضی قضا قاضی محمد	ایچنت یافت از حکم قضا بار	ایسال از غلبت آن قاضی بن
گو قاضی بخوان، فاضل بنگار	خلیل الله محمد ناری دین	در باره کن تاریخ اظهار

مولانا عبد الغفور لاری عالمیہ رحمۃ اللہ الباری مسکن می شمس
و لقب وی رضی الدین است اجداد بزرگوارش از اولاد حضرت سعد عباده رضی اللہ
عنه که از کبار انصار حضرت شاه رسالت بود بودند و وی همسر قبیلہ خراج بود و از اہل
تائزہ و غلامی خلقای حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس اللہ سترہ السامی تمام
نامی مولانا عبد الغفور برای دفع دیو و پری نهایت مؤثر بود و اگر کسی را سایہ دیو و پری
میشد میفرمود کہ بگوشتش سایہ زده بگوئید کہ اگر دفع نمیشوی عبد الغفور از تو مسلط میگردد
چون فی الفور دفع میشد و حضرت مولانا جامی در باب عبد الغفور لاری فرموده
شعر آنجا کہ فهم و دانش مرغی بود و شکاری پنداری است تیز رفتار عبد الغفور لاری
و مخفی بسیار که مولانا عبد الرحمن جامی مرید کم میگرفت و میفرمود کہ یک مرید کامل و کامل
از ہزار مرید دیگر بهتر است و اشارت بطرف عبد الغفور لاری میکرد و مولانا
عبد الغفور لاری را در علوم ظاہری و باطنی قوی تمام بود و ما شیعہ ہر کتاب نفحات الانس
و شرح ملا یون لطافت نوشت کہ غیر آن ممکن نبود و حل مشکلات ہر دو کتاب کہ از تصانیف
مولانا جامی بود بخوبی نمود و وفات آن جامع کمالات در سال نہصد و دوازہ
ہجریست و قطعه تاریخ وفات مولانا کہ درج کتاب رشحات است این است

قطعه چو شد عبد الغفور لاری	بعقب غرقہ دریای عرفان	چو خواہی روز و ماہ و سال خوش
گویش نہم و پنجم ز شعبان	از مولف	چون رضی الدین ولی عبد الغفور

رفتار دنیای بودن اندر جهان	سایب خمدوم قطب آمدن	سال میل آن شمس و الامکان
به هم جناب خواهم لایمی	نیز عارف پیر حق لاری بخوان	مولانا علی تاشکندی
قدس ستره از قدای احباب	دایله احباب خواهم احراز است	و حسب حکم در کارزار
خواهم مامور بود تا از آن کار	غله سعادت حاصل کرد	و نیز چندین بکار مطلع خواهم مامور ماند
و آن کار بکار باطنی مصروف ماند	و یک ولایت و کرامت را جوشش میداد	تا مقبولان و محبوبان حضرت خواهم شد
و خرقه خلافت کرد و وفات	و سه در سال نصد و چهارده	بجری است از مؤلف
رفتارین دنیا بود و غلبه برین	شیخ دین عالی علی	سنة سال تریا شریح
گشت پیداکار فتنه جنت علی	خواهم نورالدین تاشکندی	قدس ستره
از محبوبان و مقبولان و اصحاب	فاسل خاص خواهم احراز است	و وی در سادای حال
پسری صاحب جمال بود و زری بیرون	شهر برای سیر و تماشا آمد	و بو اتفاقا گذرد وی
بسوی خانقاه و الا باه خواهم احراز افتاد	و خواهم در آن وقت بو غطا گفتن	مصروف بود
و سخن در عشق و محبت حقانی	سیرفت سخنان خواهم آبخان	در دل عشق منزل و سه
از که زندگ گریه و ناله آغاز نمود	چون از غوطه فرغ حاصل گشت	بخدمت خواهم آمد
و سر در قدم آورده هر یک گشت	و در اندکسایتم کیل یافت	بمرتبه ارشاد رسید و وفات
خواهم نورالدین در سال نصد و هفتده	بجری است از مؤلف	
نور دین چون بگشت روشن	اول سال حال نشد دین	گفت نور الکرامت است سال
نیز متابعت نورالدین	خواهم به شد و تر کستانی	قدس ستره از خلفا
نامدار و کبار اصحاب خواهم احراز است	و وی سیاهی بود زنگی	از شیخ زاده های ترکستان
که خواهم راهی کمال نظر عنایت	بود و کارش بکمال رسیده	روز سه حضرت
خواهم در حرم میرفت دید که خواهم بهند	و در هوا پر واز که ده میرود	و خواهم را این طور
انظار کرامت پر واز در هوا	از وی خوش نیاید فی الحال	کیفیت باطنی ویر اسلب
که در او از هوا بطوری	که سنگ از بلندی بر زمین می افتد	بقیاد و اعصای وی

گفته شد از طرف بحال شریع وزارت و را بدینچ سو و تداست بدت یاکتال بنیوال
 بکشتن آفر خواهر بند و بی طاقت شده خشونت دلی ادبی یا خواهر آغا زنها و گفت
 که من از جان خود به تنگ آمده ام اگر آنچه گرفته آید من باز و بسید بتر و ربه شما و قتل
 خواهم کرد و اگر شما دوست نخواهیم یافت خود را خواهیم کشتن ازین سخن هم حضرت خواهر
 بیخ متاثر شد و بیج غیال برین قیل و قال نگر و نا انگر و درمی کرد و آقا از دور گوید که تو چو
 ننگار بحالت تنهایی میرفت خواهی بند و دست قتل خواهی شده کار دی از بغل بر کشید
 و حمله آور شد چون در آنجا موقع فرار هم بود و خواهر از روی گرامت خود را از صورت
 اصلی بر آورده و مشکل مشکل و بمقام محرابی شد که کلاه پشمینه بپا و بر سر و قمیص سفید و بر و
 و جوب سطر مانند شبانان در دستیت بود و خواهر بند و چون نزدیک سید و خواهر را ندیدند
 را نگاهداشت و تحیر و تعجب شد و بجای خود ماند و از غایت حیرت قوت و پایی وی
 بر رفت خواهر کار و از دست وی برگرفت و باز بقصورت اصلی معاودت کرد و تقسیم فرمود و گفت
 که اگر فالاسن ترا باین کار و یکشم چه خواهی کرد و خواهر چند و سوز در قدم آورد و زار زار بگریست
 بکاف خط اینحال و دریای رحمت بچو ش آمد و از غایت حسرت او را انگیز فرمود و آنچه گرفته بود
 سه چندان از آن عطا کرد و عطا کرد گفت که باز دیگر و ربه او را از کند و اظهار گرامت نماید
 بعد از آن رفته رفته کار شش بجای رسید که از محرابان اسرار حضرت خواهر شد و وفات
 و سه و رسال نصد و بیست و یک بگیری است از مؤلف است

شیخ بنده و که بود واقف حق پیر محمد و سالک ترسکه که ذکر کن سالن ضل او ذاکر
 نیز سید و سالک ترسکه که ابو لانا محمد عبد الله المشهور بمولانا را ده
 تزار می علیه رحمة الله الباری از خلفای نامدار و اصحاب کبار و اجداد قبولان
 و اخس محبوبان خواهر احراز است اول مد فاندان عشقیان که گر و سبب از منشای
 است بیعت و پشت بعد از آن باراده بیعت چند است حضرت خواهر احراز حاضر
 آمد و اظهار حال بیعت اول کرد فرمود که مستحار که ده خواهد شد و منشب منتظر
 با سید تانیر ده قوه پیر محمد مشهور می آید چنانچه بمانش آب آشامید

و سپهر و حضرت در واقعیت در آنکه چند شایسته ای برای جنگ و نزاع خواجده حارثه اندوختند
 که خواجه عبید الله از مریدان سلسله است و آنکه با سازید آخر با هم جنگ واقع شد و خواجه
 احقر حق تنها با ایشان بسزایند و ایشان را تاب مقاومت نماند تا چهار راه خود پیش گرفتند
 علی الصبیل مولانا عبید الله خوش و خورم بنیست خواجه حاضر شد هنوز نوبت بوضع و کلام
 نرسیده بود که فرمود لبم الله بیاید و بیعت کنید پس مولانا دست ارادت بدان
 خواجه پسر و در آن زمان تکبیل سید تقی است که روزی مولانا عبید الله را
 استغراقی عظیم روی نمود و چنان از خود غایب شد که هر چند تحریک میشدند حاضر نمیشدند
 بگاه خواجه بدو اتفاقاً دست زد و فرمود که چرا بی ادبی میکنی در نیوقت مولانا بجای
 نشست است که چنان که کوشین ندارد و محضی است و که مولانا عبید الله در حالت حیات
 خواجه بعد از آنکه بسفر حج از قشعره برگشت و بعد از زیارت حسین الشریعین چون خبر فوات
 خواجه در آنجا رسید باز عازم وطن شد و بلبول ملک شام رفته در دمشق اقامت کرد و
 بارشاد و طالبان حق سعادت ماند و به آنجا در سال هفصد و سیست و چهار ازین داری بر
 ملاک تقرب این احتمال است از مولانا

شده و از دنیا بخت شاد گام | جنت سر و سال و شاد از خود | گفت عبید الله خود و م نام

مولانا ناصر الدین اتراری قدس سره برادر زاده مولانا عبید الله مولانا
 زاده است و همراه برادر خود بجنور خواجه حاضر شده دست ارادت بمان خواجه زد
 و صاحب کرامت عالییه مقامات بلند شد و تقی است که در سمرقند شخصی میر جمال دین
 علم منطق و ریاضی طاق و در فنون علوم شهر آفاق بود و کسوت قلندریه داشت و در
 حق و رویشان خصوصاً در حق خواجه عبید الله از سخنان پیر گیتی روزی مولانا
 ناصر الدین در محبتی افتاد که میر جمال هم در آنجا حاضر بود چون مولانا ناصر الدین را دید
 دانست که از مریدان احقر است سخنان سفاست آن میر جمعی خواجه آغاز نمود و گفت
 که خواجه عبید الله علم دارد و نه حال و نه قال و نه ذکر و نه خلوت و من چون در محال و میرم
 پوشیده از دور آن مجلس نشسته بنگ میخورم و بروی حکم میکنم که فلان مسم طعام و

و می برآمد و در راه با هم اتفاق ملاقات افتاد و هر دو حضرات بابرکات با هم تفکیر شده در
 در سایه و رختی احوال فرمودند و خواجہ مولانا را به بیعت خود سرفراز فرموده آنانیا تا تکمیل
 رسامیند و چالوکت خرقه اجازت و تلقین عطا کرد و از سپاسها عرض فرمود و مولانا را بجز یک
 صحبت اتفاق صحبت دیگر خواجہ احرار نصیحت و شیخ شرف الدین صاحب
 روضۃ السلام میفرماید کہ مولانا محمد زاهد از اقربای خواجہ یعقوب چرخ و پسر و خرد می و
 اول از چند خلفای عظام خواجہ یعقوب برہ وافر و نصیب کامل حاصل کرده بزرگوار و حجت
 پرداخت و اسم با سہمی گشت چون هنوز طلب خدا باقی بود و بایامی غیبی مستفید شد
 خواجہ احرار شد کہ در کتاب جلد اول حضرت القدس ذکر میرود و مفصل و مشروح مندرج است
 و قات خواجہ محمد زاهد در سال یونس و سی و شش ہجری است و مزار پر الوار
 بتمام شش زیارت گاہ خلق است از مولف

چرا حق شد از برین دنیا و شش	اولی مین و سہم مین الیہ	محل زاهد آن شیخ معلی
مولانا در ولایت محمد قمر	از اصحاب نامدار و خلفای کما مولانا محمد	محل زاهد آن شیخ معلی

مولانا در ولایت محمد قمر از اصحاب نامدار و خلفای کما مولانا محمد
 زاهد است پاس علم و طاعت و باطنی و واقعیت رموز صوری و معنوی باوصاف جذیب
 و مستقران و شوق و ذوق موصوف و بسنی و عطا معرفت بود و صاحب تکرار الاصفیا
 می فرماید کہ خواجہ محمد در ولایت قبل از بیعت پانزده سال بزرگوار و بیعت گذرانید
 و بحالت تجرید و تفرید پیخور و خواب درویرانہ بگذرانید روزی بحالت گرسنگی سخت ناچار
 شد و روی بسوی آسمان کرد فی الحال خضر علیہ السلام تشریف آورد و گفت کہ اگر مبر و قنات
 مطلوب است بخدست خواجہ محمد زاهد حاضر شود کہ او ترا صبر و قناعت بیاموزد پس خواجہ
 در ولایت روانہ سمت خدمت خواجہ محمد شد و تکمیل سیر و درج کتاب روضۃ السلام
 کہ خواجہ محمد در ولایت در ترتیب و ارشاد مریدان آیتی از آیات الهی بود و بعد
 وفات پیر روشن ضمیر پسندار شاد نبشت و صد ہا کس را دعوت الحق نمود و
 از حالات و مقامات این طایفہ مشربنی تمام داشت و قات حضرت خواجہ
 در سال ہشتاد و ہفتاد ہجری است و مزار پر الوار در موضع اسفرا را است

که از صفات شهر سیر است از مولف	ز دنیا شد چو در غلبد سحر
جناب سرور اکبر محمد	ز سر زشت عشق آمد وصالش
خواجہ عبدالشہید نقشبندی بن خواجہ خواجگان ناصر الدین	دو بار عاشق ز ہمسر محمد
عقیدہ الہدای حرار قدس سرہ از عالم خلفای پدر عالیقدر خود است	
جان خوارق و کرامت و فضیلت و شرافت بود صاحب سفینۃ الاولیاء میفرماید	
کہ چون خواجہ عبدالشہید متولد شد والدش دیر بخدمت والد بزرگوار خود خواجہ احرار	
بر خواجہ اہرادر کنار خود گرفت و فرمود کہ انشاء اللہ تعالیٰ این پسر عارف کامل خواہد شد	
پس بکرت نفس مبارک آنجناب خواجہ عبدالشہید بکمالات ظاہری و باطنی رسید	
و کرامت و خوارق بسیار از وی بطریق مذکور باشارہ عینی از وطن بالوقت ہجرت کرد	
در ہندوستان قشر لغت آورد و دو وطن در زید و از سکنا می ہند خلقی کشید دست ارادت	
بدان آنحضرت رود طریق وی در سلوک بر طریق خواجہ بزرگ بود و تا ہزار سال	
در ہندوستان مقیم ماند چون سال ہفصد و ہشتاد و ہجری رسید فرمود کہ حالا وقت خلعت	
ما عنقریب است و ما موریم با کلمہ شتی استخوان خود را در سمرقند بگور خانہ آبادی خود رسانیم	
و بجان سال سمرقند معاودت فرمود بعد از رسیدن سمرقند بہ روز بہا انسال بیخہ	
بسال ہفصد و ہشتاد و فات یافت و مستقل ہزار خواجہ احرار مدفن شد از مولف	
خواجہ عبدالشہید آن شیخ دین	روح پاک او چو در جنت رسید
بر وصالش ہم دلی خواجہ سعید	حضرت مولانا خواجہ جلی الملکی قدس سرہ
از فرزندان ارحمہد و خلفای حق پسند خواجہ محمد زور ویش است تربیت ظاہری و باطنی	
از پدر بزرگوار خود یافت و در قصبہ ملنگ کہ از مصنفات سمرقند است سکونت داشت	
مردمی بود عابد و زاہد و بزرگ صاحب ذکر و شغل و کرامت و خوارق و شرافت و عظمت	
ہمیشہ خود را از چشم خلق می پوشید و بہتر حالات خود می پوشید و صاحب	
روضۃ السلام میفرماید کہ وقتی پیر محمد سلطان کہ یکی از سلاطین وقت خود بود	
با فوج دریا میج عزیمت سمرقند کرد سلطان باقی فرمانروای سمرقند چون در رود تاب	

تاج

مقابلہ و مجاہدہ دشمن نبرد کرد و استمداد نخواست خواجہ حاضر شد و نیازمند بیا کرد حضرت خواجه
 بذات بابرکات خود از شهر برانند و بنزد سلطان پیر محمد رفتہ و چون خواست کہ بصلی راضی گردد
 صورت پذیر نشد تا چار بار بنزد سلطان آمد و سلطان باقی را ارشاد کرد کہ اگر تو از دل تائب شوئی
 کہ بار دیگر خلق خدا را اینا زاری و سلطنت بالظلم کنی و داد و مظلوم از ظلم بستانی بپوش
 ظلم خواجه یافت شیخ باقی از دل و جان با شیخ محمد کرد کہ بار دیگر کرد ظلم و تعدی نگردم
 فرمود برو و بادشمن جنگ کن کہ فتح و فیروز می بنام تست پس همچنان بوقوع آمد کہ
 خواجہ فرموده بود و لشکر سلطان پیر محمد و با وجود کثرت و اینوہ کہ زیاده از پنجاه ہزار
 سوار ہزار بود و در برابر نمود نقیست کہ حضرت خواجہ قبل از ارتحال خود کتب بیہ نام
 خواجہ محمد باقی حلیفہ خود نوشت کہ برافتد مشق این دو بیت تحریر بود و در زمان تا
 زمان مرگ یاد آیدم تا نام کنون تا چه پیش آیدم تا بدالی بمباد امر از خدا دیگر ہرچہ
 پیش آیدم شایدم بوقت خواجہ الکنکی بقول صاحب روضۃ السلام در سال
 یکہزار و ہشت ہجریست و مزار در قریہ الکنک و عمر شریف نود سال بود از وفات
 چون شدہ خواجگی با وجہ بہشت طلبہ گرگشت چون مد النور است شیخ زمان در سال
 ہم بخوان خواجہ یقین الکتب خواجہ محمد باقی نقشبندی دہلوی قدس سرہ
 از بزرگان وقت و مقتدای زمانہ و امامان عمدہ خود بود بکمالات ظاہری و باطنی
 آراستہ و بجزب و عشق و محبت پیراستہ و بزرہ و تقوی معروف و باوصاف کریمہ و
 نسبت اولیسی بنخواجہ بہار الدین نقشبند نسبت ظاہر بنخواجہ الکنکی داشت و از وقت
 خواجہ عبید اللہ احرار فایده وافر گرفت در اوایل زکابل بسیر قندرفت و بعد تحصیل علوم
 ظاہر کسب علوم باطنی از خواجہ الکنکی نمود و صاحب تصانیف و تالیف شد چنانچہ این
 ایات از تصانیف خواجہ درج کتاب روضۃ السلام اندسم این نہ ہمینم کہ وجود من است
 ہای دیگر حق وجود من است نقطہ محراب جماعت منم دانہ سیراب زراعت منم
 ابروی چشمانی من دلکش است قمر نیسانی من آتش است عقل نمک زیر کباب من است
 خون جگر نام شراب نیست خامہ کلید سرائکش من گنج دو عالم ہمہ در پشت من

و اگر چه صاحب کتاب حضرت آقا علی بن ابراهیم و روضه السلام خوارزمی بسیار بزرگان بسیار بزرگان
 حضرت نقل فرموده اند چون این محقق گنج این آن تبار دیگری از هزار نقل کرده میشود که
 روزی خوابه محمد بن عبد الله بن محمد بن خواجه نزد پدر بزرگوار حاضر بود و آئینه در دست
 داشت فرمود که روی خود را ببین چون صاحبزاده آئینه مقابل کرد روی خوابه را این
 باریش سفید نمودار شد چون خوابه را بریش سیاه داشت پسر شش فرمود که ای پسر
 که ظنور این بزرگان انوار الهی است که بر محاسن با نمودار گشته است لقا است که روزی خوابه
 باقی بالله در پس امام در نماز الحمد خواندن آغاز نمود بعد از وقت روح پر فتوح حضرت امام
 ابو صفیه پیش روی ظاهر شدند فرمود که یا شیخ در ندب من اولیای کبار و صفا بسیار اند
 ایشان همه با اتفاق علمای دین خواندن الحمد در پس امام بوقت ادای نماز موقوف
 داشته اند پس ترک آن مناسبت لقا است که حضرت خوابه باقی خواب کرد
 و کم گشتی و کم خوردی و هر روز بعد از نماز بعد از وقت نماز بخود و بعد نماز تجمعه تا فجر
 بست و یک بار سوره یاسین خواندی و چون آغاز فجر گشته فرمودی که الهی شب را
 چه باشد که باین سرعت بگذشت و قدری درنگ تو رفت نمود و مولانا بادر الدین
 سرسندی که از اصحاب امام ربانی مجدد الف ثانی احمد فاروقی سرسندی بود در کتاب
 خود تحریر فرموده که من از اتفاقات زمانه وقتی بدلی آدم و بر مزار گویا حضرت علی
 باقی حاضر شدم و در بروی مزار متوجه شده ششم غایت بحال این فرمود
 کرد و نسبتی از نسبت های خاص خود عطا فرمود بعد از آن بزیارت بابرکت خوابه
 قطب الدین بختیار کاکی اوستی حاضر شدم حکم شد که نسبتی که امروزی شما از خوابه باقی
 که عطا شده است نسبت باست بعد از آن بزیارت مزار سید النوار سلطان المشایخ
 نظام الدین مشرف شدم فرمود که در نسبت باجموع بیت غالب است و نسبتی که شما
 خوابه باقی بالله داده است متعلق به نسبت عاشقی و نیاز مندی است همان نسبت
 برای شما این است من بعد از این ابراهیم ششم و بر و منه منوره خوابه معین الدین حسن
 سجری متوجه گشتم ارشاد شد که نسبتی که ترا از خوابه باقی حاصل شده است از است

معین کردم که حضرت خواجہ باقی گاہی فرموده که مرا نسبتی از حضرت والادرجات اہل شہادت
 رسیده است فرمود کہ چون من بخدمت خواجہ یوسف ہمدانی نسبتی یافتہ کہ مشہور بہ شوق
 و ذوق حق بود و آن نسبت از من خواجہ قطب الدین بختیار دوازوہا نسبت دی خواجہ با
 رحمت گشت و آن نسبت فی الحقیقت نسبت نقشبندیہ بود کہ آخر حق بخت دار عاید گشت
 و در دار المعارف سید شاہ روف مجددی میفرمایید کہ حضرت سید
 غلام علی شاہ دہلوی فرمود کہ روزی من ہزار ہزار خواجہ باقی حاضر شدہ متوجہ ششم
 و معین کردم کہ یا حضرت بتوجہ موصیہ شامخ احمد سرشدی مجدد الف ثانی شد من نیز
 امیدوار عطای شما ام در شاہدہ دیدم کہ حضرت خواجہ باقی از ہزار ہزار خود برآمد و
 متوجہ من شد چون وقت ہفتوی روز و موسم گرما بود علاوہ از آن بتوجہ حضرت خواجہ گری شد
 طویر نمودن غایت گری نقشبنگ مدربہ خفیف نمودہ بر فاسم لیکن از ان روزافس
 و پریشانی باقی است و از ہمان اندک توجہ شیخ آنچنان در خود ترقی ہائی بینم کہ در بیان
 نمی آید اگر زیادہ توقف میکردم نصیب دافری یافتہ و قات خواجہ باقی برود و شوشہ
 بہت و ششم جمادی الثانی سال یکہزار و دوازده ہجریست و عمر شریف چہلسال و
 مزار گوہر بارش در دہلی است از مولف

جو باقی را سی ملک بقا شد

بابل در گفت ہذا فرستاد آمدن ہالفت وقت تحصیل الہامی ملک باقی رفت باقی
 ایضا چو شد از عالم فانی مقیم بہت والا

احمدی خواجہ عالی شد و البقا باقی

بخوان قطب الدین مجددی ہمدانی متالی

و اگر قطب بدین شد و الی دار البقا باقی

شیخ احمد مجتہد و الفت ثانی فاروقی کمالی سہروردی نور الدین

سید العزیز از علمای را سنین و غوث العالمین قطب الاقطاب عالی جناب مظهر

عوارق و کرامت جامع در جات ولایت افع برع و خدالت عامل سنت و حیات

دارش کمالات بنویہ مزین اطوار احمدیہ عاریج معارج نقشبندیہ امام طریقت و مقتدا

حقیقت است و در طریقت نقشبندیہ مجددیہ امام است و در شریعت و طریقت پیغمبر

کمال اہل اسلام و نسب شریف دی بہ نسبت رہبت و استیلا حضرت عمر فاروق رضی اللہ

عنه خلیفہ ثانی حضرت شاہ رسالت میرسد کن بہ مکتوبات احمدیہ از ان حضرت مظهر

مشهور و معروف گردان کتاب بسیاری از احوال خویش و حالات مقامات و لایست
 نقشینه به ارقام فرموده چنانچه در دفتر ثالث از مکتوبات ارقام میفرمایید که روزی در مراغه
 بودم دیدم که پیغمبر خدا علیه الصلوة و الا علی تشریف آوردند و فرمود که آدمم نزد تو تا براسه تو
 اجازت نامه بنویسم که تا حال برای هیچکس نوشته ام و تحریر فرموده که مرا بشارت دادند که بر هر
 جنازه که نماز جنازه بگذارم آن میت را بخشد و در بهشت بر ندو و صاحب قبر گردد
 آدم بنوری ارقام میفرماید که شیخ احمد حیدر در طریق عالیقه نقشبندی نسبت ارادت
 شیخ عبدالباقی دهلوی و بقادر به پناه اسکندر کنتلی و بسلسله صابریه شیشه مخدوم
 عبدالاحد است و فیض سلسله سهروردیه نیز از شیخ عبدالاحد حاصل گرد و چنانچه اسامی
 پیران کبار هر یک سلسله مفصل و مشروح بحیث تحریری آید اول سلسله نقشبندی
 و حضرت امام بانی مجدد الف ثانی مرید شیخ عبدالباقی و دوی مرید و خلیفه خود و خواجگی
 انگلی و دوی مرید شیخ محمد درویش و دوی مرید شیخ محمد زاهد و دوی مرید خواجہ عبدالباقی
 نقشبندی و دوی مرید مولانا یعقوب چرخ و دوی مرید خواجہ علاء الدین عطار و دوی مرید
 و خلیفه راستین خواجہ بهار الدین شاه نقشبند سناری رحمة الله علیه و دوی مرید
 خطیر عیالیه و دوی مرید حضرت مرید حضرت شاه اسکندر کنتلی و دوی مرید پیر خود
 شاه کمالی کنتلی و دوی مرید شاه فضیل و دوی مرید شاه کدانی کرمان و دوی مرید شیخ
 ابوالحسن و دوی مرید سید خان و دوی مرید شیخ المومنین شاه شمس الدین و دوی مرید
 شاه فضیل و دوی مرید سید بهار الدین و دوی مرید قطب الافاق سید عبدالرزاق و دوی
 مرید پیر عالیقدر و دوی حضرت محبوب سبحانی قطب بانی غوث سمرانی سید سلطان عبدالقادر
 جیلانی قدس الله سره و دوی مرید و دوی مرید عالیچینستان سید شیخ عبدالاحد و دوی
 شیخ المشایخ زکریا الدین چشتی و دوی مرید شیخ عبدالقدوس گنگوہی و دوی مرید شیخ محمد عارف و دوی
 مرید شیخ احمد عبدالحمید زردلی و دوی مرید شیخ جلال الدین بانی پی و دوی مرید شیخ شمس الدین ترک
 بانی پی و دوی مرید شیخ علاء الدین علی احمد صابری و دوی مرید و خلیفه راستین شیخ فرید الدین
 و الدین ابو دهنی گنج شکر رحمة الله علیه و دوی مرید و دوی مرید عالیچینستان و دوی مرید

آنحضرت مرید و خلیفه شیخ عبدالاحد و دوی مرید شیخ رکن الدین گنگوہی و دوی مرید شیخ
عبدالقدوس گنگوہی و دوی مرید شیخ درویش محمد و دوی مرید شیخ بڑھن بھراچی و دوی
مرید سید اجل و دوی مرید سید محمد و جمعیان جلال الدین بخاری و ادبی و دوی مرید
شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی و دوی مرید شیخ صدر الدین عارف و دوی مرید قطب الشیخ
بہاؤ الدین ذکر یاملتانی رضی اللہ عنہم جمعین و سوامی ابن ہر چار سلسلہ آنحضرت اجابت
تلقین دیگر سلسلہ اسلم سلسلہ شطاریہ و مداریہ و کبرویہ و غیرہ علیحدہ علیحدہ از شیخ
عبدالاحد پیر بزرگوار خود داشت اکثر تکمیل کمال رسد و سلسلہ نشینیدہ بخدمت
شیخ محمد عبدالباقی بوقوع آمدہ و مراتب عالیات و سب بدین غایت رسیدند کہ شیخ باقی
بہر مریدان و اصحاب و صاحب خود را برای توبہ تکمیل حوالہ دئی میفرمود و خود ہم
برای استفادہ در محفل توبہ و تشریف می آورد و میفرمود کہ شیخ احمد آقائی است
کہ ہر دو عالم از انوار فیض و فضل وی منور است و شیخ نذر الدین نقشبندی
در کتاب حضرت القدس آورده کہ علامہ سیوطی در جمع الجوامع حدیث صحیح روایت
کرده است کہ فرمود حضرت پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیوں فی استی رجل یقال لعلہ
یدخل الجنۃ یشفاۃ کذا کذا من الناس شایکہ کہ این اشارت بوجود مسعود شیخ احمد
باشد چہ دوی در میان علمای صوفیہ صلہ بود و آنحضرت میفرماید کہ الحمد للہ الذی جعل صلتہ
بین البحرین و مصلی بین الفتنین و این ہر دو جماعت مراد از ہر دو طالیفہ قابل وحدت
وجودی و علمای شیعہ اطہر اند و شیخ احمد این ہر دو را بدلائل و براہین باہرہ قابل
ساخت و باہم ہر دو طالیفہ کہ از صد ہا سال سزاوشت بود بہ پیوند صلح پیوندد و آنحضرت
خود در سالہ معاد تحریر میفرماید کہ روزی در حلقہ مباداشت سستہ بودم کہ از جناب
ربانی الہام شد و ما تعجب عجب فرا داد کہ غفرت لک و لمن تو سل یکب بواسطہ و نیز
بواسطہ لی یوم القیامۃ و شیخ محمد نعمان کہ خلیفہ راستین دئی است میفرماید کہ
روزی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم را با صدیق اکبر رضی اللہ عنہ در واقعہ دیدم و آنحضرت
علیہ الصلوۃ و التسمیۃ بالو کبر صدیق اکبر منی طلب شدہ فرمود کہ یا ابو بکر بنجان بگو کہ ہر کہ

مقبول شیخ احمد است مقبول ما مقبول است و مرزود او مرزود و حداد رسول است و نیز
 شیخ بدرالدین صاحب حضرات القدس که از اکابر مبدیان احمدیه مجیدیه است
 تخریر میفرماید که شیخ حضرت علی السلام را در واقعه دریا ققم و معرکه کردم که یا حضرت بنده را از
 نسب خود بهره و فرمایند فرمود که تو نسبت از کسی گرفته که ترا تمام عالم را ارشاد می
 پس است و سید صالح مجیدی رحمه الله علیه در رساله خود نوشته که آن حضرت
 وقتی مرا بخندتی بجانب براج فرستاد و فرمود که در راه سوره لایلاف بسیار سجده ای و اگر شک
 پیش آید مرا یاد کنی چون روالتقدم راه غلط کردم و در میان ویرانه افتادم تا که گفتم
 که شیرین دلیری از نیستان پیدا شد و برای هلاک مقتدر من کردنی الحال نام نامی آنجناب
 بر زبان آوردم فی الحال شیخ بذات بایرکات پیدا شدند و شیر را بگریز ایندرون
 با همراهمان خود از دست شیر خوشتر از خلاص یافتیم و صاحب رحمه الله علیه
 میفرماید که شیخ احمد را در وقت عظیم بر صفت روزگار یاقی مانند یک کتاب مکتوبات و دیگر
 رسائل مصنف نوی که اصدی از شیخ انجمن معارف و تحقیق و مکاشفات خود بر ملا
 و بیج تالیفات خود نگه داشته است که وی فرموده دوم فرزند آن گرای و که نسبت
 خود ایشان را از روی علم ظاهر و کمالات باطنی مثل ذات خود ساخت و فواید
 که شیخ احمد مجدد هفت فرزند دارند داشت یکی خواهر محمد صادق دوم خازن الحرم
 شیخ احمد سعید سوم عروۃ الوثقی شیخ محمد مصدوم چهارم محمد اشرف که در حالت رملع
 بر حمت حق پیوست پنجم محمد فرخ که در سن هفده سالگی قضا کرد و ششم محمد عیسی که بعد
 هشت سالگی وفات یافت هفتم محمد سخی المشهور شاه بی رحمه الله علیه جمیع و ازین
 هر هفت فرزند آن احمد سعید و محمد مصدوم بعد از فوت پدر عالیقدر حیات و قیام مقام
 خلق مخدند و نقل است که روزی شیخ احمد مجدد در مسجد حلقه صبح می نمود و به تلقین
 مبدیان متوجه بود که شاه اسکندر کیتیالی قدس سره حرقه مبارک حضرت غوث الاعظم
 بابر حضرت شاه کمال کیتیالی آورد و بر سر مبارک شیخ انداخت و شیخ در بجز الوار نسبت
 قادر میسرف شد و در آنوقت بنحاطر شیخ گذشت که مرید حلیفه خاندان عالیشان

نقشبندیه ام الحال که نسبت قادریه مرا احاطه نموده است مبادا که پیران کبار
نقشبندیه ازین رنجیده شوند فی الحال مشایده نمود که حضرت عوث الاعظم و شاه
کمال کیتل و خواجه بهار الدین نقشبندی و خواجه محمد عبدالباقی و خواجه خواجه گان
معین الدین حسن خجری حقیقی و شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ نجم الدین کبری و
شاه بدیع الدین مرا دروغی نبیند و پیران عظام و مشایخ کرام نقشبندی و دروغ و همه کابران
شیخ را از خلفای سلسله های نمود با شتاب و زور به یک میفرمود که شیخ احمد از آنست
آخر الامر همه پیران طریقت در مقابله شیخ اتفاق نمودند و تمام حضرات از نسبت خود
به اتفاق سرفراز نمودند و شیخ در آن روز از صبح تا ظهر در حجره مراقبه مستغرق ماند و بچشم
حال این همه احوال مشاهده میکرد و منقول است که شیخ احمد میبرد در یک شب
یازدهم به پیر و شصت نفر خود نوشت که در این نامه ملاحظه آن مقام مرقه نماید دیگر
مقامات بعضیها فوق بعضی ظاهر شدند چون بمقام فوق آن مقام رسیدند بشود معلوم
که آن مقام ذی النورین است و خلفای دیگر را هم در آن مقام عبوری واقع است
و فوق آن مقام مقام صدیق اکبر ظاهر شدند و دیگر خفای عظام را نیز در آن مقام عبوری
واقع شده پس با آن مقام سیده شد و خواجه بزرگ حضرت شاه نقشبندی را در مقام
با خود همراهی یافت و تفاوت نیست الا عبور و بالا س آن مقام هیچ مقامی معلوم نشود
الا مقام نبوت و محاذی مقام صدیق اکبر بمقامی دیگر پس شکر و توفیق است که
هرگز مثل آن بنظر نیامده بود و اندکی از آن مقام ارتقاء داشت چنانچه صدر
از روی زمین بلند میسازند معلوم شد که آن مقام محبوبیت است و آن مقام رنگین
و پس نقش بود بنده هم خود را با آن مقام رنگین نقش یافت بعد از آن
همان کیفیت خود را لطیف یافت و مانند هوا یا بر خود را در عالم منتشر دید و بعضی
از آن را در گرفت و مقام حضرت خواجه نقشبندی در مقام صدیق اکبر است و بنده خود را
هم در مقام مقابل آن می یافت کیفیت که معروض داشت انتهی کلامه چون در عهد
پادشاه نورالدین جهانگیر در بارشاهی بسبب افتیاز و زجران بیکم روان اهل بیاضیه را

بسیار و غل بود و حضرت مجد دور و عقاید اخطایه رساله با وکتبها تصنیف کرده بود و
 این قوم دشمنان جانی آن نام ریائی بودند فرصت وقت غنیمت و المستلین بکتوب با بنظر
 بادشاه گذرانیدند و گفتند که شیخ احمد خود را از صدیق اکبر بهتر و فوق میداند و میگوید که مقام
 من از مقام صدیق اکبر بالاتر است بادشاه برنجید و شیخ را نزد خود طلبید و درین باب
 استفسار کرد شیخ جواب داد که بطوریکه در مذہب اهل سنت اگر کسی علی القضا را از صدیق اکبر
 افضل خواند از اهل سنن برآید همچنین رفقه صوفیه اگر کسی خود را از سکی که نبیست ترین
 مخلوقات است بهتر داند صوفی نیست چه جای که خود را از صدیق اکبر افضل داند
 و این معنی که در مکتوب تحریر است ذکر سیر و عروج مقامات سلوک است که صوفیه را بتوجه پیر
 و سنگی بوقوع می آید و این عروج صوفیه در آن مقامات برای ساعتی است چنانچه در
 دربارشاهی امرای نامدار و مقربان ذی اختیار رغب و روز حاضری باشند و اگر بادشاه
 کسی عاجز لشکری را ضرورتی برای کار می یا مصلحتی نزد خود طلب نماید و یقرب خود را
 جاداده یا دهم کلام شود و در بعد انجام کار باز او را بهمانجای وی که در لشکر مقرر است
 بفرستد پس آن لشکری باین مقدار قرب که او را در دربار سلطانی حاصل شد از امار
 و دزد که مقربان دائمی اند بهتر و افضل نخواهد شد اگر چه بقریبشاهی برای ساعتی رسیده
 باشد همین طور آن عروج مایان برای ساعتی است که از آن مقام گذشته باز بکنه خانه خود
 که در سرسند است می آید چه جای قدر و منزلت ما از آن صاحب مقام که مراد از صدیق اکبر
 زنده تر گردد علاوه بر آن در مکتوب خود نوشته ام که بعکس آن مقام خود را بنگین یافتیم
 مثال می نیست که کسی بعکس آفتاب روشن شده باشد این میگوید که آن شخص بمقام آفتاب
 رسید و زمین که هر روز بعکس آفتاب بنگین میگردد و میگوید که زمین بآفتاب پیوسته است این حضرت
 مجد بادشاه را با پنجشیر لایل برآید و تکی داد و بادشاه از سر عتابی رگدشت و اکرام
 رخصت فرمود بوقوع این واردات حضرت شیوه السند که کار بطلب ایشان نشد و بچند
 موقع وقت دریافت بعرص بادشاه رسانیدند که شیخ احمد جماعتی کثیر بهم رسانید و در تیار
 در هزار مردان جان نثار نزد وی جمع اند و نزدیک است که فتنه برانگیزد و بر مملکتشاهی

دست نقرت و راز کند و بادشاه را برین آوردند که شاه از اسبچه تکیه است جایز
 و اگر شیخ احمد هم در حضور شاه بی حاضر شده سجد تکیه او را نماید تا اکت میشت پس بادشاه
 بار شیخ را نزد خود خواند و سجد تکیه خواست چون شیخ تکیه را نمود معاندان بار پیشترین بر سر
 و بر منون مکتوب که سابق ذکر کرده شده بود دیگر مضامین مکتوب که فهم هر میان بان نیز بر سر
 بود قریع آوردند و خصوصاً مولوی عبدالرحمن محدث دهلوی قدس سره هم برین بحث مکتوب داشت
 و جوابها که شانی یافت پس همه علما بخاطر داری امرای دربار فتوی بر قتل شیخ نوشتند
 و بادشاه آنجناب را در مجلس حبس نمود و حضرت شیخ تا دو سال در حبس ماند و قتلست که
 شیخ احمد پیش از حبس چند ماه با مصایب و احباب خود فرمود که غفریب بلای بر من نازل
 خواهد شد که موجب ترقیات مقامات و لایست با خواهد بود و حصول آن مقامات با سوا
 نزول بلا ممکن نیست چون در حبس رسید چند هزار کفار را که در حبس شاهی بود و حبس
 اسلام پوشانید و صدر یکس را بارادت خود سرفراز کرده بدرجات و لایست رسانید
 و حضرت شیخ هم مقام حبس گاهی بادشاه را دعای بر بکر و بلکه میفرمود که اگر بادشاه اینجناب
 را حبس میکرد و چندین هزار کس که از فواید دینی مستفید شدند محروم میمانند و ترقیات
 مقامات که با حاصل شدند منصرف بر نزول بلا بود و ترقی نیکرفت و صوفیانی که از مریدان
 شیخ خواستند که بادشاه منزه رسا نند ایشان را آنجناب و بیداری منع کرد
 بعد دو سال بادشاه از کرده خود پشیمان شد و حضرت شیخ را پیش خود طلبید و اگر ام
 یاکر و معتذر تمام نمود و از مجانب شیخ شکر بگوید گاهی آنجناب را از خود جدا نمیکرد
 شاهزاده خورم را و اصل حلقه مریدان شیخ نمود و چنانچه تا عهد شاه جهان و عالمگیر
 بادشاهان با همه علی و وزیر داخل سلسله مجددی میشدند و قتلست که شیخ مجبور میفرمود
 که از جمله مریدان و قادمان خاندان من که تار و زقیامت داخل طریقه مجددیه احمدی شدند
 بشمار اطلاع داده اند و اسامی هر یک پیش من بیان کرده اند و وعده الهی است
 که هر کس که در طریق مجددی است از آتش دوزخ آزاد است و مراد بشارت داده اند
 که مهدی آخر الزمان چون بیعت خواهد شد و نسبت طریقت تو خواهد بود و قتلست

که شخصی آوازه گراست حضرت شیخ شنیدند و از وطن خود را بی سمت سرسبز شدند و آنرا
گشت شب بود بخدمت حاضر نشدن نتوانستند و در خانه که اهل آنجا نه از معاندان شیخ بودند
شبگاهش شد و از ایشان احوال شیخ پرسید ایشان بر عکس حال بیان کردند و کلمات سخت و بد
نسبت آنحضرت بر زبان آوردند چون بعضی از مشب بگذشت ناگاه غوغا برآمد که مالک خانه
گشته شد و کسی شمن بخیر رسید و او را بر سر دی بکشت علی الصبح چون آن شخص بخدمت
شیخ حاضر آمد شیخ او را بفراغی فرمود و گفت که شخصی نزد من شبگاهش بود و از احوال ایشان
علامت دور و غ نزدیکه بود و شب بستر ای اعمال خود رسید و گشته شد و نیز با مضمی باللیل
الای که بالهنا و القلست که چون علامه الزمان شیخ الاسلام هندوستان مولوی
عبدالحکیم سیالکوٹی در اوایل یکی از معاندان حضرت شیخ بود و شبی شیخ را بجا خواب دید که در
روی آیه قل اللهم ثمره سمیتم و بجزو شنیدن این آیت عذاب شد و شوق آکی در دل می
انگیزد و قلب وی را که گردید چون از خواب بیدار شد دل خود را ذکر یافت چنانچه در خواب
شیخ ذکر حق کرد و خود را اولی شیخ میگفت آخر بخدمت حاضر آمد و بدربار و الا رسید
و از علمای هندوستان اول کسیکه شیخ احمد را بخطاب مجدد الف ثانی یاد کرد و او بود
که وقتی شیخ بیمار شد و ران بیماری چند دانه مویز طلب کرد چون مویز حاضر شد و دانه از آن
تناول نمود و برای باقیمانده ارشاد کرد که ازین دانه های باقیمانده هر یک یک خورق خاکی بپاش
بر از آن چند بیمار از آن مویز شفا حاصل کردند و شیخ عبدالحق صاحب کوه
آدمیه میفرماید که سیدی از دل عداوت بامیر معاویه پیدا شد روزی مطالعه مکتوبات
شریعت آنحضرت میکرد چون بمقام تفریط معاویه آمد و نیز از شفا مکتوبات از دست پرنسین
انداخت چون شب شد حضرت شیخ را در خواب دید که او تفریط آورد و هر دو گوش او گرفته از
روی غضب و موی که امی نادان بکلام اعتراف میکنی اگر از من باور نپذیری میاترا
بخدمت علی المرتضی برم چنانچه گشتان گشتان بجنور اسد الله الغالب علی ابن ابیطالب
برود و روایت داده عرض کرد که یا حضرت در باب میر معاویه این شخص برین اعتراف
میکند و کتاب مرا بر زمین میزند و برین امر ارشاد فرمایند جناب مرتضوی بآن شخص

مخاطب شد و فرمود که ز زواران حضرت پیغمبر عداوت نه کنی و امید داریم که بکدام نسبت
 مقامی با هم مقارنه و مجاوله کردیم شما را عهد نیست که بیارانی پیغمبر را من گنید و از سخن شیخ احمد
 که عین حق است برو گردانید سید بزرگوار چون انیکلام شنیدند متوجه شدند و در دلائل اقامه بجز
 جناب حیدری ایجابا نسبت شیخ احمد بنیاد شد و فرمود که هنوز نزل اینجای بنویسند و متوجه گردید
 یک سیلی محکم بر سینه اش بزنید تا تو بگردد شیخ صاحب الحکم تقصوی یکی سیلی سخت بر سینه اش
 زد و بجز سیلی خوردن سید از آن عقیده خود تائب شد و دلش صاف گردید چون بیدار شد
 آثار آن اس سیلی بر سینه خود عیان یافت فی الحالی بحضور شیخ حاضر شده مرید شد
 و بعد از آن دارین پیوست شیخ عبدالحق سید محمد می میفرماید که شیخ عبدالحق
 محدث و ملوئی که انکلم علمای دلی بود و کفایت شیخ محمد و ترا داشت روزی من بتقریب
 ملاقات نزدش رفتم و فکر کردم آنحضرت شرمع شد شیخ عبدالحق بر سر انکار آمد جواب
 دادم که بارزگان دین عداوت داشتن خوب نیست منصف باش و شما قرآن هست تجدید
 و منوکیه مصحف مقدس بکشایم هر آیتی که باول صفحه بر آید فال مال شیخ احمد می خواهد
 بود شیخ عبدالحق قبول کرد و بعد تجدید و منوکیه و گانه ادا نمود و مصحف را بدست گرفته تبلیغ
 و تکریم تمام بکشد و سه ورق مصحف این آیت بر آید بر حال لا تلیم تمجاده و لایعین
 ذکر الله از خواندن این آیت علامه مذکور تائب شد و باز بر سر نزاع و عداوت نرفت و شیخ
 جان محمد جانند صری میفرماید که من مرید شیخ احمد مجدد سلسله عالی قادریه اعظم شدم می
 سجدت شیخ حاضر بودم و در دل من گذشت که چون آنحضرت مراد سلسله غوثیه قادریه
 مرید کرده اند از شیخ سوال کنم که مرا زیارت حضرت غوث الاعظم مشرف کنند درین اثنا
 شیخ بر فاست و دست من گرفته فرمود که جان محمد ستاره قطب را می شناسی
 من با انگشت خود نشان دادم درین سخن بودم که شخصی از ستاره قطب خرقه
 سیاه پوشیده لبواری اسب جدا شد و بعزت تمام رو بروی شیخ تشریف
 آورده با لیستاد شیخ چون دیر اید سر بر زمین آورد و بمن مخاطب شده فرمود
 که جان محمد حضرت غوث الاعظم همین حضرت اند زیارت کن چون زیارت مشرف

شدیم باز حضرت عیون الاغظم بطرف جهان ستاره معاودت کرد و از ستاره که نشانه
 آورده بود غایب شد و صاحب سفینه الاولیا میفرماید که ملا شیخ میرک بر قبیح الدین
 که استادش ازاده خرم بود میفرماید که وقتی از اتفاقات بسیار رسیدیم و اتفاق ملاقات
 شیخ احمد مجدداً افتاد بنحالی که من گفتم که اگر شیخ از اهل کرامت است جواب هر چه میپرسد
 من بگوید اول آنکه مردم میگویند که شیخ احمد خود را از حدیث اگر افضل میگوید اگر شیخ ازین
 حرکت ناشایسته پاک است لتلی خاطر من کند دوم آنکه شنیده بودم که خواصه باقی بالندیه
 اجازت خواصه خواجگی پیر خود میگردید درین باب بیان دانی و اظهار کافی کند که خاطر نشان
 من کرد و سوم آنکه احوال آبا و اجداد من ظاهر سازد چهارم بخواصه خاوند محمود بناری قریب
 چه اعتقاد دارد بیان کند هنوز این خطه تمام نشده بود که شیخ خیزد و از زیر تکیه مسند
 خود برآورد و بمن داد که مطالعه کنید چون مطالعه کردم بمن گفت که از مضامین عبارت
 این جزو ظاهر میشود که من خود را بر خلیفه پیغمبر محمد بن اکبر فضیلت داده ام گفتم هیچ ظاهر
 نمی شود گفت آنچه از من واقع شده همین است و باقی آنچه معاندان میگویند عین تراویست
 باز فرمود که روزی خواصه خاوند محمود را اینجا نشاند و آورد و گفت که خواصه باقی بالندیه اجازت
 تقنین میدان صریح از پیر خود خواصه محمود را جلای غار و صحبت آنکه روزی مولانا خواجگی
 انگلی خریزه میخورد و در قلج قلج آتش خود بریده بدست حاضران و در میان خود میداد
 و همه را تقسیم فرمود و سوأ خواصه باقی که آنرا هیچ نداد حاضرین و عن کرد که خواصه باقی
 نیز حاضر است بوی هم عطایا بید کرد مولانا خواجگی فرمود که ما خریزه درست بوسه
 داده ایم خواصه باقی ازین سخن خورسند شد و دانست که مرا مولانا خواجگی با جانت ارشاد
 داده است بخواصه آن گفتم که اینچنین نیست که من از پیر خود دیگر اصحاب خواصه این
 سخن شنیده ام بلکه نزد من ثابت شده است که خواصه انگلی چون سخاوت باستی
 اجازت ارشاد و خلافت داد خواصه باقی آبا کرد و عن نمود که اینکار عظیم خلافت
 از من سرانجام نمی پذیرد مولانا خواجگی قبول نفرمود و گفت که ما ترا اجازت
 دادیم و اینکار ترا میباید کرد و درین اثنا چند کس از ریش سفیدان که در آن

و وقت حاضر بودند حاضر آمدند و بعد از این قول کردند یا ستماع این معنی خواهد نمود
 و بعد از آنکه آنقدر بر غلط نشینده بودیم من بعد شیخ ارجمند لیست اسامی آباد احواد
 نمایان بخوبی یاد کرد و دستش را بر خط نمود و سوال چهارم چه است و اد که خواهم نمود و من
 نا از اولاد خواهم بیاورد این نقشند است و هر چهار سوال که در خاطر من خطور کرد شیخ آن
 جواب آن دانی و کانی و ادبیس معقد و مرید گشت و صاحب و ارا المعارف از
 سید غلام علی شاه احمدی مجددی نقل فرموده که شیخ طاهر لاهوری قدس سره که از اعظم
 غفای شیخ احمد مجدد است او استاد شیخ محمد سعید و محمد مصمم هر دو صاحبزاده شیخ بود و
 قبل ازین بیعت بکازان شاه کمال کیتی قادری داشت چون عالم متوجه بود و هر دو
 صاحبزاده تعلیم علم طاهر از وی سیکر و تدریسی در محفل خلوت منزل حاضر بود که حضرت
 شیخ مجدد در از راه مکاشفه احوال شیخ طاهر شریف فرمود که مرا معلوم شده است که شخصی
 از حاضرین این حلقه لوق کفر گردون خود خواهد انداخت و از راه هدایت و طریق دیرستین
 خواهد برگشت و من بر پیشانی وی نقطه میوه الکاف نوشته می بینم یا ستماع این معنی یاران که
 حلقه بندگی و اخلاص بگوش جان سید شدند نهایت ترسان و لرزان شدند و از شیخ
 بزرگ مستفسر این حال شدند که آیا ازین تمام اهل حلقه آن بیاضیب که باین بلا مبتلا
 خواهد شد کمیت و ناسخ چیست فرمود که آن شیخ طاهر است یا ران مجلس لطیف و این معنی
 متاسف شدند و گریه آمدی این سخن بگوش شیخ طاهر رساند آخر کار بعد چند ماه شیخ طاهر
 بزرگ کافره عاشق شد و طهارت اسلام را سیدل بنیانت کفر ساخت و روزگار تدارک
 نگردن جان او یکتا چون شیخ طاهر استاد و حضرتین عالیین بود و از وقوع اینحال
 بسیار غم و اندوه داشت حال هر دو صاحبزاده بلند اقبال شد و از روزی بوقت
 خوش سبزی است و والد بزرگوار عرض کردند که او استادنا غریق در یاس کفین
 شده است توصیف ما اینکه باز مشرف باسلام گردد و فرمود که هر چه شدنی بود
 که در لوح محفوظ بماند و همین بکتوب بود و آخر هر دو فرزند سعادت مند در باب
 منفعت شیخ طاهر از لیس اصرار کردند و حضرت شیخ بکمال داری فرزندان بلند

دست بکتاب کبریا برداشت و عرض کرد که الکی حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی
فرموده است که هیچکس را بر قنای می برم دست قدرت نیست مگر مرا چون از یکی دست است
خود را این مرتبه عالی گرفت فرمودی منم امیدوارم که بواسطه من از شیخ قاضی بن بلائی
از لی برگردنی الی الی تیر و عابدین ایماست رسید و شیخ قاضی بن بلائی غفلت و مستی عشق بجز
بیدار شده افتاد از فیض این بخت شیخ حاضر آمد و دوباره خلعت اسلام پوشیده دست ارادت
بدرمان شیخ زد و در آنک زمان بزرگ مراتب عطنی رسید که اکثر اوقات دیرالمام میشد که ای
طاهر که بودی بزمی بزمه عالی بقیه صبیح اولیاء الله تعالی لیکن وی از فرط ادب نیک گفت و عرض
کرد که یا رب بنین در بهر حال و رتبه عالی بحضرت غوث الاعظم سزاوارست و مرا همین کس است
که یکی از کترین مریدان و پیروان صیاب غوثیه باشم و سید غلام علی شاه مجددی دهلوی
که ادا عالم خانمی مرزا جان جانان مجددی است سیف نماید که در حدیث شریف آمده است
که ان الله یحب علی راس کل یتیم من عبده و لیس بر سر هر صد از سن هجرت
آنحضرت علیه الصلوٰه و السلام مجددی پیدا میشود چنانچه بنیدلجادی و غوث الاعظم
و غیره اولیا اکبر بر سر هر صدی عمده مجددی دارند و معنی مجدد و معنی محی الدین و احسان
پس هر صدی یا فرد هم حق سبحان تعالی شیخ احمد را مجدد دین اسلام بیافرید و ویرا بدین تبت
والا لیسر ملیند ساخت چنانچه مجدد الف ثانی و قلم ربانی و محبوب سبحانی و امام ربانی لقب
شیخ احمد است و لادست با سعادت حضرت شیخ باقوال صحیح و روایات کتب
برکات احمدیه و حضرت القدس در سال هفصد و هشتاد و یک و وفات آن جامع الکملات
بروز ششمین وقت صبح تبایخ سلخ ماه صفر سال یکزار و سی و پنج و سنین عشر شصت و
سال است و اگر چه صاحب مخیر الواصلین سال وفات آنجناب یکزار و شصت و چهارم
سیف نماید اما خالی از منفعت نیست که کتاب برکات احمدی از معتبرین کتب است و موقوف آنرا

در آن یکزار و سی و چهارم فرموده است از مولف	شیخ احمد شیخ دین احمد
پیر دین محبوب مقبول عظیم	شرفیاب احمد رفیع المیزان
نیز در تولید او اشرف فقیر	طرفه تربید است از طبع سلیم
	و علقش فیض کمال احمد است

خداوند تعالی

نادان مقصود و را در سیر منتهی گذارشته که با میروی اما از غیب نداشت که راهی شود
 تو در وقت کن آخر گشتان کشتان در لاهور آورد و در دگر گوشتی سجده می حیران و پریشان
 نشسته نگاه روح پر فتوح حضرت خواجه نقشبند را بهر شد و باعث گشت که بکار
 نامور شده مشغول شود انشا الله تعالی و امر کم چند کس را مشغول ساختیم حالا مجلس
 گرم است و از دایح مشایخ عظام فوج در فوج تشریف می آرند و الطاف کثیره میفرمایند
 حضور حضرت عوث الاعظم و خواجه بزرگ نقشبند و حضرت کبج شکر در حلقه ذکر و نماز تشریف
 فرمایند و جواب سالت مآب هم با چند هزار اصحاب نامدار تشریف آورده و در فوج
 محفل میشوند و از شما میفرمایند و در عشره اعتکاف بجاوت خاص و نسبت تازه سر فراز
 کردند و حضرت فاطمه رضی الله عنها الطاف بسیار فرموده بنده را به تشریف است
 نامه بذات و قبل ازین هر یک نسبت از نسبت ثلاثه یعنی نسبت نقشبندی و قادری
 و چشتیه نسبت به نسبت رسید و گاهی مختلط هم میشود و گاهی غالب مغلوب هم میگردد
 و بکین نسبت چشتیه غلبه عظیم میگردد بحدی که از نسبت دومی دیگر ناامید گشتم درین
 ضمن نسبت نقشبندی به غلبه کرد و دیگر نسبت باران را بر نموده حالا به نسبت سیکه
 شده اند و درین ایام سیر و نسبت مشایخ عظام کم است و در نسبت اصحاب بنویس
 نهاده تراست و سوا نسبت خلفا را شدین رضی الله عنهم اکثر اوقات بنده نسبت
 حضرت پیغمبر علیه الصلوة و السلام الا که میباشند بسیار خرم و خوش گویان و مطلوب فقیرم
 همین است که بچین نسبت پیغمبر ترقی و زیادتی پذیرد و السلام و اگر چه بتوبه شیخ طاهر
 هزار در هزار طلبا که تا در تکمیل رسیده ترقیات مقامات ولایت رسیدند و بخلافت
 بسیار خلفای نامدار ببارج علیا فایز گشته خرقه خلافت یافتند اول ایشان شیخ ابو
 قادری و نقشبندی لاهوری است که در زمین خطه لاهور آسوده است دوم سید محمودی
 که هزار بر الواروی در دلی است سوم شیخ لکهن که در ام شهرست جام عشق بوده و خود
 بخود بود و بر هر که نظر تو جان نفعی بولایت رسیدی مدفن دمی هم در لاهور بیرون دروازه
 سورجی چهارم شیخ ابوالقاسم نقشبندی که هزار گوی باروی به تمام جده مشهور است دومی

با جازت پیر و مستقیم خود مجازم سفر مجاز شده بود چون لیدر طواف حرمین الشریفین
 حیدر سید وفات یافت و بهمانجا مدفون شد و صاحب بنده السلام سید مایه که از سببیت یاد کرد
 سلاسل نسبت قادر به عالمیه بر آنحضرت این چنین غلبه عظیم داشت که در شایع قادر به عهد خود سزاوار
 و ممتاز بود و بزرگان زمانه عاشقینند گویا در کمال دهنای خود داشتند چون آوازه شیخ دی گوشت
 حق نبوت سید آدم بنوری بخدی اسید ترک شیخ کرد و پایا پاره از بنور در راه و در شریف آورد
 و فیض کامل نسبت قادر به زشیخ ظاهر حاصل کرد و وفات حضرت شیخ ظاهر بر روز جمعه شعبه
 رفت چنانچه ششم ماه محرم الحرام سن یک هزار و چهل و سیست و عمر وی پنجاه و شش سال بود و
 صاحب تذکره مجددیه تاریخ وفات وی از لفظ عم و آه مرگت مراد مذکور است و هر که
 مقدر شد شیخ ظاهر در راه و در خطبه گوشتان میانی زیارتگاه خلیلین است و رحمة الله علیه را ملاحظه
 شیخ ظاهر چون شد از در فناء سال و صلوات الله و الا و سلم بشیور و وطن بزرگ و شرف اقطاب
 هم لی ظاهر بزرگ شقی پس بخوان شیخ مکمل و صلوات الله و الا و سلم با زبان و بی غلبه نیست ای اخوان
 خواجه پیرنگ قدس سره از اعاظم شیخ عالمیه عالمیه نقشبندی است و در زمانه پیر
 خواجه باقی بالله است عزت خلافت و اجازت از پیر بزرگوار خود داشت و نیز بجز وفات
 پیر عالمیه بر خجست خواجه حسام الدین نقشبندی که از یاران اخلاصی نزد دوستان حق
 پس خواجه باقی بود حاضر مقلده بمقامات انتهای طریقه نقشبندیه فایز شد از کائنات
 و قدس گردید و صد سال بران خدا بکرمه آن محبوب کبریا مشرف شده که آثار طاهره
 او با غنی رسیدند و بعد وفات والد ماجد تا سی سال بر صدر حیات مایه در سال یک هزار و چهل و دو
 بر حرم حق پیوست از اولیاد از دین خجست است و چون پیرنگ نقشبندی اهل فقه
 گوشه اسلام تاریخ او و اگر بیده الاصفیاء اهل الفقه خواجه باقی هم و خواجه
 صالح و همیشه میقدس است اسرار این بزرگواران با هم برادران
 حقیقی بود و در اول در وقت همد که از به منافات سمر قدس است سکونت داشتند بعد از آن
 در راه و راه سمر قدس را یافت و از راه افراشته خواجه باقی هم و صالح برادر خود
 بود و در سمر و بزرگوار و از راه افراشته و خلافت بخجست پیر عالمیه خود داشتند

در پیرایشات مرید و خلیفه بنو ابی حمزه کاشانی دومی مرید خواجہ محمد قاضی دومی مرید زبیر الابرار
خواجہ عبید اللہ احمر نقشبندست و وفات خواجہ محمد باشم بقول صاحب سفینۃ الاولیاء
بروز دوشنبه پانزدهم ربیع الاول سنه یکزار چهل و شش و مزار بقام قریه سیداست
و وفات خواجہ محمد صالح در ماه محرم سال یکزار و چهل و هشت بوقوع آمد و مرقد
مقدسش بمقام بلخ و مدت عمر شریف او دو سال است از مولف

باشم و صالح چو آن هر دو جوان از جهان رفتند در باغ جهان	هر سال وصل آن هر دو دلی
هر دو تاریخ آمد از سرور عیال اولی باشم معلی است	باز صالح از سرور حبت بخوان

آن خون ملا حسین جناب زکشمیری نقشبندی مجددی قدس سره
از علمای اولیاء کبری مشایخ خط کشیه حبت لیسریست اولی از ادوات بخدمت مولانا محمد
قادر می حاصل نموده تحقیق کمالات ظاهر و باطن نمود چون مرشد ارشد می متوجه سفر
حرمین الشریفین سفر خود را بخدمت خواجہ عبدالشید نقشبندی بیدلی رسانید و بخط کامل
و فیض شایسته تقدیر گشت و اول اذان مدتی بخدمت حضرت خواجہ باقی بالله هم گذرانید
من بعد بخط دلپذیر کتبه تشریف برده مقام کرد و همگی هست در ترویج شیخ مسبین و دفع
امور بدعت آیین سبت و بنو امیه بیست اندو شری که در آنوقت سماع می شنید و بعد
سبک و بدلیل شرمیه چند بار بحث کرد و کتاب هدایت الاعلی و دیگر رسایل الشیخ
فرمود و در رسایل خود بحق حضرت حسین بن منصور و فرید الدین عطار و خواجہ محمد بن علی
محمی الدین و غیره که کلمه همه دوست بر زبان آورده اند عباراتی چند بجز بر زبان آورده
و خواجہ محمد اعظم و دومی صاحب توارخ اعظمیه میفرماید که شخصی از مشایخ کشیه
محمد امین صوفی نامی داشت میگفت که روزی بعد نماز جمعه شیخ بابا الفیض الدین سمرقند
و مولانا حیدر علامه و پسر مولانا حیدر خواجہ محمد افضل بدین خواجہ حسین بن خافق
جلال تنکو تشریف آوردند و منم که بجز خود رسالی بخدمت کفش برداری بابا الفیض الدین
مشتوف بودم و در نزد می همه حضرات الشاوه بودم عند المقال ذکر حدیثی در میان
آمد و خواجہ حسین بمولانا حیدر علامه مخاطب شده بود که این حدیث را اگر اکمل از صحا

[illegible]

خلیفه برحق شاه بهاء الدین نقشبند میرسد و نام والد شریف وی میرسد شریف بن خواجه صیفا
بن خواجه میر محمد بن تلج الدین حسین بن خواجه علاء الدین عطار است و خواجه علاء الدین عطار از
سادات عظام خوارزم بود و نسب پاک وی از یک جانب بحضرت سید آقا و از جانب دیگر بشیخ
فرید الدین عطار میرسد و خواجه خاوند محمود اگر چه بظاهر هر دو خواجه ابو اسحاق سفیدی که نقشبندی
بود مگر علاء الدین نسبت اولیه بحضرت خواجه شاه بهاء الدین نقشبند داشت چنانچه در معین
در کتاب رضوانی میفرماید که این نسبت اولیه که حضرت ایشان از روح پیر فتوح خواجه
بهاء الدین نقشبند رسید نسبت اولیه است که اول از امیر المومنین علی کرم الله وجهه و خواجه حسن
بهری و از وی بخواجه حبیب عجمی و از وی برادر دطائی و از وی میردوست که حنی و از وی میری
سقطی و از وی بحضرت عبادی و از وی بابو علی مرد و باری و از وی بابو علی کاست
و از وی بابو عثمان مغربی و از وی بشیخ ابوالقاسم که کانی و از وی بابو علی فارسی و از وی
بخواجه یوسف بهمانی و از وی بخواجه عبدالحق عجمی و از وی بخواجه بهاء الدین
شاه نقشبند و از وی بخواجه خاوند محمود رحمه الله علیه جمیع فایز گشت و تقاسمت
که در سن سبست سالگی چون حضرت ایشان را شوق و ذوق الهی استگیر حال شد از بخارا
در خوش آمد روزی در مجلسی باقی بیگ حاکم و خشن که سخت بد مزاج بود و شریف داشت و باقی
بیگ چون خواجه را دید گفت که این مردمان که خود را خواجه زاد میگویند فی الحقیقت خلق کلاه
سیکند لیس الیق آنند که گوش و بینی ایشان بریده تشویه کرده شود و من باقی بیگ نیستم اگر
اینکار نکنم باستماع اینمنی حضرت ایشان فرمود که روزی خواجه امید دارم که گوش و بینی تو
قطع شوند بعد یک هفته میرشکار آن عبد الشیخان شاه بخارا مع جانوران شکاری خوار میزند
حاکم و خشن بیادش این علم میرشکاران نه رسد و شلاق بخورد و از خشن بیرون کرد میر
شکاران بدین حد است باز خواجه باو شاه را در راه کشیدند و مستقیماً نزد و برود
شاه رفته گفت که باقی بیگ باز خاصه یا دشاه را بکشت و مارا ضرب و شلاق
منوده چدر سخنان دیگر هم از طرف خود اقرار بستند عبد الشیخان چون این
سخن شنید بهم برآند و ده نفر بسیار دل فرستاد و باقی بیگ را نزد خود طلبیده

حکم قطع مهر و گوسش و بینی نافذ کرد چنانچه قطع کرده شد نزد آن منکر اولیا بنظر رسید
 نقلست که چون عبد الله خان شاه بنجار او عبد المومن خان پیش وفات
 کرد سپاه یون بادشاه شتر و حضرت ایشان بایامی عینب از بنجار در کابل آمده
 چندی در کابل اقامت کرد و از بنجار گشت میر رسید و بنجان جمیل بیگ حاکم گشت میر فرود آمد و
 صد با خلق الله بنجرت حاضر آمده میر شدند و مدت مدیدی در آنجا تشریف داشت
 چنانچه تا حال نیز در بنجار در میان و اولاد خواجه در گشت میر موجود اند و شخصی از گشت میر
 منسی بن خواجه احمد که از اولاد خواجه محمود بود در سال یک هزار و دوهصد و هشتاد و در لاهور آمد
 و در روضه مطهره حضرت ایشان فتنه فاش خواند و از طرف خود فضل الدین صفای رانیت
 روضه مقرر کرده و این گشت میر رفت من بعد خواجه ایشان از گشت میر در هندوستان آمد و
 در لاهور و دلی و اکبر آباد و غیره قیام فرمود و پیش جلال الدین اکبر و جلال الدین شاهی
 بادشاهان بقولی عظیم یافت بعد یک سیکاه استورات شاهی هم از آنحضرت پرده برداشتند
 نقلست که وقتی از حضرت ایشان از گشت میر به ستاق تشریف می برد و موسم دیوای
 تابستان و ماه رمضان بود ازین سبب بسیار تکلیف بهمراهیان خواجه رسید و شبی تاب فتن
 نماند آخر استدعا را از خواجه کرد و خواجه روی بسوی آسمان کرد و لبها بجنبانید فی الحال
 ابر پاره نمود و قطرات باریدن آغاز شدند و هوا سرد گردید و تا غروب آفتاب
 ابر زیر آسمان بایل مانند تاباران با سانگی بمنزل مقصود رسیدند و همچنین روز خواجه رخت
 حاجی باندی گشت میری در گشت میر همان بود چون در آن سال در تمام موسم قطره از آسمان نبارید
 بود و فکرگران بود بعد فراغ از طعام اهل مجلس التجائی دعای بارش باران بخواجه
 کردند خواجه با سماع این معنی روی بسوی آسمان کرده لبها بجنبانید فی الحال ابر محیط
 آسمان گردید و چندان بارید که تا فی ایام گذشته شد نقلست که شرف بیگ بلور
 جمیل بیگ در کابل رفته بود و حضرت ایشان خدمتی بوی فرموده بود چون در
 اربعمیل حکم خواجه تسابل کرد بنا بر آن طبع مبارک خواجه از وسع مکر شدند و شرف بیگ
 با بیماری تب مبتلا گشت بعد یک ماه بیماری او طوالت کشید آخر عوصن سیکاه در شرف بیگ

اورادر آنحال بیمار می بخدست خوابه آورده و بر پا آنجناب ایذاست و التماس می دعا می
 صحت کرد خوابه بکیر خواند و فرمود که اگر خدا خواست صحت خواهد یافت حاضرین بحالتی نشستند
 که خوابه برای شفای می دعا می فرموده است چون خانه و می متصل همانجا خوابه وقت
 شب آوازه داد و یلا صد کا تم از خانه شرف بیگ برخواست و خبر رسید که شرف بیگ در این
 اثناء دعوت بیگ بخدست خوابه حاضر کرده خود را بر سر خوابه بر زمین انداخت و فریاد می کرد
 و گفت که خوابه بهاد الدین نقشبنده مرده بار از زنده سیکردنم اسید دارم که برادر من زنده سیکرد
 خوابه بیستم شیده فرمود که در خانه برو و به بین که شاید شرف بیگ زنده باشد و برین سخن بود
 که آواز داد و ایلا از خانه برفت بیگ موقوف شد و خبر آمد که شرف بیگ بیستم بکشد و زنده شد
 من بعد از یکروز و روز شفا یافت و صاحب کتاب رضوانی میفرماید که در راه پور در
 خوابه بر روز عید در عیدگاه بازاری نماز تشریف برده بود تا ده ساعت روزانته نماز
 حاکم در پیشش ماند درین اثنا ذکر آخر وقت نماز عید در میان آمد خوابه فرمود که آخر وقت نماز
 تا وقت زوال است ملاصلح لاهوری که از عالم علم و ملتسب بقتیب بر بود درین سخن
 بانکار آمد و چند سخن بی ادبانه بر زبان آورد حضرت ایشان فرمود که ای بابی تری که
 آنجناب حیات تو زیر ابرم است آید منباجیه بعد نماز عید ملاصلح لاهوری است و آن شرف
 در راه از اسب بر زمین افتاد و سرگردان ایستگست و بنوازش کل در خانه رسید
 که این شامت بی ابدی حضرت ایشان است فی الحال فور الدین قاضی و شریف شیخ الاسلام
 لاهوری بر ابرو معانی تحقیق خدمت خوابه فرستاد و ایشان حاضر شده و التماس فائحه
 بر اوصیت ماکردند فرمود که حالاکتیری که بر جنت و زخم او بر جان ملاصلح رسید بکشد
 که یا اگر در دما اگر چه راضی شوی خوابه بجان ماراضی نمی شود نه جایید تا برای سلامتی ایمان لا
 صلح فائحه بخوانیم و دست بر دعا برداشت و بعد دعا فرمود که ملاصلح ایمان از جهان بسکات
 برد فائحه و شیخ الاسلام از محفل تقدیس نا امید اندر گشتند و برود دیگر ملاصلح بر جنت حق
 پیوست نقیضت که ملاذهنی شاعر کشمیری سیکوید که قطعه تار سنج تیر خالقاه که حضرت
 ایشان تکریم کرده بود و تقدیف کرده بر پرچه کاغذ نوشته اند و گویا انداخته و برادر که از آنجا

حاضر شدیم چون در آنوقت بسبب بگویم کثیر موقع گذارش تاریخ نبود موقوف بر وقت دیگر و کثیر شدیم
شده چند قدم بر قدم او داد و فرمود که ای اخوند آنچه در پیشانی میاندازی همین دست بیا که
بتر ازین موقع وقت کدام دیگر خواهد بود فی الحال بخدمت حاضر شدیم و قطعه تاریخ گذارش کردیم
ملاحظه فرمود و بسیار تحسین کرد و بخلعت فلان سربازی و باطنی سرفراز کرد و تاریخ

حضرت خواجہ آن شد دیندار	گذارش یافت دولت سرمد	طافه شاهی که دادش این دیار
از فنا تاج و از بقا سسند	ذات قدسش که زنده میدارد	دین یزدان و سنت احمد
در همه کار و در همه حالت	یاد از شاه نقش بندد	خالق اهی لطیف کرد ست
که بران می برد سپهر حسد	آسمان گل کش و قضا صمد	خشتش از قرص هر دو ماه سوز
در فضایش که نوبها عفاست	بوی قدس نسیم نه وزد	خاک آن طوطیای بی فیض است
که خیالش بروز دیدار	گفت تاریخ سال آن دیندار	عاقبتی عجب لطیف آمد

و در سج کتاب رضوانی است که چون ایام وفات حضرت ایشان نزدیک رسیدند
پانزده روز قبل از آنکه محال بعد نماز عصر بنواب فقیر خان عالیجاه مرید خود فرمود که بعد از
پانزده روز بدار البقا صحت خواهم کرد چون روز شانزدهم رسید بروز سینه بعد
ادای نماز منسوب چند یار این بیت مولانا عبدالرحمن جامی بر زبان آورد و جامی
آنگی غنیمت رسید بکشتای گل از روضه جاوید بنما و قبل از غشا سر سجده نهاد و جان غم
بسیان آفرین سپرد چون بر غسل لغتش مبارک ایشان بر شسته صندل سرخ راز کرد و نذر
عقد ته بند بست شد و قویب بود که گشاده گرد و غسال از آن غافل بود و خوابه هر دو
دست فراهم آورده عقد ته بند میرود و دست محکم گرفت و نگذاشت که کشف عورت
گردد و از مشاهد ایستاد همه حاضرین قرار کردند که آن اولیاء اللہ لایموتون و از جانب
شاه جهان یاد شاه که در لاهور بود میران بسید جلال الدین صدر الصدور و ربی تمام
تتمیز و تکفین خواجہ حاضر شده بود و بعد دراز کردن لغتش حضرت ایشان در محراب
کفن از روی مبارک بمراود حصول زیارت برداشت دید که لبهای مبارک جنبش اند
گویا چیزی میخواهند و بعد دفن بنواب سعید خان گنبد عالی برقرار شد و انوار خواجہ بنامزد

و تیسرے خواجہ معین الدین بن درگشاہ صاحب رضوانی حنفیہ تھیں کہ بعد شیخ زریں دہلوی عالمی بزرگ تھے۔
 شہنشاہان بادشاہ بجاغیا ششمینہ حضرت کرد و خان دوران انواب حاکم لاہور تھے۔
 دی با حضرت خواجہ نزل دی داشتے خواست کہ گنبد مزار خواجہ را مسمار کنند و بنوہ را اگر گنبد
 فرزند ان بسیت نزد خود بلدیہ گفت کہ سابق احمدی از بزرگان نقشبندیہ گنبد مزار بزرگان
 اینخاندان نہ کنایہ شدہ آو شہا خاں و بطریق بزرگان کردہ اید کہ مزار پیر خود گنبد تعمیر کردہ آید
 پس بیخواب گنبد مزار را بنیاد گنبد گنبد کہ صاحب مزار را مرده بیندار بدلا اگر طاقت دار میسار
 گنبد بعد چندی روزی خان دوران از لاہور سوار شدہ بطریق دیات جاگیر خود میرفت و بوقت
 دوپہر در باغ شالامار خود آمد خادم خانقاہ حضرت ایشان سید انگور از باغ خانقاہ پر کردہ
 بطریق پیشکش نزد خان دوران ببرد خان دوران از راہ کبیر و غرور خود از آن بیخ بخورد و
 میوہ کران خود تقسیم نمود و از راہ شیخ بخادم خانقاہ گفت کہ معین الدین بسیر خاوند محمود بنویسند
 کہ پیر مرده مرده بیندار بنویسند پس او اگر مرده بنویسند چنانکہ سیرہ اید خادم بیخ جواب نداد
 و باز پس آمد بعد دوپہر چون خان دوران سوار شد شیشست بر دہندہ عالیہ سوار گردید چون
 نزد یک تالاب بہ شیار خان رسید پیر کہ باوی عناد دی داشتہ و فقہ از موقع مشتاق
 دی بود خان دوران پیر خود را نزد یک تالاب بد کوہ تنہا یافتہ شمشیر بر آورد و
 اگر دست با تمام بسیند و آن دشمنیستان خدا بسنہای کردار خود بسوست و مخفی مباد
 کہ حضرت ایشان ششش فرزند دہند داشت اول خواجہ تاج الدین خاوند کہ جان بخت
 و حال و قال بود و در تمام عمر مذکوب کیرہ نگشت دوم خواجہ خاوند احمد کہ بعد پیر بزرگوار
 بر سجادہ شیشست رور و لایت صاحب مقامات بلند بود سوم خواجہ خاوند
 محمد چہارم خواجہ خاوند معین الدین جامع کتاب عنوانی است کہ در علوم حدیث و
 تفسیر و فقہ و اصول و فروع شاگرد شیخ عبدالحق محدث دہلوی و در طریقت فیضیاب
 از والد خود بود و بیخ خواجہ خاوند قاسم ششم خواجہ بہاؤ الدین خاوند کہ بعد وفات والد
 بزرگوار ترک منصب شاہی کردہ مجاور مزار پیر انوار گشت و تاحیات خود بجایوری
 حاضر ماند و خلفای حضرت ایشان شانزدہ کس نہ کہ حسب الارشاد دی بعد ترتیب

و تکمیل در اقبالیم و در روز رسیده بعد از این خلق بر دخت اول فرزند و یکی خواهر که با هم خواهر
 احمد و موسوم بود و یکی خواهر عبد الرحیم لقب شد که از اولاد خواهر پیش عطار بن علاء الدین عطار بود
 سوم خواهر سیدگی که از اولاد شاه شجاع کرمانی بود چهارم خواهر محمد امین و حیدری پنجم خواهر عبد الغفر
 و ششم خواهر ترسون المشهور بنو اسب باقی بنفتم خواهر شادمان کبابی ششم مرزا با هم برادر
 خواهر دیوانه بلخی که در شهر پیر سبجان نلی خان باو شایع بود و ششم خواهر لطیف بر خشی در هم مرزا برادر
 برادر میر نغان که از اعظم خلقی شیخ احمد محمد الف ثانی بود و یازدهم خواهر بانندی شمیری
 و دوازدهم خواهر حاجی موسی سینه زده حاجی ضیاء الدین چهارم خواهر ابوالحسن سمرقندی
 پانزدهم مولانا پائنده حارثی شانزدهم خواهر معین الدین فرزند و دلبند حضرت ایشان
 مولف کتاب منوانی رحمة الله علیه جمیع وفات حضرت ایشان بتاریخ دوازدهم شعبان
 سن یک هزار و سیصد و دو و چهارست و در کتب تاریخ وفات خواهر که درج کتاب منوانی است نیست
 قطعه سر خواهر بکان خواهر فاطمه و محمود روینا سفر کرد و جنت گزید بی سال او باقت غیب گفت

<p>باب بزرگان بجنبت رسید که دانش بود مسجد ابن مسعود نداشت بر سال انتقالش که قطعه صفیا فاطمه محمود چو شد زنده زینت منور دو بار آفتاب عشق محمود رفت تا وصل یافت محمود</p>	<p>از مولف شد از دنیا نیکو با ودانی که قطعه صفیا فاطمه محمود زو بنا آفتاب عشق محمود شد محمود شاه از دست سال</p>	<p>شده محمود خاد و غم و عالم افضل ایزد و المان مهدود سالش شش هفت است برآمد شاه محمود چون ز در دنیا پیر محمود م پارس محمود</p>
--	---	---

و مرار بر انوار حضرت ایشان و راه پور از شهر بجانیه شرق متصل باغ خالایه
 واقع است رحمة الله علیه حاجی خضر روحانی قدس سره از خلقی بزرگ
 شیخ احمد نبد و سر نهی است در عقبه ببول پور که از صفات سر شریف است سکونت
 داشت اول محفل فکد منزل شیخ عبد الواحد دال بزرگوار شیخ احمد حاضر فائز
 سرای سعادت اند و منت بعد از آن بنجد منت حضرت شیخ احمد میردیه آمد تکمیل منت
 و از کمالان وقت شد چون ولوله شوق و لطمه عشق در دل سعادت منزل

بالا تر شد سیاست بسیار کرد و بلبی ری از شاهان آن قایلیم را در یانت و بزیارت عزیمت
 الشریعین و بیت المقدس مشرف گشت نقیضت کرد و زنی شیخ احمد مجید را بلبی علی لغت
 را و یا از وی پرسید که اندکی از آن مالکیت که ترا دست تقدیر بروی نیست گشت حاجی
 خضر که هر چند و اتم ترمز و بر گسترده ام و را بدم خود دنیا و مردم و قنات حاجی خضر در سال
 یکم از او بجهاد و دواست و هزار در فتنه بلبی پوراست از موهبت
 شیخ حاجی است چون به سقا اول سال ^{۱۰۵۲} ^{۱۰۵۱} ^{۱۰۵۰} ^{۱۰۴۹} ^{۱۰۴۸} ^{۱۰۴۷} ^{۱۰۴۶} ^{۱۰۴۵} ^{۱۰۴۴} ^{۱۰۴۳} ^{۱۰۴۲} ^{۱۰۴۱} ^{۱۰۴۰} ^{۱۰۳۹} ^{۱۰۳۸} ^{۱۰۳۷} ^{۱۰۳۶} ^{۱۰۳۵} ^{۱۰۳۴} ^{۱۰۳۳} ^{۱۰۳۲} ^{۱۰۳۱} ^{۱۰۳۰} ^{۱۰۲۹} ^{۱۰۲۸} ^{۱۰۲۷} ^{۱۰۲۶} ^{۱۰۲۵} ^{۱۰۲۴} ^{۱۰۲۳} ^{۱۰۲۲} ^{۱۰۲۱} ^{۱۰۲۰} ^{۱۰۱۹} ^{۱۰۱۸} ^{۱۰۱۷} ^{۱۰۱۶} ^{۱۰۱۵} ^{۱۰۱۴} ^{۱۰۱۳} ^{۱۰۱۲} ^{۱۰۱۱} ^{۱۰۱۰} ^{۱۰۰۹} ^{۱۰۰۸} ^{۱۰۰۷} ^{۱۰۰۶} ^{۱۰۰۵} ^{۱۰۰۴} ^{۱۰۰۳} ^{۱۰۰۲} ^{۱۰۰۱} ^{۱۰۰۰} ^{۹۹۹} ^{۹۹۸} ^{۹۹۷} ^{۹۹۶} ^{۹۹۵} ^{۹۹۴} ^{۹۹۳} ^{۹۹۲} ^{۹۹۱} ^{۹۹۰} ^{۹۸۹} ^{۹۸۸} ^{۹۸۷} ^{۹۸۶} ^{۹۸۵} ^{۹۸۴} ^{۹۸۳} ^{۹۸۲} ^{۹۸۱} ^{۹۸۰} ^{۹۷۹} ^{۹۷۸} ^{۹۷۷} ^{۹۷۶} ^{۹۷۵} ^{۹۷۴} ^{۹۷۳} ^{۹۷۲} ^{۹۷۱} ^{۹۷۰} ^{۹۶۹} ^{۹۶۸} ^{۹۶۷} ^{۹۶۶} ^{۹۶۵} ^{۹۶۴} ^{۹۶۳} ^{۹۶۲} ^{۹۶۱} ^{۹۶۰} ^{۹۵۹} ^{۹۵۸} ^{۹۵۷} ^{۹۵۶} ^{۹۵۵} ^{۹۵۴} ^{۹۵۳} ^{۹۵۲} ^{۹۵۱} ^{۹۵۰} ^{۹۴۹} ^{۹۴۸} ^{۹۴۷} ^{۹۴۶} ^{۹۴۵} ^{۹۴۴} ^{۹۴۳} ^{۹۴۲} ^{۹۴۱} ^{۹۴۰} ^{۹۳۹} ^{۹۳۸} ^{۹۳۷} ^{۹۳۶} ^{۹۳۵} ^{۹۳۴} ^{۹۳۳} ^{۹۳۲} ^{۹۳۱} ^{۹۳۰} ^{۹۲۹} ^{۹۲۸} ^{۹۲۷} ^{۹۲۶} ^{۹۲۵} ^{۹۲۴} ^{۹۲۳} ^{۹۲۲} ^{۹۲۱} ^{۹۲۰} ^{۹۱۹} ^{۹۱۸} ^{۹۱۷} ^{۹۱۶} ^{۹۱۵} ^{۹۱۴} ^{۹۱۳} ^{۹۱۲} ^{۹۱۱} ^{۹۱۰} ^{۹۰۹} ^{۹۰۸} ^{۹۰۷} ^{۹۰۶} ^{۹۰۵} ^{۹۰۴} ^{۹۰۳} ^{۹۰۲} ^{۹۰۱} ^{۹۰۰} ^{۸۹۹} ^{۸۹۸} ^{۸۹۷} ^{۸۹۶} ^{۸۹۵} ^{۸۹۴} ^{۸۹۳} ^{۸۹۲} ^{۸۹۱} ^{۸۹۰} ^{۸۸۹} ^{۸۸۸} ^{۸۸۷} ^{۸۸۶} ^{۸۸۵} ^{۸۸۴} ^{۸۸۳} ^{۸۸۲} ^{۸۸۱} ^{۸۸۰} ^{۸۷۹} ^{۸۷۸} ^{۸۷۷} ^{۸۷۶} ^{۸۷۵} ^{۸۷۴} ^{۸۷۳} ^{۸۷۲} ^{۸۷۱} ^{۸۷۰} ^{۸۶۹} ^{۸۶۸} ^{۸۶۷} ^{۸۶۶} ^{۸۶۵} ^{۸۶۴} ^{۸۶۳} ^{۸۶۲} ^{۸۶۱} ^{۸۶۰} ^{۸۵۹} ^{۸۵۸} ^{۸۵۷} ^{۸۵۶} ^{۸۵۵} ^{۸۵۴} ^{۸۵۳} ^{۸۵۲} ^{۸۵۱} ^{۸۵۰} ^{۸۴۹} ^{۸۴۸} ^{۸۴۷} ^{۸۴۶} ^{۸۴۵} ^{۸۴۴} ^{۸۴۳} ^{۸۴۲} ^{۸۴۱} ^{۸۴۰} ^{۸۳۹} ^{۸۳۸} ^{۸۳۷} ^{۸۳۶} ^{۸۳۵} ^{۸۳۴} ^{۸۳۳} ^{۸۳۲} ^{۸۳۱} ^{۸۳۰} ^{۸۲۹} ^{۸۲۸} ^{۸۲۷} ^{۸۲۶} ^{۸۲۵} ^{۸۲۴} ^{۸۲۳} ^{۸۲۲} ^{۸۲۱} ^{۸۲۰} ^{۸۱۹} ^{۸۱۸} ^{۸۱۷} ^{۸۱۶} ^{۸۱۵} ^{۸۱۴} ^{۸۱۳} ^{۸۱۲} ^{۸۱۱} ^{۸۱۰} ^{۸۰۹} ^{۸۰۸} ^{۸۰۷} ^{۸۰۶} ^{۸۰۵} ^{۸۰۴} ^{۸۰۳} ^{۸۰۲} ^{۸۰۱} ^{۸۰۰} ^{۷۹۹} ^{۷۹۸} ^{۷۹۷} ^{۷۹۶} ^{۷۹۵} ^{۷۹۴} ^{۷۹۳} ^{۷۹۲} ^{۷۹۱} ^{۷۹۰} ^{۷۸۹} ^{۷۸۸} ^{۷۸۷} ^{۷۸۶} ^{۷۸۵} ^{۷۸۴} ^{۷۸۳} ^{۷۸۲} ^{۷۸۱} ^{۷۸۰} ^{۷۷۹} ^{۷۷۸} ^{۷۷۷} ^{۷۷۶} ^{۷۷۵} ^{۷۷۴} ^{۷۷۳} ^{۷۷۲} ^{۷۷۱} ^{۷۷۰} ^{۷۶۹} ^{۷۶۸} ^{۷۶۷} ^{۷۶۶} ^{۷۶۵} ^{۷۶۴} ^{۷۶۳} ^{۷۶۲} ^{۷۶۱} ^{۷۶۰} ^{۷۵۹} ^{۷۵۸} ^{۷۵۷} ^{۷۵۶} ^{۷۵۵} ^{۷۵۴} ^{۷۵۳} ^{۷۵۲} ^{۷۵۱} ^{۷۵۰} ^{۷۴۹} ^{۷۴۸} ^{۷۴۷} ^{۷۴۶} ^{۷۴۵} ^{۷۴۴} ^{۷۴۳} ^{۷۴۲} ^{۷۴۱} ^{۷۴۰} ^{۷۳۹} ^{۷۳۸} ^{۷۳۷} ^{۷۳۶} ^{۷۳۵} ^{۷۳۴} ^{۷۳۳} ^{۷۳۲} ^{۷۳۱} ^{۷۳۰} ^{۷۲۹} ^{۷۲۸} ^{۷۲۷} ^{۷۲۶} ^{۷۲۵} ^{۷۲۴} ^{۷۲۳} ^{۷۲۲} ^{۷۲۱} ^{۷۲۰} ^{۷۱۹} ^{۷۱۸} ^{۷۱۷} ^{۷۱۶} ^{۷۱۵} ^{۷۱۴} ^{۷۱۳} ^{۷۱۲} ^{۷۱۱} ^{۷۱۰} ^{۷۰۹} ^{۷۰۸} ^{۷۰۷} ^{۷۰۶} ^{۷۰۵} ^{۷۰۴} ^{۷۰۳} ^{۷۰۲} ^{۷۰۱} ^{۷۰۰} ^{۶۹۹} ^{۶۹۸} ^{۶۹۷} ^{۶۹۶} ^{۶۹۵} ^{۶۹۴} ^{۶۹۳} ^{۶۹۲} ^{۶۹۱} ^{۶۹۰} ^{۶۸۹} ^{۶۸۸} ^{۶۸۷} ^{۶۸۶} ^{۶۸۵} ^{۶۸۴} ^{۶۸۳} ^{۶۸۲} ^{۶۸۱} ^{۶۸۰} ^{۶۷۹} ^{۶۷۸} ^{۶۷۷} ^{۶۷۶} ^{۶۷۵} ^{۶۷۴} ^{۶۷۳} ^{۶۷۲} ^{۶۷۱} ^{۶۷۰} ^{۶۶۹} ^{۶۶۸} ^{۶۶۷} ^{۶۶۶} ^{۶۶۵} ^{۶۶۴} ^{۶۶۳} ^{۶۶۲} ^{۶۶۱} ^{۶۶۰} ^{۶۵۹} ^{۶۵۸} ^{۶۵۷} ^{۶۵۶} ^{۶۵۵} ^{۶۵۴} ^{۶۵۳} ^{۶۵۲} ^{۶۵۱} ^{۶۵۰} ^{۶۴۹} ^{۶۴۸} ^{۶۴۷} ^{۶۴۶} ^{۶۴۵} ^{۶۴۴} ^{۶۴۳} ^{۶۴۲} ^{۶۴۱} ^{۶۴۰} ^{۶۳۹} ^{۶۳۸} ^{۶۳۷} ^{۶۳۶} ^{۶۳۵} ^{۶۳۴} ^{۶۳۳} ^{۶۳۲} ^{۶۳۱} ^{۶۳۰} ^{۶۲۹} ^{۶۲۸} ^{۶۲۷} ^{۶۲۶} ^{۶۲۵} ^{۶۲۴} ^{۶۲۳} ^{۶۲۲} ^{۶۲۱} ^{۶۲۰} ^{۶۱۹} ^{۶۱۸} ^{۶۱۷} ^{۶۱۶} ^{۶۱۵} ^{۶۱۴} ^{۶۱۳} ^{۶۱۲} ^{۶۱۱} ^{۶۱۰} ^{۶۰۹} ^{۶۰۸} ^{۶۰۷} ^{۶۰۶} ^{۶۰۵} ^{۶۰۴} ^{۶۰۳} ^{۶۰۲} ^{۶۰۱} ^{۶۰۰} ^{۵۹۹} ^{۵۹۸} ^{۵۹۷} ^{۵۹۶} ^{۵۹۵} ^{۵۹۴} ^{۵۹۳} ^{۵۹۲} ^{۵۹۱} ^{۵۹۰} ^{۵۸۹} ^{۵۸۸} ^{۵۸۷} ^{۵۸۶} ^{۵۸۵} ^{۵۸۴} ^{۵۸۳} ^{۵۸۲} ^{۵۸۱} ^{۵۸۰} ^{۵۷۹} ^{۵۷۸} ^{۵۷۷} ^{۵۷۶} ^{۵۷۵} ^{۵۷۴} ^{۵۷۳} ^{۵۷۲} ^{۵۷۱} ^{۵۷۰} ^{۵۶۹} ^{۵۶۸} ^{۵۶۷} ^{۵۶۶} ^{۵۶۵} ^{۵۶۴} ^{۵۶۳} ^{۵۶۲} ^{۵۶۱} ^{۵۶۰} ^{۵۵۹} ^{۵۵۸} ^{۵۵۷} ^{۵۵۶} ^{۵۵۵} ^{۵۵۴} ^{۵۵۳} ^{۵۵۲} ^{۵۵۱} ^{۵۵۰} ^{۵۴۹} ^{۵۴۸} ^{۵۴۷} ^{۵۴۶} ^{۵۴۵} ^{۵۴۴} ^{۵۴۳} ^{۵۴۲} ^{۵۴۱} ^{۵۴۰} ^{۵۳۹} ^{۵۳۸} ^{۵۳۷} ^{۵۳۶} ^{۵۳۵} ^{۵۳۴} ^{۵۳۳} ^{۵۳۲} ^{۵۳۱} ^{۵۳۰} ^{۵۲۹} ^{۵۲۸} ^{۵۲۷} ^{۵۲۶} ^{۵۲۵} ^{۵۲۴} ^{۵۲۳} ^{۵۲۲} ^{۵۲۱} ^{۵۲۰} ^{۵۱۹} ^{۵۱۸} ^{۵۱۷} ^{۵۱۶} ^{۵۱۵} ^{۵۱۴} ^{۵۱۳} ^{۵۱۲} ^{۵۱۱} ^{۵۱۰} ^{۵۰۹} ^{۵۰۸} ^{۵۰۷} ^{۵۰۶} ^{۵۰۵} ^{۵۰۴} ^{۵۰۳} ^{۵۰۲} ^{۵۰۱} ^{۵۰۰} ^{۴۹۹} ^{۴۹۸} ^{۴۹۷} ^{۴۹۶} ^{۴۹۵} ^{۴۹۴} ^{۴۹۳} ^{۴۹۲} ^{۴۹۱} ^{۴۹۰} ^{۴۸۹} ^{۴۸۸} ^{۴۸۷} ^{۴۸۶} ^{۴۸۵} ^{۴۸۴} ^{۴۸۳} ^{۴۸۲} ^{۴۸۱} ^{۴۸۰} ^{۴۷۹} ^{۴۷۸} ^{۴۷۷} ^{۴۷۶} ^{۴۷۵} ^{۴۷۴} ^{۴۷۳} ^{۴۷۲} ^{۴۷۱} ^{۴۷۰} ^{۴۶۹} ^{۴۶۸} ^{۴۶۷} ^{۴۶۶} ^{۴۶۵} ^{۴۶۴} ^{۴۶۳} ^{۴۶۲} ^{۴۶۱} ^{۴۶۰} ^{۴۵۹} ^{۴۵۸} ^{۴۵۷} ^{۴۵۶} ^{۴۵۵} ^{۴۵۴} ^{۴۵۳} ^{۴۵۲} ^{۴۵۱} ^{۴۵۰} ^{۴۴۹} ^{۴۴۸} ^{۴۴۷} ^{۴۴۶} ^{۴۴۵} ^{۴۴۴} ^{۴۴۳} ^{۴۴۲} ^{۴۴۱} ^{۴۴۰} ^{۴۳۹} ^{۴۳۸} ^{۴۳۷} ^{۴۳۶} ^{۴۳۵} ^{۴۳۴} ^{۴۳۳} ^{۴۳۲} ^{۴۳۱} ^{۴۳۰} ^{۴۲۹} ^{۴۲۸} ^{۴۲۷} ^{۴۲۶} ^{۴۲۵} ^{۴۲۴} ^{۴۲۳} ^{۴۲۲} ^{۴۲۱} ^{۴۲۰} ^{۴۱۹} ^{۴۱۸} ^{۴۱۷} ^{۴۱۶} ^{۴۱۵} ^{۴۱۴} ^{۴۱۳} ^{۴۱۲} ^{۴۱۱} ^{۴۱۰} ^{۴۰۹} ^{۴۰۸} ^{۴۰۷} ^{۴۰۶} ^{۴۰۵} ^{۴۰۴} ^{۴۰۳} ^{۴۰۲} ^{۴۰۱} ^{۴۰۰} ^{۳۹۹} ^{۳۹۸} ^{۳۹۷} ^{۳۹۶} ^{۳۹۵} ^{۳۹۴} ^{۳۹۳} ^{۳۹۲} ^{۳۹۱} ^{۳۹۰} ^{۳۸۹} ^{۳۸۸} ^{۳۸۷} ^{۳۸۶} ^{۳۸۵} ^{۳۸۴} ^{۳۸۳} ^{۳۸۲} ^{۳۸۱} ^{۳۸۰} ^{۳۷۹} ^{۳۷۸} ^{۳۷۷} ^{۳۷۶} ^{۳۷۵} ^{۳۷۴} ^{۳۷۳} ^{۳۷۲} ^{۳۷۱} ^{۳۷۰} ^{۳۶۹} ^{۳۶۸} ^{۳۶۷} ^{۳۶۶} ^{۳۶۵} ^{۳۶۴} ^{۳۶۳} ^{۳۶۲} ^{۳۶۱} ^{۳۶۰} ^{۳۵۹} ^{۳۵۸} ^{۳۵۷} ^{۳۵۶} ^{۳۵۵} ^{۳۵۴} ^{۳۵۳} ^{۳۵۲} ^{۳۵۱} ^{۳۵۰} ^{۳۴۹} ^{۳۴۸} ^{۳۴۷} ^{۳۴۶} ^{۳۴۵} ^{۳۴۴} ^{۳۴۳} ^{۳۴۲} ^{۳۴۱} ^{۳۴۰} ^{۳۳۹} ^{۳۳۸} ^{۳۳۷} ^{۳۳۶} ^{۳۳۵} ^{۳۳۴} ^{۳۳۳} ^{۳۳۲} ^{۳۳۱} ^{۳۳۰} ^{۳۲۹} ^{۳۲۸} ^{۳۲۷} ^{۳۲۶} ^{۳۲۵} ^{۳۲۴} ^{۳۲۳} ^{۳۲۲} ^{۳۲۱} ^{۳۲۰} ^{۳۱۹} ^{۳۱۸} ^{۳۱۷} ^{۳۱۶} ^{۳۱۵} ^{۳۱۴} ^{۳۱۳} ^{۳۱۲} ^{۳۱۱} ^{۳۱۰} ^{۳۰۹} ^{۳۰۸} ^{۳۰۷} ^{۳۰۶} ^{۳۰۵} ^{۳۰۴} ^{۳۰۳} ^{۳۰۲} ^{۳۰۱} ^{۳۰۰} ^{۲۹۹} ^{۲۹۸} ^{۲۹۷} ^{۲۹۶} ^{۲۹۵} ^{۲۹۴} ^{۲۹۳} ^{۲۹۲} ^{۲۹۱} ^{۲۹۰} ^{۲۸۹} ^{۲۸۸} ^{۲۸۷} ^{۲۸۶} ^{۲۸۵} ^{۲۸۴} ^{۲۸۳} ^{۲۸۲} ^{۲۸۱} ^{۲۸۰} ^{۲۷۹} ^{۲۷۸} ^{۲۷۷} ^{۲۷۶} ^{۲۷۵} ^{۲۷۴} ^{۲۷۳} ^{۲۷۲} ^{۲۷۱} ^{۲۷۰} ^{۲۶۹} ^{۲۶۸} ^{۲۶۷} ^{۲۶۶} ^{۲۶۵} ^{۲۶۴} ^{۲۶۳} ^{۲۶۲} ^{۲۶۱} ^{۲۶۰} ^{۲۵۹} ^{۲۵۸} ^{۲۵۷} ^{۲۵۶} ^{۲۵۵} ^{۲۵۴} ^{۲۵۳} ^{۲۵۲} ^{۲۵۱} ^{۲۵۰} ^{۲۴۹} ^{۲۴۸} ^{۲۴۷} ^{۲۴۶} ^{۲۴۵} ^{۲۴۴} ^{۲۴۳} ^{۲۴۲} ^{۲۴۱} ^{۲۴۰} ^{۲۳۹} ^{۲۳۸} ^{۲۳۷} ^{۲۳۶} ^{۲۳۵} ^{۲۳۴} ^{۲۳۳} ^{۲۳۲} ^{۲۳۱} ^{۲۳۰} ^{۲۲۹} ^{۲۲۸} ^{۲۲۷} ^{۲۲۶} ^{۲۲۵} ^{۲۲۴} ^{۲۲۳} ^{۲۲۲} ^{۲۲۱} ^{۲۲۰} ^{۲۱۹} ^{۲۱۸} ^{۲۱۷} ^{۲۱۶} ^{۲۱۵} ^{۲۱۴} ^{۲۱۳} ^{۲۱۲} ^{۲۱۱} ^{۲۱۰} ^{۲۰۹} ^{۲۰۸} ^{۲۰۷} ^{۲۰۶} ^{۲۰۵} ^{۲۰۴} ^{۲۰۳} ^{۲۰۲} ^{۲۰۱} ^{۲۰۰} ^{۱۹۹} ^{۱۹۸} ^{۱۹۷} ^{۱۹۶} ^{۱۹۵} ^{۱۹۴} ^{۱۹۳} ^{۱۹۲} ^{۱۹۱} ^{۱۹۰} ^{۱۸۹} ^{۱۸۸} ^{۱۸۷} ^{۱۸۶} ^{۱۸۵} ^{۱۸۴} ^{۱۸۳} ^{۱۸۲} ^{۱۸۱} ^{۱۸۰} ^{۱۷۹} ^{۱۷۸} ^{۱۷۷} ^{۱۷۶} ^{۱۷۵} ^{۱۷۴} ^{۱۷۳} ^{۱۷۲} ^{۱۷۱} ^{۱۷۰} ^{۱۶۹} ^{۱۶۸} ^{۱۶۷} ^{۱۶۶} ^{۱۶۵} ^{۱۶۴} ^{۱۶۳} ^{۱۶۲} ^{۱۶۱} ^{۱۶۰} ^{۱۵۹} ^{۱۵۸} ^{۱۵۷} ^{۱۵۶} ^{۱۵۵} ^{۱۵۴} ^{۱۵۳} ^{۱۵۲} ^{۱۵۱} ^{۱۵۰} ^{۱۴۹} ^{۱۴۸} ^{۱۴۷} ^{۱۴۶} ^{۱۴۵} ^{۱۴۴} ^{۱۴۳} ^{۱۴۲} ^{۱۴۱} ^{۱۴۰} ^{۱۳۹} ^{۱۳۸} ^{۱۳۷} ^{۱۳۶} ^{۱۳۵} ^{۱۳۴} ^{۱۳۳} ^{۱۳۲} ^{۱۳۱} ^{۱۳۰} ^{۱۲۹} ^{۱۲۸} ^{۱۲۷} ^{۱۲۶} ^{۱۲۵} ^{۱۲۴} ^{۱۲۳} ^{۱۲۲} ^{۱۲۱} ^{۱۲۰} ^{۱۱۹} ^{۱۱۸} ^{۱۱۷} ^{۱۱۶} ^{۱۱۵} ^{۱۱۴} ^{۱۱۳} ^{۱۱۲} ^{۱۱۱} ^{۱۱۰} ^{۱۰۹} ^{۱۰۸} ^{۱۰۷} ^{۱۰۶} ^{۱۰۵} ^{۱۰۴} ^{۱۰۳} ^{۱۰۲} ^{۱۰۱} ^{۱۰۰} ^{۹۹} ^{۹۸} ^{۹۷} ^{۹۶} ^{۹۵} ^{۹۴} ^{۹۳} ^{۹۲} ^{۹۱} ^{۹۰} ^{۸۹} ^{۸۸} ^{۸۷} ^{۸۶} ^{۸۵} ^{۸۴} ^{۸۳} ^{۸۲} ^{۸۱} ^{۸۰} ^{۷۹} ^{۷۸} ^{۷۷} ^{۷۶} ^{۷۵} ^{۷۴} ^{۷۳} ^{۷۲} ^{۷۱} ^{۷۰} ^{۶۹} ^{۶۸} ^{۶۷} ^{۶۶} ^{۶۵} ^{۶۴} ^{۶۳} ^{۶۲} ^{۶۱} ^{۶۰} ^{۵۹} ^{۵۸} ^{۵۷} ^{۵۶} ^{۵۵} ^{۵۴} ^{۵۳} ^{۵۲} ^{۵۱} ^{۵۰}

بود و بعضی معاندان این قاتلان بوجن شاه جهان بادشاه رسایند که ای شیخ فوجی علیهم السلام
با خود دارد اگر خواهی بگویم که این شاه بگوید و باستان این خبر بادشاه را و سوسه علیهم السلام
آتش افروزان و بگویند که این درین شهر است و معاینه فرستاد و چون بگویند که این درین شهر است
فکر می ببرد و در سوسه افروزان و بگویند که این درین شهر است و معاینه فرستاد و چون بگویند که این درین شهر است
دی هیچ یک از داری بپرداخت بلکه بپند و اندیشه برای ترک علاقه دنیاوی که دوی هم نیست
بادشاه رفته اند و این کلام معاندان نمود و عرض کرد که درین ایام لشکر شاه می بپیمایم و چه بگویم
و چون که یک سو هزار نفره اند و همراه این شخص مردمان افغان و غیره کم از ده هزار هستند
این سراسر است که بنوعی من الا نوع این را از اینجا بکاسه دیگر باید فرستاد و چنانکه
بادشاه شیخ گفته فرستاد که معاصرت وقت آنست که شما باز بنحاله خود تشریف بفرمایید
این شیخ بنوعی از این بگویند که راحت کرد و از آنجا روانه سفر بجای دیگر و بدو را بنحاله
رسیده بعد آدای و زیارت روضه نبوی در مدینه منوره وفات یافت و صاحب
تذکره الامعیه میگوید که مادر شیخ آدم از قوم مشوانی بود اگر چه از خود را
لبیده مشهور نکرد و مردم آنجا را افغان میگویند اما آنجناب هم از سادات صحیح النسب بود
که خود حضرت شیخ در کتاب مصنفه خود اسامی بزرگان جدی و مادری خویش را وایل
کتاب تا حضرت امام موسی کاظم صلی الله علیه و آله تحریر فرموده است و در تذکره آدم میگوید
بروایت شیخ میگوید که از یاران عظیم شیخ بود و درج است که در ایام قحط سالی که ماه گنیم چون
دانه مروارید نایاب بود فاقه ترین خاتمه بسبب عدم موجودی غله و خج بسیار به شک
آمده عرض حال بجهت شیخ کردند و ارشاد کرد که در غله دانه هر قدر که غله هست از بالا
بند سازند و در زیر آن سوراخ کرده از آن سوراخ هر روز بقدر حاجت غله بگیرند
باشند انشا الله بکثرت خواهد شد چنانچه میزبان همچنان کرد و از سوراخ زیرین
غله دانه هر روز بقدر حاجت غله می آوردند تا آنکه ششماه برین حال بگذشتند که
غله کم نشد چون موسم بچگی غله شالی رسید و ارزانی شد و دانه غله دانه را کشادند و
که همانقدر غله که در غله دانه بوقت بپند کردن دانه بود و موجود است نقل است

که بر آنی در سر سبز و خضر شخصی را خواستگاری نموده مجلس عالی ترتیب داد و حضرت شیخ را به
مجلس یاد کرد و رسوم خواستگاری بناظر و بر روی شیخ بود و چون آمدند به چندین سببی از سبب
شیخ آن ناله نمود و به حشر و کجکاح کرد و پدر دفتر که اول بوی خواستگاری کرده بود بکند مت
خواه آمده اظهار حال کرد و فرمود که اندیشه کن و منرا می کرد و از خود خواهد یافت غرض چون
ناکه نزد منگوبه خود رفت خواست که با منگوبه خود صحبت کند خود را نامزد یافت و دانست
که این بابی غضب حضرت شیخ است بخندست حاضر آمده الحاح و زاری نمود قبول یافت
آن خجک خود بهمان دفتر که خواستگاری می کرد و بود و منعقد کرد و از بابی نامزدی خلاص
گشت ملا پدر الدین سر سبز می که پیر برادر و خواهر تاش شیخ آدم است در تصانیف خود
مناقب الاولیا و حاجی محمد امین به بخشی در کتاب مناقب المحضات و صاحب تذکره الاولیا
و سنوات الاقطیاد صاحب روضة السلام مناقب و مقامات بسیار درج تصانیف خود
فرموده اند که از ان طالع تحریر و تقریر افزون نمایان آن کی از بسیار یکی از سبب نوشته می آید
که در تمام عمر شیخ صد کس اولیای کامل و کامل تکمیل نامهری و باطنی با خرقه خلافت و اجابت
طریقت از آنجناب یافتند و قد آدم بدان تالعبه هزار رسیده بود و شیخ آدم ملی در زاد
بود چون بهر بلوغ رسید یکسپاه گری اشتغال داشت چون جاذب عشق حقیقی او را
سپو کشید و یکسپاه کرده بخدمت حضرت حاجی خضر مجیدی که از صفای عظیم الشان
شیخ احمد می دلد و حاضر آمده ترقی مقامات فقر حاصل نمود بعد از آن بوسیله جمیل
حضرت حاجی بخدمت شیخ احمد بیعت کرد و بکمالات کامل فایز گشت و در طریق
نقشبندی و چشتیه و سهروردیه و مشتاریه و دراریه و غیره اجازت تلقین یافت
و بنجیب خلیف الزمانی و قلیب الاقطاب مخاطب گردید حاجی سید ایل که از خدام
عالم مقام شیخ آدم بود میفرماید که وقتی چهارشنبه حضرت علی اشرف علیه و سلم با شیخ آدم
بر بالین من نشسته بود و فرمود که خاطر معبد ار که صحبت یافتی بهای و در صحبت یافتی
و در حج کتاب روضه السلام هست که روزی شیخ آدم با یاران هدم بکلمه اشتراف
نشسته بود که در همانست حضرت شاه رسالت مآب صلی الله علیه و سلم ظهور فرمود

و بعد دوست مبارک را کشته باشم مصافحه فرمود و ارشاد کرد که ما شیخ بزرگوار است و سلامت
تو بمصافحه کن آن مصافحه من است و هر که من مصافحه کرد و مغفورت است پس شیخ هم بریدان
خود را جمع فرموده با هر یک مصافحه کرد که اصدی ازین دولت محروم نماند و همچنین در یک سینه
و سینه هفتاد و چهار بار عمل مصافحه بعمل آورد و نیز در یک کتاب مذکور است که وفای شیخ آدم
کمید سینه مسوره شریف بر روی دروازه فیض اندازد و روضه نبوی السیاقه داده باشد و
هر دو مصراع دروازه روضه مقدس اند خود داشته باشد پس اندرون تشریف بردی الحی
هر دو دست حق پرست حضرت سید عالم صلی الله علیه و سلم در قد اطهر بر آید و شیخ نیز
شوق پیش رفته بمصافحه نمود و بوسه داد که همه حاضرین مشاهده کردند شیخ محمد شریف
و شیخ ابوالفضل که از کبار اصحاب آنجناب اند میفرماید که تا مدتی بر حسین بی چین شیخ آدم حفظ
الله نوشته میدیدیم از خیال یاران محرم اسرار دیگر هم اطلاع یافتند و روزی اظهار این حال
با شخص حضرت کردیم متغیر گشت بنابراین اسرار شیخ فرمود و بهمان ساعت دست خویش بر
پیشانی مبارک نمود و آن طغور را محضی کرد و حضرت شیخ در اوایل کتاب نکات الاسرار
که تصنیف کرده آنجناب است تحریر نموده که این فقیر لقمه بر کسی نمیکند و از خود بخورم
منی نماید چرا که حق سبحانه تعالی او عده شده است که من لقمه بجز با اختیار نمیخورم و آن
متوسل است از بر تو سل من ثابت دار که لقمه ای بهرم مغفور باشد هر چند ناقص بود
اما برز قیامت او را از ادبیای تقربین محشور سازی پس حق سبحانه تعالی دعای این قبول فرمود
و آثار اجابت این دعای و دعا از حق تعالی و بنی المصطفی صلی الله علیه و سلم بکرات مراتب ظهور
آمده اما با وجودی که لقمه ازین فقیر چهل هزار کس بارشادیده و سینه شدند و بارشاد و حاصل آن
صد کس نال و کمال گشتند و از ارشاد حقن چه گوید که همه ستر شدند را از فیض خاص علی مستقار
هر یکی میرساند و شیخ صلی الله علیه و سلم میفرماید که چون داخل طریقه آدمیه شدم در خاطر
گذشت که طریقه ما به مشایخ متقدمین بسیار متبرک و بزرگ اندام و مومنی که در وقت
مشایخ متقدمین در دنیا نیامدم حالا که مرید طریقه مجددیه که از طریق مشایخین
شده ام و دیده باید که چه فایده بطنور آید پس همانا نصیب در خواست دیدم که

هر طریقه با فوج فوج میران خود پیش من آمدند و با من مصافحه کردند و گفت که تو عجب
 سعادتمند هستی که در طریقه مجد دید آدمی می بینی شدی که این طریق آخری بهترین
 طریق مستقیم است چون از خواب بیدار شدم خورسند شدم و سحر وقت از غایت
 خوشنودی خود را بخدمت حضرت شیخ رساندم هنوز نوبت بصر صبح و کلام نرسیده بود
 که فرمود که یا صالح الحمد لله که خاطر تو تسلی یافت شیخ غلام محمد سهار پوری میفرماید که شیخ
 مرا ارشاد کرد که وقتی که ترا همی یا مشکلی پیش آید یا یاد کنی اتفاقا باری در قنار میفرماید
 را به زنان ظاهر بشوند و خواستند که دست بفار مال من بکش آیند در دل التیاج حضرت
 شیخ بر دهنم ناگاه بچشم ظاهر می دیدم که سواری از دو زطاهر شد و خود را بر این زنان
 ریخت را به زنان از خون وی رو بگریز نهادند چون نیک ملاحظه کردم آن سوار خود را
 مبارک شیخ آدم بود نقلاست که دفتر کے در بنو را با سیب جن گرفتار بود چون
 آن دفتر نزد شوهر رفتی جن او را نمی گذاراشت دشوهر دختر را آزار میداد آخر
 پدرش را مجبور شد و بدست شیخ آمده عرض حال کرد فرمود که حالا چون من حاضر شود
 بگوشتش او بگوید که زنان شیخ آدم چنان است که از اینجا بگریزی و رنشی ترا خواهد خست
 پدر و دختر چنان عمل کردند فی الحال دفتر صحت یافت و شیخ محمد شریف علامه در سال
 زانو شسته که روزی وقت شب در خانه رفته بودم شیخ را در خواب دیدم که میفرماید
 ای شیخ این در خانه تو در زاده است بر خیز و در فکری فی الحال از خواب بیدار شدم
 که بر بام خود رفتم دیدم که در زده موجود است چون ملا دید بگریخت حافظ نور محمد سامانی
 میگوید که وقتی که مرا نزد شخصی برای کاری در گجرات فرستاد چون گجرات رسیدم دیدم
 که آن شخص را حکم گجرات موقوفه بود که ده است ناچار واپس آمدم و عرض حال بخدمت نمودم
 فرمود که در چند روز حکم گجرات خود هم مقید خواهی شد انشا الله تعالی روز باینده هم از پادشاه
 حکم برای مقید حکم گجرات صادر شود و می مقید شد در راهی آمد و مدت مدید در حبس بماند
 و تقاضای شخصی از حکام فاسق نمود که شیخ آدم را التماس قبول دعوت طعام کرد
 فرمود که اگر تبار مناسی و بهجت و ظلم بر پایا آسب شوی دعوت تو قبول میکنم و میگویم

ایستغنی غفنیباک شد و سخنها می آید بانه بر زبان آورد و از مجلس بیخفاست حضرت شیخ بنظر
 تیز و ردی نگرست و فرموده رفت باز آمدنش جز بقیامت نبوده همان روز آن نابره خود را در
 لشکار رفت و در شب الفنگ از دست دشمنان هلاک شد و مخفی اسباب که محبوبه بجای شیخ آدم
 ثانی چهار فرزند و دو دختر داشت که در ایام حیات وی خود سال بود و چنانچه در سفر حسین
 الشریعین سید سید علی گوهر کی شیخ محمد اولیادوم شیخ محمد علی سیدوم محمد محسن خود و سال اولیادوم
 و فرزند بزرگ شیخ محمد وی شیخ غلام محمد در وطن تشریف داشت چنانچه ولادت شیخ محمد علی
 در سال یک هزار و چهل و پنج در بنو ولادت محمد محسن در سال یک هزار و پنجاه و دو در کوالیا
 در همین سفر حسین الشریعین بود و وفات آن جامع الکمالات در مدینه منوره بمک
 سیزدهم ماه شوال سنه یک هزار و پنجاه و سه بود قوع آمد و فرار بر کوار وی نیز در حینت البقیع
 نزدیک و صند عالی حضرت عثمان ذی النورین علیه السلام حضرت شاه رسالت تاسیب
 علیه السلام و التیمت است چنانچه سایه پیاپیرو صند ذی النورین بر منار هدایت الخوار
 شیخ آدم می افتد رحمة الله علیه از موهبت

چو کرد از عالم غالی سفر متوکلانه	از شمال گنج پنهان گشت اندر بزرگ آدم	بسال جلالت او و افاضت او	که در تمام
و گزافه شد از عالم بجهت زنده دل آدم	ایضا شیخ والا آدم ثانی و سه	شد جواز دنیا می و در جنان	که در تمام
گشت سفر شمال و وصل آنجناب	شاه عالم آدم ثانی عیان	نیز آدم شیخ محمد و آمد است	که در تمام
سید که شیخ زاده آدم سخنان	خود آدم با جمعی گفت آدم	سال و وصل آنشته عالی مکان	که در تمام
و شیخ بدر الدین صاحب حضرت القدر	که قطعه تاریخ وفات در کتاب خود نقل فرموده است	تیمت	که در تمام
احضل الخاص بوده سید آدم	چو در گذشته می باشد بکینه	چه تاریخ وفاتش گفت بکینه	که در تمام
که با صاحب داخل در مدینه	و تاریخ سید در کتاب بکینه	خور جو تاریخ وفاتش گفت بکینه	که در تمام
باز در اندر بهشت آدم	ایضا سید آدم سکن مدینه بودند	در تاریخ بقیع اولیا آسوده	که در تمام
جان و ابد و میت جمال جانان	تاریخش در نون بجواز عثمان	شیخ حامد لاسوری	که در تمام
قدس صبره از اعظم خلفای حضرت شیخ آدم	نور می است بسینار بزرگ و متقی و پیر بود	در دهنور شیخ طالبان و مریدان شیخ را تعلقید	که در تمام
	میگرد و تربیت بینود و شیخ را گفت		که در تمام

دکم خفشی و کم خوردمی زنی خورست سخن بر زبان نیاردم و او صحبت افینا مستقر میبود و وفات دی
بروز پنجشنبه است و دوم ماه جمادی الاخری سنه یکزار و پنجاه و چهار هجری است
از مولف محمد کواکب مشکینات المیم چونکه عاصد مدین و ذوالکرام سال وصل و چو بستم از خرد
گفتند حال شیخ کمال کن ر قتم شیخ نور محمد کاشی در می قدس سهره از خلفا که کبار
و اصحاب نامدار شیخ آدم بنوری است و در ترک و پیروی و عزالت و سخاوت و شجاعت
و ریاضت فی فیله اول عمر جوانی به لا یور و سلطان بنور تحقیق علم طاهر می نمود و بعد از آن
سجده است شیخ آدم آمد و فرمودند و بدرجه کمال رسید که هزار بار درم قوم افغان یوسف نبی
بنو جیه موجه می بدرجات ولایت رسیدند پنجاه تا حال اولاد شیخ نور محمد و اولاد در بیان و
در مضائق و موهبت و وفات دی در سال یکزار و پنجاه و نه هجری است از مولف
بجنت پرتو افکن مثل خورشید چون شد نور الهدی نور محمد اندا شد فیض حقانی وصال
در مشککات نور محمد^{۱۵۹} میر تقی محمد دی قدس سهره از اعظم خلفای شیخ
احمد محمد دست مناسبت بزرگ جامع سیادت و شجاعت و در ذریع طاق و در علم
و حلم و دیانت و سلطنت شهر آفاق بود و در طریقت و شریعت قوی محکم و بایر اسب داشت
و بسیاری اندمخلوق بهرکت توبه می براه هدایت و کمال ولایت رسیدند و کرامت و خوارق
بسیار از وی سهره میزدند و وفات حضرت میر تقی پنج هزار و هشتاد و یک سال یکزار و شصت
هجری است و صاحب خیر الواصلین رحلت میر تقی در سال یکزار و پنجاه و هشت و یک هجری است
تحریری فرماید از مولف چه از لغای جنت گشت مشتمل^{۱۵۹} شاه ملک ولایت میر تقی
بسال انتفاک گشت سهره که بادی زینت الیقین^{۱۵۹} و گره فیض علی محبوب فرما
بسال وصل حضرت میر تقی ایضا ریت نیاز نیست دین نبی سید عالی نسب لغمان ولی
داخل جنت چو شد تاریخ او کن ر قتم شیخ معالی^{۱۵۹} نیز سال رحلتش سهره و گوی
میر و الاباء لغمان^{۱۵۹} میر ابو العلاء نقشبندی اگر آبادی قدس سهره
از اولاد حق یادخواهد امر نقشبند است و در اکبر باد سکونت داشت ذات مبارکش
نهایت زاهد و عابد و متقی قلزم فیض و معدن احسان بود و خلق خدا فرج و رفوع سجده است

و سه حاضر شده فیض دنیا و عقیبتی حاصل میکرد و حضرت میر میریک طالب خواه
طالب دنیا و خواه طالب عقیبتی بود و متوجه پیشرفت مشکل کشای کسب میفرمود و در وقت
که بعضی مشایخ عظام طالب کار دنیا را نزد خود جا نمیدهند لیکن نزد من بهتر است
که اول طالب دنیا فایده بطلب دنیا وی گردد و بعد از آنکه دعای مردان حق و طالبان خدا
مقبولست و از دل مقصد مردان خدا گردد و گوی کار دنیا موجب کسب دگر کار عقیبتی بوی گردد
پس خلق اینده نزد حضرت میر جمع میشد و آنجا که اول طالبان دنیا میبودند طالبان حق
بیشتر نزد سعادت دنیا و عقیبتی امیر سیدند و وفات آن جامع الکملات بر روز شنبه نهم
ماه صفر سال یک هزار و شصت و یک هجری است و مزار را بر افوار در کربلا آباد است

از مولف	سجده برین یافت قدر یکنند	چو آن بوالعلاء سید مقتدا
وصالش تو فیاض قلب جهان	لفظ ما اسیر سخن بوالعلاء	شیخ ابو الفتح

قدس سره از قدما می اصحاب و اهل اصحاب و محرم اسرار و کار گزار افاضه
کار حضرت شیخ آدم بنوری بود و در اوایل خدمت شیخ نهایت شوقی داشتی
و در بر وی شیخ کلام محبوبانه کردی و شیخ را هم کمال و می محبت کمال معنایت پیچید
که از خور دمی و ایام طفولیت دیر از سایه عاطفت خود پرورش ساخت و تربیت نمود
و شیخ ابو الفتح اول مبتلای عشق مجازی شد و باز متوجه پیر و ششتر عشق مجازی و
مبدل عشق حقیقی شد و بدین کمالات رسید که بارها شیخ آدم در حق وی میفرمود که شیخ
ابو الفتح یازدهی است است و وفات شیخ ابو الفتح در سال کنیز از شصت و شش هجری است از مولف

حضرت ابو الفتح پیر و نده دل	یافت چون از هر درخت مکان	سال وصل او بر گرفت دل
گو زبانی بفتح فتنه جهان	هم نزد شیخ زمان محبوب گشت	انتقال آن شه کون مکان

شیخ عبدالحی قدس سره از اهل خلفا و اعظم اصحاب حضرت احمد مجتهد است مقتدا
زمان و امام جهان مدین محبت مخزن کرامت بود در ذوق و شوق و جذب و استغراق
خانی نداشت و در اتباع سنت بنوی و در عرف و اتقا بنیظ و در کرامت و خوارق
وفات شیخ عبدالحی در سال یک هزار و هفتاد و هجری است از مولف

گشت مدفون خواهم بود کجاست در زمین حق پرست صبا الحی | امیدی اعظم است سالش
 قطب این حق پرست صبا الحی | شیخ احمد سعید نقشبندی مجددی فرزند دوم
 شیخ احمد مجدد الف ثانی است عادی محقول و منقول جامع فروع و اصول صاحب
 عالی و عالی منظر جمال و کمال مخزن برکات معدن کرامات منبع انوار واقف ابرار کرام
 عظیم الاشفات صاحب مقامات جلیله و مذابح عالییه بود در طریقت از دالیه بزرگوار فیض عام
 و نایده تمام حاصل کرد و خوارق و کرامت بسیار است اخلاق را از ذات بابرکات وی سر بریزند
 صاحب تذکره آو میوه از ملا بدر الدین مجددی نقل میکنند که روزی پنجشنبه شیخ
 احمد سعید حاضر بودم نادری یک پیله برگ پان یا برگ پلاس پیچیده حاضر کرد شیخ آنرا
 وافر نمود و پیله پان تناول کرد و برگ پلاس را که لفافه او بود که باز بصورت پیله
 برگ پان بسته بجانب من انداخت گمان بردم که شاید پیله پان است که بمن عطا کرده است
 بتعظیم تمام برداشتم چون واکردم خالی بود بعضی حاضران مجلس از سحرکت من تعجب کردند
 و من شرمزده شدم آخر برای دفع الفحشاء خود آن برگ را در دستار خود پیچیده
 کردم چون بعد بر خاست مجلس در خانه خود آمدم و دستار را از سر جدا کردم و بارانی
 انداختن آن برگ را بر آوردم دیدم که آن برگ پلاس برگ پان شده است از
 مشاهده این کرامت و تصرف حیران ماندم و بهزار خوشی تناول کردم ملاوتی یافتیم
 که از احاطه تحریر افزون است و صاحب دارالمعارف میفرماید که خوابه باقی باشد و بدو
 سیفر بود که خوابه احمد سعید و محمد معصوم هر دو پیران خوابه احمد پاره های جواهر اند که
 بی بها اند و در ایام خود سالی بمقامات احمد سیر سیده اند و نیز از دارالمعارف نقلست
 که شخصی بخندست سید غلام علی شاه و یادی مجددی عرض کرد که خوابه شاه الشیخانی تبتی
 سیفر نماید که هر دو صاحبزادگان شیخ احمد در باب تجدید شرکت دارند غلام علی شاه فرمود که دیگر
 خبر ندارم لیکن شیخ احمد مجددی سیفر فرمود که معالیه من و فرزندان من مثل معالیه صاحب شریعت
 بیکر خود که جدا و آنچه وقایع تحریر میکرد صاحب شریعت و قایم می نمود همچنین آنچه معارف بمن
 مکتوبات اند سیفر کنم آنرا از خود یاد گرفته اند و صاحب حضرت القدر من روضه السلام

میفرماید که خواجہ احمد سعید انجمن جمال طائہ ہری و کمال باطنی داشت کہ ہر کسی کہ یکبار
رو برو کردی مفتون کمال حسن و کمالات جمال آنجناب میشد و فیما بین خواجہ آدم نبوری
و دیگر بسیار را پدید آمد و دو دو دستہ یکدیگر بود و آنجناب فرزندانش شیخ آدم و خلفای طلبہ
ایشان را بروقت تشریف بری وی بکہ مطہر و پروری خود تربیت میکرد و شیخ پیر الدین
صاحب حضرت القدس در مناقب آنجناب کتاب بہ اور سالہا جمع آورده است و ارقام نموده
کہ وجود برکت آمد و خواجہ احمد سعید جامع کرامات بود و در ایامیکہ در سرسبز و بای عظیم ظاہر
شد و صد ہا خلق خدا از ان بلای جان ریا پاک شد و سکنا ی آنجا آخر جموع با آنجناب گزیدند
و آنحضرت فرمود کہ از امروز باز امدی بمرض الماعون تلعنہ ہر شد انشاء اللہ تعالیٰ و چون
بوقوع آمد و وفات شیخ احمد سعید در سال یکہزار و ہفتاد و دو عمر شہادت سادست از دست
چون سعید از دنیا رفت بست در جہان تمام شد و در خطبہ گفت سہ سال و یک پاک او
نیز روشن ولی دین شہادت باز پاسدور شد و اہل فہم البتہ تارکیش ندا زد و رسید
ایضا شہداء و زینبہ و دیگران از آنجا کہ در آنجا شہادت یافتند و شیخ تعلق آن سال از
ہم بخوان ہدی عارف حق احمد سعید شیخ محمد سلطان نبوری قدس سرہ از عظام
خلفای شیخ آدم نبوری است بنیت بزرگ و صاحب علم و عمل و حال و قال بود و بسیاری
کہ لبم اللہ الرحمن الرحیم خواندہ دم میکرد و شفا بیافیت و برای عرض جہاد بہ استخوان شستہ
لبم اللہ دم کردہ میداد و میفرمود کہ در گلو ی پیار پیادہ یزد و در چند روز شفا میافیت
و چون ذکر میکرد حیوانات بیابانی وافر میشدند و در بر خود می نشستند یا ہتمل ذکر میکردند
وفات وی در سال ہفتاد و پنج بہ نسبت از سولہ
چون محمد بن صدق و صف رفت در فردوس بی فقر و خلل سال تہجیس بہر شد عثمان
از محمد مخزن علم و عمل شیخ محمد معصوم قدس سرہ فرزند میانکی شیخ احمد
محمد و الفتنائی است طلب الوقت و مرشد عمر بود و نسب شریف اجداد و امجاد وی بیازدہ
را سبط السلطان فرخ بارغماہ کابل بہ نسبت و نہ واسطہ بامیر المومنین عہد فاروق میرسد
و نہ تہ لہ وی شیخ احمد و الدہ بزرگوار شیخ بعجبیت خواہ عبد الباقی رسید و میفرمود

که تو را این فرزند بر بالیدار را چنانکه است که بعد تولد وی مرا محبت آتینین پیر و در پیشگاه پادشاه
و در پیشگاه پادشاه معلوم است که او در ولایت محمد الشیرازی بود و در عرش شاهان ده سالگی به پادشاه
عالم بود و چنانچه قابل تحسین شد و دستار فقیهیت بر تارک مبارک بست من بعد معلوم بالی بنویس
شده و بنویس و والدین از همه اولاد شیخ بزرگ سبقت برد و شیخ احمد مجد در آخر عمر فوت
میران خویش با وجود کم عمری بوسی حواله نموده بود و در حق دس دعا میفرمود و در حق
میگردد که همین گفته بودی یا می خاندن را تحت سلطنت داشته بقیامت برادر از محبت
انفیا و مجلس پادشاه محترم باشد پس همچنان بوقوع آمد که شاه جهان پادشاه محبت
و سبب یار سیل کرد و لیکن سیر نمی باشد الا او رنگ زیب عالمگیر حضرت شد و ادا دت
آور و دوام محبت میخواست قبول فرمود و میران معصومی که بتوصیه و کس بر حیات و ولایت
رسیدند زیاده از صد هزار بود و چون از هندوستان عزم زیارت حسین الشیرازی نمود
اهل عرب و عجم پیش از در حلقه ارا دت در آمدند و صاحب تذکره آدمیه میفرماید
که محمد داراشکوه خلف شاه جهان پادشاه مرید حضرت ملا شاه قادری بود و عالمگیر او نگه میب
مرید حضرت معصوم سرسندی و فیما بین هر دو برادران تشایع و عداوت واقع ازین سبب داراشکوه
را با عزم زیان سرسندی هم که بر تنه و نفق می بود و چون حضرت معصوم در مدینه منوره سیر می نمود که
داراشکوه و ولید شاه جهان پادشاه در مدینه منوره است از استماع این معنی تفکر در دل لاحق حال شد و از
حصول حضرت رسو بر مدینه منوره بنویس شریف برده متوجه شد و عزم کرد که در باب فتنه منور
به بنده هر چه ارشاد شود و اعلی آن هم که میران و البتگان بنده و سرسندی داراشکوه که عداوتی این
خانان است و ولید شاه جهان گردید بسیار که تکلیفی بوالبتگان اینمندان رساند و درین آنجا محبت
گشت که آنحضرت صلی الله علیه و سلم شمشیر برست گرفته ظاهر شد و فرموده که هر که دشمن شما
برای او این شمشیر قرآنی کافی است چنانکه مراقبه سر بر آورد و فرمود که داراشکوه در هند
گشته شد پس همچنان بوقوع آمد محمد محمد یونس پشاور می میگویی که فقیر از پشاور
بارده ملاست و حضرت معصوم اسرار می شتر و آن سمت سرسندی نگاه در راه شتر میبرد و من
از پیشگاه شتر میبرد و با کیم در نگاه باز داشت و شتر میبرد و در میان می کشید و چند مکان و بنده

نمودم بجز در یاد کردن شیخ بزاران خود
نمود و بنا از رکاب جدا کرده غایب شد
فکادم آری غریق بود غوطه با حوزم و
ایجاد آوردم فی الحال بنا هر شده مرا از
و بنا ل حال شده بر وجه اسنادم و تاجی که
از وقت به طرف صورت شیخ در نظری آید
در وزن جمیل همسایه بر او عاشق شده و از هر
و از جانبین نفس طالع به شهود غالب شد
به خانه افتاد و در یک حضرت شیخ متصل و از
ماید که خبر دار تکلیف اینکار در نگردی و چون
مرد حضرت غنیمت شمرده از آنجا فرار کرده
حضرت معصوم که تقریباً به فضائل اعدای
بر بریدار در پوشیده است همیشه ششم
ب کردن نشاید بجز در گذشتن خطه سر
یم بر زبانی مراتب خوایی که بر بریدار است
بستدعی معافی تقصیر شدم میسر سگری
نوت شد و الدین اولیاً برزخ و فرج میگردند
ایشان قبول افتاد و شیخ بر بالین مرده است
ن مسجالی شیخ لاش متوفی در حرکت آمد
نکاتی نیز در کتاب تذکره مشایخ معصوم
بره که یکی از مریدان و معتقدان شیخ
شخصی که مذہب شیعه داشت سبب اصحاب
غایت غصب و غصبه شتی بر سینه بر کینه

او زویم که بر قلبش بخورد و منی الی الی تا کنگرشت افکند و بگوید غوی غول مرا بپوشد حاکم بر دند
 حاکم ازین احوال پرسید تمام احوال بیان نمودم حاکم ازین گویایان سبب اصحاب طلب کرد و چون
 گویایان داشتند حاکم برای قتل من حکم داد و سخت در ماندم و در آنوقت سخن حضرت شیخ را یاد کردم
 چون ساعتی گذشت شیخ بذات با برکات خود در آن مجلس حاضر شد و بجا آمد که ملا پانده را بپوشد
 میگویند و شاه جالش آن است که مرده را در قبره بنشیند اگر روی بقلب دارد تا حق مرده باشد
 و اگر پشت مرده بقلب است سبب صواب کرده باشد حاکم برین قول اعتراض نمود و مرده را
 بکشتاد و دید که پشت بقلب دارد و روی از حالت اصلی او برگشته است پس حاکم و تمام خلق
 بتعظیم من برخاست و اگر ارم من کردند و تقاضای گدازیدیم و ادبجاری از مریدان حضرت
 شیخ بود اتفاقاً در جهازی مع مال سوداگری سوار بود و جهاز در تنباهی آمد و غریب بود که غریب
 شود و آخر هزار روپیه نذرانه شیخ بر خود لازم کرد و همانوقت با و مراد و زید و جهاز از تنباهی برآمد
 و بمنزل مقصود رسید چون بنزد حضرت شیخ آمد با بضاعت و روپیه نذرانه را بپیشکشید و گفت که خلاصان
 مهلکه و تنباهی هزار روپیه نذرانه کرده بودی اکنون دقای و عده لازم است و بی شرم مرده
 شد و بهر آن روپیه حاضر آورد و معذرت خواست و ولادت شیخ در سال یک هزار و نه و
 ذی قعده با قوال صحیح در سال یک هزار و هشتاد و هشت و صاحب خیر الاولیاء صلوات الله علیه و آله و
 معصوم یک هزار و هشتاد و نه و سی و نهم و عمر آنجناب هفتاد و یک سال و مزار میرزا الخوار

در سنه ۱۰۸۰ هجری قمری	
شیخ معصوم عالی رتبه مخدوم	پیران و کیمیشین با لطف جنت بود
زبان و غنی و روان و شایسته	بقدر اهل حق مخدوم معصوم
ایر و زار و خرد گردیده معصوم	ایمان کرده در گنج ترخیص
سید سید سلیم الله از کبرای اولیا و عاظم خلقای شیخ آدم بندری است سید حسینی نهایت شفیق و کامل و عالم و عامل بود و در اتباع سنت ثانی داشت ملا عبد الحکیم سیالکوٹی میفرماید که وقتی بنزد سید سلیم الله حاضر شدم یک و پیدمین عنایت فرمود از روی گرفته در گدازم نذرانه هشتاد سال آن روپیه در گدازم من بماند بکرت و بی گاه	

کسین از رویه مالی نماید هر قدر که خرج میکردم از غیب پیدا میشد و اوقات حضرت
 میرزا علی کز ازو شتاد و بیست از مولود **شیر و عن جوارمهاله در نقد**
 نو و صدق و یقین علم التداغت میرزا علی تر جایش **ششش عرفان زین علم الش**
 شیخ محمد انبالی قدس سره از محبوبان و مقبولان و مقرران و معلقا
 علم الشان شیخ اکرم سنوری است احوالات عجیب و مقامات غریبه داشت و در
 خوارق و کرامت مشهور و باوصاف ناسری و باطنی موصوف بود و اوقات
 وی در سال یکزار و شتاد و بیست از مولود **بنایب محمد میرزا لطف حق**
 بنجلد برین یافت آخر مقام انتهایی تر جیل الشاه دین **نراشید لیسیر محمد لطف حق**
 شیخ محمد شریف شاه آقامی قدس سره از کبار اولیا و اعظام
 خفای شیخ آدم است در علوم ظاهری عالم بود و بزر و بزر و تقوی مشهور و نیک احوال
 صلیح حال و قال و فارغ وی در سال یکزار و شتاد و بیست بود و قوع آمد از مولود **شیر**
 چون ز دنیا سوخت و رفت است **شاه عالم شیخ دین سلطان شیر** سال اول او در شهر عیان
 از آقام السیطان شریف **خواصیه مولین الدین خلعت خواصه خاوند محمد**
 نقش میندی قدس سره از عظامی مشایخ و کبرای علمای کثرت است
 در زهد و ورع و تقوی و اتماع شریعت در ترویج نسبت در ترویج بدعت ثانی نداشت
 و در هر علم و صلیحی وقت تحریر و تقریرش مقبول و مشایخ عظام و علمای کرام را
 رجوع تمام نموده است وی بود و علمای محمد مثل حضرت ملا محمد طاهر شیرازی خلعت مولانا
 حمید در عظام و ملا ابوالفتح کلودی و ملا یوسف مدرس و مفتی محمد طاهر و مولانا عبد الغنی و
 مولانا مفتی شیخ احمد و غیره که در کشمیر علم شریعت می افراختند سر بر خط و نان و سه
 و شش و با حکام روایت و عدالت فتوی از وی می جستند و وی بفرمان علمای
 عهد کتاب فتاوی نقش پندیده و کسب السعادت در علوم شریعت و طریقت
 تصنیف فرمود و نیز کتابی عمده به عبارت فارسی و کسب الموسوم بر سال
 رضوانی در احوال خوارق و کرامت و ذکر مقامات پیر عالیقدر خود تالیف کرد و در آن

کتاب نسبت آسانی خود بخواجه علاء الدین عطار بطبرک که سابقین در ذکر صفات و احوال و کرامات
 مذکور شد بسیار بدست است چنان که بارها در نظر این مجرای احوال نقشند رسیده که خواجہ فاضل
 محمد و الدیاجدی مرید و غلیظه خواجہ محمد اسحاق سنینی که در ده بیدی روی مرید و غلیظه
 خواجہ خواجگی احمد کاشانی است و تربیت و تکمیل از مولانا طفت السدک از خلایق خواجگی
 احمد پور یافت و خواجگی احمد فیض باطن از مولانا محمد قاضی غلیظه اعظم خواجہ عبد اللہ عطار
 نقش بند یافت و خواجہ معین الدین فیض معلوم طاهر و باطن از پیر زکریا خود حاصل
 کرد و چون در عهد سلطنت شاه جهان بادشاه مظفر خان حاکم و ناظم کشمیر میسر شد
 و در عهد و سکه نیما بین مردمان قوم شیعه و اهل سنت جنگ عیب و فو قع آمد و گز
 بعد گشت و خون مقدس بود و در سکه قاضی ابوالقاسم و قاضی محمد عارف و کار شد
 هر دو قاضی بسبب هجوم و اجتماع هر دو قوم در باب سزا دہی اہل تشیع توقف
 و تسامح نگار بردند ازین معنی سہم مردمان اہل سنت ناراض شد از شہر بیرون
 آمدند و در کمر کردی خواجہ فاضل و محمد و بمقام سفیرت جہار مقام کردند و حضرت خواجہ
 بسبب ناظم کشمیر سخنان سخت و درشت تحریر نمود ناظم کشمیری الفور سجدہ است آن
 روشنفکر حاضر شد و بنزار التبی خواجہ را با جملہ اہل سنت و شہر برد و منجملہ مردمان قوم
 شیعیان بیک زبان یسب و تبرا می اصحاب کبار را و کرده بودند بسیار کس القبل سبند
 لیکن اینہم عمل از مظفر خان لطیف ہر محض خوف هجوم و بدو بطور آرد و در باطن ناراض شد
 سخنان شکایت آمیز و ملال انگیز از طرف خواجہ بہادشاه نوشت و حکم شای بطلب
 خواجہ صادر کرد و خواجہ جسالتیر شاہچہانی روانہ سمت لاہور شد و در لاہور رسیدہ
 بایام بادشاہ بہ لاہور قیام پذیر گشت و خواجہ معین الدین فرزند و بن خود را غلیظہ اعظم و
 سجادہ بین خانقاہ کشمیر مقرر کردہ از لاہور روانہ کشمیر ساخت و وی در کشمیر تعلیم تلقین
 خلق کوشش بلوغ وسیع جمیل بکار برد و خلق وی در اقامت و در راز بہدست خلق نامور
 شدند و فات آن جامع الکملات بقول صاحب تاریخ اعظمی درام محرم الحرام سال کبیر زار
 و ہشتاد و پنج است و مزار پیرانوار در کشمیر زیارت گاہ خلق است و آنجا بہ پادشہ فرزند از جنبد

داشت مجله آشناسان در حیات خوابه بر حمت حق پیوستند و خوابه لقا هم الدین باری عبد
وفات خوابه خود سال بماند و در سایه عاطفت پایه نادر مهر بان که بیگم صاحب شاد
پرو در سن یافته زیبا فرای خالقاه عالیجاه شد و مولانا عقید الحکیم خلیفه اعظم خوابه خوابه

مسند آرای خلافت طریقت مائرا از مولا **فصل** چون بقیه خلقت با فضل حق
قلب ربانی معین ال دین خوابه خلقت بگو سلسله و گرا **عراقی معین ایل دین**

شیخ عبدالحق فیضوری مجید و سی صدر سن سوره از خلایق صمیم و یاران
قدیم شیخ آدم بنوری است و از کثرت حضور شیخ خطاب حضور شیخ شاد خوابه
قطب خان در رساله تذکره الاولیاء سیف یار که روزی در صحبت شیخ عبدالحق
بودم عرض کردم که یا حضرت دعا کنید تا یاوشاهی ایشان داده عالمگیر نصیب گردد و در
آن حالت من یک در به نذرانده خادم جناب خواهم نمود با شمع این معنی فحتمی متوجه
و فرمود که لشکر دارا شکوه را نیز بهیمت شد و عالمگیر به تخت سلطنت نشست و این کایت
شدنی که خلافت را در آن راهی نیست پس همچنان بود و چون آمد بعد تمام سلطنت عالمگیر
و کار استعفی بکنیز با و شاه کرده فرمان عطای یک پیکر به اسمی شیخ حاصل کردم و بخدمت حاضر
آوردم شیخ قبول نکرد و گفت که باری خدا امداد کردم نذرانده گرفتن طریق پیران نیست
و صاحب مشافقت آدم میره سیف یار که روزی از خادمان شیخ شاد شاد حضرت حاضر
عرض کرد که در خانه شما امروز روغن نیست فرمود که طرف روغن پیار چون آورد
بسم الله الرحمن الرحیم خوانده در روی نظر کرد فی الحال پیرا از روغن شاد و ارشاد کرد که از این روغن
چیز کن و پیش کسی طاهر کن پس فرمود تا چند سال از آن طرف روغن خرج کرد و هیچ کم نشد
آخر کینه که اهلان را این را از پیش زن به سایه نمود و روغن با تمام رسید و وفات
این جامع الکملات در سال هزار و هشتاد و شش هجری است از مولا **فصل**

از جهان چون داخل فرود شد **عبد خالق شیخ دین والاوی** صاحب حق عبد خالق ایل دل
گوئیانش هم حضور شیخ خوابه و او در مشکوتی کسیمی قدس سوره
در علوم حکمت و معانی و فقه و حدیث و تفسیر و اخبار و غیره هر چه بود چون کتاب

مشکوٰۃ المصابیح را متناوباً اسنادا بکلیه خود داشت بر او دشکوفای غیاط شد و بعد حصول
علوم طی بر سر او کسب مورخین اول تجدید است با انقیاب الدین حاضر شد و فیض بسیار
صمیمت یافته و در سلوک گنای بسیار را لایزال در احوال مشایخ و مقامات آنها در غیر تالیفات
عربی و فارسی تالیف نمود و من اینچنین خصوصاً در علم خود در تحقیر نقشبندی مریدان تشکیل
و در سلیمین از نو و بیست و هفت وفات یافت و در کثرت در علم کند و پوره مستقل عبید گاه در گذشت
و ششصد و نود و نمان تبار وفات در می دیج قریب اعظمی است از موانع

شهر و داور و غیر این فتنه و درین طرح کامل صوفی گشت تا او را یکجمله خرد باز گشت فاضل صوفی
شیخ محمد امین را از تشنه بندگی کشمیری قیاس همه از مرده تپا کشمیر بود و اول نوکری
صاحب را به طور خیال داشت چون عیاذ ب عشق حقانی او را به کشتیدارک کشند و ترکه پزنی فرستاد
مکروه بدو ایشان را در درید و فراموشی او باب که نایب اعظم شیخ عثمان جاندهری بود و گزید
نیز حصول خرقه خلافت از تشنه بندگی بود و در مراجهت کرد و در خانه با یحییان سکونت
نموده به یاریت حق مشغول گشت آخر علی و فضل را اندیشای کشمیر بود مع رجوع آوردند
و جم غفیر به شرف ارادت مشرف گشت چون عمر شریفش از بهشت دو گز گشت بنا به بیستم
رمضان المبارک سال یکم از ولود و ششست ازین دار بر سر لال از تبریز و دستمال به دست
منزاد بر انوارش در کشمیر زیارتگاه خلق است و کتاب قطرات در ساله منور بر این تصانیف
دوی است و مصرع هم عرش بود مسکن روح الامین و تاسیخ وفات وی در پنج توارت
اعظمی نصبت در ششم واقف و دو معارف و صاحب خلق و کرم نیز از ادبیک است و ماوه نام

تا بحال عرفات آنجناب اندر از مولف

ول یسأل صول آن والا محمد اگفت شیخ کامل واکمل گویو بار و دیگر خوان امین ذوالکرام

شیخ سیف الدین بن محمد مصوم بن شیخ احمد مدو قدس سره

جایستی و زمینیان علوم فقهائری و ریاضی و کلمات عبوری و معنوی و زهر و دروغ و تقوی

و بعد از آنکه از این امر خبر یافت و خطاب می نمود گفت مخاطب ابو و در کسی که از کفر و فساق

و فواید بسیار است باینکه آن زحمتهای بسیار شدیدی تا پیش گشتن شیخ از دینا

و صحبت اهل دنیا بلبیت اضر از دافعی و طعنه می نمودی و چون در مجلس
 کردی منتظر آنست که بطوریکه عاشق منتظر آهنگ معشوق می باشد و اگر احدی از اهل مجلس
 تمام اندرز زبان آوردی پس بر سماعت شیخ بدین روش گفتی و بر زمین مانند مرغ نیم لبی لبی
 ذکر است و حواری بسیار اختیار را از آنجانب می رسیدند و تقاضای کتب شیخ سیف الدین
 بعد از نصف شب بیدار می آمدی و اولی متبذل و بیهوده می فرمودی و بالایی مجرب بر آید از اتفاقا
 اگر از آنی بگوشت حق نیدستی و می افتاد و بی اختیار شده باز با هم بر زمین می افتاد و ضرب سخت
 بر دست مبارک میزدی چون بپوش آمد میزدی که مردمان بسبب کمال سماع را با بیدار میگردید
 ایشان اندک یا سماع سماع می کردند و تقاضای کتب شیخ می کردند که از مردمان شیخ بود و مجلس
 سماع میزدی و آواز سماع می نمودی و آنکه تاب نیاورد و نشیمن و سوزش را ضبط کردی و الحال
 قلب روی بشکافت و برو با سماع اینچنین میزدی که سماع معالک میزدی و میزدی و سماع
 زمین سماع را حرام تصور کرده اند و تقاضای کتب شیخ می کردند و در فالتقا شیخ میزدی و در کمال
 برای استغفار و جمع می آمدند و موافق فرمایش هر یک طایفه علیحدگی تمام میزدی و میزدی
 اینهمه تنگ سالکان در مقامات بلند و کرامات از جنید میر سید در تنگنای طالبان خواست
 که تقلید از آن شیخ گفت که درین طریق حاجت تقصیل غذا نیست که بزرگان باطنی
 اگر بر دوام و قوت قلبی صحبت شیخ نمایند از غمزه زهر و محال و شاد و خرق عادات و
 تصرفات است و نا باین کار کار را بر یک عرض نمودم و ذکر و توجیهی اند و ابداع سنت
 و کثرت انوار و برکات است و فاسد شیخ سیف الدین در سال یکتر از تو دو سه

همچونیت از مولودت	جو سیف الدین زید ازت است	۱۰ سال وصال آن پیر کوفال
رغم کن با صفا شمشیر دینی	دو بار شاه عالی پندت	شیخ سعیدی پانچاری
مجدوری لاهوری از عطای مستخرج روی زمین و طعنه کالین شیخ اکوم		
بنوری است جان علوم طاهر می و باطنی بود در از غمزه خور روی در سایه عاطفت بایه		
پیر روش خفیه خور در ریش پندت و استحکام طاهر می و جمعیت باطنی بهر سائید شیخ		
محکم و پنداری که از جمله اصحاب و احباب شیخ سعیدی است کتاب خود را در این		

احوال واقوال شیخ از روز تولد تا یوم وفات تالیف نموده است و حواری و
 کرامت بنیما را از آنحضرت در آن مندرج فرموده و صاحب کتاب روحه السلام
 شرف الدین گیشمی مجیدی نیز در کتاب خود مناصب بنیما را و حواری بسیار
 ارقام سیف نماید چنانچه یکی از هزار و اندکی از بسیار کتب تحریری آید که شیخ سعدی
 سیف فرمود که بجز سیست ساله بودم که روزی از دیه گن خود برآمده بر لب چاهی که نزدیک
 دیه بود و صندلی که در آن مولانا حاجی سعدی التذوی آبادی که یکی از خلفای شیخ آدم
 بنوری بود و قصد بنور داشت از آنراه گذر کرد که چون مرا با احتیاط تمام متوجهی
 دید بسیار خوشنود شد و بسیاران خود فرمود که درین عمر خود سالی این کودک چه چیتا
 تمام و صندلی که کنایس لحن من متوجه شده راه خود پیش گرفت من از بعضی مردمان
 همراهان ایشان پرسیدم که این بزرگ کیستند و چه نام دارند گفتند که حاجی سعدی التذوی
 نام است و قصد بنور دارند و میخواهند که بجز سیست ساله خود حاضر شوند پس بجز
 حاجی حقیقی من بعقب ایشان روان شدم و در راه با مدعی از فقرای مولانا احتیاطی
 و آمینگی نمیکردم و بنور خواب علیحد از ایشان مشغول میبودم چون به بنور رسیدند و
 بشارت لازمست حضرت شیخ مشرف شدند شیخ از مولانا حاجی حال بزرگ فقیر علیحد
 استفسار فرمود آخر چون نوبت بمن رسید مولانا عرض کردند که این طفل هم همراه من آمده است
 و احوال غریبه و معاش عجیب دارد شیخ فرمود که چنان نگویید که این طفل همراه ما آمده است
 بلکه بگوئید که ما همراه این پسر آمده ایم و این طفل سعادت مند ازلی است و مقبول لم نزل
 اگر بر دوش و نشر حق سبحانه تعالی شما را به بخشش این طفل خواهد بود و دیگران
 شیخ بمن متوجه فرمود که ای پسر نام تو چیست عرض کردم که سعدی شنیدست
 گویان بر زبان آورد که هر جا که باشی و هر جا که روی سعدی در دینا سعدی و
 در عقبی سعدی **س** پیر خ تا سال عمر او بشود **ا** سعدی حاضر تو سعادت برد
 پس عنایت بای بنیما و خلفات بسیار کرد و همراه خود بحرم محترم خود برد و باهل
 هم همراهی شده فرمود که امروز کودکی خود و سال صاحب کمال نزد ما رسیده است

که سید عالم صلی الله علیه و سلم و خیر النساء فاطمة الزهراء و در این فرزندی متولی فرموده
 پس مشرف بشرف بیعت خود ساخت و بخدمت خاص مامور فرمود و صاحب
 روضه السلام بجز آنکه کتاب عامی محمد امین بدخشی مجیدی سید باید که شیخ
 سعدی دلی باور زیاد بود و اولی حضرت سید الانام علیه الصلوة و السلام و پیام
 خود رسالی بر مشکلی و همی که متوجه میشد کفایت میرسد و توبه موجب اش برآیند
 زده موش پیو بلکه بنیان از نام نامی و اسم گرامی دی میگردنند و بر حاکمیت بر او دیا
 که توبه میگوید فی الحال حاضر میشد و دی از روحانیت شایع مقام هم فایده عظیم یافت
 و بجلالت ممتاز شد و نیز صاحب تواریخ بدخشی فرموده که شیخ سعدی میفرمود
 که وقتی من بیکر کالی پیر رو شستن خود بشهر سهار بنور رفته شوی در محفل مسجد بجاست
 بین النوم و الیقظة دیدم که بر آن شهر نوری ساطع شد و محیط آن گشت همراهی
 عقیقه از اولاد یکی از انبیاء علیهم السلام نزد من آمد و گفت که حضرت سیده النساء فاطمة الزهراء
 رضی الله عنها بیرون مسجد ایستاده اند و شما را طلب کرده اند پس آنجا رفتم دیدم که حضرت
 خاتون قیامت با جمعی از بنایان در مقام پیشوای و امامت ایستاده است پس بمن
 بجا آمد شد و فرمود ای فرزند خواستیم که ترا از طرف خود تحفه بخشیم و اسم عظیم بنامیم
 و اسم عظیم بیاخت و اجازه بخشید و با همراهم بیان عالیشان در هوا پرواز کرد و از
 چشم من غایب شد و متعجب میشدم که در قیام شاه جهان بادشاه بگفته بچند ناحی آگاه
 باخراج حضرت شیخ آدم از هندوستان حکم داد جمیع اصحاب و اصحاب شیخ رجوع کردند
 که این بادشاه را تنبیه و توبیخ باید کرد شیخ فرمود که بادشاه اسلام است باعث رفا
 خاص و عام در حق او اراده بد کردن نشاید که معذور است و از حال باطن ناخبر دار
 نیست اصحاب چون از آنجا بایوس شدند با هم بمصلحت کردند و مکلف حال
 من گشتند که در باب تنبیه بادشاه متوجه شود اما من از نارضا مندی شیخ
 از آن کردم شیخ ابوالفتح که از اعظم ملکا شیخ بود و کفیل این معنی شد و گفت
 که متکفل رضا مندی و خوشنودی من شیخ میثوم اگر از زده شود خوشنودی

ایشان بزمه من است پس یک تن نزدیکی را از یاران با خود رشتی ساختم و در
 باغ که از آن رفیقان ششم و نهم گماشتم و قصر فی کا بر بردم که بادشاه را با تخت و جمع
 ارکان داعیان و سکه که موجب غوای پادشاه شده بود نیز برکت دست برداشتم و خاتم
 که زیر و زبر گفتم نگاه مانفی پیش آمد و مرا از آن تصرف بازداشت کثرت ثانی دست تصرف
 دراز کردیم و دیدیم که حصاری عظیم از غیب بگرد بادشاه برپا شده است که کسی را دست بران
 غیر سید غیرت گریان گیر حال شد مرتبه ثالث دست تصرف دراز کردیم و خواستیم که از حصار
 درگذشته کار بادشاه تمام سازیم که حضرت شیخ بذات بایکات خود را برشته از کمر افتاد
 در شاه نمود که اسلحه فرزند در چنین امور تحمل باید کرد پس از آن اراده باز آمد و از غایت
 شرم و حجاب تا سر در در زیارت مشرف گشتیم بعد سده روز چون حافیه شدیم قسم
 نمودیم و یک درین باب گناه تو نیست بلکه گناه تو آگاه الله است که ترا بنیضی آماده
 ساخت و شیخ محمد امین بدخشی میفرماید که در راه بو حنون ثواب سعد الله حالت و دیگر
 فاسدان مزاج بادشاه میر شیخ آدم کدر ساختند و شیخ بگفتند شاه از لاسور و اوطین
 خود را یعنی بر خاطر شیخ سعدی نهایت گران گذاشت و متوجه خرابی بادشاه شد
 از غیب شمشیری بدست گرفته خواست که بر بادشاه و ترک ناگاه شیخ آدم ظاهر شد
 و دست شیخ سعدی بدست حق پرست خود گرفته فرمود که درین باب تحمل لازم است که
 بادشاه اسلام و نیکخواه خلق است و محرم شرف الدین مجذومی صاحب
 رفته السلام تحریر فرمود که چون شیخ آدم روانه سمت بیت المقدس گردید شیخ برادر
 زیارت الدین مشرفین بجای خود شریف برود و جندی در آنجا مانده با اتفاق میر
 مسعود بدخشی که اول از امرا می شای بود و بعد از آن تارک شده مرید و خادم
 شیخ آدم شد روانه سمت بکه معظمه گشت چون بر جهاز سوار شدند روز سه
 طوفان عظیم برپا گشت و بر جهاز بلا صعب نازل گردید و قریب بود که جهاز
 و اهل جهاز غریق لجه فست شوند در آن حال میر مسعود بخیرست سعدی آمد و
 دستهای ابراهیم کرد فرمود که درین جهاز از دون سمتی اهل جهاز زنا و

بر حسب آن آمده بود که حضرت لیلیا و من که شریفین آورد و بر بالین من لیلیا و شیخ
 مارفادوم مؤدود و دوک مشب سحری را حضرت شاه رسالت باب علیه السلام و التفتیت
 بنجام و چنسال عمر و دیگران بیت فرمود و در عرش پاکیزه سیده بود باستماع آواز حضرت
 شیخ از خواب بر آمد و بیدار شده سر در قدم نهادم و مؤدود را هیچ و تندریست یا نعم مولانا
 محرابی زنگی رحمة الله علیه که یک از خلفای شیخ آدم است و بخطاب سید الاظمین
 بود در کتاب خود سید بنام که چون حضرت شیخ آدم در دین و وفات حضرت شیخ سعدی باب
 ربانی در لایحه تشریف آورد و همین جاتون در زبده بهدایت خلق مصروف گشت و
 هزار باطالان خدا را سجده ساز شدند و یاده از حصار و شمار بود و در یک آن حضرت خود فرمود
 که مریدان مانند ستاره های آسمان از حیطه شمار خارج اند و میخواهند که تکمیل کامل
 بر تبتاجازت دارند و سید و هر چهار فرزند از آن ارجمند است با اول خواجهمحمد سلیم
 دوم خواجهمحمد غنی سوم خواجهمحمد یوسف چهارم خواجهمحمد عارف که هر چهار چاقوتون
 خاندین مستقیم بودند و در استگیری پدر عالمگیر را بخندان کلمات فاهری و بالی سیدند
 که از همه شاخ متاخرین گوی سبقت بردند و تاریخ وفات حضرت سعدی
 اگر محقق اول ربانی یعنی سیم سال یک هزار و شصت و هفت و بیست و پنج کتاب از او ماند
 تاریخ زنده دل سعدی بلخاری از قلم محمد تقی تحریر شده بود لیکن چون بعد از آن کتاب
 روضه السلام مصنفه شیخ شریف الدین محمد کشمیری نقشبندی از جامع عزت و مکریم
 مولوی محمد سلیم دهلوی یا نعم و بمطالعه آن ملاحظه شد از آن کتاب برخاسته احوال
 شیخ سعدی لاهوری باحوال صحیح و حواله دیگر گشت و الا رتب بود منوع بیست
 که حضرت شیخ سعدی لاهوری بر در چهارشنبه سوم ماه ربیع الثانی سال یک هزار
 و یکصد و شصت بر حمت حق پیوست و در لاهور متصل محله پیر عزیز فرنگ که فی زمانه
 بموضع فرنگ آشتی دارد و در فون شد الحمد لله و المیت که غلطی رفع شد و قلم تاریخ
 مصنفه سابق که صاحب تحقیقات حبشی از بنده گرفته بنام خود درج کتاب خود
 کرده است بومی سعادت دو اگر دارد آشته شد از مولف

شد و سعدی از جهان از دست دل بسال رحلت آن شیخ میر گفت سعدی تاج نعمت کن رقم
 عزیز سعدی عارف اکبر فقیر هم شهنشاه و لایق شهنشاهان سال وصل کن شد و شهنشاه
 مولانا حاجی محمد اسماعیل غوری نقشبندی مجددی قدس سره
 از اعظم خلفا و کرامی هدام شیخ سعدی لایق است و نیز از مولانا یار محمد گل جباری
 مجددی که ضمیمه اعظم شیخ آدم بنور است بهره کامل و فایده وافر حاصل نموده بصحبت
 کیمیا فاضلیت شیخ آدم بنوری هم فایز گشته و عمری طویل داشت و به یکصد و پانزده
 سالگی رسیده بود و برای حصول رزق صلال در پشاور و دکان خورده فروشی
 میکرد و بکسب تجارت اشتغال داشت و بسیار قلم و در راز پرورده و در حرمین
 ایشرفینین و اشرف الیاد بغداد و کربلائی معلی و بسطام و بخارا رفته از مشایخ
 عظام فایده عام و فیض تام حاصل نمود و از حضرت قادریه حقیقه و نقشبندیه و سهروردیه
 مستفید و مستفیدین گشت و از بزرگی که صد سال عمر داشت و در شهرین بود اختر
 فیض طریقی متفرق نمود آخر عمر سیر مہمت اقلیم نجدت شیخ سعدی لایق حافل آمد
 و تکمیل مکی یافت صاحب روضه السلام میفرماید که خواب اسماعیل غوری
 جامع خوارق و کرامت بود هر چند که وی باخفای خوارق میگوشتید بی اختیار از وی
 سر بر میزد و آنجناب در مسجد محبت فاک که عمارتش در سنگینی و استحکام ثانی ندارد
 چون بزرگ و مرا تبه مشغول میشد مسجد به جنبش می آمد و چون محراب آن مسجد از وقت
 بنای مسجد قدر سی کی از سمت قبله داشت و بسبب کمکی شکست و ریخته شد و
 ساکنان آن محله رجوع بشیخ اسماعیل آوردند که در بنیاب توحی بجای بر بند که
 کمی مسجد است گرد و در مرت شکست و ریخت بود قوع آمد و من اهل محله بمعرض
 قبول در آید و آنحضرت در بنیاب توحی بجای برد و بنیابش کمی مسجد هم بر باریستی
 نهاد و شکست و ریخت عمارت هم درست گردید و وفات آن جامع الکمال
 بتاسیخ پنج ماهی الاخر سال یک هزار و یکصد و یازده هجری است و در راز پرور
 در شایسته است از مولا

و طعن است عارن حضرت | نیز مخدوم و بر اسمعیل | مخدوم حافظ عبد الغفور
 پشاور می مجیدی بن شیخ محمد صالح کشمیری قدس سره
 از خلفای ارشد و اصحاب اکمل شیخ حاجی اسمعیل است و از حضرت شیخ سعدی لاهوری
 نیز فایده کامل و بهره وافز یافت شکستگی نفس و فروتنی بر وجود معدن وجود و غلبه تمام
 داشت و ولی مادر زاد بود چنانچه میفرمود که در ایام طفولیت با پدر عالیقدر خود کشمیر
 میرفتیم و بر مزار شیخ بابا عبد الکرم که در محل فتحکلی است میرسیدم در آنجا نماز خوانا فل
 میگذازدم و بعد هر گاهی که میخواخیزم بنویس با من که هیچ الوقت پیش خود از فیض وجود
 می یافتم و آنرا میگذاشتم و با طفل هم محضت میکردم و نیز میفرمود که در وقت خورد
 سالی مرا آفتاب چشم بود و بهمان حالت قرآن حفظ میکردم و گاه گاه بر خاتمه و تلا
 میرسید علی سجدانی میرفتیم و فاتحه میگفتم و بی حضرت میر را بخواب دیدم که با طفل
 دیگر بخدمت ایشان حاضرم و حضرت میر میفرمایند که شما اگر دان ما بعد جلد قرآن را
 حفظ کنید پس همچنان بوقوع آنکه در اندک ایام قرآن را حفظ نمودم شیخ محمد عمر
 پشاور می صاحب کتاب جواهر السیر میفرمایند که حافظ عبد الغفور اول در
 پش در بار اوت حافظ محمد اسمعیل غوری پشاور می مستفید شد و بهره وافز حاصل
 نمود و بعد از آن در لاهور تشریف آورد و مشرب اشرف بیعت شیخ سعدی لاهوری
 گردید و در حقه خلافت و اجازت سلسله عالیة نقشبندیه و قادریه و حشویه و سهروردیه
 یافت و از کمالان وقت شد و تا دو نیم سال حاضر با سن خدمت اشرف ماند
 شیخ مشرف الدین صاحب وضه السلام میفرمایند که شیخ احمد علی که از یاران صدق
 کمیش و مخلصان اخلاص اندیش حضرت حافظ بود گفت که در آن ایام که سلطان
 محمد معظم بهادر شاه بن عالمگیر اورنگزی پسر کابل آمد و بای عظیم و طاعون زبون
 عماید عالی سکنا کابل و پشاور گردید و منم بهمان بیماری سخت بیمار شدم و بحالت
 نزاع رسیدم و از حیات خود مایوس شدم بعد از آن حالت حال بدیوشی و بخیر بر من ظاهر شد
 و در آن وقت دیدم که شیخ حافظ عبد الغفور تشریف آورد و در راه همراه خود بخدمت میر عالم

صلی اللہ علیہ وسلم بروغن نموده بخند علی یکی از مردان من است امیدوارم که از بیماری
 بیماری خلاص یابد و خداوند که صحت خواهد یافت حضرت حافظ با حرارت نمود و همین روز
 که یارسول الله اگر همین ساعت بیماری و بصحت مبدل نشود او را از حضری خود بخت
 جناب چه نفع حاصل شد حضرت پیغمبر علیه الصلوٰۃ والسلام لاکه تبسم شد و فرمود که حافظ شما را
 که در قفسه برقا در حقیقتی متصرف ستیم داین امکان ندارد باز عرض کرد که اسحق صوبت و شکر
 مرض عاید علی این بیمار است همین وقت دور گردد و قدری ازال اگر تا وقت معصوم باقی
 بماند صفا یافته ندارد و فرمود که بسیار خوب بیاس خاطر شما هینطور بطبیبان خواهد آمد ان شاء الله
 تعالی پس بچنان بوقوع آمد که همان روز از مشورت مرض خلاص یافتیم و آنچه که قدری باقی
 بماند و چند روز زایل شد و نیز صاحب روضه السلام ارقام سیف یابید که
 روزی این را تم در محفل فلک منزل حضرت حافظ حاضر بود و آنحضرت بجهنم محفل شیرینی
 تقسیم میفرمود و شخصی از خدام که رو بر دیستاده بود و وجهه عطا فرمود و گفت که یکصد
 تو و حصه دوم برای سیرت است آنحضرت سدر قدم آورد و غایب کرد که درین وقت در غایت
 غفلت کرده بود که اگر حضرت حافظ صاحب کشف است مراد و حصه یکی برای من و دومی برای
 پس من عطا خواهد کرد پس شما بر خطه خاطر من مشرف شدید امیدوارم که این مقصود من عفو
 کرده آید فرمود که حالا عفو کردم آینده گاهی با متجان احوال رویشان تغییر دانی و نیز
 در کتاب روضه السلام است که روزی حضرت حافظ بطرف دیورات پیشاور تقریب سیر
 و خبر گیری مریدان خود تشریف برده بود وقت عصر در وی از دیورات مصانات دره خیر
 فرود آمد و در مسجد بقیام کرد و یاران بزرگ شغل و مراقبه مشغول شدند بجهت اینحال
 جماعتی از راه زنان و مردان ماراده غارت اسباب در ویش ان مؤمنه سمت مسجد
 مشغول یعنی یاران که هنوز منکر حبیب مراقبه نیتناخته بودند از مشاهده اینحال صندل
 احوال گشتند و شور و غوغا برداشتند حضرت حافظ باستماع شور و صدای خدام را
 مراقبه برداشت و فرمود که از شور و غوغا چه حاصل است بنشینید و بنگار مشغول
 باشند حسب الامر همه یاران مراقب شدند و بکار مشغول گشتند و حضرت حافظ هم

مشغول مراقبه گردید چون از ذکر مراقبه فرصت یافتند همه یاران خود را با پیروانشان و لشکر
 بجهان مسکونه وی یافتند همه غلامان ظهور این خوارق عظمی حیران بماند هیچ معلوم نکردند که
 پیچیدگی از آن دیده که بقا حاصله چند گروه از ایشان بود باز در ایشان و بجهان حضرت حافظ رسیدند
 و متفق گشت که روزی حضرت حافظ بایران خود در بازار ایشان در نیت ناگاه از عقب چینی
 مست خوشخوار در رسید از معاینه این حال یاران همگی بر طرفی که راه یافتند بگریختند و سوار
 حضرت حافظ که بیخوف در هر آنی همچنان آسوده است برقرار مشغول بود چون بیل استقل و دو
 مبارک رسید و اهل بازار غوغای فرود شدند و در شتاب داشتند آنحضرت روی بسوی چپ داشت
 که ده گاه نشانه لطیف فعل کرد و بگذرگاه فیصل فریاد برآورد و در جبهه القهری کرده بود
 که آمده بود دیگر بخت و تیر در جبهه السلام است که فرمود سید الواعالی کشمیری که از
 اصحاب خاص حضرت حافظ بود که در ابتدا سه حال من گاه گاه بخدمت حضرت
 حافظ میرفتم روزی در دل اندیشیدم که اگر امروز حافظ صاحب کرامت طایر گشتند
 مرید ایشان شوم بجزر خطور این خطره آنحضرت بر خطره من مشرف شدند و مرا از دویست
 خواند و گفت که نشانه های نا ببال که پیش تو افشانه بیان کنم حسب الحکم ببالیدن
 نشانه های مصروف بشدم و آنحضرت فسانه شروع کرد که مادر کشمیری یاری داشتیم
 و او سلسله محبت بزن بیگانه داشت و در حدیث این معنی بود که اگر جامی خلوتی حاصل کنی
 باو جمع آید اما جامی خلوت منی شد آخر روزی در میان شام و غشا آن زن را در
 دایره خانه خود یافت و خواست که در کتاب زنا شود در آنوقت بجزیرگی حال وی پرداخت
 و حق سبوطی بجا آورد و در دل او مضمون آیه کریمه یوسف اعرص عن هذا و اینیم
 تا وی از او نه ناما ز آمد و محققا ناما چون این واقعه بر من بوقوع آمده بود منفضل
 شده سر در قدم آوردم و مرید بشدم و تیر سید الواعالی کشمیری میفرماید که روزی
 حضرت حافظ در بازار ایشان در نیت و بنده همراه بود ناگاه آنحضرت دست را بر
 خود گرفت چون چند قدم بر فتر خود را با سجناب در کشمیری یافتیم که از بیل زین کدل که در
 کشمیریست میگذریم رفته رفته تا برنگین مسجد که در بازار کاغذ فروشان است رسیدیم

و از آنجا مراجعت کرده باز بر پل زنجیه که در رسیدیم و دست مرا از دست خود جدا
 کردیدم که باز بهادرشاد را میسر و میباید که اول میر فتح و شیر در سجده روضه السلام است
 که حضرت حافظ و قتیله یا رانرا توجه میدادند و در نزد عظیم پسر زمین محل میر با پیشدر او ایل حال
 اهل محل را خوف و هراس داشتند حال پیشدر بعد از آن چون معلوم کردیم بر وقت حرکت زمین سید
 که حافظ عبدالغفور توجه طلبا مصروف است و سید محمد شوش قانوری گیلانی لاهوری
 در سال خود تکریر فرموده که حافظ عبدالغفور در شادی تمام مشیت مجلس نفس در راقبه میگذاشتند
 و الفتات برینا و اهل و میانداشتند و درام در خدمت بساکنین و سافین مشغول باندی و
 قریب با فضیلت هر روز در سلج دی طعام میخوردند و در یکدند وی گاهی سرو میخورد و غذای
 عالی مقام از صبح تا شام در شیطکی طعام و تقسیم آن در صورت میماند و در شیطکی طعام
 بجا میهند آن نقد و اباس هم در خدمت میفرمود و این خدمت شوی و دخل ظاهری صرف
 از خزانه عین بود و در عشق الهی برین آگاهی میگذاشتند که اگر کسی آیه از آیات
 قرآنی را در وی میخواند و یا لفظ العشر بر زبان میآورد و گریه و اضطراب بر صورت حافظ
 طاری میشد و قات آن جامع الکملات بقول صاحب روضه السلام تبارخ چنان بودم
 ماه شعبان العظم سال کنیز اردیکهد و شانزده در عهد ملک عالمگیر بادشاه است
 و مزاریر الوار و شاد را از اشتر ترین مزار است از اولین شیخ عبدالغفور حافظ و این
 چون نه اگر دجان بنام آن حافظ و اصل است تا شش سال هم بخوان حافظ کلام الله
 خواجه حافظ احمد سیوی نقشبندی قدس سره از اولاد حق یاد خواجه
 احمد سیوی ترکستانی است عزیز می خوش اوقات منظم خوارق و کرامات مورد الوار
 و تجلیات بود بحسب تقدیر از اولین بالوت جدا شده در اطراف و کثافت عرب و مکه
 مدینه و بیت المقدس و شام و عراق و روم و روس و غیره سیر کرد و در مدینه و بیت
 المقدس و از هندوستان بکشمیر حینت نظیر برود و در جای دلپذیر مخفی از خلق خلوت گرفته
 و گاه گاه بر فائده شیخ آگاه ملا شاه میرفت بعد از سال خواجه نظام الدین بن معین الدین
 بن خواجه غلام محمد دیر عاشق مطلع شد بخدمتش رفت و مزار را التماس همراه خود از ایشان

و به سبب این خویش جای سکونتش مقرر ساخت چون خواجه لطاف الدین بر حجت حق پیوست
 خلعت وی خواجه نور الدین محمد آفتاب بنجدست وی مرید شد و مقامات ملوک نقشندید را
 با تمام رسانید این سبب است که یافوت و خلق خدا بجهت آن مقبول کبریا فوین فوج
 حاضر میشد و فیضیاب میگشت و خواجه چند سال در کشمیر میسر گذارید و قائم ماند آخر بتایخ
 سوم ماه زمی الحج سال یک هزار و یکصد و چارده بقول صاحب توانیخ اعظمی بقول متنا
 کتاب نقشندید و در سال یک هزار و یکصد و شانزده بر حجت حق فایز شد و در کشمیر مدفون
 گشت از مولف شیخ احمد جو زرد احمد فاضل علم احمدی در باب شیخ محمد مراد کشمیری
 کن شهنشاه مجتبی تحریر
 محمد و می قدس سره از اعظم علماء دکیای مشایخ اشتر کشمیر است پدر بزرگوارش
 ملا محمد طاهر مفتی بود و حقه افتاد بر داشت و علامه فنامه عصر بود شیخ محمد مراد الفراع
 از کتب خلیل علوم در عقودان جوانی ذوق و شوق محبت یزدانی داشت و سنگین حال شد و
 قریب دو سال پیش از وصول بنجدست پیر کشمیر بر بدور ریاضت شاقه گذرانید و
 بوقتیکه شیخ عبدالاحد سرسندی رولق افزای خط کشمیر شد بنجدست و می جانم شده مرید
 گردید و از همه علایق و دولت و کنت دنیا دست بردار شده بباد پای پیشتیاق بکباب
 مرشد ارشد از کشمیر میسر آمد و بعد تربیت و تکمیل و معمول خرقه خلافت و اجازت کشمیر
 رفت اما دلش قرار نگرفت و بعد چاراه باز یاد سفر هندوستان نهاد و در دلی رسید
 بشارت زیارت شیخ شرف اندو که در وید و تا یک سال دیگر در خدمت گذرانید و خواجه
 حجت الله نقشندید هم عطایای بسیار و الطاف بی شمار بجال وی بسز دل فرمودن
 و در کشمیر زیارت اگر دیده چهارده سال در یک سبب بر دو خلق کشمیر را از فیض منبت
 مجید بهره و در ساخت باز حسب الطلب حضرت شیخ در دلی رسید و مدتی بهر اندو
 خدمت ماند و کلمات مقامات انتهای سلسله احمدیه فایز شد چون کشمیر عادت
 فرمود از قدوة الاولیای شیخ محمد صنا که در آن ایام کشمیر تشریف آورده بود و بخرقه خلافت
 سلاسل گردید و سرور و جویشتیه ممتاز گشت و طالبان بهر سلسله که خواستند از ایشان

بعیت گرفتند و در رتبه مبارک کوشش داشتند تا جاکر به دست شیخ قوت و در وقت از دستکاری خود پیدا کرده بدست مبارک خودشان بختی و در نماز تهجد در هر رکعت کم از نماز اخلاص بخوانند و چون عمر مبارکشان بهفتاد و پنج سال رسید بتاریخ هفتم رجب المرجب سال یکزار و یکصد و یک هجری بر حجت پیوست و در شهر فون شهر خواجیه محمد اعظم و مری صاحب تاریخ اعظمی از میران شیخ دست و سوا کتاب تاریخ اعظمی کتابی دیگر هم در ذکر مناقب شیخ الموصوفین مراد تالیف فرمود از موهبت

رفت سفر بابت جویزی از دن بکند شیخ مراد سرور عشاق با مراد تاریخ او در زندان شاه عشق حبست گفتا و اگر طالب مشتاق با مراد سید نور محمد پیرا و فی قدس سره عالم بود بعلم هم

و کتب و منطق و معانی و حدیث و تفسیر و علوم شریعت و طریقت در روز حقیقت و معرفت خرقه فقر و اجازت از شیخ سیف الدین بن محمد معصوم بن شیخ احمد مجید پوشید و از حافظ محمد محسن و دیگر خلفای معصومی نیز بهره کامل حاصل کرد و بدایج بلند رسید و استغراق کامل و جذب قوی داشت و پانزده سال در حالت مستی و در هوشی گذراند و اقبال سنت بعدی داشت که یکبار بخلاف سنت بجای پاسبی پاسه لاسنت اول در بیت النظار نهاد و ازین صحر تا سه روز انقباض حال و کسب بوقوع آمده و شیخ قوت چند روزه بکسب بدست مبارک خود می بخت و نگاه میداشت بوقت شدت جوع پاره از آذنان خشک بکاری برود و از کثرت مراقبه شیشه مبارک خم شده بود و از صحبت اهل دنیا امتناع کلی میکرد و اگر گاهی کتابی از ادب دنیا بجا می میگرفت تا مشهور و بمطالعه آن نمی پرداخت و میفرمود که طاعت دنیا داران بدین کتاب باشد خلافت پیچیده است و شیخ تصرفات قوی میداشت و برای برآمدن حاجات مخلصان قیام از دل میگذاشت و هر چه که میفرمود بوقوع می آمد **فصل** که وقتی زنی پیرزاده بنده شیخ حاضر آمد و عرض کرد که از چند روز دختر بکره من مفقود و الخیر است برای من و می تو به برگردانی الحال شیخ سر بجنب مراقبه فرو برد و بعد ساعتی فرمود که برو دختر تو فلان وقت خواهد آمد انشاء الله تعالی همان روز دختر پیرزاده حاضر آمد و اظهار نمود که در صحرا بهتد میدان بودم امروز بزرگی در رسید و دست مرا گرفت و مرا در بنیارس **فصل** که در روزی دو کس از قوم شیعه بنده شیخ حاضر آمده استی نادری خواست بعیت کردند

فرمود که اول از عقیده بالکمال نفس تائب شود بعد از آن براسے بیعت اختیار کند
 پس یک کس را از آن هر دو توفیق رفیق شد و تائب شده دیگر دو و دوم بهمان محرمی
 محرم با نذر تقصیر است که زیننه فاشه مرید را از مریدان شیخ بدام خود آورد و بر زنا را صنی
 ساخت چون سوغ کار رسید صورت مثالی شیخ بجا بیت او در رسید و در میان مرد و زن
 با یک گشت زن از غایت خوف و وحشت فریاد برآورد و بگوشت بگریخت و آن مخلوق را
 گرد و لقیقت است که یکبار یک فروشی متصل مسکن شیخ دوکان تنگ فروشی جاری کرد
 شیخ بجا حاضرین بملابس شاه و کراوات تنگ نسبت باو شمار انگار ساخت محاسن جانوشت
 بر زنده و کاشش خراب ساختند فرمود که از وقوع اینحال زیاده تر کرد و است که بواسطه ما
 اعتساب خلاف شرع واقع شد پس مسایل را شاد و تنگ فروش را در بر و حاضر آوردند
 و شیخ نظر توجه بروی کردنی الحال مرید شد و از تنگ فروشی تائب گردید و وفات سید
 نور محمد بقول صاحب مظهر جان بمانان تبارخ یا زود هم ذلیفده سال یکم از یکصد و سی و پنج

هجری سنه ۱۲۵۰	چهارم خرداد	چهارم خرداد	چهارم خرداد
هجری سنه ۱۲۵۰	چهارم خرداد	چهارم خرداد	چهارم خرداد
هجری سنه ۱۲۵۰	چهارم خرداد	چهارم خرداد	چهارم خرداد
هجری سنه ۱۲۵۰	چهارم خرداد	چهارم خرداد	چهارم خرداد

خواجہ محمد مصطفیٰ محمدی قدس سره از خلفای ارجنته و فرزندان علامه
 شیخ محمد مصطفیٰ بن شیخ احمد مجتهد است و بسیار عاقل و پیرایه بهرادر خود شیخ سید الدین
 یکی تربیت و تکمیل یافت و بیجاوت و نجاعت و عبادت و ریاضت مشغول شد و هر چه
 که فتوح سیدی تائب شد همه را بر ابراهیم حاضر کردی و مریدان را در زمانه اندک کمالات
 رسانید و در طایفه که دست بیعت دست کن حق پرست سید او بر ز اولی است
 منتهی و نماز که بزرگ حق می گشتند و سلطان الاذکار جاری می میشد تقصیر است
 که خواجہ محمد مصطفیٰ رودی بدین شخصی که از اولاد اجداد غوثیه اعظم بود و تائب
 بر دووی از غایت غرور و تکبر حاضر آمد کی بتفصیل شیخ چنانست بجا صاحب که
 سر کاب آنجناب بود و ناز و قورع این بی توقیری مانعش شد و تائب شد

از آن خوشنود می یاران مطلع شده متوجه باطن آن شخص گردید بعد از بناختن آن شخص
از بیای خود برخاست و سر و قدم آورده و مرید شد و بحالات نیک سپید اقرانی او را
رجوع وی باین نظر لایق تاملند که در میان طبعی که بشا در آن آفریده و صاحب مزاجه روزی تبار
اقایب خود را که طاعت حال می شده بود در آن راه گرفته بود دست شیخ نماز کرد و در آن که بوجه
شیخ عالمی دست بعیت بدست شیخ دادند و مرید شدند و وفات آن بانی الکمال است

در سال یکم از یکصد و شصت و شش هجری است از مولود	چون سنه ۱۱۳۴ هجری در روز پنجشنبه
و بنان صادق ولی صمدی	در سال ۱۱۳۴ هجری در روز پنجشنبه
الیه خاست و دست بعیت بدست شیخ	در سال ۱۱۳۴ هجری در روز پنجشنبه
نیز اهل فضل طلب لایق است	در سال ۱۱۳۴ هجری در روز پنجشنبه

کشمیری قدس سره از علمای مشایخ و کبرای اولیای امامان اهل بیت است
اصل آن بزرگوار در شهر بلخ است و نسبت ارادت بخدمت شیخ عبداللہ بن محمد بن ابی طالب
چون در نیمین الشریفین مشرف شده به قندهار سال در آنجا در میان مردم بسیار است و
مشغول باشد بجماعات بلند و کرامات از حد فایز شده و پدران بنده و ستان آورده اند
روشن افزای خطه پندیر کشمیر گشت و مقام فرموده به پایتخت مشغول گردید علمای
و مسلحی کشمیری بملکی رجوع بجزیت با برکت وی آوردند و خواجہ محمد اعظم صاحب قریب
اعظمیہ و خواجہ بابا نور و خواجہ بابا و الدین صاحب کتاب نقشندینہ خرقه های خلافت
و تبرک از آن جناب یافتند و آنجناب تمام عمر در سیر اقلیم رومی زندگانی و از مشایخ
عرب و عجم و شام و عراق بعین محبت مستفید و مستفید گردید و آخر در سال یکم از یکصد و شصت و شش
سی و نوزدهم وفات یافت از مولود

جناب شیخ عبداللہ حق بین	از آنکه در سال ۱۱۳۴ هجری
خواجہ عبداللہ بخاری فاروقی کشمیری	محمد دی قدس سره

در زند و بلند شیخ الیاس بخاری است و نسبت آبای کرام وی بوسالت شیخ
نجم الدین کبرای بامیر المؤمنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ میرسد اول

تدریجاً طاهر در بخارا از پدر بزرگوار خود یافت و بسلسله کبریہ میرشد لیکن بسبب
وفات والد ماجد تکمیل نشد ناچار بتلاش پیر روشن مسافر شد و از بخارا بمقصد آمد
و از راه آشر جان بلاد روس بمقصد رسید و از آنجا بجزیرین الشریفین قشربین برد و از شیخ
احمد کی شیخ مکہ که از عظمای خلفای شیخ محمد معصوم مسریندی مجیدی بود و کسب کمالات
طریقہ احمدی نمود و بعد وفات خواجہ احمد سیم تا هفت سال در مکہ معظمہ گذرانید پس بچند تن
والدہ ماجدہ خود در بخارا آمد و والدہ را ہم با خود بکلبه برد و دوه سال دیگر در کلبه ماند و در وقت
بهر سال بزینارت مدینه منوره ہم قشربین بروی و بزینارت روضہ بنوی مشرف گشت
الفرق بعد است و یکسال با یامی غلبی متوجه ہندوستان شد و در اوایل ذیقعدہ سال
یکمیز اردیکصد و سی ہشت وارد کشمیر گشت فیصلہ کردید و خلقی کثیر از مسکنای کشمیر بہ ارادت و
بیرونیاب شد و وی سبب و روز بعبادت و ریاضت گذرانیدی و بجزان از او رافقیہ
بسیار میل داشت و ولادت با سعادت وی بقول صاحب تواریخ اعظمی در سال ہزار
و ہشتاد و ہشت و وفات در سال یکمیز اردیکصد و چیل و یک در کشمیر بوقوع آمد و
قدرة التیقین تاریخ وفات وی درج تواریخ اعظمی است از مولف

سنگل از نور رویش مہر و ماہ	واقف لیا من و فضل عشتی	سال تولد من بکر باغ و جاہ
ہست مشتاق کرم حلتش	ہم بجز آن لاشق سخی انیکخواہ	شیخ عبد الاحد بن

حازن الرحمت احمد سعید بن شیخ احمد مجدد مسریندی قدس سرہ
از کبرای خلفای والد بزرگوار خود است و بعد وفات پدر عالمقدر بر سجادہ شینست
نہشت و ہزار با طالب را بملکوسایند و سلسلہ مجددیہ از ذات با برکات وی
در تمام عالم منتشر شد و خلفای وی در مکہ مدینہ و عرب و عجم رفتند و بہدایت خلق پردا
و شیخ محبت الدین محمد معصوم اکثر اوقات در حق وی فرمودی کہ انچہ از دستہ پیران کہا
و اجدا در کرام بالود حق سبحانہ تعالی ہمہ در وجود ذی جود شیخ عبد الاحد جمع فرمودہ است
و شیخ عبد الاحد ارشاد میکرد کہ در او ایل حال طالبان حق را تلقین تو بلفظ سیکردم شیخ
حضرت پیر بزرگوار در فرمایش بیدم کہ بسیار غایات بحال من فرمود و آنوقت خوالی حاضر شد اورا

تلقین نمودن فی الحال در احالات عجیب و در حال شدت بر غایت و در امیر الشیخ است و او کار
 نامشروع تا بگردید بوقوع ایحال شیخ بمن خطاب شد و فرمود که طلبت تو این است یعنی چون
 نسبت باین بر طالب غالب میشود و چون در کتاب میگردد و هیچ ضرورت نیست که بر و اول طالب
 تاکید تو به مضموع کرده آید پس از آن روز از تاکید تو به مضموع طالبان اقرار نمودم و تقاضای
 که یکبار زنی بی ادب بنزد شیخ منغان ناسزا گفت شیخ صبر نمود و جواب نپزداخت چون
 معلوم نمود که غیرت حق در صدر او انتقام است بیکی از حاضرین فرمود که بر غیرت و یک گفت
 برگردن این زن بزنی که انتقام از طرف من بوقوع آید آن شخص در زن سست توقف
 نمود و زن فی الحال بقیه او و بر و شیخ بان شخص متوقف فرمود که خون آن زن برگردن
 تست اگر در زن سست توقف نمیکردی زن بی ادب از طرف من سزا می یافت و
 بان سلامت می برد و قاتل شیخ عبدالاحد در سال یکیز اردو کعبه و

چهل و دو سحر است از موهبت	شد چون در حینت ازین فانی سرا
پیشوا عبدالاحد بکیتا ولی	و مقتدر عبدالاحد بکیتا ولی

شیخ محمد فرخ مجددی قدس سره از بنا بر شیخ احمد مجد دست باوصاف
 ز پروردگار و تقوی موصوف و علوم صوری و مثنوی معروف و سخاوت و کرامت
 مشهور بود و نقل است که چون محمد فرخ بحرین الشریفین تشریف برد اول بکه
 سفیر سید سید محمد بر زنجی که در آنکار شیخ احمد مجد داشت در مدینه منوره
 بود و در آنجا است که از مدینه بکه آمده در معارفه مجددی و محتاجین بکتابت احمدی
 شیخ فرخ کرده الزام و بر چون خبر آمدن سید محمد بر زنجی شیخ فرخ رسید و دست دعا
 بجناب حق بر آورد و گفت که الی عجی ام و وی غرض است و بنیاده و بیاحتیاج مردم
 سنا سبب نیست پس تو شرا و از من کفایت کن تیر دعا بیدرت اجابت آمد و وی
 بیمار شد تا آنکه شیخ فرخ بعد طواعت کعبه بار تیر رفت و نیز یارت روحیه نبوی صلی الله علیه و سلم
 مشرف شده باز بکه آمد و در جوار بنده وستان کرده در گشتی سوار شد و درین اثنا سید محمد
 بر زنجی هم شفا یافته بقا تب شیخ شتافت و در زور قی نشسته خواست که در هزار یک

شیخ در آن سوار بود در آن روز مجاهد که شد شیخ باطلان انیسوی باز برای کتابت مشغول بود	اکی بنالیه نوریت فی الحال بدید یا غرق شد و آن لشکر او لیا لیا رسید و وفات
شیخ فرخ در سال یکم از یکصد و چهل و چهار سال از مولود	شیخ فرخ چون ببلخ رسید و
در مقام علمه و الایافت جا از حلت او پارسا اثر بران	هم سخنان فرخ امام حسین
حاجی محمد افضل قدس سره از علمای و فضلاء و دانشوران و اعظم او لیا	و کبرای و فضلاء می مجتبه اند نقشبندی فرزند شیخ محمد معصوم بن شیخ احمد مجتهد و تاد
سال استفاده فیوض باطن از پیر شیخ خضر خورکو و تاد و از سال از شیخ عبدالاحد	خلیفه شیخ احمد سعید شرف ولایت حاصل نمود و نیز عازم سفر حجاز شده زیارت مدینه
مشرف گشت و لغت و احاطه و الی آن در و بتدریس لیا لیا با علم و دین و تعلیق را و بتدریس	راه حق مشغول گشت چنانچه شاه ولی الله محدث دهلوی علم حدیث از حاجی محمد افضل
دارد نقل است که شیخ حجة الله نقشبندی بارها در حق حاجی محمد افضل سفیر نمود و کمال	در سینه از پیران کبار رسید به بود تمام و کمال در باطن تالیفات کردیم نقل است که آنچه نزد
محمد افضل از نقود بلور بر آید میرسد کتب هر فن خرید کرده و وقت بیکدیگر بازنوده هزار	رو پیله به به آمده بود همه را کتب علوم فنی خرید کرده و وقت کرد و خواهی محمد اعظم گشتی و سستی
قوی داشت و بسیاری از خلق بواسطه وی لایزال حقانی رسیدند از فضلاء و متقی و وفات	حاجی محمد افضل لیا لیا یکم از یکصد و چهل و شش سالگی است از مولود
حاجی افضل که از درگاه حق	اگر علم و فضیلت یافت عقل اول و اصل حق
آفتاب حسن عالم تابفت	خافظ محمد محسن مجیدی نقشبندی قدس سره
از اولاد حق یاد شیخ عبدالحق محدث دهلوی و خلیفه شیخ محمد معصوم مجیدی است	اول در علوم نظامی زقبه عالی و درجه اول داشت که در دلی بهنامی او اهل حق دانستند
شهر سختی نمیتوانستی کرد بعد از آن یکیشش هدایت ربانی بخدایت شیخ محمد معصوم حافه شده	از علوم باطنی فایده برداشت و در شایان طریقه عالیله مجدی کامل و مکمل شد و خرقه
خلافت پوشید و در درج و تقوی و در درج امانت یکتای روزگار شد و همه حسب	

کتاب منظره چنانچه میان میانه بایزده شخصی از عیال و خان شیخ محمد محسن فرموده که در روز
 بیست و هشت از این شهر بفرستد و حافظ محمد محسن بر فتنه در اقیه نمودم در در حالت سنجی باشد
 اگر دم که برین شرف و کفن همه در دست است الا در یوسف شکست با و کفن خاک اشکرده است
 از حضرت وی استفسار کردم که باعث چیست که دیگر تمام بران کفن از خاک محفوظ است الا در
 یوسف کفن با و کفن که خاک اشکرده است فرمود که شما را معلوم خواهد بود که سنگی که در این
 وی سجا و صند نهاده بودیم در آده آن بود که در قیامه که آن را اندر خواهد شد و الا در خواهم که در یکبار
 بر آن سنگ گذارنده بودم از شوی آن محل خاک دریای من اشکرده است و قات

شیخ محمد محسن در رسال یکیز از و چه با حقه است بر سر است از مولان
 یا نه با و اصل خداوندی و اصل او صلی الله علیه و آله حافظ محمد محسن بود نیز حافظ محسن آندار ترحال

نواب مکرم خان محمد دی نقشبندی قدس سره از مقبولان ربانی
 و عاشقان یزدانی و اجل فلکای شیخ معصوم مجیدی بود ظاهر به شریعت آراسته و باطن
 به طریقت پیوسته و اول در مرمره امیری نامدار عالمگیری بجای داشت و شمشیر اقبال داشت
 بعد از آن به بنده عنایت جاذب حقیقی در رسید و بعد از آن شیخ محمد معصوم حاضر شده مرشد
 و بتوجه به شیخ بر انتساب اعلی و در جات مصلی فایز گشت نقیست که روز عالمگیر شاه
 در حالت ترک شمشیر و بجه از نواب مکرم خان پرسید که عمر شما چه قدر باشد گفت چهار سال
 باد شاه تبسم گشت بجای تبسم چیست هر قدر عمر که بگذشت مرشد و پیر بزرگوار خود پیر
 برده ام عمر ای نهان بود و باقی و بال آخرت هست که در انجام خدمت تو پیرم و دم نقیست
 که در طعاع از نواب مکرم خان که کلمات بسیار بود و بعد از آن سیر سید اما حضرت منیر را
 جان چنان میددی نقشبندی میفرمود که هر کسی که طعاع از خوان نواب مکرم خان
 میخورد و نور باطن وی اینقدر در تزیین میشد که گوید و گمانه نقل گذارده است نقیست
 که وقتی نواب مکرم خان بخندست پیر و ششمنه خود نوشت که محبت شما بر محبت خدا
 در رسول خدا غالب است ازین موجب به موجب افعال است در جواب تحریر فرمود و یکس
 مصافقه نیست محبت پیر عین محبت خدا و رسول است و سبب جذب کمال است

الکیمی که در باطن پیرنیا مبتلاست میشود لنگست که بعد وفات در انتقال نواب
مکرم خان کلاه بزرگ خواجهاصرار نقشیند که بوی از پیر و مشتفیر خود رسیده بود و بر
تار که میبارید وی نهان نواب بعد در از شدن در پیر چشم بکشد و گفت که کلاه مستبرک
پیرین بیارید و بر سر من نهید که پسایه بمیلد من سجایایزدی ذات پیر خود است پس
فرام کلاه آورد و بر سر نواب عالیجناب نهادند چون تاج کلاه بر سر یافت به دستور
چشم پوشید و وفات حضرت نواب مکرم خان در سال یک هزار و یکصد و چهل و شش
هجری است و عمری طویل یافت که زیاده از یکصد و شصت بود از مملکت

دوستدار حق مکرم خان ولی	شد چو از دینا بخت چاکیر	سال وصال او سب فرزند عیان
از ولی حق مکرم دستگیر	ایضا مکرم از کرمهای الهی	ز دنیا شد چو در فرود علی
ولی ضیاء الکرم آمد وصالش	مکرم ز بیدار لایزال فرما	شیخ محمد فاضل قادری

و مجددی ببالوی قدس الله سره از اجله علماء و کبرای فضلاء و علمای
فقرانی خطه پنجاب است و در شریعت و طریقت قدمی راسخ و استحکام محکم داشت و
همچنین از علمای عمد و مشایخ وقت بر قول و فعل وی جای اعتراص نبود و تمام
عمرش در تدریس تعلیم طالبان علم و طالبان حق گذراند و هزار با خلق خدا اذان مقتدره
اولیا کمالات فاعیری و باطنی رسیدند و خلقی کثیر بجا ارات وی درآمد و سلسله
پیران کبار وی بچند واسطه در میان بابانی شیخ احمد محمد دلف نمایان و شاه اسکندر
کیتلی قادری میرسد بدین طریقت که شیخ محمد فاضل ببالوی مرید و خلیفه شیخ محمد افضل
کلا نوری دوی مرید شیخ ابو محمد لاهوری و دوی مرید شیخ محمد طاهر قادری
و مجددی لاهوری و دوی مرید و خلیفه حضرت شاه اسکندر کیتلی و امام ربانی محمد
الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرسندی چونکه حضرت شیخ طاهر لاهوری اول ارات
و بهیت بنامان قادری داشت و بعد از ان از حضرت مجد و شرفیاب خلعت و
فرقه مجد دیه شده بود ازین سبب مریدان شیخ طاهر خود را قادریه و مجدیه
میگویند که در کتاب تذکره آدمیه و روضه السلام و حضرت القدس فیض و شرح

و سالی درین مخزن هم مذکور شده است و حضرت شیخ طاهر اگر چه اجازت تلقین سلسل
 قادر بر پوشیده و نقش بندید و سرور و دید و غیره داشت اما رعیت خاطر وی از همه سلسل
 بسلسله عالی قادر بر زیاده تر بود و مشفق گشت که خواجهمحمد افضل پیر و شفیق شیخ
 محمد فاضل در کلا نوز سکونت داشت و تمام عمر در کلا نوز گذرانید و با بنجاره گویا بر روی
 و محمد فاضل بمهر خور و سالی بخدمت وی حاضر شده تربیت و تکمیل ظاهر وی و باطنی یافت
 و از کلا نوز وقت تولد گشت و حضرت خواجهمحمد را چند آنکه نظر عنایت و مهربانی بجال وی
 مصروف بود بجال اصدی از مریدان بنود و ننگر عام برای مسالکین و فقر او اشخاص خاص
 و عام که بیکم خواجهمحمد افضل در بیاله جاری شده بود و بنام محمد فاضل تا نزد و میفرمود که این
 ننگر محمد فاضل است و هر صاحب حاجتیکه بخدمتش حاضر آید او را بخدمت محمد فاضل بفرستد
 تا مشککشای وی کند و اکثر مریدان از این برای تکمیل جلال وی میکرد و هر فتوی که رسیدی
 برای خرج ننگر خواجهمحمد فاضل میفرمود و مشهور است که وقتی در بیاله مساک باران شد و
 حاکم بیاله اتجای دعا بجناب کبریا برای نزول باران بخدمت شیخ محمد افضل کرد و فرمود که
 اگر بایضد رو پیه برای خرج سبط ننگر محمد فاضل بدی باران خواجهمحمد باریه او قبول کرد
 و باران رحمت نزول شد اما حاکم بوفای عهد نپرداخت و از شامت بر عهدی خود
 معزول شد من بعد هر چیز تائب شد و عفو تقصیر خواست قبول نیفتاد و به شجوت
 پیوسته که چون شیخ محمد فاضل تقیرت خالق اول ق بیاله شروع کرد در زندقه موجود نبود و
 اجرت معماران و مزدوران هر روز از خزانه غنیب میداد و فوات آن جمیع الکمال
 بتاریخ چهاردهم ماه ذی الحجه سال یکین از و یکصد و پنجاه و یکین هجریست و مورخان سلسله
 تاریخ وفات آنجناب از جمله علمای عامه ذکر کرده اند و منار چرخ الوداد در مقصد بیاله زیارتگاه
 خلق است و بر وزعرس آنجناب هزار بار خلق که توسل ارادت یابین فائز آن
 داند بر اسکی زیارت حاضر میشوند و فیض طاهر و باطن تا حال از مریدان
 پاک آن اهل کمال جاری است و تهنید رئیس و ملقین و عبادت و ریاضت
 موردی اثری باقی است از مواضع

شیخ فاضل بن علی بن ابی طالب	از ذوالفقار بن محمد بن فضل بن علی بن	از ذوالفقار بن محمد بن فضل بن علی بن
در میان از فضل بن علی بن ابی طالب	از ذوالفقار بن محمد بن فضل بن علی بن	از ذوالفقار بن محمد بن فضل بن علی بن
بزرگوار بن علی فاضل بن علی	از ذوالفقار بن محمد بن فضل بن علی بن	از ذوالفقار بن محمد بن فضل بن علی بن
استقبال آتش روی زمین	از ذوالفقار بن محمد بن فضل بن علی بن	از ذوالفقار بن محمد بن فضل بن علی بن
از علی بن علی فاضل بن علی بن ابی طالب		
الف ثانی ستم و تاسی سال الترام محبت که میا		
و غایب از لایحه احمد بن محمد بن علی بن ابی طالب		
روشن فاضل بن علی بن ابی طالب		
کشیده ام و موی های سر من سوده شده اند و در راه موی و کثرت بجا گوهر دیده ام		
نثار گشت و نیز بدین سبب که باری حضرت پیر و دویم گراما با خدا با و فرستاد و او		
گشت بجا که در فراق پیر خود داشتم و غایت گری آفتاب دیده های من بجا شد و اما		
از بخت خدمت فائده عالیجا حضرت پیر که کرده ام چند از مردمان پرور من گردانده		
که فبت خدمت بر کعبه پیر دیده های دل من منور و نورانی گشتند و صاحب		
منظر مجدی میفرماید که قبل از ارادت وی بجا ندان مجریه بنی حافط سعد الدین		
دید که شهری عظیم پیر از الوار و برکات است و در محله اش گری از اولیا الله است		
سیدانند و در آن شهر شریعت است که جمیع غیر از مقریان بارگاه حق نمی آیند و ساکنان شهر		
استقبال ایشان برآمده اند حافط سعد الدین پیر که اینها کیستند می گفت که الله تعالی		
درین وقت اهل رگالات جدید فرموده است و سر حلقه ایشان شیخ احمد سر سندی است		
ایشان درین شهر که شد ولایت است داخل میشوند با استقبال ایشان برآمده ایم		
پس از وقوع این واقعه حافط سعد الدین را اعتقاد عظیم باین سلسله عالیله ظهور پیوست		
و از صدق دل نجد مست شیخ محمد صدیق رسیده مرید شد و کلمات طاهری و باطنی		
رسید نقیست که نواب خان فیروز جنگ که مرید شیخ سعد الدین بود در روزی آخر است		
عرض کرد که شیخ حسن رسول ناقص سر هر که استیفاستند نشسته زیارت حضرت عظیم		

صلی الله علیه و آله مشرف میباشند و شکر میفرمایند و امیدوار حصول این نعمت ام
فرمود که ما هرگز میخواهیم دوبار مشرف زیارت حضرت شاه رسالت مشرف کنیم اگر سلطان
مشرف فاخته خوانده و متوجه بر سر پر فتوح رسول خدا صلی الله علیه و سلم شده بخواب
روید انشاء الله باین نعمت ممتاز خواهید شد ثواب بیچنان کرد بهائش زیارت
مشرف گشت چون بیدار شد یا بصد رو پیم بدید شکرانه این نعمت بر خود مقرر ساخت
و تقصیر نمود که اگر باز دیگر مشرف شوم یا بصد رو پیم دیگر هم بدید شکرانه ادا کنم و جل
سزار رو پیم علی الصبح بخدایت شیخ برم چون خواب رفت باز زیارت بنویس و فرار
گشت چون صبح شد بخواب باز رو پیم یا بصد رو پیم بخدایت حافظ سعد الله حاضر آورد و
شکرانه ادا نمود فرمود که این زیارت شکرانه زیارت اول است شکرانه زیارت ثانی
هم ادا باید نمود ثواب بنظر شده فی الحال زیارت شکرانه ادا نمود و از مقتدران
کامیاب گشت نقیض است که در خانقاه حافظ سعد الله گریه بود که در خانقاه حاضر
سپاهان و تبصر حضرت حافظ بحال کجشکان بغایت مهربان بود که کجشکان پوی
بازی میکردند و چای مانده بای غل در دیان گریه می انداختند و می دمان
خود و ادا شسته بر زمین دراز میشد تا کجشکان همه دانه از دیان گریه بخوردند
و قات حضرت حافظ تباریح یازدهم شوال سنه کهنه را و یکصد و پنجاه
بود و بخت و مزار پرانوار در شاه جهان آبا و پیرون در وازه ابریه است از مملکت
حافظ قرآن چو سعد الله رفت از جهان در منزل خلد برین سال وصل اولی و شریف عیان
حافظ پاکیزه دل بودی درین سالک شتاق سعد الله خان سال ترحیلش از حدیث و یقین
سرور حافظ حبیب عالم است از حال آکنده روی زمین شیخ محمد زبیر قدس سره
نیزه و خلیفه حضرت محبت الله آتشند در رفقه و تقوی در نه برود و بیستی و قنوت می
مکمل داشت و از پیشگاه حضرت حق دولت دنیا و آخرت هر دو بخواجه زیاده عطا شد و
و بادشاه وقت و امرا بی نامدار عصر بر سر مقبره می بودند و وظیفه می آن بود که در تمام
روز دست و پا بر سر رانق و انبات میخیزانند و پانزده هزار اسم ذات بخت کسب می کردند و بعد از نماز مغرب و عشاء

او این خوانده سه هزار بار یعنی آنجا میخواند پس از آن حلقه رقیال میگذاشت و بعد از آن
میشد بعد از آن نماز نشاء خوانده در محل سراسر شاهی بیفت و حلقه نشاء میگذاشت و در وقت آنکه مشایخ
از خانه آمده چند ساعت استراحت میکرد بعد از آن بخاسته نماز توحید میخواند و در آن نماز قبل از
نماز شصت بار سوره یاسین میخواند و بعد از آن نماز پنجگانه در مراقبه میبود و باز حلقه رقیال
میگذاشت و بعد از آن بزرگداشت میشد و در وقت نصف النهار یک ساعت قیلوله نموده نماز و ا
میخواند و بعد از آن طول قرابت که در دو ساعت ختم میشد و بعد از آن میخواند و بعد از آن
بزرگداشت و بعد از آن سوره و بعد از آن نماز و بعد از آن سوره و بعد از آن سوره و بعد از آن سوره
شاهی میشد و وقتیکه از مجلس تشریف می آورد امرا و اعیان شاهی و و شالار و میسند ملیها
از قاضی شاهی تا شاه بزمین می آمدند تا قدم بسیار کشید و بزمین میفتد و اگر بعد از آن
یا جایست دعوت تشریف می برد و سوار می شد و شالار و بزرگداشت و بعد از آن سوره و بعد از آن سوره
حضرت خواجہ زبیر سوار بود و سوار می شد و سوار می شد و سوار می شد و سوار می شد و سوار می شد
رحمۃ اللہ علیہ و بعد از آن سوار می شد و سوار می شد و سوار می شد و سوار می شد و سوار می شد
در رکعت دوم و امرا و اعیان شاهی و شالار و میسند ملیها و بعد از آن سوره و بعد از آن سوره
یا لکی ایچنین اند که گویا فلان پر تو خوشی لایع نیست و تمام کوچه و بازار ملو از آن است
شاه گاشتن بلا خطای حال گلم کنند بر انداخته بیاران خود فرمود که این گلیم را عروا تش
ایستاده و بیاران عرض کردند که سبب شوقین این گلیم چیست فرمود که این امیر که سوار می
ایستاده و بیاران عرض کردند که سبب شوقین این گلیم چیست فرمود که این امیر که سوار می
گلیم بیاض است پس برده ام یاران عرض کردند که این سوار می خواجہ محمد زبیر است فرمود
الاحمد للہ و اللہ کہ پیروز اوہ ماست آبروی ما باقی ماند و وفات خواجہ محمد زبیر در سال
و یکصد و پنجاه و دو است و هزار سیر انوار در دلی بود بعد از آن تابوت مبارک از دلی برادر
لبس سبز برده و قن کردند و زبیر را در آن خواجہ بخش مبارک را از دلی برادر برده و روانه
سبب سبز نشدند و چند مردان اسب سوار را پیش پیش تابوت دیدند که آداب تمام
پیر و زبیر سبز پیرند که خاک را میزدند و بجا میزدند و بجا میزدند و بجا میزدند و بجا میزدند

[illegible]

عزت ناصر سالک سال اولی شاه گلشن عرفان شیخ عبد الرشید کشندی
مجددی قدس سره فرزند بلند شیخ محمد کمراد کشمیری مجدی است و در آثار جوانی
طلب باالی مشغول شد و محنت سخت در یادداشت شایسته بجا آورد و بعد از مدتی طریقه احمدیه
مجددیه از والد ماجد خویش تعلیم شروع و فرادون سازت اختیار نموده بلازمست مرشد علی
شیخ عبدالاحد مجدی که پیشرو شیخ میر پریش بود و در سرسبز حاضر شد و چند سال خدمت
آن اهل کمال حاضر نموده و از مدتی آری و بافتن آنی که مانیعی داد و بر صفا مندی و
خوشنودی استحضرت سرفراز و ممتاز گشت و حسب الجار است استحضرت متوجه وطن مالمو فرود
نمود و سال باز بر یابی اشتیاق سوار شده رو بند وستان نهاد و در شایان آباد
شیریناب خدمت سرانیا برکت مرشد ارشد شد و زیاده از دو سال در حضور سرانیا و حاضر
باز به حلقه ملاقت یافت و تا دم آخرین آنجا خدمت مینمود چون شیخ عبد الاحد در
دلیلی وفات یافت همراه نفس مبارک شیخ در سرسبز آمد و خدمت تدفین بجا آورد و کشمیری
طریقت فرمود و با فاده و اضافه طایمان حق مصروف گردید و بعد چندی باراده حج
پادشاه نهاد و بحرین الشرفین سیده چندی در آنجا استقامت کرد و در قضایات
ریشای بحرین گردیده متوجه بندرستان گشت چون بدلی رسید بشتیست و بهتم جلبه
سال هزار و یکصد و پنجاه و پنج هجرت و بیست و از موفت شیخ دین عبد الرشید ابل رشید
شد و از دنیا در چونت رسید امیر فضل آید و سال یک او نیز فراموشی از رشید رشید
خواجیه نور الدین محمد آفتاب کشمیری نقشبندی قدس سره
خلعت الصدق خواجیه نظام الدین بن خواجیه ابوالدین بن خواجیه معین الدین بن
خواجیه ناز محمد و نقشبندی بخاری است و لادست با سعادت دمی در سال وفات
خواجیه معین الدین اتفاق افتاد و از هر دو سال آنار کمال بر تاصیه حال آن صفا
حال و قال نمایان بودند چنانچه در عمر سیزده سالگی از حصول علوم طایه ری و حفظ
قرآن و اعانت تمامه حاصل کرد و تربیت باطنی و تصفیه قلب از خواجیه احمد بسوی یافته
نزد علما و بزرگان و شیخ و اجازت تلقین یافته بعد وفات والد بزرگوار سید ابوالحسن خالقه

عالیجاه عبدکرام خد قلمو تاریخی سیاده نشینی خواجہ کہ درج کتاب تواریخ اعظمی است منیت
 قطعه شده از نور منظر خوابه به عرض فائقه چون گلشن به ملت از بهر سال رشادش
 ز در قلم آفتاب حق روشن به چون حضرت خواجہ روضی افزای سندارشاد گشت طالبان
 حق فوج نون بر دروازه فیض اندازده دی بهجوم آوردند و امیری از طالبان دنیا و دینی
 محمد بن میرفت و دوحای وی گاهی از درگاه الهی بر نه گشتی بر چه کجاستی بحصول انجامید
 و از نیکو بد هر چه که بر زبان حق ترجمان زانندی بهمانطور بوقوع آمدی نظر فیض اندازی
 برای صحت پیران و شفای دردمندان کثر اعظم بود و ولادت آنحضرت بقبول حساب
 تواریخ اعظمی در سنال یکینزار و پستاد و شش و وفات بتاریخ ششم شوال الحکم
 سنه یکزار و یکصد و پنجاه و شش سپیدست و مصحح بود خوابه آفتاب اوج دل
 و جلد آفتاب راسته کسوف و در تاریخ وفات وی درج تواریخ مذکور است که در
 هر دو ماده تفاوت یکصد و باقی است از مولف

چو در زیر زمین گردید و پوسید	کتاب آفتاب حسن بود	سپال انتقال آن شد
رقم شد آفتاب غلغل و الا	ایضا نور دین آفتاب نوین	بود مهر منیر و غیرت ماه
آفتاب آفتاب حسن بگو	سال تولد آن شایع	شیخ معصوم و مهر و افضل حوا
سن رحیل او کجاست و آه	حافظ محمد عابد قدس	شهره از خلای نامدار شیخ
عبد الاحد بود و علم و عمل و درج و تقوی گوئی سبقت از اولیای وقت برداشت آبای		
حضرت صدیق اکبر رضی الله عنہ میسرید شب در در طاعت و عبادت مشغول میماند		
شب در نماز تجمیع شخصت بار سوره یاسین میخواند و در صحن موت که شیخ را بهاری سال		
بود هر شب سوره یاسین در تجمیع سنای درج بار میخواند و لبست هزار بار ذکر کریم		
و هزار بار نفی و اثبات بحسب نفس و تلاوت قرآن مشغولت و هزار بار در دو و دو طیفه		
روزمه خود می داشت و در حلقه روزانه وی از علی و صلی قریب در و کسب می نمود		
و هزار در هزار طالبان حق پیوجبات بابرکات وی بایات مقامات انعامت بند		
رسید نزد و در جمیع درخائنه و الا جاده وی ابتلا کثیره و سیر که در طریقه می نمودی		

می آمد و پیش از آنکه رسید اتفاق است که روزی محمد عابد در مسجدی تشریف داشت و در میان شخصی جمعی از سرداران خود داشتند و مردم را میگردانیدند و باطله آن روز نسبت به آنکه عالی بود و شیخ را بر حال وی رحم آمد و تادیر متوجه حالش گردید و او را بر بستره ولایت قلبی رسانید و بجز در توجیه دلش و اگر گردید آن شخص بر خاست و سر در پای وی آورد و در زیر شد و بر استب اهل رسید اتفاق است که چون شیخ عابد در حرمین التشریف رسید در تمام راه بر سوار سی نشست و چندین ساعت دور و دراز پا پیاده قطع نمود و در آنجا رسید به شرف سعادت زیارت مشرف گشت و میفرمود که حرکت دل و دوزن من که از غایت دروطلب روز بروز در تزیار بود و هیچگاه کم نمی شد نسبت به حاجت مطوفی تکبیر یافت و آنچه منتهی بود حاصل شد اتفاق است که شخصی در مدینه منوره ریاضت و مجاهده و اولاد عبادت بسیار میکرد و از جناب سرور اکایات علیه السلام و افعال او را میگردید که بخدمت شیخ محمد عابد حاضر گردید چون حاضر شد شیخ شد شیخ او را از ان ازان عبادت منع فرمود و بتوسط عبادت امر و چون ریاضت و عبادت کثیر عادت داشت بگفته شیخ عمل نکرد و رسول قبول صلی الله علیه و سلم باز او را بتألیف و الترام محبت شیخ مکتوم فرمود پس بخدمت شیخ استفاده نمود و حسن تربیت و تقیات عالی رسید و قاست شیخ محمد عابد تباریکه و در ماه رمضان المبارک سن کینز که رسید و تقیت هر یک از مولف است در حقیقت چرخ عابدان سومی حق برداشت از دنیا قدم گفت دل سال صواب استخار عمده دین پیر عابدان غیر فضل علم عابد یا کبار سال وصل او بدان پیشم کم شیخ عابد محب محمدی است رحلت آن سرور ملک مجم شیخ قلبی حق و صانع است رحمت حق با و برود مبدم شیخ حاجی محمد سعید

لاهوری از اعظم مشایخ نقشبندی و قادریه و شکاریه است چنانچه صاحب الشرف و نسب نامہ حضرت گیلانی نیز بایده که حاجی محمد سعید در آنست تا در ریه از سید محمد بن سعید علی صیغی الکروی ساکن مدینه منوره در مدینه یافت و از شیخ اشرف لاهوری سلسله عالیله پشاه محمد غوث گویاری رسید و اجازت نقشبندی را از حافظ صاحب الشرف

مجددی حاصل نمود خود را نقش بندگی بگویند نقاشی که چون امده شاه ابرائی
 بادشاه درانی باراده تسخیر ملک هندوستان در لاهور رسید تمام مردان کنای لاهور
 انانیت البیت خود را بر سر شاه بنوف غازیگری لشکر شاهی جابجا رفتند و محله داران لکھی
 می و عبداللہ داری که حضرت حاجی در آنجا سکونت میداشت نزد وی آمده اجازت خواستند
 و چون پرواز شدند که تمام سکنای لاهور از خوف غنیمت قویع باوشاهی فرار میشدند و بای
 درش با میرا عانت در آنجا بقیعیم اگر حاجیت منظر قاطع اثرش باشد تیر و تیر بایکینه
 یا بیم برویم حضرت حاجی بکوب پرداخت که معلوم میشود که تمام شهر لاهور از دست غارت
 لشکر احمد شاه بادشاه غارت گرد و الا از خدا خواستیم لکھی محله و عبداللہ داری از غارت
 مامون و مصئون باشند پس همچنان واقع شد که لشکریان احمد شاه در همه شهر لاهور دست
 غارت و تاراج کشادند و چه یافتند بر دین سواد لکھی محله و عبداللہ داری که در غارتان
 ماند و بیشتر این شد که چون احمد شاه در لاهور رسید مردان و زکرا امت و خوارق و حضرت حاجی
 شیشه و متعین گشت و بجز دست خاخر آرد مرید گردید و امرای نادر خود را هم بخت حاضر
 آورد و مرید گردانید و حکم داد که لکھی محله و عبداللہ داری که حضرت حاجی در آنجا سکونت
 میداد از غارت و تاراج در امان باشند و لشکریان خود را بر ای حفا طنت مامور کرد
 و پانزده نفر از حضرت حاجی پیرانان مشهور شدند و آنچه تمام مال استوار دار و حاکم
 که بعد از آنکه احمد شاه ابرائی از شهر لاهور کابل معاوضه نمود روزی شخصی از کنای
 لاهور بخدمت شاهانه آمد و عرض کرد که در لکھی بدست لشکریان احمد شاه و حضرت حاجی دست بردند
 چون فرزند می دیگر ملازم بمقامم اگر درینجا آنچه چه فرمایند از غنایات مریدان بعد از دست
 عرض سایل سفر مراقبه فرود و بعد از مراقبه سر برآورده بسیار ایل رشاد کرد که چشم پیش سایل
 پیش پیر چون واکر در حضر خود را نیز و خود ایستاده دید و در حالیکه آوند و غن و چاقوس
 نزد دفتر موجود بود و سایل از حصول مراد و نوبت نور شر و از دست حاجی بگریخت
 دلی سپید گفت که چون لشکریان بادشاه مرا از لاهور گزینند مرا به خود کابل ببردند و مرا
 از امرای شاهی مرا کنیز کرد و در خانه خود نزد نگاه میدارند و مرا بکشتند و مرا بکشتند

و جماعتی فائده آفرین و غن و جاد و فواید من کرده گفت که از این امر و این خیریه میاید
چون در بازار رسیدیم همین شیخ که در اینجا نشسته بود سید را در میان ما میبرد و گفت که چشم
پوشش و سبب حکم چشم پوشیده بودم بعد از آنکه آواز بگویم رسید که چشم بکشاید چون بکشائی خود را
نزد تو یافتیم سوای این چیزی ندارم که آمدن من بکدام طریق بود وقوع آمدن مخفی میاید
که حاجی محمد سید در بار بجز این اشرفین اشرفین بر دوش و در میان جمعی و زیارت روضه منظر
زیادی مشرف گشت و از بسیار شیخ طریق فایده عام و منفعت تام حاصل نمود چنانچه
مجتبی دمی در شان دان عالییه آید بر سر سید محمد گروی که مغلطه بود وقوع آمد
و سلسله بواسطه تادریه عظیمه میگذشت و واسطه در بسیاری بجز بوی سید عبدالقادر میلانی بدین
طریق میر که دمی بر سر و خلیفه سید محمد دوی مرید سید بلال الدین و دوی مرید شهاب الدین و دوی
سید جمال الدین و دوی مرید سید حسن الدین ابوالقادر دوی مرید سید شهاب الدین احمد دوی مرید
سید قاسم دوی مرید سید عبدالعزیز دوی مرید سید بهار الدین ابوالعباس دوی مرید
میرالدین حسن دوی مرید سید علاء الدین دوی مرید سید شرف الدین بختی تاجری دوی مرید
سید ابوالصالح اشرف دوی مرید سید ابوالفاتح سید عبدالرزاق بن خورشید الاعظم معی الدین
ابو محمد عبدالقادر میلانی قدس سره هم الغز و فاضل حضرت حاجی باقر آل معتبر
در سال که از او یکصد و شصت و شش برسیست دوی مرید و بلال فاضل که زیاده از یکصد و ده سال
بود و شیخ عبدالکریم فاضل دوی که از اکمل خلفای ابوبکر و بر دوی دوی فوت شد و سید
فضل علی لاسوری که مرید خلیفه شیخ عبدالکریم بود آنهم در ریاست شیخ حاجی برجست حق
پیوست و در این شهر انوار حضرت حاجی در لاهور زیارتگاه خلق است از موهبت
چون سیدان سعد و در زمان رفت از دنیا و در بیت سید و ملتش گوشه نور و فضل نور
نیز در شهر حاجی سعید خواجهمحمد السلام مستیری مجدد دین
قدس سره از اکابر خلفای عارف عبدالغفور استاوری است جامع علوم عامری
و باطنی بود و با وجود دولت ظاهری که واسطه و کالت تنهایی در کثرت داشت و با کرامت و منصب
بود و بعد از یاد خدا غافل نمی ماند و خلفای کثیر از اهل طاعت و عبادت و نیازی بر او نداشتند

و بی هجوم می آورد و در کجاست رو که هر یک می پروخت و احدی را نماند و باز میگردانیدند و
 برادر بزرگ وی طاهر او الدین خان نیز اگر چه منصب امیر الامرای داشت و بعد از وفات
 ممتاز بود اما در ویش دل بود و سلسله نسبت خود بخواجه حافظ حسن ابیخیر خلیفه ملا محمد تازک
 نقشبندی کشمیری داشت علی بن القیاس برادر خور و بی شیخ عبدالکریم جامع کلمات صورت
 و مصنوعی بود شیخ شرف الدین محمد کشمیری نقشبندی که جامع
 کتاب روضه السلام است مرید و خلیفه شیخ عبدالسلام بود و خوارق و کرامت بسیار داشت
 به کتاب خود تحریری فرماید چنانچه میگوید که سرورزی در خانه میر عنایت الله حضرت
 خواجه بهتیریب دعوت تشریف برد و بعد فراغ از اکل طعام میر مذکور اظهار عسرت و
 افلاس خود کرد و در حق خود التقای دعای برکت نمود فرمود که از جنس غله آنچه که موجود
 داری حاضر کن و بی یک آوند پیرانه بر سرخ سفید حاضر آورد و خواجه نظر فیض اثر خود
 بر آن آوند کرد و ارشاد نمود که سر این را محکم به بند و مخرج آن از زیر آوند بگذار و
 از آن مخرج هر روز بقدر حاجت برآورده باش انشاء الله تعالی کم نخواهد شد پس
 وی همچنان کرد تا و در ده سال از آن آوند خرج نمود هیچ کم نشد روزی ابله و سوار
 راه تعجب سر پوش آوند برداشت دید که تمام ظرف خالی است و دانست بر سرخ در آن موجود
 فی آن حرکت نادم شد و متفحص گشت که روزی شخصی محمد صابرنامی کشمیری بنجلست
 حاضر آمد و بر اسب معمول او را تقوی می در خواست نمود فرمود که دو سیب حاضر کن
 و بی فی الحال دو سیب حاضر آورد و ارشاد کرد که این را بخور سیب را برداشته و بر آنجا بسجود و
 سال در لیس این توام در خانه وی بوجود آمدند و شخصی محمد اکبر شاه که از میان خواجه بود افضل
 میگوید که روزی فقیر بنیانه هند و از هندوان کشمیر بزرگ کاری رفته بود و بی چند نان بازاری
 برای فقیر حاضر آورد و حواله آدم خود کرد و از آنجا برآمده حاضر خدمت خواجه شد و دیدم که شخصی
 سایل سوزنای در دست گرفته و بر روی خواجه می نواز و خواجه را خوش بینی آید پس بنفقیر
 امر فرمود که مرا از دست این شخص خلاصی ده و چند نانی که از خانه فلان هند و آورده حواله
 او کن فی الحال بمیل حکم کردم و شیخ عبدالواحد صاحب کشمیری نقل کرد که وقتی

بروز عید اضحی برای سلام بر در دولت حضرت خواجیه حاضر شدیم چون خواجیه در مجلس
مفرد بود معرفت نمودیم از آن حضرت بر خود منبر دادیم فی الفور بیرون نشستند و آوردند بجا نشسته
در یک دست چند قلم و بیک دست پاره گوشت داشت هر دو حاله فقیر نمود فرمود که خوشنویس
خواجیه شریف الشان را تا ای ایس در چند ماه خوشنویس گشتم و نیز صاحب روضه السلام بنویسند
که روزی خواجیه برای ادای نماز ظهر در مسجد شریف آورد و چند کس از مردان همراه بودند و
همانجا دو کس پیادگان از سرکار ناظم کشمیر حاضر آمده تشدد بسیار کردند و گفتند که بر غیر خیمه راه
بر خواجیه بر غایت و همراه ایشان روانه شد چون چند قدم بر رفت یک کس را از آن برد و
پیاده حالت بیخودی دست داد و بر زمین بیهوشاوی غلطید و سرگشت حاضرین را بر
مرده پیدا شدند پیاده دوم از آنجا فرار کرد و نزد جمعی از خود رفته اظهار حال کرد و جمعی را
مفرد با چند کس حاضر بر و عذر تقاضی خواست التماس می نمود قبول در آمد و آن پیاده
سبحان خود آمد و در حجره ای کشمیری نقل کرد که روزی حضرت خواجیه در مجلس خواست و
اجتهاد می نموده در بیاض شریف بر تختی از لوزکران ناظم کشمیر هم در بیاض در آمد و بی اجازت
با او می نشست بوقت بر آمده خوردن آغازه را با او در آن حال خواجیه را نظر ملالت اندر برد
آمد و پرسید که این شخص کیست عرض کردم که منیدانم همین مردمان بلیغی آید و بی اجازت
بالای درخت می رفته بود و می خوردند و نقصان شامخای درختان بهم می کردند با جماع
این شخص خواجیه بنظر نیز در وی شکریست فی الجمله آن شخص از درخت بر زمین بیفتاد و پیشتر
شد و الی این که هیچ دقیقه از درخش باقی نماند چون چنین حال دیدم متعجب و زاری پیش آمد
و از خوف و هراس حاکم کشمیر گریه بر اندام من افتاد پس خواجیه خود بر غایت و چند قطره
شراب نبات در دیان وی انداخت تا بهوش آید و صاحب روضه السلام زبانی
شیخ نورانند کشمیری نقل می نماید که در عهد حکومت نواب افغانسیاب بکشمیر لیسرا و
اهل رضا بیگ ظالم ظالم بود و وی سهمی بایست الله فالوی مرا به تمت ناحقه در حبس
کرده با قول عذاب معذب ساخت آخر نیز او پیروز گردید و قید خلاص نمود بعد
از آن وی خواستم که عبادت وی بر دم و بهمان نیت از مسلک خود روانه شدیم

و اما در راه شوق بدارت خواب و انگیزه حال شد و بخدمت مشرف گشتم و بعد از دو ساعت
 در خدمت گزتم رخصت عنایت نکرد و فرمود که جایگاه نقد رفتن دارید و در اینجا فرقت صلاح وقت
 نیست بخانه خود بزمیدار می رانم گفته روانه شدم و در راهی می رسیدیم که بهین نیست از خانه
 برآیم حال از رفتن چه معنی دارد و از راه کم عقلی در خانه بایست اندر رسیدیم بهیچ وجه
 که توان شمر در رسید و باز بگریه بایست اندر با استغراق نشین محسوس کرده بود و برآیم که از
 مقامات نشین تصور بده نقد ساخت چون در مجلس رسیدیم بر آن خیمه ای خود فرسایا کردیم و پناه بفرست
 خوابه بروم بعد از چند ساعت دیدم که محافظان مجلس از حفاظت من غافل اند فرصت وقت
 غنیمت انگاشته از آنجا براه می رانم و بعد از پیرسان حال من نشد و تبویه خوابه از آن بلای
 ناگهانی فراموش یافته و بهیچ وجه خوابه را نگذاشته نقد کرد که الباقی فقیر که در مجلس است آنجا ب
 میانم و باکی از این می بریزد و روزی که برآیم بایست که در راهی که برآیم و جرح ساخت بایست که
 سفینه ها که تمام جاک شد و در راه می روند آنرا از بدو وقوع این حال الباقی فقیر که بهیچ وجه نتواند
 و پستلی مشغولی معنی شد آنرا حضرت خوابه ها که می مجروح را بایست بسیار گشت و متوجه بهیچ
 بعد از ساعتی را بایست برآیم و در وقت اول صبح و سالم بود بطوریکه گاهی مجروح نشده بود
 و متوجه است که وقتی خوابه را بباله کات خان ناظم کشمیر بیاوردند بسیار شد الطبا بایست
 و می بایست آنرا از خوابه را بجمع آنجا بآید و در خوابه دست می پرست خود و بهیچ
 فرد و آورده و حال شفا یافت و نقیض است که وقتی میر فقیر اندر فرزند میرا غر کشمیری
 بایست بیمار شد و بحالت نزع رسید بر سرش نذر کرد که اگر بایست مرا از این شگاه شافی
 حقیقی شفا حاصل گردد و مبلغ یک هزار روپیّه بدارم خوابه ها که نقیض است بیاورم
 و نیز آدم را بخدمت خوابه برای طلب تقوی بفرستاد فرمود که تقوی شفا بایست
 از فرزند بایست که او در نذر دارد است اگر پیشتر از حصول شفا او اندک بایست
 با تسلع این خوابه میرا بخونده و حال شفا نذر کرد و بهیچ فقر تقسیم نمود و در سیه و زبیر
 شفا یافت و قیامت آن جامع الکمال است بقول صاحب روضه السلام تبلیغ ختم فرم
 ماه شوال یوم یکشنبه سال کبیرا که بعد از هفتاد و یکصد و هجری است و در آن روز

در کشته شدن یار نگاه خلق است و بعد وفات شیخ محمد عمر المشهور ابو حیدر الدین قاضی القضاة
 و ملا عبد الله المنی طب بفرید الدین نفی علی فرزندان آنجناب پسندارشان نبستند
 و اگر چه خلفای خواجه پیشیارانند اما خواجه محمد عابد کادوسی و شرف الدین محمد صاحب
 روضه السلام و محمد عثمان زنگوی و شیخ عبد الرزاق رسول پوری و خواجه امان الله حاجی
 تیمور زنتی و خواجه محمد فرزند الدین و عبد الرحمن یار کندی و ابو البقا کشتی و محمد نور محمد بن عبد الله
 برادر زاده آنحضرت و محمد ابراهیم و اکبر شاه و شیخ عبد الله و شیخ حمید الدین بن محمد نظام
 از اشهر ترین خلفای خواجه آنروزی زماننا مولوی محمد سلیم الدین بن محمد شریف الدین بن
 مولوی محمد امین بن خواجه محمد عمر بن خواجه عبد السلام از اولاد و روضی افرا الاچورا
 و اگر چه تاریخ نامی خواجه که درج کتاب روضه السلام اند بسیار اند اما بخواه آن من عظیمه الله
 و شیخ المسلمین^{۱۱۴۱} و روضی عنه^{۱۱۴۱} و پشوره شوال یکشنبه دو بهر روز خاص تصنیف کرده

شرف الدین مصنف روضه السلام اند از موهبت	شیخ عبد السلام میر کبیر
چون بدر السلام یافت مقام	سال و صلیح ^{۱۱۴۱} و شیخ اکرم جوهر

شاه محمد صادق قلندر نقشبندی کشمیری قدس سره از اعالم امر
 کشمیر بود چون چنانچه بانشی حقیقی او را بنحو جذب کرد او اهل دنیا بر آید و مال دنیا
 بفرقه نقشبندی در صحبت علیا و صلیا^{۱۱۴۱} فرمود و در فضیلت علم سر از کشمیر و قرآن
 حفظ نمود و اکثر اوقات اشعار عاشقانه گفتی و سجد است خواجه پیرنگ و فرزند خواجه بابی
 بالقد حاضر شده مرید گشت و بنیایت جذب و آفرات بهم رسانید و زنی و کشمیر خانقاه
 میران که نقشبندی است سفت برآمده اذان گفت و در عین گفتن اذان حالت جذبه
 در سید و از بام بر زمین افتاد و در پیشش شد حاضرین از آنجا برداشته بخدمت
 خواجه بردند و فرمود بگذارد که مستانه عشق الهی است چون این سخن از زبان حق ترجمان
 خواجه برآمدنی الحقیقت مستانه شد و بحالت مستانه و بنحو دی شب و روز و هر کوه
 و بازار میگشت و اشعار عاشقانه میخواند و قدم از احاطه تکلیف شرعی بیرون کشید
 آخر کارش بگریه رسید که هر صاحب هوش که بخدمت آن بر میوش رفتی و در نظر وی گشته

در کشته شدن

در پیش شریکین صد با کس استاند و دیوانه نمود و همه در پیشان آن در پیش
 علامه بهر یک دوست در هجوم بر زبان می آوردند و علمای و صلیحی گشتند این خبر باور نیک
 زینب عالمگیر نوشتند به شاه و لاجا شاه صادق را حکم گرفتاری تا نزد خود
 طلبید و باعث این همه گشتگی و دیوانگی پسرید بکوب آن خواجه چند اشعار را بر این دیوانه
 بر زبان آورد و سخنان مستانه بسیار گفت با شاه فرمود که این را بگذارید که گرفتاری
 حالت دیوانگی و معذرت در دست پس خواجه در سال یکزار و یکصد و هفتاد و هشتاد و ستان
 مراجعت کرد و بهر وضع لار که از مضامین کشفیه است سکونت پذیرفته از میجر نوی
 و دیوانگی برآمد و قدم در احاطه شریف و سلوک نهاد و خانقاه بنا کرد و خلقی کثیر را
 بسلسله نقشبندی مستفیض کرد آخر در سال یکزار و یکصد و هفتاد و یک در

گذشت و بهر وضع لار مد فون شد از مولد چو رفت از جهان در پشت علی

شده و جهان متقی شیخ صادق از نو به تاریخ ترجمیل پاکش گفت که مادی ولی شیخ صادق

شیخ محمد رضا الهامی نقشبندی قدس سره از کبرای شیخ نقشبندی است

و سلسله نسبت می بچند واسطه بزمرة الابرار خواجه عبداللہ احرار نتهی میشود و موی

صاحب ریاضت و عبادت و محبت و شوق و ذوق خوارق و کرامت بود چون در

کشف آیتی از آیات ربانی بود بخطاب الهامی مخاطب شد و بر اسدای فیض نسبت

نقشبندی از روحانیت خواجه بهاء الدین شاه نقشبندی نسبت قادر بر روحانیت

عنونیه اعظمیه نسبت صدر فقیه از روحانیت مادی راه تحقیق الیو بکر صدرین حاصل

بود و نقشبندی از صاحب کتاب نقشبندی که روزی از حجه شیخ قرآن شریف

مخلصی که پیوندا رادت بشیخ داشت بر زدی رفت هر چند که تفحص و محاسبه عمل آمد

سود نداشت چون این خبر بشیخ رسید فرمود که از کم شدگی قرآن چه اندیشه و تفکر استگیر

حال است هر چه قرآن از نایگیر و دیگر طبع قرآن حاصل نموده بکار خود آن مخلص مجابا در

که یا جلد دیگر کار نمی ندارم اگر همان جلد از دزد طلبا بیده غایت فرامید بهتر است

فرمود که امر و زحمت کن فردا علی الصبح قرآن دزدی رفته تو بمحوال کرده خواهی شد

وقت شب شیخ در پی چند حواله نهادی از قدام خود نمود و اوشا کرد که بر فلان و دیگران
و فلان بازار رفته علی الصبح خاموش بنشیند شخصی نزد تو خواهد رسید و قرآن بخواند
نزد تو آرد و بتو خواهد داد آنرا بگیری و این قدر باو بدهی و بپای تو بگذرد و آن شخص
مستوی نشوی تا دم صبح ایستاد و آن را در سجده قرآن شریف از آن شخص آرنده گرفته بجز
عاشقانه شریف شیخ قرآن با ملک قرآن حواله نمود و از غایت پردن پویشی نام سارق بر
زبان نیار و بملکه قرآن باوای بدید باز از سارق فریاد کرد و فاست آن جامع الکلمات
بقول صاحب یاقوت چندین در سال بکثر از یکصد و هشتاد و نه سحر است و شیخ و دیگران
تا سحر و فاست آینه سحر درج کتاب مذکور است از مولف

چون رفت از جهان در شب برین سحر صفا بابر صفا خدا بختم ز دل سال تحصیل او
گشت که مولی محمد صفا خواجہ محمد اعظم و دومی کشمیری محمد و سی
قدس سیم سوره از اعالم علی و کبری شایخ شکر گشته است و پدر عالمی روی فیر از آن
نام داشت فردی بود عالم و فاضل و عارف کامل و در علوم ظاهر و باطن بکمال باوجود
حکومت و دولت و ثروت و شرف علم و اکرامت حسب و حسب دل در فقر است و بخت
شیخ محمد مراد مجیدی حاضر شده کار باطن بیکمیل رسانید و فرقه خلافت یافت و چون
در ایامیل خاتم النبیین گوی و تاریخ نویسی بسیار بود کتاب تاریخ اعظمی المعروف بتواریخ
دومری در سال بکثر از یکصد و چهل و شش در احوال بادشاهان و شایخ و علما
و فضلا و شواکی کشمیری صفا است و بلاغت با تمام رسانید و واقعات کشمیری تاریخ
تالیف در بی کتاب مذکور ساخت و هم آن دیگر کتابی المومنون بضم ن در قشربک
حالات و مقامات پیر و شریف خود تالیف فرمود و نیز در سال مائات و شصت و شصت
دی است و فاست آن جامع الکلمات در سال بکثر از یکصد و هشتاد و نه سحر است

سحر و فاست از مولف	ابن علفی اعظم شیخ عظیم	از میان شد و او بکمال و قیل
با صفا اعظم بگو تاریخ او	باب در بیکر کامل اعظم بیکمیل	خواجہ کمال الدین بن
خواجہ نور الدین آفتاب نقشبندی کشمیری قدس سره بکالات		

قلب بهی و باطنی معروف و باوصات بشری و طریقت موصوف بود و بعد
وفات خواجه نورالدین آفتاب در خانقاه خواجه خاوند محمود و جد خود سجاد و نشین
گردید و عالمی را بچشم پنهان گشت آخر از دست اهل رخص پنهان گشت رسید و قنده
شهادت آن بر بنی لوی و برین تشریح درج کتاب نقشبندیه است که در عهد شیخ
ومی شخصی واعظی نام یافت در کشمیر میان طباطبائی و به باطن رافضی بود و بعد شام
در خانه شخصی که این نام داشت و کار تخم فوشتی میکرد در قنده پوشیده از در مان اهل سنت
و عطا میگفت و منکر را بسوی نزدیج رخص میخواند بعد چند ماه را از شش بر ملا افتاد و
اول شخصیکه از حالش مطلع شد خواجه کمال الدین بود و خواجه باطلاع این حال
واعظی را نزد خود خواند و از وعظ گفتن ممانعت کرد او بر انکار و اصرار ماند و از وعظ
بازینا در بعد انتشا را این جبر مقتدره پیش ناظم کشمیر رو بکار شد و شهادت شایرین
معتبر که ایشان سلسله صاحب کبار از زبان آن نابکار بگوشت خود شنیده بودند که قتل
سنت واعظی صادر گردید و وی بقتل رسید از لاهور این امر شنیده های کشمیر و گویان
واعظی از دل و جان دشمن جان خواجه کمال الدین شدند و با قور آدای رزق کشمیر
در باب قتل حضرت خواجه مسیحی حاجی کو قوال شهر را بر قتل خواجه آماده کردند و وی
کار قتل خواجه یزید خود گرفته زرشوشت از رخص و حصول کرد بوقت نصف شب
باشمشیر برهنه از راه بر روی آب در خانقاه در آمد چون خواجه بیدار بوقت براس
آدای نماز تجمی از سبزه استاحت بر خاسته بود و مشغول بود که قوال بد آمل مانند
شمس اهل حسین بر سر آن سبزه کوفین رسیده از طرف پشت شمشیر بگلوی مبارک رود
و آن لومثال باغ حسینی را ازینج برکنند و مانند یزید پلید دست خود بخون
آل نبی آلوده ساختند و مانند سگ بر روی کار نه جانند بر ولعت
کردگار و بعد انجام این کار از پنهان راهی که آمده بود باز پس رفت و
این واقعه تباریج نسبت و نهم ماه حجاب سال یکین از هشتاد و بوقوع آن در این
بیت در تاریخ شهادت آن حضرت درج کتاب نقشبندیه است و با لطف غیرت

مسال که شد با کمال شهادت از دنیا و بعد شهادت آنجناب بزرگوار عظیم در کشمیر بمیان
سنی و شیعه بوقوع آمد و اهل سنت صد بار شهادت نمودند و شهادت خواجه بقتل رسیده
خواجه سعد الدین فرزند ارجمند خواجه کمال الدین را بر سر دار شاد قایم کردند که در حین
او نیز در عمر عین جوانی بر حمت حق پیوست بود و نقش شورش عظیم در خانان خواجه محمود
در باب سجاده نشینی خانقاه بوقوع آمد یعنی خواجه یوسف بن عبد الصمد بن خواجه نور الدین
آفتاب این عهد برای خود میخواست و در میان خانان خواجه عبدالحق برادر خود خواجه
سعد الدین بن کمال الدین را با شماع خود سجاده نشین کردند ازین سبب خواجه یوسف
بجان برنجید و با هم فریقین نزاع سخت بطریق آند و نوبت بقتل رسید زین موجب
باز این خانان برآمدند اما اولاد خواجه خاوند محمود تاحال در کشمیر یادگار بزرگان موجود اند

از مولف چه سید کمال از کمال رضا روزیای دین یافت باقی ممال

بگو شیخ اقطاب السید کمال حضرت شاه شمس الدین حبیب الله

میرزا اجاجی تان قدس سره از سادات عظام علوی است و نسب شریف و
پسند و پشت واسطه تبو سلاطین بن حلیف رن با میر المومنین علی الرضوی رضی الله عنه
عنه میر سید باجوید ادوی از امرای تامل و شاهای بود و در وقت تسلط طغیان
و شتمند امیر عبدالبنیان که نو اسبه اکبر بادشاه بود مجد ادوی بود و توسل بخانان چپینه
عالیه داشت و جده شریف ادوی دختر سید خان وزیر است که مثل شوهر خود از اولیا است
بود و تسبیح جاد بگوشت ظاهری شریف و والد مجد ادوی مرزا جان ترک دولت و منصب
منزله از خانان عالیه قادریه میر سید احمد الرحمن قادری شد و بزرگوار تقوی و کمال
خود گذرانی چون مرزا جان بنان در خانه فیض کاشانه وی متولد شد در سایه
عاطفت وی تربیت و پرورش یافت و از هر فن و علوم ظاهری بهره کامل حاصل
نمود چون بمرشدان نزده سالگی رسید پیر بزرگوار وی بر حمت حق پیوست و در اقلیت
اول توسل وی بسلسله عالیه نقشبندیه بخدیو بسید نور محمد برائونی مجیدی است
بعد از آن بخدمت حاجی محمد افضل و حافظ سعد الله و محمد عبد القدر بن الله سرمدی و غیره

مردان

و ازین هر چهار حضرت والا در جات کمالات و ولایت و مراتبات نهایت مجید رسید
 نقیست که شخصی محرم میرزا جان جانان لطیف علی آباد رفته بود و در
 برادرش بنحیدرست وی حاضر شده بودند و بسیارند که شنیده میشود که محرم در علی آباد
 قیام کرده است و توجیه برسی فحشوی وی فرمایند فرمود قیام کرده است او را با دلالان اندکی
 پر خاش بوقوع آورده بود و با بنحیدر گفت و محلی هم بنام شافریستاده است و فرمازند شما
 خواهر بنحیدر پس همچنان بوقوع آمد که فرموده بود و نقیست که در وجه مصطفی خان
 که شخصی از امرای شهر بود اراک بنحیدر است آنحضرت داشت و بسبب پرده نشینی بنحیدر
 حاضر شدن نمی توانست و در خانه خود غما بنانه از آنحضرت برای اخذ برکات متوجه
 می نشست و هر روز غلام خود را برای اطلاع متوجی خویش بنحیدر میفرستاد و روزی غلام
 به اراک هر روز به بی اذن آن عیینه بنحیدر آمده عرض کرد که بی صاحبیه نظر استاده و خانه
 خود نشسته است و استماع این معنی اندکی سبکوت فرموده فرمود که دروغ گو که بی بی هنوز
 متوجه نشده است و تو هم باذن وی نیامده آن شخص بقصیر خود معترف گشت بنحیدر
 غلام علی مجیدی میفرمایند که روزی بنحیدر حضرت میرزا حاضر بود و هم پیش
 بی ادب رو برد آورده گستاخانه عرض کرد که آمده ام تا بنحیدر که طغنه جان جانان را این
 یا شیطانی حضرت مرزا از نکلام آن نافر جام تغیر شد و تیز تر دروسه گرفت فی الحال
 بر زمین افتاد و مانند ماهی بی آب طپیدن گرفت و با آواز گفت که توبه کردم برای
 خدا تقصیر من معاف فرمایند چون واسطه خدا جل جلاله در میان آمد برخاست و بپرست
 مبارک دست وی گرفته ایستاده کرد فی الحال شفا یافت نقیست که شخصی بی ادب
 بر کثوفات مرزا انکار داشت روزی حضرت مرزا در گورستان میگذاشت و آن
 منکر هم همراه بود و از راه استخوان بیک گوشه نشان داد و گفت که این گور قبر دوست من است
 حال وی دریافت فرمایند فرمود دروغ گو این قبر یکی از زنان است و یا تو نیست
 آن شخص عذر نه خواست و گفت که محض برای امتحان گشت شما این حرکت بوقوع آورده
 نقیست که والدین اب عسکری خان که داخل طریقه عمالیه مجید بود و در کتب فراخ

پس تا سیزده روز بقید حیات بود روز سوم بر وجه نماز سرود دست بر پشت نهاد و در قافله
 بر خواند و بعد اختتام فاتحه الله گوید آن وقت شام جان کنی تسلیم نمود و آتش شب ششم
 و بگاه آن و هم ماه محرم بود ولادت با سعادت حضرت میرزا جان جانان یازده ساله
 روز جمعه وقت صبح سیه کنیز او یکصد و یازده و شهادت بر روز جمعه محرم الحرام
 سال یکتر او یکصد و نود و پنج و سیست و صاحب نظر جان جانان تاریخ وفات آنجا با عیاش
 حمید امانت شنید آنکه بریز نموده و تاریخ ولادت آنحضرت تولد صاحب شریع ارقام میفرماید

از مولف جناب جانان شاه شمس الدین حبیب الله که در کتب مجتبی و مطبوعه سبک و در مغرب
 بتولیدش سخی مقبول ربانی بر قسم کردم ابو صل پاک او شاه شهادت قطب مجتبی

از مولف جانان شاه شمس الدین سخی و صفت او نیز در کتب و شنید جان جناب رقم شهادت قلم
 بهر تو لید سعید آن سعید گشت روشن از فرد سال سال بنده فتح پیر شمش الدین سعید

مولوی احمد الله مجتبی نقشبندی قدس سره نام پدر بزرگوار ست
 شاد الله بانی پیست نسبت بزرگان آن بزرگوار مجتبی واسطه شیخ حلال الدین حشمتی صاحب
 میرسد و می میرد حضرت میرزا جان جانان دهلوی بود و درین نسبت کمال رسیده و
 علوم ظاهر از بر عالمیقه رتبه مولوی شاد الله خوانده بود و فاضل وقت شده هر روز نسبت
 یک سیپاره قرآن مجید تلاوت میکرد و شبی و پنج هزار بار تفسیر و اثبات و یکس هزار بار درود
 شریف میخواند و از صبح تا شب مراقب می نشست چون پرورش نایابی نسبت کمال بود
 روزی پنجشنبه در حال ولادت الهی در دل برده صحبت سر زاده تریده است و نه تا نیم
 که در هر روزی که صحبت تو با شد صحبت و کبریا در آن روز از آن روز تا روز

اجا سید سعید و در آن روز از آن روز تا روز از آن روز تا روز از آن روز تا روز
 صحبت الله بانی پیست نسبت بزرگان آن بزرگوار مجتبی واسطه شیخ حلال الدین حشمتی صاحب
 میرسد و می میرد حضرت میرزا جان جانان دهلوی بود و درین نسبت کمال رسیده و
 علوم ظاهر از بر عالمیقه رتبه مولوی شاد الله خوانده بود و فاضل وقت شده هر روز نسبت
 یک سیپاره قرآن مجید تلاوت میکرد و شبی و پنج هزار بار تفسیر و اثبات و یکس هزار بار درود
 شریف میخواند و از صبح تا شب مراقب می نشست چون پرورش نایابی نسبت کمال بود
 روزی پنجشنبه در حال ولادت الهی در دل برده صحبت سر زاده تریده است و نه تا نیم

که در هر روزی که صحبت تو با شد صحبت و کبریا در آن روز از آن روز تا روز از آن روز تا روز
 اجا سید سعید و در آن روز از آن روز تا روز از آن روز تا روز از آن روز تا روز
 صحبت الله بانی پیست نسبت بزرگان آن بزرگوار مجتبی واسطه شیخ حلال الدین حشمتی صاحب
 میرسد و می میرد حضرت میرزا جان جانان دهلوی بود و درین نسبت کمال رسیده و
 علوم ظاهر از بر عالمیقه رتبه مولوی شاد الله خوانده بود و فاضل وقت شده هر روز نسبت
 یک سیپاره قرآن مجید تلاوت میکرد و شبی و پنج هزار بار تفسیر و اثبات و یکس هزار بار درود
 شریف میخواند و از صبح تا شب مراقب می نشست چون پرورش نایابی نسبت کمال بود
 روزی پنجشنبه در حال ولادت الهی در دل برده صحبت سر زاده تریده است و نه تا نیم

از قدای اصحاب و عظمای خلفای حضرت میرزا جانان است و از اولاد شیخ عبدالحمید
محدث دهلوی است چون حافظ محمد حسن پدرش بر حمت حق پیوست و در اوایل ایام جوانی
در مجالس معارفی در عقیده وی انحرافی و در ظاهر از طریق مستقیم انحرافی پیدا شد و روزی
در روزی دید که حضرت مرزا جانان شیر و سرخ تناول فرموده بقیه آن بوی عطر فرموده
اینک از روزی که با خوب حقیقی سخن است حضرت جانان حاضر شده تا پیش رو درین راه
کمال استقامت ثبات در ریزه تیر قیامت کثیره رسید و به نهایت مقامات اهدیه مجرب و شایسته
فایز گشت و در نسبت وی جذبی و شورشی قوی بود و از طرارت شوق و گرمی طبعش باطنی
در یونسم سرما حاجت بسیار شنیدند و داشتند اما غایت محبت هر جا که اسم الله بگوش خود میبرد
وی آنقدر میپوش گشتی و صاحب نظر جانان میفرماید که در هنگام غارتگری و شورش
درانی شیخ محمد احسان بر دروازه کوه خود بهمت تمام شسته ماند بفضل الهی و توحیدان و شصت
اعدی از غارتگران در آن کوه داخل نشد و اهل کوه از دست غارتگران جان و مال
بسلامت بودند و نقل است که شخصی در وید پهلوانی است سخن است و می آید و عرض
نمود که فی سبیل الله بلب لب بین مرصن بهمت برگذارید هر یک اسم مبارک الله بگوش و دست
رسید نفره بزد و بهیوش بر زمین افتاد و در وید شاد و قیامت آن جامع الکرامات در

سال بیکر از دو صد و شش هجری است از مولف است از دنیا چود در فله پیرین
شیخ والا جاه احسان متقی از حلقه اهل صلیح احسان بگو اسم بگو احسان مصوری سنی
مولوی علیم الله کنکوهی قدس سره از قدای اصحاب اکابر صاحب حلقه
با کمال شیفته جمال حضرت مرزا جانان بود سلوک طریقه احمدیه تمام نموده بحالات علییه و
مقامات علییه رسید و در نسبت وی سکریه در بر نشی غلبه تمام داشت و شش محبت الهی و محض و ذوق
و گاهی بیما نزد کمال محبت درام بر زبان داشت و حکایات عاشقان الهی اشک نیز چشم میزد
گفته نقل است که یکبار حضرت غوث الاعظم را بخوابید و خواست که قدس برسی نماید فرمود که
از بهر قدر این حرکت است عرض نمود که یا ابن رسول الله سعادت مانع نیست ازین لفظ طهار
نیما طمونه تلفات بسیار بحال و فرمود شیخ بخوابید که اکابر سلسله عالییه حقیقیه شمس حضرت ذی الدین

گنج شکر و شیخ عبدالقدوس رحمة الله علیه تشریف آورده از قلب وی سلب نسبت نقشبندی
 کردند و اتفاق نسبت فائز آن خود فرموده تشریف بردند بعد از آن از راه بزرگان
 نقشبندی مثل حضرت شیخ احمد محمد و الف ثانی و غیره تشریف فرما شده نسبت حبشی
 از باطن وی کشیده باز نسبت نقشبندی در سینه بکینند و می نمودند و در علی الصبح
 سجدست حضرت میرزا جاجانان حاضر آمده اند را اینواکه نمودند حضرت او را سجدست
 پیر و منضم خود برد هنوز نسبت باطن را حال نرسیده بود که حضرت شیخ فرمود که بزرگان
 حبشیه بحال شاکه فی نموده القای کیفیات نسبت خود فرموده بودند لیکن عزیزان نقشبندی در سینه
 باز نسبت اصلی خود عطا فرمودند و اما تکیه از نیل الیه عالم حاصل کرده اند و صحیح و کجایانند و قیامت
 میر عالم الله در سال یکم از دود و زنده هجری است از مولف است سید عالم علیم الله پیر
 چون از این بیجا بخت شهر مقیم از حلقه نامش کرم کن بیان کرم رقم کن شیخ عالم علیم
 مولوی شمس الدین محمدی نقشبندی قدس سوره اصل وی بانی
 اشرف و اسبق خلایق میرزا جاجانان دهلوی است نسب و کحضرت شیخ جلال الدین
 بانی بقی حقی صابری برادر خود واسطه میرسد و نسب شیخ جلال الدین حبشی عثمان ابن
 عفان خلیفه ثالث رسول التعلین منتی میگردد و شیخ شمس الدین محمدی علمای ربانی و قریب
 بارگاه سبحانی و در علوم عقلی و قلبی و کلمات طاهره و باطنی از امت زمان وقت بود و در فقه
 و اصول بمرتبه اجتهاد رسیده و کتابی میخواند در علم فقه الموسوم بجالا بر همه بردایات و در تفسیر
 و نیز تفسیری طولانی جامع اقوال قدما می مفسرین و تاویلات جدید ارقام نموده است و چند
 رسائل در لغت و تحقیق معارف حضرت شیخ احمد محمد و بزرگانشه است در اوایل میر شیخ
 الشیوخ محرمه با نقشبندی محمدی شده بتوجیهات وی میر تقی خمای قلبی رسید و با شمس الدین
 آنحضرت سجدست میرزا جاجانان حاضر آمده بر تائید مقامات طریقه محمد و یا محمد رسیده
 و از غایت سرعت سیر در شوق دلی تمام سلوک این طریقه در بنجاه توحید با تمام بایزده
 و شپرده ساله بود که فراغ از تحصیل علم را بهر خلافت طریقه یافته با شاعت علم و فین باطن پرده
 و از زبان حضرت میرزا جاجانان سبب علم الهی را مخاطب شد نقشبندی که مولوی شمس الدین محمدی

ایام خرد سالی شیخ جمال الدین یابی بقی جد خود را در خواب دید که بسیار الطاف کمال وی
 میزدول فرموده پیشانی خود را به پیشانی وی مالید و نیز سهران ایام حضرت غوث الاعظم
 محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سره العزیز را بخوابید و حضرت غوث اعظم خرام و تریب
 عطا کرد چون بیدار شد خرابه ستور در دست حق پرست وی موجود بود و نیز یکبار بزیارت
 سید ابرار علی المرتضی کرم الله وجهه بخواب شد گوئی المرتضی کمال بشاشت در حق وی
 فرمود که آنت منی بمنزله یارون عن موسی علیهما السلام چون حضرت مولوی ذکر این خواب
 بنحیث مرزا جان جانان پیر روشن ضمیر خود کرد فرمود که صورت مثالی این فقیر بصورت
 جد بزرگوار فقیر علی المرتضی متمثل شده شمارا باین کلمات بدین ساخت و تعبیرش اینست
 که بعد فقیر خلافت طایفه بشما منتقل گردد و مشفق است که مرزا جانجانان میفرمود
 که اگر اوسبحانه تعالی بروز مشرف و نشر از سن خواب بر رسید که در درگاه مایه تحفه آوردی
 عرض کنم که مولوی ثناء الله یابی بقی آورده ام و مشفق است که مولوی فضل الله
 برادر کمال مولوی ثناء الله که در علوم ظاهری و باطنی کامل و در طریقه مجرب و پیر
 مرید مرزا جانجانان بود چون وفات یافت از وفات وی مولوی ثناء الله بسیار
 اندوهگین میماند شبی خواب دید که مولوی فضل الله میگوید که ای برادر اینقدر غم
 و الم در باب مرگ من بی معنی دارد که دوستان خدا نمیزن پس منم نروم ام بلکه حیات
 در دام یافته ام و این مقامی است که شمارا هم درینجا رسیدن است و وفات
 مولوی ثناء الله در سال یک هزار و دویست و شانزده هجری است از مولف است

ثناء الله ثنا گوئی خرابه ام | بحیث یافت زمین بیامودن بار | سخنان اهل حق تاریخ سال ۱۲۱۷

بگو تاریخ دیگر تاریخ اصفیاء | شاه درگاه می مجرد می قدس سره صبا صبا

کرامت و خوارق و زهد و دایم و تقوی و در سلسله عالمی بر و واسطه کبریا و تقوی

سیر معصود استخوان مجردی داشت که وقت نماز در این با و از این آگاه پس من می کرد و

که می استیجت مجردی بود اگر بیک وقت لبوی هزار کس متوجه میشد منم بدو من می شنید

نقش است که روزی در نماز در پس امام ایستاده بود اما آیت بگویند

کتاب البدو والنزول استخوانها الله عز وجل البشیرین است التی محبت از دل محبت منزل
 دمی بگویش آید و قدری در جسم مبارک حرکت شدنی الحال اول امام علی از آن تمام مقتدران
 جماعت در وجه آمدند چون نرای بای و بهوا از مسجد برخاست اهل محله جمع شدند و
 بطور داخل شدن مسجد تمام و کمال در خروشن آمدن غرضن بهر اصدی که در آن مسجد
 قدم می نهادند فتنان محبت الکی که در آنجا مثل باران می بارید سرت و در پیش
 میشد و بر زمین چون نابی بی آب می غلطید و صاحب مخزن مجید و صیغیر میاید
 که حضرت شاه در گاهی ولی مادر زاد بود و جذب محبت جاذب حقیقی در ایام طفولیت
 و خیر السبوی خود کشید از وطن خود که مقام تحت هزاره پنجاب بود برآمده در صحرای گشت
 و بسبب بیوشی از خوردن و پوشیدن هیچ خبر نداشت و اگر گرسنه میشد بخوردن برگ
 در فتنان صحرائی گفتا کردی چون بس تیز رسید قدری افاقه از بیوشی حاصل شد
 کلام الله بخواند و نماز صحیح کرد باز مغلوب الحال گردید آخر در صحرائی بدان افتاد و بهزار
 پیرانوار شیخ حمید الدین صدقی آمده در طریقه قاهره را عظیمه مرید شیخ جمال القادر می
 بعد از آن تصدیق کامل از روحانیت حضرت شیخ احمد مجید و بوی رسید و از کمالان و قیست
 شد نقیست که شیخ در گاهی گاهی چیزی از کسی گرفته و ملاقات با اعیان را انداخت
 و اگر کسی بوقت بیوشی در راهی بود یا از راهی در چادر وی می بست و بوی بنیاست دینا و
 و مانع جان وی می رسید و بهوشان را میگردید و فی الحال از آنجا روانه شده بدریا می رسید
 و آن در هم بادینار را بدریای انداخت بطوریکه بلبس است وی بنیای نقیست
 که شخصی از مخلصان آنجا ب در صحرائی رفت القاسمیر از پیشه پیدا شده بران شخص
 آورده و در آنوقت آن شخص شیخ در گاهی را با بداد خود یاد کرد و همانوقت در آنجا موجود
 و طایفه سخت بروی شیر و شیرینی الحال بگرینت و انشخص از دست شیر اهل خلاصی نیست
 نقیست که روزی شخصی بقال که همسایه شیخ بود بنیاست شیخ حاضر آمد و در پاس
 وی آورد و فرمود که این حرکت از بکر نیست گفت که امروز بنیایت و حمایت شما جان نیست
 بر دهم و در نه ملاک میشد که امروز دیوار دروازه مکان من از خود بنیایت و ریب بود

که در آن دیوار آمده باک شوم شما ذات بابرکات قشربین آورده آن دیوار را بر سر
خود گرفتند و بجای دیگر انداختند از این سبب سلامت ماندیم نقیست که روزی شیخ
پیشانی از محله آن خود فرمود که آتش از غیب در خانه تو افتادنی است باید که تمام متاع
و اسباب خود از خانه خویش بدر کنی که سلامت ماندن شخص بخیر نیارود و چون شب
آتش نمود اگر شت خانه و اسباب خانه کشت تمام و کمال بیوفت و لادست با سعادت
شیخ در گاهی در ملک پنجاب بمقام تخت هزاره در سال یک هزار و یکصد و شصت و دو
بوقوع آمد که تاریخ ولادت آنجناب صاحب مخزن مجددیه معدن فیض حق از مقام
فرموده و وفات آن جامع الکمال باقوال صحیح و رساک کین از رود و صد و سبست
و شش و هشتاد و گوهر بار مقام را میپور واقع شده که تاریخ وفات آنجناب است
۱۲۲۷ قلیا نور محمد بن احمد بن فرموده اند از مولف است شیخ درگاه شاه و الاجا
حاکم دین زمانه تا سال ۱۲۲۷ قلیا نور محمد بن احمد بن فرموده اند از مولف است شیخ درگاه شاه و الاجا
سال تا شیخ علمت شمس فرا ۱۲۲۷ قلیا نور محمد بن احمد بن فرموده اند از مولف است شیخ درگاه شاه و الاجا
مقتدای دین شده بود جهان ۱۲۲۷ قلیا نور محمد بن احمد بن فرموده اند از مولف است شیخ درگاه شاه و الاجا
مولانا صفی الدین المشهور بصفتی القدر قدس سره نام پدر عالم قدس
عزیز القدر بن محمد عیسی بن سیف الدین بن عروۃ الوثقی شیخ محمد مصوم بن شیخ احمد مجدد
الدین ثانی قدس سره است جامع بود میالات کمالات طاهری و باطنی و اوصاف صوری
و معنوی و بر طایفه آباء کرام خویش محکم قدم و ثابت دم بود و ترک دنیا و انقطاع کامل
سیداشت سجده یک نوبت لضر الدخان حاکم را میپور سجده می نمودی التی آورده که عهده کجی کرگی
فوج قبول فرمایند و می قبول فرمود و دایم در اشتغال دارا خود مشغول میبود و از بس
شوق و ذوق بخواندن مدبریش و تفسیر و از اهل منطق و مجرب نه است محترم بود وفات
مولانا صفی الدین بر روز پنجشنبه است و پنجم شعبان سال یک هزار و دویست و سی و شش است
که بمقام لکنو واقع شده و حضرت سید احمد زبولی اسمعیل شریف که در خطبه پنجاب فیصل هزاره
و پشاور از دست اقوام سکه شربت نهاد پیش از غسل و تجوید تکبیر ای که در وجود مبارک

برداشتن روان شدند و وقت شب بود در راه عرض یعنی چپ کسی سوخته انداده بود و
آتش در روی بود که بسبب آن گستره که بر روی آتش بود معلوم نمیشد حال آن مباره را در
آتش گذرانده با وجودیکه چند قدم بر روی آتش رفتند آتش بپا چپ کسی از مردمان
حالا آن جناب را معلوم نگشت چون ایشان از آنجا گذشتند و گریه ایشان از موجودی آتش
آگاه گشتند و از آنجا که آتش شدند از مولف
صفتی الدین ولی مطلق نجلی عجب تاریخ ترمیدیش عیان شد
شاه عید المهدی المشهور بعلی و بلوی قدس سره از اعظم فاضلای
و سیاده تشیخان حضرت میرزا باجمان است و نسب شریف وی بکفایت اسدالتناوب
علی ابن ابی طالب رسید و والد بزرگوار وی سید عبد اللطیف مدی مرتاض دایم مجاهد
که بجای طایم یا کل قبولات افتخار وی و در صحرای کربلا پیروز و در سلسله قادریه عظیمه
ناصر الدین قادری بود و قبل از ولادت شاه علام علی روزی حضرت علی الرضی کرم الله
و جبرائیل علیه السلام میفرمایند ای عبد اللطیف حق تعالی تو را پس از علی و ابراهیم با منوم
کنی و والده ماجده حضرت شاه نیریز بهمان ایام حضرت عیسی علیه السلام را بگواید که سیف مودید و در
بنام عبد القادر که اسم مبارک است موسوم کنی پس بعد تولد والد ماجد بنی با اسم علی و والده کا
شترافیه اسمن با اسم عبد القادر و هم بزرگوار بنی با اسم عبد الله و در ا موسوم ساختند چون بعد
بلوغ رسیدند از راه وادب خود را بعلام علی مشهور کردند و مولد و غنای وی تقدیر بهاله نیابت
و تاسن بلوغ در آنجا سکونت داشت و بر سینه ده سالگی والد بزرگوار وی را از شبانه روزی
طلبید و بارده آنکه او را هم بخدمت پیر خود حاضر کرده مرید کند چون شاه علام علی در دایم رسید شاه
ناصر الدین فوت کرد و قریب بیست و نه رسید پس والد بزرگوار بنی فرمود که ما شمار را بر بیست
شاه ناصر الدین طلبیده بودیم اما تقدیر نبود حالا هر جا که بوی معطر شد بیست و نه بیست و نه
پس حضرت شاه اول بخدمت شاه ضیاء الله و شاه عبد العدل خلفای خواجہ عمر زبیر حاضر شدند
از آن بخدمت خواجہ میرزور و فرزندان خواجہ شاه ناصر الدین و مولانا فخر الدین فخر جانی دایمی
و شاه تانوشه علام سادات اچشتی و دیگر اعراف و مشایخ دایم حاضر شدند و خط صحبتها را در آن روز

بسیار بود و سالگی بجز دست حضرت مرزا جانان در سال کبیر و یکصد و شصت و هشتاد و هشت
ارادت بدانان آنحضرت نزد اول محبت بخاندان عالیقدریه نمود و تکبیل سپرد و فرقه خلعت
مسلاسل را بپوشید و بعد از وفات پیر روشن ضمیر جانشین و صاحب سجاده ایشان شد و هزار بار
کس طایبان حق را بجای رسانید و خوارقی و کرامت آنحضرت را در حساب نیست بجای منقوس است که روز
سه شنبه که است التدریس آنحضرت بر روزات العجب گرفتار بود آنجناب است مبارک بجای در کسایند
فی الحال شفا یافت و منقوس است که یکبار یکبار در ریاضه بکشتی روان فرمود فی الحال کشتی در دریا
ساکن شد و شخصی احمدی که از اهل محاکم آنجناب بود میگویی که من بر تجارت میرقم در شاهی
راه میروم دیدم که حضرت شاه تشریف آورده قریب بصل سواری من ایستاده فرمود که بصل را
تیر کنید و بدو ایند و ازین قافله جدا شده بگذرید که رانندگان این قافله را غارت خواهند کرد
پس بصل را در اینده از قافله جدا کردم بقیضای آبی همه اهل قافله آرزو گرفتار پیچ را رانندگان
شدند و من بتوجه آنحضرت سلامت ماندم میان الف شاه خادم آنحضرت نقل میکرد که
در روزی من در پشت راه گم کردم ناگاه از دور بزرگی پیدا شد و مرا برآه راست دلالت
کرد چون نیک ملاحظه کردم حضرت شاه غلام علی بود و منقوس است که روزی حضرت شاه
غلام علی بحسب تفریت در خانه صال که مرید آنجناب بود تشریف برد چون که دختر آن صال را طهر
جوان فوت شده بود فرمود که الله تعالی ترا نعم البدل این دختر پسری عطا خواهد کرد آنروز
که نیمه پیری رسید بود عمر من کرد که یا حضرت من پیرام و شوهر من پیرست حالا پیدا شدند
اولاد فکانه عقل است فرمود که خدا در مطلق است بعد چهره آن زن حائل شد و فرزند
بزرگ و عمر در یافت منقوس است که زنی بخدمت حاضر شده برای شفای بیماری
عرض کرد آنحضرت او را تبرک از طعام خود عطا کرد که نان و کباب بود چون در خانه خود رفت
دید که آنجناب بمیدل بجلو افتاده است معلوم نمود که اجل بیمار نزدیک رسیده است همچنان
بوقوع آمد و میرا که علی که از مخلصان آنجناب بود برای شفای بیماری زنی از افاکار
خود مکرر عرض نمود آخر فرمود که زیست آن زن زیاد هاز بازنده روز معلوم
نمیشود و بتقدیر ربانی روز پانزدهم وفات یافت لیکن در ایام مرض میرا که علی تو پانزدهم

نموده بود چون بر جنازه اش حضرت شاه شریف بر و فرمود اسی اکر علی مگر تو به یارین زن
 نموده که برکات معلوم میشود و عرض کرد که آری یک روز متوجه شده بودم و منقولست که قریب
 خانقاه حضرت شاه مکانی در ملکیت زنی بود که نزد من میبود داشت آنحضرت بعد قیامت مکان
 خانقاه و کثرت خدام از وی درخواست مکان بطور بیع نمود تا مشمول خانقاه کند آن زن
 انکار نمود آخر یکبار حکیم شریف خان را که از اعزّه دلی بود برای فهمیدن نزد وی فرستاد
 و آن زن بگفته حکیم هم اقرار نکرد و بیع مکان منظور نداشت بلکه سخنان بد در حق آنجناب گفت
 حکیم شریف خان بخدمت آنحضرت آمده سخنان آن زن بعینه نقل کرد با استماع آن روزی
 بسوی آسمان کرده بر زبان آورد که یا حضرت شنیدید کلام آن زن الحال خواهم گرفت
 تا دقتیکه او خود آمده التماس کند پس ربهان ایام بحسب تقدیر موت در خانه آن زن افتاد
 و از همه مردمان خانه یکزن یعنی وی دیکس بجای حوز و سال بماند چون یکم چهار شد و داشت
 که از ششوی نازنی ماست آن زن بیکم را بخدمت آنحضرت آورده نیازمند میگردد و بعد
 قیمت و اجبی مکان مطلوبه حواله آنحضرت نمود و از آن آفت فلاح حاصل یافت و با عتقاد
 نیک در روزه مریدان آنجناب منساک گشت و منقولست که حکیم رکن الدین خان
 را بدعای آنحضرت منصب وزارت بجنوب بادشاه حاصل شد روزی آنحضرت سفارش
 عزیزی که حق بجانب بود حکیم مذکور کرد حکیم بدافع و تکبر وزارت در آن تندهی نکرد ازین
 سو موجب غبار طالع برجه بود آنحضرت از طرف حکیم رکن الدین خان ششست دوی بفرستید
 روز از عهده وزارت نمودن گشت و همچنین نظام الدین صوبه دلی روزی در مجلس
 سخنان انکار در باب آنجناب بر زبان آورد چون این خبر بگوش حوینو بش حضرت شاه رسید
 فرمود که ما بدتر از تیم که او میگویی پس در همان هفتقه معزول شد نقلست که قتیله از اقلیم
 کابل به بندوستان می آمد وقت عبور در یک سنده شتر وی مع کالادر در یا غرق شد نذر کرد
 که اگر شتر من زنده با سیاه زور یا سر بر آوردن رود غنی نزد حضرت شاه نظام علی بنهم
 فی الحال شترش با سیاه زور یا سر بر آورد و بلا سعی دیگری بکناره در یا سر چون
 بجنوب آمد حال این واقعه عرض کرد و فرمود که نان بینا زاد اوی عرض کرد که دارم نقلست

که شخصی صد بار نامی مرید حضرت شاه بود و نم اورا با د شاه بمطالع بیلغ ناحقه در مجلس کرد
 احمد یا بنجد است آمده عرض حال نمود فرمود که شهادت کس جمع شده در قلعه شاهی بر دند
 او را از مجلس خلاص کرده بسیار نذا انشا الله کسی نام شما ننهادند پس همچنان بوقوع آمد
 که کسی ایضا نراندیدر باد شاه هم باز در محال عم احمد یا بنجد انشا الله است که پس برود
 فضل احمد امام جمعه مسجد دلی علیل بود شبی در خواب دید که شاه غلام علی تشرلیت آورده
 چیزی به پسر و نو شایند چون صبح شد پسر که شفا یافت فضل احمد را به صدق باطن
 چند مبلغ بطور نیاز آورده بنجد است آنحضرت گذر ایند تسمیه فرموده گفت که این اجرت
 خدمت شبانه باست عرض کرد که این شکرانه عنایت شماست حضرت انشا الله است که شخصی
 بنجد است آمده عرض کرد که پسر ام اردو ماه مفتقد و الحیرت بنیدانم که کجاست تو صفر مایند
 که بیاید فرمود که پسر تو در خانه است باستماع این معنی آن شخص متعجب شد فرمود که جای حیرت
 چیست در خانه برو و پسین آن شخص چون در خانه رسید پسر خود را موجود یافت انشا الله است
 که روزی پیر زالی بنجد است حاضر آمده عرض کرد که پسرم در سپاهیهان باد شاهی نوکر بود
 حالا ترک کار کرده و لنگوی لبسته از دین شریعت برگشته است و بنگ مینوشد باستماع
 این معنی سامعی متعجب شد و بها وقت پسر که پسر است تمام بنجد است حاضر آمده تا بگشت
 مرید شد و همانم لطالین حمسه دی ذاکر شدند انشا الله است که وقتی چند کس از خلفای
 آنجهان بپناه دور بنجد است آمدند و در اثنا راه گفتند که معمول حضرت شاه است که بوقت
 حاضری بر بیان خود چیزی بطور تبرک عطا میفرمایند یک گفت که مرا اینم تمهید خواش هم
 خاص است دیگری گفت که من کلاه خیمه سوم گفتم که من پیر این خاص آنجناب زدوام
 اگر عنایت کنید همچنین هر کس بر دل اقتور چیزی نمود چون بنجد است حاضر آمدند هر کس حسب
 مدعای وی استیجاب عطا فرموده فرمود که حالا بدعای خود بارسید و متفق است
 که حضرت شاه از غایت ترک دنیا یا بل دنیا کاری نداشت و اگر امیری یاد و تندی بنجد است
 حاضر آمدی از امر و نهی تفاوت رواند اشتی چنانچه وقتی خواب بشیر بهادر پس آن ملک
 بنزد ملک کلاه انصارا پوشیده حاضر خدمت شد آنحضرت در طیش آمده او را دست فرمود و فرمود

که اگر چنین حال است باز بخوابم آمدن نمودند و در خانه بمانید و منتظر بمانید شده
 بر فاست و برت چون بر نیز صیفه دالان سپید کلاه خود را در سر برشته و مال خادم نمود و بر سر
 بنی مت حاضر آمده تائب شد و بیعت نمود و منتظر گشت که حضرت شاه اگر اوقات این
 شهر بزدان گریه نشان خود می آورد **س** خاک نشینی است بسیار نایب و نیک بود ان شاء الله تعالی
 سبست چهل سال که می پوشیدش و کینه نشد خلعت بر پانیم و نیکو میفرمود **س** هر چند بود
 خسته دل و ناتوان شدم و هرگاه یاد در تیر کردم جوان شدم و تیر میفرمود که در فقری فای
 نفاقه و قناعت قناعت دیا و یاد آتی در آری عینت هست هر که بجا آورد فای فضل و قناعت
 قبول و یار یاری و رای رحمت یافت و فقیر شد و الا فانی نصیحت و قناعت و یاری
 و رای رسوا حاصل کرد و در سواد الوصف فی الدنیا و الا حره کردید و تیر میفرمود و طریقه نصیحت
 عبارت از چهار چیز است بی خطری و دوام حضور و قیامات و وقار دات و میفرمود که بدین
 سه قسم است یکی برای توسل به پیران کبار دوم به ارباب از معاصی ستوم براسه سبب
 نسبت و میفرمود که مردمان چهار قسمند نامر و آشند و مردمان و جوانمردانند و وفادارانند و طالب
 نامر و طالب عقی و طالب عقی و مولی جوانمرد و طالب مولی و وفادار است و میفرمود که اولیای
 قسم اند از باب کشف و از باب ادراک و از باب جمل و میفرمود که ارواح بعضی بومندان
 ملک الموت قبض میکنند و بوقت قبض روح خاصان الهی فرشته را نیز زلفی نیست **س**
 و دیگری تو را شوقان چنان چنان پسندد با کاشا ملک الموت نگذرد هرگز و میفرمود
 که معاش در دستان چمن باید که شمع زنجیر کبروی نظم کرده است **س**

توان جوید و خور و چشیدن آب شور	سید پاره کلام و حدیث پیغمبر	هم نشود و بجز علم زبان است
در دین نه تو بود علی و نه از صفری	تاریک کلبه کی روشنی آن	بیهود و منتی نه بدین فقر
با کبر و آفتاب که نیر زده نیم جو	در پیش چشم نهیت شان ملک بخوری	ایمن آن عاقل است که دست بردارد
جو یای تخت فقیر ملک سکندر	و نیز بعضی اوقات این شعار جمالی سمرودی میخواند س	
نگلی ز سیر و نگلی با لا	نی غم زرد سنی غم کالا	گزک بور یا دیو سست
دلخی پر زرد و در سست	اینقدر ریس بود جاسک را	عاشق زنده لا باسک را

و بعضی اوقات میفرمود که طالب را باید که یک لحظه از یاد مطلوب غافل نباشد
 این شربت عاشقی است منزه از حیوان و جگر چشید نتواند و میفرمود حسب الدینار اس گل
 خطیقه این دوستی دنیا سر بر گناه است یعنی چون دوستی دنیا درونی آید سر گناه است که متعلق
 بویست از بند ظاهر میگردد اهل دنیا کافران مطلق اند و روز و شب بربتی
 زرق اند و بعضی اوقات از حال خود منبر میداد که پیشتر در مسجد جامع شاهرهان آباد
 بنحویه میفرمود و چون گریه و تشنگی غلبه میکرد آب جو من مسجد بخورد و موه سیاه
 کلام مجید بخوانم و ده هزار بار ذکر نفی و اثبات و طیفه با بود و نسبت باطن چنان قوی بود
 که تمام مسجد از نور پر نور میبود و همچنین که در هر کویچه میگفت شتم بر انوار میشد و بر از سر
 که سیرتم نبش است میگفت لیکن با خود را نسبت میکردیم و تواضع و تکریم آن بزرگ
 بر خود لازم میسر میشد الا صغیف شده ایم و حال اینست که در زمانه اونی نمود انقدر
 جز دارم که از تشنگی نتوانم که دیده بردارم و میفرمود که یکبار رخت آتش دوزخ
 بسیار فکله کرد و چند روز در گریه و زاری گذرانیدم سید عالم صلی الله علیه و سلم را بجانب دیدم که فرمود
 تو محب پاک و هر که مراد و دوست میدارد در آتش دوزخ زود فرمود که روزی در آخرت
 سلطان المشایخ نظام الدین رقیم روضه توجه نمود فرمود که انتهای کمالات سلسله احمدیه
 ترا حاصل است گنجی پیش دیگر نیست عرض کردم که نسبت خود نیز عطا فرمایند متوجه شد پس دیدم که
 چهره مبارک سلطان المشایخ مثل من شده و چهره من مثل ایشان نهایت به محظوظ شدم
 من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تا کس نکوید بعد ازین من دیگرم تو
 دیگری و فرمود که کلام ربانی که از صوت و لحن مبر است سه بار شنیدم یکبار در دربار
 دود بار در مکان مسکونه خود و فرمود که شبی گفتم یا رسول الله جواب شنیدم که یکبار
 عبد الصلح و شیخ عبد الغنی مجیدی در رساله خود بزرگ آنحضرت میفرمایند که افضل کلمات
 و افضل خرق عادات آن جامع الکملات و در بواطن طالبان و المقامی فیض و برکات
 حضرت سبحانه بعد از ایشان بود و این امر از انجمن بچندان اظهار آمده که تجربه آن دفتر
 باید هزاران دلایلی از ارادتشان را ذکر کرد اینده و صد بار اینجذبات و واردات آید

دلیا را از اتمقات و حالات مالیة فایز و مودل مشکلات و برآمد مایات ازوعای
آنحضرت بسیار بود و قد آمده اکثر کارهای موم برگاه آنجناب با انصرام هر سینه بسیار عظمی و عظیم
میگشت و بارها موانع فرموده و مظهری آمد کلام که است نظام آن عالمی تمام سراسر العالم بود و
بسیار کسان در تمام آنجناب را دیده اند و طریق آن در و در هر حالت تمام موم شرفیاب معصوم شدند
اکثر فتن و فجار از توچه و موهب آنحضرت تا پیش از دیده رست آمدند و بعضی کفار را بکار بزرگ
التهافت آن معدن البرکات با سلام مشرف گشتند فکلسست که روزی که بهند و یک پیرمین
زاده در مجلس شریف آنحضرت شکل محبوب و صورت مرغوب داشت همه اهل محفل رو
بجانب وی آوردند حضرت شاه را هم نظر عنایت از بروی افتاد فی الحال و فاکر از کون
عبودیت بر آورد و خلعت ایام پوشید و قامت خود را از زیور کمر شادان بسیار داشت
نور حسن خود را از نور اسلام علان داد و بنشین بگرایان در دوست که هر کس به نشست
باین طایفه شایسته و جفاست و منقول است که چون ایام وفات آن جامع الکملات
فرز یکس که در چند روز پیرمین بواسیر و فاریش بیمار شد همان بیماری تبایخ نسبت و دوام با صفر
بعد از آن سینه کنیز او دو دهنه و جیل ازین عارضه لعل بقرب این و متعال پیوست و وقت
انتقال و وصیت فرمود که پیش پیش جنازه مار باعی حضرت خواهر بهاد الدین شاه تشبیه
با اشعار عربی بخوانند و مفلسا نیم آمده و کوی تو به شیشا الدن از جمال بروی تو به
دست بکشا جانب زینیل با به آفرین بردست و بر بازوی تو و دند علی اکرم بنیر زاده
من الحسنات و القلب السلیم: نخل الزاد اقیع کل شیه: اذا ذاکا کان الوفود علی الکرمیم: پس
چون جنازه بر پشت شد همین اشعار عربی و فارسی را باین غرض همراه جنازه میخوانند
و حضرت شاه ابو سعید که خلیفه اعظم آنحضرت بود تاریخ وفات آنجناب نور الله مضجعه و تحریه
فرمود و حضرت شاه روف این رباعی و تاریخ وفات آنجناب تصنیف کرد و چون
جناب شاه عبید الله فقیه زمان بنی نهمان فرمود در حلت سوری خمرات اکرمیم: سال او با
حالی او حتم چو ای رافت ز دل نگفت او فی روح و در بیان و جنات النعیم: پس ولادت پادشاه
آنحضرت با قول صحیح در سال کنیز او و مکیه و پنجاه و هشت در قصبه طابا ملک

پنجاب یو قوج آمد وفات در سال مینار و در و صند و جیل پوری است از مولی		
شده و سید و رهبر و جهان	امام و عالم علی و سید	شده و سید و رهبر و جهان
عجایب تو لید آن متقی	وصالش غلام علی حسدی	دگر آفتاب و سید
ایضا مقتدی بن علی دالی حق	رستخای خلق شیخ اولیا	خواجہ کثافت محمد الله گو
سالی تولیدش بعد صدق و وفا	نیز تولیدش بقول اهل ضمیر	است عبد الله عاشق مقتدی
گشت سرور سال تحلیش عیان	زنده دل شد علی البجینی	مولانا خالید میر حاکم
تقدیس از غلامی خلفا و کبرای اولیای خاندان محمدی است و در علم ظاهری بهم بدین غایت کمال داشت که در ولایت گروستان و شهر ریز و وطن و دیگر اندر بی تانی او بنوا و در حدیث پنج سبکتا به بند داشت از غلامی هندوستان البته مدح حضرت شاه عبدالعزیز و در حدیث سیکر و در استغفار عربی و فارسی گوی سبقت از فردوسی و فردوق برده بود و حضرت شاه غلام علی قدس سره در حق و می میفرمود که مولانا خالید جامی وقت در حدیث و حدیث دومی بعد تفصیل علوم ظاهری و داعیه فخر اعلی در بر داشت از اتفاقا مرزا رحیم الله که سید عظیم از خلفای شاه غلام علی بود در گروستان نزد وی رسید حضرت خالید پیش از آنکه مرزا رحیم الله شکایت از عدم و خیران مرشدان علی طریقت نمود پس مجلس حالات در استیقامی مرزا از خیمه الله از استیقامی بر علی آمده و نه ماه بعد دست حضرت شاه غلام علی حاضر بودند آنکه یکی خالقه بدیده خود گرفت و در جواب پیر ششصد و پیر علی رسید و بعد عظمی خرقه خلافت و کلاه اجازت بطور خلاصت یافت و حضرت شاه وقت خلافت او از خالقه تا مرزا شیخ محمد حامد همراه او برای دواعی او تشریف برد به اشارت قلیپا استا قلیم که همان مرزا از مرزا و مولانا خالید را قلیم خود گفته ریاضت نامی بسیار کشید و مجموع خلق پنج خالقه و می چندان گشت که گویا سلطنت آنرا بر بومی تعلیق یافته است و صد با خلفای وی در اقلیم و مکرر به هدایت و ارشاد خلق پرداختند و خوارق و کرامت بسیار از وی بدیدند و آنرا در دیار پشیمانی قدری نبود گویند که وقتی دالی بعد از در خالقه وی باطلات از باراده خود آمد و در غصب آمده و او را بی آبرو کرده از خالقه خود بدر کرد و مقتول است که هر که بی ادبانه		

نام تاجی مولانا خالد بر زبان آوردی بیرون شده بر زمین می افتاد و شیخ عبد الوهاب خلیفه
 دومی که صاحب کرامات و مرجع خلافت شده بود و بوسه شیطانی گراه شده تخلص و برزید
 فی الحال استیث باطنی وی باطل شده و در پیشمان خود ذلیل گردید تا وقتیکه مولانا شاه
 ابو سعید مجددی خلیفه اعظم حضرت شاه بحرین الشریفین تشریف فرما شده او بهمان شیوه
 پس خدمت حضرت شاه ابو سعید حاضر شده نیازمند برآورد آئین با متوجه شده و حال
 دومی فرمود و شهر زور قضیه است در ولایت کردستان که مولانا خالد در آنجا سکونت داشت
 آخر در طاعون بدرجه شداد رسید گویند که بوقت وفات خود یکپس را بر جای خود
 بنمادند و سینه نشینی بصب کرد و فرمود که بعد من فلان و بعد فلان فلان مسند نشین گردد
 پس چاکس در میان طاعون بتعاقب یکدیگر وفات یافتند و شیخ عبد الکریم که پنجم ایشان
 بود بر مسند خلافت قایم ماند و وفات مولانا خالد بقول صحیح در سال یکزار و دصد و

چهل و دو هجرت از مولانا	سفر و برزید با لطف خداوند
مولانا زنجیران در خالد علی	از خالد قندی محسوب می شود
در فرمود و منظور است	مزد و ترخیص آن شاه معالی

قدس سره از خلفای راستین و سجادین شاه غلام علی است نام پدر عالیقدر و
 صفی القدر بن عزیز القدر بن محمد عیسی بن سیف الدین بن خواجه محمد معصوم بن شیخ احمد مجدد الصلوات
 ثانی است جاسمی بود میان علوم طاهری و باطنی و فقه و حدیث و تفسیر و کلام و علوم ظاهری
 شاگرد مفتی شرف الدین دهلوی و مولانا رفیع الدین محدث فرزند شاه ولی الله محدث بود
 و نیز از مولانا عبد العزیز محدث و تفسیر دهلوی و حضرت سراج احمد بن شیخ محمد محدث علم فقه
 و حدیث سند داشت و در عین تحصیل علم اراده حق طلبی و ردول حق منزلت و کسب پرستی
 اول ارادت سجدت والد را بجا می نمود و صفی القدر آورد و بعد از آن با هاروت والد را بجا نمود
 سجدت شاه درگاه پی رفته کسب سعادت نمود و خرقه خلافت یافت چون هنوز طلب خدا
 باقی بود از رام پور به بی آید در آن هنگام سفر دلی از اهل علوم و صلح مملو بود که فرزند
 شاه ولی الله شاه عبد العزیز و شاه عبد القادر و شاه رفیع الدین و نیز قاضی شهاب الدین زنده

حیات بود و در شاه ابو سعید رقیه خود بنام قاضی تنار الدنایانی بنی در باب نظر اعلیٰ خود مقرر فرمود
 و بی در جواب خود نوشت که در بوقت از شاه غلام علی بهتر کسی نیست از بی سبب شاه ابو سعید
 بنزد شاه علی حاضر کرده بیعت کرد و کمالات بنایات در ارج طایفه مجید و نقشبندیه پیوست
 که شاه ابو سعید کیا را از راه پور لطیف سبیل تشریف می برد بوقت عشاء بر دریا رسید گشتی و ملاح
 حاضر بنمود چون سواری آنجناب بر عراب بود و صاحب عراب را فرمود که عراب را در دریا بینداز
 وی سبزدوی بود لقب وی را اعتبار می کرد و میگفت که در انداختن عراب بر دریا خوف
 غرق جان و مال نیست چگونگی عراب بر دریا اندازنم آخر سبب خوف و در هشت آنحضرت بر دریا
 انداختن بنایت آنی عراب بر روی آب چنان میرفت چنانچه در خشکی چون بازو می
 دریا رسید صاحب عراب به تحیر باز فرمود جای غیرت نیست این عنایات حق است که در حق
 اهل اسلام مصروف است صاحب عراب فی الحال زبان تصدیق اسلام بگشاد و در شکر است
 و منقول است که وقتی در زاطاس در قلعه شاهی دعوت فقر نمود و شاه ابو سعید
 سهراردان مجلس شایع بود شاهزاده های هند که در آن مجلس بودند عند التذکره گفته اند که
 ماکر است احدی از بزرگان ندیده ایم آنحضرت لغو نزد و به اهل مجلس از آن غرض است
 بر زمین افتادند بوقوع این که است همه حاضر معتقد گشتند لقا است که هم چنین
 دلموی از منکران شیخ بود و کلمات ناملاکیم در حق آنجناب میگفت روزی سخنان
 حکیم گویند حق نبوتش وی رسید فرمود که سنای اینهمی از خدا خواسته یافت و خارج
 وطن خواهد شد پس همچنان بطهران آمد که به همتی متم شمره رو بفرار نهاد و مجرا صغور گشت
 از مریدان آنجناب بود گفت که گاهی بسبب غلبه خواب نماز تجد از سن فوت میشد
 یکبار سجده شریف عرض کردم فرمود که انشاء الله بوقت نماز تجد من شمار سید را خطم
 کرد آینه گذاردن نماز باقی تا رخسار است پس به شب پنجم بود که بوقت نماز تجد از خود
 بیدار شدیم و خود را بر بستر نشسته می یافتیم و منقول است که چون شاه غلام علی قدس
 سره بر حکمت حق پیوست شاه ابو سعید تا ده سال بسجاده پیر رشید قائم بوده در ارشاد
 طالبان حق مصروف ماند آخر در سال یک هزار و دویست و چهل نه فرزند دلبند عزادار سعید را با خود

گذاشته بر دانه سفر بیت الله شد و در یکی رسید و چهارم را که گرفت بعد از آن فرمود که درین چهار
 نشستن مناسب معلوم نمیشود و در کرایه و انیس گرفته در چهار و یک نشست و آن چهار و یک نیم ماه
 بمنزل مقصود رسید و چهار یک اول کرایه کرده بود تا یک سال در دریا با نر و آفت گوناگون بر اهل جبار
 وارد شد و بعد از آن که بیماری تپه اسهال نماید حال آنحضرت نشد و هفت سال است پُر آنست در بدین
 رفته بشرف زیارت روضه عالیله نبوی مشرف گشت بعد از آن رجوع بوطین کرده بر چهار
 سوار شد و درین روز در ترقی بود آخر بامه رمضان داخل دار السلام گونگ شدند
 نواب وزیر الدوله والی گونگ به نیاز مندی تمام پیش آمد و بروز عید سعید یکم ماه شوال سال
 یکزار و دو صد و پنجاه و روز شنبه ازین دار پر طلال بقبر بایز دستمال پیوست بعد غسل و
 بپانزده شاه عبدالغنی و فرزندان آنجا نعش مبارک را در صندوق نهاد و بعد جمل روز بیلی آورد
 به پهلوی حضرت شاه غلام علی و حضرت مرزا جانان چون کعبه بنجاک سپرد پس ولادت
 با سعادت آنحضرت دوم ماه ذیقعد سال یکزار و یکصد و نود و شش در امپور و قات
 بروز عید سال یکزار و دو صد و پنجاه بمقام گونگ بوقوع آمد و عمر شریف پنجاه و چهار سال
 و بنور الله مضبوط تاریخ وفات آنجناب درج تذکره شاه غلام علی است از مولف

بوسعید آن سید و وزیران	آنکه ششم و سه شش او نیز در	استدعیان تولید پاکش شاهنشین
هم بخوانند و بگفت و شنید	در حلقش میزد و نمشت	خدیجه بان
صاحب التوحید میخواند آمده است	هم معلی شیخ و الا بوسعید	ایضا شاه و حوران و دو کعبه شاه سعید
خوشید و در شیخ زمان ظاهر الحال	تولید او اولی نظر شدعیان بنول	سال وصال او است عیان و ظاهر الحال

شاه رؤف رحمة الله علیه بر فاله از شاه ابوسعید قدس سره است اول باقیان حضرت شاه
 ابوسعید بر شاه در گاهی شد و قیامه حضرت شاه ابوسعید بر جمیع کعبه غلام علی شاه آورد و در نیزه است
 وی حاضر خدمت حضرت شاه غلام علی شد و بکمال است سعید و وی کتابی از ملفوظات حضرت شاه غلام علی
 جمع کرده بهار المعارف موسوم ساخته و در باب کتب و ابیات در کتاب آنجناب کتابی دیگر که در
 است و کتابهای دیگر نیز در رفته و حدیث و تفسیر بسیار تصنیف فرموده است و دیوان از وی
 نیز که پراشعار سندی و فارسی است از وی است و در اشعار خود را بتخلص افت پادشاه است

[illegible]

میرزا بیست و چون در ملک سهند در سال یک هزار و دویست و پنجاه و هشت ازین در قانی به دست
 افتادست بنام شاهزاده دانی برسیست از مملکت
 بنایب عبدالرحمان شاه والا
 سقر چون که در دست دران میانشه سال اول آن شهر وین
 عارف شعی مجتبی رحمان
 مولوی که هم القدر مجتبی شد پس شهر را پدر وی اول بر مره هندوان بود بعد از آن
 در سهند شاه عبدالعزیز توبه کرد و وفاتت اسلام پوشید و وی در علوم ظاهری و باطنی
 و نقد و حدیث و تفسیر و قرآن کلام و وقت خود بود و حضرت شاه عبدالعزیز دایمی
 تفسیر و تفسیر بیضا طهری تصدیق فرمود و مولانا کریم الله اول را او به بخت مست
 مولانا فخر الدین فخر جهان در فغان عالی پشیمانی داشت من بعد بخت مست
 حضرت شاه غلام علی محمد وی حاضر شد کس ولایت فغان احمدیه بود و بعد تکمیل
 خرقه خلافت و کلا داجازت یافت و اکثر اهل دلی در فن قرأت قرآن شاگرد وی بودند و
 وی اول قصه زیارت بهرین اشرفین که در منزل مقصود رسید و بولن باز آمد لیکن از
 باز آمدن خود پشیمان بود و بنا بر آن باز آمد و زیارت کرد و در راه در سال یک هزار و دویست و پنجاه
 و هشت وفات یافت رحمه الله علیه از مملکت
 از دنیای دین شد بکلمه برین
 جوان مولوی معظّم کرم | بار خج تر جیل آن شایخ دین | بگو قلیب و شرف مکرم کرم
 علامه عبدالعزیز حرم جوی قدس سینه از علوفان شباب مجتبی شاه غلام علی حاضر
 شده مورد عنایات و مهربانیها سپید و تنصیر خود شد و در غلبه امراض توبه و سب
 نهایت کسیر بود و حضرت شاه مریدان را بخدمت وی میفرستاد و وی در یک تو
 سلب مرمن میکرد و وقتی حضرت شیه مریدی را که همان روز داخل بیعت شده بود نزد
 وی فرستاد و فرمود که برین شخص توبه شود تا لطایف خمس و می جاری شوند کلا
 عید انظور در یک توبه لطایف خمس دای جاری کرد و باز پس بخدمت آن حضرت فرستاد
 حضرت شاه یک نگاه معلوم فرمود که لطایف دای جاری اند و خود متوجه باد شده کارش بکمال
 رسانیدنی که سلطان الاذکار جاری گردید و تقابلت که مریدان حضرت ملا همه صاحب
 کشف و کرامت بودند و عیال نیست غریب بیان میکردند و ملاقات با روح موده و ملا یک

در عالم جنیان ادنی کشف ایشان بود و حضرت ملا حضرتی دشت که نشان مل مسروق مردمان
 بیان میکرد و میگفت که آنحال در فلان جا و فلان خانه موجود است و کشف وی گاهی خطای
 افتاد و خلای حضرت ملا در بلاد ترکستان شهرت تمام دارند و فاست حضرت
 غلامقام خرم بر پنج سالخ ماه شوال سال یک هزار و دویست و پنجاه و نه هجری بوقوع آمد که
 شیخ محمد عیوث صاحب مخزن مجددیه تاریخ و فاست وی شیخ زین قطب عالم تحریر
 فرموده است از مولف شیخ دین مولوی عبدغفور پیر و ششضمیر حق مخدوم
 سال تاریخ عیون سرور گفت ملا فقیر حق محدث و ام هرزار حیم الشریک
 المشهور در ولایت محمد عظیم آبادی قدس سره از عظامه خلفای شاه غلام علی
 مجدوی نقشبندی است در علوم ظاهری و باطنی طاق و گمانه آفاق بود وی سیاهی عظیم
 بود و اول از هند وستان بزیارت مرزا پیرانوار حضرت شاه نقشبند در بخارا انشرف
 برد و از آنجا بدلا و سلام مثل روم و شام و حجاز و عراق و ماوراءالنهر سیر کرد و تمام هند وستان
 را نیز زیر قدم آورد و بصحبت بسیاری از مشایخ عظام رسید اما میگفت که شیخ کامل و
 کامل مثل شاه غلام علی ندیدم و وقتیکه در هرات رسید بنابر احوال گمان یافت این
 وی بود و شش خود کشیدند اما شیخ که از امر و معروف و خفی ندانست مدام ایشان را بخان
 درشت گفتی پس از آنجا آمد و با اکثر بلاد ترکستان سیر کرد و فرما فرمایان هر یک مقام
 پیش می آمدند لیکن شیخ بسبب بدعت های ایشان رنجیده شده و پیچ با مقام نیکو و
 آخر بشهر بنر دار قرار گرفت و حاکم آنجا دیه کلان تذرا آنحضرت نمود و تعیین حکومت
 خود از آن دیه برداشت و شیخ در آنجا فائقا سیه بنا کرد و خدمت مسافری و ساکنین
 بدمه خود گرفت و نگه کلان انداخت و طعام بکثرت می پخت و بصا و در و دار و
 تقسیم می نمود و مذہب شافعی اختیار فرمود و انداز بخارا و غیره باسم مرزا شافعی
 استتمایافت آخر بعضی حکام ترکستان که از والی شهر بنر عاود میشتند و بسبب دعا
 داد حضرت مرزا بر و دست نمی یافتند پوشیده شیخ را بشاوت رسانیدند و آنجناب در
 سال یک هزار و دویست و شصت شربت شهادت پیشید از مولف

چون چیم اسرار لطیف رحیم کار ساز	اینها ز یادون بصل حق آخر وصال الحق تم منظور در حق نشکر مخدوم
ایم بخوان خوشید علم از بهر سال اقبال	سید منور شاه لاهوری سید گیلانی از اولاد
<p>غوث الاعظم شیخ ارشاد و صاحب طریقت بود و بدو ورع و پیریز گاری بجهت نهایت داشت بادیا و کار دنیا میل نمی فرمود و در فاندان عالیہ نقشبندیہ و سهروردیه ان پیروان کامل فائده حاصل نمود اگر چه شیخ و نقشبندیہ وی حاصل نگردیده لیکن شیخ سهروردیه و سید بنی طریق از سید مسین شاه و شیخ و نایب دین مریدانش حاصل گشت که وی در سلسله مذکور مرید پذیر عالیقدر خود سید صابر دوی مرید میر عبد الرزاق پدر خود دوی مرید میر عبد الرحیم پدر خود دوی مرید میر صدر الدین والد خود دوی مرید میر حیدر والد خود دوی مرید شاه نصیب الدین غازی کشمیری دوی مرید شیخ و اذ و فاک دوی مرید مخدوم حمزه کشمیری دوی مرید سید جمال الدین بخاری که برادر سید عبد الوهاب بخاری دهلوی بود و سید از فایت شوق و ذوق شب و روز در یاد خدا می بود و بریدان خود بر طریق سلسله نقشبندیہ تلقین می فرمود و مرتبه کشف القلوب بر وی چنان کشف بود که هر ما تمندی و سالی بکمالیت حاضر آمدی نوبت باظهار حال وی نمی افتاد و مطابق سوال دلیل خود جواب می یافت و حق آن جامع الکملات در سال یکبار هزار و دصد شصت و چهار هجری است و هزار بار ک در حریم فرادش شیخ محمد طاهر لاهوری است و از اولاد وی سید احمد شاه پسرش که در علم و فلق یگانہ روزگار است در لاهور موجود است از مولود</p>	
پرتو افکن چو شام منور شاه	در جهان پنجو ماه پاره نور گشت تاریخ رملش روشن
از منور و سید شماره نور	مولوی شطیپ احمد مجددوی قدس سره
<p>فرزند و بلند شاه روشن است و در طریقت بهم مزید و فلیقه پدر عالیقدر خود بود و در علوم فلاهری بهم شاگرد والد بزرگوار فیضش مرد عالم و فاضل باشوکت و باجمل بود و در سیر ولایت قلب تا نهایت مقامات ولایت احمدیه مجددیه مستعدا و عمده میرسانید و در سفر حج کعبه بهم همراه والد ماجد تشریف داشت و بعد وفات والد در بمبایال والد آمده رونق افزای مجلس پدر عالیقدر خود شد و اکثر سالکان راه حق را بتبریل بمقتصد و رسانید</p>	

حضرت شاه احمد مدظله باقوال معتبر در سال یک هزار و دویست و هفتاد و هجری است که صاحب تذکره شاه غلام علی تاریخ ولادت آنحضرت مظهر نردان تحریر فرموده و وفات		
در سنه یک هزار و دویست و هفتاد و هفت	و در وقت وقوع آنرا	حضرت احمد سعید آن نور حق
پیر احمد میرین شیخ سعید	خوان نعمت گشت تولدش	مظهر آمدند از ابد شد پدید
مظهر اسلام گو تو میل آید	هم بخوان شیخ یقین احمد سعید	و از خلفای نادر و اصحاب
بلند اقتدار شاه احمد سعید قدس سره فی زمانه که در پنجاب شریعت میدارند حضرت مولوی محمد غوث مجددی است که در زهد و تقوی و شریعت و طریقت و طاعت و عبادت و علم و حلم و لطیف و مهربانی ثانی ندارد شخصی است باوصاف حمیده آراسته و باخلق محمدی پیراسته صاحب صورت و سیرت و اهل ظاهر و باطن و عال و قایل است بسیار کس از خلق خدا که طالب خدا بودند بخدمت باریکته آنحضرت حاضر شده بعد فارسی و شخصی که دست حق پرست آنجناب مرید گشت و این خود پیر از گوهر مراد یافت و آنجناب در موضع دهبونی که از مقامات قصیده ستاید و الهی است سکونت میدارند و گاه گاه بعد سال یا ماه آن معرفت آگاه بوجود ذی جود و خود شهر لاهور را هم مشرف و متبرک میفرمایند و این عامی پر محاسن جامع این ادراک نیز بسیار جمیل عارف حق آگاه شید حسین شاه بخاری مجددی بزیارت آنحضرت مشرف شده شرفیاب و این دنیا شده است و سبحان تعالی سلامت باکر است و انا دستید امام علی شاه الحسینی الحسینی الشاهری القشتندی المجددی قدس سره العشره الزهراء عظام حسنه و امانم شایخ و کبرای شایخ ادلیاسه متاخرین فاندان عالمیه نقشبندیه مجددی است و سلسله طریقت و بیشتش و سلسله درمیانی بشیخ احمد مجدد الف ثانی میرسد بدین طریق که سید امام علی مرید میران شاه حسین و دومی مرید شیخ حاجی احمد مجددی و دومی مرید خواجه حاجی محمد زمان و دومی مرید خواجه زکی و دومی مرید خواجه عبداللہ و دومی مرید شیخ محمد دوم و دومی مرید پیر غالی قدر خود شیخ احمد مجدد الف ثانی سرشاری است و سید امام علی از عهد طفولیت و شباب ریاضتهای کشید و در تحصیل		

زری و باطنی سی وافر کار برده در علوم حدیث و تفسیر و اصول فقه گمانه زمانه کرده و توحید
 لیسر کلمات صوری و معنوی رسیده چون حضرت شاه حسین وفات یافت دی
 آنحضرت رونق افزا شده قبلی عظیم یافت و تعلیمی کثیر از برناو پیر خدستان پیر دیگر
 افتاد و فرگشت چنانچه هزار در هزار بلکه بی تعداد و پیشمار طالبان حق بحق رسیدند و فدا قایلیم
 بر از غلطی انجمن بحدیث فلق نامور شدند و هر کسی که خدمت بابرکت آنحضرت از طالبان
 یا لقبی مافتد عالمی و محروم از نعمت ذات بابرگادی برای شغای حیاران حاجت روائی حاجت
 ک در دستان کثیر عظم بود و کال فیض که درین زمانه اخیر که نام اهل هدایت و ارشاد و گنام
 بت اعدی از مشایخ عظام در خطبه پنجاب اینقدر حاجت روائی اهل حاجت نگریده که
 مناب از دل و جان درین کار خیر مفرود و در فائده و فایده آن شهنشاه لنگر عظیم جاریست
 هزار هاست افراشته ساین قوت و دو وقت بی منت از لنگر آنحضرت حاصل میکنند و همه حاضرین
 تقاضا بلا تکلف خور و و بزرگ و در پیش غنی نان در همه سادی بهر دو وقت عطا می گردد
 و براسه دفع سایه چن و دیو و پری نظر که با اثر دوی غریب اکبر بود چنانچه یکبار شخصی اسیر بخش
 نامی از لاهور و فتر سایه زد و کا خود را در بر روی انجمن بروفی الحال دفع جن شد و دفتر بدین
 آمد بی آنکه برای دفع جن عملی عمل آمده و دعای دی در حق کم رزقان ولی اولادان استجاب
 بود و فوارق و کرامت بسیار از آنحضرت بظهور آمده اند که این مختصر گنجایش آن نداد و هر ترا
 محمد لاهوری میفرماید که یکبار در مقدمه با حقه قوداری نام خود عدالت لاهور بودم و در دل متوجه
 انجمن شدم شب پنجاب تشریف آورده قسلی فرمود و در چند روز از آن آفت نجاته فلک
 یافتم وقتی زرگر که اولاد دوی نمی زیست و هر پسر یا دختر متولد میشد و عرصه بهشت روز یا بهشت
 ماه تلف میشد از لاهور بخدمت آنحضرت رفته حاضر شد و عرض حال خود نمود و تعویذی عطا کرد و ارشاد
 نمود که چون سگوه تو حامله شود در گلوئی او به بندی و بعد وضع حمل در گلوئی بچه به بند زرگر
 همچنان گرد و از آن بلارهای یافت و بعد نماز عشا چون حلقه طالبان حق میکرد و متوجه میگردد
 صدای قلبی ذکر میشدند و از توجیه موجود آن پیر و تنگیز هزار باطلان راه سلوک ملی کرده با تمای
 مقامات طریقه احمدیه مجددیه رسیدند و لا و انت با سعادت آنحضرت با قوال صحیح و حاصل کنیز او و صد

[illegible][illegible]

۹۴۰

CALL No. { ۸۴۹۸ ACC. No. ۱۷۸۸

AUTHOR ۱۸ ۱۹۱-۱۱۱

TITLE ۲۵ خزانة المصنفين

728 ۸۴۹۸ ۱۷۸۸ ۹۴۰

R22 ۱۹۱-۱۱۱

خزانة المصنفين

Date	No.	Date	No.
5576			



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

